جلد 9

اللہ والوں کی باتیں

مؤلف: امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی وفات ھ

تابعین کے اقوال واحوال اور زہد و تقویٰ کا بیان

حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء

(جلد:9)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

امام اَبُونُعَیْم اَحمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہَانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات ۴۳۰ھ)

پیش کش

المدينة العلمية

Islamic Research Center

(شعبہ تراجمِ کُتُب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:9)

ترجمہ بنام : **اللہ والوں کی باتیں**

مُصَنِّف : اِمام اَبُونُعَیْم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات ۴۳۰ھ)

مُتَرْجِمِیْن : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجم کتب)

پہلی بار : جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ، دسمبر 2021ء

تعداد : 2000 (دو ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۴ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۲ھ   حوالہ نمبر: ۲۵۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:9)" کے ترجمہ بنام "**اللہ** والوں کی باتیں" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

11-11-2020

E.mail:ilmia@dawateislami.net , www.dawateislami.net

اِجمالی فہرست

اللہ، رسول اور اہلبیت کی محبت میں ترتیب

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ بِہٖ مِنْ نِعَمِہٖ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ یعنی **اللہ** پاک سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور محبتِ الٰہی کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

(ترمذی، ۵/ ۴۳۴، حدیث: ۳۸۱۴۔ مستدرک حاکم، ۴/ ۱۳۱، حدیث: ۴۷۷۴)

مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ **مراٰۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 493** پر اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں: میری محبت حاصل کرنے کے لئے میرے گھر والوں اولادِ پاک ازواجِ مطہرات سے محبت کرو کیونکہ وہ میرے محبوب ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان محبتوں میں ترتیب یہ ہے کہ اہلِ بیت کی محبت زینہ ہے حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی محبت کا اور حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی محبت ذریعہ ہے رب تعالیٰ کی محبت کا۔ (از مرقات) مطلب یہ ہے کہ محبتِ اہلِ بیت اس لئے چاہئے کہ وہ محبتِ رسول کا ذریعہ ہے اس لئے نہیں کہ وہ بغضِ صحابہ کا ذریعہ بنے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"محبت اولیا کی برکات" کے 16 حُروف کی نسبت سے کتاب پڑھنے کی "16 نیتیں"

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں "**اللہ**" کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** (۶) جہاں جہاں "**سرکار**" کا اِسْمِ مبارک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، (۷) جہاں جہاں کسی "**صحابی**" کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ** اور (۸) جہاں جہاں کسی "**بزرگ**" کا نام آئے گا وہاں **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ** پڑھوں گا۔ (۹) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا۔ (۱۰) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے فاتحہ پڑھ کر اس کے مُؤلّف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۱۱) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۱۲) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۳) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۴) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۵) اس حدیثِ پاک "تَھَادَوْا تَحَابُّوْا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (موطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دے کر اور اس کتاب کا مطالعہ کر کے اس کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۶) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے مُتَعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَہُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبہ تراجمِ کُتُب (۳) شعبہ درسی کُتُب
(۴) شعبہ اِصلاحی کُتُب (۵) شعبہ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبہ تخریج [1]

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرت علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ پاک "**دعوتِ اسلامی**" کی تمام مجالس بَشُمُول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

---

[1] ... تادمِ تحریر (ربیعُ الثانی ۱۴۴۲ھ) ان شعبوں کی تعداد 17 ہو چکی ہے: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیرِ اہلسنّت (۱۲) فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا وعُلَما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (۱۷) شعبہ کتبِ فقہ شافعی۔ (**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ**)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اللہ پاک نے بے شمار مخلوقات پیدا فرمائی، لیکن اَشرفُ المخلوقات کا تاج صرف انسان کے سر سجایا، اچھی صُورت کے ساتھ ساتھ اِسے کامل عقل اور سمجھ بوجھ بھی عطا فرمائی۔ لیکن انسان نقصان اور خسارے کے خطرے میں گھرا ہوا ہے۔ اس خطرے اور اس سے نجات کے طریقے کو سُورۂ عصر میں بہترین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ الْعَصْرِۙ(۱) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍۙ(۲) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۠(۳)

(پ۳۰، العصر: ۱تا۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

اِس سے پتا چلا کہ اِنسان اَشرفُ المخلوقات اور حقیقتاً اِنسان کہلانے کا مستحق اسی صُورت میں ہو گا جب وہ ایمان قبول کر کے نیک اَعمال اِختیار کرے اور اُن لوگوں کے راستے اور طریقے پر چلے جن پر **اللہ** پاک نے اِنعام فرمایا اور وہ چار گروہ ہیں: اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صدّیقین، شُہدائے عِظام اور صالحین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن۔ **اللہ** پاک اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِطاعت گزار اور فرمانبردار بندوں کو انہیں کا ساتھ نصیب ہو گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًاؕ(۶۹) (پ۵، النساء: ۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو **اللہ** اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر **اللہ** نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اَلغرض بنیادی مسائل یعنی **عقائد، عبادات، معاملات، اچھے اَخلاق اور بُرے اَخلاق** کا علم حاصل کرنا لازم ہے تاکہ دُرُست طریقے سے **اللہ** پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری کی جاسکے اور جب بندہ اطاعتِ خدا و مصطفٰے بجالائے گا تو اسے تقویٰ و پرہیزگاری کی دولت نصیب ہو گی اور جسے

یہ دولت حاصل ہو جائے حقیقت میں وہی انسان اور اَشرفُ المخلوقات ہے۔

زیرِ نظر کتاب حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ اَبُو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مایہ ناز تصنیف "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء" جلد 9 کا اردو ترجمہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس میں آپ نے صالحین کی سیرت، فضائل ومناقب، تقویٰ وپرہیز گاری کو بیان کیا ہے۔ جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے شعبہ تراجمِ کُتُب (عربی سے اردو) سے اس کتاب کی ابتدائی آٹھ جلدیں "**اللہ والوں کی باتیں**" کے نام سے زیورِ ترجمہ سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ اس وقت کتاب کی نویں جلد کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ جلد 14 بزرگوں بالخصوص اپنے زمانے میں عِلْمِ حدیث اور فقہ کے اُن شہسواروں کے تذکروں پر مشتمل ہے جنہوں نے خدمتِ دین کی خاطر دُنیاوی آسائشوں کو ٹھکرا کر بڑے بڑے مصائب وآلام کا سامنا کیا اور طرح طرح کی تکلیفیں اُٹھائیں۔ چند قابلِ ذکر ہستیاں یہ ہیں: "**حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی، حضرت سیِّدُنا امام اَحمد بن حنبل، حضرت سیِّدُنا محمد بن اَسلم طوسی، حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن۔ "کتاب پر ترجمہ، تقابُل، نظرِ ثانی، پُروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ کے کام میں شعبہ کے تمام ہی اسلامی بھائی شریک رہے بالخصوص ان اسلامی بھائیوں نے بھرپور کوشش فرمائی: (1)...**اَبُو واصِف محمد آصف اِقبال عطاری مَدَنی** (2)...**اَبُو علی محمد گُل فَراز عطاری مَدَنی** (3)...**اَبُو محمد عمران اِلٰہی عطاری مَدَنی** سَلَّمَہُمُ الْغَنِی۔ شرعی تفتیش **مُفتی محمد کفیل عطاری مَدَنی** اور **مُفتی عبدُ الماجِد عطاری مَدَنی** دَامَتْ فُیُوْضُہُم نے فرمائی ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں دُعا ہے کہ اپنی دنیا وآخرت سنوارنے کے لئے ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دُوسرے اِسلامی بھائیوں بالخصوص مُفتیانِ عِظام اور عُلَمائے کرام کی خِدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، نیز **ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش** کے لئے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت قرآن وسُنَّت کی تبلیغ کے لئے راہِ خدا میں سفر کرنے والے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کی سعادت عطا فرمائے اور **دعوتِ اِسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے! اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجمِ کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین بزرگوں میں سے ایک پسندیدہ پیشوا، مضبوط رہبر، روایات کی چھان پھٹک کے ماہر اور احادیث کے حافظ حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ آپ سنتوں اور طریقۂ صحابہ کا اتباع کرنے والے اور رائے و خواہشات سے دور رہنے والے تھے۔

20ہزار احادیث زبانی لکھوانا:

﴿12835﴾... حضرت سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر قواریری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے 20ہزار حدیثیں زبانی لکھوائیں۔

﴿12836﴾... حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث شریف کے لیے پیدا کیے گئے۔

﴿12837﴾... حضرت سَیِّدُنا مُہَنَّا بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن اور حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا میں سے کون بڑا فقیہ ہے؟ تو ارشاد فرمایا: حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔

﴿12838﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایسا بارہا ہوا کہ میں حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ چلتے ہوئے کسی حدیث پاک کے متعلق بات کرتا تو آپ ارشاد فرماتے: میرے اِس حدیث کو لکھنے تک تم مجھ سے جُدا مت ہونا۔

کب پیشوا بننا جائز ہو گا؟

﴿12839﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یاد رکھو! کسی شخص کا اُس وقت تک امام و پیشوا بننا جائز نہیں جب تک کہ وہ صحیح اور غلط کو جان نہ لے اور علم کی بنیادوں سے واقف نہ ہو جائے اور وہ ہر شے سے دلیل نہ پکڑے۔

﴿12840﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ”دین کے معاملے میں آدمی کے

لیے سوائے اُس بات کے کچھ کہنا جائز نہیں جو اُس نے کسی ثقہ (قابل اعتماد) سے سنی ہو۔" راوی کہتے ہیں کہ یہاں آپ کی مراد دین میں رائے زنی کرنے والے ہیں۔

حفظ پختگی کا نام ہے:

﴿12841﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ اگر بندہ خود سے زیادہ علم والے سے ملے تو اُس دن کو غنیمت جانے، اگر علم میں اپنے ہم پلہ سے ملے تو سیکھے سکھائے اور اُس سے علم حاصل کرے اور اگر اپنے سے کم علم والے سے ملے تو اُس کے لیے تواضع کرے اور اُسے علم سکھائے اور ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کرنے والا علم میں راہنما نہیں بن سکتا اور یوں ہی ہر کسی سے روایت کرنے والا بھی علم میں پیشوا نہیں ہو سکتا اور اسی طرح شاذ علمی باتیں بیان کرنے والا بھی علم میں امام نہیں بن سکتا اور حفظ پختگی کا نام ہے۔

علم زیادہ اور علما تھوڑے:

﴿12842﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ دین کے معاملے میں آدمی کے لیے کوئی حدیث روایت کرنا اُس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ اُسے قرآن کریم کی آیت یا انسان کے نام کی طرح پختہ یاد نہ کرلے۔ احادیث بیان کرنے والے ایک شخص کے متعلق آپ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ ثقہ و قابل اعتماد ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اُسے رہنے دو، نہ تم اُسے کچھ دو اور نہ اُس کے حوالے سے مجھے حدیث بیان کرو۔ عرض کی گئی: ایسا کیوں؟ فرمایا: اُس کی حدیثیں زیادہ ہو گئی ہیں۔ ایک بار آپ کے پاس محدثین کا ذکر ہوا تو ارشاد فرمایا: اِس کام کے لیے خاص لوگ ہیں اور فرمایا: علم زیادہ ہے اور علما تھوڑے ہیں۔

انسان کو کھانے پینے سے زیادہ علم کی ضرورت ہے:

﴿12843﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آدمی کو کھانے پینے سے زیادہ علم کی ضرورت ہے۔

﴿12844﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا تو عرض کی: آپ نے کس شے کو افضل پایا؟ فرمایا: حدیث شریف کو۔

حدیث کی معرفت ایک قسم کا الہام ہے:

﴿12845﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ نُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حدیث پاک کی معرفت ایک قسم کا اِلہام ہے۔ پھر حضرت ابنِ نُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: انہوں نے سچ فرمایا، کیونکہ اگر کسی حدیث سے متعلق میں پوچھ لوں کہ اس کا یہ حکم کہاں سے ہے؟ تو اُن کے پاس کوئی جواب نہ ہوتا (کیونکہ بسا اوقات حدیث سے متعلق کوئی ایسی پوشیدہ کمزوری ہوتی ہے جسے صرف ماہر (الہام کے ذریعے) ہی جانتا ہے، اسی لئے وہ اس کا ماخذ بیان کرنے پر قادر نہیں ہوتا)۔

علمِ حدیث میں ماہر:

﴿12846﴾... حضرت سَیِّدُنا امام علی بن مَدینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حدیث شریف میں (ہمارے استاد) حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا علم جادو کی مانند تھا۔

حضرت نُعَیم بن حَمّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ صحیح اور کمزور حدیث کو کیسے پہچان لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جیسے طبیب مجنون کو پہچان لیتا ہے۔

﴿12847﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک حدیث شریف کے متعلق سُوال کرنا مجھے 10 حدیثوں سے نفع اٹھانے سے زیادہ پسند ہے۔

﴿12848﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: "آدمی کے لیے فتویٰ دینا حرام ہے سوائے اُس شے کے بارے میں جو اُس نے کسی ثقہ (قابلِ اعتماد) سے سنی ہو۔"

﴿12849﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے جس شخص کی بھی حدیث نہیں لی اُس کے لیے **اللہ** پاک سے دعا کی اور اُس کا نام بیان کیا۔

﴿12850﴾... حضرت سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر قَوارِیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی اور دوسروں کی حدیث کو پہچانتے تھے جبکہ حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ صرف اپنی حدیث کی مَعرِفت رکھتے تھے۔

کم عمری میں حدیث لکھوانا:

﴿12851﴾... حضرت سیِّدُنا زیاد بن یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں تھے۔ وہ جب کھڑے ہوگئے تو حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل، حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مَعِین اور حضرت سیِّدُنا خَلَف بن سالم رَحِمَہُمُ اللہ نے بڑے آرام سے ایک نوجوان کو ہاتھ سے پکڑا اور مسجد لے گئے پھر انہوں نے اور ہم نے اُس نوجوان سے حدیثیں لکھیں اور وہ نوجوان حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔

﴿12852﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خِداش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں اور حضرت حُوَیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حَمّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس تھے کہ اتنے میں حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آئے اور بیٹھ گئے پھر اُٹھ کر چلے گئے تو حضرت سیِّدُنا حَمّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ اُن لوگوں میں سے ہیں کہ اگر حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ انہیں پاتے تو ضرور ان کی تعظیم و توقیر کرتے۔

بصرہ کے سردار اور فخر:

﴿12853﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن محمد بن صَبّاح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ مجھے کئی لوگوں نے بتایا کہ وہ حضرت سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضر تھے، کسی نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا تو فرمایا: ابنِ مَہدی کہاں ہیں؟ ابنِ مَہدی کے علاوہ کون اِس کا جواب دے سکتا ہے؟ اتنے میں حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آگئے تو آپ نے اُن سے وہ مسئلہ پوچھا، انہوں نے جواب دیا۔ پھر جب وہ اُن کے پاس سے چلے گئے تو آپ نے فرمایا: یہ 30 سال سے بصرہ کے سردار ہیں۔ یا فرمایا: یہ 30 سال سے بصرہ کے جوان ہیں۔ یا اِس سے ملتی جلتی کوئی بات فرمائی۔

﴿12854﴾... حضرت سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زندہ رہے تو بصرہ والوں کا فخر بن کر ظاہر ہوں گے۔

قاضی وقت کی اصلاح:

﴿12855﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم ایک جنازے میں شریک تھے

جس میں حضرت عُبَیْدُ اللہ بن حسن عَنبرِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تھے۔ آپ ان دنوں بصرہ کے قاضی تھے اور اپنی قوم اور لوگوں میں آپ کا بڑا مقام و مرتبہ تھا۔ آپ نے کسی شے کے متعلق بات کی تو غلطی کر گئے، اُس وقت میں نو عمر تھا پھر بھی میں نے عرض کی: آپ کی یہ بات درست نہیں، آپ کو حدیث پر عمل کرنا چاہیے۔ یہ سن کر وہاں موجود لوگ مجھ پر آپڑے تو آپ نے فرمایا: اِسے چھوڑ دو۔ اور مجھ سے فرمایا: وہ کونسی حدیث ہے تو میں نے انہیں بتائی، اس پر فرمایا: "اے لڑکے! تو نے سچ کہا، لہٰذا میں عاجزی کے ساتھ تمہاری بات کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"

مجلس حدیث میں ہنسنے والے کو تنبیہ:

﴿12856﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابنِ مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں دورانِ درس ایک شخص ہنس رہا تھا، آپ نے پوچھا: یہ کون ہنس رہا ہے؟ تو ایک شخص کی طرف اشارہ کیا گیا، آپ نے اُس کی جانب متوجہ ہو کر دو مرتبہ فرمایا: تم علم حاصل کرتے وقت ہنستے ہو؟ پھر سب سے فرمایا: میں تمہیں دو مہینے تک حدیث بیان نہیں کروں گا۔ پھر لوگ کھڑے ہو کر چلے گئے اور مجھے نہیں معلوم کہ میں نے کبھی حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو قہقہہ مار کر بہت زیادہ ہنستے دیکھا ہو، ہاں آپ مسکرایا کرتے تھے اور اگر انہیں ہنسی کا اندیشہ ہوتا تو اپنے منہ کو سختی سے بند فرمالیتے۔

یوں ہی ایک بار آپ نے ایک شخص سے فرمایا: میں یہ نہیں کروں گا۔ اُس نے پھر پوچھا تو فرمایا: میں کہہ چکا کہ میں یہ نہیں کروں گا۔ اُس شخص نے کہا: آپ نے قسم تو نہیں کھائی تھی۔ فرمایا: مگر یہ اس سے سخت تر ہے، اگر میں قسم کھاتا تو کفارہ ادا کر دیتا۔

مال کے فتنہ سے زیادہ سخت:

﴿12857﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حدیث کا فتنہ مال کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے اور اولاد کا فتنہ اس سے مشابہت رکھتا ہے، اس سے خیر کا ارادہ رکھنے والے کتنے ہی لوگوں کو فتنۂ حدیث جھوٹ پر اُبھار چکا ہے۔

فرقہ جَہمِیَّہ سے نفرت:

﴿12858﴾... حضرت ابو بکر بن ابُو الاَسْوَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

کے پاس حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے فرقہ جَھْمِیَّہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: میں اُن کے ساتھ نہ نکاح کروں اور نہ ہی اُن کے پیچھے نماز پڑھوں اور اس فرقے کا کوئی شخص اگر میری کسی لونڈی کے لیے بھی نکاح کا پیغام بھیجے تو میں اُس سے اس کی شادی ہرگز نہ کروں۔

﴿12859﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ محمد بن مُثَنّٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گود میں ایک کتاب دیکھی جس میں ایک شخص کی روایت قلم زد (یعنی کاٹی ہوئی) تھی تو میں نے عرض کی: آپ نے اس کی حدیث قلم زد کیوں کی تو فرمایا: مجھے حضرت یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا کہ اس پر فرقہ جہمیہ والا عقیدہ رکھنے کی تہمت ہے تو میں نے اس کی حدیث پر مہر لگادی۔

قرآن کو مخلوق کہنے والے سے نفرت:

﴿12860﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: جو قرآن کریم کو مخلوق کہے تم اس کے پیچھے نہ نماز پڑھو، نہ کسی راستے میں اُس کے ساتھ چلو اور نہ ہی اُس سے نکاح کرو۔

﴿12861﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: آپ اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو قرآن کریم کو مخلوق کہے تو ارشاد فرمایا: اگر مجھے حکومت مل جائے تو میں نہر کے پل پر کھڑا ہو جاؤں اور اپنے پاس سے گزرنے والے ہر شخص سے قرآنِ مجید کے متعلق پوچھوں تو جو قرآنِ کریم کو مخلوق بتائے میں اُس کا سر کاٹ کر اُسے پانی میں پھینک دوں۔

﴿12862﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: جو یہ کہتا ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے تو میں اُس سے توبہ کا مطالبہ کروں گا، اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ میں اُس کا سر قلم کردوں گا کیونکہ وہ قرآن کریم کا منکر ہے۔ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا ﴿۱۶۴﴾ (پ۶، النسآء: ۱۶۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔

فرقہ جَھْمِیَّہ کا رد:

﴿12863﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس فرقہ جہمیہ کا تذکرہ ہوا کہ وہ کہتے ہیں: قرآن مخلوق ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ **اللہ** پاک

سے کلام کی اور قرآن کریم کے کَلَامُ الله ہونے کی نفی کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ **اللہ** پاک نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام فرمایا ہے اور **اللہ** پاک نے اسے بیان بھی فرمایا:

وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ (پ۶، النسآء: ۱۶۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔

﴿12864﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بدعتیوں (بدمذہبوں) کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق سُوال ہوا تو ارشاد فرمایا: جب تک وہ اپنی بدعت کی طرف نہ بلائیں اور بدعت کے لیے جھگڑا نہ کریں تو اُن کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے[1] سوائے ان دو قسموں جہمیہ اور رافضی کے (اُن کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے) کیونکہ جہمیہ **اللہ** پاک کی کتاب کے منکر ہیں اور رافضی رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بدگوئی کرتے ہیں۔

﴿12865﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے سامنے فرقہ جہمیہ کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ ہم نے اُس سے یہ بات کہی کہ "**اللہ** پاک نے حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا۔" تو وہ بولا: اُس نے ایک ہاتھ سے اُسے گوندھا اور دونوں ہاتھوں سے آٹے کو حرکت دی۔" یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے

---

[1]... **بہارِ شریعت، حصہ3، جلد1، صفحہ562** پر موجود کلام کا خلاصہ ہے: "وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی حدِ کفر کو پہنچ گئی ہو، جیسے وہ جو صرف صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو، یا شیخین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شانِ اقدس میں تبرا کہتا ہو۔ قدری، جہمی، مشبہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیدارِ الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے، ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس، الفصل الثالث، ۱/ ۸۴۔ غنیۃ المتملی، الاولی بالامامۃ، ص ۵۱۴) اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ متبع سنت بنتے ہیں اور اس کے باوجود بعض ضروریاتِ دین کو نہیں مانتے۔ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) اور رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی توہین کرتے یا کم از کم توہین کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہیں۔ ان کے پیچھے بھی بالکل نماز جائز نہیں۔ (قانون شریعت، ص ۱۸۴) اسی طرح **بہارِ شریعت، حصہ3، جلد1، صفحہ562** پر ہے: "جس بدمذہب کی بدمذہبی حدِ کفر کو نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز، مکروہ تحریمی ہے۔" (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس، الفصل الثالث، ۱/ ۸۴) اور **صفحہ568** پر ہے: "بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حدِ کفر کو نہ پہنچی ہو اور فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زناکار، سود خوار، چغل خور، وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ (یعنی نماز کا پھر سے پڑھنا واجب ہے)۔" (الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مطلب: البدعۃ خمسۃ اقسام، ۲/ ۳۵۶، ۳۶۰)

فرمایا: اگر بادشاہ فرقہ جہمیہ کے بارے میں مجھ سے مشورہ کرے تو میں اُسے یہ مشورہ دوں گا کہ پہلے اُن سے توبہ کا مطالبہ کرے، اگر وہ توبہ کریں تو ٹھیک ورنہ اُن کے سر تن سے جدا کر دے۔

ایک بد مذہب کی توبہ:

﴿12866﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجلس میں جعفر بن سلیمان ہاشمی کی اولاد میں سے ایک نوجوان سے فرمایا: تم ٹھہرے رہو تو وہ بیٹھ گیا۔ جب لوگ چلے گئے تو اُس سے فرمایا: بیٹا! اس علاقے کی بدعتوں اور اختلاف کو تم جانتے ہی ہو اور یہ سب تمہاری خوشحالی کی بدولت ہو رہا ہے سوائے تمہارے معاملے کے اور جو بات مجھ تک پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگوں کو حکومت ملنے سے پہلے معاملہ ٹھیک چل رہا تھا، پھر جب حکومت تمہیں ملی تو معاملہ بڑا ہو گیا۔ نوجوان نے عرض کی: اے ابو سعید! وہ کیا ہے؟ فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم ربِّ کریم کی ذات کے متعلق گفتگو کرتے ہو اور اُسے انسان سے تشبیہ دیتے اور متَّصِف کرتے ہو۔ وہ لڑکا بولا: ہاں، اے ابو سعید! ہم نے غور و فکر کیا تو **اللہ** پاک کی تخلیق میں انسان سے بڑھ کر اچھا اور بہتر کسی کو نہ پایا۔ پھر اُس نے صفاتِ باری تعالیٰ کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس سے فرمایا: بیٹا! ذرا ٹھہرو، پہلے ہم مخلوق کے بارے میں بات کرتے ہیں، اگر ہم مخلوق کے معاملے میں بے بس ہوں تو ہم خالق تبارک و تعالیٰ کے معاملے میں زیادہ عاجز ہوں گے۔ تو تم مجھے اس حدیث شریف کے متعلق بتاؤ جو مجھے حضرت شُعبہ نے حضرت شَیبانی سے انہوں نے حضرت سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے روایت کی کہ حضرت عَبْدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِس ارشادِ باری تعالیٰ:

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

(پ۲۷، النجم: ۱۸)

کے تحت فرمایا: حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا جن کے چھ سو پر ہیں۔ اُس وقت وہ لڑکا آپ کو حیرت سے دیکھ رہا تھا تو حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! میں تمہارے لیے مسئلے کو آسان کرتا ہوں اور تم سے پانچ سو ستانوے پروں کی بات نہیں کرتا، تم مجھے صرف تین پروں کی تخلیق کے متعلق بتاؤ کہ ان میں سے تیسرے پر کی جگہ کتنی ہے اور وہ جگہ دوسرے دو پروں کی جگہ کے علاوہ ہو

جو اللہ پاک نے ان کے لیے مقرر فرمائی ہے تاکہ میں اچھی طرح سمجھ جاؤں۔ تو وہ نوجوان کہنے لگا: اے سعید! یقیناً ہم مخلوق کی صفت بیان کرنے سے عاجز ہیں اور خالق کی صفت بیان کرنے سے اور زیادہ عاجز و بے بس ہیں، بے شک میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اِس غلط عقیدے سے توبہ کی اور اللہ پاک سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

بدمذہب کی تعظیم منع ہے:

﴿12867﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک بدعتی گروہ اور اُن کی خوب عبادت کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ پاک صرف وہی قبول فرماتا ہے جو حکمِ الٰہی اور سنت کے مطابق ہو۔ پھر یہ آیت تلاوت کی:

وَ رَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ (پ۲۷، الحدید: ۲۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور راہب بننا تو یہ بات انھوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی۔

تو اللہ پاک نے اُن سے یہ قبول نہ کیا اور انہیں اس پر ملامت فرمائی۔ پھر فرمایا: تم صراطِ مستقیم اور سنت کو لازم پکڑو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سن رکھا تھا کہ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دین میں رائے زنی کرنے والوں اور بدمذہبوں کے پاس بیٹھنا ناپسند جانتے ہیں اور آپ کو اُن کے پاس بیٹھنا یا اُن سے بحث و مباحثہ کرنا بھی پسند نہیں تو میں نے عرض کی: آپ اُس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کا کوئی جھگڑا اچل رہا ہو اور وہ اُن کے پاس جانے کا تحریری معاہدہ کرنا چاہتا ہو؟ ارشاد فرمایا: اجازت نہیں، تیرا اُن کے پاس جانا ایک قسم کی تعظیم و توقیر ہے اور بدمذہب کی توقیر کرنے والے کے بارے میں نہی وارد ہے۔

اصحابِ شمریہ کارد:

﴿12868﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے شِمْرِیَہ کہلانے والے اَبُوشِمْر کے ساتھیوں کا ذکر ہوا کہ وہ ایسا ایسا کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ان کی باتیں بڑی خبیث ہیں۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کوئی کپڑا خریدا اور اُس سودے میں ایک درہم یا ایک دانق حرام کا تھا تو اُس کی کوئی نماز قبول نہ ہوگی۔ یوں ہی اگر کسی شخص نے کسی عورت سے شادی کی جس کے حق مہر میں ایک درہم حرام کا تھا تو وہ اُس کے لیے حلال نہیں اور اُس سے ہمبستری کرنا حرام ہے اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے دوسرے کی چھری سے اجازت

لیے بغیر کوئی بکری ذبح کر دی یا وہ چھری حرام مال سے خریدی گئی تھی تو ذبح کی گئی بکری مردار ہے اور میں نے اس گروہ کی باتوں سے زیادہ خبیث باتیں نہیں دیکھیں، پس ہم اللہ پاک سے عافیت اور سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

﴿12869﴾...[1]

﴿12870﴾...[2]

امام محمد بن حسن عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے ملاقات:

﴿12871﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد الواحد بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ میں نے امام زُفر بن ہُذیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: تم لوگوں نے تمام حدودِ الٰہی کو معطل کر دیا ہے۔ پھر جب ہم نے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے تو تم نے جواب دیا: شُبہات سے حُدود ختم ہو جاتی ہیں، یہاں تک کہ بڑی حد کے بارے میں بھی تم نے یہی کہا جبکہ فرمانِ نبوی ہے: "کسی کافر کے بدلے کوئی مومن قتل نہیں کیا جائے گا۔"[3] تو پھر تم نے یہ کیوں کہا کہ "کافر کے بدلے مومن قتل کیا جائے گا[4]۔" گویا تمہیں جس سے روکا گیا وہ تم نے کیا اور جس کا تمہیں حکم دیا گیا اُسے تم نے چھوڑ دیا۔ انہوں نے یہ اور اس جیسی دوسری باتیں بھی بیان کیں۔

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ میں اہل رائے میں سے حضرت محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا تو اُن کے پاس ایک کتاب رکھی دیکھی، اُسے لے کر پڑھا تو انہوں نے ایک جگہ غلطی کر رکھی تھی اور غلط قیاس کیا ہوا تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ جواب دیا: یہ دُبر (پچھلے مقام) سے نکلنے والے کیڑے کے

---

[1]... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے اہلِ علم وہاں سے رجوع کریں۔

[2]... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے اہلِ علم وہاں سے رجوع کریں۔

[3]... ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب لا یقتل مسلم بکافر، ۳/ ۲۸۳، حدیث: ۲۶۶۰

[4]... **بہار شریعت، حصہ 17، جلد 3، صفحہ 781** پر ہے: "مسلم کو ذمی (کافر) کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ حربی اور مستامن کے بدلے میں نہ مسلم سے قصاص لیا جائے گا نہ ذمی سے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الجنایات، الباب الثانی فیمن یقتل قصاصاً...الخ، ۶/ ۳)" حدیث پاک میں جو ہے کہ "**کسی کافر کے بدلے کوئی مومن قتل نہیں کیا جائے گا**" اس سے مراد یہ ہے کہ "حربی کافر کے عوض مسلمان قتل نہ کیا جائے گا۔" (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۲۹)

بارے میں ابو عالیہ سے مروی ابو خلدہ کی حدیث سے ماخوذ ہے۔ حضرت سیّدُنا عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کی غلط تاویل کر رکھی تھی اور اُسی پر قیاس کیا تھا تو میں نے کہا: یہ اس طرح نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: تو پھر وہ کیسے ہے؟ میں نے انہیں بتایا تو کہنے لگے: آپ نے سچ کہا۔ پھر انہوں نے قینچی منگا کر اپنی کتاب سے اتنے اتنے اوراق کاٹ دیئے۔

﴿12872﴾... حضرت سیّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے رائے زنی کرنے والوں[1] کا ذکر ہوا تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ۠

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے۔

(پ۶، المآئدۃ: ۷۷)

﴿12873﴾... حضرت سیّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی گئی: فُلاں شخص نے سنت کی حمایت میں فلاں شخص کے رد میں ایک کتاب لکھی ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا اُس نے اللہ پاک کی کتاب اور اُس کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کے ذریعے رد کیا ہے؟ عرض کی گئی: علم کلام کے ذریعے سے۔ فرمایا: اُس نے باطل کا باطل سے رد کیا ہے۔

﴿12874﴾... حضرت سیّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک شخص نے پوچھا: ابو سعید! مجھے پتا چلا ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ حضرت امام مالک حضرت امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے زیادہ علم والے ہیں تو آپ نے کہا:

---

[1]... بعض بے ادب کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) حدیث کے مقابل قیاس اور رائے کو ترجیح دیتے ہیں اسی لیے امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اہْلُ الرائے کہتے ہیں۔ وہ جھوٹے اور کذاب ہیں۔ امام اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کا فرمان ہے کہ حدیث ضعیف بھی رائے اور قیاس پر مقدم ہے۔ احناف کو ان کی عقلوں کی تیزی اور وقتِ رائے کی وجہ سے اہل رائے کہا گیا ہے اور جن اہل رائے کی مذمت کی گئی ہے اس سے مراد وہ ہیں جو رائے اور قیاس کو حدیث پر مقدم رکھتے ہیں جبکہ احناف اولاً قرآن کو لیتے ہیں، پھر حدیث کو پھر اقوال صحابہ کو، اگر صحابہ (کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں اختلاف ہو تو جن صحابی کا قول کتاب و سنت سے قریب ہو اس کو ترجیح دیتے ہیں اور اگر احادیث میں اختلاف نظر آئے تو قیاس کے ذریعہ کسی حدیث کو ترجیح دیتے ہیں، یعنی قیاس پر عمل نہیں کرتے بلکہ حدیث کی مدد سے حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۱/۳۴۷، تحت الحدیث: ۱۰۸۳ ملخصاً۔ مراٰۃ المناجیح، ۱/۱۸۱ ملخصاً)

میں نے یہ نہیں کہا، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ وہ امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے استاد حضرت حمّاد بن ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑے عالم تھے۔[1]

آسان نیکی:

﴿12875﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر مجھے **اللہ** پاک کی نافرمانی کی جانا ناپسند نہ ہوتا تو میں تمنا کرتا کہ اس شہر کا ہر شخص میری عیب جوئی اور غیبت کرے اور اِس سے بڑھ کر آسان نیکی کیا ہو گی کہ بندہ قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں اُسے لکھا ہوا پائے مگر وہ اُس کا علم نہ رکھتا ہو۔

﴿12876﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی زمین بیچنے کا ارادہ کیا تو سودا کروانے والے (Commission Agent) نے کہا: آپ کو اس ویران و بنجر زمین کے ایک بیگھ کی قیمت اڑھائی سو دینار مل رہی ہے، اگر اس میں کھاد ڈال دی جائے تو مجھے امید ہے کہ فی بیگھ پچاس دینار مزید مل جائیں گے اور پوری زمین کی قیمت چار ہزار دینار سے بڑھ کر ایک لاکھ درہم تک پہنچ جائے گی، میں اور آپ کا غلام جا کر اُسے کھاد ڈال کر بیچ دیتے ہیں اور شاید آپ اُس کی دیکھ بھال نہیں کر پاتے۔ یہ سن کر آپ غصہ میں آگئے اور فرمایا: کیا چار ہزار دینار؟ میں شیطان مردود سے سمیع و علیم ربِّ کریم کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر یہ آیت پڑھی:

لَا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَ الطَّیِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ (پ۷، المآئدۃ: ۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: ستھرا اور گندہ برابر نہیں اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے۔

پھر فرمایا: نہ چار ہزار دینار میں بیچنی ہے اور نہ ہی ایک لاکھ دینار میں (بلکہ بغیر کھاد کے جتنے کی ہے اُتنے کی بیچنی ہے)۔

حبِ جاہ کی مجلس، بُری مجلس ہے:

﴿12877﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کو جامع مسجد میں بیٹھا کرتا تھا اور میرے پاس لوگ بھی بیٹھتے تھے، اگر وہ زیادہ ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی اور اگر کم ہوتے تو مجھے دکھ ہوتا، میں نے اِس بارے میں حضرت سیدنا بشر بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ مجلس بُری ہے اُس میں

[1]... اس مقام سے کچھ عبارت حذف کی گئی ہے جس کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے اہلِ علم وہاں سے رجوع کریں۔

نہ جایا کرو۔ فرماتے ہیں: پھر میں اُس مجلس میں نہیں گیا۔

ایک دن حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مجلس سے کھڑے ہوئے تو لوگ پیچھے آئے، آپ نے فرمایا: "اے لوگو! نہ میرے پیچھے کھڑے ہو اور نہ ہی میرے پیچھے چلو۔" یہ کہہ کر ٹھہر گئے اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابو اشہب نے حضرت حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کے حوالے سے بیان کیا کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: "نادان کے پیچھے لوگ چلنے لگ جائیں تو اس کا دین شاذ و نادر ہی سلامت رہتا ہے۔"

عیب جوئی کرنے والے سے اچھا سلوک:

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے سامنے بنو خُزاعہ کے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ اُس نے آپ کی عیب جوئی کی ہے یا یہ تذکرہ ہوا کہ اُس نے یہ کہا ہے: "میں (امام) اَعْمَش سے **اللہ** پاک کی پناہ مانگتا ہوں۔" پس لوگوں نے اُسے آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ ابھی ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ وہی شخص آگیا، اس نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اُسے خوش آمدید کہا، اپنے قریب کیا اور اپنے پہلو میں بٹھایا اور خندہ پیشانی کا برتاؤ کیا اور لوگوں کو اُس سے باز رکھا۔ میں نے عرض کی: ابو سعید! کیا آپ اِس شخص کو نہیں پہچانتے جسے اپنے پہلو میں بٹھا رکھا ہے، یہ وہی ہے جس نے آپ کی عیب جوئی اور آبرو ریزی کی ہے؟ اس پر آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

(پ۲۴، حم السجدۃ: ۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

نماز قضا ہونے پر نفس کو سزا دینا:

﴿12878﴾... حضرت یحییٰ بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والد حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پوری رات عبادت کیا کرتے تھے، ایک رات آپ نے قیام کیا، جب صبح صادق ہوئی تو بستر پر لیٹ گئے اور سورج طلوع ہونے تک سوتے رہے، یوں صبح کی نماز رہ گئی۔ تو آپ نے خود سے کہا: یہ جرم مجھ سے اس بستر کے سبب ہوا ہے لہٰذا آپ نے اپنے نفس کو اس طرح سزا دی کہ دو مہینے تک اپنے لیے زمین پر کچھ نہ بچھایا

جس کی وجہ سے آپ کی دونوں رانیں زخمی ہوگئیں۔

حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عُمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں ایک دن حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر گیا، آپ اُس وقت نہا کر نکلے ہی تھے مگر رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی: ابوسعید! آپ کو کیا ہوا؟ فرمانے لگے: لوگوں میں سب سے زیادہ میں وظائف وغیرہ سے دم کرنے کو ناپسند کرتا تھا(1)، مجھ پر ایک مصیبت

---

(1)... آیاتِ قرآنیہ، اسمائے الٰہیہ (**اللہ** پاک کے ناموں) اور دعاؤں وغیرہ سے جھاڑ پھونک اور دم کرنا جائز ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اپنے بالغ (بڑے) بچوں کو سوتے وقت یہ کلمات پڑھنے کی تلقین فرماتے: "بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ" اور جو نابالغ (چھوٹے) ہوتے اور یاد نہ کر پاتے تو مذکورہ کلمات لکھ کر ان کا تعویذ بچوں کے گلے میں ڈال دیتے۔ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/ ۶۰۰، حدیث: ۶۷۰۸) بعض حدیثوں میں (تعویذ وغیرہ کے حوالے سے) جو ممانعت آئی ہے، اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں، جو زمانہ جاہلیت میں کئے جاتے تھے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۲۰) نیز بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیِّدُنا اسود بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر دم کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی اجازت دی ہے۔ (بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ الحیۃ والعقرب، ۴/ ۳۲، حدیث: ۵۷۴۱) شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد5، صفحہ 510** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: (عربی متن میں موجود) رَخَّصَ کا لفظ بتا رہا ہے کہ پہلے ممانعت تھی پھر بعد میں اجازت عطا فرمائی وجہ یہ ہے کہ عہدِ جاہلیت میں مختلف قسموں کے منتر تھے جن میں ایسے کلمات ہوتے تھے جو کفر و شرک تک ہوتے تھے اس لئے ابتداءً جھاڑ پھونک سے منع فرمایا، جب لوگوں کو یہ معلوم ہوگیا کہ زمانہ جاہلیت میں رائج منتر پڑھنا منع ہے اور قرآن کریم کی آیت اور احادیث میں وارد دعاؤں سے دم کرنا جائز ہے تو اجازت دے دی، ابن وہب (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے ابن شہاب زہری (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) سے روایت کی کہ بہت سے اہلِ علم سے یہ بات مجھ تک پہنچی کہ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا یہاں تک کہ مدینہ تشریف لائے اس زمانہ میں بہت سے منتر ایسے تھے جس میں شرک تھا جب مدینہ تشریف لائے تو ایک صحابی کو کسی جانور نے ڈس لیا لوگوں نے کہا: یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آلِ حزم: زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے جھاڑ پھونک کرتے جب آپ نے منع کر دیا تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ فرمایا: حزم کو بلاؤ اور یہ بدر میں شریک ہوئے تھے، فرمایا: اپنی دعا مجھے سناؤ، انہوں نے سنایا حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اس میں کوئی حرج نہ جانا اور اجازت دے دی۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ الحیۃ والعقرب، ۱۵/ ۲۲۶، تحت الحدیث: ۵۷۴۱) یوں ہی نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عمل مبارک سے بھی دم وغیرہ کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ **صراط الجنان، جلد10، صفحہ 871** پر ہے: "حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ جب حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُعَوِّذَات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔" (مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، ص ۹۳۹، حدیث: ۵۷۱۳)

آپڑی (جس کی وجہ سے دم کرنے پر مجبور ہوا) حتّٰی کہ میں نے پانی پر کچھ پڑھا اور اُس سے نہایا۔

﴿12879﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عمر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مہدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک کا کوئی نہ کوئی ندامت والا معاملہ میرے سامنے ہے اور تم سے اگلوں کا بھی سوائے حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللهُ عَنْه کے کیونکہ وہ اپنی حالت پر قائم رہتے ہوئے اللہ پاک تک پہنچ گئے۔

نماز کے معاملہ میں سختی کرنے والے:

نیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مہدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے پوچھا: اگر کوئی اپنی نئی نویلی دُلہن کے ساتھ رات گزارتا ہے تو کیا وہ کچھ دن تک (صبح کی) نماز کی جماعت ترک کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا، نہیں، بلکہ ایک نماز بھی نہیں، کیا شکر کا یہی تقاضا ہے؟ اُسے جائز نہیں کہ اللہ پاک کی نافرمانی کرے۔

جس رات آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی بیٹی کی رُخصتی ہوئی اس کی صبح آپ نکلے اور اذان کہی پھر اپنی بیٹی اور داماد کے دروازے پر آئے اور کنیز سے کہا: ان سے کہو کہ نماز کے لئے نکلیں۔ اتنے میں گھر کی دیگر خواتین اور کنیزیں اٹھ گئیں اور کہنے لگیں: سُبْحٰنَ اللہ! کیا بات ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تک یہ دونوں نماز کے لیے نہیں اٹھیں گے میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ پس وہ دونوں آپ کے نماز پڑھنے کے بعد اٹھ گئے۔

آپ کے سامنے محدثین کا ذکر ہوا تو فرمایا: اس کام کے لیے ایک گروہ موجود ہے، علم زیادہ اور علما تھوڑے ہیں۔

سخت ترنِفاق:

نیز آپ ہی نے فرمایا: مومن کے لیے اللہ پاک کے ساتھ کفر کے بعد اگر کوئی سخت ترین بُرائی ہو سکتی ہے تو وہ جھوٹ ہے اور یہ سخت ترنفاق ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مہدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو ایسے کے ساتھ کاروباری شراکت کرے جس کی دینداری پر بھروسا نہ ہو تو ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو اور نہ ہی اُس کے ساتھ میل جول رکھو، مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہیں خبیث یا حرام شے کھلا دے۔

غصب شدہ زمین پر قیام ناپسند:

یوں ہی میں نے پوچھا کہ اگر کسی قوم کے پاس غصب شدہ زمین یا قبضے والی بستی ہو تو کیا میں اُن سے کھانا خرید سکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: کیا دورانِ سفر ایسے بستی میں قیام کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: نہ مجھے وہاں قیام کرنا پسند ہے اور نہ ہی نماز پڑھنا پسند ہے۔

کب موت کی تمنا کر سکتا ہے؟

﴿12880﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے موت کی تمنا کرنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ آدمی اپنے دین میں فتنہ کے خوف سے موت کی تمنا کرے، ہاں مگر کسی کی مار، فاقہ کشی یا اس جیسی چیزوں کے ڈر سے موت کی تمنا نہ کرے۔ پھر فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اور دیگر نے بھی موت کی تمنا کی ہے۔

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد الوہاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جنازے سے لوٹ رہے تھے تو اُس وقت حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے فتنہ کی بُو آ رہی ہے، بے شک میں **اللہ** پاک سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اُس فتنہ کے آنے سے پہلے موت عطا فرما دے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا: میرے دو بھائی تھے، وہ انتقال فرما گئے اور اُن سے یہ شر دور ہو گیا جو ہم دیکھ رہے ہیں اور اُن دونوں کے بعد ہم رہ گئے اور سوائے اس شخص یعنی یحییٰ بن سعید کے علاوہ میرا کوئی بھائی نہیں رہا اور آج قبر والا مومن ہی قابلِ رشک ہے۔

﴿12881﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حدیث پاک میں آیا ہے: "دَعْ مَا يَرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ یعنی شک میں ڈالنے والی شے کو چھوڑ کر اُسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔"[1] تو میں نے عرض کی: کیا حضرت سیِّدُنا ابو حنیفہ رَحْمَۃُ

[1]... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۳، ۶۰/ ۲۳۲، حدیث: ۲۵۲۶

اللہ عَلَیْہ کا معاملہ ایسا ہی ہے ؟ تو فرمایا: شک میں نہ ڈالنے والی شے کو اختیار کر حتّٰی کہ تجھے شک میں ڈالنے والی حلال شے بھی نہ پہنچے۔

﴿12882﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ہر سال حج کیا کرتے تھے، اُن کے بھائی فوت ہوئے تو اِن کے نام وصیت کر گئے اور انہوں نے وصیت کو قبول کیا اور اُن کے یتیم بچوں کی کفالت میں لگ گئے اور حج کرنا ترک کر دیا۔ میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ میں نفع کمانے والے سے کہہ دیا کرتا تھا کہ میری طرف سے سائل کو ایک یا آدھا درہم دے دو اور اب لوٹانا بھول جاتا ہوں، اسی وجہ سے رات کو جاگتا رہتا ہوں اور ان یتیموں کی کفالت کا معاملہ بھی سر پر آپڑا ہے جس کے باعث میں نے یحییٰ بن سعید سے 400 دینار قرض مانگے ہیں کیونکہ مجھے ان کی زمینوں وغیرہ کی دیکھ بھال کے لیے ان کی ضرورت ہے۔ نیز میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ مجھ پسند نہیں کہ حج کا موسم مجھ سے گزر جائے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ حج کا سامان تیار رکھا کرتے تھے۔

سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے ائمہ اور بزرگ ہستیوں سے روایات کیں ہیں اور کئی تابعین سے ملاقات کی ہے، جن میں حضرت سَیِّدُنا مُثنّٰی، حضرت سَیِّدُنا سعید، حضرت سَیِّدُنا یزید بن ابو صالح، حضرت سَیِّدُنا داود بن قیس، حضرت سَیِّدُنا صالح بن درہم اور حضرت سَیِّدُنا جریر بن حازم شامل ہیں اور آپ سے اُن اماموں نے احادیث طیبہ روایت کی ہیں جن سے حدیثیں روایت کی جاتی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام شُعبہ اور حضرت سَیِّدُنا امام ثَوری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِمَا سے احادیث روایت کی جاتی ہیں اور یہ دونوں آپ سے حدیثیں روایت کرتے ہیں اور یوں ہی آپ نے حضرت سَیِّدُنا مالک بن اَنَس اور حضرت سَیِّدُنا حَمّاد بن زید سے روایات لی ہیں۔ آپ سے حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مبارک، حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطّان، حضرت سَیِّدُنا ابو داود طَیالسی، حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن وَہب اور حضرت سَیِّدُنا فِریابی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جیسے بڑے بڑے اکابرین احادیث کریمہ روایت کرتے ہیں۔

استحاضہ کے خون کا حکم:

﴿12883﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اُمِّ حبیبہ بِنتِ جَحش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

کو سات سال اِستحاضہ کا مرض رہا۔ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر یہ تکلیف بیان کی اور اس کا مسئلہ پوچھا۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رگ کا خون ہے، تم غسل کرو اور نماز پڑھو۔ چنانچہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتیں اور نماز ادا فرماتیں۔ آپ پانی کے ایک برتن میں بیٹھ جایا کرتیں یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی۔[1]

﴿12884﴾... اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نماز کا سلام پھیرتے تو کھڑے ہونے سے پہلے کچھ دیر نماز کی جگہ میں بیٹھے رہتے۔[2]

﴿12885﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مومن کی جان مُعَلَّق رہتی ہے یہاں تک کہ اُس کا قرض ادا کر دیا جائے۔[3]

﴿12886﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو ایک ہی برتن سے ایسے پیالے کے ساتھ غسل کرتے دیکھا جس میں آٹے کا اثر تھا۔[4]

تین شخصوں کا قتل جائز:

﴿12887﴾... اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں سوائے تین شخصوں کے: (۱)... شادی شدہ زانی کہ اُسے سنگسار کیا جائے گا (۲)... مسلمان کو قتل کرنے والا کہ اُسے بھی قتل کیا جائے گا اور (۳)... وہ شخص جو اسلام سے نکل جائے اور اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مقابلہ کرے۔[5]

---

1 ... مسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضۃ وغسلھا وصلاتھا، ص۱۳۸، حدیث: ۷۵۵

مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۵۵۷، حدیث: ۲۵۶۰۱

2 ... بخاری، کتاب الاذان، باب التسلیم، ۱/۲۹۲، حدیث: ۸۳۷

3 ... ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب التشدید فی الدین، ۳/۱۴۵، حدیث: ۲۴۱۳

4 ... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب الرجل والمراۃ... الخ، ۱/۲۳۲، حدیث: ۳۷۸

5 ... نسائی، کتاب تحریم الدم، باب الصلب، ص۶۶۰، حدیث: ۴۰۵۳

خصی شخص کی گواہی جائز ہے:

﴿12888﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو مُتوکّل ناجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا جارود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا قُدامہ بن مَظْعُون رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے خلاف گواہی دی کہ انہوں نے شراب پی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پوچھا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور گواہ ہے؟ عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: جارود! مجھے لگتا ہے تمہیں حد لگے گی۔ اس پر انہوں نے کہا: آپ اپنے سسرالی رشتہ دار سے چشم پوشی کرکے ہمیں کوڑے لگانا چاہتے ہیں۔ اتنے میں پاس بیٹھے حضرت سَیِّدُنا عَلْقَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بارگاہِ فاروقی میں عرض کی: کیا خصی شخص کی گواہی جائز ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: خَصِی کی گواہی جائز ہونے میں کیا مسئلہ ہے؟ تو حضرت سَیِّدُنا علقمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے اُنہیں شراب کی قے (یعنی اُلٹی) کرتے دیکھا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: انہوں نے شراب پینے کے بعد ہی اس کی قے کی۔ پس آپ نے حضرت سَیِّدُنا قُدامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر حد جاری فرمائی۔

﴿12889﴾... حضرت سَیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: اگر کوئی شخص کہے کہ "مجھ پر بیتُ اللہ کی طرف چلنا لازم ہے۔" تو یہ نذر ہے پس اُسے کعبے کی طرف چلنا چاہیے۔

جسم کا 60 ہاتھ طویل ہونا:

﴿12890﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۚ (پ۱۵، بنی اسرآءیل: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک مومن بندے کو بلا کر اُس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اُس کا جسم 60 ہاتھ طویل کر دیا جائے، اُس کا چہرہ روشن کر دیا جائے اور اُس کے سر پر موتیوں کا جگمگاتا تاج رکھا جائے گا۔ اُس کے اصحاب و رُفقا دور سے اُس کی طرف دیکھ کر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اسے ہمارے پاس لا اور ہمارے لئے اسے بابرکت بنا۔ وہ بندہ مومن اپنے رفیقوں کے پاس آکر کہے گا: مبارک

ہوا بے شک تم میں سے ہر شخص کے لیے یہی انعام ہے۔ جبکہ کافر کو اُس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اُس کا چہرہ کالا سیاہ کر دیا جائے گا، اُس کا جسم حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے قد مبارک کے برابر 60 ہاتھ کر دیا جائے گا اور اُسے آگ کا ایک تاج پہنایا جائے گا۔ اُس کے ساتھی اُسے دیکھ کر کہیں گے: ہم اس کے شر سے **اللہ** پاک کی پناہ مانگتے ہیں، اے **اللہ** پاک! اسے ہمارے پاس نہ لا۔ پھر وہ اُن کے پاس آئے گا تو وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! اِس شخص کو رُسوا کر۔ تو وہ اُن سے کہے گا: **اللہ** پاک تمہیں دور کرے، بے شک تم میں سے ہر شخص کے لیے ایسا ہی عذاب ہے۔[1]

﴿12891﴾... حضرت سیِّدُنا بَراء رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: (غزوۂ حُنَین میں) جب مشرکین نے گھیرا تنگ کر دیا تو نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سواری سے اترے اور یہ فرمانے لگے: "میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے، میں عبد المطلب کی اولاد سے ہوں۔" اس دن نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ بہادر کوئی نہ دیکھا گیا۔

﴿12892﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیتُ اللہ کا حج و عمرہ یاجوج وماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔[2]

﴿12893﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سفر سے واپسی اور روانگی کے علاوہ نمازِ چاشت پڑھتے نہیں دیکھا گیا[3]۔[4]

﴿12894﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن شُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن رَباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے اور کئی لوگ اُن کے گرد جمع ہو گئے، میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے پایا کہ حضرت

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة بنی اسرائیل، ۵/۹۳، حدیث: ۳۱۴۷

2 ...بخاری، کتاب الحج، باب قول اللہ تعالی: جعل اللہ الکعبة... الخ، ۱/۵۳۶، حدیث: ۱۵۹۳

3 ...یہاں عدم رؤیت اور مواظبت (نہ دیکھنے اور ہمیشگی) کی نفی مراد ہے۔ اور احادیث کثیرہ سے نمازِ ضحیٰ کی مشروعیت ثابت ہے۔ صلوٰۃ ضحیٰ کی حدیثیں بیس صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے مروی ہیں۔ اور جن حدیثوں میں اس کی نفی آئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام کو نمازِ چاشت ہمیشہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ کبھی آپ چھوڑ دیتے تھے اور کبھی پڑھ لیتے تھے۔

(ماخوذ از فیوض الباری، ۵/۳۹)

4 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۹۲، حدیث: ۱۲۳۵۵

سَیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سرداروں پر مشتمل ایک لشکر تیار کرکے فرمایا: تم پر زید بن حارثہ سپہ سالار ہیں، اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر اور وہ بھی شہید ہو جائیں تو پھر عبد اللہ بن رَواحہ اَنصاری سپہ سالار ہوں گے۔ یہ سن کر حضرت جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے اندیشہ نہیں تھا کہ آپ مجھ پر زید بن حارثہ کو امیر بنائیں گے۔ ارشاد فرمایا: حکم پر عمل کرو، تمہیں نہیں معلوم کہ بہتر کیا ہے۔[1]

﴿12895﴾... حضرت سَیِّدُنا قدامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بقرہ عید کے دن سرخ اونٹنی پر سواررَمی کرتے دیکھا، اونٹنی کو مار تھی نہ ہانک اور نہ ہٹو بچو کا شور۔[2]

﴿12896﴾... حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زید بن اسلم بذریعہ والد اپنے دادا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک دن حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس گئے تو کیا دیکھا کہ وہ اپنی زبان کی نوک پکڑ کر کھینچ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: بے شک اس نے مجھے بڑی تکلیفوں میں مبتلا کیا ہے۔

حرام چیزوں کے قریب نہ جاؤ:

﴿12897﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ثعلبہ خُشَنِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ پاک نے کچھ فرائض لازم کیے ہیں تو تم اُن کو ضائع مت کرو اور اُس نے کچھ حدود مقرر کی ہیں تو تم اُن سے آگے نہ بڑھو اور اُس نے کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے تو تم اُن کے قریب نہ جاؤ اور اُس نے کچھ چیزوں کو چھوڑ دیا، بھول کر نہیں بلکہ تم پر رحمت کرتے ہوئے تو تم اُن کے پیچھے نہ پڑو۔[3]

تمام مخلوق کی عبادت:

﴿12898﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے طواف کعبہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک جب بندہ "سُبْحٰنَ اللہ" کہتا ہے تو یہ تمام مخلوق کی عبادت ہے اور جب وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتا ہے تو یہ شکر کا ایسا کلمہ ہے

1... السنن الکبری للنسائی، کتاب المناقب، باب عبد اللہ بن رواحہ، ۵/۶۹، حدیث: ۸۲۲۹

2... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب رمی الجمار راکبا، ۳/۴۷۸، حدیث: ۳۰۳۵

3... معجم کبیر، ۲۲/۲۲۱، حدیث: ۵۸۹

کہ جب تک بندہ اسے نہ کہہ لے وہ ہرگز اللہ پاک کا شکر کرنے والا نہیں ہوتا اور جب بندہ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ کہتا ہے تو یہ اخلاص کا ایسا کلمہ ہے کہ جب تک بندہ اِسے نہ کہہ لے اللہ پاک بندے کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا اور جب بندہ ”اَللہُ اَکْبَر“ کہتا ہے یہ آسمان وزمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور جب ”لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ“ کہتا ہے تو اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میرا بندہ فرمانبردار ہوگیا اور خود کو میرے سپرد کر دیا ہے۔[1]

﴿12899﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن مَعدان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک روزانہ تَصَدُّق فرماتا ہے اور وہ اپنے کسی بندے پر جو کچھ بھی صدقہ فرماتا ہے اُس میں سب سے بہتر ذِکْرُ اللہ ہے۔

ایک غلام کی آزادی کا قصہ:

﴿12900﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نَضرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے مبارک دور میں ایک غلام تھا جسے کہیں سے لُقَطَہ (یعنی گرپڑا مال واسباب) ملا، اُس غلام نے وہ مال اپنے آقا کو دے کر خود کو آزاد کرالیا۔ پھر اُتنا ہی مال جمع کرکے بارگاہِ فاروقی میں حاضر ہو کر عرض کی: اے امیر المومنین! میرا ایک قصہ ہے، آپ اِس میں غور فرمایئے، بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک غلام تھا، پھر مجھے کہیں سے گراپڑا مال ملا اور میں نے اس کے عوض خود کو خرید کر آزاد کرالیا، پھر مجھے اتنا ہی مال حاصل ہوگیا جو آپ کے سامنے ہے، اب آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ”یہ ایسا شخص ہے جس کی آزادی کا اللہ پاک نے ارادہ فرمایا۔“ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُس کی آزادی کو جائز قرار دے دیا اور مال لے کر بیت المال میں جمع کر دیا۔

پیر، جمعرات اور شعبان کے روزے:

﴿12901﴾... حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی کئی دن لگاتار روزے رکھتے حتّٰی کہ کہا جاتا: ”اب ناغہ نہیں فرمائیں گے۔“ یوں ہی روزں کا ناغہ فرماتے تو کہا جاتا: ”اب روزہ نہیں رکھیں گے۔“ سوائے ہفتے میں دو دنوں کے کہ اگر وہ دو دن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روزوں میں آجاتے تو ٹھیک ورنہ اُن دو دنوں کا روزہ رکھتے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ شعبانُ المُعَظَّم میں جس قدر روزے

---

[1] ...مصنف عبد الرزاق، جامع معمر بن راشد ملحق، باب ذکر اللہ، ۱۰/۲۲۵، حدیث: ۲۰۷۶۲ بتغیر

رکھتے کسی اور مہینے میں نہ رکھتے۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ روزے رکھتے ہیں اور لگتا ہے کہ اب ناغہ نہیں فرمائیں گے اور ناغہ فرماتے ہیں تو لگتا ہے اب روزہ نہیں رکھیں گے سوائے دو دنوں کے کہ اگر وہ دن آپ کے روزوں میں آجائیں تو ٹھیک ورنہ آپ یہ روزے رکھتے ہیں۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کون سے دو دن؟ میں نے عرض کی: پیر اور جمعرات کا دن۔ ارشاد فرمایا: "اِن دو دنوں میں اعمال بارگاہِ ربُّ العالمین میں پیش ہوتے ہیں اور مجھے پسند ہے کہ میرا عمل پیش ہو تو میں روزے سے ہوں۔" فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: میں نے آپ کو جس قدر روزے شعبان کے مہینے میں رکھتے دیکھا کسی اور مہینے میں نہیں رکھتے دیکھا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رَجَبُ المُرَجَّب اور رمضان مبارک کے درمیان یہ وہ مہینا ہے جس سے لوگ غافل ہیں، اس مہینے میں اعمال **اللہ** پاک کی بارگاہِ عالی میں بلند ہوتے ہیں اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل جب بلند ہو تو میں روزے دار ہوں۔[1]

حکومت وامارت کا سوال نہ کرو:

﴿12902﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حکومت وامارت کا سوال نہ کرو کیونکہ اگر یہ تمہیں مانگ کر ملی تو تمہیں اسی کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر بن مانگے مل جائے تو اس پر تمہاری مدد فرمائی جائے گی اور اگر تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور اس کے غیر میں بہتری دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور وہ کر لو جو بہتر ہے۔[2]

﴿12903﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوزُرعہ بن عَمرو بن جریر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے منقول ہے کہ (لوحِ محفوظ کے) قلم سے جو بات سب سے پہلے لکھی گئی وہ یہ تھی: اِنِّیْ اَنَا التَّوَّابُ اَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ یعنی بے شک میں ہی سب سے بڑا توبہ قبول فرمانے والا ہوں، جو توبہ کرے میں اُس کی توبہ قبول فرماتا ہوں۔

﴿12904﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شَعْبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مریض کے گھر والوں پر اپنے بیمار کے مرض سے زیادہ نادان قراء کا عیادت کو آنا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ حضرات بے وقت آتے اور نامناسب وقت میں بیٹھتے ہیں۔

1... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث اسامہ بن زید، ۸/۱۷۵، حدیث: ۲۱۸۱۲

2... مسلم، کتاب الایمان والنذور، باب ندب من حلف یمینا... الخ، ص۶۹۵، حدیث: ۴۲۸۰

تم میری اِقتدا و پیروی کرو:

﴿12905﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میری اقتدا و پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے، لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے حتّٰی کہ اللہ پاک انہیں دور کر دے گا[1]۔[2]

﴿12906﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ بے شک رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مہینے تک (نمازِ فجر میں) رکوع کے بعد قنوت پڑھی۔[3]

سرِ اقدس پر سیاہ عمامہ:

﴿12907﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فتح والے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اُس وقت آپ کے سرِ اقدس پر سیاہ عمامہ تھا۔[4]

سب سے زیادہ بہادر و سخی:

﴿12908﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور خاتَمُ الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب لوگوں سے بڑھ کر حُسن و جمال والے، سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ سخی تھے، ایک بار مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو لوگ گھروں سے نکل کر آواز کی سمت چلے تو انہیں سامنے سے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آتے ہوئے ملے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت ابو طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایک بغیر زین والے گھوڑے پر سوار ہو کر اور گلے میں تلوار لٹکائے اُن سے پہلے آواز کی سمت میں جا کر تفتیش فرما چکے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1... مسلم، کتاب الصلاۃ، تسویۃ الصفوف... الخ، ص۱۸۳، حدیث: ۹۸۲

2... اس حدیث پاک کا پس منظر یہ ہے کہ حضور نبی مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کا صفوں سے پیچھے رہنا ملاحظہ کیا تو یہ بات ارشاد فرمائی۔ امام یحییٰ بن شرف نووی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مراد یہ ہے کہ بعد والے تمہارے افعال کو میرے افعال قرار دے کر میری اقتدا کریں گے اور لوگ اگلی صفوں سے پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ پاک انہیں اپنی رحمت یا اپنے فضل عظیم، بلند رتبے اور علم سے محروم فرما دے گا۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف و اقامتھا، الجزء الرابع، ۲/۱۵۸)

3... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب القنوت... الخ، ص۲۶۶، حدیث: ۱۵۴۷

4... مسلم، کتاب الحج، باب جواز دخول مکۃ... الخ، ص۵۴۳، حدیث: ۳۳۱۰

فرمایا: ڈرنے اور گھبرانے والی کوئی بات نہیں۔ پھر اُس گھوڑے کے بارے میں فرمایا: "ہم نے اِسے دریا جیسا پایا۔" یا فرمایا: یہ تو دریا کی مانند ہے۔[1]

میانہ روی اختیار کرو:

﴿12909﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی اُس عمل کی مشقت نہ اٹھائے جسے کرنے کی طاقت نہ ہو کیونکہ **اللہ** پاک اجر عطا فرمانے سے نہیں اُکتاتا حتّٰی کہ تم عمل کرنے سے اُکتا جاتے ہو[2] اور تم میانہ روی اختیار کرو اور (افراط و تفریط سے بچ کر) دُرست عمل کرو۔[3]

مال کی خیانت سے زیادہ سخت خیانت:

﴿12910﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم کے معاملے میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو اور ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ کیونکہ علم کی خیانت مال کی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔[4]

﴿12911﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: سردیاں عبادت گزاروں کے لیے غنیمت ہیں۔

صحابہ میں مسائلِ حج زیادہ جاننے والے:

﴿12912﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام میں حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بعد حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حج کے مسائل کا سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

---

1 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب فی شجاعۃ...الخ، ص ۹۷۱، حدیث: ۲۰۰۲

2 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب فضیلۃ العمل الدائم...الخ، ص ۳۰۷، حدیث: ۱۸۲۷

3 ...مسلم، کتاب صفات المنافقین و احکامھم، باب لن یدخل احد الجنۃ بعملہ...الخ، ص ۱۱۲۰، حدیث: ۷۱۲۲

4 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب العقل و فضلہ، ۶/ ۴۸۹، حدیث: ۱۰۷

﴿12913﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: صَدَقَۂ فطر لینے والا اپنا ہی مال کھاتا ہے۔

یوم عرفہ کا روزہ:

﴿12914﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے گھر اُن کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے یوم عَرفہ (9ذوالحج) کے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عرفات میں یوم عرفہ کے روزے سے منع فرمایا[1]۔[2]

﴿12915﴾... حضرت سَیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: **اللہ** پاک سے بڑھ کر کوئی بھی غیرت والا نہیں۔[3]

ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھنا:

﴿12916﴾... حضرت سَیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ بے شک حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ماہ تک (نمازِ فجر میں) رکوع کے بعد قُنُوت پڑھی۔[4]

﴿12917﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: غُسل اُسی پر واجب ہوتا ہے جس پر جمعہ واجب ہوتا ہے (یعنی بالغ پر)۔

1... حاجی کو نویں بقر عید کے دن عرفات شریف میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا تاکہ حاجی اس دن دعا مانگے، نمازوں کے جمع کرنے اور حج کے دیگر کاموں سے عاجز نہ ہو جائے اور روزے کی وجہ سے اس کے اخلاق اپنے ساتھیوں کے ساتھ خراب نہ ہو جائیں، یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) نے بارہا اس دن روزہ رکھا ہے، حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر سردی میں ایسا موقع آئے تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں گرمیوں میں نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۱۹۱)

فقہاء فرماتے ہیں کہ عرفہ کا روزہ غیر حاجی کے لیے سنت ہے حاجی کے لیے سنت نہیں بلکہ ایسے کمزور کو جو روزہ رکھ کر ارکانِ حج ادا نہ کر سکے مکروہ ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/ ۱۸۲)

2... ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صیام یوم عرفۃ، ۲/ ۳۴۰، حدیث: ۱۷۳۲

3... مسلم، کتاب التوبۃ، باب غیرۃ اللہ وتحریم الفواحش، ص ۱۱۳۲، حدیث: ۲۹۹۸

4... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب القنوت... الخ، ص ۲۶۶، حدیث: ۱۵۴۷

﴿12918﴾... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن ابو عَقْرَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عَتَّاب بن اُسَید رَضِیَ اللہُ عَنْہ خانہ کعبہ سے پُشت لگائے فرما رہے تھے: مجھے حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عامل بنایا تو مجھے اس سلسلے میں صرف دو موٹے کپڑے ملے جو میں نے اپنے غلام کیسان کو پہنا دیئے۔[1]

زمانہ رسالت میں حق مہر کی مقدار:

﴿12919﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضور تاجدارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان موجود تھے ہمارا حق مہر دس اُوقیہ (400درہم / 1250گرام چاندی) ہوا کرتا تھا[2]۔[3]

﴿12920﴾... حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان فرماتے ہیں کہ میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے تین باتوں سے منع فرمایا اور میں نہیں کہتا کہ "لوگوں کو منع فرمایا۔" (۱)...سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲)...رکوع و سجدے میں قراءت کرنے سے اور (۳)...ریشمی دھاریوں والا کپڑا اور کسم سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔[4]

﴿12921﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم صائغ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ "میں اپنی زوجہ کی کنیز صدقہ کروں گا۔" پھر وہ اپنی قسم پوری نہ کر سکا تو حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے بارے میں فرمایا: وہ ایک مینڈھا صدقہ کر دے۔

اعرابی کا امام ہونا:

﴿12922﴾... حضرت سیِّدُنا داود بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سالم بن عَبْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا اَعرابی (عرب کا دیہاتی) ہجرت کرنے والے کا

---

1 ...مسند طیالسی، عتاب بن اسید، ص۱۹۳، حدیث: ۱۳۵۶، نحوہ

2 ...اسلام کے ابتدائی زمانے میں جو شرعی اوقیہ مکہ مکرمہ میں رائج تھا وہ ۴۰ درہم کے برابر ہوتا تھا جس کے ۱۲۵ گرام بنتے ہیں۔ (المکاییل والاوزان الاسلامیۃ، ص۱۹) لہٰذا دس اوقیہ کے ۴۰۰ درہم ہوئے جو ۱۲۵۰ گرام کے برابر ہوئے۔

3 ...نسائی، کتاب النکاح، باب القسط فی الاصدقۃ، ص۵۴۳، حدیث: ۳۳۴۵

4 ...نسائی، کتاب التطبیق، باب النھی عن القراءۃ فی السجود، ص۱۹۱، حدیث: ۱۱۱۵

مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن لبس...الخ، ص۸۸۷، حدیث: ۵۴۳۷

امام بن سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں کیا حرج ہے جبکہ وہ اعرابی نیک آدمی ہو۔

تین جھوٹ نہیں لکھے جاتے:

﴿12923﴾... حضرت سیِّدَتُنا اسماء بِنْتِ یزید رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اے لوگو! تمہیں کیا شے اس بات پر اُبھارتی ہے کہ تم جھوٹ میں ایک دوسرے کی پیروی کرو جیسے پروانے آگ میں جانے کے لیے ایک دوسرے کی پیروی کرتے ہیں۔ ابن آدم کے خلاف ہر جھوٹ لکھا جاتا ہے سوائے تین کے: (۱)...وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی وخوش کرنے کے لیے جھوٹ بولے (۲)...وہ شخص جو جنگی چال کے لیے جھوٹ بولے اور (۳)...وہ شخص جو دو مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانے کے لیے جھوٹ بولے۔[1]

﴿12924﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ یعنی وہ **اللہ** پاک کا شکر ادا نہیں کرتا جو لوگوں کا شکر ادا نہ کرے۔[2]

جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمانے والے:

﴿12925﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم وہ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو زیادہ روتے اور تھوڑا ہنستے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں جنت اور دوزخ دیکھتا ہوں۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اس بات سے منع فرمایا کہ جب میں تمہیں نماز پڑھاتا ہوں تو رکوع اور سجدوں میں مجھ پر سبقت نہ کیا کرو یا نماز میں میرے سلام پھیرنے سے پہلے تم سلام نہ پھیرا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنے سامنے سے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔[3]

﴿12926﴾... اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہ

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی اصلاح ذات البین، ۳/۳۷۷، حدیث: ۱۹۴۵

مسند امام احمد، حدیث اسماء ابنة یزید، ۱۰/۳۳۳، حدیث: ۲۷۶۳۲

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الشکر ... الخ، ۳/۳۸۳، حدیث: ۱۹۶۱

3 ... مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن سبق الامام ... الخ، ص ۱۸۰، حدیث: ۹۶۱، بتقدم وتاخر

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کپڑے پر نماز پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو مجھ سے فرمایا: مجھے کپڑا پکڑا دو۔ میں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ ارشاد فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔[1]

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچنے کا حکم:

﴿12927﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نماز میں بے توجّہی اور اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: یہ اُچک لینا ہے جو بندے کی نماز سے شیطان اُچک لیتا ہے۔[2]

﴿12928﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صبح کی نماز میں سورۂ "قٓ" (وغیرہ) پڑھا کرتے تھے، پھر بعد میں آپ کی نماز کچھ ہلکی ہو گئی تھی[3]۔[4]

سب سے بہتر صف:

﴿12929﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بُری آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سب سے بری پہلی صف ہے اور سب سے بہتر آخری صف ہے۔[5] اور ارشاد فرمایا: اے عورتوں کے گروہ! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ ازار چھوٹے ہونے کی وجہ سے تمہاری نظر مردوں کے ستر پر نہ پڑے۔[6]

---

1 ...مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض... الخ، ص۱۳۸، حدیث: ۶۹۱

2 ...بخاری، کتاب الاذان، باب الالتفات فی الصلاۃ، ۱/ ۲۶۵، حدیث: ۷۵۱

3 ...مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 53** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اوّلاً جب صحابہ تھوڑے تھے تو آپ نماز فجر بہت دراز پڑھاتے تھے جب صحابہ کی تعداد بڑھ گئی ان میں اکثر کام کاج والے تھے تو فجر ہلکی پڑھانی شروع کر دی تاکہ ان کو مشقت نہ ہو یا یہ مطلب ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فجر میں دراز تلاوت کرتے اور بعد کی نمازوں میں مختصر تلاوت۔ اب بھی سنت یہ ہے کہ فجر کی نماز دراز پڑھی جائے اس میں بہت حکمتیں ہیں مگر پہلے معنی زیادہ واضح ہیں۔

4 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح، ص۱۹۰، حدیث: ۱۰۲۷

5 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ، باب صفوف النساء، ۱/ ۵۲۹، حدیث: ۱۰۰۱

6 ...مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللّٰہ، ۵/ ۸، حدیث: ۱۴۱۲۵

آخر زمانہ میں لوگوں کی حالت:

﴿12930﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک (آخر زمانہ میں) لوگ اُن سو اونٹوں کی طرح ہوں گے جن میں تم ایک بھی سواری کے قابل نہیں پاؤ گے[1]۔[2]

نذر تقدیر کو رد نہیں کرتی:

﴿12931﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ **اللہ** پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نذر نہ مانا کرو[3] کیونکہ نذر تقدیر کو رد نہیں کرتی بلکہ اس کے ذریعے کنجوس سے کچھ نکلوایا جاتا ہے[4]۔[5]

---

❶... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ166** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں مراد آخر زمانہ کے لوگ ہیں، قریب قیامت لوگوں کا یہ حال ہوگا۔ زمانہ رسالت میں اگرچہ حضرات صحابہ کے درجات مختلف تھے مگر سب عادل، ثقہ، مؤمن، صالح تھے۔ مزید فرماتے ہیں: یعنی جیسے سو اونٹ ہوں جو رنگ روپ جسامت میں یکساں معلوم ہوتے ہوں مگر سواری یا بوجھ لادنے کے قابل ایک بھی نہ ہو، صرف کھانے پینے کے لیے ہی ہوں ایسے ہی لوگ ہو جائیں گے شکل و صورت، بات چیت میں بڑے اچھے ہوں گے مگر معاملہ کے قابل ایک نہ ہوگا جیسا کہ آج دیکھا جارہا ہے۔ انسان کی آزمائش معاملہ پڑنے پر ہوتی ہے نماز روزہ، حج و زکوۃ آسان ہے معاملہ کی صفائی بڑی مشکل ہے۔

❷... بخاری، کتاب الرقاق، باب رفع الامانة، ۴/ ۲۳۶، حدیث: ۶۴۹۸

❸... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ203** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی بات بات پر نذر ماننے کے عادی نہ ہو کہ پھر نذر پورا کرنا مشکل و بھاری معلوم ہوتا ہے یا نذر میں یہ اعتقاد نہ رکھو کہ نذر سے ارادۂ الٰہی و حکم ربانی بدل جاتا ہے کہ یہ عقیدہ غلط ہے یا صدقہ و خیرات صرف نذر کی صورت میں ہی نہ کیا کرو کہ جب کوئی اٹکا تو نذر مانی اور کام نکل جانے پر خیرات کی بلکہ یوں ہی صدقہ کرنے کی بھی عادت ڈالو لہٰذا یہ نذر سے ممانعت نہیں بلکہ ان چیزوں سے ممانعت ہے لہٰذا یہ حدیث ان آیات کے خلاف نہیں جن میں نذر پوری کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے۔

❹... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ203** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی کنجوس لوگ ویسے خیرات نہیں کرتے بلکہ مصیبت پڑ جانے پر معاوضہ کی شکل میں خیرات کرتے ہیں، سخی لوگ ہر حال میں خیرات کرتے رہتے ہیں، وہ رب تعالیٰ کی رضا کے لیے خیرات کرتے ہیں نہ کہ کسی معاوضہ اور بدلہ میں۔

❺... مسلم، کتاب النذر، باب النھی عن النذر... الخ، ص۶۸۸، حدیث: ۴۲۴۱

﴿12932﴾... حضرت سیِّدُنا امام طاوس رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: مَا حُمِلَ الْعِلْمُ فِی مِثْلِ جِرَابِ حِلْمٍ یعنی بُردباری کی تھیلی جیسی کسی اور چیز میں علم کو نہیں اٹھایا گیا (یعنی بردباری کے ساتھ علم کی کیا ہی بات ہے)۔

﴿12933﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے ارشاد فرمایا: فتنہ جب شروع ہوتا ہے تو اُسے صرف عالم پہچانتا ہے اور جب ختم ہوتا ہے تو پھر ہر جاہل پہچان لیتا ہے۔

امان دے کر قتل کرنا:

﴿12934﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن حَمِق رَضِیَ اللهُ عَنْه کا بیان ہے کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی شخص کو اُس کے خون کی امان دی اور پھر اُسے قتل کر دیا تو میں قاتل سے بری ہوں اگرچہ قتل ہونے والا کافر ہو۔[1]

﴿12935﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ الله بن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ہمیں کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا[2]۔[3]

مل بیٹھ کر ذکر کرنے کی فضیلت:

﴿12936﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ اور حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی جگہ بیٹھ کر **اللہ** پاک کا ذکر کرتی ہے تو رحمتِ الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور **اللہ** پاک اپنے پاس نوری مخلوق میں اُن کا ذکر فرماتا ہے۔[4]

1... معجم اوسط، ۳/ ۱۸۰، حدیث: ۴۲۵۲

2... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 646** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اس طرح کہ جو جانور اپنے قبضہ میں ہو اسے باندھ دیا جائے اور اس پر تیر کا نشانہ لگایا جائے اور شکار کی طرح اسے مارا جائے یا یہ مطلب کہ ذبح سے کئی دن پہلے اسے بھوکا پیاسا باندھ کر رکھا جائے پھر کمزور ہو جانے پر اسے ذبح کیا جائے۔

3... مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب النھی عن صبر البھائم، ص ۸۳۳، حدیث: ۵۰۶۳، عن جابر بن عبد الله

معجم کبیر، ۱۲/ ۳۰۷، حدیث: ۱۲۴۳۰

4... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۹۹، حدیث: ۱۱۴۹۳

﴿12937﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر بن عَبْدُاللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (وضو میں پاؤں دھوتے وقت غفلت برتنے والوں کے لیے) ارشاد فرمایا: ایڑیوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے۔[1]

قطع تعلقی سے بَری:

﴿12938-39﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سلام میں ابتدا کرنے والا قطع تعلقی سے بَری ہے۔[2]

﴿12940﴾... حضرت سَیِّدُنا خَیْثَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کا نام "عزیز" تھا تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کا نام عبد الرحمٰن رکھا۔[3]

غزوہ بدر کی رات صبح تک قیام:

﴿12941﴾... امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ بدر والے دن حضرت مقداد رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے علاوہ ہم میں کسی کے پاس گھوڑا نہیں تھا اور میں نے دیکھا کہ غزوۂ بدر کی رات ہم میں صرف حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیام فرمایا، آپ صبح تک ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے اور روتے رہے۔[4]

﴿12942﴾... حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔[5]

رات کو مسافر کا گھر پہنچنا:

﴿12943﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس

---

1 ...ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب غسل العراقيب، ۱/ ۲۶۵، حديث: ۴۵۴

2 ...مصنف ابن ابي شيبة، کتاب الادب، في الذي يبدأ بالسلام، ۶/ ۱۳۲، حديث: ۳

3 ...مسند امام احمد، مسند الشاميين، حديث خيثمة بن عبد الرحمن، ۶/ ۱۸۹، حديث: ۱۷۶۱۶

4 ...مسند امام احمد، مسند علي بن ابي طالب، ۱/ ۲۶۴، حديث: ۱۰۲۳

5 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة، ص ۱۰۱۹، حديث: ۲۴۴۶

بات سے منع فرمایا کہ آدمی رات کے وقت گھر پہنچے[1] یا گھر والوں کی ٹوہ میں پڑے[2]۔[3]

﴿12944﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع ہونے سے پہلے جمرہ کی رمی نہ کرو۔[4]

آیت میراث سے منسوخ:

﴿12945﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللہ بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو فرماتے سنا کہ اس آیت مبارکہ

اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔

کو آیت میراث نے منسوخ کردیا۔

نیک بندوں کے لئے کیسی نعمتیں؟

﴿12946﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں

1... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 489** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ بغیر اطلاع اچانک رات میں مسافر کا گھر پہنچنا گھر والوں کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے اور اس زمانہ میں خبر رسانی کے ذریعہ بہت محدود تھے اب خط، تار، ٹیلی فون وغیرہ سے خبر دی جاسکتی ہے۔ اب اطلاع دے کر رات میں آنا بالکل جائز ہے۔

2... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 143** پر ایک حدیث پاک کے جز "**اللہ پاک کی ناپسندیدہ شرم غیر مشکوک چیزوں میں شرم ہے**" کے تحت فرماتے ہیں: بلاوجہ کسی پر بدگمانی کرنا غیرت نہیں بلکہ فتنہ وفساد کی جڑ ہے بعض خاوندوں کو اپنی بیویوں پر بلاوجہ بدگمانی رہتی ہے جس سے ان کے گھروں میں دن رات جھگڑے رہتے ہیں یہ غیرت رب تعالٰی کو ناپسند ہے، رب تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پ۲۶، الحجرات ۱۲۔ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے)۔

3... بخاری، کتاب العمرۃ، باب لا یطرق اهله اذا بلغ المدینۃ، ۱/ ۵۹۳، حدیث: ۱۸۰۱

دارمی، کتاب الاستئذان، باب فی النهی ان یطرق الرجل اهله لیلا، ۲/ ۳۵۲، حدیث: ۲۶۳۱

4... ابن ماجه، کتاب المناسک، باب من تقدم من جمع الی منی لرمی الجمار، ۳/ ۴۷۳، حدیث: ۳۰۲۵

کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر اُن کا خیال گزرا، میں نے تمہیں اُن پر مطلع نہیں فرمایا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ (پ۲۱، السجدۃ:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔[1]

﴿12947﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فِطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اُس کے ماں باپ اُسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔[2]

بندے کے گمان کے مطابق:

﴿12948﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میری رحمت ایک گز اُس کے قریب ہو جاتی ہے اور اگر وہ ایک گز میرے قریب ہوتا ہے تو میری رحمت دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اُس سے قریب ہو جاتی ہے اور وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میری رحمت دوڑ کر اُس کی طرف جاتی ہے۔[3]

روزہ ڈھال ہے:

﴿12949﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔[4]

﴿12950﴾... امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہ

1... مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا و اھلھا، ص ۱۱۹۲، حدیث: ۷۱۳۳

2... مسلم، کتاب القدر، باب کل مولود یولد علی الفطرۃ... الخ، ص ۱۰۹۵، حدیث: ۶۷۵۵

3... مسلم، کتاب الذکر... الخ، باب الحث علی ذکر اللہ، ص ۱۱۰۳، حدیث: ۶۸۰۵

4... بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: یریدون ان یبدلوا کلام اللہ، ۴/ ۵۷۲، حدیث: ۷۴۹۲

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی اپنے پڑوسی کو بھوکا چھوڑ کر خود پیٹ نہ بھرے۔[1]

گھر میں خیر و بھلائی کا نسخہ:

﴿12951﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز پڑھے تو اپنی نماز سے کچھ اپنے گھر میں بھی ادا کرے، بے شک **اللہ** پاک اُس کی نماز سے اُس کے گھر میں خیر و بھلائی پیدا فرماتا ہے۔[2]

ایک کپڑے میں نماز:

﴿12952﴾... حضرت سیِّدُنا جابر اور حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی۔[3]

﴿12953﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک مدینے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (اپنی نیتوں کے سبب) تمہارے ساتھ (جہاد میں) شریک ہیں، انہیں عذر نے روک لیا۔[4]

﴿12954﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک کا کھانا دو کو، دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ افراد کو کفایت کرتا ہے۔[5]

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تلبیہ:

﴿12955﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح تلبیہ پڑھا کرتے تھے، آپ کا تلبیہ یوں ہوتا تھا: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ

1... مسند امام احمد، مسند عمر بن الخطاب، ۱/۱۲۱، حدیث: ۳۹۰

2... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما جاء فی التطوع فی البیت، ۲/۱۵۱، حدیث: ۱۳۷۶

3... مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی ثوب واحد وصفة لبسه، ص ۲۰۸، حدیث: ۱۱۵۹

4... ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب من حبسه العذر عن الجهاد، ۳/۳۴۱، حدیث: ۲۷۶۵

5... مسلم، کتاب الاطعمة، باب فضیلة المواساة فی الطعام... الخ، ص ۸۷۷، حدیث: ۵۳۶۸

لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ یعنی میں حاضر ہوں، اے **اللہ** پاک میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام خوبیاں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں۔"[1]

ہر مظلوم مقتول کا گناہ قابیل کو بھی ہوگا:

﴿12956﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی جان ظلماً قتل کی جائے گی اُس کا گناہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے (قابیل) کو بھی ہوگا اور یہ اس لیے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل ایجاد کیا۔[2]

﴿12957﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اور ایک یتیم بچے نے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے نماز پڑھی اور (میری والدہ) اُمِّ سُلَیم ہمارے پیچھے تھیں۔[3]

﴿12958﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ثَعْلَبَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نوکیلے دانت والا ہر درندہ کھانے سے منع فرمایا۔[4]

نجاشی کے لئے اِستغفار:

﴿12959﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ جب نجاشی بادشاہ کا انتقال ہوا تو حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس کے لیے اِستغفار کرو۔[5]

﴿12960﴾... حضرت سَیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو (سورۂ جمعہ کی آیت 9 میں) یوں ہی قراءت کرتے سنا ہے کہ "فَامْضُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ یعنی **اللہ** کے ذکر کی طرف چلو۔

حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے یہ روایت سن کر حضرت سَیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا:

---

1 ...بخاری، کتاب الحج، باب التلبیة، ۱/۵۲۱، حدیث: ۱۵۵۰

2 ...مسلم، کتاب القسامة، باب بیان اثم من سن القتل، ص۸۱۱، حدیث: ۴۳۷۹

3 ...بخاری، کتاب الاذان، باب المرأة وحدها تکون صفا، ۱/۲۵۸، حدیث: ۷۲۷

4 ...مسلم، کتاب الصید والذبائح...الخ، باب تحریم اکل...الخ، ص۸۲۳، حدیث: ۴۹۸۸

5 ...نسائی، کتاب الجنائز، الامر بالاستغفار للمؤمنین، ص۳۴۴، حدیث: ۲۰۳۸

آپ کو تو سو کوڑے لگانے چاہئیں کہ آپ کے پاس اس طرح کی روایت ہوتی ہے مگر آپ مجھ سے بیان نہیں کرتے۔

پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ:

﴿12961﴾... حضرت سیِّدُنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک مبارک خط پڑھ کر سنایا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری سے قبل صدقہ کے بارے میں لکھا تھا کہ ”ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ میں دی جائے۔“[1]

مالِ غنیمت میں سوار غازی کو دو حصے:

﴿12962﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مالِ غنیمت میں سے سوار غازی کو دو حصے اور پیدل چلنے والے غازی کو ایک حصہ عطا فرمایا۔[2]

﴿12963﴾... حضرت سیِّدُنا عِتبان بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی دینے والا کوئی ایسا نہیں جسے دوزخ کی آگ کھا سکے۔[3]

ایک قبر میں دو یا تین شہدا کی تدفین:

﴿12964﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن انصار کے ایک گروہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ہم زخموں اور تھکاوٹ کا شکار ہیں۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قبریں کھودو، ان کو وسیع رکھو اور ایک قبر میں دو تین شہدا کو دفناؤ۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آگے کس کو رکھیں؟ ارشاد فرمایا: جو قرآن کریم زیادہ جانتا ہے۔ چنانچہ حضرت عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو ایک یا دو انصاریوں سے آگے رکھا گیا۔[4]

﴿12965﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الابل، ۲/۳۷۷، حدیث: ۱۷۹۸

2 ... مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب کیفیۃ قسمۃ الغنیمۃ بین الحاضرین، ص ۷۵۰، حدیث: ۴۵۸۶

3 ... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات... الخ، ص ۳۳، حدیث: ۱۴۹

4 ... ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی تعمیق القبر، ۳/۲۸۷، حدیث: ۳۲۱۵

بے شک جنت میں ایک درخت ہے کہ گھڑ سوار اُس کے سائے میں سو سال چلتا رہے تو اُسے طے نہ کر سکے۔[1]

نجاشی کے جنازے پر چار تکبیریں:

﴿12966﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نجاشی بادشاہ کے جنازے کی نماز پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔[2]

﴿12967﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: یہ اُچک لینا ہے جو بندے کی نماز سے شیطان اُچک لیتا ہے۔[3]

شہید اور امانت:

﴿12968﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: راہِ خدا میں قتل ہونا خطاؤں کو مٹا دیتا ہے سوائے امانت کے، آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا، راہِ خدا میں شہید ہونے کے باوجود اُس سے فرمایا جائے گا: امانت ادا کرو۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں یہ کیسے ادا کر سکتا ہوں جبکہ دنیا تو ختم ہو چکی ہے؟ ارشاد ہو گا: اِسے دوزخ کی آگ میں لے جاؤ۔ تو اُسے لے جایا جائے گا پھر جہنم کی گہرائی میں امانت کو اُس دن والی شکل میں ظاہر کیا جائے جس دن اُس نے مالکوں سے امانت لی تھی۔ فرماتے ہیں: پھر اُسے نیچے گرایا جائے گا اور امانت اُس کے گلے میں ڈال کر کھڑا کیا جائے گا مگر امانت گر جائے گی اور اُسے پھر امانت کے پیچھے جھکایا جائے گا اور یہ سلسلہ ہمیشہ چلتا رہے گا۔

حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ امانت غسل جنابت میں ہے، نماز میں ہے، گفتگو میں ہے اور ماپ اور ترازو میں ہے اور ان میں سب سے سخت تر بطور امانت رکھوائی ہوئی چیزیں ہیں۔

---

[1]... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ۱/ ۳۹۴، حدیث: ۳۲۵۱

[2]... بخاری، کتاب الجنائز، باب التکبیر علی الجنازة اربعا، ۱/ ۴۴۸، حدیث: ۱۳۳۴

[3]... بخاری، کتاب الاذان، باب الالتفات فی الصلاة، ۱/ ۲۶۵، حدیث: ۷۵۱

موئے مبارک کی زیارت:

﴿12969﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن عَبْدُ اللہ بن مَوْہَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک بالوں میں سے ایک بال شریف کی زیارت کروائی جس پر حنا و کَتَم کا خضاب تھا۔[1]

﴿12970﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عمان کے گورنر کو خط لکھا: مچھلیوں میں اُس وقت تک کچھ بھی زکوۃ نہ لو جب تک وہ 200 درہم کی نہ ہو جائیں لہٰذا جب اُن کی قیمت 200 درہم کو پہنچ جائے تو اُس میں سے زکوۃ لو۔[2]

شَنُوِی فرقہ والوں کی گواہی مقبول نہیں:

﴿12971﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں کے ایک خلیفہ فرمایا کرتے تھے: شَنُوِی فرقہ والوں کی گواہی قبول نہ کرو کیونکہ انہوں نے اہل اسلام کا ساتھ چھوڑ کر اہلِ شرک کا ساتھ اختیار کیا۔

﴿12972﴾... حضرت سیِّدُنا شُعیب بن حَبْحَاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ اگر کسی جنازہ میں چار افراد ہوتے تو وہ کسی اور کا انتظار نہ فرماتے۔

﴿12973﴾... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو نماز میں اشارہ کرتے دیکھا۔

زمانۂ رسالت میں گھڑ دوڑ کا مقابلہ:

﴿12974﴾... ابو لَبید بصری کہتے ہیں کہ اہلِ بصرہ نے اپنے گھوڑوں کے مابین دوڑ کا مقابلہ کیا، پھر جب بازی ختم ہو گئی تو ہمارا گزر حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس سے ہوا، ہم نے اُن سے عرض کی: کیا آپ حضرات زمانہ نبوی میں گھڑ دوڑ کی بازی لگایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، بخدا! حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب الخضاب بالحناء، ۴/۱۶۹، حدیث: ۳۶۲۳

2 ...احناف کے نزدیک مچھلیوں میں مطلقاً زکوۃ نہیں، البتہ مالِ تجارت ہونے کی صورت میں دیگر شرائط پائے جانے پر ان میں بھی زکوۃ ہو گی۔

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "سُبحَہ" نامی گھوڑے کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ فرمایا اور وہ سب سے آگے بڑھ گیا جس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تعجب وخوشی کا اظہار فرمایا[1]۔[2]

﴿12975﴾... حضرت سَیِّدُنا مَکحُول رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیبر کے دن مالِ غنیمت کے پانچویں حصے سے بھی تقسیم فرمایا۔[3]

بے نمازی کی نمازِ جنازہ:

﴿12976﴾... حضرت سَیِّدُنا سَہل بن ابو صَلت سَرّاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے سوال ہوا کہ ایک قوم کے پاس کچھ قیدی تھے، وہ جب انہیں نماز کا کہتے تو وہ نماز پڑھتے اور جب نہ کہتے تو وہ نماز نہ پڑھتے پھر اُن میں سے ایک قیدی فوت ہو گیا اُس کا کیا حکم ہے؟ استفسار فرمایا: کیا تم پر اُس کا جہنمی

1... اس حدیث پاک میں مسابقت کا بیان ہے۔ "مسابقت کا مطلب یہ ہے کہ چند شخص آپس میں یہ طے کریں کہ کون آگے بڑھ جاتا ہے جو سبقت لے جائے اس کو یہ دیا جائے گا یہ مسابقت صرف تیر اندازی میں ہو سکتی ہے یا گھوڑے، گدھے، خچر میں، جس طرح گھوڑ دوڑ میں ہوا کرتا ہے کہ چند گھوڑے ایک ساتھ بھگائے جاتے ہیں جو آگے نکل جاتا ہے، اس کو ایک رقم یا کوئی چیز دی جاتی ہے۔ اونٹ اور آدمیوں کی دوڑ بھی جائز ہے کیونکہ اونٹ بھی اسبابِ جہاد میں ہے یعنی یہ جہاد کے لئے کار آمد چیز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان دوڑوں سے مقصود جہاد کی تیاری ہے لہو و لعب مقصود نہیں اگر محض کھیل کے لئے ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہے اسی طرح اگر فخر اور اپنی بڑائی مقصود ہو یا اپنی شجاعت و بہادری کا اظہار مقصود ہو تو یہ بھی مکروہ ہے۔ سبقت لے جانے والے کے لئے کوئی چیز مشروط نہ ہو تو ان مذکور اشیا کے ساتھ اس کا جواز خاص نہیں، بلکہ ہر چیز میں مسابقت ہو سکتی ہے۔ سابق کے لئے جو کچھ ملنا طے پایا ہے وہ اس کے لئے حلال و طیب ہے مگر وہ اس کا مستحق نہیں یعنی اگر دوسرا اس کو نہ دے تو قاضی کے یہاں دعویٰ کر کے جبراً وصول نہیں کر سکتا۔ مسابقت جائز ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ صرف ایک جانب سے مال شرط ہو، یعنی دونوں میں سے ایک نے یہ کہا کہ اگر تم آگے نکل گئے تو تم کو مثلاً سو روپے دوں گا اور میں آگے نکل گیا تو تم سے کچھ نہیں لوں گا۔ دوسری صورت جواز کی یہ ہے کہ شخص ثالث (تیسرے) نے ان دونوں سے یہ کہا کہ تم میں جو آگے نکل جائے گا اس کو اتنا دوں گا جیسا کہ اکثر حکومت کی جانب سے دوڑ ہوتی ہے اور اس میں آگے نکل جانے والے کے لئے انعام مقرر ہوتا ہے ان لوگوں میں باہم کچھ لینا دینا طے نہیں ہوتا ہے۔ اگر دونوں جانب سے مال کی شرط ہو مثلاً تم آگے ہو گئے تو میں اتنا دوں گا اور میں آگے ہو گیا تو میں اتنا لوں گا یہ صورت جوا اور حرام ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۰۷) **نوٹ: مزید تفصیل کے لیے "بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 605 تا صفحہ 609" کا مطالعہ کیجئے۔**

2... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۲۰، حدیث: ۱۲۶۲۷

3... کتاب الاموال لابن زنجویہ، باب النفل من الخمس... الخ، ۲/ ۷۰۲، حدیث: ۱۱۸۳

ہونا ظاہر ہوگیا؟ عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا: اُسے غسل وکفن دو اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کرو۔

نیک اور بد دونوں کے لئے رزق:

﴿12977﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سہل بن ابو صَلْت سَرّاج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِس فرمانِ باری تعالیٰ:

كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ هٰۤؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ (پ۱۵، بنی اسرآءیل: ۲۰)

ترجمۂ کنز الایمان: ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی تمہارے رب کی عطا سے۔

کی تفسیر میں فرمایا: یعنی ہم دنیا میں نیک اور بد دونوں کو رزق دیتے ہیں۔

﴿12978﴾... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: ایک قیدی کنیز نے ایک نماز کے علاوہ کبھی نماز نہیں پڑھی، اُس کا انتقال ہوگیا تو کیا میں اُسے دفن کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اور اُس کی نمازِ جنازہ بھی پڑھو۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پسندیدہ عمل:

﴿12979﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو بندہ ہمیشہ کرے اگرچہ آسان ہو۔[1]

﴿12980﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں برابر رکھو۔[2]

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے متعلق میں نے حضرت سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے صرف اسی حدیث پاک میں کمزوری وکم ہمتی کا مظاہرہ کیا کیونکہ مجھے پسند نہیں کہ حدیث شریف کی عمدگی میرے لیے خراب ہو۔ (وجہ اگلی روایت کے تحت ملاحظہ کیجئے)

1 ...نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النھار، باب صلاۃ القاعد... الخ، ص۲۸۸، حدیث: ۱۶۲۹، ۱۶۵۲

2 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف... الخ، ص۱۸۲، حدیث: ۹۷۵

نماز کی خوبصورتی:

﴿12981﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صف کا قیام نماز کی خوبصورتی سے ہے۔(1)

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جس شخص سے بھی حدیث سنی اُس نے مجھ سے یوں بیان کیا "حَدَّثَنِیْ" (مجھ سے حدیث بیان کی) یا "حَدَّثَنَا" (ہم سے حدیث بیان کی) سوائے (مذکور) اِس ایک حدیث شریف کے، اِس میں سب راویوں نے لفظ "قَالَ" (یعنی فلاں نے کہا) استعمال کیا ہے تو مجھے اپنے لیے حدیث شریف کی عمدگی کا فساد پسند نہیں (یعنی جس حدیث پاک میں "حَدَّثَنِیْ یا حَدَّثَنَا" کے الفاظ نہ ہوں اس میں فساد کا اندیشہ ہے)۔

﴿12982﴾... حضرت سَیِّدُنا حُمید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے عرض کی: کیا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قنوتِ نازلہ پڑھی؟ ارشاد فرمایا: ہاں! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی۔ میں نے عرض کی: رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا: رکوع سے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔(2)

﴿12983﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد ہر طرح قنوتِ نازلہ پڑھی ہے۔(3)

مسلمان کی گم شدہ چیز دوزخ کی آگ ہے:

﴿12984﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن شِخِّیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ میں بنو عامر کے گروہ کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں گم شدہ اونٹ ملتے ہیں؟

---

1 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف...الخ، ص ۱۸۳، حدیث: ۹۷۷، عن ابی ہریرۃ
مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۴۹، حدیث: ۱۲۲۳۳

2 ...بخاری، کتاب الوتر، باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ، ۱/ ۳۴۳، حدیث: ۱۰۰۲، بتغیر قلیل

3 ...بخاری، کتاب الوتر، باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ، ۱/ ۳۴۳، حدیث: ۱۰۰۲، بتغیر قلیل

حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی گم شدہ چیز دوزخ کی آگ ہے۔[1]

﴿12985﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب فجر کی دو رکعت سنت ادا فرمالیتے تو (دائیں) کروٹ پر لیٹ جاتے۔[2]

﴿12986﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو ہم سے ہر ایک مجلس کے آخر میں جہاں جگہ پاتا بیٹھ جاتا۔[3]

﴿12987﴾... حضرت سیِّدُنا شُریح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے عرض کی: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنگل کی طرف کہاں سے جاتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے فرمایا: اس ڈھلان کی طرف سے جاتے تھے۔[4]

﴿12988﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم نَخْعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رَضِیَ اللہُ عَنْہ غلام تھے اور چاندی سے مزین تلوار خریدا کرتے تھے۔

دین میں کوئی زبردستی نہیں:

﴿12989﴾... وُسُق رومی کا بیان ہے کہ میں امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا غلام تھا، آپ مجھ سے فرمایا کرتے: اسلام قبول کرلو، اگر تم مسلمان ہوجاتے ہو تو میں تم سے مسلمانوں کی امانتوں پر مدد حاصل کروں گا کیونکہ میرے لیے یہ مناسب نہیں میں کسی ایسے کے ذریعے مسلمانوں کی امانتوں پر مدد حاصل کروں جو اُن میں سے نہیں۔ میں نے قبولِ اسلام سے انکار کیا تو آپ نے فرمایا: دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ پھر جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے مجھے آزاد کردیا اور فرمایا: جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب اللقطۃ، باب ضالۃ الابل والبقر والغنم، ۳/ ۱۹۳، حدیث: ۲۵۰۲
معجم اوسط، ۱/ ۴۲۲، حدیث: ۱۵۴۷

2 ... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ما جاء فی الضجعۃ... الخ، ۲/ ۵۸، حدیث: ۱۱۹۹

3 ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی التحلق، ۴/ ۳۳۹، حدیث: ۴۸۲۵

4 ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی الرفق، ۴/ ۳۳۵، حدیث: ۴۸۰۸

سحری میں برکت ہے:

﴿12990﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔[1]

﴿12991﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ضُحٰی مسلم بن صُبَیْح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ کریم سیکھا، پھر اس کے احکامات پر عمل کیا اللہ پاک اُسے دنیا میں گمراہی سے ہدایت دے گا اور آخرت میں حساب کی تکلیف واذیت سے محفوظ رکھے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو میری ہدایت کا پیرو ہو وہ نہ بہکے نہ بدبخت ہو۔[2]

لوگوں کی چار اقسام اور چھ قسم کے اعمال:

﴿12992﴾... حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن فاتِک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی چار اقسام ہیں اور اعمال چھ قسم کے ہیں: (۱)... جسے دنیا و آخرت میں وسعت وکامیابی ملی (۲)... جسے دنیا میں وسعت دی گئی مگر آخرت میں محروم رہا (۳)... جو دنیا میں تنگدست رہا مگر آخرت میں وسعت پائی اور (۴)... وہ جو دنیا و آخرت دونوں میں بدبخت رہا۔ جبکہ چھ قسم کے اعمال میں سے کچھ واجب کرنے والے، کچھ برابر رہنے والے، کچھ دس گنا اجر و ثواب والے اور کچھ سات سو گنا تک اجر رکھنے والے ہیں۔ واجب کرنے والے یہ ہیں کہ جو مسلمان یا مومن مرا اور اللہ پاک کے ساتھ شرک نہ کیا اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور کافر مرا اُس کے لیے جہنم واجب ہو گیا اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر اُسے بجا نہ لا سکا اللہ پاک اُسے جانتا ہے (کہ اس نے دل سے نیکی کا ارادہ کیا اور اُسے کرنے کا خواہشمند تھا لہٰذا ایک نیک لکھ دی جاتی ہے)۔[3]

---

1 ... نسائی، کتاب الصیام، الحث علی السحور، ص ۳۶۰، حدیث: ۲۱۴۱

2 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب فضائل القرآن، باب تعلیم القرآن وفضلہ، ۳/ ۲۳۳، حدیث: ۶۰۵۳

3 ... مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث خریم بن فاتک الاسدی، ۷/ ۳۰، حدیث: ۱۹۰۵۷

اِستِحاضہ میں نماز:

﴿12993﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنااُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے مروی ہے کہ ایک عورت کے ماہواری کا خون شروع ہو کر رک نہیں رہا تھا۔ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی تو حضور مُعَلِّم کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ عورت اُن دنوں اور راتوں کی تعداد میں غور کرے جن میں اِس سے پہلے حائضہ ہوتی تھی اور انہیں شمار کرلے اور اتنے دن کی نماز نہ پڑھے۔ پھر فرمایا: جب اُس کے لیے نماز کا وقت آئے تو غسل کرے اور کوئی کپڑا رکھ کر نماز پڑھے۔ [(1)، (2)]

گواہی سے انکار نہ کریں:

﴿12994﴾...حضرت سیِّدُنا صالح بن رُستُم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام عطا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں۔

کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی گواہی دینے کے وقت۔“ اور حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نہ گواہ بننے سے انکار کریں اور نہ گواہی دینے سے۔

﴿12995﴾...حضرت سیِّدُنا صَعِق بن حَزْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ امام ابن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ اُس عورت کے متعلق کیا حکم ہے جس نے بیتُ اللہ کی طرف چلنے کی نذر مانی تو حضرت سیِّدُنا امام حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسے سفر کا حکم دیا جبکہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِس سے منع کیا اور فرمایا: میں یہ فرمانِ باری تعالیٰ سنتا ہوں:

---

(1)...بہارِ شریعت، حصہ2، جلد1، صفحہ373 پر ہے: ”جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لئے کبھی نہ رُکا، تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حیض اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے یہی قاعدہ برتے۔“

(2)...ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب فی المرأۃ تستحاض...الخ، ۱/ ۱۲۶، حدیث: ۲۷۴، ۲۷۷

وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ اٰتٰىنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ (پ۱۰، التوبۃ: ۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان میں کوئی وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا۔

قرآن پاک کیسا لکھنا چاہئے؟

﴿12996﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حُکَیْمہ عَبدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد کوفہ میں بیٹھ کر مَصاحِف (قرآن کریم) لکھا کرتا تھا، ایک دن اَمیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ میرے پاس کھڑے ہو کر دیکھنے لگے، پھر ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی کتاب کو روشن (واضح) لکھا کرو کہ اللہ پاک نے اسے روشن بنایا ہے۔[1]

سونے کے تار سے دانت بند ھوانا:

﴿12997﴾... حضرت سیِّدُنا طَلحہ بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا موسٰی بن طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا ہے، وہ اپنے دانت سونے کے تار سے باندھتے تھے۔

﴿12998﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شہرت کو پسند کرنے والا بندہ اللہ پاک کے ساتھ سچا نہیں ہوتا۔

﴿12999﴾... حضرت سیِّدُنا طالب بن سُلَمِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کی: لوگوں کے غلام جانور بھاگ جائیں تو میں لے آتا ہوں لوگ اس پر مجھے انعام دیتے ہیں اور یوں میرا گزارا ہو جاتا ہے۔ فرمایا: مسلمان کی چیزیں تو بغیر پیسے کے ہی واپس لا دینی چاہئیں پھر اگر وہ تمہیں خوش دلی سے کچھ دیں تو ان کا وہ صلہ تمہارے لئے اچھا ہے۔

﴿13000﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ثُمامہ بن اُثال رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے

---

[1] ...یہ روایت مکمل یوں ہے: حضرت سیِّدُنا ابو حکیمہ عبدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کوفہ میں قرآنِ کریم کی کتابت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم تشریف لائے۔ میری لکھائی دیکھی۔ ارشاد فرمایا: اپنے قلم کو قط لگاؤ (یعنی قلم کی نوک تراشو)۔ میں نے قلم کو قط لگایا۔ پھر قلم سے لکھا تو پہلے سے زیادہ واضح لکھائی آئی۔ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے لکھائی ملاحظہ فرمائی۔ ارشاد فرمایا: یونہی روشن لکھا کرو جس طرح اللہ پاک نے اسے روشن بنایا ہے۔ (الکنی والاسماء للدولابی، ۲/ ۳۸۲، حدیث: ۱۸۷۳)

اسلام قبول کیا تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انہیں فلاں قبیلے کے باغ میں لے جاؤ اور انہیں غسل کا حکم دو۔[1]

بیت المال میں ہر مسلمان کا حق:

﴿13001﴾... حضرت سَیِّدُنا زید بن اسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اس (بیتُ المال کے) مال میں ہر مسلمان کا حق ہے، یا تو میں اُسے دوں گا یا وہ منع کر دے۔

عورتوں پر رمل نہیں:

﴿13002﴾... حضرت سَیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: بَیْتُ اللہ کے طواف کے میں عورتوں پر "رمل" لازم نہیں، نہ اُن کے لیے صفا و مروہ کے درمیان سعی (میں دوڑنا) ہے اور وہ صفا و مروہ پر بھی نہ چڑھیں۔

﴿13003﴾... حضرت سَیِّدُنا عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اُس کے ساتھ سات اعضا بھی سجدہ کرتے ہیں، اُس کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔[2]

نماز میں سلام پھیرنے کا انداز:

﴿13004﴾... حضرت سَیِّدُنا عامر بن سعد اپنے والد رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی دائیں جانب سلام پھیرتے حتّٰی کہ آپ کا گال مبارک ظاہر ہو جاتا اور بائیں جانب سلام پھیرتے یہاں تک کے آپ کا گال مبارک ظاہر ہو جاتا۔[3]

﴿13005﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ قصاص کا کوئی معاملہ بارگاہِ رسالت میں پیش

[1] ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۱۷۰، حدیث: ۸۰۲۳

[2] ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب السجود، ۱/۴۷۸، حدیث: ۸۸۵

[3] ...مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السلام للتحلیل من الصلاۃ... الخ، ص ۲۳۲، حدیث: ۱۳۱۵

ہوتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس میں معافی کا ارشاد فرماتے۔[1]

﴿13006﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو امامہ بن ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدر کی طرف کوچ کا ارادہ فرمایا، جب لشکر جمع ہو گیا تو حضرت ابوبُردہ بن دینار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مجھ سے کہا: تم اپنی والدہ کے پاس رُک جاؤ۔ میں نے کہا: بلکہ آپ اپنی بہن کے پاس رُک جائیں۔ اس بات کا تذکرہ بارگاہِ رسالت میں ہوا تو آپ نے حضرت سَیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو رُک جانے کا حکم دیا اور حضرت سَیِّدُنا ابوبُردہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روانہ ہو گئے، جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لائے تو ان کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا، آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی۔[2]

صدقہ دے کر واپس لینے والے کی مثال:

﴿13007﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صدقہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اُس کتے جیسی ہے جو قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔[3]

بنو ہاشم اور بنو مطلب کو خمس دینا:

﴿13008﴾... حضرت سَیِّدُنا جُبیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بنو ہاشم و بنو مُطَّلِب میں خیبر کی غنیمتوں کا پانچواں حصہ تقسیم کیا تو میں اور حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس کے متعلق بارگاہِ رسالت میں بات کرنے حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ نے ہمارے بھائیوں بنو مُطَّلِب بن عبد مَناف کو حصہ عطا فرمایا مگر ہمیں نہیں دیا حالانکہ ان کی قرابت داری کی طرح ہماری بھی قرابت داری ہے۔ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مطلب و ہاشم ایک ہی ہیں۔[4]

حِجَّۃُ الْوِداع میں اونٹوں کی قربانی:

﴿13009﴾... حضرت سَیِّدُنا غرفہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں حِجَّۃُ الْوِداع کے موقع پر حضور نبی اکرم

1... نسائی، کتاب القسامۃ والقود، الامر بالعفو عن القصاص، ص ٧٧٠، حدیث: ٤٧٩٢

2... الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم، ابو امامہ بن ثعلبہ الحارثی، ٣/ ٧٥، حدیث: ٢٠٠١۔ معجم کبیر، ١/ ٢٧٢، حدیث: ٧٩٢، نحوہ

3... مسلم، کتاب الھبات، باب تحریم الرجوع فی الصدقۃ... الخ، ص ٦٧٥، حدیث: ٤١٧٠

4... ابو داود، کتاب الخراج والفیء والامارۃ، باب فی بیان مواضع قسم الخمس... الخ، ٣/ ٢٠٠، حدیث: ٢٩٧٨

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں حاضر تھا اور آپ کی خدمت میں قربانی کے اونٹ پیش کئے گئے۔[1]

﴿13010﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ٹوٹے ہوئے پیالے سے پانی پینے سے منع کیا گیا ہے۔[2]

قبروں پر بیٹھنے کی ممانعت:

﴿13011﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مَرثَد غَنَوِی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی اُن کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔[3]

﴿13012﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور تاجدارِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قسم کے الفاظ "لَا وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْب (دلوں کو پھیرنے والے کی قسم)" ہوتے تھے۔[4]

﴿13013﴾... حضرت سیِّدُنا مُحارِب بن دِثار رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے ایسے اُمتی بھی ہیں جو لباس نہ ہونے کے سبب مسجد یا جائے نماز تک نہیں آسکتے، ان کا ایمان انہیں لوگوں سے مانگنے سے روکتا ہے ان ہی میں سے اُوَیس قَرَنی اور فُرات بن حَیَّان ہیں۔[5]

اُلّو کی نحوست کوئی چیز نہیں:

﴿13014﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُلّو کی نحوست کوئی چیز نہیں، اُلّو کی نحوست کوئی چیز نہیں[6]۔[7]

1... ابو داود، کتاب المناسک، باب فی الھدی... الخ، ۲/۲۱۱، حدیث: ۱۷۶۶، بدل العین بالغین فی الاسماء الراوی

2... معجم اوسط، ۵/۱۳۶، حدیث: ۶۸۳۳

3... مسلم، کتاب الجنائز، باب النھی عن الجلوس... الخ، ص۳۷۵، حدیث: ۲۲۵۰

4... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۴/۲۸۳، حدیث: ۶۶۲۸

5... الزھد امام احمد، زھد اویس القرنی، ص۳۳۲، حدیث: ۲۰۰۷

6... اَہلِ عرب کا خیال تھا کہ میت کی گلی ہڈیاں الو بن کر آجاتی ہیں اور الو جہاں بول جاوے وہاں ویرانہ ہو جاتا ہے یہ عقیدہ غلط ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس مقتول کا بدلہ نہ لیا جاوے اس کی روح الو کی شکل میں آکر لوگوں سے کہتی ہے: اَسْقُوْا، اَسْقُوْا مجھے پانی پلاؤ یہ سب باطل خیالات ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۲۵۷)

7... مسلم، کتاب السلام، باب لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ... الخ، ص۹۴۱، حدیث: ۵۷۹۳

﴿13015﴾... حضرت سَیِّدَتُنا مَیْمُونہ بِنْتِ کَرْدَم رَضِیَ اللہُ عَنْہَابیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اپنے والد حضرت سَیِّدُنا کَرْدَم بن سفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حج والے سال حج کیا۔ حضرت سَیِّدُنا کَرْدَم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم مبارک کو تھام لیا(جبکہ آپ اونٹنی پر سوار تھے)، آپ کی رسالت کا اقرار کیا اور آپ کے فرامین مبارکہ سنے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے زمانہ جاہلیت کے ایک جنگی لشکر میں شرکت کی تھی (آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اُس لشکر کو جانتے تھے)، جس میں طارق بن مُرَقَّع نے کہا تھا کہ کون ہے جو مجھے عوض کے بدلے نیزہ دے؟ میں نے کہا: عوض کیا ہے؟ اُس نے کہا: میرے ہاں جو پہلی بیٹی پیدا ہوگی میں اُس کی شادی اُس شخص کے ساتھ کر دوں گا۔ یہ سُن کر میں نے اپنا نیزہ اُسے دے دیا، پھر جتنا اللہ پاک نے چاہا میں رُکا رہا، پھر ایک دن مجھے خبر ملی ابن مُرَقَّع کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی اور اب وہ بالغہ ہو چکی ہے تو میں اُس کے پاس گیا اور کہا: کیا میں اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہوں؟ تو اُس نے قسم کھالی کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا جب تک کہ میں نیزے کے علاوہ نئے سرے سے جدید حق مہر ادا نہ کر دوں۔ پس میں نے بھی قسم کھالی کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ تو یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اب آپ کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم خود کو اُس سے الگ کر لو۔ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے چہرے میں ناپسندیدگی ملاحظہ کی تو فرمایا: نہ تم گنہگار بنو اور نہ تمہارا ساتھی گنہگار ہو۔[1]

حضرت سَیِّدَتُنا مَیْمُونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتی ہیں کہ اُس وقت میرے والد صاحب نے یہ بھی پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے بُوانہ نامی مقام پر بہت ساری بکریاں ذبح کرنے کی نذر مانی تھی۔ ارشاد فرمایا: "کیا وہاں کوئی بُت تو نَصب نہیں؟" عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: "تم اپنی نذر پوری کر لو۔" میرے والد صاحب نے بکریاں ذبح کرنا شروع کر دیں، ان میں سے ایک بکری بھاگ گئی، میرے والد اُسے ڈھونڈنے لگے اور یہ کہتے: اَللّٰھُمَّ اَوْفِ عَنِّیْ نَذْرِیْ یعنی اے اللہ پاک! میری طرف سے میری نذر کو پورا فرما۔ پھر وہ بکری تک پہنچ گئے اور اُسے ذبح کر دیا۔

---

[1]... ابو داود، کتاب النکاح، باب فی تزویج من لم یولد، ۲/ ۳۳۰، حدیث: ۲۱۰۳

مسند امام احمد، حدیث میمونہ بنت کردم، ۱۰/ ۳۰۱، حدیث: ۲۷۱۳۴

حدیث لینے میں احتیاط:

﴿13016﴾... حضرت سیِّدُنا اِبْنِ لَہِیْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان فرمایا کہ ایک بد عقیدہ و گمراہ شخص کو **اللہ** پاک نے توبہ کی توفیق بخشی تو اُس نے ہم سے کہا: تم لوگ اچھی طرح دیکھ لیا کرو کہ یہ حدیث تم کس سے اور کیسے لے رہے ہو کیونکہ ہم لوگ جب بھی کوئی رائے قائم کرتے تھے تو اُسے حدیث بنالیا کرتے تھے۔

﴿13017﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَبْدُ اللہ بن عُتْبَہ بن عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُمُ المعروف مسعودی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قاسم بن عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک تخلیق، رزق اور موت لکھ چکا۔

دنیا میں سوار کی طرح:

﴿13018﴾... حضرت سیِّدُنا مسعودی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قاسم بن عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جو صبح آتا ہے اور شام چلا جاتا ہے۔

﴿13019﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن مسعود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُمِّ عُتْبَہ بِنْتِ مسعود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا انتظار فرمایا اور اُن کے آنے تک نمازِ جنازہ نہ پڑھی۔

مہینا 30 کا بھی ہوتا ہے اور 29 کا بھی:

﴿13020﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان فرماتی ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں کچھ گوشت تحفے میں پیش کیا گیا تو حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ گوشت زینب کو تحفے میں دے دو۔ فرماتی ہیں کہ میں نے وہ حضرت زینب کو ہدیہ بھیج دیا مگر انہوں نے واپس لوٹا دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے پھر بھیج دو۔ دوبارہ بھیجنے پر بھی انہوں نے لوٹا دیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اِسے پھر بھیج دو۔ فرماتی ہیں کہ غیرت کے سبب مجھے غصہ آگیا تو میں نے عرض کی: زینب نے آپ کے حکم کی عزت نہیں کی۔ ارشاد فرمایا: تم (ازواجِ مطہرات) **اللہ** پاک کے ہاں ایسی حیثیت نہیں رکھتیں کہ

تم میں سے کوئی میرے حکم کی عزت نہ کرے، میں قسم کھاتا ہوں کہ اب میں ایک مہینے تک تم سب کے پاس نہیں آؤں گا (یعنی صحبت نہیں کروں گا)۔ حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 29 دن تک غائب رہے، پھر تشریف لائے اور مجھے صحبت سے مشرف فرمایا، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینے تک ہمارے پاس نہیں آئیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار اپنی دسوں انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مہینا اتنا اتنا ہوتا ہے (یعنی 30 دن کا) اور مہینا اتنا اتنا ہوتا ہے۔ یہ فرماتے ہوئے تیسری مرتبہ میں ایک انگلی کو نہ اٹھایا (یعنی مہینا 29 دن کا بھی ہوتا ہے)۔[1]

اللہ پاک کے خاص بندے:

﴿13021﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک بندوں میں کچھ اَہْلُ اللہ (اللہ والے) ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ قرآن کریم والے (یعنی قرآن کو ماننے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے) ہیں، یہی اَہْلُ اللہ اور اُس کے خاص بندے ہیں۔[2]

دو سبز چادروں کا لباس:

﴿13022﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رِمْثَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ نے دو سبز چادریں اوڑھ رکھی تھیں۔[3]

کھانے کے بعد نماز کے لئے وضو ضروری نہیں:

﴿13023﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعْبَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھانا تناول فرمایا جبکہ نماز کا وقت بھی ہو گیا اور آپ اس سے پہلے وضو فرما چکے تھے، میں وضو کے لیے پانی لایا

---

1 ...ابن ماجه، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ۲/۵۲۱، حدیث: ۲۰۵۹

مستدرک، کتاب الایمان والنذور، اذا شق ایفاء النذر... الخ، ۵/۳۳۰، حدیث: ۷۹۰۱

2 ...ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/۱۴۰، حدیث: ۲۱۵

3 ...ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی الثوب الاخضر، ۴/۳۷۱، حدیث: ۲۸۲۱

تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ ڈانٹ کر فرمایا: پیچھے ہٹ جاؤ۔ مجھے یہ بات گراں گزری، نماز کے بعد میں نے اس کا شکوہ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے کیا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مُغیرہ کو آپ کی ڈانٹ گراں گزری ہے اور انہیں ڈر ہے کہ آپ کے دل مبارک میں اُن کے لیے کوئی بات ہے؟ تو حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے دل میں اس کے لیے صرف خیر وبھلائی ہے، یہ میرے لیے وضو کا پانی لائے جبکہ میں نے تو صرف کھانا کھایا تھا اور اگر میں کھا کر وضو کرتا تو میرے بعد لوگ بھی یہی کرتے۔[1]

﴿13024﴾... حضرت سَیِّدُنا قیس بن نعمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بوقتِ ہجرت جب حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ غارِ ثور کی طرف چلے تو راستے میں ان کا گزر بکریاں چرانے والے ایک لڑکے کے پاس سے ہوا جس سے انہوں نے دودھ طلب فرمایا۔[2]

قاضیِ وقت کا رجوع کرنا:

﴿13025﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عُبَیْدُ اللہ بن حسن عنبری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک حدیث شریف پر مذاکرہ کیا اور وہ اُن دنوں قاضی تھے، چنانچہ انہوں نے اس روایت میں میری مخالفت کی، پھر ایک دن میں اُن کے پاس گیا تو وہاں لوگ دو صفیں بنائے بیٹھے تھے، انہوں نے مجھ سے فرمایا: وہ حدیث اُسی طرح ہے جیسے تم نے بیان کی تھی، میں عاجزی کے ساتھ تمہاری بات کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

﴿13026﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: دو شخصوں نے مل کر کوئی سامان خریدا اور اس میں عیب ظاہر ہونے پر ایک نے اپنا حصہ واپس لوٹا دیا جبکہ دوسرے نے اپنا حصہ روک لیا تو یہ کیسا ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ دونوں ایسا کر سکتے ہیں۔

---

[1] ...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث المغیرۃ بن شعبۃ، ۶/ ۳۳۳، حدیث: ۱۸۲۳۵

[2] ...مستدرک، کتاب الھجرۃ، ذکر مقامات مروی... الخ، ۳/ ۵۴۲، حدیث: ۴۳۳۲

جنگلی جانوروں کا عاشورا کا احترام:

﴿13027﴾... حضرت قیس بن عَبّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: عاشورا کے دن جنگلی جانور بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔

﴿13028﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شُمَیط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے قصوں میں فرمایا کرتے تھے: بے شک پرہیزگار وہ لوگ ہیں جو **اللہ** پاک کا پاکیزہ رزق کھاتے ہیں اور فضیلت والی اُخروی نعمتوں میں زندگی بسر کریں گے۔

﴿13029﴾... اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دوسرا شوہر جب تک صحبت نہ کرلے (عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی)۔[1]

﴿13030﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تَلْبِیَہ یہ ہوتا تھا: ''لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ یعنی اے تمام مخلوق کے معبود! میں حاضر ہوں۔''[2]

زمین میں اقتدار کی بشارت:

﴿13031﴾... حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس اُمت کے لیے بلندی، مدد اور زمین میں اقتدار کی بشارت ہے لہٰذا ان میں سے جس نے اُخروی عمل دنیا کی خاطر کیا اُس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔[3]

﴿13032﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر بہت اچھا آدمی ہے، عمر بہت خوب انسان ہے، ابوعبیدہ بہت اچھا بندہ ہے، ثابت بن قیس بہت خوب ہے، معاذ بن عمرو بن جموح بہت اچھا مرد ہے، معاذ بن جبل بہت خوب آدمی ہے اور سہیل بن بیضاء بہت اچھا بندہ ہے۔[4]

---

1 ...مسلم، کتاب النکاح، باب لاتحل المطلقة ثلاثا...الخ، ص٥٧٧، حدیث:٣٥٢٩

2 ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الحج، فی التلبیة کیف هی؟، ٣/٢٨٢، حدیث:٧

3 ...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی العالیه الریاحی، ٨/٣٥، حدیث:٢١٢٨١

4 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل...الخ، ٥/٤٣٧، حدیث:٣٨٢٠

السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب المناقب، معاذ بن عمرو بن الجموح، ٥/٩٣، حدیث:٨٢٣٠

مصیبت سے حفاظت کا ایک وظیفہ:

﴿13033﴾... امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو صبح کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھ لے: "بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"[1] شام تک اُسے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور اگر جو شام کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لے تو صبح تک یہی فضیلت ہے۔[2]

اہلِ مدینہ کے ساتھ بُرائی کی سزا:

﴿13034﴾... حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مدینہ والوں سے بُرائی کا ارادہ کیا **اللہ** پاک اُسے یوں پگھلائے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے۔[3]

﴿13035﴾... اُم المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حدود کے علاوہ عزت دار لوگوں کی لغزشوں سے در گزر کیا کرو۔[4]

﴿13036﴾... حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شام کرتے تو یوں کہتے: "اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ یعنی ہم نے شام کی اور **اللہ** پاک کی سلطنت نے شام کی اور تمام تعریفیں **اللہ** پاک کے لیے ہیں، **اللہ** پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔"[5]

بغیر شہادت والے خطبہ کی مثال:

﴿13037﴾... حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

1... ترجمہ: **اللہ** پاک کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، وہی سنتا اور جانتا ہے۔

2... ابو داود، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، ۴/۴۱۸، حدیث: ۵۰۸۸

3... مسلم، کتاب الحج، باب من اراد اهل المدینة... الخ، ص ۵۵۰، حدیث: ۳۳۵۸

4... ابو داود، کتاب الحدود، باب فی الحد یشفع فیه، ۴/۱۷۸، حدیث: ۴۳۷۵

5... مسلم، کتاب الذکر... الخ، باب التعوذ من شر ما عمل... الخ، ص ۱۱۱۸، حدیث: ۶۹۰۷

جس خطبہ میں (اللہ پاک کی توحید اور نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کی) شہادت نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔ [1]

﴿13038﴾... حضرت سَیِّدُنا اَسود بن ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس آیت طیبہ:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ (پ۲۰، النمل: ۸۹) ترجمۂ کنزالایمان: جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: اس نیکی سے مراد "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" ہے۔ [2]

جہاد کے لئے گھوڑا رکھنے کی فضیلت:

﴿13039﴾... حضرت سَیِّدَتُنا اَسماء بِنْتِ یزید رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں روزِ قیامت تک ہمیشہ کی بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ تو جس نے راہِ خدا میں جہاد کی تیاری کے لیے گھوڑا باندھا اور راہِ خدا میں اُس پر ثواب کی نیت سے خرچ کیا تو اس گھوڑے کی شکم سیری، بھوک، سیرابی، پیاس، لید اور پیشاب روزِ محشر اُس کے ترازو (یعنی نیکیوں کے پلڑے) میں رکھا جائے گا اور جس نے دکھاوے، سننے سنانے اور فخر کے لیے گھوڑا باندھا تو اُس کی شکم سیری، بھوک، سیرابی، پیاس، لید اور پیشاب خسارے و نقصان کے طور پر قیامت میں اُس کے ترازو میں رکھا جائے گا۔ [3]

﴿13040﴾... حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (سورہ توبہ کی آیت 112 میں وارد لفظ) "اَلسَّآىٕحُوْنَ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد روزے دار ہیں۔

﴿13041﴾... حضرت سَیِّدُنا واثِلَہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کسی مُعاملے میں ایسا فتویٰ دیجئے کہ آپ کے بعد میں کسی اور سے نہ پوچھوں۔ نبی کریم

---

1 ...ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی خطبة النکاح، ۳۵۶/۲، حدیث: ۱۱۰۸

2 ...کتاب الدعاء للطبرانی، باب تأویل قول الله: من جاء بالحسنة، ص۴۴۰، حدیث: ۱۵۰۳

3 ...مسلم، کتاب الامارة، باب الخیل فی نواصیها... الخ، ص۸۰۱، حدیث: ۴۸۴۵، مختصر، عن ابن عمر
مسند امام احمد، حدیث اسماء ابنة یزید، ۳۴۹/۱۰، حدیث: ۲۷۶۳۵

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتویٰ لو اگرچہ فتویٰ دینے والے تمہیں فتویٰ دیں[1]۔[2]

روزے کی حالت میں بوسہ:

﴿13042﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزے کی حالت میں بھی مجھ سے (بوس وکنار کرلیتے) تھے[3]۔[4]

﴿13043﴾... رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک **اللہ** پاک ہر بولنے والے کی زبان کے پاس ہے تو اُسے **اللہ** پاک سے ڈرنا چاہیے اور غور کرنا چاہیے کہ کیا بول رہا ہے۔[5]

﴿13044﴾... حضرت سیّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جس نے اپنی شرم گاہ کو چُھوا (مَس کیا) وہ وضو کرے[6]۔[7]

---

❶... یعنی جو کام یا کلام تمہارے دل میں کھٹکے کہ نہ معلوم حرام ہے یا حلال، اسے چھوڑ دو، اور جس پر دل گواہی دے کہ یہ ٹھیک ہے اسے اختیار کرو، مگر یہ ان حضرات کے لیے ہے جو حضرت حسن (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) جیسی قوتِ قُدْسِیہ وعلم لدُنّی والے ہوں جن کا فیصلۂ قلب کتاب و سنت کے مطابق ہو، عام لوگ یا جو نفسانی و شیطانی وہمیات میں پھنسے ہوں اُن کے لیے یہ قاعدہ نہیں۔ (مرقات واشعہ) بعض لاپرواہ لوگ قطعی حراموں میں کوئی تردد نہیں کرتے، اور بعض وہم پرست جائز چیزوں کو بلاوجہ حرام و مشکوک سمجھ لیتے ہیں اُن کے لیے یہ قاعدہ نہیں ہے، لہٰذا حدیث واضح ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۴/۲۳۳)

❷... مسند ابی یعلٰی، حدیث واثلۃ بن الاسقع، ۶/۲۸۸، حدیث: ۷۴۵۲، ملتقطاً

❸... "بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن کو چھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا (تو مکروہ ہے)۔" (رد المحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، مطلب: فیما یکرہ للصائم، ۳/۴۵۳)

❹... نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، ص۲۸۸، حدیث: ۱۶۴۹

❺... کتاب الزھد لابن المبارک، باب حفظ اللسان، ص۱۲۵، حدیث: ۳۶۷

❻... ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب الوضوء من مس الذکر، ۱/۲۷۸، حدیث: ۴۸۱، عن ام حبیبۃ

❼... احناف کے نزدیک شرم گاہ کو چھونے میں وضو نہیں۔ احناف کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے: حضرت سیّدُنا طلق بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو نماز میں اپنی شرم گاہ کو چھوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا وہ تمہارے جسم کا ٹکڑا یا ٹکڑا نہیں ہے (یعنی دیگر اعضاء کی طرح اسے بھی چھونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا)۔ (نسائی، کتاب الطہارۃ، باب ترک الوضوء من ذلک، ص۳۵، حدیث: ۱۶۵)

حدیث شریف میں شرم گاہ کو چھونے پر جو وضو کرنے کا کہا گیا ہے، علمائے کرام نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شرم گاہ کو چھونا پیشاب سے کنایہ ہے۔ "بعض نے یہ جواب دیا ہے کہ "شرم گاہ کو چھونے پر وضو کا حکم استحباب کے لئے ہے (یعنی شرم گاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے)۔" (موطا امام مالک، ۱/۲۱۶)

اور جس نے کپڑے کے اوپر سے چُھوا اُس پر وضو لازم نہیں۔[1]

ہر چیز تقدیر میں لکھی ہوئی ہے:

﴾13045﴿... حضرت سیِّدُنا عُمر بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سالم بن عَبْدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا زنا بھی تقدیر میں لکھا ہوتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اللہ پاک نے ہر شے لکھ رکھی ہے۔ وہ شخص کہنے لگا: اچھا! اللہ پاک نے اسے میری تقدیر میں لکھا اور پھر اِس پر مجھے عذاب دے گا؟[2]۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک کنکری اٹھا کر اُسے ماری۔

﴾13046﴿... حضرت سیِّدُنا کیسان بن جریر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مقام اَبْطَح میں ایک بلند کنوئیں کے پاس ایک کپڑے میں نماز ظہر پڑھتے دیکھا جسے آپ نے اپنے سینہ

---

1 ...سنن الکبری للبیہقی، کتاب الطھارۃ، باب ترک الوضوء...... الخ، ۱/ ۲۱۴، حدیث: ۶۴۳

2 ...اس شیطانی وسوسہ پر ہر گز دھیان نہ دیا جائے کہ ہم اب مقدر کے ہاتھوں لاچار ہیں، ہمارا اپنا کوئی قصور ہی نہیں بس ہم ہر وہ بُرا بھلا کام کرنے کے پابند ہیں جو لکھ دیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسا نہیں ہے بلکہ در حقیقت جو جیسا کرنے والا تھا، اسے اللہ پاک نے اپنے علم سے جانا اور اس کے لئے ویسا لکھا اس (اللہ پاک) کے جاننے اور لکھنے نے کسی کو مجبور نہیں کیا، اس ضمن میں **فتاوی رضویہ جلد29 صفحہ284 تا285** سے ایک سوال جواب پیش کیا جاتا ہے۔ **سوال:** زید کہتا ہے جو ہوا اور ہو گا سب خدا کے حکم سے ہی ہوا اور ہو گا پھر بندے سے کون سا کام ایسا کیا جو مستحق عذاب کا ہوا؟ جو کچھ اُس (اللہ پاک) نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی ہوتا ہے کیونکہ قرانِ پاک سے ثابت ہو رہا ہے کہ بلا حکم اُس کا ایک ذرّہ نہیں ہلتا پھر بندے نے کون سا اپنے اختیار سے وہ کام کیا جو دوزخی ہوا یا کافر یا فاسق۔ جو بُرے کام تقدیر میں لکھے ہوں گے تو بُرے کام کرے گا اور بھلے لکھے ہوں گے تو بھلے۔ بہر حال تقدیر کا تابع ہے پھر کیوں اس کو مجرم بنایا جاتا ہے؟ چوری کرنا، زنا کرنا، قتل کرنا وغیرہ وغیرہ جو بندہ کی تقدیر میں لکھ دئے ہیں وہی کرنا ہے ایسے ہی نیک کام کرنا ہے۔ **الجواب:** "زید گمراہ بے دین ہے اُسے کوئی جوتا مارے تو کیوں ناراض ہوتا ہے؟ یہ بھی تو تقدیر میں تھا۔ اس کا کوئی مال دبائے تو کیوں بگڑتا ہے؟ یہ بھی تقدیر میں تھا۔ یہ شیطانی فعلوں کا دھوکہ ہے کہ جیسا لکھ دیا ایسا ہمیں کرنا پڑتا ہے (حالانکہ ہر گز ایسا نہیں) بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے اُس (یعنی اللہ پاک) نے اپنے علم سے جان کر وہی لکھا ہے۔" نیز **بہار شریعت، حصہ اول، جلد1، صفحہ 19** پر ہے: بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیت الٰہی کے حوالے کرنا بہت بُری بات ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے مِنْجَانِبِ اللہ (یعنی اللہ پاک کی جانب سے) کہے، اور جو بُرائی سرزد ہو اُس کو شامتِ نفس تصوّر کرے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۵۸۳ تا ۵۸۵ ملتقطاً)

مبارک کہ پر باندھ رکھا تھا۔[1]

عالم کی عبادت گزار پر فضیلت:

﴿13047﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عالم کی عبادت گزار پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر ہے۔[2]

﴿13048﴾... حضرت سیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شہادت والے دن حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی تلوار گردن میں لٹکا رکھی تھی جبکہ وہ زیور سے آراستہ تھی۔ میں نے عرض کی: اس میں کتنے کا زیور لگا ہے تو فرمایا: چار سو کا ہے۔

پوری رات عبادت:

﴿13049﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے نمازِ عشاء جماعت سے ادا کی تو گویا وہ اس کی طرح ہے جس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نمازِ فجر جماعت سے پڑھی تو وہ گویا اس کی طرح ہے جس نے پوری رات عبادت کی۔[3]

﴿13050﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو کالی چیزوں (بچھو اور سانپ) کو نماز میں بھی مارنے کا حکم دیا[4]۔[5]

سلاطین کو اسلام کی دعوت:

﴿13051﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسریٰ،

---

1 ...مسند امام احمد، مسند المکیین، حدیث کیسان عن النبی، ۵/ ۳۹۳، حدیث: ۱۵۴۴۶

2 ...ابو داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، ۳/ ۴۴۴، حدیث: ۳۶۴۱، عن ابی الدرداء

3 ...مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ... الخ، ص ۲۵۸، حدیث: ۱۴۹۱

4 ...**بہار شریعت، حصہ 3، جلد 1، صفحہ 613** پر ہے: "سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو، ورنہ جاتی رہے گی، مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے، کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔"

5 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ما جاء فی قتل... الخ، ۲/ ۸۲، حدیث: ۱۲۴۵

قیصر، دُوْمَۃُ الْجَنْدَل کے اُکَیْدَر (وغیرہ سلاطین) کو اللہ پاک کی طرف بلانے کے لیے خطوط ارسال فرمائے۔[1]

﴿13052﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو دو بار مدینہ منورہ میں اپنا نائب بنایا۔[2]

خوشبو کا تحفہ واپس نہ کرے:

﴿13053﴾... حضرت سیِّدُنا ثُمامہ بن عَبْدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ خوشبو کو منع نہیں کیا کرتے تھے اور فرماتے: حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خوشبو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔[3]

﴿13054﴾... حضرت سیِّدُنا ثُمامہ بن عَبْدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ تین سانس میں پانی پیا کرتے اور فرماتے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تین سانس میں پانی پیتے تھے۔[4]

اللہ پاک کی ناراضی والا عمل:

﴿13055﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو افراد قضائے حاجت کے لیے یوں نہ جائیں کہ ستر کھولے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہوں کیونکہ اللہ پاک اس سے ناراض ہوتا ہے۔[5]

﴿13056﴾... حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام طاوس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میت کے لیے مُشک (خوشبو) پسند نہیں فرماتے تھے۔

﴿13057﴾... حضرت سیِّدُنا ہَمّام بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مِعْضَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سجدے

1... مسلم، کتاب الجهاد والسير، باب كتب النبي صلی اللہ علیہ وسلم الی ملوک... الخ، ص٧٥٦، حدیث: ٤٦٠٩
مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ٤/ ٢٦٧، حدیث: ١٢٣٥٨

2... ابو داود، كتاب الخراج والفيء والامارة، باب في الضرير يولى، ٣/ ١٨٢، حدیث: ٢٩٣١

3... بخاری، كتاب اللباس، باب من لم يرد الطيب، ٤/ ٨٢، حدیث: ٥٩٢٩

4... بخاری، كتاب الاشربة، باب الشرب بنفسين او ثلاثة، ٣/ ٥٩٣، حدیث: ٥٦٣١

5... ابو داود، كتاب الطهارة، باب كراهية الكلام عند الحاجة، ١/ ٣٠، حدیث: ١٥

میں سہارا لے کر سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو کہا: اے اللہ پاک! مجھے تھوڑی نیند سے آسودہ کردے اور پھر اپنی نماز میں مشغول ہوگئے۔

﴿13058﴾... سُلیمان بن احمد کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے فَرَج بن فَضالہ سے زیادہ کسی شامی راوی کو قابلِ حجت نہیں دیکھا اور اُن کے حوالے سے مجھے جو بھی حدیث بیان کی گئی میں اُس میں اللہ پاک سے استخارہ کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ابو سعید! مجھے اُن کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کیجئے۔ فرمایا: لکھو، مجھ سے حدیث بیان کی فرج بن فضالہ نے۔

جنت کا مرکز:

﴿13059﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک پر ایمان لائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اُسے جنت میں داخل فرمائے خواہ اُس نے راہِ خدا میں ہجرت کی ہو یا اُسی جگہ ٹھہرا رہا جہاں پیدا ہوا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم دوسروں کو اِس کی خبر نہ کردیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے سو درجات ہیں، ہر دو درجوں کے بیچ زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے، لہٰذا جب تم اللہ پاک سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو کیونکہ وہ جنت کا مرکز ہے، اُس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اُسی سے ساری نہریں نکلتی ہیں۔[1]

﴿13060﴾... حضرت سیِّدُنا حَرمَلہ عَنبری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں علاقے کے وفد کے ساتھ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، سلام کے بعد ہم نے لوگوں کے چہروں کو دیکھنا شروع کیا تو اندھیرا ہونے کے سبب انہیں پہچان نہ سکے[2]۔[3]

---

❶... بخاری، کتاب التوحید، باب وکان عرشہ علی الماء، ۴/۵۴۷، حدیث: ۷۴۲۳، دون ذکر الزکاۃ
ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ درجات الجنۃ، ۴/۲۳۸، حدیث: ۲۵۳۸، عن معاذ بن جبل

❷... معجم کبیر، ۴/۹، حدیث: ۳۴۷۶، نحوہ

❸... احناف کے نزدیک: "فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار میں (جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہوجائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے، کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی

سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں آیت سجدہ:

﴿13061﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُما اور جو ان دونوں سے بہتر ہیں انہوں نے سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ کیا۔[1] اُن سے عرض کی گئی: آپ کی مراد حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں؟ تو فرمایا: میری مراد اور کون ہو گا؟

﴿13062﴾... حضرت سیّدُنا ابو یزید مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا ابو ایوب اور حضرت سیّدُنا مقداد رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرمایا کرتے تھے: ہمیں ہر حال میں جہاد کے لیے کوچ کا حکم دیا گیا ہے اور یہ دونوں حضرات یہ مطلب اِس آیت مقدسہ سے بیان کرتے تھے:

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا (پ۱۰، التوبۃ: ۴۱) ترجمۂ کنزالایمان: کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے۔

گوشت نہ کھانے کی قسم اٹھائی اور مچھلی کھائی۔۔۔!

﴿13063﴾... حضرت سیّدُنا حَمّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا، پھر اُس نے مچھلی کھالی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: اُس پر کوئی چیز لازم نہیں۔

﴿13064﴾... حضرت سیّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے مٹی کی ہنڈیا میں دَشِیشَہ[2] بنایا۔[3]

رہے، کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کرکے ترتیل کے ساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوعِ آفتاب کا شک ہو جائے۔" (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۵۱) نیز ترمذی شریف میں حضرت سیّدُنا رافع بن خدیج رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔" (ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی الاسفار بالفجر، ۱/ ۲۰۴، حدیث: ۱۵۴)

1... نسائی، کتاب الافتتاح، السجود فی: اقرأ باسم ربک، ص۱۶۸، حدیث: ۹۶۳

2... آٹا ہانڈی میں ڈال کر اوپر سے گوشت یا کھجوریں ڈال کر پکانے سے جو کھانا تیار ہو اسے دَشِیشَہ کہتے ہیں۔ (النہایۃ لابن اثیر، باب الجیم مع الشین، ۱/ ۲۹۴)

3... مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۹۰، حدیث: ۱۳۵۸۷

مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب الرخصۃ فی التخلف... الخ، ص۲۵۹، حدیث: ۱۴۹۸، عن محمود بن الربیع

ہر روزے کے بدلے آدھا صاع:

﴿13065﴾... حضرت سیِّدُنا امام مُجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا قیس بن سائب رَضِیَ اللہُ عَنْہ جب بوڑھے ہوگئے تو فرمایا: ماہِ رمضان میں کسی (بوڑھے) شخص کی طرف سے ہر دن آدھا صاع (گیہوں فدیہ) دیا جاتا ہے[1] مگر تم میری طرف سے پورا صاع دیا کرو۔ مزید فرمایا کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زمانہ جاہلیت میں (تجارت میں) میرے شریک تھے اور آپ بہترین شریک تھے کسی قسم کا لڑائی جھگڑا نہ کرتے۔[2]

غلام اور آزاد کی دیت:

﴿13066﴾... حضرت سیِّدُنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غلام کی دیت اُس کی قیمت سے ہے اور آزاد کی دیت اُس کے خون بہا سے ہے۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔

ناسخ اور منسوخ آیت:

﴿13067﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نَضرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس آیت طیبہ:

اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى (پ۳، البقرۃ: ۲۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دَین کا لین دین کرو۔

سے شروع کرکے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی:

---

[1]... شیخ فانی وہ شخص ہے کہ جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہو چکا ہو کہ حقیقتاً روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، نہ سردی میں نہ گرمی میں، نہ لگاتار نہ متفرق طور پر اور نہ ہی آئندہ زمانے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو۔ (فتاوی اہلسنت، قسط۹: احکام روزہ و اعتکاف، ص ۲۱) اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ بھر کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔ اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ سکے، تو فدیہ صدقہ نفل ہو کر رہ گیا ان روزوں کی قضا رکھے۔ یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کا ایک دم فدیہ دے دے یا آخر میں دے اور اس میں تملیک (یعنی مالک بنا دینا) شرط نہیں بلکہ اباحت بھی کافی ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اتنے ہی مساکین کو دے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیے دے سکتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/۱۰۰۶ ملتقطا)

[2]... الناسخ والمنسوخ للقاسم بن سلام، باب ذکر الصیام وما نسخ منہ، ص ۵۶، حدیث: ۹۳

فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ (پ۳،البقرۃ:۲۸۳) ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کردے۔

اور فرمایا: یہ آیت اپنے ماقبل کو منسوخ کرنے والی ہے۔

﴿13068﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن جابر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک غلام کو مشرکین نے قید کرلیا اور ان سے ایک مسلمان نے خرید کر اُس غلام کو آزاد کردیا تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اُس غلام کا آقا ہی اُس کا زیادہ حق دار ہے جبکہ وہ خریدار کو اُس کی قیمت ادا کردے اور میں اِس کے آزاد کرنے کو جائز نہیں سمجھتا۔

﴿13069﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن تمیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بازاری دکانوں کی خرید وفروخت کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے ان دکانوں کی خرید وفروخت اور اجارے کو ناپسند جانا۔

﴿13070﴾... حضرت سیِّدُنا یُونُس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اِس آیت مقدسہ کے متعلق پوچھا گیا:

وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَایَعْتُمْ (پ۳،البقرۃ:۲۸۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب خرید وفروخت کرو تو گواہ کرلو۔

تو ارشاد فرمایا: اِسے اِس آیت طیبہ نے منسوخ کردیا:

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (پ۳،البقرۃ:۲۸۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو۔

گورنرِ کوفہ کو نصیحت بھرا خط:

﴿13071﴾... حضرت سیِّدُنا داوٗد بن سُلَیمان جُعفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کوفہ کے گورنر عبدُ الحمید بن عبد الرحمٰن کو اس مضمون کا خط لکھا:

سلام! کوفہ والوں کو اَحکامِ باری تعالیٰ کے مُعاملے میں سختی ومصیبت اور ظلم وستم میں ڈالا گیا ہے اور بُرے گورنروں نے اُن میں بُرے طریقے رائج کردیئے۔ بے شک دین کی بنیاد عدل واحسان ہے لہٰذا تمہارے نزدیک خود کو اللہ پاک کی اطاعت کے لیے آمادہ رکھنے سے اَہم کوئی اور چیز نہیں ہونی چاہیے کیونکہ کوئی گناہ چھوٹا نہیں ہوتا۔

توریت کی تختیاں:

﴿13072﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد یا حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا نے فرمایا: توریت شریف کی تختیاں زُمُرد کی تھیں، جب حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تختیاں ڈالیں تو تفصیل اٹھالی گئی اور ہدایت باقی رہی۔

﴿13073﴾... حضرت سیِّدُنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قرآنِ کریم کی اِس آیتِ مقدسہ:

اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا (۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

(پ۳۰، النبا: ۳۸)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ ٹھیک بات سے کلمہ طیبہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" مراد ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حوالے سے سنائی۔

بلند آواز سے تلاوت کا حکم؟

﴿13074﴾... حضرت سیِّدُنا محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے رات میں بلند آواز سے تلاوت کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا: جب تک ریاکاری شامل نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔

﴿13075﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو نَضر حارثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو پھر گوشہ نشینی اختیار کرو۔

﴿13076﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف اَصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: "میں تمہاری یہ زمین دیکھ چکا ہوں اور یہ مجھے دو پیسے کی بھی مل جائے تو مجھے کوئی خوشی نہیں ہوگی۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو آپ کے پاس صرف ایک دینار تھا اور آپ کے تھیلے میں ایک چادر اور ایک کپڑا تھا۔

مرد کی دو بدترین عادتیں:

﴿13077﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: مرد کی سب سے بُری عادتیں انتہائی حرص اور ڈر والی بزدلی ہے[1]۔[2]

﴿13078﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فتحِ مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو سراقدس پر خود[3] تھا۔ آپ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ابنِ خَطَل کَعْبَۃُ اللّٰہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے۔ ارشاد فرمایا: اُسے قتل کردو[4]۔[5]

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے سامنے پڑھی تو انہوں نے فرمایا: اُس دن حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

﴿13079﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانے کے متعلق سوال کیا تو ارشاد فرمایا: تم اُس کے ساتھ کھاؤ۔[6]

عجوہ کھجور جنت سے ہے[7]:

﴿13080﴾... حضرت سیِّدُنا رافع بن عَمْرو مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: عجوہ کھجور اور صخرۂ بیتُ المقدس جنت سے ہیں۔[8]

---

[1]... یعنی انسان کے سارے عیبوں میں یہ دو عیب بدترین ہیں کہ جس سے صدہا عیب پیدا ہو جاتے ہیں۔ شُح (انتہائی حرص) یہ بخل اور حرص کا مجموعہ ہے۔ بڑی بزدلی وہ ہے جو انسان کو کفار کے ساتھ جہاد سے اور ابرار (نیکوں) جیسے اعمال سے روکے۔ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مرد کی قید اس لیے لگائی کہ عورت میں یہ عیب اتنے بُرے نہیں جتنے مرد میں کیونکہ یہ سخاوت اور بہادری کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۷۷)

[2]... ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی الجرأة والجبن، ۳/۱۸، حدیث: ۲۵۱۱

[3]... لوہے کی ٹوپی جو جنگ میں سر کی حفاظت کے لئے پہنتے ہیں۔

[4]... ابنِ خَطَل کا نام عَبْدُ اللّٰہ اور لقب غالب تھا، یہ پہلے مسلمان ہوا پھر اپنے ایک خادم مسلمان کو قتل کر کے مرتد ہو کر مکہ معظمہ بھاگ آیا تھا، آج ڈر کے مارے غلافِ کعبہ میں چھپ گیا، چونکہ آج زمینِ حرم میں قتال جائز تھا اس لیے اسے قصاصًا یا مرتد ہونے کی وجہ سے قتل کرا دیا گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۰۲)

[5]... بخاری، کتاب المغازی، باب این رکز النبی الرایة یوم الفتح، ۳/۱۰۳، حدیث: ۴۲۸۶

[6]... ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب فی مؤاكلة الحائض، ۱/۳۶۱، حدیث: ۶۵۱، عن عبد الله بن سعد

[7]... یعنی عجوہ کھجور جنت سے آئی ہے۔ (مرقاة المفاتیح، ۸/۲۲، تحت الحدیث: ۴۲۳۵)

[8]... ابن ماجه، کتاب الطب، باب الكمأة والعجوة، ۴/۹۱، حدیث: ۳۴۵۶

﴿13081﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر فرمایا کہ اُس نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اُس میں عمدہ ترین خوشبو مشک بھری۔[1]

﴿13082﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے تین باتوں کا حکم دیا: (۱) سونے سے پہلے وتر ادا کرنا (۲) چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا اور (۳) ہر مہینے تین روزے رکھنا۔[2]

فرض کے علاوہ گھر میں نماز پڑھنا:

﴿13083﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور تاجدارِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو ارشاد فرمایا: جہاں تک مسجد میں نماز پڑھنے کی بات ہے تو تم دیکھو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے اور مجھے فرض نماز کے علاوہ اپنے گھر میں نماز ادا کرنا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔[3]

﴿13084﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: تم اُس کے ساتھ کھاؤ۔[4]

لوگوں میں سب سے بہتر:

﴿13085﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں دو اَعرابی حاضر ہوئے، ایک نے عرض کی: لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ دوسرے نے عرض کی: اسلامی اَحکام بہت زیادہ ہیں، مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس پر کاربند رہوں۔ ارشاد فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ پاک کے ذکر سے تر رہے۔[5]

---

1 ... نسائی، کتاب الزینۃ، اطیب الطیب، ص۸۱۷، حدیث: ۵۱۲۹

2 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ الضحی... الخ، ص۲۸۴، حدیث: ۱۶۷۲

3 ... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فی التطوع فی البیت، ۲/۱۵۲، حدیث: ۱۳۷۸

4 ... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب فی مؤاکلۃ الحائض، ۱/۳۶۱، حدیث: ۶۵۱

5 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی طول العمر للمؤمن، ۴/۱۴۷، حدیث: ۲۳۳۶

ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۵/۲۴۵، حدیث: ۳۳۸۶

جھوٹا گواہ لانے والوں کو سزا:

﴿13086﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن عبد الکریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں بصرہ کے قاضی حضرت سیِّدُنا عبد المالک بن یعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس موجود تھا کہ کچھ لوگ ایک جھوٹا گواہ اور جس کے متعلق جھوٹی گواہی دی گئی اسے لے کر آئے۔ بعد میں لوگوں سے سنا کہ جو لوگ جھوٹا گواہ لائے تھے قاضی صاحب نے ان کے آدھے سر مونڈھنے کا حکم دیا اور ان کا منہ کالا کرکے شہر میں گھمایا۔

﴿13087﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پیر شریف کے روزے کے متعلق سُوال ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا: میں اِسی دن میں پیدا ہوا اور اِسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔[1]

جہاد کے وقت کی دُعا:

﴿13088﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی محترم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر ادا کرلے کیونکہ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝۱۴ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔[2]

مزید فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاد کے وقت یہ دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَصِيْرِیْ وَبِكَ اُقَاتِلُ یعنی الٰہی! تو ہی میری طاقت ہے، تو ہی میرا مددگار ہے اور تیرے بھروسے پر ہی میں جنگ لڑتا ہوں۔[3]

﴿13089﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبعوث ہونے کی خبر حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: تم سوار ہو کر اِس وادیٔ مکہ کی طرف جاؤ اور میرے لیے اُس شخص کے بارے میں معلومات لاؤ جن کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں اور اُن کی باتیں سن کر میرے پاس آؤ، تو اُن کے بھائی مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں

---

1 ...مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام... الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۵۰

2 ...مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ... الخ، ص ۲۷۰، حدیث: ۱۵۶۹

3 ...ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، باب فی الدعاء اذا غزا، ۵/ ۳۳۸، حدیث: ۳۵۹۵

نے تفصیل کے ساتھ حضرت سیّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے اسلام کا واقعہ سنایا[1]۔[2]

﴿13090﴾... حضرت سیّدُنا مُفَضَّل بن یونُس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: میں اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ اس کی مذمت چھوڑ کر کسی اور کی مذمت کروں، لوگ دوسروں کے گناہوں کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرتے ہیں جبکہ اپنے گناہوں کے

[1]... بخاری شریف میں حضرت سیّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے قبولِ اسلام کا تفصیلی واقعہ یوں مذکور ہے کہ حضرت سیّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب حضرت ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبعوث ہونے کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: تم سوار ہو کر اس وادی کی طرف جاؤ اور اُس شخص کے بارے میں معلومات حاصل کرو جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے اور اُس کے پاس آسمانی خبریں آتی ہیں اور تم اس کی بات سننا، پھر میرے پاس آنا۔ چنانچہ، ان کا بھائی روانہ ہو کر حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پہنچا اور آپ کی باتیں سن کر حضرت ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف واپس لوٹ گیا اور انہیں جا کر بتایا کہ وہ اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہیں اور اُن کا کلام شاعری نہیں۔ حضرت ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہنے لگے کہ تمہاری باتوں سے میری تشفی نہیں ہوئی۔ لہٰذا انہوں نے زادِ راہ لیا اور ایک مشکیزے میں پانی لے کر مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ پھر جب مسجد (خانہ کعبہ) میں آئے تو حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تلاش کیا جبکہ آپ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے پوچھنا بھی اچھا نہ سمجھا، اسی جستجو میں رات ہو گئی۔ حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے انہیں دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ مسافر ہے۔ یہ بھی انہیں دیکھ کر پیچھے ہو لئے مگر ایک نے دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا جب صبح ہوئی تو یہ اپنا زادِ راہ اور مشکیزہ لے کر پھر مسجد میں آ گئے۔ یہ دن بھی انتظار میں گزر گیا اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات نہ ہوئی۔ شام کے وقت یہ پھر لیٹنے کی جگہ پر آ گئے تو اُن کے پاس سے حضرت سیّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم گزرے تو دل میں کہنے لگے کہ اس آدمی کو اپنی منزل مقصود نہیں ملی تاکہ وہاں قیام کرتا، پس انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے کچھ نہ پوچھا۔ جب تیسرا روز ہوا تو حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اُس روز بھی انہیں اپنے پاس ٹھہرایا اور فرمایا کہ تم مجھے اپنے آنے کی وجہ کیوں نہیں بتاتے؟ حضرت ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: اگر آپ میری راہنمائی کرنے کا پکا عہد کریں تو میں اپنے آنے کا مقصد بتا سکتا ہوں۔ جب وعدہ کر لیا تو انہوں نے مقصد ظاہر کر دیا۔ حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ تم نے سچی بات سنی ہے، واقعی وہ اللہ پاک کے رسول ہیں، تم صبح میرے پیچھے چلنا، اگر کسی جگہ مجھے تمہارے لیے خطرہ نظر آیا تو میں رُک جاؤں گا اور اس طرح بیٹھوں گا جیسے پیشاب کرتا ہوں پھر جب چلوں تو تم بھی میرے پیچھے چلتے رہنا حتی کہ تم میرے داخل ہونے کی جگہ داخل ہو جانا۔ چنانچہ دونوں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ جب انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باتیں سنیں تو اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے فرمایا: اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں میرا پیغام دو۔ (بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام ابی ذر، ۲/۵۷۱، حدیث: ۳۸۶۱)

[2]... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی ذر، ص ۱۰۳۴، حدیث: ۶۳۶۲

معاملے میں **اللہ** پاک سے نہیں ڈرتے۔

قبضہ کے بعد چیز مہنگی بیچنے کا اختیار:

﴿13091﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوعاصم تمیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم ابنِ ذُبیان کے دور میں سَرَق (ریشمی کپڑے کے ٹکڑے) 40 کے خریدتے اور 60 کے بیچا کرتے تھے۔ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے عرض کی: آپ سَرَق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: سَرَق کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کی: ریشم۔ تو فرمایا: تم ریشمی کپڑے کے ٹکڑے نہیں بول سکتے تھے۔ میں نے عرض کی: ہم اسے 40 کا خریدتے ہیں اور 60 کا بیچتے ہیں؟ تو فرمایا: جب تم خرید کر قبضہ کر لو تو اب وہ شے تمہاری ہے اب تمہاری مرضی مہنگا بیچو یا سستا۔

﴿13092﴾... حضرت سَیِّدُنا مُفَضَّل بن لاحق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ سِیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کیا فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص سے دینار خریدوں اور اُن کا وزن کر کے قبضہ بھی کر لوں اور پھر انہیں بیچ دوں؟ تو آپ نے فرمایا: لوگوں میں سے جو ایسا کرتے ہیں وہ بیع صرف[1] سے بھی زیادہ بُرا معاملہ کرتے ہیں۔

انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعنت:

﴿13093﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ آخری بات جو میں نے حضور نبی محترم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی وہ یہ ہے کہ **اللہ** پاک کی یہودیوں پر لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔[2]

﴿13094﴾... حضرت سَیِّدُنا مَیْسَرَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ

1... بیع صرف یعنی ثمن کو ثمن کے عوض بیچنا، ثمن سے مراد عام ہے چاہے ثمن خلقی ہو جیسے سونا چاندی یا غیر خلقی جیسے پیسہ، نوٹ وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۸۳۰، ۸۳۱)

عام طور پر بیع صرف میں شرعی حدود و قیود کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس بیع میں سود کی آمیزش ہو جاتی ہے اس لئے اس کی بُرائی بیان کی گئی ورنہ اگر شرعی حدود و قیود کو پیش نظر رکھ کر بیع صرف کی جائے تو جائز ہے۔

2... بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی و وفاتہ، ۳/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۴۱

اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام روح اور جسم کے درمیان تھے۔[1]

تقدیر کے متعلق سوال:

﴿13095﴾... بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام حضرت سَیِّدُنا عمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے تقدیر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں تمہیں سورۂ فتح کی یہ آخری آیت طیبہ کافی ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۠ (۲۹)

(پ۲۶، الفتح: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے انہیں پیدا کرنے سے پہلے ان کی تعریف فرمائی۔

﴿13096﴾... حضرت سَیِّدُنا معاذ بن علاء نے اپنے والد سے اور انہوں نے اُن کے دادا رَحِمَہُمُ اللّٰہ سے سنا کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں جب سے کوفہ آیا ہوں مجھے صرف یہی

[1]... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب المغازی، ما جاء فی مبعث النبی، ۸/۴۳۸، حدیث: ۱

ایک شیشی تحفہ میں ملی ہے جو مجھے دیہاتی نے پیش کی ہے۔ [1]

ننگے پاؤں چلنا:

﴿13097﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللہ بن بُریدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اَمیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اپنے جوتے بائیں جانب لٹکالیا کریں اور ننگے پاؤں چلا کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے والد اپنے جوتے لٹکا کر ایک بستی سے دوسری بستی ننگے پاؤں جایا کرتے تھے۔

﴿13098﴾... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حسن بصری یا حضرت سیِّدُنا امام اِبنِ سِیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کے پاس کوئی شخص بیٹھتا تو رعب کے باعث ان سے کوئی سوال نہ پوچھ پاتا۔

اونٹ بھی اور اس کی قیمت بھی:

﴿13099﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: بلال! جاؤ اور انہیں ان کا حق دے دو۔ تو انہوں نے مجھے میرا حق دیا اور کچھ زیادہ بھی دیا۔ پھر میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنا اونٹ لے لو۔ اونٹ کی واپسی کے سبب آپ نے مجھ میں ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو ارشاد فرمایا: اپنا اونٹ بھی لے لو اور اس کی قیمت بھی رکھ لو۔ [2]

فوت شدہ کی طرف سے روزہ رکھنا:

﴿13100﴾... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا کہ میرے بھائی پر روزہ اور اعتکاف لازم تھا اور وہ ادا کیے بغیر ہی فوت ہو گیا؟ آپ نے فرمایا:

1... یہی روایت اللہ والوں کی باتیں، جلد اول، صفحہ 169 پر یوں ہے: اَمیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "اللہ پاک کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تمہارے مالِ فَے (بہارِ شریعت حصہ 9 جلد 2 صفحہ 434 پر ہے: "کفار سے لڑائی کے بعد جو مال لیا جاتا ہے جیسے خراج اور جزیہ وغیرہ اسے مالِ فَے کہتے ہیں۔") میں سے میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے یہ کہہ کر اپنی آستین سے ایک بوتل نکالی اور فرمایا: یہ میرے دیہاتی غلام نے مجھے تحفے میں دی ہے۔

2... بخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجل...الخ، ۲/۸۱، حدیث: ۲۳۰۹، نحوہ

تم اُس کی طرف سے روزہ رکھو اور اعتکاف کرو[1] کیونکہ تم اپنے فوت شدگان کے لیے جو بھی عملِ خیر کرتے ہو **اللہ** پاک تمہاری طرف سے اُس کا ثواب انہیں پہنچا دیتا ہے اور تمہارے ثواب سے کچھ کم نہیں فرماتا۔

اللہ کے راستے بہت سارے ہیں:

﴾13101﴿... حضرت سیِّدُنا مسلم بن عقیل اپنے والد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مسجد حرام میں حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر تھے کہ قبیلہ مُحارِب کی ایک خاتون نے آپ سے پوچھا: اِس بچے کے والد نے راہِ خدا میں ایک اونٹ دینے کی وصیت کی تھی؟ حضرت سیِّدُنا اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: بے شک **اللہ** پاک کے راستے بہت سارے ہیں۔ خانہ کعبہ کا حج **اللہ** پاک کا راستہ ہے، صلہ رحمی کرنا **اللہ** پاک کا راستہ ہے اور مشرکین سے لڑنے والا مسلمان گروہ جس کے پاس سواری نہ ہو وہ بھی **اللہ** پاک کا راستہ ہے۔

﴾13102﴿... حضرت سیِّدُنا سَلْم بن ابو ذَیَّال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام اِبنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا کہ ایک شخص کسی کو مضاربت کے لیے مال دیتا ہے، کیا لینے والا اِس کا کل نفع مال دینے والے کے لئے کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں اِس میں کوئی حرج نہیں جانتا۔

﴾13103﴿... حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو خبر ملی کہ بابِ بنی سہم کے پاس کچھ لوگ مسئلہ تقدیر کے متعلق جھگڑ رہے ہیں تو آپ نے اُن کا قصد کیا، اپنی لاٹھی حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو تھمائی اور ایک ہاتھ اُن کے کاندھے پر اور دوسرا حضرت سیِّدُنا طاوس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کاندھے پر رکھا۔ جب اُن لوگوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ کے لیے جگہ کشادہ کر دی۔ پھر راوی نے طویل حدیث بیان کی۔

---

[1]... جس شخص پر رمضان یا نذر کا روزہ قضا ہو گیا پھر اسے قضا کرنے کا موقعہ ملا مگر قضا نہ کیا کہ مر گیا تو اس کا ولی وارث اس کی طرف سے روزہ ادا کر دے۔ امام احمد کے ہاں اس طرح کہ روزے رکھ دے اور باقی تمام اماموں کے ہاں اس طرح کہ روزوں کا فدیہ دے دے چند وجہوں سے: ایک یہ کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: جو روزہ کی طاقت نہ رکھیں ان پر فدیہ ہے اور میت بھی طاقت نہیں رکھتا۔ دوسرے یہ کہ خود حدیث شریف میں صراحۃً وارد ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ تیسرے یہ کہ خود صحابۂ کرام کا فتویٰ یہ رہا کہ میت کی طرف سے روزوں کا فدیہ دیا جاوے روزہ رکھا نہ جائے۔ محض بدنی عبادت خود ہی کرنی پڑتی ہے دوسرے سے نہیں کرائی جاتی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۱۷۷ ملتقطاً)

عورتوں کا کاندھوں کے نیچے سر کے بال کاٹنا:

﴿13104﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سَلَمَہ بن عبد الرحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ اپنے سر کے بال کندھوں کے نیچے تک کاٹ دیا کرتی تھیں[1]۔[2]

﴿13105﴾... حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے کچھ بھی بیان نہیں کرتا سوائے یہ کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: عَمرو بن عاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہے۔[3]

حکیم لقمان کی بیٹے کو نصیحت:

﴿13106﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اپنے لیے مجالس کو اختیار کر۔ جب تم ایسی مجلس دیکھو جہاں **اللہ** پاک کا

1... حضرت سیِّدُنا قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عرب کی عورتوں میں لمبے بالوں کی چوٹیاں اور مینڈھیاں بنانے کا رواج تھا اور ازواجِ مطہرات کا یہ عمل شاید رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کا ہے کہ وصالِ مبارک کے بعد ازواجِ مطہرات نے زینت ترک کر دی تھی اور لمبے بالوں سے مستغنی ہو گئیں تھیں۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی الغسل، جز: ۴، ۳/۴) یاد رہے کہ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کا یہ عمل زینت ترک کرنے کے لیے تھا اور اس میں مردوں کی مشابہت ہرگز نہیں ہوتی تھی جبکہ آج عورتیں زینت کے لیے بال کٹواتی ہیں اور مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔ **بہارِ شریعت، جلد 3، صفحہ 288** پر ہے: عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اس زمانہ میں نصرانی عورتوں نے کٹوانے شروع کر دیے ناجائز و گناہ ہے اور اس پر لعنت آئی ہے، شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار ہو گی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۷۱) خواتین کے لیے سر کے بال کٹوانے کی کس قدر رخصت ہے اس کے لیے **دارالافتاء اہلسنت** کا یہ فتویٰ ملاحظہ کیجئے: "عورتوں کو اپنے سر کے بال اس قدر چھوٹے کروانا کہ جس سے مردوں سے مشابہت ہو **ناجائز و حرام** ہے اسی طرح فاسقہ عورتوں کی طرح بطورِ فیشن بال کٹوانا بھی منع ہے، ہاں بال بہت لمبے ہو جانے کی صورت میں اس قدر کاٹ لینا کہ جس سے مردوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو، جس طرح عموماً کنارے کاٹ کر برابر کیے جاتے ہیں یہ جائز ہے۔

2... مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء... الخ، ص ۱۴۴، حدیث: ۷۴۸

3... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عمرو بن العاص، ۵/۴۵۹، حدیث: ۳۸۷۱

ذکر ہوتا ہے تو اُن لوگوں کے ساتھ بیٹھو، اگر تم عالم ہوئے تو تمہارا علم تمہیں نفع دے گا اور اگر تم کند ذہن ہوئے تو وہ تمہیں سکھائیں گے اور اگر **اللہ** پاک اُن پر رحمت فرمائے تو اُن کے ساتھ تمہیں بھی رحمت پہنچے گی۔ بیٹا! ایسی مجلس سے دور رہنا جس میں **اللہ** پاک کا ذکر نہ ہوتا ہو، اگر تم عالم ہوئے تو تمہارا علم تمہیں نفع نہیں دے گا اور اگر تم کند ذہن ہوئے تو وہ لوگ تمہاری کند ذہنی میں اضافے کا سبب ہوں گے اور اگر **اللہ** پاک اُن سے ناراض ہوا تو اُن کے ساتھ تمہیں بھی ناراضی پہنچے گی[1] اور تم اہلِ ایمان کا خون بہانے والے کسی طاقتور پر ہرگز رشک مت کرنا کیونکہ اس کے لیے **اللہ** پاک کے ہاں ایسا قاتل ہے جسے موت نہیں۔[2]

بلوغت کی حد:

﴿13107﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مجھے بدر کے روز (جنگ میں شمولیت کے لئے) حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے پیش کیا گیا جبکہ میری عمر 13 سال تھی تو آپ نے مجھے قبول نہ فرمایا اور مجھے اُحد کے دن آپ کے روبرو پیش کیا گیا جبکہ میں 14 سال کا تھا تو مجھے قبول نہ فرمایا گیا اور خندق کے روز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے پیش کیا گیا جبکہ 15 سال کا ہو چکا تھا تو قبول کر لیا گیا۔[3]

حضرت ابو معشر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ 15 سال لوگوں میں (بلوغت کی) حد ہے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی بچے کے لئے (100 درہم کا) وظیفہ مقرر نہ کرتے تھے جب تک وہ پندرہ سال کا نہ ہو جائے۔

﴿13108﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو الاحوص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اچانک آنے والی موت مومن کے لیے آسانی[4] اور کافر کے لیے حسرت و افسوس ہے۔[5]

---

1 ...دارمی، المقدمة، باب التوبيخ لمن يطلب العلم لغير الله، ۱/۱۱۷، رقم: ۳۷۷، بتغير قليل

2 ...مسند طيالسی، ما أسند عبد الله بن مسعود، ص ۴۰، حديث: ۳۱۰، نحوه

3 ...ابن ماجه، كتاب الحدود، باب من لا يجب عليه الحد، ۳/۲۱۸، حديث: ۲۵۴۳، بدون: ابن ثلاث عشرة سنة
مسند طيالسی، ما أسند عن عبد الله بن عمر، ص ۲۵۴، حديث: ۱۸۵۹

4 ...کہ مومن اس موت میں بیماریوں کی مصیبت سے بچ جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۳۱)

5 ...مصنف عبد الرزاق، كتاب الجنائز، باب موت الفجاءة، ۳/۴۰۰، حديث: ۶۸۰۲

بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا:

﴿13109﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو **اللہ** پاک کے نام پر پناہ مانگے اُسے پناہ دو، جو **اللہ** پاک کے نام پر تم سے مانگے اُسے عطا کرو اور جو تمہارے ساتھ احسان و بھلائی کرے تم اُسے بدلہ دو۔ پھر اگر بھلائی کا بدلہ نہ دے سکو تو اُس کی تعریف و توصیف کرو یہاں تک وہ جان لے کہ تم نے اُسے بدلہ دے دیا۔[1]

﴿13110﴾... حضرت سیِّدُنا بَراء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک انصاری شخص کے جنازے میں گئے حتّٰی کہ اُس کی قبر تک پہنچ گئے۔ پھر راوی نے قبر کے متعلق طویل حدیث شریف بیان کی[2]۔[3]

ظہر اور عصر میں قیام کی مقدار:

﴿13111﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں 30 آیات کی مقدار قیام فرماتے اور آخری دو میں اُس سے نصف مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعات میں 15 آیات کی بقدر قیام فرماتے اور آخری دو میں اس سے نصف مقدار۔[4]

مسلمانوں کی پناہ:

﴿13112﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان فرماتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں تھے جب دشمن سے سامنا ہوا تو بعض مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے اور ہم بھی پسپا ہونے والوں میں شامل تھے، ہم نے کہا: ہم نے

---

1 ...نسائی، کتاب الزکاۃ، من سأل باللہ، ص ۴۲۲، حدیث: ۲۵۶۴

مسند طیالسی، ما اسند عن عبد اللہ بن عمر، ص ۲۵۷، حدیث: ۱۸۹۵

2 ...یہ طویل حدیث مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 586 صفحات پر مشتمل کتاب **"شرح الصدور (مترجم)"** کے **صفحہ 126** سے ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

3 ...ابو داود، کتاب الجنائز، باب الجلوس عند القبر، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۳۲۱۲

4 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الظہر والعصر، ص ۱۸۸، حدیث: ۱۰۱۵

تو پیٹھ دکھادی۔ پھر ہم مدینہ منورہ آگئے اور ارادہ کیا کہ زادِ راہ لے کر پھر واپس چلے جائیں گے، پھر ہم نے کہا کہ ہمیں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مل لینا چاہیے اگر ہمارے لیے کوئی توبہ ہو تو ہم توبہ کرلیں گے، لہٰذا ہم نمازِ فجر کے وقت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہم جنگ سے بھاگنے والے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم اپنے امام کی پناہ لینے والے ہو۔ (ہم آگے بڑھے اور حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں کا بوسہ لیا) لوگوں نے بتایا کہ ایسا ایسا ہوا اور آپ کو ساری خبر دی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں مسلمانوں کی پناہ ہوں۔[1]

عالم کی فضیلت:

﴿13113﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ شیطان یہ کہتا ہے: میرے لیے ایک عالم ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہے۔ بے شک عبادت گزار اکیلا **اللہ** پاک کی عبادت کرتا ہے جبکہ عالم لوگوں کو علم سکھاتا ہے حتّٰی کہ وہ بھی علم والے ہوجاتے ہیں۔

﴿13114﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت (یعنی 10 درہم) میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔[2]

﴿13115﴾... حضرت سیِّدُنا عطا بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے نمازِ جنازہ میں آہستہ سے سلام پھیرا۔

برتن منہ سے ہٹا کر سانس لینے کے فوائد:

﴿13116﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لیتے اور فرماتے: یہ زیادہ خوشگوار، پیاس کو بجھانے والا اور صحت بخش ہے۔[3]

﴿13117﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک

1 ... ابو داود، کتاب الجھاد، باب فی التولی یوم الزحف، ۳/ ۶۴، حدیث: ۲۶۴۷

2 ... ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب حد السارق، ۳/ ۲۲۱، حدیث: ۲۵۸۶

3 ... ابو داود، کتاب الاشربۃ، باب فی الساقی متی یشرب، ۳/ ۴۷۴، حدیث: ۳۷۲۷

مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی جس میں عرب کے ایک قبیلے کے خلاف دعا فرمائی پھر ترک فرمادیا۔[1]

دو قیراط اجر:

﴿13118﴾... حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جنازے کے ساتھ گیا اور اُس پر نماز پڑھی اُس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو اُس کے تدفین میں بھی شریک ہوا اُس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: اِن دونوں میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کی طرح ہے۔[2]

﴿13119﴾... حضرت سیِّدُنا قیس بن عَبّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تین مواقع پر آواز کو ناپسند فرماتے تھے: (۱) جنگ کے وقت (۲) جنازوں میں اور (۳) ذکر کے وقت۔[3]

جاہلیت کی موت:

﴿13120﴾... حضرت سیِّدُنا اَسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے ہمراہ عَبْدُ اللہ بن مُطیع کے پاس گیا تو انہوں نے کہا: ابو عبد الرحمٰن کو مرحبا! ان کے لیے تکیہ رکھو۔ حضرت سیِّدُنا اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: میں آپ کے پاس بیٹھنے نہیں آیا بلکہ ایک حدیث شریف سنانے آیا ہوں جو میں نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے کہ ”جس نے حاکمِ اسلام کی اطاعت چھوڑی وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کے لیے کوئی حجت نہیں ہوگی اور جس نے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کی وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔[4]

بہترین قربانی:

﴿13121﴾... حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب القنوت... الخ، ص۲۶۶، حدیث: ۱۵۴۸

2 ...مسلم، کتاب الجنائز، باب فضل الصلاۃ... الخ، ص۳۶۷، حدیث: ۲۱۹۲

3 ...ابو داود، کتاب الجهاد، باب فیما یؤمر به... الخ، ۳/۲۹، حدیث: ۲۶۵۶

مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الجهاد، رفع الصوت فی الحرب، ۷/۷۹۵، حدیث: ۳

4 ...مسلم، کتاب الامارة، باب وجوب ملازمة جماعة... الخ، ص۷۹۴، حدیث: ۴۷۹۳، نحوه

ارشاد فرمایا: بہترین کفن حلہ ہے[1] اور بہترین قربانی سینگ والا دُنبہ ہے۔[2]

﴾13122﴿... حضرت سیِّدُنا اسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو فرماتے سنا: اگر میں اِس آنے والے سال تک زندہ رہا تو بعد والے لوگوں کو پہلے والوں سے ایسے ملادوں گا کہ وہ ایک ہی شے ہو جائیں گے (یعنی سب مسلمانوں کا وظیفہ ایک جیسا کر دوں گا)۔

اچھے نام رکھنے کی تلقین:

﴾13123﴿... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہیں قیامت کے روز تمہارے اور تمہارے باپوں کے نام سے بلایا جائے گا اِس لیے اپنے نام اچھے رکھو۔[3]

﴾13124﴿... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[4]

1... علامہ ابن اثیر جزری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حلہ سے مراد یمنی چادریں ہیں اور کسی جوڑے کو اُسی وقت حلہ کہا جائے گا جب وہ ایک ہی جنس کے دو کپڑوں پر مشتمل ہو۔ (النھایۃ لابن الاثیر، ۱/ ۴۱۵) حضرت سیِّدُنا امام بدرُ الدین عینی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دو کپڑوں پر مشتمل جوڑے کو حلہ کہتے ہیں اور یہ فرمانِ عالی "بہترین کفن حلہ ہے" تین کپڑوں کے ناپسندیدہ ہونے کا تقاضا نہیں کرتا کیونکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا۔ (شرح سنن ابی داود للعینی، کتاب الجنائز، باب فی الکفن، ۶/ ۸۵، تحت الحدیث: ۱۵۹۱) حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چونکہ دوسری حدیث میں آتا ہے کہ حضور کو حلہ یمنی اور قمیص میں کفن دیا گیا اس لیے مرد کے لیے تین کپڑے مسنون ہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن میں یمنی جوڑا بہتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۴۳) بہار شریعت، جلد اول، صفحہ 817 پر ہے: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے، کفن کے تین درجے ہیں: (۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت۔ مرد کے لیے سنت تین کپڑے ہیں: (۱) لفافہ (چادر) (۲) اِزار (تہبند) (۳) قمیص۔ اور عورت کے لیے پانچ: تین یہ اور (۴) اوڑھنی (۵) سینہ بند۔ کفن کفایت مرد کے لیے دو کپڑے ہیں: (۱) لفافہ (۲) اِزار۔ اور عورت کے لیے تین: (۱) لفافہ (۲) اِزار (۳) اوڑھنی یا (۱) لفافہ (۲) قمیص (۳) اوڑھنی۔ کفن ضرورت دونوں کے لیے یہ کہ جو مُیَسَّر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔

2... ابو داود، کتاب الجنائز، باب کراھیۃ المغالاۃ فی الکفن، ۳/ ۲۶۷، حدیث: ۳۱۵۶

3... ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/ ۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸

4... مسلم، مقدمۃ، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ، ص ۱۲، حدیث: ۳، عن ابی ھریرۃ

سیِّدُ الشُّہدا کی نمازِ جنازہ:

﴿13125﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ اُحد کے نو نو شہیدوں پر نمازِ جنازہ پڑھی جن میں دسویں سیِّدُ الشُّہدا حضرت سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تھے، جب نو افراد پر نماز پڑھ لیتے تو انہیں اٹھا لیا جاتا مگر حضرت سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو رہنے دیا جاتا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن پر 9 یا 7 مرتبہ نماز پڑھی۔[1]

سال مہینے اور مہینا ہفتے کے برابر:

﴿13126﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتے کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن گھڑی کے برابر اور گھڑی آگ سلگانے کے برابر نہ ہو جائے۔[2]

ہر شے پانی سے بنائی گئی:

﴿13127﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک میں جب آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، آپ مجھے ہر شے کی پیدائش کے بارے میں بتائیے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر شے پانی سے بنائی گئی ہے۔ عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیے جس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ ارشاد فرمایا: کلام کو پاکیزہ رکھو، سلام کو عام کرو، صلہ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو پھر سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔[3]

1... دار قطنی، کتاب الجنائز، باب الصلاة علی القبر، ۲/ ۴۴۵، حدیث: ۱۸۴۸

شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الجنائز، باب الصلاة علی الشهداء، ۲/ ۳۳، حدیث: ۲۸۱۵

2... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی تقارب الزمن... الخ، ۴/ ۱۴۸، حدیث: ۲۳۳۹، عن انس

مسند امام احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ٦۴۴، حدیث: ۱۰۹۴۳

3... مسند امام احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۱۵۱، حدیث: ۷۹۳۷

مسند امام احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۵۵۲، حدیث: ۱۰۴۰۳

﴿13128﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک نے حکم فرمایا کہ میں تمہارے سامنے قرآنِ پاک پڑھوں۔ انہوں نے عرض کی: کیا اللہ پاک نے آپ کو میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: مجھ سے تمہارا نام لے کر فرمایا ہے۔[1]

مومن اور فاسق و فاجر کی مثال:

﴿13129﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کرنے والے مومن کی مثال خشک کھجور (چھوہارے) کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا و پاکیزہ مگر اُس میں خوشبو نہیں ہوتی اور قرآن پاک کی تلاوت نہ کرنے والے فاجر (منافق) کی مثال اندرائن[2] کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا اور اُس میں خوشبو بھی نہیں ہوتی۔[3]

سورج نکلتے وقت دو فرشتوں کی پکار:

﴿13130﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی سورج نکلتا ہے تو اُس کے ساتھ دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ پکار رہے ہوتے ہیں: جو (رزق) تھوڑا اور کافی ہو وہ اُس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کردے۔[4]

﴿13131﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج اور عمرہ کے لیے ایک ہی طواف فرمایا۔[5]

﴿13132﴾... حضرت سیِّدُنا ہیثم بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی

1... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب قراءۃ القرآن... الخ، ص۳۱۲، حدیث: ۱۸۶۳

2... خربوزے کی شکل کا ایک پھل جو دیکھنے میں خوبصورت اور مزے میں بہت تلخ ہوتا ہے۔

3... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل القرآن علی سائر الکلام، ۳/۴۰۸، حدیث: ۵۰۲۰

4... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی الدرداء، ۸/۱۶۸، حدیث: ۲۱۷۸۰

5... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب طواف القارن، ۳/۴۴۸، حدیث: ۲۹۷۳

خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: میں نے ایک نذر مانی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے کسی شے کا نام لیا تھا؟ اُس نے عرض کی: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

راہِ خدا میں قتل ہونے کی فضیلت:

﴿13133﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ راہِ خدا میں قتل کیا جاتا ہے تو اُس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اُس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں پھر جنت سے ایک چادر بھیجی جاتی ہے جس میں اُس کی روح لپیٹی جاتی ہے اور ایک جنتی جسم لایا جاتا ہے جس میں اُس کی روح کو رکھا جاتا ہے پھر اُسے فرشتوں کی ہمراہی میں یوں بلند کیا جاتا ہے گویا وہ اُس وقت سے اُن کے ساتھ ہے جب سے **اللہ** کریم نے اُسے پیدا فرمایا ہے۔ یہ حدیث شریف طویل ہے[1]۔[2]

﴿13134﴾... حضرت سیِّدُنا ہُذیل بن بلال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: میرے پاس ایک غلام ہے جسے میں بیچنا چاہتا ہوں اور حروری (خارجی فرقہ والے) مجھے اُس کی قیمت میں 100 درہم زیادہ دے رہے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اُسے یہود و نصاریٰ کو بیچو گے۔

سود کے گواہ پر بھی اللہ کی لعنت:

﴿13135﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَبْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اِنْ شَآءَ اللہ کہتے ہوئے بیان کیا کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سود لینے والے، سود دینے والے، سود کے گواہ اور سودی دستاویز لکھنے والے پر **اللہ** پاک نے لعنت فرمائی۔[3]

﴿13136﴾... حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُحد کے دن حضرت سیِّدُنا امیر حمزہ اور اپنے اصحاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُم پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

1... یہ مکمل حدیث شریف **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **586** صفحات پر مشتمل کتاب **"شرح الصدور (مترجم)"** کے **صفحہ 138** سے ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

2... الزھد لھناد، باب منازل الشھداء، الجزء الاول، ص۱۲۹، حدیث:۱۶۸

3... مسلم، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، باب لعن آکل الربا وموکلہ، ص۶۶۳، حدیث:۴۰۹۲

خود کو ذبح کرنے کی نذر کا حکم:

﴿13137﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُنْتَشِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے پاس آکر پوچھا: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر میں اپنے دشمن سے چھپا تو خود کو ذبح کردوں گا؟ تو آپ نے فرمایا: تم یہ مسئلہ مَسْرُوق سے جاکر پوچھو۔ اُس نے حضرت سَیِّدُنا مسروق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس جاکر پوچھا تو انہوں نے فرمایا: خود کو ذبح مت کرو کیونکہ اگر تم مومن ہو تو ایک جانِ مومن کو قتل کرنے والے ہوگے اور اگر کافر ہو تو جہنم کی طرف جلدی جانے والے ہوگے لہٰذا تم ایک مینڈھا خرید کر اُسے ذبح کردو کیونکہ حضرت سَیِّدُنا اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کے عوض مینڈھے کا فدیہ دیا گیا تھا[1] اور وہ تم سے بہتر ہیں۔ چنانچہ اُس شخص نے حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے پاس آکر اِس بات کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: میں بھی تمہیں یہی فتویٰ دینا چاہتا تھا۔

وتر کا وقت صبح صادق تک ہے:

﴿13138﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوسعید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نمازِ وتر صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو۔[2]

﴿13139﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن شَقِیْق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے کہا: اگر میں زیارتِ رسول سے مشرف ہوتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ضرور سوال کرتا۔ انہوں نے فرمایا: تم حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا سوال کرتے؟ عرض کی: میں پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے ربّ

---

1 ... فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلالُ الدین احمد امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "فتاویٰ فیض الرسول" جلد اول کے صفحہ 32 پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "قربانی کس کی ہوئی، بے شک یہ مسئلہ اہلِ کتاب اور اہلِ اسلام کے درمیان مختلف فیہ ہے، یہود و نصاریٰ اور کچھ اہلِ اسلام حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذَبِیْحُ اللہ نہیں تسلیم کرتے بلکہ حضرت اسحٰق عَلَیْہِ السَّلَام کو ذَبِیْحُ اللہ ٹھہراتے ہیں، لیکن جمہور (اکثر) اہلِ اسلام کے نزدیک قربانی کا واقعہ حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام ہی سے متعلق ہے نہ کہ حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام سے۔" پھر قبلہ فقیہ ملت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 10 دلیلوں سے حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کا ذَبِیْحُ اللہ ہونا واضح وثابت فرمایا ہے۔ تفصیل کے لیے "فتاویٰ فیض الرسول" سے مذکورہ مقام کا مطالعہ فرمائیے۔

2 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ اللیل... الخ، ص۲۹۶، حدیث: ۱۷۶۵

کریم کو دیکھا ہے؟ حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ پوچھا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نور ہے جسے میں دیکھتا ہوں۔[1]

جفتی کرانے کی اجرت منع ہے:

﴿13140﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نَر جانور سے جفتی کرانے کی اُجرت سے منع فرمایا۔[2]

﴿13141﴾... حضرت سیِّدُنا یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے تازہ کھجوروں اور پکی کھجوروں کی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جس دن انگور کی شراب حرام ہوئی تھی ہم نے اُس کے ساتھ ان دونوں کو بھی بہا دیا تھا۔

تمام صحابہ جنتی ہیں:

﴿13142﴾... حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو میسرہ عَمرو بن شُرَحْبِیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں جنتی باغات میں کچھ قبے دیکھے تو پوچھا: یہ کس کے لیے ہیں؟ بتایا گیا: "یہ حضرت عَمّار بن یاسر رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور اُن کے ساتھیوں کے لیے ہیں۔" پھر میں نے جنتی باغات میں کچھ اور قبے دیکھے تو پوچھا: یہ کس کے لیے ہیں؟ جواب ملا کہ یہ حضرت ذوالکلاع اور اُن کے ساتھیوں کے لیے ہیں۔ میں نے کہا: انہوں نے تو ایک دوسرے سے جنگ کی تھی؟ بتایا گیا: ان سب نے اللہ پاک کو وسیع مغفرت والا پایا۔

﴿13143﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سَمْح رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے اور بچی کا پیشاب خوب دھویا جائے۔[3][4]

1... مسلم، کتاب الایمان، باب فی قولہ: نور انی اراہ وفی قولہ: رأیت نورا، ص ۹۳، حدیث: ۴۴۳، ۴۴۴

2... ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی کراھیۃ عسب الفحل، ۳/۳۸، حدیث: ۱۲۷۷

3... ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب ما جاء فی بول الصبی الذی لم یطعم، ۱/۲۹۸، حدیث: ۵۲۵

4... شیر خوار بچی کا پیشاب بچے کے پیشاب سے زیادہ بدبودار ہوتا ہے، نیز کپڑے پر پھیلتا زیادہ ہے اس لئے معمولی پانی سے دھلتا نہیں، لڑکے کا پیشاب اس کے برعکس ہے۔ (نیز حدیث پاک میں مذکور لفظ) نَضْح کے معنٰی پانی بہانا ہے نہ کہ چھینٹا مارنا (یعنی بچے کے

﴿13144﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سمح رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خادم تھا، آپ جب غسل فرمانے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: مجھے اپنی پشت کی جانب کرلو۔ پھر اپنے کپڑے سے پردہ فرماتے۔[1]

﴿13145﴾... حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جسے آپ نے لپیٹ رکھا تھا۔[2]

فتح مکہ کے موقع پر شیطان کا چیخنا:

﴿13146﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو شیطان نے ایک زوردار چیخ ماری، اُس کے چیلے اُس کے اِردگرد جمع ہوگئے تو وہ اُن سے بولا: آج کے دن کے بعد تم اُمتِ محمدیہ کو شرک میں مبتلا کرنے سے مایوس ہو جاؤ، ہاں اب تم انہیں اُن کے دین کے معاملے میں فتنہ میں مبتلا کرو اور اُن میں رونا پیٹنا عام کرو۔[3]

شیطان کا ملعون ہونے پر چیخنا:

﴿13147﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: **اللہ** پاک نے جب شیطان پر لعنت فرمائی تو اُس کی فرشتوں والی صورت تبدیل ہوگئی، اس پر اُس نے زوردار چیخ ماری، تو قیامت تک کی ہر چیخ ابلیس ملعون کی چیخ سے ہے۔[4]

﴿13148﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور بچی کا پیشاب خوب دھویا جائے)۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۳۲۹ ملتقطاً)

احناف کے نزدیک: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے، تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/۳۹۹)

1... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب ما جاء فی الاستتار عند الغسل، ۱/۳۴۰، حدیث: ۶۱۳

2... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی ثوب واحد وصفۃ لبسہ، ص ۲۰۸، حدیث: ۱۱۵۶

3... معجم کبیر، ۱۲/۹، حدیث: ۱۲۳۱۸

4... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب مکائد الشیطان، الباب الثانی، ۴/۵۳۸، حدیث: ۳۲

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں پکی کھجور (چھوہارے) نہ ہوں اُس کے رہنے والے بھوکے رہ جاتے ہیں۔[1]

سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا پیشہ تجارت:

﴿13149﴾... حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن یسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب کپڑا فروخت کرنے والوں کے پاس سے گزرتے تو فرمایا کرتے: تم اپنی تجارت پر قائم رہو کیونکہ تمہارے بزرگ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی کپڑا فروخت فرمایا کرتے تھے۔[2]

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں ایک امامِ کامل، عالم باعمل، اونچے شرف اور اچھے اخلاق کے مالک، کرم وسخا کے پیکر، اندھیر میں روشنی، مشکلات کو آسان کرنے والے، ناقابل حل مسائل کو حل فرمانے والے، اپنا علم مشرق ومغرب میں پھیلانے والے، اپنے مذہب سے خشک وتر کو فیض یاب کرنے والے، سنن وآثار کی اتباع کرنے والے، مہاجرین وانصار کے متفق علیہ مسائل کی پیروی کرنے والے، منتخب ائمہ سے علم حاصل کرنے والے، وہ جن سے بڑے بڑے اماموں نے حدیث روایت فرمائی اور وہ جو حجازی ومطلبی ہیں یعنی حضرت سَیِّدُنا ابُوعَبْدُ اللہ محمد بن ادریس شافعی **اللہ** پاک ان سے راضی ہو اور انہیں راضی فرمادے۔

آپ بلند مرتبے اور عالی فضیلت پر فائز ہوگئے کیونکہ مراتب وفضائل کا وہی شخص مستحق ہوتا ہے جو دین اور خاندانی شرافت والا ہو اور حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان دونوں سے حصہ رکھتے ہیں۔ علم کا شرف اُس پر عمل کی بدولت ہے اور خاندانی شرافت ان کے حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خاندانی قرب کے طفیل ہے کہ وہ قریشی ہیں۔ پس اُن کی علمی بلندی یہ ہے کہ **اللہ** پاک نے انہیں مختلف علوم میں تصرف اور کئی طرح کے فنون میں مہارت سے نوازا تو انہوں نے پوشیدہ معانی پر متنبہ فرمایا اور اپنی فہم وفراست سے اصول اور بنیادی باتوں کی شرح فرمائی اور رائے کی اُس عمدگی کو پہنچ گئے جس کے ساتھ **اللہ** پاک نے قریش کو خاص

---

[1] ...مسلم، کتاب الاطعمۃ، باب فی ادخال التمر... الخ، ص۸۷۱، حدیث:۵۳۳۷

[2] ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب اصلاح المال، باب افاضل التجارات، ۷/۳۵۷، حدیث:۳۳۶

فرمایا ہے اور قریش کی اس خصوصیت پر درج ذیل احادیث مروی ہیں:

قریش اور رائے کی عمدگی:

﴿13150-51﴾... حضرت سیِّدُنا جُبَیر بن مطعم اور حضرت سیِّدُنا عتبہ بن غزوان رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک قریشی کی قوت غیر قریشیوں میں سے دو مردوں کی قوت کی مثل ہے۔ سیِّدُنا ابنِ شہاب رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے ایک شخص نے پوچھا: اس فرمانِ عالی کا کیا معنیٰ ہے تو فرمایا: رائے کی عمدگی۔[1]

﴿13152﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: قریش کو آگے بڑھاؤ اور اُن سے آگے مت بڑھو یا قریش سے سیکھو اور انہیں سیکھاؤ نہیں، قریش کے ایک شخص کی قوت اُن کے غیر کے دو شخصوں کی قوت کے برابر ہے اور اُن میں سے ایک شخص کی امانت اُن کے غیر کے دو شخصوں کی امانت کے برابر ہے۔[2]

قریش کی فضیلت:

﴿13153﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُحْفَہ کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہاری جانوں سے زیادہ تمہارا مالک نہیں؟ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: بے شک میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں[3] اور تم سے دو چیزوں کے تعلّق کا مطالبہ کرتا ہوں: (۱) قرآنِ کریم (۲) میری اہلِ بیت۔[4] تم قریش سے آگے مت بڑھنا کہ کہیں ہلاک ہو جاؤ اور قریش کی پیروی سے پیچھے مت ہٹنا کہ کہیں گمراہ ہو جاؤ۔[5] قریش کے ایک شخص کی

1... مسند طیالسی، حدیث جبیر بن مطعم، ص۱۲۸، حدیث: ۹۵۱

السنۃ لابن ابی عاصم، باب ذکر قول النبی: ان للرجل من قریش... الخ، ص۳۴۴، حدیث: ۱۵۵۲

2... فضائل الصحابۃ امام احمد، فضائل علی، ۲/۶۴۴، حدیث: ۱۰۶۶

3... پیش رو یعنی حوض کوثر پر تم لوگ میرے پیچھے پیچھے حوض کوثر پر پہنچو گے، حوض کوثر پر رہبری بھی ہم ہی کریں گے یا مطلب یہ ہے کہ حوض کوثر پر پہلے ہم پہنچ چکے ہوں گے وہاں کا انتظام فرمانے کے لیے، بعد میں تم پہنچو گے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/۲۰۸)

4... السنۃ لابن ابی عاصم، ۲۱۲-باب، ص۳۳۵، حدیث: ۱۵۰۲

5... السنۃ لابن ابی عاصم، باب ذکر عن النبی: تعلموا من قریش ولا تعلموھا، ص۳۳۶، حدیث: ۱۵۱۵

قوت دو شخصوں کے برابر ہے۔[1] قریش سے علم وفقہ میں بڑھنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ وہ تم سے علم وفقہ میں زیادہ ہیں،[2] اگر قریش کے اترانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں بتادیتا کہ **اللہ** پاک کے ہاں اُن کا کیا مقام ومرتبہ ہے، قریش کے اچھے لوگ سب لوگوں سے اچھے ہیں اور قریش کے بُرے لوگ دوسرے بُروں سے بہتر ہیں۔[3]

قریش کو گالی نہ دو:

﴿13154﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قریش کو گالی نہ دو بے شک ان کا عالم زمین کو علم سے بھر دے گا[4]، اے **اللہ**! بے شک تو نے قریش کے اگلوں کو سزا و تکلیف چکھائی ہے تو ان کے بعد والوں کو نعمتوں سے مالا مال فرما۔[5]

﴿13155﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اختلاف کے وقت زمین والوں کے لیے امان قریش والوں کا ساتھ دینے اور اُن سے محبت کرنے میں ہے۔ پھر تین بار ارشاد فرمایا: "**قریش اللہ والے ہیں**" اگر عرب کا کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرے گا تو وہ شیطان کا گروہ بن جائے گا۔[6]

ہدایت پر قائم رہنے کی دعا:

﴿13156﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے **اللہ**! قریش کو ہدایت پر قائم رکھ۔ بے شک ان میں سے ایک عالم کا علم روئے زمین کو گھیر لے گا۔[7]

1... السنة لابن ابی عاصم، باب ذکر قول النبی: ان للرجل من قریش... الخ، ص۳۴۴، حدیث: ۱۵۵۴

2... کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فی فضائل القبائل، الجزء الرابع عشر، ۷/ ۳۵، حدیث: ۳۷۹۷۹

3... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، ما ذکر فی فضل قریش، ۷/ ۵۴۳، حدیث: ۱، تقدم وتاخر

4... امام ابو بکر حسین بن احمد بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے علما کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ یہاں جس عالم کا ذکر ہے اس سے مراد حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں اور یہی بات امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے۔ (معرفة السنن والآثار، مقدمة المؤلف، ۱/ ۱۲۳)

5... مسند طیالسی، ما اسند عبد اللہ بن مسعود، ص۳۹، حدیث: ۳۰۹

6... معجم اوسط، ۱/ ۲۱۶، حدیث: ۷۴۳

7... السنة لابن ابی عاصم، باب فی فضل عالم قریش، ص۳۴۶، حدیث: ۱۵۷۶، عن ابی ہریرہ

اے اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو مصیبت چکھائی، اب ان کے بعد والوں کو بخششوں سے نواز دے۔[1]

﴿13157﴾... ابنِ ابو نجیح کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ (پ۲۵، الزخرف: ۴۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک وہ شرف ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے۔

کے تحت فرمایا: جب پوچھا جاتا کہ یہاں کون مراد ہے تو کہا جاتا: عرب والے۔ پھر پوچھا جاتا کہ عربوں کے کس قبیلے سے؟ تو بتایا جاتا کہ قریش میں سے۔

نسبِ رسول سے نسبِ امام شافعی کے ملنے کا بیان

﴿13158تا63﴾... حضرت سیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیبر کی غنیمتوں سے اپنے قرابت داروں کا پانچواں حصہ بنو ہاشم و بنو مطلب کے درمیان تقسیم کیا اور بنو عبد شمس اور بنو عبد مناف کو عطا نہیں فرمایا تو میں اور حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس کے متعلق بارگاہِ رسالت میں بات کرنے حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے مقام و مرتبہ کے سبب بنو ہاشم کی فضیلت کا تو انکار نہیں ہو سکتا کہ اللہ پاک نے آپ کو ان میں سے بنایا ہے۔ بنو مطلب میں سے ہمارے بھائیوں کو عطا فرمایا ہے مگر ہمیں نہیں دیا حالانکہ آپ کی نسبت سے ہم اور وہ ایک ہی مرتبے میں ہیں؟ تو آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ارشاد فرمایا: بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی ہیں۔[2]

حضرت مصنف فرماتے ہیں: عزت و شرف کی انتہا یہ ہے کہ بندۂ مسلم کا خاندانی تعلق تمام مخلوقات سے افضل ہستی حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جا کر ملتا ہو۔

سیِّدُنا امام شافعی کے نسب، ولادت اور وصال کا بیان

﴿13164﴾... حضرت سیِّدُنا امام حسن بن محمد بن صباح زعفرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کا نسب مبارک یوں بیان

1... السنۃ لابن ابی عاصم، باب ذکر قول النبی: لقرشی ان یذہدھم نوالا، ص ۳۵۰، حدیث: ۱۵۸۵

2... ابو داود، کتاب الخراج والفیء والامارۃ، باب فی بیان مواضع قسم الخمس... الخ، ۳/ ۲۰۱، حدیث: ۲۹۸۰

ابو داود، کتاب الخراج والفیء والامارۃ، باب فی بیان مواضع قسم الخمس... الخ، ۳/ ۲۰۰، حدیث: ۲۹۷۸

کیا ہے: اَبُوعَبْدُ اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف۔ آپ 195 سن ہجری میں بغداد تشریف لائے اور دو سال ہمارے پاس قیام کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے پھر دوبارہ 198 سن ہجری میں ہمارے پاس تشریف لائے اور کچھ مہینے قیام فرما کر واپس چلے گئے۔ آپ مہندی کا خضاب کیا کرتے تھے اور ہلکی داڑھی والے تھے۔

سن ولادت ووفات:

﴿13165﴾... حضرت سَیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 204 سن ہجری میں وصال فرمایا۔

﴿13166﴾... حضرت سَیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غزہ یا عسقلان میں پیدا ہوئے۔

﴿13167﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن عَبْدُ اللہ بن عبد الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میری پیدائش 150 سن ہجری میں (فلسطین کے علاقے) غزہ میں ہوئی اور دو سال کی عمر میں مجھے مکہ مکرمہ لے جایا گیا۔

مصر میں وفات:

﴿13168﴾... حضرت سَیِّدُنا امام زَعْفرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام اَبُوعَبْدُ اللہ محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 204 سن ہجری میں وصال فرمایا۔ امام شافعی کے نواسے (عبد اللہ بن محمد) کہتے ہیں: میرے نانا جان مصر میں فوت ہوئے تو اُن کی عُمْر مبارک 50 سال سے کچھ زیادہ تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا تعلق ازد قبیلے سے تھا، آپ مکہ مکرمہ کے نشیبی علاقے میں رہتے تھے، آپ کی زوجہ آپ کے بچوں کی ماں تھیں، اُن کا نسب یوں ہے: حمدہ بنت نافع بن عنبسہ بن عَمْرو بن عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُم۔

﴿13169﴾... حضرت سَیِّدُنا یونُس بن عبدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 204 سن ہجری میں وفات پائی اور اُس وقت آپ کی عمر مبارک 50 سال سے کچھ زیادہ تھی۔

﴿13170﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن عَبْدُ اللہ بن عبد الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ

عَلَیْہ 150 سن ہجری میں پیدا ہوئے اور رجب المرجب کے آخری دن 204 سن ہجری میں وصال فرمایا اور آپ 54 سال تک زندہ رہے۔

وصال کا دن اور مہینا:

﴿13171﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شب جمعہ میں نمازِ عشاء کے بعد انتقال فرمایا جبکہ آپ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے آخری دن کی نمازِ مغرب ادا کر چکے تھے اور ہم نے اُنہیں جمعہ کے دن دفن کیا اور واپس آکر 204 سن ہجری کے ماہِ شعبان کا چاند دیکھا۔

﴿13172﴾... حضرت سیِّدُنا امام ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وصال کی رات مغرب کے وقت اُن کے چچازاد ابنِ یعقوب نے اُن سے عرض کی: کیا ہم نیچے اتر کر نماز پڑھ لیں؟ آپ نے فرمایا: "تو کیا تم بیٹھ کر میرے سانس نکلنے کا انتظار کرو گے۔" ہم اترے (نماز پڑھی) پھر چڑھے تو عرض کی: **اللہ** پاک آپ کو ٹھیک کرے، آپ نے نماز پڑھ لی؟ ارشاد فرمایا: ہاں، پھر انہوں نے پینے کے لئے کچھ مانگا۔ سردی کا موسم تھا، آپ کے چچازاد نے کہا: انہیں گرم پانی ملا کر پلاؤ۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں۔ مجھے ناشپاتی کا شیرہ دے دو پھر آپ عشاء کے وقت میں وصال فرما گئے۔

سر اور داڑھی میں مہندی لگانا:

﴿13173﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن سنان واسطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کی تو آپ کے سر اور داڑھی کے بال سرخ تھے یعنی آپ نے سنت کے اتباع میں مہندی استعمال کر رکھی تھی۔

﴿13174﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جب وصال ہوا تو اس وقت آپ کی عُمر 50 سال سے کچھ زیادہ تھی اور آپ داڑھی کے سفید بالوں کو مہندی سے رنگا کرتے تھے۔

﴿13175﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن یزید قراطیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھنے اور آپ کا کلام سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ اپنی داڑھی کے کچھ بالوں میں مہندی لگایا کرتے تھے اور میں اُس وقت 17 سال کا تھا۔ حضرت ابویزید قراطیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی کی مجلس میں اور حضرت سیِّدُنا ابن وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کے جنازہ میں شرکت کی ہے۔

﴿13176﴾... حضرت سیِّدُنا ابوولید موسیٰ بن ابو جارود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میرے والد کی عمر اور حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر ایک جتنی تھی۔ ہم نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عُمْر کا حساب لگایا تو انتقال کے دن وہ 52 سال کے تھے۔

چھوٹی عمر میں موطا مالک حفظ کرنا:

﴿13177-79﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں جانے سے قبل (اُن کی حدیث کی کتاب) "موطا" حفظ کر لی تھی، پھر جب میں 12 سال کی عمر میں اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوا تاکہ انہیں "موطا" سناؤں تو آپ نے مجھے چھوٹا سمجھ کر فرمایا: کسی کو تلاش کرو جو تمہارے لیے پڑھے۔ میں نے عرض کی: آپ جناب کا کیا جائے گا، اگر آپ کو میرا پڑھا اچھا لگے تو مجھ ہی سے سن لیجئے ورنہ میں کسی پڑھنے والے کو لے آؤں گا۔ فرمایا: پڑھو۔ تو میں نے انہیں پڑھ کر سنایا۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت) یوں بیان کیا کرتے تھے: "ہمیں امام مالک بن اَنس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خبر دی۔"

﴿13180﴾... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا، اجازت لے کر اندر داخل ہوا، میں آپ سے حدیث عقیقہ سننا چاہتا تھا۔ میں نے دل میں کہا: اگر میں نے شروع میں اس حدیث کے متعلق بات کی تو ڈر ہے کہ آپ قبول نہ کریں اور مجھے حدیث بیان نہ کریں اور اگر میں نے اسے آخر میں رکھا تو اندیشہ ہے کہ دس احادیث مبارکہ کے بعد اِس کی بات ہی نہ ہو۔ چنانچہ میں نے ایک ایک کر کے حدیث پوچھنا شروع کر دی، جب دس ہو چکیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے یہ کافی ہے۔ تو میں آپ سے وہ حدیث شریف نہ سن سکا۔

موطا مالک کی تعریف:

﴿13181﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ کو یہ فرماتے سنا: میں نے جب بھی ”موطاامام مالک“ کو دیکھا میری فہم و فراست میں اضافہ ہوا۔

﴿13182﴾... حضرت سیِّدُنا ہارون بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”قرآنِ کریم کے بعد کوئی بھی کتاب حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب (موطا) سے زیادہ نفع مند نہیں۔“

سیِّدُنا امام مالک اور سیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ کی تعریف:

﴿13183﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اگر حضرت سیِّدُنا امام مالک اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا نہ ہوتے تو حجاز کا علم رخصت ہو جاتا۔

﴿13184﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جب حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آگئے تو اب وہ ہی ستارے ہیں۔

شعر سے علم دین کی طرف رغبت:

﴿13185﴾... حضرت حسین کرابیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں ایک ایسا شخص تھا جو شعر لکھا کرتا تھا اور اس کے لیے میں دیہاتیوں کے پاس جاتا اور اُن سے اشعار سنا کرتا تھا۔ پھر میں مکہ مکرمہ آگیا، ایک دن میں شہر سے باہر نکلا اپنے پاؤں کے پچھلے حصے پر کوڑا مارتے ہوئے کھیل رہا تھا اور لبید شاعر کا کوئی شعر گنگنا رہا تھا۔ کعبہ کے ایک نگہبان نے مجھے پیچھے سے چوٹ ماری اور بولا: یہ بنو مطلب کا قریشی جوان جو اپنے دین اور دنیا سے یہ چاہتا ہے کہ استاد بن جائے، شعر کیا ہوتا؟ بس یہی نا کہ جب اس میں پختہ ہو جاؤ تو استاد بن جاؤ گے، تم فقہ حاصل کرو **اللہ** پاک تمہیں علم عطا فرمائے گا۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** کریم نے مجھے اُس کعبہ کے نگہبان شخص کے کلام سے نفع بخشا، میں مکہ کی جانب واپس لوٹ آیا اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہ کر جتنا **اللہ** پاک نے چاہا لکھا، پھر میں حضرت مسلم بن خالد زنجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں جانے لگا۔

امام مالک عَلَیْہِ الرَّحمَہ کے سامنے موطا پڑھنا:

پھر میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے حدیث پڑھی اور "موطا" لکھی، میں نے اُن سے عرض کی: اَبُوعَبْدُاللہ! میں آپ کے سامنے حدیث پڑھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: بیٹا! تم کسی شخص کو ساتھ لے کر آؤ، وہ پڑھے گا تو تم سن لینا۔ میں نے عرض کی: میں ایک بار آپ کے سامنے پڑھتا ہوں آپ سن لیجئے۔ فرمایا: پڑھو۔ جب آپ نے میرا پڑھنا سنا تو اجازت عطا فرمادی، میں آپ کے سامنے پڑھتا رہا حتّٰی کہ "کتاب السیر" تک پہنچ گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! اِسے سنبھال لو اور اب علم فقہ حاصل کرو، اُسی میں لگے رہو۔ فرماتے ہیں: پھر میں مصعب بن عَبْدُاللہ کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ وہ ہمارے خاندان میں سے کسی سے بات کر کے مجھے کچھ مال دلائے کیونکہ **اللہ** پاک جانتا ہے کہ میں فقر وفاقہ میں مبتلا ہوں۔ مجھ سے مصعب نے کہا: میں نے فلاں شخص سے بات کی تھی تو اُس نے مجھ سے کہا: تم ایسے شخص کے بارے میں بات کر رہے ہو جو ہے تو ہم میں سے مگر ہماری مخالفت کرتا ہے۔ مگر پھر اُس نے مجھے 100 دینار دے دیئے۔

پھر مصعب نے مجھ سے کہا: خلیفہ ہارون رشید نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر وہاں جانے کا حکم دیا ہے تم بھی میرے ساتھ چلو شاید **اللہ** پاک آپ کو اس شخص کے قرض کا عوض عطا فرمادے۔ فرماتے ہیں: حضرت مصعب قاضی کی حیثیت سے یمن روانہ ہوئے تو میں بھی ساتھ ہو لیا۔ جب ہم یمن پہنچے اور لوگوں نے ہمارے پاس آنا جانا شروع کر دیا تو مطرف بن مازن نے ہارون رشید کو اس مضمون کا خط لکھ بھیجا:

"اگر آپ چاہتے ہیں کہ یمن میں فساد نہ ہو اور یہ آپ کے
ہاتھ سے نہ نکلے تو یہاں سے محمد بن ادریس کو نکال دیجئے۔"

اور خط میں مزید بھی کچھ حکومت چاہنے والے لوگوں کا ذکر کیا۔ ہارون رشید نے میری طرف حماد عزیزی کو بھیجا۔ مجھے ہتھکڑی لگا کر ہارون رشید کے دربار میں لایا گیا، خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا اور پھر وہاں سے نکال دیا گیا۔ اُس وقت میرے پاس 50 دینار بچے ہوئے تھے، ان دنوں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (عراق کے شہر) "رقہ" میں رہتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ 50 دینار سے میں نے امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی

کتابیں خرید لیں[1]۔[2]

امام محمد عَلَیْہِ الرَّحمَہ کی مجلس میں حاضری:

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے اصحاب سے فرماتے ہوئے سنا کہ "اگر شافعی تمہاری موافقت کرے تو اِس کے بعد کسی اور حجازی کی طرف سے تمہیں کسی مشقت و پریشانی کا سامنا نہیں ہو گا۔" ایک دن میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ خلیفہ کی ناراضی کی وجہ سے میں بہت زیادہ رنجیدہ و غمزدہ تھا اور میرا زادِ راہ بھی ختم ہو چکا تھا، جب میں اُن کے قریب جا کر بیٹھا تو انہوں نے دارالہجرہ (مدینے) والوں پر طعن کرنا شروع کر دیا۔ میں نے عرض کی: آپ شہر پر طعن کر رہے ہیں یا اُس کے مکینوں پر؟ بخدا! اگر آپ نے اِس کے مکینوں پر طعن کیا تو آپ کا طعن حضرت سیِّدُنا ابو بکر و حضرت سیِّدُنا عمر اور مہاجرین وانصار صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم پر ہے اور اگر آپ نے شہر پر طعن کیا تو یہ اُن کا شہر ہے جن کے صاع و مد (پیمانوں) میں برکت کی دعا رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی ہے اور آپ نے شہر مدینہ کو حرم بنایا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا کہ اُس کا شکار جائز نہیں،[3] تو آپ کس پر طعن کر رہے ہیں؟ حضرت امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اِس بات سے **اللہ** پاک کی پناہ کہ میں ان ہستیوں میں سے کسی پر طعن کروں یا ان کے شہر پر طعن کروں، میں تو وہاں کے موجودہ لوگوں کے ایک حکم پر طعن کر رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: وہ کون سا حکم ہے؟ فرمایا: گواہ کے ساتھ قسم کا لازمی ہونا۔ میں نے عرض کی: اس میں طعن کرنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: یہ حکم قرآن کریم کے خلاف ہے۔ میں نے عرض کی: تو کیا قرآنِ کریم کے خلاف آپ تک پہنچنے والی ہر خبر کو آپ ساقط کر دیں گے۔ فرمایا: یہی ضروری ہے۔

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ والدین کے لیے وصیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

---

[1]... جیسا کہ اسی کتاب کی روایت نمبر **13198** میں ہے: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بختی اونٹ کے بوجھ برابر علم حاصل کیا اور وہ سب میں نے بذاتِ خود سنا ہے۔

[2]... اس مقام سے کچھ عبارت حذف کی گئی ہے جس کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے اہلِ علم وہاں سے رجوع کریں۔

[3]... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ... الخ، ص ۵۴۴، حدیث: ۳۳۲۳

مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ... الخ، ص ۵۴۵، حدیث: ۳۳۱۷

تو وہ کچھ دیر تک سوچنے لگے، میں نے عرض کی: جواب دیجئے۔ فرمایا: یہ وصیت واجب نہیں۔ میں نے عرض کی: یہ کتابُ اللہ کے مخالف ہے؟ آپ نے کیسے کہا کہ یہ واجب نہیں؟ فرمایا: کیونکہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: لَا وَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ یعنی والدین کے لیے وصیت نہیں۔[1] میں نے عرض کی: آپ مجھے بتائیے کہ دو گواہ اللہ پاک کی طرف سے حتمی ہوتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: آپ اِس سے کیا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: اگر آپ کے گمان میں دو گواہ اللہ پاک کی طرف سے حتمی ہوتے ہیں اور کچھ نہیں تو پھر آپ کو یہی کہنا چاہیے کہ "اگر زانی زنا کرے اور دو گواہ اُس کے خلاف گواہی دے دیں تو شادی شدہ ہونے کی صورت میں سنگسار کیا جائے اور غیر شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں۔" انہوں نے فرمایا: یہاں یہ اللہ پاک کی طرف سے حتمی نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: اگر یہ حتمی نہیں تو احکامات کو اپنے مقامات میں رکھا جائے گا، زنا میں چار گواہ، اس کے علاوہ میں دو گواہ اور دیگر معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ہو گی۔ مطلب یہ کہ قتل کے معاملے میں دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے، پھر یہ کہ جب زنا کی گواہی میں بھی قتل کیا جاتا ہے اور قتل کی گواہی میں بھی قتل کیا جاتا ہے یہ بھی قتل ہے اور وہ بھی قتل مگر اِن دونوں کے احکام جدا جدا ہیں، اسی طرح اللہ پاک نے ہر حکم کو نازل فرمایا ہے جن میں سے کہیں چار گواہ تو کہیں دو، کہیں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی تو کہیں گواہ کے ساتھ قسم کا حکم ہے جبکہ آپ اِسے چھوڑ کر حکم دیتے ہیں۔

امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں اِسے چھوڑ کر کون سا حکم دیتا ہوں؟ میں نے عرض کی: اگر گھر کے سامان کی ملکیت کے بارے میں مرد اور عورت کا اختلاف ہو جائے تو آپ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہمارے اصحاب اِس معاملے میں فرماتے ہیں کہ جو چیزیں مردوں کے استعمال کی ہیں وہ مرد کی ہوں گی اور جو عورتوں کے استعمال کی ہیں وہ عورت کے لیے ہوں گی۔ میں نے عرض کی: یہ حکم اللہ پاک کی کتاب سے ہے یا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت سے؟ پھر میں نے پوچھا: اگر دو افراد کا کسی باغ کے متعلق اختلاف ہو جائے تو آپ اُس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہمارے اصحاب کے قول کے مطابق اگر کسی کے پاس گواہ نہ ہوں تو معاہدے کو دیکھیں گے کہ وہ زمین کہاں سے آئی ہے اور اُس کے مالک کے حق میں فیصلہ

[1]... ابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب لا وصیۃ لوارث، ۳/۳۱۰، حدیث: ۲۷۱۲، نحوہ

کیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: یہ حکم قرآن سے ہے یا سنت سے؟ پھر میں نے سوال کیا: آپ اُن دو افراد کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جن کی جھونپڑی ہو پھر اختلاف ہو جائے، اگر اُن کے پاس گواہ نہ ہوں تو آپ کس کے حق میں فیصلہ فرمائیں گے۔ انہوں نے فرمایا: اُس کے معاہدہ کرنے والے کو دیکھوں گا کہ وہ کس جہت سے معاہدہ کرنے والا ہے تو اُس کا فیصلہ کر دوں گا۔ میں نے عرض کی: یہ حکم کتابِ الٰہی سے ہے یا سنتِ نبوی سے؟ پھر میں نے پوچھا: اگر عورت کے بچہ جننے کے وقت دایہ کے علاوہ کوئی اور عورت موجود نہ ہو تو آپ اُس کی گواہی کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اکیلی دایہ کی گواہی جائز ہے، ہم اُسے قبول کریں گے۔ میں نے عرض کی: یہ حکم قرآن سے ہے یا سنت سے؟ میرے سوالات و معروضات سن کر آپ بڑے متعجب ہوئے۔ پھر میں نے ان کے حضور عرض کی: کیا آپ کسی ایسے فیصلے پر تعجب کریں گے جو حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا ہو اور عراق میں حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے کیا ہو اور قاضی شُرَیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی ایسا ہی فیصلہ کیا ہو۔

ہزار دینار کا عطیہ:

امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس وقت میرے پیچھے بیٹھا ایک شخص میری باتیں لکھ رہا تھا اور مجھے معلوم نہ تھا، اُس شخص نے خلیفہ ہارون رشید کے پاس جا کر وہ باتیں اُسے پڑھ کر سنا دیں۔ وہاں موجود ہرثمہ بن اَعْیَن جو ٹیک لگائے ہوئے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اُس شخص سے کہا: اِسے پھر پڑھو۔ یہ باتیں سن کر ہارون رشید نے پہلے تین باریوں کہا: **اللہ** پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سچ فرمایا۔ پھر حدیث سنائی کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قریش سے سیکھو، انہیں سکھاؤ نہیں اور قریش کو آگے رکھو اور اُن سے آگے مت بڑھو۔"[1] خلیفہ نے امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے زیادہ علم والا ہونے کی نفی نہیں کی۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یوں خلیفہ مجھ سے راضی ہو گیا اور مجھے 500 دینار دینے کا حکم دیا۔ ہرثمہ وہاں سے نکلے اور مجھے وہ حصہ دینے کے لیے چلے، میں بھی اُن کے پاس پہنچا، انہوں نے مجھے یہ سارا قصہ سنایا اور کہا: خلیفہ نے 500 دینار دینے کا کہا ہے اور ہم نے اِس میں اُتنے ہی مزید

---

[1] ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، ما ذکر فی فضل قریش، ۷/۵۴۵، حدیث: ۱

اضافہ کر دیئے۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بخدا! اس وقت سے پہلے میری ملکیت میں کبھی 1000 دینار نہیں آئے تھے اور میں ایک محتاج شخص تھا جسے **اللہ** پاک نے قاضی مصعب بن عَبْدُ اللہ کے ذریعے مال دار کر دیا۔

حدیث اور مسائل لکھنا:

﴿13186﴾... حضرت سَیِّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: میں اپنی والدہ کی گود ہی میں یتیم ہو گیا تھا، ماں کے پاس مُعَلِّم کو دینے کے لیے کچھ نہ تھا، البتہ مُعَلِّم اس بات پر راضی ہو گئے کہ اُن کے جانے کے بعد میں نگرانی کیا کروں۔ پھر جب میں نے قرآنِ کریم ختم کر لیا تو مسجد جانے لگا اور علما کے پاس بیٹھ کر حدیث اور مسئلے یاد کرنا شروع کر دیئے۔ مکہ مکرمہ میں ہمارا گھر وادی خیف میں تھا۔ میں کوئی چمکدار ہڈی دیکھتا تو اس پر حدیث اور مسئلہ لکھ لیتا تھا، جب وہ ہڈی بھر جاتی تو میں اُسے ایک پرانے گھڑے میں ڈال دیتا۔

لکھی ہوئی ہڈیوں سے مٹکے بھر گئے:

﴿13187﴾... حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن سلیمان قریشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ علم ہاتھ کی صفائی (لکھنے کے عمل) سے حاصل کیا ہے۔ میں اہلِ علم کی بارگاہوں میں بیٹھ کر حدیث و مسائل یاد کیا کرتا تھا، پھر میں نے چاہا کہ اس علم کو لکھ لوں، چونکہ ہمارا گھر مکے میں وادی خیف کے پاس تھا تو میں عام ہڈیاں اور کاندھوں کی ہڈیاں جمع کرتا تھا اور اُن پر لکھا کرتا تھا حتّٰی کہ اُن سے ہمارے گھر کے مٹکے بھر گئے۔

﴿13188﴾... حضرت سَیِّدُنا یونُس بن عَبْدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے لیے حضرت سَیِّدُنا ابن ابی ذئب اور حضرت سَیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی موت سے بڑھ کر کسی اور عالِم کی موت سخت نہیں تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر اپنے والد سے کیا تو انہوں نے فرمایا: میرا نہیں گمان کہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُن سے ملاقات کی تھی حتّٰی کہ وہ اُن پر ایسا افسوس کرتے۔

امام شافعی و امام محمد عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ کے درمیان مکالمہ:

﴿13189﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن عَبْدُ الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ایک بار حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے استفسار فرمایا:

ہمارے صاحب زیادہ علم والے ہیں یا تمہارے صاحب؟ میں نے عرض کی: آپ بڑائی جتانا چاہتے ہیں یا انصاف کی بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: انصاف ہی کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کی: آپ حضرات کے نزدیک دلیل و حجت کیا ہے؟ فرمایا: قرآن، سنت، اجماع اور قیاس۔ میں نے عرض کی: آپ کو اللہ پاک کی قسم! ہمارے صاحب کتابُ اللہ کو زیادہ جانتے ہیں یا آپ کے صاحب؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے اللہ کریم کی قسم دی ہے تو آپ کے صاحب۔ میں نے عرض کی: ہمارے صاحب سُنّتِ رسول کا زیادہ علم رکھتے ہیں یا آپ کے صاحب؟ انہوں نے فرمایا: آپ کے صاحب۔ میں نے عرض کی: ہمارے صاحب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اقوال کو زیادہ جانتے ہیں یا آپ کے صاحب؟ فرمایا: آپ کے صاحب۔ میں نے عرض کی: کیا اب قیاس کے علاوہ کچھ باقی بچا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: پھر حق یہ ہے کہ آپ سے زیادہ قیاس کرنے والے ہم ہوں کیونکہ قیاس اصولوں پر کیا جاتا ہے تاکہ اُس کی پہچان ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اپنے "صاحب" سے مراد حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔

سیِّدُنا امام محمد کا سیِّدُنا امام مالک سے احادیث سننا:

﴿13190﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت بابرکت میں تین سال اور کچھ عرصہ رہا اور میں نے اُن سے لفظ بلفظ 700 سے زیادہ احادیث مبارکہ سنی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سنی ہوئی احادیث کریمہ بیان کرتے تو سننے والوں سے آپ کا گھر بھر جاتا اور لوگ اس کثرت سے آتے کہ جگہ تنگ پڑ جاتی اور جب کسی اور کی روایات بیان کرتے تو بہت کم لوگ آتے، اسی لیے آپ فرمایا کرتے: میں تم سے زیادہ اپنے بڑوں کی بُرائی کرنے والوں کو نہیں جانتا۔ میں جب حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حدیثیں تم سے بیان کرتا ہوں تو تم میرا پورا گھر بھر دیتے ہو اور جب میں تمہارے بڑوں کی روایات تمہیں سناتا ہوں تو تم بادلِ ناخواستہ آتے ہو۔

اشعار کی تلاش چھوڑ کر طلب علم دین:

﴿13191﴾... حضرت سیِّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں چھوٹی عمر میں اشعار تلاش کر کر کے لکھتا رہتا تھا، ایک دن میں مکہ مکرمہ میں یا مکے کی ایک سمت میں جا رہا تھا کہ میں نے کسی پکارنے والے کو سنا جو کہہ رہا تھا: "اے محمد بن ادریس! تم علم حاصل کرو۔" میں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا مگر پھر میں نے علم حاصل کرنا شروع کر دیا اور میں پھٹے پرانے کپڑوں کے ٹکڑوں پر علم کی باتیں لکھ کر مٹکے میں ڈال دیا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ بھر گیا۔ میں یتیم تھا اور میری والدہ ماجدہ کے پاس تعلیمی اخراجات کے لیے کچھ بھی نہیں تھا، پھر میرے ایک چچا کو یمن کا قاضی بنایا گیا تو میں بھی اُن کے ساتھ چلا گیا۔

یمن، مدینہ اور عراق کا سفر:

پھر جب میں یمن سے واپس لوٹا تو حضرت مسلم بن خالد زنجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے مجھے جواب نہ دیا اور وہاں موجود لوگوں میں سے کسی نے کہا: یہ ہمارے پاس آئے تو ہم نے سوچا کہ یہ ٹھیک ہیں مگر انہوں نے تو خود کو بگاڑ دیا ہے۔ فرماتے ہیں: پھر میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے انہیں سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا: اَبُوعَبْدُ اللہ! تمہارے معاملے کی ہمیں خبر پہنچی ہے اور اچھی بات ہی پہنچی ہے لہٰذا اب واپس مت جانا۔ فرماتے ہیں: پھر میں مدینہ طیبہ چلا گیا، وہاں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کتاب "موطا" سنائی۔ پھر میں عراق چلا گیا اور حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں وہاں اُن کے شاگردوں سے مناظرہ کیا کرتا تھا تو انہوں نے امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے میری شکایت کی اور کہا: یہ حجازی ہمارے اقوال میں عیب نکالتا ہے اور ہمیں خطا کرنے والا بتاتا ہے۔ چنانچہ،

امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مناظرہ:

انہوں نے اِس شکایت کا مجھ سے تذکرہ کیا تو میں نے عرض کی: ہم تو صرف تقلید کرنا ہی جانتے تھے، پھر جب ہم آپ لوگوں کے پاس آئے تو آپ حضرات کو فرماتے سنا کہ "محض تقلید نہ کرو بلکہ حق کی تلاش اور دلائل کی جستجو بھی کرو۔" تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے مناظرہ کرو۔ میں نے عرض کی: میں آپ کے شاگردوں سے

مناظرہ کرتا ہوں اور آپ سنتے رہیے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں، مناظرہ مجھ ہی سے کرو۔ میں نے عرض کی: ٹھیک ہے۔ انہوں نے فرمایا: آپ سوال کریں گے یا میں کروں؟ میں نے عرض کی: جیسے آپ چاہیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی سے لکڑی کے ستون زبردستی چھین کر اُن پر مکان تعمیر کرلے پھر وہ مستحق آجائے اور اپنے حق کا مطالبہ کرے تو آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: اُسے ستونوں اور اُن کی قیمت کے درمیان اختیار دیا جائے گا، پھر اگر وہ ستونوں کا ہی مطالبہ کرے تو مکان گرایا جائے اور ستون نکال کر اُس مالک کے سپرد کیے جائیں۔

پھر انہوں نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی سے لکڑی چھین لے اور کشتی بنانے میں اُسے استعمال کرے اور کشتی سمندر میں بھی اتار دے، پھر اُس لکڑی کا مالک آکر مطالبہ کرے تو اِس بارے میں آپ کیا کہیں گے؟ میں نے عرض کی: کشتی کو کسی قریب ترین بندرگاہ پر لایا جائے اور حق دار کو لکڑی اور اُس کی قیمت میں اختیار دیا جائے، اگر وہ قیمت قبول کرلے تو ٹھیک ورنہ کشتی کو توڑ کر لکڑی اُس کے مالک کے سپرد کی جائے۔ پھر انہوں نے فرمایا: آپ اُس شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جو کسی سے ریشمی دھاگا غصب کرکے اپنا زخم سی لے، پھر دھاگے کا مالک آکر مطالبہ کرے؟ میں نے عرض کی: اُسے دھاگے کی قیمت ملے گی۔ یہ سن حضرت امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور آپ کے شاگردوں نے تکبیر کہی اور بولے: اے حجازی! آپ نے اپنا موقف چھوڑ دیا۔ میں نے عرض کی: ذرا ٹھہریئے! جلدی مت کیجئے! اچھا یہ بتایئے کہ اگر مکان کا مالک اپنا مکان گرا کر ستون اُس کے مالک کے حوالے کرے اور اُسے قیمت نہ دینا چاہے تو حاکم وقت اُسے اِس سے روک سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ پھر میں نے عرض کی: اگر کشتی کا مالک چاہے کہ کشتی توڑ کر لکڑی اُس کے مالک کے سپرد کر دے تو کیا سلطان اُسے اس سے منع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: اگر زخم والا اپنا زخم پھاڑ کر وہ ریشمی دھاگا جس سے اس نے زخم کی سلائی کی تھی مالک کو لوٹانا چاہے تو کیا حاکم اُسے اِس سے روک سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: تو پھر آپ ایک ناجائز کو ایک جائز پر کیسے قیاس کرسکتے ہیں۔

فقہی بصیرت:

﴿13192﴾... حضرت سیِّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیان

فرمایا: میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ حالتِ یتیمی میں تھا، اُن کے پاس معلم کو دینے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ اس کے بعد وہی پچھلی روایت والی باتیں اور امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ مناظرے کا ذکر کیا اور مزید یہ بیان فرمایا: امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے عرض کی: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ ایک جائز پر ایک حرام کو قیاس کریں گے، یہ اس پر حرام ہے اور وہ اُس کے لیے جائز ہے۔ انہوں نے فرمایا: آپ کشتی کے ساتھ کیا کریں گے؟ میں نے عرض کی: میں کشتی والے کو حکم دوں گا کہ وہ اپنی قریب ترین بندرگاہ پر کشتی کو لے کر آئے کہ جہاں کشتی تباہ ہو نہ اُس کے سوار ہلاک ہوں، پھر میں وہ لکڑی کا تختہ نکال کر اس کے مالک کے سپرد کر دوں گا اور کشتی والے سے کہوں گا کہ اپنی کشتی ٹھیک کرے اور چلا جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا: ”نہ تکلیف اٹھاؤ اور نہ تکلیف پہنچاؤ۔“[1] میں نے عرض کی: اُسے کس نے تکلیف پہنچائی؟ بلکہ وہ خود اپنے آپ کو تکلیف دینے والا ہے۔ پھر میں نے پوچھا: اگر کوئی شخص کسی کی لونڈی غصب کر لے اور اس کے ہاں لونڈی دس لڑکے جنے جو سب کے سب قرآن پڑھ لیں اور منبروں پر خطبے دیں اور مسلمانوں کے مابین فیصلے کرنے والے ہوں، پھر لونڈی کا اصل مالک دو عادل گواہوں سے ثابت کر دے کہ اِس شخص نے یہ لونڈی غصب کی تھی جس نے اِن لڑکوں کو جنم دیا ہے، بتائیے آپ اِس کا کیا فیصلہ فرمائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں اُس اولاد کے لیے یہ فیصلہ کروں گا کہ یہ لڑکے لونڈی کے مالک کے غلام ہیں اور لونڈی کو مالک کے سپرد کروں گا۔ میں نے عرض کی: آپ کو **اللہ** پاک کی قسم! یہ بتائیے کہ ان دونوں میں سے کس میں تکلیف زیادہ ہے، اولاد کو غلام بنا کر لوٹانے میں یا لکڑی کا ایک تختہ اکھاڑنے میں؟

نجران کے والی:

﴿13193﴾... حضرت سیِّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے نجران کا والی بنایا گیا جہاں بنو حارث اور ثقیف کے آزاد کردہ غلام رہتے تھے۔ میں نے ان سب کو جمع کر کے کہا: تم اپنے میں سے سات افراد منتخب کر لو، وہ جس گواہ کو معتبر کہیں گے وہ معتبر ہو گا اور جس میں خامی نکال کر رد کریں گے وہ ناقابل اعتبار ہو گا تو انہوں نے اپنے میں سے سات افراد میرے لیے جمع کر دیئے۔ پھر جب میں فیصلے کے

[1]... ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب من بنی فی حقہ... الخ، ۳/۱۰۶، حدیث: ۲۳۴۱

لیے بیٹھتا تو فریقوں سے کہتا کہ آجاؤ، جب گواہ میرے سامنے گواہی دیتے تو میں اُن سات افراد کی طرف دیکھتا، اگر وہ گواہوں کو معتبر قرار دیتے تو اُس کی گواہی قبول ہوتی اور اگر رد کر دیتے تو میں کہتا: مزید گواہ لے کر آؤ، پھر جب میں مطمئن ہو کر فیصلہ لکھنا شروع کرتا تو وہ جاری ہونے والے فیصلہ کو دیکھ کر کہتے: یہ زرخیز زمینیں اور اموال جن میں ہمارے خلاف فیصلہ ہو رہا ہے ہماری نہیں بلکہ یہ تو ہمارے ہاتھوں میں خلیفہ منصور بن مہدی کی زمینیں ہیں۔ تو میں کاتب سے کہتا: "لکھو، اِن اوراق میں جس کے خلاف میرا فیصلہ لکھا گیا ہے وہ فلاں بن فلاں یہ اقرار کرتا ہے کہ یہ زمین یا مال جس کے متعلق میں نے اس کے خلاف فیصلہ کیا ہے یہ اُس کی نہیں بلکہ یہ اُس کے ہاتھ میں خلیفہ منصور بن مہدی کی ہے اور جب تک یہ قائم ہے اِبْنِ مہدی اِس کا دعویٰ کر سکتا ہے۔"

یہ دیکھ کر وہ لوگ مکہ مکرمہ چلے گئے اور میرے خلاف مسلسل سازشیں کرتے رہے حتّٰی کہ مجھے عراق بھیج دیا گیا، وہاں مجھ سے کہا گیا: آپ اہلِ علم کے ساتھ بیٹھیں۔ تو میں نے غور و فکر کیا کہ میرا یہاں کسی بڑے سے اختلاف ضرور ہو گا اور وہاں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے مرتبے پر فائز تھے۔ چنانچہ میں نے اُن کی کتب کو لکھا اور اُن کے اقوال و آراء کی معرفت حاصل کی، پھر جب وہ مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تو میں اُن کے شاگردوں سے مناظرہ کیا کرتا تھا۔

بہت بڑے سخی:

﴿13194﴾... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن سواد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں زندگی میں تین بار دیوالیہ پن کا شکار ہوا ہوں۔ میں نے اُن ایام میں چھوٹی بڑی چیزیں اور اپنی بیٹی اور بیوی کے زیور فروخت کیے مگر کبھی کوئی چیز گروی نہیں رکھی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھانے اور درہم و دینار کے معاملے میں لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے۔

چھوٹی عُمر سے ہی علم کی جستجو:

﴿13195﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عَبْدُ اللہ بن عبد الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: مجھے میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے پاس کچھ بھی مال نہیں تھا۔ میں چھوٹی عمر سے ہی علم کی

جستجو میں رہتا تھا، میں اس سلسلے میں سرکاری دفتر جا کر لکھنے کے لیے استعمال شدہ اوراق بطور ہبہ طلب کیا کرتا تھا۔

﴿13196﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن سواد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: مجھے دو چیزوں میں بڑی دلچسپی تھی: (۱) تیر اندازی اور (۲) علم حاصل کرنا۔ میں نے تیر اندازی میں اس قدر مہارت حاصل کی کہ دس تیر چلاتا تو دس کے دس نشانے پر لگتے۔ راوی کہتے ہیں کہ علم کے حوالے سے آپ خاموش رہے تو میں نے عرض کی: اللہ پاک کی قسم! علم میں تو آپ اپنی تیر اندازی سے بھی بڑھ کر ہیں۔

علم نجوم میں مہارت:

﴿13197﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے نواسے کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد صاحب نے بتایا: ابتدا میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه علم نجوم میں نظر کیا کرتے تھے اور آپ جب بھی کسی فن میں نظر کرتے تو اس میں فوقیت لے جاتے۔ ایک دن آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت کو دردِ زہ (بچہ پیدا ہونے کا درد) ہوا، آپ نے حساب لگا کر بتایا: یہ عورت ایک کانی بچی کو جنم دے گی جس کی شرم گاہ پر کالا تل ہو گا اور فلاں فلاں وقت میں فوت ہو گی۔ چنانچہ، اُس نے ایسی ہی بچی کو جنم دیا اور ایسا ہی ہوا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔ اس کے بعد آپ نے خود سے تہیہ کر لیا کہ آئندہ کبھی علم نجوم میں غور و فکر نہیں کریں گے اور آپ نے اپنے پاس موجود علم نجوم کی کتابیں دفن کر دیں۔

امام محمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے علم حاصل کرنا:

﴿13198﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے بختی اونٹ کے بوجھ برابر علم حاصل کیا اور وہ سب میں نے بذاتِ خود سنا ہے۔

﴿13199﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو سریج رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو فرماتے سنا: میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی کتابوں پر 60 دینار خرچ کئے اور پھر میں نے اُن میں غور و فکر کیا تو مسئلے کے ساتھ ایک حدیث پاک درج کی۔

فہم وفراست کی کتابوں کو جمع کرنا:

﴿13200﴾... حضرت سیّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے فہم وفراست پر مشتمل کتب کی تلاش میں یمن کا سفر کیا حتّٰی کہ اُن کتابوں کو لکھ کر جمع کر لیا۔

ہم عُمَر یا چھوٹے سے حدیث لینے میں جھجک نہیں:

﴿13201﴾... حضرت سیّدُنا احمد بن سنان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیّدُنا ابنِ عجلان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حدیث شریف لکھی کہ انہوں نے علی بن یحییٰ بن خلاد سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ ”رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو مسجد کے کونے میں دیکھا تو اُس سے فرمایا: لوٹ جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔“[1] پھر حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہی حدیث پاک حسین الشغ کی روایت سے لکھی کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے اور انہوں ابنِ عجلان سے روایت کی۔ حضرت سیّدُنا ابو محمد بن ابو حاتم فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صحیح حدیث کی تلاش کی حرص میں اپنی ضرورت کی یہ حدیث ایسے شخص سے بھی لکھی جس نے حضرت یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت کی تھی اور ایسے شخص سے حدیث لکھنے میں بددلی وبیزاری نہیں دکھائی جو آپ کا ہم عمر تھا یا عمر میں آپ سے چھوٹا تھا اور شاید اُس وقت حضرت یحییٰ بن سعید حیات تھے مگر آپ نے اس بات کی کوئی پروانہ فرمائی۔

امام شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی برکت:

﴿13202﴾... خلیفہ ہارون رشید کے دربان فضل بن ربیع کا بیان ہے: میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا تو دیکھا کہ اُن کے سامنے تلواروں کا بنڈل اور سزا دینے کے دیگر آلات رکھے ہوئے ہیں۔ خلیفہ نے مجھ سے کہا: اے فضل! میں نے کہا: امیر المؤمنین! میں حاضر ہوں۔ کہا: اِس حجازی یعنی حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو میرے پاس لے آؤ۔ میں نے دل میں کہا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ، یہ بندہ تو گیا۔ پھر میں حضرت سیّدُنا امام شافعی

[1] ...بخاری، کتاب الاستئذان، باب من رد فقال علیک السلام، ۴/ ۱۷۲، حدیث: ۶۲۵۱

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: خلیفہ نے آپ کو بلایا ہے۔ فرمایا: میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ نماز پڑھ کر آپ اپنے خچر پر سوار ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہارون رشید کے دربار کی طرف چل پڑے۔ جب ہم پہلی دہلیز سے داخل ہوئے تو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی، پھر جب دوسری دہلیز میں داخل ہوئے تو آپ نے پھر اپنے ہونٹوں کو ہلایا۔ پھر جیسے ہی ہم خلیفہ ہارون رشید کے سامنے پہنچے تو وہ آپ کے لیے کھڑا ہو گیا گویا آپ سے ڈر رہا ہو، پھر اُس نے آپ کو اپنی جگہ پر بیٹھایا اور خود آپ کے سامنے بیٹھ کر معذرت کرنے لگا اور اُس کے وزرا و عمائدین حیرت میں کھڑے سزا کے آلات کو دیکھ رہے تھے جبکہ خلیفہ آپ کے سامنے بیٹھا تھا پھر وہ دونوں کافی دیر تک گفتگو میں مشغول رہے۔

پھر خلیفہ نے آپ کو جانے کی اجازت دی اور مجھ سے کہا: اے فضل!۔ میں نے کہا: امیرُ المؤمنین! میں حاضر ہوں۔ خلیفہ نے کہا: ان کے ساتھ دس ہزار درہم کا تھیلا لے جاؤ۔ تو میں نے دراہم کا تھیلا اٹھالیا، پھر جب ہم پہلی دہلیز تک پہنچے تو میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ پر خلیفہ کے غصہ کو رضامندی میں تبدیل کر دیا، آپ مجھے بتائیے کہ آپ نے خلیفہ کے سامنے کیا پڑھا کہ وہ راضی ہو گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے فضل!۔ میں نے عرض کی: اے سردارِ عالَم! میں حاضر ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے یہ بات لے لو اور اسے اچھی طرح یاد کر لو، پہلے یہ آیت پڑھو:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ (پ۳، اٰل عمران: ۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: **اللہ** نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

پھر یوں دعا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ قُدُسِكَ وَبِبَرَكَةِ طَهَارَتِكَ وَبِعَظَمَةِ جَلَالِكَ مِنْ كُلِّ عَاهَةٍ وَّاٰفَةٍ وَّطَارِقِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ مِّنْكَ يَا رَحْمٰنُ اَللّٰهُمَّ بِكَ مَلَاذِیْ قَبْلَ اَنْ اَلُوْذَ وَبِكَ غِيَاثِیْ قَبْلَ اَنْ اَغُوْثَ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْفَرَاعِنَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ مَغَالِيْظُ الْجَبَابِرَةِ ذِكْرُكَ شِعَارِیْ وَثَنَاؤُكَ دِثَارِیْ اَنَا فِیْ حِرْزِكَ لَيْلِیْ وَنَهَارِیْ وَنَوْمِیْ وَقَرَارِیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اضْرِبْ عَلَیَّ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَقِنِیْ وَاَغْنِنِیْ بِخَيْرٍ مِّنْكَ يَا رَحْمٰنُ **ترجمہ:** اے **اللہ** پاک! میں ہر مصیبت اور آفت سے تیرے نورِ قُدُس، پاکیزہ برکت اور تیرے عظیم جلال کی

پناہ مانگتا ہوں۔اے رحمتوں والے مولا! تیری جانب سے خیر وبھلائی لانے والے کے سوا اذیت پہنچانے والے جن اور انسان سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔اے **اللہ** پاک! کہیں اور پناہ تلاش کرنے سے پہلے تو ہی میری جائے پناہ ہے اور کسی اور سے مدد طلب کرنے سے قبل تو ہی میرا مددگار ہے۔اے وہ جس کے سامنے وقت کے فرعونوں اور ظالم وجابر لوگوں کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں! تیرا ذکر میرا شعار ہے اور تیری حمد وثنا میرا اوڑھنا بچھونا ہے اور میرے صبح وشام اور نیند وقرار سب تیری حفاظت میں ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مجھ پر اپنی حفاظت کے شامیانے تانے رکھ،اے سب سے بڑھ کر رحمت فرمانے والے!میری حفاظت فرما اور مجھے اپنی خیر سے مالامال کردے۔

فضل بن ربیع کہتے ہیں:میں نے یہ دعا لکھ کر اپنی قبا کی پٹی میں رکھ لی،ہارون رشید اکثر مجھ پر غصہ کیا کرتا تھا،اب جب بھی وہ غصہ ہونے لگتا ہے میں اسے پڑھ لیتا ہوں تو وہ راضی وخوش ہوجاتا ہے،پس یہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی برکتوں سے پایا ہے۔

بادشاہِ وقت کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا:

﴿13203﴾... حضرت فضل بن ربیع بیان کرتے ہیں کہ ایک دن خلیفہ ہارون رشید میرے پاس کھڑے تھے، انہوں نے غصے میں مجھ سے پوچھا:فضل! یہ حجازی یعنی امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہاں ہے؟میں نے کہا:وہ یہیں شہر میں ہیں۔خلیفہ نے کہا:انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ۔تو میں غم وملال کی کیفیت میں وہاں سے نکلا کیونکہ میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فصاحت وعلمی مہارت اور عقل کی وجہ سے اُن سے محبت رکھتا تھا۔میں اُن کے دروازے پر پہنچا اور میں نے کسی سے کہا کہ دروازہ کھٹکھٹائے،آپ چونکہ نماز پڑھ رہے تھے لہٰذا کھنکار کر نماز میں ہونے کی اطلاع دی،میں وہاں کھڑا ہوگیا،نماز سے فارغ ہو کر آپ نے دروازہ کھولا تو میں نے عرض کی: خلیفہ نے آپ کو بلایا ہے۔فرمایا:میں چلتا ہوں۔یہ کہہ کر تازہ وضو کیا،چادر اوڑھی اور گھر سے چل پڑے یہاں تک کہ ہم خلیفہ کے دربار تک پہنچ گئے۔آپ سے ہمدردی کے سبب میں نے عرض کی:اے اَبُوعَبْدُاللہ!آپ یہیں ٹھہریئے!میں آپ کے لیے اجازت لے آتا ہوں۔میں خلیفہ کے پاس گیا تو وہ ابھی تک غصے میں بھرا ہوا تھا،دیکھتے ہی پوچھا:حجازی کہاں ہے؟میں نے کہا:پہنچا ہی چاہتے ہیں۔پھر میں آپ کے پاس گیا تو آپ کھڑے ہوگئے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اپنے ہونٹ ہلانے لگے۔

خلیفہ نے جب حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا تو آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کیا، آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور بہت زیادہ خندہ پیشانی کا مظاہرہ کیا اور ہشاش بشاش ہو گیا اور عرض کرنے لگا: آپ ہماری ملاقات کو کیوں نہیں آتے؟ یا یہ کہا: آپ ہمارے ہاں تشریف کیوں نہیں لاتے؟ اور خلیفہ نے آپ کو بیٹھایا اور دونوں کچھ دیر تک باتیں کرتے رہے۔ پھر اُس نے آپ کو دینار کا تھیلا پیش کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے اِس کی حاجت نہیں۔ فضل بن ربیع کہتے ہیں: اُس وقت میں نے آپ کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو آپ چپ ہوگئے اور خلیفہ نے حکم دیا کہ آپ کو گھر تک چھوڑ کر آؤں۔ چنانچہ ہم وہاں سے نکلے تو درہم و دینار کا تھیلا آپ کے ساتھ تھا، آپ نے وہ رقم دائیں بائیں بانٹنا شروع کر دی اور گھر پہنچے تک آپ کے پاس ایک بھی دینار نہیں تھا۔

جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو میں نے عرض کی: آپ اپنے لیے میری محبت کو جان چکے ہیں، آپ کو اُس ذات کی قسم جس نے خلیفہ کا غصہ آپ سے دور کر دیا! مجھے ضرور بتائیے کہ اس کے پاس داخل ہوتے وقت آپ کیا پڑھ رہے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے حدیث شریف بیان کی کہ غزوۂ اَحزاب کے دن حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۫ (پ۳، اٰل عمران: ۱۸، ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں بھی اُس بات کی گواہی دیتا ہوں جس کی اللہ پاک نے گواہی دی ہے اور اِس گواہی کو میں اللہ پاک کے پاس بطورِ امانت رکھواتا ہوں، یہ امانت باری تعالٰی کے پاس محفوظ رہے گی جسے وہ قیامت کے دن مجھے لوٹا دے گا۔ پھر یوں دعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ قُدْسِكَ وَعَظِیْمِ بَرَكَتِكَ وَعَظَمَةِ طَهَارَتِكَ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ وَّمِنْ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

غِيَاثِيْ بِكَ اَسْتَغِيْثُ وَاَنْتَ مَلَاذِيْ بِكَ اَلُوْذُ وَاَنْتَ عِيَاذِيْ بِكَ اَعُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَنِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ اَنَا فِيْ حِرْزِكَ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَنَوْمِيْ وَقَرَارِيْ وَظَعْنِيْ وَاَسْفَارِيْ وَحَيَاتِيْ وَمَمَاتِيْ ذِكْرُكَ شِعَارِيْ وَثَنَاؤُكَ دِثَارِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ تَشْرِيْفًا لِعَظَمَتِكَ وَتَكْرِيْمًا لِسُبُحَاتِ وَجْهِكَ اَجِرْنِيْ مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِكَ وَاضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَجُدْ عَلَيَّ مِنْكَ بِخَيْرٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ **ترجمہ:** اے اللہ پاک! میں ہر مصیبت اور آفت سے تیرے پاک نور، بڑی برکت اور عظیم پاکیزگی کی پناہ مانگتا ہوں اور خیر و بھلائی لانے والے کے سوا دن رات کی اذیتوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ پاک! تو ہی میرا مددگار ہے میں تجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں، تو ہی میری پناہ گاہ ہے میں تیری ہی حفاظت میں آتا ہوں اور تو ہی میری جائے پناہ ہے میں تیری ہی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے وہ ذات جس کے سامنے جابروں اور ظالموں کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں! میں تیری طرف سے آنے والی ذلت ورسوائی سے، پردہ پوشی کے ختم ہونے سے، تیرا ذکر بھلادینے سے اور تیرا شکر چھوڑ دینے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میرے شب وروز، میری نیند و قرار، میرا چھوٹا بڑا سفر اور میری زندگی و موت تیری حفاظت میں ہے۔ تیرا ذکر میرا طریقہ ہے اور تیری حمد و ثنا میرا اوڑھنا بچھونا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے اور تیری عظمتوں اور انوار و تجلیات کی بزرگی کے لحاظ سے تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! مجھے رسوائی اور بندوں کے شر سے بچا، مجھے پر اپنی حفاظت کے شامیانے تانے رکھ، مجھے اپنی تدبیر کی حفاظت میں لے لے اور مجھے اپنی جانب سے بھلائی عطا فرما۔[1]

فضل بن ربیع کہتے ہیں: میں نے یہ دعا یاد کرلی تو پھر کبھی ہارون رشید مجھ پر غصہ نہ ہوا، یہ حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی پہلی برکت تھی۔

لغت، عربی اور شعر کا علم:

﴿13204﴾... حضرت سیّدنا اسماعیل بن حبال حمیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ایک معزز شخص تھے، آپ اپنے بچپن میں لغت، عربی، فصاحت اور شعر کا علم حاصل کیا کرتے تھے اور آپ خانہ بدوش عرب قبائل میں بکثرت جایا کرتے اور وہاں سے علاقائی ادب حاصل کرتے۔ ایک دن آپ

1 ... کنز العمال، کتاب الغزوات والوفود، باب غزواته...الخ، الجزء العاشر، ۵/ ۲۰۵، حدیث: ۳۰۰۸۲

عرب کے ایک محلے میں تھے کہ ایک دیہاتی نے آکر پوچھا: آپ اُس عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جسے ایک دن حیض آتا ہے اور ایک دن پاک رہتی ہے؟ آپ نے فرمایا: لَا اَدْرِیْ یعنی میں نہیں جانتا۔ دیہاتی نے کہا: بھتیجے! تمہارے لیے اعلیٰ علوم اِن ادنیٰ علوم سے بہتر ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اِن علوم سے اُن اعلیٰ علوم کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں نے اِس کا پختہ عزم کر رکھا ہے اور توفیق دینے والی رب کریم کی ذات ہے اور میں اُسی سے مدد چاہتا ہوں۔

پھر آپ حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث میں اچھے، مجلس میں سچے اور اپنے درس میں یکتا تھے۔ الغرض حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اور اُن کے شاگردوں پر برتری چاہی تو حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کو ڈانٹا لیکن اس ڈانٹ کے باوجود بھی آپ کو ادب واحترام کا پیکر پایا۔ چنانچہ، آپ کو اپنے شاگردوں پر فوقیت دی اور اپنی قربتِ خاص سے نوازا، آپ اُن کے وصال تک اُن کے ساتھ رہے۔ پھر یمن چلے گئے اور وہاں ایک باغی نے خلیفہ ہارون رشید کے خلاف بغاوت کر رکھی تھی۔ آپ نے اُس پر تنقید کی، اُس کے مددگاروں سے اعراض کیا اور اُس کے مخالفین کو عزت دی۔ جب اپنے متعلق کہی گئی یہ باتیں اُس خارجی تک پہنچیں تو اُس نے آپ کو بلا بھیجا اور وہ آپ کے قتل کا ارادہ کر چکا تھا مگر جب اُس نے آپ کی گفتگو سنی اور اُس پر آپ کا شرف وفضیلت اور پاکدامنی ظاہر ہوئی تو اُس نے آپ سے درگزر کیا اور آپ کو یمن کا قاضی بننے کی پیش کش کی لیکن آپ نے اِس سے معذرت کر لی۔

بادشاہ کی پکڑ سے خلاصی:

پھر ہارون رشید نے اپنا لشکر اُس باغی کی طرف بھیجا، جس نے اُسے گرفتار کرکے خلیفہ کے دربار میں پیش کر دیا اور حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اُس کے ساتھ گرفتار کر لیے گئے، جب یہ دونوں خلیفہ کے سامنے پیش کیے گئے تو اُس نے اِن کے قتل کا حکم دے دیا۔ اُس وقت حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: اے مسلمانوں کے خلیفہ! پہلے آپ میری بات سن لیجئے اور اپنی سزا کو میری گفتگو کے بعد رکھئے اور پھر جو سختی وشدت میرے لیے بنتی ہو وہ مجھ پر کیجئے گا۔ خلیفہ نے کہا: ٹھیک ہے، آپ کہیے۔ پس آپ نے اُسے پورا واقعہ سنایا اور اپنے شرف سے اُسے آگاہ کیا اور ایسا کلام کیا جسے ہارون رشید نے پسند کیا اور اُن باتوں کو دہرانے کا کہا تو

آپ نے اور بھی میٹھے الفاظ میں اُن باتوں کو دہرایا۔ اس پر ہارون رشید نے کہا: **اللہ** پاک میرے خاندان میں آپ جیسوں کی کثرت فرمائے۔ اُس وقت حضرت سیِّدُنا محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی دربار میں موجود تھے۔ ہارون رشید نے آپ کو کچھ نہ کہا اور آپ کا راستہ چھوڑ دیا۔

امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں ٹھہرنا:

پھر آپ کچھ دن امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مہمان رہے۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اُن کی اور حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتابیں دیکھنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے تین راتوں کی اجازت عطا فرمائی۔ آپ نے ناممکن سمجھا کہ لکھنے والے تین راتوں میں سب نقل کر دیں لہٰذا جتنا آپ نے چاہا لکھنے والوں نے لکھ کر دے دیا۔ پھر آپ ملک شام چلے گئے اور وہاں ایک مدت تک قیام کیا اور پہلے حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اقوال کے خلاف لکھا اور پھر حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا رد لکھنے کے لیے استخارہ کیا اور خواب میں اجازت کا اشارہ پا کر اُن کے رد میں 15 جز تحریر فرمائے۔

مصر کی جامع مسجد میں درس:

پھر آپ مصر چلے گئے وہاں دار القضاء حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تھا جہاں اُن کے اصحاب فیصلہ کیا کرتے تھے اور اُن کی کتاب موطا سے اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے، انہوں نے جب آپ کو دیکھا تو بڑے خوش ہوئے مگر جب آپ نے اُن کی مخالفت کی تو انہوں نے آپ پر چڑھائی کر دی اور آپ کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ یہ معاملہ اُن کے حاکم تک پہنچا تو اُس نے سب کو اپنے پاس جمع کر لیا اور جب اُس نے آپ کا کلام سنا اور ظاہر ہوا کہ آپ دوسروں پر فضیلت رکھتے ہیں تو اُس نے آپ کو اُن پر ترجیح دی اور آپ کو جامع مسجد میں درس کے لیے بیٹھنے کا کہا اور دربان کو حکم دیا: یہ جس وقت بھی تشریف لائیں انہیں نہ روکا جائے۔

یوں دن بدن آپ کو شہرت ملتی گئی اور آپ کے شاگردوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا، یہاں تک کہ ہارون رشید نے ایک مسئلہ کھڑا کر دیا اور اُس نے لوگوں کو اُس کی طرف بلانا شروع کر دیا حالانکہ فقہاء نے اُس مسئلے کو چھپانے کا فرمایا تھا، الغرض لوگوں نے خلیفہ کی دعوت کو قبول کیا اور کسی نے خوشی سے تو کسی نے مجبور ہو کر بات مان لی۔ یہی مسئلہ جب حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے آیا تو آپ نے غور و فکر کرنے کے بعد فرمایا: **اللہ**

پاک کی قسم: امیر المؤمنین حق سے غافل ہیں اور اِس راہ میں خطا کر بیٹھے ہیں اور اللہ پاک کا حق ہمارے لیے خلیفہ کے حق سے بڑا اور زیادہ لازم ہے اور یہ اُس کے خلاف ہے جس پر حضراتِ صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان تھے اور یہ ائمہ اور بعد والوں کے عقیدے سے بھی ٹکراتا ہے۔ آپ نے یہ باتیں لکھ کر ہارون رشید کو بھی بھیج دیں۔ اِس پر ہارون رشید نے آپ کو گرفتار کرنے کے اَحکامات جاری کر دیئے۔ چنانچہ، آپ کو گرفتار کر کے خلیفہ کے دربار میں پیش کر دیا گیا، آپ کو ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا۔

پھر حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور بشر مریسی اکٹھے دربار میں پہنچے تو ہارون رشید نے اُن سے کہا: جس قریشی نے ہمارے مسئلے میں ہماری مخالفت کی وہ بیڑیوں میں جکڑا ہماری قید میں ہے، آپ دونوں حضرات اس کے متعلق کیا رائے دیتے ہیں۔ امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خلیفہ! ہمیں تو یہ بات بھی پہنچی ہے کہ انہوں نے اپنے امام (امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) سے بھی اختلاف کیا ہے اور اُن کا رد لکھا ہے اور ہمارے امام (حضرت سَیِّدُنا ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) سے بھی اختلاف کر کے اُن کا رد لکھا ہے اور اپنی کچھ باتیں مقرر کر کے لوگوں کو اُن کی دعوت دیتے ہیں، اگر آپ چاہیں تو انہیں یہاں پیش کریں تاکہ ہم اُن پر غالب آ کر اُن کے دلائل کو توڑ دیں، پھر اُن پر خلیفہ کی سزا بھی دوچند ہو جائے گی۔ چنانچہ خلیفہ نے آپ کو بیڑیوں کے ساتھ بلوایا، آپ کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا تو آپ نے اُسے سلام کیا مگر اُس نے سلام کا جواب نہ دیا اور آپ کافی دیر کھڑے رہے لیکن آپ کو بیٹھنے کی اجازت نہ دی گئی۔ خلیفہ آپ کو چھوڑ کر اُن دونوں حضرات کی طرف متوجہ تھا، پھر اُس نے آپ کی طرف اشارہ کیا تو آپ عوام کے بیچ میں بیٹھ گئے۔

بشر مریسی سے مکالمہ:

پھر امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: اے شافعی! آپ مسئلہ پیش کیجئے ہم اُس پر کلام کریں گے۔ آپ نے اُن سے کہا: آپ حضرات جو چاہیں مجھ سے پوچھ سکتے ہیں۔ بشر مریسی نے آگے بڑھ کر کہا: اگر تم امیر المؤمنین کی مجلس میں نہ ہوتے جبکہ اُن کی اطاعت فرض ہے تو ہم تمہارے ساتھ وہ سلوک کرتے جس کے تم مستحق ہو کیونکہ نہ تو تمہاری عمر اتنی زیادہ ہے اور نہ ہی علمی حیثیت ایسی ہے کہ تمہارے ساتھ ایسا سلوک ہو۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اہلِ یمن کے لہجے میں فرمایا: تم کہو جو کہنا چاہتے ہو۔

اشعار کا اشعار سے جواب:

اُس نے یہ اشعار پڑھے:

أَهَابُكَ يَا عَمْرُو مَا هِبْتَنِيْ وَخَافَ بُشْرَاكَ إِذْ هِبْتَنِيْ

وَتَزْعُمُ أُمِّيْ عَنْ أَبِيْهِ مِنْ أَوْلَادِ حَامٍ بِهَا عِبْتَنِيْ

ترجمہ:(۱)اے عمرو! تیرا مجھے ڈرانا اب تجھے دہشت زدہ کرے گا اور تیری خوشخبری بھی ڈرے گی کیونکہ تو نے مجھ پر رُعب ڈالا ہے۔(۲)اور جن کے ذریعے تو نے مجھے عیب لگایا ہے میری اُس والدہ کے مطابق وہ اپنے والد کی طرف سے حام بن نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد سے ہیں۔

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِن اشعار کے ساتھ جواب دیا:

وَمَنْ هَابَ الرِّجَالَ تَهَيَّبُوْهُ وَمَنْ حَقَّرَ الرِّجَالَ فَلَنْ يَهَابَا

وَمَنْ قَضَتِ الرِّجَالُ لَهُ حُقُوْقًا وَلَمْ يَغْضَ الرِّجَالَ فَمَا أَصَابَا

ترجمہ:(۱)جو لوگوں کو ڈراتا ہے لوگ اُس سے ڈرتے ہیں اور جو لوگوں کو حقیر سمجھتا ہے لوگ اُس سے نہیں ڈرتے۔ (۲)لوگ جس کے حقوق ادا کرتے ہوں اور وہ لوگوں سے لڑتا نہ ہو تو وہ بھی اُسے تکلیف نہیں دیتے۔

بشر نے پھر یہ مصرعہ پڑھا:

هٰذَا أَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّيْ زِيَمْ

ترجمہ: یہ جنگ کا وقت ہے تو اپنی منتشر قوت جمع کر لے۔

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسے یوں جواب دیا:

سَيَعْلَمُ مَا يُرِيْدُ إِذَا الْتَقَيْنَا بِشَطِّ الزَّابِ أَيُّ فَتًى أَكُوْنُ

ترجمہ: مقدار کا کنارہ ڈھونڈنے والا ہم سے مقابلے کے وقت جلد جان جائے گا کہ میں کیسا جوان ہوں۔

پھر بشر نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے اور انہیں اجازت دیجئے۔ ہارون رشید نے کہا: ٹھیک ہے تم دونوں بات کرو۔

توحید و نبوت پر دلائل:

بشر نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: تم مجھے یہ بتاؤ کہ **اللہ** پاک کے ایک ہونے پر کیا دلیل

ہے؟ آپ نے فرمایا: اے بشر! تم خواص کی بات کیا جانو ورنہ میں تم سے اسی زبان میں کلام کرتا البتہ میرے لیے یہ ضروری ہے کہ میں تمہیں تمہاری حیثیت کے مطابق ہی جواب دوں۔ سنو! اللہ کریم کے ایک ہونے پر وہ خود بھی دلیل ہے، اُس کی طرف سے بھی دلیل ہے اور اُس کی جانب بھی دلیل ہے۔ ایک مخرج سے نکلنے والی آوازوں کا اختلاف جبکہ محرک ایک ہے یہ دلیل ہے کہ وہ ایک ہے۔ ہر صفت وحالت میں اُس کی ضد کا نہ ہونا اِس بات کی دلیل ہے کہ وہ ایک ہے۔ انسانی جسم میں جمع چار حرارتوں کا مختلف ماہیتیں رکھنے کے باوجود جسم کی سلامتی کی خاطر انسانی فائدے کے لئے متفق ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ایک ہے۔ یونہی ایک دوسرے کی ضد ہونے کے باوجود چار مختلف عناصر کا اصلاحِ احوال کے لحاظ سے حیوانات میں یکجا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ایک ہے۔ پھر یہ کہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق، رات دن کے بدل کر آنے، کشتی کا سمندر میں لوگوں کے فوائد ومنافع لے کر چلنے، آسمانوں سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندگی دینے، زمین میں قسم قسم کے جانور پھیلانے، ہواؤں کی گردش اور آسمان وزمین کے مابین حکم کے پابند بادل میں عقل والوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں اور یہ سب دلیل ہے کہ اللہ پاک ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔

پھر بشر مریسی نے کہا: اس بات پر کیا دلیل ہے کہ حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں؟ حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: نازل شدہ قرآنِ کریم اور لوگوں کا اِس پر اجماع واتفاق، ایسے معجزات ونشانیوں کا ہونا جو کسی کے بھی لائق نہ ہوں اور واضح وروشن حجت کے ساتھ ایمان کا معروف ہونا یہ دلیل ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں جن کے بعد کوئی نبی ورسول نہیں۔ اے بشر! تمہارا اِن دو سوالوں سے میری آزمائش کرنا اور دیگر فنی علوم کو چھوڑ کر مجھ سے ان ہی دو سوالوں کا قصد کرنا دلیل ہے کہ تم دین کے معاملے میں شک کرنے والے اور ذاتِ باری تعالیٰ کے معاملے میں پریشان وسرگرداں ہو۔ اگر میرے لیے تمہیں جواب دینے میں خاموشی کی گنجائش ہوتی تو میں خاموشی کو ہی اختیار کرتا اور اگر تم کچھ کہو کہ میں تمہارے ان سوالوں کے جواب میں پھرتی نہیں دکھا رہا ہوں تو میں جواب دوں گا: یقین کے آتش فشاں سے یہ بعید ہے (کہ پھرتی نہ دکھائے) اور یہ کیسے نہ ہو کہ تم نے میرے ہاتھ کو خود سے روک دیا جبکہ میری زبان تم تک پہنچ چکی ہے۔ بشر نے آپ سے کہا: تم نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے تو کیا تم کسی ایسی چیز کو جانتے ہو جس پر

لوگوں کا اجماع ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! لوگوں کا اِس حاضر شخص کے امیر المؤمنین ہونے پر اجماع ہے تو جو اِن کی مخالفت کرتا ہے قتل کر دیا جاتا ہے۔ یہ سن کر ہارون رشید ہنسنے لگا اور آپ کے پاؤں سے بیڑیاں نکالنے کا حکم دیا۔

بشر مریسی سے لغت میں بحث:

فرماتے ہیں کہ پھر حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے کلام میں بے تکلُّف ہو کر بہت ہی خوبصورت گفتگو فرمائی تو ہارون رشید بہت خوش ہوا، اُس نے آپ کو اپنی نشست کے قریب کیا اور اُن دونوں حضرات سے بلند جگہ دی۔ پھر امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور بشر مریسی نے لغت میں بحث و مباحثہ کیا حتّٰی کہ وہ یمن والوں کی لغت کی طرف نکل گئے، حالانکہ بشر لغت سے کافی واقفیت رکھتا تھا مگر کئی مواقع پر اُسے رکنا پڑا۔ اس پر حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بشر سے فرمایا: یہ قریشی مرد ہے اور لغت اِس کی گھٹی میں ہے اور تم خواہ مخواہ تکلُّف میں پڑ رہے ہو، اب تم مجھے بات کرنے دو۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: اگر آپ کند ذہن ہوئے تو جلد کنارہ پکڑلیں گے۔ چنانچہ، اُن کے مابین 10 مسائل میں بحث ہوئی جن میں سے پانچ میں حضرت امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گفتگو جاری نہ رکھ سکے۔ یہاں تک کہ خلیفہ ہارون رشید نے حکم دیا کہ حضرت امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عام شخص کا سا لباس پہنا دیا جائے تو امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کو بچانے کا ارادہ کر لیا کیونکہ آپ پر حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا احسان تھا لہٰذا خلیفہ سے فرمایا: امیر المؤمنین! **اللہ** پاک کی قسم! میں نے کوئی یمنی حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑھ کر فقیہ نہیں دیکھا۔ اور آپ نے خلیفہ کے سامنے اُن کی تعریف و فضیلت بیان کرنا شروع کر دی۔ جس سے ہارون رشید سمجھ گیا کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اُس نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خوشی کی خاطر دونوں حضرات کو خلعت سے نوازا اور سواری عطا فرمائی اور امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خاص لباس بھی دیا اور آپ کو 50 ہزار درہم بھی تحفے میں پیش کیے۔

پھر جب آپ اپنے گھر پہنچے تو آپ کے پاس کوئی شے نہیں تھی کیونکہ وہ سب چیزیں آپ نے صدقہ کر کے لوگوں میں تقسیم کر دی تھیں۔ اِس موقع پر ہارون رشید نے آپ سے یہ بھی کہا: میں امیر المؤمنین ہوں اور آپ پیشوا ہیں لہٰذا اب آپ سے پہلے کوئی فقیہ و عالم میرے پاس نہ آئے۔ اُس وقت حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ اشعار پڑھے:

اَحْدَثْتُ نَارًا بِيَدِیْ اَشْعَلْتُهَا فِیْ كَبِدِیْ

فَقُلْتُ وَيْحِیْ سَيِّدِیْ قَتَلْتُ نَفْسِیْ بِيَدِیْ

ترجمہ:(۱)میں نے اپنے ہاتھ سے آگ لے کر اپنے جگر میں بھڑکائی ہے۔(۲)یہی کہتا ہوں کہ میرے سردار! مجھ پر افسوس! میں نے اپنے ہاتھوں خود کو قتل کیا۔

﴿13205﴾...[1]

اِمام شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے متعلق حضرات اَئمہ اور عُلَما کے اَقوال

﴿13206﴾... حضرت سَیِّدُنا امام زَعفرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتاب لکھی تو امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک دن آئے گا جب محدثین امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبان میں بات کریں گے۔

تفسیر اور خواب کی تعبیر کا علم:

﴿13207﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نواسے حضرت سَیِّدُنا احمد بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد اور چچا سے سنا کہ جب حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے تفسیر اور خواب کی تعبیر کے متعلق کوئی بات پوچھی جاتی تو آپ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: یہ بات ان سے پوچھو۔

ایک حدیث پاک کی وضاحت:

﴿13208﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن محمد شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مسجد میں تھے، انہوں نے حضرت سَیِّدُنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی سند سے حضرت علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی یہ روایت بیان فرمائی کہ رات کے کسی وقت ایک شخص حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

[1]...اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے اہلِ علم وہاں سے رجوع کریں۔

پاس سے گزرا، اُس وقت آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت سَیِّدَتُنا صَفِیَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ساتھ تھے تو گزرنے والے سے فرمایا: یہ میری زوجہ صفیہ ہے۔ اُس شخص نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! یا رَسُوْلَ اللہ! (یعنی کیا ہم آپ کے ساتھ بدگمانی کریں گے؟)۔ آپ نے فرمایا: بے شک شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔[1]

حضرت سَیِّدُنا سفیان عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اَبُوعَبْدُ اللہ! اِس حدیث شریف کا مطلب کیا ہے تو آپ نے فرمایا: اگر لوگ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تہمت لگاتے تو اِس کی وجہ سے وہ کافر ہو جاتے لیکن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بعد والوں کو یہ سکھایا کہ اگر تمہیں ایسی صورت پیش آجائے تو تم ایسا کرنا تاکہ کوئی تمہارے ساتھ بدگمانی نہ کرے۔ کیونکہ نبی کو تہمت نہیں لگائی جاسکتی اور وہ **اللہ** پاک کی طرف سے اُس کی زمین میں امین ہوتا ہے۔ یہ سن کر حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! **اللہ** کریم آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

﴿13209﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن محمد شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ جو حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (پاس سے گزرنے والے سے) فرمایا کہ "یہ میری بیوی صفیہ ہے۔"[2] یہ آپ کی جانب سے ایک ادب کی تعلیم ہے، گویا کہ آپ نے بتایا: اگر کوئی ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کسی عورت کے ساتھ گفتگو کر رہا ہو اور وہ عورت اُس کی رشتہ دار ہو تو اُسے کہہ دینا چاہیے کہ "یہ فُلاں عورت ہے اور میری رشتہ دار ہے۔" یہ تشریح سن کر حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! **اللہ** پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

نماز میں پھونک مارنے کا کفارہ:

﴿13210﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو مُعین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک ساتھی کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اگر کوئی نماز میں پھونک مارے تو اُس کا کفارہ کیا ہے؟[3]، اُس وقت آپ

1 ...بخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارۃ المراۃ زوجھا فی اعتکافہ، ۱/۶۶۹، حدیث: ۲۰۳۸

2 ...بخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارۃ المراۃ زوجھا فی اعتکافہ، ۱/۶۶۹، حدیث: ۲۰۳۸

3 ...**بہار شریعت، حصہ 3، جلد 1، صفحہ 608** پر **غنیہ** کے حوالے سے ہے: پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے

کی مجلس میں حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے، آپ نے یہ بات اُن سے پوچھی تو انہوں نے فرمایا: نَفَخ[1] میں تین حروف ہیں تو لفظ "سُبْحٰن" اُس کا کفارہ ہو جائے گا جس کے چار حروف ہیں، اُس (نفخ) کے ہر حرف کے مقابلے میں اِس (سبحٰن) کا ایک حرف آجائے گا اور ایک حرف زیادہ بھی رہے گا۔ **اللہ** کریم ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ

ترجمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں۔

(پ۸، الانعام: ۱۶۰)

یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: چاہتا ہوں کہ میں بھی اس جیسے عمدہ جوابات دیا کروں۔

﴿13211﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں فرمایا: وہ ایک سمجھدار جوان تھے۔

نماز میں امام شافعی کے لئے دُعا:

﴿13212-13﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ 4 سال[2] ہو گئے میں اپنی نماز میں حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لیے **اللہ** پاک سے دعا کرتا ہوں۔

﴿13214﴾... حضرت ربیع بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ میرے سامنے (ایک موضوع پر مشتمل احادیث کا) جُز پڑھا کرتے تھے، پھر جب اُن کے دیگر شاگرد آتے تو ان کے سامنے چند اوراق بیان کرتے۔ شاگردوں نے اُن

اور نماز فاسد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نماز فاسد ہو گئی۔

(غنیۃ المتملی، کتاب الصلاۃ، مفسدات الصلاۃ، ص ۴۵۱)

1... عربی میں پھونک مارنے کو "نفخ" کہتے ہیں۔

2... مناقب الشافعی للرازی، ص ۵۹ پر چالیس سال کا ذکر ہے۔

سے عرض کی: جب یہ حجازی آتا ہے تو آپ اِس کے سامنے ایک پورا جزپڑھتے ہیں اور جب ہم آتے ہیں تو آپ ہمارے سامنے چند اوراق ہی پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: خاموش رہو، اگر یہ تمہاری موافقت کرے گا تو پھر کوئی بھی تمہارے ساتھ ٹھہر نہیں سکے گا۔

پندرہ سال کی عمر میں فتویٰ:

﴿13215﴾... حضرت سیِّدُنا امام حُمَیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مسلم بن خالد زَنجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرماتے ہوئے سنا: "ابوعبد اللہ! تم فتویٰ دیا کرو، بخدا تمہارے فتویٰ دینے کا وقت آچکا ہے۔" حالانکہ اُس وقت امام شافعی 15 سال کے تھے۔

﴿13216﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن محمد شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ کی مسجد حرام میں فتوے کا حلقہ حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے پاس تھا، ان کے بعد حضرت سیِّدُنا عطا بن ابی رباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ حلقہ لگاتے تھے، پھر حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عبد العزیز بن جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتویٰ دینے لگے، ان کے بعد یہ حلقہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن خالد زنجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سپرد ہوا، پھر اس منصب پر حضرت سیِّدُنا سعید بن سالم قداح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فائز ہوئے اور ان کے بعد فتوے کا یہ حلقہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لگانے لگے جبکہ اُس وقت وہ نوجوان تھے۔

زیادہ عقل و سمجھ والے:

﴿13217﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن عثمان اور حضرت سیِّدُنا جعفر وَرّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا ابو عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ عقل و سمجھ والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿13218﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یوں کہا کرتے تھے: میں نے "فقہا کے سردار" حضرت سیِّدُنا محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

﴿13219﴾... حضرت سیِّدُنا ایوب بن سوید رَملی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرا نہیں خیال کہ میں زندہ رہوں تو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسی کوئی ہستی دیکھ لوں۔

بدشگونی سے متعلق امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وضاحت:

﴿13220﴾... حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کُرز رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری ہوئی تو میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: پرندوں کو اُن کے گھونسلوں میں ٹھہرا رہنے دو (یعنی بدشگونی کے لیے اُنہیں مت اُڑاؤ)۔[1]

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس فرمانِ عالی کے تحت فرماتے ہیں کہ عرب کا علم پرندے کے اُڑانے، موسم گرما کی گرم ہوا، زمین پر لکیریں کھینچنے اور بے اِرادہ چلنے میں تھا، اُن میں سے اگر کوئی صبح کو اپنے گھر سے نکلتا اور کسی کام کا ارادہ کرتا تو سب سے پہلے پرندے کو دیکھتا کہ اگر وہ پرندہ بائیں جانب سے اُڑ کر اُس کی دائیں طرف سے اِس طرح گزرتا کہ اُس کا بایاں حصہ اُس شخص کے سامنے ہوتا تو وہ کہتا: یہ پرندہ بائیں راستے والا ہے۔ پھر وہ یہ کہتا ہوا واپس لوٹ جاتا: یہ نحوست والا کام ہے۔ حطیئہ شاعر نے حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے:

لَا تَزْجُرُ الطَّيْرَ شُحًّا اِنْ عَرَضَنَ لَهٗ وَلَا يَفِيضُ عَلٰى قَسْمٍ بِاَزْلَامِ

ترجمہ: اگر پرندے سامنے آجائیں تو وہ کسی طمع میں انہیں اڑاتے نہیں ہیں اور نہ ہی کسی قسم کے لیے وہ پانسے پھینکتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ **اللہ** پاک پر توکل کے معاملے میں حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ عَنْہ دینِ اسلام پر چل پڑے اور انہوں نے (بدشگونی لینے کے لیے) پرندوں کو اُڑانا ترک کر دیا۔

عرب کے ایک شاعر نے اپنی تعریف کرتے ہوئے یوں کہا:

وَلَا اَنَا مِمَّنْ يَزْجُرُ الطَّيْرَ نَعْمَهٗ اَصَاحَ غُرَابٌ اَمْ تَعَرَّضَ ثَعْلَبُ

ترجمہ: میں اُن میں سے نہیں ہوں جو اپنی آسودگی کے لیے پرندے کو اُڑاتے (یعنی بدشگونی لیتے) ہیں کہ کیا کوے نے کائیں کائیں کی ہے یا لومڑی نے راستہ کاٹ دیا۔

بدشگونی کی طرف دھیان مت دو:

زمانہ جاہلیت میں اگر اہل عرب کے سامنے پرندہ کسی کے دائیں طرف سے اپنی بائیں جانب اُڑ رہا ہوتا تو اس

[1] ...ابو داود، کتاب الضحایا، باب العقیقۃ، ۱۳۱/۳، حدیث: ۲۸۳۵

کے لئے وہ کسی پرندے کو اُس کے گھونسلے سے اُڑا دیتے، پھر دیکھتے کہ وہ اُن کے سامنے اپنا بایاں حصہ کر کے اُڑا ہے یا دایاں حصہ کر کے؟ پس اسی سے مناسبت رکھتا ہے یہ فرمانِ مصطفٰے کہ ”پرندوں کو اُن کے گھونسلوں میں رہنے دو۔“[1] یعنی اُن کے گھونسلوں کو مت ہلاؤ کیونکہ اُنہیں ہلانا اور پرندوں کے ساتھ تمہارا یہ عمل کرنا اللہ پاک کے فیصلے کو نہیں ٹال سکتا۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پرندے سے شگون لینے کے متعلق سوال ہوا تو ارشاد فرمایا: یہ محض تمہارے دل میں پیدا ہونے والا ایک خیال ہے لہٰذا تم اس کی طرف دھیان مت دو۔[2]

امام شافعی کی تشریح پر اعتمادِ علما:

﴿13221﴾... حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کُرز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پرندوں کو اُن کے گھونسلوں میں رہنے دیا کرو۔[3]

حدیث کے راوی محمد بن مہاجر کہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے جب اِس حدیث شریف کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ وہی شرح بیان کرتے جو حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمائی ہے۔ یوں ہی میں امام اَصْمَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اِس حدیث پاک کا معنٰی پوچھا تو انہوں نے وہی فرمایا جو حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے۔ اِسی طرح میں نے امام وکیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک تو اِس سے مراد رات کا شکار ہے (یعنی حدیث میں رات کے شکار کی ممانعت ہے)۔ تب میں نے اُن کے سامنے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا قول پیش کیا تو آپ نے اُس کی تحسین فرمائی اور کہا: میں نے تو اِسے رات کا شکار ہی گمان کیا تھا۔

زمانے کے افضل شخص:

﴿13222﴾... حضرت سَیِّدُنا سُوَید بن سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تشریف لے آئے اور آکر بیٹھ

1 ...ابو داود، کتاب الضحایا، باب العقیقۃ، ۳/۱۴۱، حدیث: ۲۸۳۵

2 ...مسلم، کتاب الطب، باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان، ص۹۴۳، حدیث: ۵۸۱۳

3 ...ابو داود، کتاب الضحایا، باب العقیقۃ، ۳/۱۴۱، حدیث: ۲۸۳۵

گئے، پھر حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک رِقّت آمیز حدیث پاک بیان فرمائی جسے سُن کر امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر غشی طاری ہوگئی۔ کسی نے کہا: اے ابو محمد! محمد بن ادریس انتقال فرماگئے۔ یہ سن کر حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر محمد بن ادریس فوت ہوگئے تو اپنے زمانے کے سب سے افضل شخص فوت ہوگئے۔

﴿13223﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو زُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا قُتَیْبَہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وصال کے ساتھ سنت بھی فوت ہوگئی۔

﴿13224﴾... حضرت سَیِّدُنا امام زَعفرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ بشر مَرِیسی ایک سال حج کرنے مکہ مکرمہ گیا پھر واپسی پر حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق کہا: میں نے حجاز میں ایک ایسا شخص دیکھا جس کی مثل نہ تو کوئی سُوال کرنے والا دیکھا نہ ہی کوئی جواب دینے والا دیکھا۔

فقہ میں زبردست مہارت:

﴿13225﴾... اِبنُ الْبَنَّاء کا بیان ہے کہ میں نے بشر مریسی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حجاز میں ایک جوان دیکھا ہے، اگر وہ زندہ رہا تو یکتائے روزگار ہوجائے گا۔ پھر کچھ عرصہ بعد بشر نے مجھ سے کہا: جس جوان کا میں نے تم سے تذکرہ کیا تھا وہ یہاں آیا ہے، چلو اُس کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے وہاں پہنچ کر انہیں سلام کیا، پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے سوال کرنے لگے۔ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تو درست جواب دیتے جبکہ بشر خطا کرتا۔ پھر جب ہم وہاں سے نکلے تو بشر مریسی نے مجھ سے پوچھا: تم نے اِس جوان کو کیسا پایا؟ میں نے کہا: تم غلطیاں کر رہے تھے جبکہ وہ درست جواب دے رہے تھے۔ بشر نے کہا: میں نے اِن سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

﴿13226﴾...[1]

﴿13227﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو بکر بن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام حُمَیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہم اصحابِ رائے کا رد کرنا چاہتے تھے مگر سمجھ نہیں آتی تھی کہ رد کیسے کریں، حتّٰی کہ ہمارے پاس حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لے آئے اور ہماری طرف سے اُن پر غالب آگئے۔

---

[1]... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے اہلِ علم وہاں سے رجوع کریں۔

بڑے بڑے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں:

﴿13228﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مَرْدَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام حُمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بصرہ تک حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت اختیار کی، اس دوران آپ مجھ سے حدیث پاک میں اِستفادہ فرماتے اور میں آپ سے مسائل میں فائدہ اٹھاتا۔

﴿13229﴾... حضرت سَیِّدُنا حُمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے ہاں مکہ مکرمہ میں حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حصولِ علم کے لیے ٹھہرے ہوئے تھے، آپ نے ایک دن مجھ سے (حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق) فرمایا: یہاں قریش کے ایک ایسے شخص ہیں جنہیں ایسی ایسی معرفت اور قوتِ بیان حاصل ہے، وہ سو سو مسئلے بیان کرتے ہیں مگر پانچ یا دس میں غلطی کرتے ہیں، تم اُن کے خطا والے چند مسائل چھوڑ کر باقی کثیر درست مسائل لے لیا کرو۔ حضرت سَیِّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ کی گفتگو نے میرے دل میں ایسا اثر کیا کہ میں اُن کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، لوگ بڑی کثرت کے ساتھ اُن کی مجلس میں ہوتے تھے اور حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس روز بروز بڑھتی رہی حتّٰی کہ حضرت سَیِّدُنا امام سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس تک جا پہنچی۔

حضرت سَیِّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ مصر گیا، وہاں وہ اوپر والی منزل میں مقیم تھے جبکہ ہم درمیان والی میں رہائش پذیر تھے، میں بعض اوقات رات میں باہر نکلتا تو چراغ جلتا ہوا دیکھ کر غلام کو پکارتا، آپ میری آواز سن کر فرماتے: میرے تم پر حق کا واسطہ! یہاں آجاؤ۔ پس جب میں جاتا تو وہاں کاغذات و دوات رکھے ہوتے تو میں عرض کرتا: اَبُوعَبْدُ اللہ! اِس وقت تو رہنے دیجئے۔ یہ سن کر فرماتے: میں نے ایک حدیث شریف کے معنٰی یا ایک مسئلے میں غور کیا تو مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھ سے ضائع نہ ہو جائے، لہٰذا میں نے چراغ منگوالیا اور وہ بات لکھ لی۔

امام شافعی جیسا نہ دیکھا:

﴿13230﴾... حضرت سَیِّدُنا سعد بن عَبْدُ اللہ بن عبد الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے

سنا: میری آنکھوں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسی ہستی نہیں دیکھی۔

﴿13231﴾... حضرت سیِّدُنا ہاشم بن مرثد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سچے ہیں اور اُن (سے حدیث لینے) میں کوئی حرج نہیں۔

﴿13232﴾... حضرت سیِّدُنا امام زَعفرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں ایک جنازے میں حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا، آپ سے ایک شخص نے پوچھا: اے ابوزکریا! آپ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: تو یہ سوچنا چھوڑ دے، اگر حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جھوٹ بولنے کی رخصت بھی ہوتی تب بھی اُن کی مروت انہیں جھوٹ بولنے نہ دیتی۔

امام شافعی کی برکات:

﴿13233﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مسلم بن وارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں مصر سے واپس آیا تو سلام کرنے کی غرض سے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: کیا تم نے وہاں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب کو لکھا؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: تم نے ضائع کر دیا، سنو! ہم نے احکام کے اِجمال و تفصیل اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث کریمہ میں سے ناسخ و منسوخ کو اُسی وقت سیکھا جب ہم حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں بیٹھے۔ حضرت ابنِ مسلم فرماتے ہیں: اِس بات نے میرے دل پر اثر کیا اور میں دوبارہ مصر جا پہنچا اور حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب لکھ کر ہی واپس لوٹا۔

﴿13234﴾... حضرت محمد بن مسلم بن وارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: آپ میرے لیے کون سی کتابوں کو مناسب سمجھتے ہیں کہ میں اُن میں غور و فکر کروں تو احادیث و آثار کے راز کھول سکوں، حضرت سیِّدُنا امام مالک کی رائے پڑھوں یا حضرت سیِّدُنا امام سُفیان ثوری کی یا پھر حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی؟ اِس سوال پر آپ نے مجھ سے ایک ایسی بات کہی کہ میں اِن حضرات کی تعظیم کے سبب وہ تم سے بیان نہیں کر سکتا نیز فرمایا: تمہارے لیے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

کو پڑھنا لازم ہے کیونکہ درستی کے لحاظ سے یہ ان سب حضرات سے بڑے ہیں اور احادیث کریمہ کی سب سے زیادہ پیروی کرنے والے ہیں۔ میں نے عرض کی: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جو کتب عراق والوں کے پاس ہیں وہ آپ کو زیادہ پسند ہیں یا وہ جو مصر میں لوگوں کے پاس ہیں؟ ارشاد فرمایا: تمہارے لیے وہ کتب ضروری ہیں جو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مصر میں لکھی ہیں، کیونکہ عراق میں آپ نے ان کتب کو لکھ کر مستحکم وپختہ نہیں کیا تھا، پھر جب مصر تشریف لے گئے تو اِن کتب کو مستحکم فرمادیا۔

راوی کہتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے یہ باتیں سنیں تو میں نے جو اپنے شہر جانے اور وہاں لوگوں کو حدیث سنانے کا پختہ ارادہ کر رکھا تھا اُسے ترک کر دیا اور مصر جانے کا پکا ارادہ کر لیا۔

﴿13235﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ راہویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: آؤ، میں تمہیں ایسا شخص دکھاتا ہوں تمہاری آنکھوں نے اُس جیسا نہیں دیکھا ہو گا۔ تو آپ نے مجھے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کروائی۔

دوسری صدی کے مجدد:

﴿13236﴾... حضرت سیِّدُنا حُمید بن زَنجُویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ حدیث پاک روایت کرتے سنا کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک **اللہ** پاک ہر 100 سال کے آخر میں میرے اہل بیت میں سے کسی شخص کے ذریعے اپنے دین والوں پر احسان فرمائے گا جو اُن کے لیے اُن کے دین کی حقیقت کو واضح کرے گا[1]۔“

پھر حضرت سیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے پہلی صدی میں غور کیا تو اس میں آل رسول کے فرد حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس منصب پر فائز ہیں اور دوسری صدی کے آخر میں غور کیا تو اِس میں آلِ رسول کے فرد حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مجدد ہیں۔

---

[1]... یہ روایت کچھ فرق کے ساتھ "**مناقب الشافعی للبیہقی، جلد1، صفحہ 55**" پر موجود ہے وہاں "اہل بیت" کا ذکر نہیں ہے۔ اس روایت کو ذکر کرکے یہ کلام کیا گیا: ضعیف لا یصح بزیادۃ "اھل بیتی"۔

امام شافعی کے لیے 30 سال سے روزانہ دعا:

﴿13237﴾... حضرت فضل بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ جو تم میرے پاس (علم وفقہ) دیکھ رہے ہو یہ سارا یا اکثر حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی برکت ہے اور میں 30 سال سے ہر رات حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

ہر نماز کے بعد امام شافعی کے لئے دعا:

﴿13238﴾... حضرت محمد بن لَیث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اتنے اتنے سال ہوگئے میں ہر نماز کے بعد حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

احادیث طیبہ کی جستجو رکھنے والے:

﴿13239﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الرحمٰن دِینَوَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: محدثین کی جانیں حضرت سیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھوں میں تھیں جو نکل نہیں سکتی تھیں، حتّٰی کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا جو (اپنے زمانے کے) لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن وسنت کو سمجھتے تھے اور انہیں حدیث شریف کی تھوڑی جستجو کافی نہ ہوتی تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت دُبَیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میں جامع مسجد میں حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا کہ وہاں سے حضرت سیِّدُنا حسین کَرابیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گزرے تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں فرمایا: یہ **اللہ** کریم کی رحمت ہیں کیونکہ یہ حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدس آل سے ہیں۔ پھر میں حضرت حسین کَرابیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا اور عرض کی: آپ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں اُس شخص کے بارے میں کیا کہوں جس نے لوگوں کو کتاب، سنت اور اجماع کا تحفہ دیا، کتاب وسنت کو نہ ہم جانتے تھے اور نہ بہت سے اگلے یہاں تک کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حقیقی معنوں میں قرآن وسنت اور اجماع کو سنا۔

بہترین اور کمال فہم و فراست والے:

حضرت سیِّدُنا محمد بن فضل بزّاز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ حج کیا، میں اُن کے ساتھ مکہ مکرمہ کے ایک ہی مکان میں ٹھہرا۔ آپ صبح سویرے جلدی باہر نکل گئے جبکہ میں اُن کے بعد نکلا۔ فجر کی نماز پڑھ کر میں مسجد میں گھومتے ہوئے حضرت سیِّدُنا امام سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں پہنچا اور حضرت سیِّدُنا احمد بن حنبل کو تلاش کرنے کے لیے مجلس مجلس گھومنے لگا، حتّٰی کہ میں نے انہیں ایک نوجوان اعرابی کے پاس پالیا، اُس نوجوان نے رنگا ہوا لباس پہنا ہوا تھا اور اُس کے سر پر کندھے تک زلفیں تھیں، میں لوگوں کے درمیان سے راستہ بناتا ہوا حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس جاکر بیٹھ گیا اور عرض کی: آپ نے حضرت سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس ترک کر دی حالانکہ اُن کے پاس امام زُہری، عَمْرو بن دینار، زیاد بن علاقہ اور **اللہ** جانے کتنے ہی تابعین کی روایات ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: خاموش رہو، اگر کوئی حدیث اونچی سند کے ساتھ تم سے رہ گئی تو تم اُسے نچلی سند کے ساتھ حاصل کر سکتے ہو اور یہ چیز تمہارے دین، عقل اور فہم میں تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی اور اگر اِس جوان کی عقل و سمجھ تم سے فوت ہو گئی تو مجھے خوف ہے کہ تم اسے قیامت تک حاصل نہ کر سکو گے، میں نے اِس قریشی جوان سے زیادہ کتابُ اللہ کو سمجھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ میں نے عرض کی: یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔

﴾13240﴿... حضرت سیِّدُنا امام حسن بن محمد زَعفرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جس مجلس میں بھی حاضر ہوا میں نے وہاں حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو موجود پایا۔ تم جس شے کی طرف کنڈی کھٹکھٹانے ہی سے متوجہ ہوتے ہو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایسی چیزوں کو پہلے ہی کر چکے ہوتے تھے۔

امام شافعی کی کوئی بات فوت نہ ہونے پائے:

﴾13241﴿... حضرت سیِّدُنا ابن ابی توبہ بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مسجد حرام میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس دیکھا تو عرض کی: اے اَبُو عَبْدُ اللہ! یہ

دیکھئے مسجد کے کونے میں حضرت سیِّدُنا امام سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث بیان کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بات فوت ہونے کا اندیشہ ہے جبکہ امام سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بات فوت ہونے کا اندیشہ نہیں۔

استاد کا ادب واحترام:

﴿13242-43﴾... حضرت سیِّدُنا امام یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تشریف آوری ہوئی تو (شروع میں) حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دوسروں کو اُن سے روکتے تھے۔ ایک دن میرا اُن سے سامنا ہوا تو کیا دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک خچر پر سوار ہیں اور یہ اُن کے پیچھے پیدل چل رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: اَبُوعَبْدُ اللہ! پہلے آپ ہمیں اِن سے روکا کرتے تھے اور اب انہی کے پیچھے چلتے ہیں؟ فرمایا: چُپ رہو، اگر تم اِس سواری کو لازم کر لو تو نفع اٹھاؤ گے۔

﴿13244﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ماجہ قزوینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دن حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گئے، وہ اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے خچر پر سوار گزرے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فوراً کھڑے ہو کر انہیں سلام کیا اور اُن کے پیچھے ہو لیے اور آنے میں کافی دیر لگا دی جبکہ حضرت سیِّدُنا یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وہیں بیٹھے رہے۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے کہا: اے اَبُوعَبْدُ اللہ! یہ کچھ زیادہ نہیں ہو گیا؟ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم اپنے دل سے بات نکال دو، اگر تم فقہ سیکھنا چاہتے ہو تو اس خچر کی پونچھ کے ساتھ لگے رہو۔

سنت کی پیروی کرنے والے:

﴿13245﴾... حضرت سیِّدُنا ابو العباس ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ مناظرے میں انہیں یہ کہتے ہوئے کہ **"حضرت اَبُوعَبْدُ اللہ شافعی نے اس طرح فرمایا ہے"** اتنی بار سنا ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا، ایک بار انہوں نے آپ کا یہ قول بیان کیا: "کمی یا زیادتی ہونے کی صورت میں سلام سے پہلے سہو کے دو سجدے ہیں۔" حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے سنت کی پیروی کرنے والا حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا۔

﴿13246﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الملک بن عبد الحمید بن میمون بن مہران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: تم حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتابیں کیوں نہیں پڑھتے؟ کتابیں لکھنے والا کوئی بھی ان سے زیادہ سنت کا اتباع کرنے والا نہیں ہے۔

﴿13247﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اہل رائے کی کتابوں سے لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! کیا میں امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رائے لکھوں؟ ارشاد فرمایا: اس میں سے جو میری سنت کے موافق ہو لکھ لو۔ میں نے پھر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! کیا میں امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رائے لکھوں؟ ارشاد فرمایا: وہ رائے نہیں، وہ تو میری سنت کی مخالفت کرنے والے کا رد ہے۔

﴿13248﴾...[1]

﴿13249﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن حسن بلخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھ کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! آپ امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور عراق والوں کے اقوال کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرا قول ہی میرا قول ہے۔ میں نے عرض کی: آپ امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے اصحاب کے اقوال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: میرا قول ہی میرا قول ہے۔ میں نے پھر عرض کی: آپ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اقوال کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرا قول ہی میرا قول ہے، لیکن لوگوں نے اہل بدعت سے تعلق جوڑ لیا ہے۔

جنازے کے متعلق خواب:

﴿13250-51﴾... ایک عبادت گزار حضرت سَیِّدُنا عزیزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جس رات حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا میں نے خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا تھا: "آج رات حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصال فرما گئے[2]۔" اور کہنے والے نے مجھ سے کہا: "تم جامع مسجد میں عبد الرحمٰن زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی

[1]... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے اہلِ علم وہاں سے رجوع کریں۔

[2]... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگردِ رشید حضرت سَیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں نے خواب

مجلس میں سوتے رہتے ہو۔" اور گویا مجھ سے یہ بھی کہا گیا: تم عصر کے بعد جنازہ لے کر نکلو گے۔ میں صبح جب بیدار ہوا تو مجھے بتایا گیا کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ انتقال فرما گئے اور مجھ سے کہا گیا کہ ہم نمازِ جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ لے کر نکلیں گے تو میں نے کہا: میرے خواب کے مطابق ہم آپ کا جنازہ عصر کے بعد لے کر نکلیں گے۔ میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ آپ کا جنازہ لے کر نکلتے وقت ایک پرانی چارپائی پر کسی عورت کا جنازہ بھی ساتھ ہے۔ پھر حاکمِ مصر کا پیغام آیا کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جنازہ نمازِ عصر کے بعد ہی لے کر جائیں۔ چنانچہ عصر تک جنازہ روک لیا گیا۔ حضرت عزیزی کہتے ہیں: میں آپ کے جنازہ میں شریک ہوا، جب میں کھلے میدان میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ کے جنازہ کے ساتھ پرانی چارپائی پر اُسی عورت کا جنازہ بھی رکھا ہوا ہے۔

روشن راستے پر گامزن کرنے والے:

﴿13252﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ادریس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ بغداد کے رہنے والوں میں سے ہمارے ایک بھائی نے مجھے خبر دی کہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت نُعَیم بن حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں ایسی حدیثوں کی طلب پر ابھارا جن کی سند (راویوں کا سلسلہ) حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تک پہنچتا ہو۔ پھر جب حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے ہمیں روشن و سیدھے راستے پر گامزن کر دیا۔

﴿13253﴾... حضرت سیِّدُنا حَرملہ بن یحیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: احمد بن حنبل نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مصر آئیں گے۔

﴿13254﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن محمد زَعْفرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: جب تم دیکھو کہ حضرت سیِّدُنا امام اَبُوعَبْدُاللہ شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اکیلے ہیں تو آکر مجھ بتا دیا کرو۔ کہتے ہیں کہ آپ دن چڑھے اُن کے پاس آجاتے اور دیر تک اُن کے ساتھ رہتے۔

دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا وصال ہو گیا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ زمین کے بڑے عالم کی موت کی طرف اشارہ ہے۔ کچھ دن نہیں گزرے تھے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا۔" حضرت سیِّدُنا امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "جس رات حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا اس رات کسی نے خواب دیکھا کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال ہو گیا ہے۔" (تھذیب الاسماء واللغات، ۱/۶۳)

﴿13255﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوایوب حُمید بن احمد بَصْری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا اور ہم لوگ ایک مسئلے پر گفتگو کر رہے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! اِس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ تو انہوں فرمایا: اگر اس کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے تو پھر اس بارے میں حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا فرمان موجود ہے اور اُن کی دلیل مضبوط ترین ہے۔ پھر فرمایا کہ میں نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک بار پوچھا: آپ فُلاں فُلاں مسئلے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے مجھے جواب ارشاد فرمادیا۔ میں نے عرض کی: آپ نے یہ مسئلہ کہاں سے بیان کیا ہے، کیا اس بارے میں کوئی حدیث یا آیت موجود ہے؟ ارشاد فرمایا: کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے اس کے متعلق حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک مرفوع حدیث بیان فرمائی اور وہ قطعی وصریح حدیث تھی۔

حدیث کی اتباع میں سب سے بڑھ کر:

﴿13256﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوطالب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ حدیث کی اتباع کرنے والا نہیں دیکھا۔

﴿13257﴾... حضرت سَیِّدُنا حُمید بن زَنجُویَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حدیث لکھنے میں حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کوئی سبقت نہیں لے جاسکا۔

﴿13258﴾... حضرت سَیِّدُنا ابواسماعیل ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امام سفیان ثوری، امام اَوزاعی، امام مالک اور امام ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا ذکر کیا اور فرمایا: قیاس ورائے کے ساتھ جس نے بھی کلام کیا ہے اُن میں حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سب سے زیادہ حدیث کا اتباع کرنے والے اور سب سے کم غلطی کرنے والے ہیں۔

﴿13259﴾... حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو لکھا کہ مجھے حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوئی ایسی کتاب بھیجیں جس کی مجھے ضرورت ہو۔ چنانچہ انہوں نے مجھے "اَلرِّسالہ" بھیجی۔

حضرت سَیِّدُنا ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ نے اپنے لیے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب کو لکھا اور ان میں کچھ ایسی باتوں کا اضافہ کیا جو حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ہی ماخوذ تھیں مگر انہیں اپنی طرف منسوب کیا۔

حصول کتب کے لیے شادی کر لی:

﴿13260﴾... حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مَرو میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی، اس سے شادی کا مقصد حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب کو پانا تھا کیونکہ اس عورت کے پہلے شوہر کے پاس حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کافی کتابیں تھیں، چنانچہ حضرت اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی جامع کبیر کو امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جامع کے طرز پر اور اپنی جامع صغیر کو حضرت امام سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جامع صغیر کی طرز پر مرتب کیا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو اسماعیل ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نیشاپور آئے تو ان کے پاس حضرت امام بُوَیطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت سے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کافی کتب تھیں۔ حضرت اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سے کہا: آپ سے میری گذارش ہے کہ جب تک آپ نیشاپور میں ہیں حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب سے احادیث بیان نہ فرمائیں۔ انہوں نے عرض قبول کی اور جب تک نیشاپور میں رہے ان کتابوں سے احادیث بیان نہ کیں۔

قرآن وسنت سے تفصیلی جواب:

﴿13261﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ثور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں، اسحاق بن راہویہ، حسین کَرابیسی اور اہل عراق کی ایک جماعت نے اپنی ایجاد کردہ باتیں اس وقت تک نہ چھوڑیں جب تک ہم نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نہ دیکھ لیا۔ آپ ہی فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عراق تشریف لائے تو حسین کَرابیسی جو کہ میرے ساتھ اہل رائے کے پاس جایا کرتے تھے، میرے پاس آئے اور کہا: فقہ جاننے والا ایک مُحَدِّث یہاں آیا ہے، آؤ چلو ہم اُس کا مذاق بناتے ہیں۔ چنانچہ ہم حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گئے، حسین کرابیسی نے ان سے ایک سوال پوچھا تو آپ جواب میں **"اللہ پاک نے یہ فرمایا اور رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ فرمایا"** کہتے رہے یعنی قرآن وسنت سے اس قدر طویل جواب دیا کہ ہمیں

رات ہوگئی، پھر ہم اپنی بنائی ہوئی باتیں چھوڑ کر حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیروی کرنے لگے۔

﴿13262﴾... حضرت سَیِّدُنا حَرمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے خواب میں امام ابو حنیفہ کو دیکھا، ان پر ایک پرانا لباس تھا اور وہ فرما رہے تھے: اے شافعی! تمہیں مجھ سے کیا لینا دینا؟ اے شافعی! تمہیں مجھ سے کیا لینا دینا؟

﴿13263﴾...[1]

امام شافعی زبردست مناظر تھے:

﴿13264﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن عَبْدُ اللہ بن حکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جس کو بھی حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ مناظرہ کرتے دیکھا مجھے آپ کے مقابلے میں اُس پر بڑا ترس آیا۔ حضرت ہارون بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اگر پتھر کے ستون کو لکڑی کا ثابت کرنا چاہیں تو علم مناظرہ پر زبردست قدرت کی بدولت اسے لکڑی کا ثابت کر دیں گے۔

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے عراق میں ایک شخص سے مناظرہ کیا، وہ جب بھی کوئی دلیل دیتا میں اس کے خلاف ایک دلیل قائم کر دیتا، پھر ہماری ایک شے کے بارے میں بحث ہوئی تو میں نے کہا: یہ کس کا قول ہے؟ اس نے کہا: اَمْسَکَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَّعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ یعنی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر، حضرت سَیِّدُنا عمر، حضرت سَیِّدُنا عثمان اور حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے دلیل پکڑی۔ یہ کہتے ہوئے اُس نے 10 صحابۂ کرام کے نام گنوا دیئے اور اپنی طرف سے پوری کوشش کر لی۔ اس وقت ہمارے گرد ایسے لوگ تھے جنہیں روایت کا کوئی علم نہیں تھا، اس کے بعد ہم ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو میں نے کہا: تم نے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر، حضرت سَیِّدُنا عمر، حضرت سَیِّدُنا عثمان اور حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے جو روایت کی تھی وہ تم سے کس نے بیان کی ہے؟ وہ بولا: میں نے آپ کو کوئی روایت نہیں سنائی اور نہ ہی کسی نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے۔ میں نے تو آپ سے یہ کہا تھا: اَمْسَکَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَّعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ یعنی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر، حضرت سَیِّدُنا عمر، حضرت سَیِّدُنا عثمان اور حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے پکڑا۔

---

[1]... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے اہلِ علم وہاں سے رجوع کریں۔

راوی حضرت محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر فن کے ماہر تھے، اگر میں مکمل جوانی میں انہیں پالیتا تو ان کی دونوں جانب سے ڈھیروں ڈھیر علوم حاصل کر سکتا تھا، میں نے قبیلہ ہُذَیل کے اشعار ان کے پاس دیکھے، میں اُن کے سامنے کسی قصیدے کا ذکر ہی کرتا تو وہ مجھے شروع سے آخر تک پورا قصیدہ سنا دیتے، افسوس! کہ 54 سال کی عمر میں وہ دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

﴾13265﴿... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن حضرت محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مناظرہ کیا، ہمارا مناظرہ شدت اختیار کر گیا حتّٰی کہ ان کی رگیں پھولنے لگیں اور جوڑ ہلنے لگے۔

اندھیرا اور دل کی روشنی:

﴾13266﴿... حضرت سَیِّدُنا احمد بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھانجے حضرت ابو محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کہتے سنا کہ میری والدہ نے بتایا: کبھی کبھی ہم ایک ہی رات میں کم و بیش 30 مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے چراغ لے کر جاتے تھے، وہ سیدھے لیٹے ہوتے اور غور و فکر میں مشغول رہتے، پھر کنیز کو آواز لگاتے کہ چراغ لے آؤ، وہ چراغ لے کر جاتی تو آپ نے جو لکھنا ہوتا لکھتے پھر کہتے چراغ اٹھا لو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان کے بھانجے سے پوچھا کہ وہ چراغ واپس کیوں کرواتے تھے؟ انہوں کہا: کیونکہ اندھیرا دل کو زیادہ روشن کرنے والا ہوتا ہے۔

خوش اِلحانی سے قرآن پڑھنے سے مراد:

﴾13267﴿... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس حدیث پاک کہ "جو خوش الحانی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں"[1] کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد ہے تلاوت کرتے ہوئے غمگین ہو اور اچھی آواز کے ساتھ پڑھے۔

﴾13268﴿... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پورے قرآن پاک میں غور کیا تو دو مقامات کے علاوہ ہر جگہ مرادِ الٰہی کو سمجھ گیا، ان دو میں سے ایک یہ ہے جس کی مراد مجھے سمجھ نہیں آئی:

---

[1] ...بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: واسروا قولکم... الخ، ۴/۵۸۶، حدیث: ۷۵۲۷

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ (پ۳۰، الشمس:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا۔

قریشی کی تین انوکھی باتیں:

﴿13269﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کوئی بھی قُریشی مکہ مکرمہ میں غالب نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی عظمتِ شان ظاہر ہو سکتی ہے جب تک وہ مکہ مکرمہ سے نکل نہ جائے کیونکہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب تک مکہ مکرمہ سے ہجرت نہ فرمائی آپ کا معاملہ خوب ظاہر نہ ہوا اور کوئی قُریشی شاعری میں بھی ماہر نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ پاک نے اپنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق فرمایا:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ (پ۲۳، یٰسٓ:۶۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے۔

اور کسی قریشی کی لکھائی (رائٹنگ) بھی اچھی نہیں ہو سکتی کیونکہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لکھتے نہیں تھے[1]۔

امام شافعی کے فقہی اصول:

﴿13270﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اصل قرآن و سنت ہیں، اگر ان دونوں سے کوئی مسئلہ نہ ملے تو ان پر قیاس کیا جائے گا، جب حدیث رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک متصل ہو اور اس کی سند بھی صحیح ہو تو وہ سنت ہو گی۔ خبرِ مُنْفَرِد سے اجماع زیادہ قوی ہے۔ حدیث اپنے ظاہر پر رہے گی البتہ اگر

[1]... حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دلائل نبوت میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ آپ "اُمّی" تھے، اپنے دستِ مبارک سے لکھتے نہ تھے، آپ کی ولادت "اُمّی" لوگوں میں ہوئی اور انہی لوگوں کے درمیان ایسے شہر میں پروان چڑھے جہاں سابقہ لوگوں کی خبریں جاننے والا عالم نہیں تھا، نیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی عالم کے پاس جانے کے لئے سفر پر بھی تشریف نہیں لے گئے لیکن اس کے باوجود آپ نے ان لوگوں کو تورات و انجیل اور گزشتہ اُمّتوں کی خبریں دیں حالانکہ ان کتب کے نشانات اور حروف مٹ چکے تھے۔ (المواھب اللدنیہ، المقصد الرابع فی معجزاتہ، ۱/۴۹۵) خیال رہے کہ اُمّی کے معنٰی بے پڑھا ہے بے علم نہیں، اللہ تعالٰی نے صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کو حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صحبت سے ایسا عالم بنایا، کہ جہان بھر کے علماء اُن کی شاگردی کریں، حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بایں معنٰی اُمّی ہیں کہ پیدائشی، عالم، عارف، مُعَلِّم ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۱۴۵)

اس میں مختلف مَعانی پائے جاتے ہوں تو جو ظاہر کے قریب تر ہو گا وہی مراد ہو گا۔ جب احادیث آپس میں برابر ہوں تو ان میں جس کی سند زیادہ صحیح ہو گی وہی حدیث اولیٰ قرار پائے گی۔ حضرت سَیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرسل روایت کے سوا مُرسَل کچھ نہیں ہے۔[1] ایک اصل کو دوسری اصل پر قیاس نہیں کر سکتے اور کسی بھی اصل پر ''کیوں'' اور ''کیسے'' کہہ کر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ فروعی مسئلہ پر سوال اٹھایا جاسکتا ہے، پھر جب فروعی مسئلہ کا اصل پر قیاس درست ہو گا تو وہ فروعی مسئلہ درست اور قابل حجت ہو گا۔

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: میں نے جس کو بھی دیکھا ہے اس نے حدیثِ مُنفرد پر عمل کیا ہے۔ اہل مدینہ نے اندھیرے میں نمازِ فجر پڑھنے والی حدیث پر عمل کیا اور اہل عراق نے اجالے میں فجر پڑھنے والی حدیث کو لیا، دونوں نے حدیث منفرد پر عمل کیا ایک نے ایک حدیث کو چھوڑ دیا اور دوسرے نے دوسری حدیث کو چھوڑ دیا پھر جس نے قرآن و سنت کو تھاما وہ اور میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ کرام کی تقلید میں رہتے ہیں۔ جب از روئے غور و فکر ان کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو میں ان کے قیاس کی اتباع کرتا ہوں اور جب ان میں سے کسی کے قیاس کے خلاف کوئی اصل نہ ملے تو میں ان کی پیروی کرنے والوں کے قیاس کی پیروی کرتا ہوں۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اور حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا تین مسائل میں اختلاف ہوا، ان میں قیاس حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ کے حق میں تھا تو میں نے انہی کے قول کو اختیار کیا۔

پہلا مسئلہ:

ایک مسئلہ مفقودُ الخَبر کا ہے (یعنی کسی عورت کا شوہر غائب ہو جائے تو اس کے متعلق) حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: چار سال تک اس کا انتظار کیا جائے گا، پھر اس کی عورت چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔ جبکہ حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ نے فرمایا: وہ کبھی بھی نکاح نہیں کر سکتی یہاں تک کہ شوہر کی موت یا پھر جدائی کے

---

[1] ...ثقہ کی مرسل روایت (تابعی یوں کہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا) احناف اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔
(ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۵/۴۴۹)

ساتھ معاملہ واضح نہ ہو جائے[1]۔

دوسرا مسئلہ:

ایک اختلاف اس مسئلے میں ہوا کہ کوئی شخص سفر میں ہو اور اپنی بیوی کو طلاق دے دے پھر اس سے رجوع بھی کرلے، بیوی کو طلاق کی خبر پہنچ جائے مگر رجوع کی نہ پہنچے یہاں تک کہ وہ عدت گزار کر دوسرے سے نکاح کرلے پھر اگر دوسرے شوہر نے ہمبستری کرلی تو حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے نزدیک دوسرا ہی اس عورت کا حقدار ہے جبکہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ کے نزدیک وہ عورت پہلے ہی شوہر کی بیوی ہے اور وہی اس کا حقدار ہے[2]۔

تیسرا مسئلہ:

حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جس نے کسی عورت سے عدت میں نکاح کیا پھر ہمبستری بھی کرلی تو دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور وہ شخص اس عورت سے اب کبھی نکاح نہیں کرسکتا جبکہ حضرت علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ فرماتے ہیں وہ بعد میں اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے[3]۔

حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ”قُرُوْء“ کے معنٰی میں بھی اختلاف ہوا اور صحیح ترین یہ ہے کہ قروء سے

---

[1] ...**بہارِ شریعت، جلد2، حصہ10، صفحہ486** پر ہے: مفقود (جس کا کوئی پتا نہ ہو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مرگیا) اور اس کی زوجہ میں تفریق اُس وقت کی جائیگی کہ جب ظن غالب یہ ہو جائے کہ وہ مر گیا ہوگا اور اُسکی مقدار یہ ہے کہ اُسکی عمر سے ستر (۷۰) برس گزر جائیں اب قاضی اُسکی موت کا حکم دیگا اور عورت عدتِ وفات گزار کر نکاح کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔ (فتح القدیر، کتاب المفقود، ۵/ ۳۴۷)

[2] ...**بہارِ شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ171** پر ہے: شوہر نے رجعت کرلی مگر عورت کو خبر نہ کی اُس نے عدت پوری کرکے کسی سے نکاح کرلیا اور رجعت ثابت ہو جائے تو تفریق کردی جائے گی اگرچہ دوسرا دخول بھی کرچکا ہو۔ (الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعۃ، ۵/ ۳۰)

[3] ...**بہارِ شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ237** پر ہے: مُطلَّقہ (جس عورت کو طلاق دی گئی اس) نے ایک حیض کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور اس دوسرے نے اُس سے وطی کی پھر دونوں میں تفریق کردی گئی اور تفریق کے بعد دو حیض آئے تو پہلی عدت ختم ہوگئی مگر ابھی دوسری ختم نہ ہوئی لہٰذا یہ شخص اُس سے نکاح کرسکتا ہے کوئی اور نہیں کرسکتا جب تک بعد تفریق تین حیض نہ آلیں اور تین حیض آنے پر دونوں عدتیں ختم ہوگئیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدۃ، ۱/ ۵۳۲)

مراد طُہر ہے کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: اپنے بیٹے ابن عمر کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی کو ایسے طُہر میں طلاق دے جس میں اس سے ہمبستری نہ کی ہو، یہی وہ عِدَّت ہے جس کے لحاظ سے **اللہ** پاک نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔[1] جب نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا نام عدت رکھا تو یہی صحیح ترین قول ہوا کیونکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طُہر کو عدت کا نام دیا ہے۔[2]

ثابت شدہ حدیث ہی میرا موقف ہے:

﴿13271﴾... حضرت سیِّدُنا حُمیدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مصر میں ایک حدیث بیان کی تو ایک شخص نے ان سے پوچھا: کیا آپ کا بھی یہی مؤقف ہے؟ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے مجھے کسی گرجا گھر سے نکلتے دیکھا ہے یا مجھے زُنّار[3] پہنے دیکھ رہے ہو؟ جب میرے نزدیک رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی حدیث ثابت ہو جائے تو میں اسی کا قول کرتا ہوں اور وہی میرا مذہب و موقف ہوتا ہے اور میں اُس سے روگردانی نہیں کرتا اور اگر وہ حدیث میرے نزدیک ثابت نہ ہو تو میں

---

1 ...بخاری، کتاب الطلاق، باب قول اللہ: یاایھا النبی اذا طلقتم النساء... الخ، ۳/۴۷۸، حدیث: ۵۲۵۱

الفقیہ و المتفقہ، باب ماجاء فی قول الواحد من الصحابۃ، ۱/۴۳۱، حدیث: ۴۶۳

2 ...احناف کے نزدیک قُرُوء سے مراد حیض ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لونڈی کی طلاقیں دو ہیں اور اسکی عدت دو حیض ہیں۔(ابن ماجہ، ۲/۵۳۱، حدیث: ۲۰۷۹) اس کے تحت مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ طلاق کی عدت حیض ہے، نہ کہ طہر، یہ ہی احناف کہتے ہیں اور قرآن کریم میں جو "ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ" (پ۲، البقرۃ: ۲۲۸) فرمایا گیا وہاں قروء کے معنی طہر نہیں بلکہ حیض ہیں۔(مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۱۷)

ایک اور مقام پر مفتی صاحب فرماتے ہیں: یعنی قرآن کریم جو فرماتا ہے: "فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ" (پ۲۸، الطلاق: ۱) اس کا مطلب یہ ہی ہے کہ طلاق طُہر میں دو اور طُہر بھی وہ ہے جس میں صحبت نہ کی ہو۔ خیال رہے کہ امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاں لِعِدَّتِهِنَّ کا لام بمعنی فی نہیں بلکہ بمعنی اَجَل ہے یعنی انہیں عدت کے لحاظ سے طلاق دو صحبت سے خالی طہر میں تاکہ عدت معلوم رہے کہ اس کی عدت حیض ہے یا وضع حمل۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاں یہ لام بمعنی فی ہے یعنی انہیں عدت کے زمانہ میں طلاق دو، اس بنا پر وہ فرماتے ہیں کہ عدت غیر حاملہ کی طہر ہے، ہمارے ہاں حیض۔(مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۱۰)

3 ...وہ دھاگہ یا ڈوری جو ہندو گلے سے بغل کے نیچے تک ڈالتے ہیں، اور عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔ (حاشیہ بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۷۹)

اس کا قول نہیں کرتا، کیا تم مجھے پر زنار دیکھ رہے ہو کہ میں حدیثِ رسول کو اختیار نہ کروں گا؟؟؟

﴿13272﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی صحیح حدیثِ رسول ہو تو مجھے بیان کر دیا کرو تاکہ میں کسی بھی شہر میں اس حدیث پاک کو لے جاؤں۔

﴿13273﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک حدیث نبوی کے متعلق پوچھ کر کہا: آپ کا کیا قول ہے؟ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کپکپی طاری ہو گئی اور لرزتے ہوئے فرمایا: کون سا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا اور کون سی زمین مجھے اٹھائے گی اگر میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث روایت کر کے قول کوئی اور کروں؟

صحیح حدیث چھوڑنا بے عقل کا کام ہے:

﴿13274﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک حدیث شریف بیان کی تو ایک شخص نے ان سے کہا: آپ اس حدیث پاک کو لیتے ہیں؟ اُس وقت ہم کافی سارے لوگ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پیچھے موجود تھے، آپ نے ہم سے فرمایا: گواہ ہو جاؤ کہ اگر میرے پاس کوئی حدیث صحیح ہو اور میں اُس پر عمل نہ کروں تو سمجھ جانا کہ میری عقل چلی گئی ہے۔

﴿13275﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب میں کوئی قول کروں اور رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کے برعکس کوئی حدیث صحیح مروی ہو تو اب حدیث نبوی ہی کو ترجیح ہو گی، تو تم اس مسئلہ میں میری تقلید مت کرنا۔

﴿13276﴾... حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑھ کر حدیث کی پیروی کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

ناصِرُ الحدیث کا لقب دیا گیا:

﴿13277﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے بغداد میں "ناصِرُ الحدیث" کہا جاتا تھا۔

﴿13278﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: جب رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کوئی حدیث صحت کو پہنچ جائے اور میں نے کچھ اور کہہ رکھا ہو تو میرا اپنے قول سے رجوع ہے اور وہ حدیث پاک ہی میرا قول ہے۔

﴿13279﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تمہیں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کوئی سنت مل جائے تو اُس کی پیروی کرو اور کسی کے قول کی طرف توجہ مت کرو۔

﴿13280﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی حدیث درجہ صحت کو پہنچ جائے تو کسی اور کا قول چھوڑ کر اُس حدیث کو اِختیار کرنا لازم ہے۔

بعض راویوں کے مُتَعَلِّق سیِّدُنا اِمام شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی رائے

﴿13281﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ابوزبیر کو کسی سہارے کی ضرورت ہے (یعنی اکیلا حجت نہیں)۔

﴿13282﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حرام بن عثمان کی حدیث حرام (یعنی ناقابل قبول) ہے۔

﴿13283﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شُعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تدلیس جھوٹ کا بھائی ہے۔

﴿13284﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ملک شام میں امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جیسا کبھی کوئی نہ ہوا، مگر اُن کی روایت پر اس وقت تک اِکتفا نہیں کیا جائے گا جب تک کسی دوسرے کی حدیث سے ان کی پہچان نہ ہو جائے گی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت عبدُالرحمٰن بن یزید بن جابر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ قابلِ اِعتماد اور امین ہیں، ان جیسوں سے علم حاصل کرنا چاہیے۔

ابوجابر بیاضی کی مذمت:

﴿13285﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو ابوجابر بیاضی سے حدیث روایت کرے اللہ

پاک اس کی آنکھوں کی بینائی ختم کر دے۔

﴿13286﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: میں نے ابو جابر جُعفی سے ایسا کلام سنا کہ مجھے ڈر ہوا کہ ابھی ہم پر چھت گر پڑے گی۔

﴿13287﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے سامنے حدیث مُنْقَطِع بیان کی تو آپ نے اس سے فرمایا: عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کے پاس جاؤ وہ تمہیں اپنے والد کے ذریعے حضرت سیِّدُنا نوح عَلَيْهِ السَّلَام سے بھی حدیث بیان کر دیں گے (یعنی منقطع روایت تمہیں وہاں مل جائے گی)۔

﴿13288﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو خبر ملی کہ حضرت شُعبہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه جابر جُعفی کے بارے میں کلام کرتے ہیں تو انہوں نے حضرت شُعْبَہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو پیغام دیا کہ اگر آپ جابر کے متعلق کلام کریں گے تو میں ضرور آپ کے متعلق کلام کروں گا۔

﴿13289﴾... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا محمد بن حسن رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: اگر مجھے علم ہو کہ سیف بن سلیمان گواہ کے ساتھ قسم والی حدیث روایت کرتا ہے تو میں ضرور اسے فاسد کر دوں۔ تو میں نے اُن سے کہا: اے ابوعبد اللہ! اگر آپ نے اُسے فاسد کیا تو وہ فاسد ہو جائے گا۔

﴿13290﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "عَمرو بن عُبَید نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے سنا اور میں **اللہ** پاک سے معافی مانگتا ہوں اگر اُس نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے سنا ہے۔

امام لیث رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی تعریف:

﴿13291﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا لَیث بن سعد اور حضرت سیِّدُنا ابنِ ابی ذِئب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِما سے نہ مل پانا میرے لیے بہت زیادہ تکلیف دہ ہے۔

﴿13292﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے زیادہ آثار کی اِتّباع کرنے والے تھے۔

﴿13293﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں اصحابِ حدیث میں سے کسی شخص کو دیکھتا ہوں ایسا لگتا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی صحابی کو دیکھ رہا ہوں۔

سیِّدُنا اِمام شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اور اُصولِ فقہ

مُصَنِّفِ کتاب حضرت سیِّدُنا حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آثار و سُنَن کی پیروی کرنے والے، مسائل واَحکام کے اِسْتِنْباط میں باریک بین، اصول پر مبنی قیاس کے قائل اور اصولِ شرع سے مخالف فاسد آراء سے منہ پھیرنے والے تھے۔

﴿13294﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اصل قرآن اور سنت یا پھر ان پر کیا گیا قیاس ہے اور اجماع حدیثِ منفرد سے زیادہ قوی ہے۔

حیرت انگیز طرزِ استدلال:

﴿13295﴾... حضرت ابو بکر مُنْتَنِیلی محمد بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مسجد حرام میں دیکھا، آپ کے لیے قالین بچھائے گئے تھے اور آپ ان پر تشریف فرما تھے، ایک خُراسانی شخص ان کے پاس آیا اور پوچھا: آپ زنبور (بھڑ/ دھموڑی) کا بچہ کھانے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: حرام ہے۔ خُراسانی نے پوچھا: کیا حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کتابُ اللہ، سنت اور قیاس تینوں کی رُو سے حرام ہے۔ پھر آپ نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی:

وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ (پ۲۸، الحشر: ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

پھر فرمایا: یہ کتابُ اللہ سے ہے اور حضرت سیِّدُنا حُذَیْفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میرے بعد ابو بکر و عُمر کی پیروی کرنا۔"[1] اور یہ سنّتِ رسول سے دلیل ہے کیونکہ حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بھڑ کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ جبکہ قیاس سے دلیل یہ ہے کہ جس کے

[1] ...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر کلیھما، ۵/ ۳۷۴، حدیث: ۳۶۸۲

قتل کا حکم ہو اس کا کھانا حرام ہے۔ چنانچہ وہ شخص خاموشی سے چلا گیا۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر مُسْتَمْلِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے لیے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا یہ طرزِ استدلال کافی حیرت انگیز تھا۔

غلط قیاس کی تردید:

﴿13296﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے بیان فرمایا کہ ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن نے یہ کہا ہے کہ جو رمضان شریف کا ایک روزہ چھوڑے وہ بارہ روزے قضا میں رکھے کیونکہ **اللہ** پاک نے بارہ مہینوں سے ایک مہینے (رمضان) کو چُنا ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرمایا کہ اُن سے کہا جائے کہ **اللہ** پاک کا فرمان ہے:

لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ۝ ترجمۂ کنزالایمان: شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

(پ۳۰، القدر: ۳)

لہٰذا ان کے قیاس کے مطابق جو شخص شبِ قدر میں نماز چھوڑ دے اس پر لازم ہوگا کہ وہ ہزار مہینے اس کی قضا کرے۔

امام شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی ایک بلخی سے بحث:

﴿13297﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک بلخی شخص نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے ایمان کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اس سے فرمایا: تم ایمان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ بلخی نے کہا: ایمان قول کا نام ہے۔ آپ نے پوچھا: تم نے یہ کس دلیل سے کہا؟ وہ بولا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۷۷)

اس آیت میں "واؤ" نے ایمان اور عمل میں فاصلہ و علیحدگی کر دی لہٰذا ایمان قول کا نام ہے اور اعمال اس کی شاخیں ہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: واؤ تمہارے نزدیک فاصلے کے لیے آتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: پھر تو تم دو خداؤں کی عبادت کرتے ہو، ایک خدا مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں کیونکہ **اللہ** پاک کا فرمان ہے:

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿۱۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب۔

(پ۲۷، الرحمٰن: ۱۷)

اس شخص کو غصہ آگیا اور بولا: کیا آپ مجھے بت پرست بنارہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نہیں تم خود اپنے آپ کو بنارہے ہو۔ اس نے پوچھا: وہ کیسے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہارے اس گمان کی وجہ سے کہ واؤ فاصلے کے لیے آتی ہے۔ وہ شخص بولا: میں نے جو کہا **اللہ** پاک سے اس کی معافی مانگتا ہوں، میں تو ایک ہی رب کی عبادت کرتا ہوں، آج کے بعد میں کبھی نہیں کہوں گا کہ ”واؤ“ فاصلے کے لیے آتی ہے بلکہ اب میں کہتا ہوں: ایمان قول اور عمل کا نام ہے جو گھٹتا اور بڑھتا ہے[1]۔ حضرت سیِّدُنا ربیع بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: پھر اس شخص نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں بڑا مال خرچ کیا، آپ کی کتابوں کو جمع کیا اور وہ مصر سے بلند رتبہ ہو کر گیا۔

بشر مریسی کو تنبیہ:

﴿13298﴾... حضرت سیِّدُنا حسین بن علی کَرابیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بِشر مَریسی کی والدہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئیں اور کہا: اے اَبُوعَبْدُ اللہ! میرا بیٹا آپ سے محبت کرتا ہے اور جب اس کے سامنے آپ کا تذکرہ ہوتا ہے تو آپ کی تعظیم کرتا ہے، کاش! آپ بشر کو اس کی بیہودہ رائے سے روکتے جو اُس نے اپنا رکھی ہے کیونکہ اس کی وجہ سے لوگ اُس کے دشمن بن چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں کچھ کرتا

---

[1]... فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت سیِّدُنا شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: ایمان کے سلسلے میں کثیر اختلافات ہیں۔ ان میں بنیادی اختلاف دو ہیں: اعمال و اقوال ایمان کے جز ہیں یا نہیں؟ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے یا نہیں؟ امام مالک، امام شافعی، امام احمد و جمہور مُحَدِّثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جُز مانتے ہیں اور امام اعظم اور جمہور متکلمین و محققین مُحَدِّثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز نہیں مانتے۔ اسی کی فرع ایمان کے گھٹنے بڑھنے کا بھی مسئلہ ہے۔ فریق اول کے نزدیک اعمال و اقوال کی زیادتی سے ایمان بڑھتا ہے اور کمی سے گھٹتا ہے۔ اور فریق ثانی کے نزدیک ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ صحیح اور راجح یہی ہے کہ اعمال و اقوال ایمان کے جز نہیں اور ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ (نزہۃ القاری، ۱/۲۹۱)

خیال رہے کہ دین یا ایمان کی مقدار میں زیادتی کمی نہیں ہوتی یعنی کوئی آدھا یا چوتھائی مسلمان نہیں ہوتا سارے پورے مؤمن ہوتے ہیں ہاں کیفیت میں فرق ہوتا ہے بعض مومن بعض کامل مومن بعض اکمل یعنی کامل تر مومن۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۳۱۳)

ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں بِشْر وہاں آگیا، آپ نے اُس سے پوچھا: جس چیز کی طرف تم لوگوں کو بلاتے ہو کیا وہ کتابُ اللہ سے ثابت کوئی لازم کیا گیا فرض ہے؟ کوئی ثابت شدہ سنت ہے؟ یا ایسی بات ہے جس پر لوگوں کا بحث و سوال کرنا واجب ہو؟ بِشْر نے کہا: نہ کتابُ اللہ اس کی دعوت دیتی ہے، نہ ہی وہ کوئی فرض ہے، نہ ثابت شدہ سنت اور نہ اسلاف پر واجب تھا کہ اس کے متعلق بحث کرتے مگر پھر بھی ہم اس بات کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے خود اپنی خطا کا اقرار کر لیا ہے، تم حدیث و فقہ سے کیوں غافل ہو، تم کیا سمجھتے ہو لوگ احادیث وفقہ کو چھوڑ کو تمہاری رائے کی موافقت کریں گے؟ بِشْر نے کہا: مجھے علم کلام سے خصوصی دلچسپی ہے۔ پھر جب وہ چلا گیا تو حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ فلاح نہیں پائے گا۔

﴿13299﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک نے تمام مخلوق کو ”کُن“ کہہ کر پیدا فرمایا تو اگر ”کُن“ (یعنی کلامِ الٰہی) بھی مخلوق ہی ہو تو اب مخلوق کو مخلوق سے پیدا کرنا لازم آئے گا۔

علم کلام کی مذمت[1]:

﴿13300﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک مرتبہ علم کلام کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ جلال میں آگئے اور سائل سے فرمایا: حَفْص اَلْفَرْد اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو، **اللہ** ان کو رسوا کرے۔

﴿13301﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علمِ کلام میں غور و فکر کرنے سے بہتر ہے کہ بندہ شرک کے سوا ہر گناہ میں مبتلا ہو جائے، بخدا! مجھے علم کلام والوں کی ایسی بات کا پتا چلا ہے جو کبھی میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آئی۔

﴿13302﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بندہ شرک کے سوا ہر گناہ کا بوجھ اٹھائے اپنے

[1]... علم کلام کو نہ تو بالکل غلط قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی بالکل درست بلکہ اس پر حکم لگانے میں کچھ تفصیل درکار ہو گی، کیونکہ اس علم کا فائدہ بھی ہے اور نقصان بھی۔ پس جب یہ علم فوائد کا موجب بنے تو ان فوائد کے پیش نظر اور حالات کے مطابق اسے جائز یا مستحب یا واجب کہا جائے گا اور جب نقصان رساں ثابت ہو تو حرام کا حکم دیا جائے گا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب قواعد العقائد، الفصل الثانی: فی وجہ التدریج الی الارشاد... الخ، ۱/ ۱۳۲ ملتقطاً) **نوٹ:** تفصیل کے لئے **احیاء علوم الدین (عربی)، جلد1، صفحہ130 تا 137 اور احیاء العلوم (مترجم)، جلد1، صفحہ310 تا 329** کا مطالعہ مفید رہے گا۔

رب سے ملے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی بدعقیدگی کے ساتھ اس سے ملے۔

﴿13303﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علمِ کلام میں پڑنے والے کسی شخص نے نجات نہیں پائی۔

﴿13304﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ علمِ کلام اور بدعات میں کیا قباحت ہے تو لوگ اس سے ایسے بھاگیں جیسے شیر سے بھاگتے ہیں۔

﴿13305﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو علمِ کلام میں پڑا وہ نجات نہیں پائے گا۔

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ محدثین کرام کے طریقے پر تھے۔ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل، حضرت سیِّدُنا امام بُوَیطی، حضرت سیِّدُنا امام حُمیدی، حضرت سَیِّدُنا امام ابو ثور اور عام محدثین عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ نے عموماً امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اقوال کو اختیار کیا۔

بدمذہب کے لیے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رائے:

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس جب کوئی بدمذہب آتا تو آپ اس سے فرماتے: میں تو اپنے دین کی واضح دلیل پر ہوں جبکہ تم شک میں مبتلا ہو لہٰذا اپنے جیسے کسی شک کرنے والے کے پاس جاؤ اور اس سے جھگڑو۔ نیز آپ فرمایا کرتے تھے: میری رائے میں حضراتِ صحابۂ کرام کو گالی دینے والے کے لیے مالِ غنیمت میں کوئی حصہ نہیں۔

مشیت ارادۂ الٰہی ہے:

﴿13306﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بندہ شرک کے سوا ہر گناہ لے کر اللہ پاک سے ملے یہ اس سے بہتر ہے کہ بندہ کسی بدعقیدگی کے ساتھ اس سے ملاقات کرے۔ راوی کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے سامنے کچھ لوگ تقدیر کے مسئلے پر جھگڑ رہے تھے، آپ نے فرمایا: قرآن کریم میں ہے کہ مشیّت مخلوق نہیں بلکہ مشیت ارادۂ الٰہی ہے، اللہ کریم فرماتا ہے:

وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۠ (۲۹) (پ۳۰، التکویر: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب۔

چنانچہ **اللہ** پاک نے مخلوق کو بتایا کہ مشیت اسی کی ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسئلہ تقدیر کو ثابت وواضح کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ، آپ نے اپنی کتاب میں فرمایا: جس نے **اللہ** پاک کے ناموں میں سے کسی نام کی قسم کھائی اور پھر توڑ دی تو اس پر کفارہ لازم ہو گا کیونکہ اس نے غیر مخلوق کی قسم کھائی ہے۔

مناظرے میں حفص الفرد کی تکفیر:

﴿13307-8﴾... حضرت سیِّدُنا ابو شُعَیب مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پاس بیٹھا تھا، آپ کی دائیں جانب حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبدُ الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور بائیں جانب حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن عَمْرو بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیٹھے تھے، اتنے میں حَفْصُ الفَرْد بھی آگیا اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبدُ الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: آپ قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں کہتا ہوں کہ قرآن کَلَامُ اللہ ہے۔ حَفْص الفرد نے کہا: بس اتنا ہی؟ پھر اس نے حضرت سیِّدُنا یوسف بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بھی یہی سوال کیا اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا۔ پھر لوگ حَفْصُ الفَرْد کو اشارے سے کہنے لگے کہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھو تو اُس نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! لوگوں نے اپنا سُوال آپ کی طرف بڑھا دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس بارے میں گفتگو کو رہنے دو۔ لوگوں کے کہنے پر اُس نے ایک بار پھر آپ سے پوچھا: ابو عبدُ اللہ! آپ قرآن پاک کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ قرآن **اللہ** کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے۔ اس پر حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور حَفْص الفَرْد کے مابین مناظرہ ہوا اور گفتگو میں کافی گرما گرمی ہوئی حتّٰی کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حَفْص الفَرْد کو (قرآن کو مخلوق کہنے کی وجہ سے) کافر قرار دے دیا تو وہ غصے سے اٹھ کر چلا گیا۔ روای کہتے ہیں: اگلے دن مصر کے بازار میں حفص الفرد سے میری ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: آپ نے دیکھا کل شافعی نے میرے ساتھ کیا کیا؟ میری تکفیر کر دی، یہ کہہ کر وہ آگے چل پڑا پھر واپس لوٹا اور کہا: اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود میرا کہنا یہ ہے کہ میں نے شافعی سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔

قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے:

﴿13309﴾... حضرت سیِّدُنا حرملہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھے تھے کہ علم کلام میں پڑے رہنے والے حَفْص الفرد نے کہا: قرآن مخلوق ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تو نے کفر کیا۔

﴿13310﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو کہے قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے۔

﴿13311﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو **اللہ** پاک کے کسی نام کی قسم کھائے اور توڑ دے تو اس پر کفارہ ہو گا کیونکہ **اللہ** کریم کے صفاتی نام مخلوق نہیں ہیں اور جو کعبہ یا صفا و مروہ کی قسم کھائے اور توڑ دے تو اس پر کفارہ نہیں ہو گا کیونکہ یہ مخلوق ہے جبکہ اسمائے الٰہیہ غیر مخلوق ہیں۔

علم کلام میں غور سے بچنے کی تلقین:

﴿13312﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علم کلام میں غور سے بچو کیونکہ کسی شخص سے اگر فقہ کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے جواب میں خطا کر دی یا پھر کسی شخص کے قتل کی دِیَت ایک انڈہ بتا دی تو زیادہ سے زیادہ اس پر ہنسا ہی جائے گا لیکن اگر کسی سے علم کلام کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے خطا کر دی اسے بدعت کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

﴿13313﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص محض رائے میں غور و فکر کرے پھر اُس عمل سے رجوع کر لے اس کی مثال ایسے بے عقل موٹے کی سی ہے جس کا علاج کیا جائے تو وہ ٹھیک ہو کر زبردست عقلمند ہو جائے۔

قدری کا فاسد عقیدہ:

﴿13314﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم جانتے ہو قدری (منکر تقدیر) کون ہے؟ قدری وہ ہے جو کہتا ہے شر کا خالق **اللہ** پاک نہیں ہے۔

بدعت اچھی بھی ہوتی ہے بری بھی:

﴿13315﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بدعت کی دو قسمیں ہیں: (۱)...اچھی بدعت اور

(۲)...بُری بدعت۔ جو بدعت سنت کے موافق ہو وہ اچھی اور جو سنت کے مخالف ہو وہ بُری ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے باجماعت تراویح کے متعلق اس فرمان کو دلیل بنایا کہ "یہ کتنی اچھی بدعت ہے۔"

خالق کے لیے کچھ مشکل نہیں:

﴾13316﴿... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کے اس مقدس فرمان:

وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ (پ۲۱، الروم: ۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے کہ اوّل بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہئے۔

کی تفسیر میں فرمایا: یہ تمہاری سمجھ کے اعتبار سے ہے کیونکہ وہ کریم رب کسی معدوم شے سے فرماتا ہے کہ "کُن یعنی ہو جا" تو وہ چیز اپنے کانوں، آنکھوں، ناک، جوڑوں اور تمام رگوں سمیت مکمل وجود میں آجاتی ہے تو دیکھا جائے تو یہ اس سے زیادہ مشکل و دُشوار ہے کہ وہ کسی ایسی شے سے جو پہلے موجود تھی، یہ فرمائے: "پہلے کی طرح ہو جا۔" یاد رکھو کہ یہ تمہاری سمجھ کے لحاظ سے فرمایا گیا کہ دوبارہ لوٹانا زیادہ آسان ہے ورنہ اللہ پاک کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔

گستاخوں کو عارضی چھوٹ ملنے کی وجہ:

﴾13317﴿... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سُلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں زبان درازی کرنے والوں کو اللہ پاک نے اس لیے چھوٹ دے رکھی ہے تاکہ وہ دنیا سے جانے کے بعد بھی ان نُفوسِ قُدسیہ کی نیکیوں میں اضافہ فرماتا رہے۔

﴾13318﴿... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اہلِ صفّین کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جب اللہ پاک نے اُن کے خونوں سے میرے ہاتھوں کو محفوظ رکھا تو میں اپنی زبان کو اُن کے بارے میں دراز کرنا پسند نہیں کرتا۔

﴿13319﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ فتنے کے متعلق یہی حدیث درجہ صحت کو پہنچتی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: یہ اس دن حق پر ہوں گے۔[1]

﴿13320﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے بدمذہبوں میں رافضیوں سے بڑھ کر جھوٹی گواہی دینے والا کوئی نہیں دیکھا۔

بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں:

﴿13321﴾... حضرت سَیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ منکر تقدیر بدمذہب کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز سمجھتے تھے۔

حضرت سَیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت سَیِّدُنا ابوبکر پھر حضرت سَیِّدُنا عمر پھر حضرت سَیِّدُنا عثمان اور پھر حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُم ہیں۔

﴿13322﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایمان قول اور عمل دونوں کا مجموعہ ہے، نیکیوں سے بڑھتا اور گناہوں سے کم ہوتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَّیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِیْمَانًا (پ۲۹، المدثر: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے۔

مرجیہ کے رد میں قوی دلیل:

﴿13323﴾... حضرت سَیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے علم میں مُرجیہ کے رد میں سب سے قوی دلیل یہ فرمانِ الٰہی ہے:

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ﳔ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر

[1]... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان، ۵/ ۳۹۳، حدیث: ۳۷۲۴ بنحوہ
مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث کعب بن عجرۃ، ۹/ ۳۴۲، حدیث: ۱۸۱۴۱

الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿۵﴾ (پ۳۰، البینۃ:۵) اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

خلافتِ صدیق اکبر پر اِتِّفاقِ اُمّت:

﴿13324﴾... حضرت سَیِّدُنا حسن بن محمد زَعْفَرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خلافت پر لوگوں نے اتفاق کیا، پھر آپ نے حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو خلیفہ بنایا جبکہ انہوں نے چھ افراد کی شُوریٰ بنائی کہ اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرلیں تو شوریٰ نے خلافت حضرت سَیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو سپرد کر دی۔ وجہ یہ تھی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد لوگوں میں بڑا اِضْطِراب و بے چینی تھی اور انہوں نے آسمان کے نیچے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بہتر کسی کو نہ پایا تو آپ ہی کو اپنا خلیفہ بنالیا۔

راوی مزید فرماتے ہیں: ہم نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتابوں میں رویتِ باری تعالیٰ اور عذابِ قبر کے متعلق احادیث دیکھی ہیں مگر آپ ان کے متعلق کوئی گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ یہ باتیں تو ہم نے اُن کی کتابوں سے نکالی ہیں کیونکہ آپ کو پسند نہیں تھا کہ اس معاملے میں کچھ لکھیں حتّٰی کہ مُرجیہ کے رد پر آپ سے کتاب لکھنے کا مطالبہ بھی کیا گیا مگر آپ نے انکار کر دیا، آپ عقائد کے معاملے میں کلام کرنے اور جھگڑنے سے منع فرماتے تھے، بدمذہبوں کی مذمت کرتے تھے اور فقہ میں غور و فکر کرنے کا حکم دیتے تھے۔

دلائل سے پیس کر رکھ دیا:

﴿13325﴾... حضرت سَیِّدُنا حَرملہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حَفْص الفَرد اور مَصلان اباضی حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس جَروی کے گھر میں جمع ہوئے، میں بھی وہاں موجود تھا۔ ان دونوں کا ایمان کے بارے میں مباحثہ ہوگیا۔ حَفْص الفَرد دلیل سے مَصلان پر غالب آگیا اور مصلان کمزور پڑگیا تو حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی غیرتِ ایمانی کو جوش آیا، آپ نے مسئلہ یوں بیان کیا کہ "ایمان قول و عمل کا مجموعہ ہے جو کم اور زیادہ بھی ہوتا ہے۔" پھر دلائل سے حَفْص الفَرد کو پیس کر رکھ دیا اور اس کے دلائل کو توڑ دیا۔

﴿13326﴾... حضرت سَیِّدُنا ہارون بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ اگر حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پتھر کے ستون کو لکڑی کا ثابت کرنا چاہیں تو مہارت مناظرہ کی بدولت ضرور غالب آجائیں گے۔

﴿13327﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عَبْدُ اللہ بن عَبْدُ الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: میں نے جس کو بھی حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ مناظرہ کرتے دیکھا آپ کے مقابل مجھے اس پر رحم آیا۔

﴿13328﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علم کلام والوں کے متعلق میری رائے اور نظریہ یہ ہے کہ انہیں کھجور کی شاخوں سے مارا جائے، اونٹوں پر بٹھا کر قبیلوں اور دیہاتوں میں گھمایا جائے اور پکار پکار کر کہا جائے: یہ کتاب وسنت کو چھوڑ کر علم کلام میں پڑنے والے کی سزا ہے۔

مختار ثقفی(1) بڑا جھوٹا تھا:

﴿13329﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک شخص مُختار بن ابو عُبَید ثَقَفی کے پاس آیا، اس وقت مختار کے پاس دائیں بائیں دو تکیے اضافی رکھے ہوئے تھے، مختار نے اس شخص کو دیکھا تو اس کے لیے تکیہ لانے کا کہا، اس شخص نے پوچھا: کیا یہ دو تکیے نہیں رکھے ہوئے؟ مختار بولا: ایک تکیے سے حضرت جبریل اٹھے ہیں اور دوسرے سے حضرت میکائیل (عَلَیْہِمَا السَّلَام)۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچے نبیوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پاس ایک ہی فرشتہ آتا تھا جبکہ مختار بڑا جھوٹا ہے، کہتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔

مردے زندہ کرنے سے بڑھ کر معجزہ:

﴿13330﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن سَوَّاد سَرحی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک نے جو کمال حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمایا وہ کسی نبی کو نہیں دیا۔ میں نے عرض کی: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو مُردے زندہ کرنے کا معجزہ عطا ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: منبر شریف تیار ہونے تک حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھجور کے خشک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، پھر جب آپ کے لیے منبر شریف تیار ہو گیا (اور آپ تنے کو چھوڑ کر منبر پر تشریف لے گئے) تو وہ خشک تنا رونے لگ گیا اور یہ معجزہ مردے زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے۔

﴿13331﴾... حضرت سیِّدُنا یُونُس بن عَبْدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ

(1)... مختار ثقفی جس نے قاتلین حسین کو چن چن کر مارا اور مُحِبِّینِ حسین کے دل جیتے مگر اُس پر شقاوت ازلی غالب ہوئی اور نبوت کا دعویٰ کر کے کافر و مرتد ہو کر مرا، کہتا تھا کہ "میرے پاس وحی آتی ہے۔" (شرح مسلم للنووی، ۸/ ۱۰۰، جز ۱۶)

عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، اتنے میں وہاں کوئی چیز لائی گئی تو میں اُس کی طرف مائل ہو گیا، آپ نے یہ دیکھ کر یوں دعا فرمائی: اے اللہ! تیرے اس سے بے نیاز ہونے اور اِس کے تیرا محتاج ہونے کا واسطہ تو اسے معاف فرمادے۔

بدعتی قابلِ قبول نہیں:

﴿13332﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبدُ الاعلٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہمارے سردار حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں کسی بدعتی کو پانی پر چلتا ہوا دیکھوں تب بھی وہ مجھے قبول نہیں۔

﴿13333﴾...[1]

﴿13334﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہر شخص کے چاہنے والے اور نفرت کرنے والے ہوتے ہیں، جب یہ ضروری ہے تو پھر بندہ اللہ پاک کی فرمانبرداری کرنے والوں کے ساتھ رہے۔

﴿13335﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب لوگ دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز اُن کی پہنچ سے دور ہو گئی ہے تو اس کے بارے میں زبان درازی کرنے لگتے ہیں۔

﴿13336﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَؕ(۱۵) ترجمۂ کنز الایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔ (پ۳۰، المطففین: ۱۵)

کے متعلق فرمایا: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کے دوست اسے اس کی شان کے مطابق دیکھیں گے۔

اَساتِذہ کا اَدب اور شاگردوں پر شفقت

مصنفِ کتاب حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ احمد بن عبدُ اللہ شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے اساتذہ کا ادب واحترام کرتے اور اپنے شاگردوں کے ساتھ نرمی وانکساری سے پیش آتے تھے۔

﴿13337﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے جس پر بھی حق اور حجت کو پیش کیا اور اس نے قبول کر لیا تو میرے دل میں اس کی محبت راسخ ہو گئی اور جس نے حق کے خلاف مجھ سے جھگڑا کیا اور دلیلِ صحیح کا انکار کیا تو وہ میری نگاہوں سے گر گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔

[1]... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے اہلِ علم وہاں سے رجوع کریں۔

تین مسائل میں سے دو کا جواب دیا:

﴿13338﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے مجھے جواب دیا، دوسرا پوچھا تو اس کا بھی جواب دیا پھر تیسرا پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا تم قاضی بننا چاہتے ہو؟ چنانچہ مجھے تیسرے کا جواب نہیں دیا۔

﴿13339﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے جب بھی حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب "موطا" کو پڑھا میری سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوا۔

پریشان کرنے والے کو جواب نہ دیا:

﴿13340﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ثور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقہ درس میں بیٹھا کرتا تھا، پھر ہمارے شہر میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے تو میں ان کی مجلس میں گیا اور بطورِ اِسْتِہزاء ان سے مکانات کا ایک مسئلہ دریافت کیا مگر آپ نے مجھے جواب نہ دیا بلکہ مجھ سے پوچھا: تم نماز میں ہاتھ کیسے اٹھاتے ہو؟ میں نے اٹھا کر بتایا تو فرمایا: یہ درست نہیں۔ میں نے دوسری طرح اٹھائے تو پھر فرمایا: یہ بھی غلط ہے۔ میں نے پوچھا: پھر میں کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں حضرت امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اور انہیں حضرت سالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اور انہیں اُن کے والد نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے تھے[1]،

---

[1]...اس طرح کہ ہاتھ کے گٹے کندھوں کے مقابل ہوتے اور انگوٹھے کانوں کے مقابل۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۵) نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو کانوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے کہ بہت سی احادیث میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا مروی ہے۔ چنانچہ مسلم شریف میں ہے: "اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ اُذُنَیْہِ وَفِیْ لَفْظٍ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ یعنی حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے ہاتھ مبارک کانوں تک اٹھاتے۔" ایک روایت میں ہے کہ "کانوں کی لو تک اٹھاتے۔" (مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب رفع الیدین حذو...الخ، ص۱۶۵، حدیث ۸۶۵، ۸۶۶)۔ تحقیق یہ ہے کہ اس سلسلے میں روایتیں تین طرح آئی ہیں، مونڈھوں تک، کانوں کی لو تک، کانوں کے اوپر تک، ہاتھ ہتھیلی سے لے کر انگلیوں کے سرے تک ہے۔ آپ جب ہاتھوں کو اتنا اٹھائیں کہ انگوٹھے کے سرے کانوں کی لو تک پہنچ جائیں، تو ہتھیلیوں کی جڑیں مونڈھوں تک رہیں گی، اور بقیہ انگلیاں کانوں کے اوپر تک۔ اس لئے ان تمام احادیث کا ماحصل ایک ہوا۔ اس کی دلیل حضرت وائل بن حجر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی وہ حدیث ہے جسے ابوداود نے

یونہی جب رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے[1]۔ [2] حضرت سیِّدُنا ابو ثور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: یہ بات میرے دل میں بیٹھ گئی، اب میں امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں زیادہ جانے لگا اور حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آنا جانا کم کر دیا۔ میں نے اُن سے عرض کی: حق امام شافعی کے ساتھ ہے۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: آپ نماز میں ہاتھ کیسے اٹھاتے ہیں؟ انہوں نے اسی طرح اٹھا کر دکھائے جیسے میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دکھائے تھے۔ میں نے کہا: یہ درست نہیں۔ فرمایا: پھر کیسے کروں؟ میں نے کہا: مجھے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اور انہیں حضرت سیِّدُنا امام سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اور انہیں حضرت سیِّدُنا امام زہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اور انہیں حضرت سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اور انہیں اُن کے والد نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے تھے، یونہی جب رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے۔[3]

روایت کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ "انہوں نے نبی صلی کو دیکھا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ وہ مونڈھوں کی سیدھ میں ہو گئے، اور انگوٹھے کانوں کے۔ پھر تکبیر کہی۔" (ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین فی الصلاۃ، حدیث ۷۲۲، ۱/۲۸۳)۔ (نزہۃ القاری، ۲/۳۸۳)

نوٹ: تفصیلی معلومات کے لئے "جاء الحق، حصہ دوم، باب کانوں تک ہاتھ اٹھانا" کا مطالعہ مفید رہے گا۔

[1] ... بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین ... الخ، ۱/۲۶۱، حدیث: ۷۳۵

[2] ... احناف کے نزدیک: نماز میں تکبیر تحریمہ اور تکبیر قُنُوت کے سوا کہیں بھی رفع یدین جائز نہیں۔ چنانچہ مشہور مفسر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 16** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ تو معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کیا مگر یہ ذکر نہیں کیا کہ آخر وقت تک کیا۔ حق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ چنانچہ عینی شرح بخاری میں ہے کہ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو یہ وہ کام ہے جسے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اولاً کیا تھا پھر چھوڑ دیا، نیز سیِّدُنا ابنِ مسعود، عُمَر ابنِ خطاب، علی مرتضٰی، براء ابنِ عازب، حضرتِ علقمہ وغیرہم بہت صحابہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُم) سے کہ وہ رفع یدین نہ کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے تھے، نیز ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے حضرتِ مُجاہد (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) سے روایت کی کہ میں نے حضرتِ ابنِ عُمَر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوا تکبیرِ اولیٰ کے کسی وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ معلوم ہوا کہ سیِّدُنا ابنِ عمر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) کے نزدیک بھی رفع یدین منسوخ ہے۔

نوٹ: رفع یدین کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مایہ ناز تصنیف "**جاء الحق، حصہ دوم، چھٹا باب: رفع یدین نہ کرو**" کا مطالعہ مفید رہے گا۔

[3] ... بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین ... الخ، ۱/۲۶۱، حدیث: ۷۳۵

حضرت سَیِّدُنا ابو ثور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب ایک مہینا گزر گیا اور حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یقین ہو گیا کہ میں نے سیکھنے کے لیے ان کی مجلس کو لازم کر لیا ہے تو ارشاد فرمایا: اے ابو ثور! مکانات سے متعلق تمہارے سوال کا جواب میں نے اس لیے نہیں دیا تھا کیونکہ اس وقت تم پریشان کرنے کی نیت سے پوچھ رہے تھے۔

مناظرے میں نیت کا خلوص:

﴿13341﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی سے مناظرہ کیا خیر خواہی کی نیت سے کیا۔ ایک مرتبہ فرمایا: میں نے جس سے بھی مناظرہ کیا یہی نیت رہی کہ اسے حق اور سیدھے راستے کی توفیق مل جائے اور اس کی مدد کی جائے اور وہ **اللہ** پاک کی رعایت وحفاظت میں ہو جائے اور یہ بھی نیت رہی کہ **اللہ** کریم حق کو ظاہر فرمادے چاہے میری زبان سے ہو یا سامنے والے کی زبان سے۔

حضرت سَیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں علم کھلا سکتا ہوتا تو ضرور کھلاتا۔

شہرت نہ چاہنا:

﴿13342﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں لوگ یہ سارا علم مجھ سے سیکھ لیں اور ایک بھی بات میری طرف منسوب نہ کریں۔

﴿13343﴾... حضرت سَیِّدُنا ربیع بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا، اس وقت وہ بیمار تھے، انہوں نے ہمارے ساتھیوں کا حال احوال پوچھا اور فرمایا: بیٹا! میں چاہتا ہوں لوگ میری کتابوں کا سارا علم سیکھ لیں مگر میری طرف کچھ بھی منسوب نہ کریں۔

﴿13344﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں میرا سارا علم لوگ سیکھ لیں جس پر مجھے اجر دیا جائے اور لوگ میری تعریف نہ کریں۔

﴿13345﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب **اللہ** پاک کسی کے حق کو لازم فرمادے تو میں حقدار کے حق کو پہچان لیتا ہوں۔

درست جواب پر انعام ملے گا:

﴿13346﴾... حضرت سیِّدُنا حُمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بسا اوقات مجھے اور اپنے بیٹے حضرت عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک سوال دیتے اور فرماتے: جو دُرست جواب دے گا اسے ایک دینار ملے گا۔

﴿48-13347﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علم حاصل کرنا نفلی عبادت سے افضل ہے۔

﴿13349﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علم حاصل کرنا غریب کے ہی لائق ہے۔ پوچھا گیا: کیا خوش حال مالدار کے لائق نہیں؟ فرمایا: نہیں۔

علم کی خاطر قلبی و جسمانی مشقت:

﴿13350﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس علمی حیثیت و مرتبے کو وہی پہنچ سکتا ہے جس نے طلب علم میں اپنا دل جلایا ہو۔

﴿13351﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس علمی مقام و مرتبے تک وہی پہنچتا ہے جس نے غربت و محتاجی سے مار کھائی ہو کہ وہ علم کو ہر شے پر ترجیح دیتا ہے۔

عالم کی خدمت کامیابی کی ضمانت:

﴿13352﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: گہرائی اور عزت نفس سے علم حاصل کر کے کوئی کامیاب نہیں ہوتا بلکہ تنگدستی، ذلتِ نفس اور عالم کی خدمت کر کے علم حاصل کرنے والا کامیاب ہو جاتا ہے۔

﴿13353﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار تھے، میں ان کے پاس گیا اور کہا: اَبُو عَبْدُ اللہ! اللہ پاک آپ کی کمزوری کو قوت عطا فرمائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ابو محمد! اگر میری قوت کے بجائے اللہ پاک میری کمزوری کو قوت دے گا تو وہ مجھے ہلاک کر دے گی۔ میں نے عرض کی: میرا یہ مطلب نہیں تھا بلکہ میرا ارادہ صرف خیر و بھلائی کا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اگر میرے

خلاف بددعا بھی کرو تب بھی مجھے یقین ہے کہ تمہارا ارادہ بھلائی کا ہی ہو گا۔

﴿13354﴾... حضرت سیِّدُنا رَبیع بن سُلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سواری پر سوار ہوئے اور فرمایا: بخدا! میں کمزور ہو گیا ہوں۔ میں نے کہا: **اللہ** پاک آپ کی کمزوری کو قوت دے۔ اس سے آگے پچھلی روایت کی طرح ہے۔

طالب علم میں تین باتیں ہوں:

﴿13355﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: طالب علم تین خصلتوں کا محتاج ہوتا ہے: (۱)...اچھی طرح خرچ کرنا (۲)...طویل عمر اور (۳)...ذہین و سمجھدار ہونا۔

﴿13356﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب اصل (قرآن و سنت) دل میں قرار پکڑ لے تو زبان فروعی مسائل بیان کرنا شروع کر دیتی ہے۔

دو صحابۂ کرام کی سبق آموز گفتگو:

﴿13357﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس گئے اور پوچھا: اَبُو عَبْدُاللہ! آپ کا حال کیسا ہے؟ حضرت سیِّدُنا عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: اس حال میں کہ اپنا بہت سا دین ضائع کر کے بہت تھوڑی دنیا ٹھیک کی، جسے میں نے ٹھیک کیا اسے خراب اور جسے خراب اور ضائع کیا اسے ٹھیک کر لیتا تو یقیناً کامیاب ہو جاتا۔ اس کا طلب کرنا مجھے نفع دیتا تو میں اسے طلب کرتا اور اس سے بھاگنا مجھے بچا لیتا تو میں ضرور اس سے بھاگ جاتا۔ آسمان و زمین کے درمیان ایک مجنون کی طرح ہو گیا ہوں، نہ تو ہاتھوں کے ذریعے بلند ہو سکتا ہوں اور نہ ہی پاؤں کی مدد سے نیچے اُتر سکتا ہوں۔ اے ابنِ عباس! مجھے کوئی نصیحت کیجئے جو مجھے نفع دے۔ حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: ہائے افسوس! اب تو تمہارا بھتیجا تمہارا بھائی ہو گیا ہے۔ (یعنی آپ بوڑھے ہو گئے ہیں) اب تو صرف رویا ہی جا سکتا ہے۔ یہ سُن کر انہوں نے کہا: مقیم (زندہ) کو مسافر (مردہ) کیسے کہا جا سکتا ہے؟ حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جب وہ زندہ اَسّی سال سے اوپر کا ہو جائے۔ انہوں نے کہا: آپ مجھے **اللہ** کی رحمت سے مایوس

کر رہے ہیں؟ پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا کی: اے **اللہ**! ابنِ عباس مجھے تیری رحمت سے ناامید کر رہے ہیں، میری عاجزی قبول فرما کر مجھ سے راضی ہو جا۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: ابو عبد اللہ! حیرت ہے، آپ پرانا دے کر نیا لینا چاہتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: ابنِ عباس! مجھے آپ سے کون بچائے؟ میں نے جو بھی بات کی آپ نے اس کا توڑ کر دیا۔

حق کو بہر صورت قبول کرنا چاہیے:

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کسی صحابی یا تابعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے مگر چھوٹی ہو تا کہ بھول نہ جاؤں۔ آپ نے فرمایا: تمہارے پاس جو بھی حق بات لائے اُسے قبول کرو اگرچہ وہ دُور کا اور ناپسندیدہ شخص ہو اور تمہارے پاس جو بھی باطل و ناحق بات لے کر آئے اُسے رَد کر دو اگرچہ وہ شخص قریبی اور پسندیدہ ہو۔

یوں ہی ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: اے ابو منذر! مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کے مطابق دوستی رکھو، جو تمہاری بات کی قدر نہ جانے اس کے لیے اپنے الفاظ ضائع مت کرو اور زندہ کی بھی اسی چیز پر رشک کرو جس کے سبب مُردہ پر رشک کرتے ہو۔

﴿13358﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن یحییٰ مُزَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ہمیں اِملا کرواتے ہوئے فرمایا: حضرت ابنِ عمامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے گھر گئے تو انہیں روزے سے پایا، حالانکہ انہوں نے اپنے دوستوں کے لیے دستر خوان لگایا ہوا تھا، پھر بہت ہی اچھے انداز میں نماز پڑھی، پھر آپ کو مال پیش کیا گیا تو آپ نے خدام سے کہا: یہ فُلاں کو اور یہ فُلاں فلاں کو دے دو حتّٰی کہ سارا مال تقسیم کر دیا۔ حضرت ابنِ عمامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان سے عرض کی: اے اَبُوعَبْدُ اللہ! میں نے دیکھا کہ آپ نے بہت ہی اچھے انداز میں نماز پڑھی، پھر کھانا بھی اپنے دوستوں کو کھلا دیا اور آپ کو مال پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ فُلاں کو اور یہ فلاں کو دے دو اور سارا مال تقسیم کر دیا حالانکہ آپ اس کے زیادہ حقدار تھے، اَبُوعَبْدُ اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: ابن عمامہ! افسوس کہ اگر دنیا دین کے ساتھ ہوتی تو ہم دین و دنیا دونوں کو لے لیتے، اگر یہ باطل سے جُدا ہوتی ہم اسے اختیار کر لیتے اور باطل کو چھوڑ

دیتے پھر جب ہم نے یہ دیکھا کہ دنیا نہ دین کے ساتھ ہے اور نہ ہی باطل سے جُدا ہے تو ہم نے ملے جُلے عمل کئے کچھ اچھے اور کچھ بُرے اب اللہ پاک ہی ہم پر رحم فرمائے۔

﴾13359﴿... حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ ہمیں عقل کے متعلق بتایئے کہ آدمی عقل کے ساتھ ہی پیدا کیا جاتا ہے؟ فرمایا: نہیں، اس کی فکر خیزی کا عمل لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور مناظرہ کرنے سے بڑھتا ہے۔

سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فہم وفِراست

مُصَنِّفِ کتاب حضرت سیّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گہری نظر، بہترین احتیاط، پختہ عقل اور نیک خصلت کے مالک تھے۔

دوستی کرنا مشکل مگر ختم کرنا آسان ہے:

﴾13360﴿... حضرت سیّدُنا یونُس بن عبدُ الاَعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک دن مجھ سے فرمایا: یونُس! جب تمہارے دوست کے حوالے سے کوئی ناپسندیدہ بات تمہیں بتائی جائے تو دوستی ختم کرنے اور دشمنی کرنے میں جلدی مت کرنا کیونکہ اس طرح تم شک کی وجہ سے یقین کو ختم کرڈالو گے بلکہ تم دوست سے ملنا اور اسے کہنا: میں نے تمہارے بارے میں ایسا ایسا سنا ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے تم نے جس سے سنا ہو اس کا نام بھی بتادو، اگر دوست ان باتوں کا انکار کرے تو کہو: واقعی تم سچے اور درست ہو، اس سے زیادہ پوچھ گچھ میں ہرگز مت بڑھنا۔ اگر وہ اس ناپسندیدہ بات کا اقرار کرلے تو اس کے چہرے پر شرمندگی اور معذرت دیکھو تو قبول کرلو اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر پوچھو کہ جو بات مجھے پہنچی ہے اس سے تمہارا مقصد کیا تھا؟ اگر وہ کوئی عذر بیان کرے تو قبول کرلو اور اگر کوئی بھی قابلِ قبول عذر بیان نہ کرے بلکہ تم پر ہی راستہ تنگ کرنے لگے تو پھر اس کی اس بُری بات کا یقین کرلو۔ اب تمہیں اختیار ہے چاہو تو اسے اس کے کئے کا اتنا ہی بدلہ دو اس سے زیادہ ہرگز نہیں اور چاہو تو معاف کردو اور معاف کرنا ہی تقویٰ اور عزت کے زیادہ مناسب ہے کیونکہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَاۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِؕ (پ۲۵، الشوریٰ: ۴۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔

اگر تمہارا نفس بدلہ لینے کے لیے تم سے جھگڑے تو اس کی سابقہ اچھائیوں کو یاد کرنا، اس ایک برائی کی وجہ سے اس کے پہلے کے سارے احسانوں کو فراموش مت کر دینا یقیناً یہ بہت بڑی زیادتی ہو گی۔ نیک آدمی تو کہتا ہے: "اللہ پاک اس پر رحم فرمائے جس نے میری بُرائی سے زیادہ بُرا بدلہ مجھے نہیں دیا اور میرے حق میں کوئی کمی نہیں کی۔" یونُس! جب تمہارا کوئی دوست بن جائے تو اس دوستی کو مضبوط کر لو کیونکہ دوست بنانا بہت مشکل اور دوستی ختم کرنا بہت آسان ہے۔ دوستی ختم کرنا اس قدر آسان ہے کہ ایک نیک آدمی اس کو اس بچے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے جو کنوئیں میں ایک بڑا پتھر پھینک دے یہ پھینکنا تو اس کے لیے آسان ہے مگر اس پتھر کو نکالنا بہت سے مردوں کے لیے بھی آسان نہیں۔ یہ میری تمہیں وصیت ہے۔ وَالسَّلام

تعلقات میں میانہ روی ہو:

﴿13361﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عَبْدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: یونُس! لوگوں سے کھنچے کھنچے رہنا عداوت پیدا کرتا ہے اور ان سے بے تکلّف ہو جانا بہت سے بُرے ہم نشین بنا دیتا ہے لہٰذا دوری اور بے تکلفی کے درمیان رہنا۔

﴿13362﴾... حضرت سیِّدُنا یونس بن عَبْدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے مجھ سے فرمایا: لوگ ایسی انتہا ہیں جو سمجھ سے بالاتر ہے اور میرے پاس بچنے کا بھی کوئی راستہ نہیں لہٰذا جو چیز تمہیں نفع دے اس کو مضبوطی سے تھام لینا۔

چغلخوری کی مذمت:

﴿13363﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: چغلی کو مان لینا چغلخوری سے زیادہ نقصان دہ ہے، کیونکہ چغلخوری ایک دلالت ہے جبکہ اس کو مان لینا چغلخوری کی مزید اجازت دینا ہے اور کسی چیز کی طرف راہنمائی کرنے والا قبول کرنے اور اجازت دینے والے کی طرح نہیں ہو سکتا۔ چغلخور قابلِ نفرت ہوتا ہے کیونکہ وہ پردہ

دری کرتا اور عزت پامال کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی بات میں سچا ہو اور اگر وہ جھوٹا ہو تو عذابِ الٰہی کا حقدار ہوتا ہے کیونکہ وہ بُہتان اور جھوٹی گواہی دے کر اللہ پاک سے مقابلے کی جرأت کرتا ہے۔

ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تنقیص کی تو آپ نے فرمایا: رُک جاؤ! تم نے گوشت کا لوتھڑا چکھا ہے عزت دار لوگ اسے فوراً پھینک دیتے ہیں۔

غیبت سننے سے بھی بچو:

﴿13364﴾... حضرت احمد بن یحییٰ بن وزیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قندیلوں کے بازار سے اپنے حجرے کی طرف نکلے تو ہم بھی ان کے پیچھے ہو لیے۔ اتنے میں ایک شخص کسی عالم کی بُرائی کرنے لگا۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہماری طرف مڑے اور فرمایا: اپنے کانوں کو غیبت سننے سے پاک رکھو جیسے اپنی زبانوں کو غیبت کرنے سے پاک رکھتے ہو کیونکہ سننے والا کہنے والے کا شریک ہوتا ہے۔ بے وقوف شخص اپنے برتن میں بُری چیز دیکھتا ہے تو اسے تمہارے برتنوں میں انڈیلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر بے وقوف کی بات کو رَد کر دیا جائے تو یقیناً رَد کرنے والا خوش نصیب ہوتا ہے جیسے وہ بُری بات کرنے والا بد نصیب ہوتا ہے۔

﴿13365﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: سب سے نفع مند ذخیرہ تقویٰ اور سب سے نقصان دہ ذخیرہ دشمنی ہے۔

نفع بخش علم ہی اصل علم ہے:

﴿13366﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے کئی مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: علم وہ نہیں جو یاد کر لیا جائے بلکہ اصل علم وہ ہے جو نفع دے۔

﴿13367﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے ربیع! لوگوں کے راضی ہو جانے کی کوئی انتہا نہیں، بس جو چیز تمہیں مفید ہو اُسے اپنا لو کیونکہ لوگوں کو مکمل خوش کرنے کا کوئی راستہ نہیں۔ سنو! جو قرآن پاک سیکھتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں عظیم ہو جاتا ہے اور جو حدیث سیکھتا ہے اس کی حجت مضبوط ہو جاتی ہے، جو علم نحو سیکھتا ہے وہ ہیبت والا ہو جاتا ہے اور جو

عربی سیکھتا ہے اس کی طبیعت نرم ہو جاتی ہے، جو ریاضی سیکھتا ہے اس کی رائے بڑی ہوتی ہے، جو فقہ کا علم حاصل کرتا ہے اس کی قدر ومنزلت بڑھ جاتی ہے اور جو خود کو مشقت میں نہ ڈالے اس کا علم اسے نفع نہیں دے سکتا اور ان تمام باتوں کی اصل تقویٰ ہے۔

﴿13368﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دانشور و عقلمند وہ ذہین شخص ہے جو خود کو بے خبر وغافل ظاہر کرے۔

مُرَوّت کی حفاظت کا عالَم:

﴿13369﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر مجھے پتا چلے کہ ٹھنڈا پانی بھی میری مُرَوّت کو کم کر سکتا ہے تو میں کبھی ٹھنڈا پانی نہ پیؤں۔

﴿13370﴾... حضرت سیِّدُنا امام مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تنہائی اختیار کر لی تھی، میں ان کے پاس گیا اور عرض کی: اَبُوعَبْدُ اللہ! اگر آپ لوگوں سے میل جول رکھیں اور ان میں اپنا علم پھیلائیں تو یقیناً انہیں فائدہ ہو گا۔ آپ نے کچھ دیر کے لیے سر جُھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمانے لگے: تم مجھے تنہائی سے نکلنے کی دعوت دے رہے ہو؟ سنو! تمہاری عزت گوشہ نشینی میں ہے۔ اس کے ساتھ ملنا جلنا مت رکھو جس کے پاس کثرت سے بیٹھنا تمہاری عزت خراب کر دے۔ عبادت پر مَشَقَّت اٹھانے سے زیادہ مجھے صبر پر مشقت اٹھانا پسند ہے۔ کسی ضرورت میں اپنے حصے کے لیے ناپسندیدہ چیز کو جگہ مت دینا، یہ ایسا پردہ ہے جو تمہیں برائی سے بچائے گا۔

امام شافعی کی دِلی کیفیت:

﴿13371﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے دل کی عجیب طبیعت ہے کہ جو اس سے دور ہوتا ہے یہ اس کے قریب جاتا ہے اور جو اس سے قریب ہوتا ہے یہ اس سے دُوری بڑھاتا ہے۔

﴿13372﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ کسی نے ایک عربی شخص کے ساتھ بھلائی کی تو اسے بہت اچھا لگا، اُس نے بھلائی کرنے والے کو یوں دعا دی: "**اللہ** تجھے آزمائش میں مبتلا کئے بغیر اجر دے۔" امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ تیز ترین عقل والا شخص تھا۔

﴿13373﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میری جس بات کی گواہی تمہاری عقلیں نہ دیں، اسے تسلیم نہ کریں اور اسے حق نہ جانیں تو تم اسے قبول نہ کرو کیونکہ عقلیں حق قبول کرنے کے لیے بے چین ہوتی ہیں۔

﴿13374﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر حجت ودلیل تمہیں راستے میں پڑی ہوئی بھی ملے تو اسے میری طرف منسوب کرکے بیان کردو کیونکہ میں حجت کا قائل ہوں۔

فقہ سردار علم ہے:

﴿13375﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نواسے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا: میں کونسا علم حاصل کروں؟ ارشاد فرمایا: بیٹا! شاعری بلند شخص کو گرادیتی اور کمتر کو بڑھادیتی ہے۔ علم نحو جب انتہا کو پہنچ جائے تو اس کا سیکھنے والا بڑا اُستاد بن جاتا ہے۔ علم میراث میں جب بندہ ماہر ہو جائے تو وہ ریاضی کا معلم بن جاتا ہے اور جہاں تک حدیث کی بات ہے تو اس کی خیر وبرکت ساری زندگی ملتی رہتی ہے جبکہ علم فقہ تو ہر جوان اور بوڑھے کے لیے ضروری ہے اور یہ سَیِّدُ الْعِلْم یعنی سردار علم ہے۔

﴿13376﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا والی اس حدیث پاک "وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ"[1] کا مطلب ہے "وَاشْتَرِطِي عَلَيْهِمُ الْوَلَاءَ" یعنی ان پر ولاء کی شرط لگالو"، قرآنِ پاک میں اس کی مثال یہ ہے:

اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ (پ۱۳، الرعد: ۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: ان کا حصہ لعنت ہی ہے۔

یہاں آیت میں "لَهُمْ" بمعنٰی "عَلَيْهِمْ" ہے یعنی ان پر لعنت ہے۔

کن کی اولاد بیوقوف ہوتی ہے؟

﴿13377﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو لوگ اپنی عورتوں کو غیر مردوں سے ملنے جلنے دیتے ہیں ان کی اولادیں بے وقوف ہوتی ہیں۔

---

[1] ...مسلم، کتاب العتق، باب انما الولاء لمن اعتق، ص۶۲۱، حدیث: ۳۷۷۹

﴿13378﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمارا کلام غیر کے کلام سے حفاظت ہے۔ حضرت ابو محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مراد یہ ہے کہ آپ کا حلال اور حرام کے متعلق کلام کرنا اور مخالفین سُنّت کا رد کرنا شک و شبہ پیدا کرنے والوں کے کلام سے بچانے والا ہے۔

بے سوچ سمجھے علم حاصل کرنے کی مذمت:

﴿13379﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بے سوچے سمجھے علم حاصل کرنے والے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو بس لکڑیاں جمع کر کرکے ایک گٹھڑی بناتا ہے اور اٹھا کر چل پڑتا ہے، ہو سکتا ہے اس گٹھڑی میں سانپ ہو جس کا اسے علم نہ ہو اور وہ اسے ڈَس لے۔ حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی وہ لوگ جو دلیل کا سوال ہی نہیں کرتے کہ یہ بات کہاں سے ثابت ہے؟ بس علم لکھتے رہتے ہیں اور اپنی نا سمجھی کی بنا پر جانتے بھی نہیں تو سچے، جھوٹے اور بدمذہب وغیرہ ہر کسی سے علم حاصل کرتے ہیں، یوں وہ جھوٹوں اور بدمذہبوں سے باطل باتوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں بالآخر یہ ان کے ایمان میں کمی اور کمزوری پیدا کر دیتا ہے اور انہیں پتا بھی نہیں چلتا۔

اسرائیلی روایات بیان کرنے کا حکم:

﴿13380﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عَبْدُ اللہ بن عَبْدُ الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ اس حدیث پاک "بنی اسرائیل سے روایتیں کرو اس میں کوئی حرج نہیں"(1) اس کا مطلب ہے تم نے ان کے متعلق جو سنا ہے وہ بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس امت میں اس کا ہونا ممکن نہ ہو جیسے منقول ہے کہ ان کے (جسم کے ساتھ) کپڑے لمبے ہو جاتے تھے، آسمان سے آگ اُتر کر قربانیاں کھا جاتی تھی۔ ہاں غیر منقول اور جھوٹی باتیں ان سے روایت نہ کی جائیں۔

﴿13381﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن محمد شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو شیعہ ہونے کے الزام میں شیعوں کے ساتھ قید کر دیا گیا۔ ایک صبح مجھے بلا کر فرمایا: خوابوں کی تعبیر

---

(1)... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

بتانے والے فُلاں شخص کو بلا کر لاؤ۔ میں اسے بلا لایا۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سے کہا: میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ مجھے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی بن ابو طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ساتھ ایک لکڑی پر پھانسی دی گئی ہے۔ تعبیر بتانے والے نے کہا: اگر آپ کا خواب سچا ہے تو آپ کی شہرت اور چرچا ہو گا اور آپ کا معاملہ پھیل جائے گا۔ پھر دیگر قیدیوں کے ساتھ آپ کو بھی خلیفہ ہارون رشید کے سامنے پیش کیا گیا، آپ نے اس سے ایسی گفتگو فرمائی کہ اس کا دل موہ لیا اور اس نے آپ کو رہا کر دیا۔

﴿13382﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے کسی بھی عالِم دین سے ملاقات نہ ہو سکنے کا اتنا دکھ نہیں ہوا جتنا حضرت سیِّدُنا ابنِ ابی ذِئب اور حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا سے نہ مل پانے کا ہوا ہے۔

﴿13383﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے عثمان کو کچھ ڈانٹا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! **اللّٰہ** کی قسم! اگر جان لوں کہ ٹھنڈا پانی بھی میرے دین میں ذرا سا بگاڑ پیدا کر سکتا ہے تو میں ہمیشہ گرم پانی ہی پیوں۔

میرے سرہانے چکی چلائی جائے:

﴿13384﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میری والدہ نے مجھے بتایا: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ایک کنیز تھی، ایک دن اس کا بچہ رویا تو وہ بچے کے منہ پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے نکلنے کے لیے دوڑی (تاکہ امام شافعی کی نیند خراب نہ ہو جائے) دروازہ دور تھا، وہ دروازے تک پہنچی بھی نہیں تھی کہ بچہ تڑپنے لگا۔ جب حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جاگے تو آپ کی زوجہ اُمِّ عثمان نے کہا: ابن ادریس! افسوس ہے آج تو آپ ایک جان ہی لینے لگے تھے۔ یہ سن کر آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، نسیں پھول گئیں، آپ نے پوچھا: وہ کیسے؟ زوجہ نے ساری بات بتادی تو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قسم کھائی کہ "میں جب بھی قیلولے کے لیے لمبی نیند کرنا چاہوں میرے سر کے پاس چکی سے غلہ پیسا جائے۔" اس کے بعد آپ جب بھی قیلولہ کے لیے لیٹتے ہم ان کے سرہانے چکی رکھ کے چلانا شروع کر دیتے۔

دھوبی کو معاف کر دیا:

﴿13385﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا، اِدھر دھوبی کی دوکان میں آگ لگی اور سارے کپڑے جل گئے، آپ کے کپڑے بھی ان میں شامل تھے، دھوبی چند لوگوں کو ساتھ لے کر

آپ کے پاس آیا تاکہ وہ لوگ اُس کی سفارش کر دیں کہ حضور! آپ دھوبی کو کچھ مہلت دے دیں یہ آپ کے کپڑوں کی قیمت ادا کر دے گا۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علمائے کرام کا دھوبی سے ضمان لینے میں اختلاف ہے اور ابھی مجھ پر یہ واضح نہیں ہوا کہ ضمان واجب ہے یا نہیں، لہٰذا میں تم سے کچھ بھی ضمان نہیں لوں گا۔

ریشمی قالین پر قدم بھی نہ رکھا:

حضرت سیِّدُنا حارث بن سُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ہارون رشید کے خادمِ خاص کے پاس گیا، اس خادم کے کمرے میں ریشمی قالین بچھا ہوا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جیسے ہی اس کی دہلیز پر قدم رکھا ریشم پر نظر پڑی تو کمرے میں داخل ہونے سے رک گئے، خادم نے عرض کی: داخل ہو جایئے۔ آپ نے فرمایا: اس کا بچھانا جائز نہیں ہے۔ خادم آپ کو ایک دوسرے کمرے میں لے گیا جہاں ارمنی قالین بچھا ہوا تھا، خادم کے پیچھے آپ بھی اس کمرے میں داخل ہو گئے اور اس سے فرمایا: یہ حلال ہے جبکہ وہ حرام تھا اور یہ اس سے زیادہ اچھا اور زیادہ قیمتی بھی ہے۔ تو خادم مسکرانے لگا۔

دوستوں کی خیر خواہی:

حضرت سیِّدُنا ابو ثور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس کچھ مال بھی تھا، بہت کم ہی ایسا ہوا کہ انہوں نے اپنے پاس کچھ مال بچا کر رکھا ہو، میں نے عرض کی: بہتر ہے آپ اس مال سے مکہ مکرمہ میں کوئی جائیداد خرید لیں جو آپ کے بعد آپ کی اولاد کے کام آئے۔ بہر حال وہ مکہ مکرمہ چلے گئے جب واپس لوٹے تو میں نے کہا: آپ نے اس مال کا کیا کیا؟ فرمایا: میں نے مکہ میں کوئی زمین ایسی نہیں دیکھی جسے خرید سکوں، کیونکہ اہلِ مکہ مجھے جانتے ہیں اور بہت عزت دیتے ہیں، ہاں میں نے مکہ مکرمہ میں اپنے شاگردوں اور دوستوں کے لیے ایک گھر بنایا ہے جب وہ حج کو جائیں گے تو وہاں ٹھہریں گے۔

پیٹ بھر کر کھانے کے نقصانات:

﴿13386﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے 16 سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا سوائے ایک بار کے اور وہ بھی قے کر کے نکال دیا۔ حضرت سیِّدُنا ابو محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کیونکہ پیٹ بھر

کر کھانا بدن کو بوجھل کرتا، دل کو سخت کرتا، حاضر دماغی کو ختم کرتا، نیند لاتا اور بندے کو عبادت کرنے سے سست کرتا ہے۔

﴿13387﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے 16 سال میں صرف ایک مرتبہ پیٹ بھر کر کھانا کھایا پھر اسے بھی قے کرکے نکال دیا۔

﴿13388﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: جسے حمام[1] میں پورا برہنہ دیکھا جائے کیا اس کی گواہی قبول ہے؟ فرمایا: نہیں۔

﴿13389﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کسی کو جائز نہیں کہ وہ اپنی کنیت "ابُوالقاسم" رکھے، چاہے اس کا نام محمد ہو یا کوئی اور[2]۔

---

[1]... پہلے زمانے میں نہانے کے لیے ایسی بڑی بڑی جگہیں ہوتی تھیں جہاں کئی لوگ بیک وقت نہاتے تھے ایسی جگہوں کو "حمام" کہتے تھے۔ حمام میں نہانے سے متعلق ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے حدیث پاک مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا، پھر مردوں کی اجازت دی کہ وہ تہبند کے ساتھ وہاں جائیں۔ (ابوداود، کتاب الحمام، حدیث:۴۰۰۹، ۴/۵۵) مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 181** پر اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کیونکہ حمام میں بہت بے پردگی ہوتی ہے وہاں کے کام کاج کے لوگ بے پردہ نہانے والوں کے سامنے آتے انہیں مالش کرتے۔ ننگے نہلاتے ہیں جیسا کہ دیکھا گیا ہے۔ عورتوں کو تہبند کے ساتھ بھی حمام میں جانے کی اجازت نہیں کیونکہ ان کا تمام جسم عورت ہے از سر تا قدم (یعنی سر سے پاؤں تک پورا جسم چھپانے کی چیز ہے) ان میں سے کسی عضو کا غیروں کے سامنے کھولنا جائز نہیں اِلَّا عِنْدَ الضَّرُوْرَۃ (سوائے مجبوری کی حالت میں ضرورت کے وقت) لہٰذا اگر یہ حمام میں تہبند باندھ کر بھی غسل کریں تب بھی باقی جسم کھلا رہے گا اور وہاں کے نوکر چاکر ان کو بے پردہ دیکھیں گے مرد تہبند باندھ کر نہائیں تو کوئی مضائقہ نہیں کہ ان کا سارا جسم ستر نہیں خیال رہے کہ عورتوں کی عورتِ غلیظہ یعنی ناف سے گھٹنے تک غیر محرم عورتوں کو بھی دیکھنا حرام ہے اِلَّا بِالضَّرُوْرَۃ (مجبوری کی حالت میں ضرورت کے وقت دیکھ سکتی ہے) حمام میں عورتوں کو اگرچہ عورتیں غسل کرائیں مگر یہ بے پردگی ان سے بھی حرام ہے اور عورتیں اس کی احتیاط ہرگز نہیں کرتیں جیسا کہ عموماً دیکھا جاتا ہے۔

[2]... فقہ حنفی کے مطابق جس کا نام محمد ہو وہ اپنی کنیت ابُوالقاسم رکھ سکتا ہے اور حدیث میں جو ممانعت آئی ہے، وہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کے ساتھ مخصوص تھی، کیونکہ اگر کسی کی یہ کنیت ہوتی اور اس کے ساتھ پکارا جاتا تو دھوکا لگتا کہ شاید حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پکارا، چنانچہ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا کہ کسی نے دوسرے کو ابوالقاسم کہہ کر آواز دی، حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اس کی طرف توجہ فرمائی تو اس نے کہا، میں نے حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو نہیں ارادہ کیا یعنی نہیں پکارا اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ "میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ اپنی کنیت نہ کرو۔" (بہار شریعت، ۳/ ۶۰۲، حصہ:۱۶)

دو دھڑ والا انسان:

﴿13390﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں زمانۂ طالبِ علمی میں یمن گیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے جس کا نچلا دھڑ عورت کا اور اوپر کا دھڑ دو الگ الگ جسم ہیں، چار ہاتھ، دو سر اور دو چہرے ہیں، جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ دونوں لڑتے بھی تھے، ایک دوسرے کو تھپڑ بھی مارتے، صلح بھی کر لیتے اور دونوں کھاتے پیتے بھی تھے، پھر میں اس شہر سے بُرہہ چلا گیا اور وہاں دو سال رہا، پھر دوبارہ یمن لوٹ آیا اور اس شخص کے بارے میں پوچھا تو مجھے کہا گیا: ایک جسم کے بارے میں **اللہ** پاک آپ کی تعزیت قبول فرمائے۔ میں نے کہا: اُسے کیا ہوا؟ بتایا گیا کہ ایک کا انتقال ہو گیا تھا، اس کو نیچے کی جانب سے مضبوط رسی کے ساتھ باندھ کر چھوڑ دیا گیا حتّٰی کہ وہ بالکل مرجھا گیا پھر اسے کاٹ کر الگ کیا گیا اور دفنا دیا گیا۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں نے دوسرے بچ جانے والے جسم کو بازار میں چلتے پھرتے دیکھا ہے۔“ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے یمن میں دیکھا دو اندھے آپس میں لڑ رہے تھے اور ایک گونگا ان میں صلح کروا رہا تھا۔

﴿13391﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: (کچھ کرنے یا نہ کرنے پر) میں نے کبھی بھی **اللہ** کی قسم نہیں کھائی، نہ سچی نہ جھوٹی۔

خوبصورت گفتگو کرنے والے:

﴿13392﴾... حضرت سیِّدُنا امام ابنِ ہشام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ہماری طویل طویل نشستیں رہی ہیں مگر میں نے کبھی اُن کے کلام میں کوئی غلطی نہ سنی اور نہ آپ نے کبھی کوئی ایسا لفظ بولا کہ اُس سے بہتر لفظ بولا جا سکتا ہو۔

﴿13393﴾... حضرت سیِّدُنا حارث بن مسکین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑی محبت ہے اور وہ میرے دل کے بہت قریب ہو گئے جب مجھے یہ پتا چلا کہ آپ فرماتے ہیں: (نکاح کے

لیے) کفو کا اعتبار دین میں ہے نسب میں نہیں[1]،[2] اگر نسب میں اس کا اعتبار ہو تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹی حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا پوری مخلوق میں کوئی کفو نہ ہوتا اور نہ ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دوسری صاحبزادیوں کا کوئی کفو ہوتا حالانکہ آپ نے اپنی صاحبزادیوں کے نکاح حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور ابو العاص بن ربیع رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ کئے[3]۔

﴿13394﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ جو غلام آزاد کر دیا گیا کیا وہ کسی عربیہ سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: میں خود عربی ہوں یہ مجھ سے نہ پوچھو۔

اسلافِ اہل مدینہ کی عظمت:

﴿13395﴾... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم اہلِ مدینہ کے اسلاف کو کسی چیز پر دیکھو تو اس کے حق ہونے میں اپنے دل میں شک مت لاؤ۔

﴿13396﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: عقلوں کی کمزوری کے سبب کالے رنگ والوں کا ایمان کمزور ہے، اگر ان کی عقلیں کمزور نہ ہوتیں تو یہ بھی لوگوں کا ایک پسندیدہ رنگ ہوتا اور لوگ اسے دوسرے

1... محاورہ عام (یعنی عام بول چال) میں فقط ہم قوم کو کفو کہتے ہیں اور شرعاً وہ کفو ہے کہ نَسَب یا مذہب یا پیشے یا چال چلن، کسی بات میں ایسا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح ہونا، اولیاءِ زن (یعنی عورت کے باپ دادا وغیرہ) کے لئے عُرفاً باعثِ ننگ و عار (یعنی شرمندگی و بدنامی کا سبب) ہو۔ (فتاوی ملک العلماء، ص۲۰۶) احناف کے نزدیک: کفاءت (کفو ہونے) میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے: (1) نَسَب (2) اسلام (3) حرفہ (پیشہ) (4) حُرِّیَّت (آزادی) (5) دیانت (دینداری) (6) مال۔ (بہار شریعت، ۲/۵۳، حصہ ۷)

2... یہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ایک روایت ہے کہ کفو کا اعتبار دین میں ہے نسب میں نہیں جبکہ شوافع کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ دین کی طرح نسب میں بھی کفو کا اعتبار ہوگا۔ جیسا کہ ان کی کتب فقہ سے واضح ہے۔ (روضۃ الطالبین للنووی، ۷/۸۴)

3... جہاں تک یہ قول ہے کہ اگر کفو میں نسب کا اعتبار کیا جائے تو حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیوں کا کوئی کفو نہ ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ حدیث پاک میں ہے کہ "قریش ایک دوسرے کے کفو ہیں اور عرب ایک دوسرے کے کفو ہیں۔" (نصب الرایہ، ۳/۲۲۹) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قریش اور عرب کو ایک دوسرے کا کفو قرار دیا ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ قریش سے ہیں اور جن سے آپ نے اپنی شہزادیوں کا نکاح کیا وہ بھی قرشی اور عربی تھے جو باہم کفو ہیں۔

رنگ پر ترجیح دیتے۔

﴾13397﴿... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عمر پوچھی تو آپ نے فرمایا: عمر کے بارے میں بتانا مروت کے خلاف ہے، کسی نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ان کی عمر پوچھی تو آپ نے فرمایا: اپنا کام کرو۔

﴾13398﴿... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جنگ صفین کے مقتولین کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ ایسے خون ہیں جن سے **اللہ** پاک نے میرے ہاتھوں کو محفوظ رکھا ہے، اب میں اپنی زبان کو ان سے ملوث نہیں کرنا چاہتا۔

﴾13399﴿... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ ابی یحییٰ نامرد تھا۔ ایک دن ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے لیے ایک نئی کلہاڑی لاؤ جس میں ابھی دستہ نہ ڈالا گیا ہو۔ ہم نے پوچھا: تم اس کا کیا کرو گے؟ کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ اگر میں اس میں پیشاب کر دوں تو میری بیماری دور ہو جائے گی۔

علم پر اترانے کی مذمت:

﴾13400﴿... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص سے کہا: میرے خیال میں تم احمق ہو۔ اس نے کہا: احمق تو وہ عالم ہے جو اپنے علم پر اترائے۔

﴾13401﴿... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: میرے پاس چند اہم مسائل ہیں جنہیں میں نے آپ کے لیے چھپا کر رکھا تھا۔ امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: انہیں اپنے بھائی شیطان کے لیے چھپا کر رکھو۔

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حافظہ:

﴾13402﴿... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ اگر حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس سُتون پر اعتراض کرنے لگیں تو قوتِ اعتراض سے ہی اسے توڑ ڈالیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ صرف اپنے حافظے کی بنیاد پر صبح سے ظہر تک ایک کتاب لکھ لیا کرتے تھے جبکہ آپ کے سامنے کوئی اصل نہیں ہوتی تھی۔

﴿13403﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: ایک دیہاتی کچھ لوگوں کے پاس آیا اور کہا: **اللہ** پاک تم پر رحم فرمائے میں مسافر ہوں، **اللہ** کریم اس پر رحم فرمائے جو اپنی کشادگی میں سے کچھ دے اور غم دور فرمائے۔ چنانچہ ایک شخص نے اسے ایک درہم دیا تو اس نے دعا دی: **اللہ** پاک تجھے بے پوچھے اجر عطا فرمائے۔

﴿13404﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: زُہد یعنی دنیا سے بے رغبتی کو لازم کر لو کیونکہ دنیا سے بے رغبت کے لیے زہد کسی دعوت میں شریک شخص کی آرائش و زیبائش سے زیادہ خوبصورت ہے۔

سیِّدُنا امام شافعی عَلَيْهِ الرَّحْمَه کی سخاوت

﴿13405﴾... حضرت سیِّدُنا حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ الله اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه **اللہ** پاک کی ضمانت اور وعدے پر پختہ یقین رکھنے والے تھے، جب آپ کو کوئی مال ملتا تو لوگوں پر خرچ کرنے میں جلدی کرتے تھے۔

﴿13406﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه ایک رومال میں 10 ہزار دینار لے کر صنعاء سے مکہ مکرمہ آئے، شہر سے باہر ہی اپنا خیمہ نصب کر لیا، وہاں لوگ آپ سے ملنے آتے اور آپ نے وہیں سارے دینار لوگوں میں تقسیم فرما دیئے۔

﴿13407﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کی سواری کی رکاب پکڑی تو آپ نے فرمایا: اے ربیع! اس کو چار دینار دے دو اور میری طرف سے معذرت بھی کر لو۔

میرا مال تمہارے لیے حلال ہے:

﴿13408﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کے پاس ایک گھوڑا تھا جسے آپ نے 60 دینار میں فروخت کرنا چاہا تو مجھے فرمایا: تم ابنِ دُکَین[1] کو بیچ دو اور اس سے دینار لے لو۔ میں نے کہا: جی ضرور، **اللہ** پاک آپ کا معاملہ درست رکھے۔ چنانچہ میں ابن دکین کے پاس

[1]... تاریخ ابن عساکر میں ابو ذُکیر ہے۔ (ابن عساکر، ۵۱/ ۴۰۲)

گیا اور 60 دینار لے آیا اور آپ سے عرض کی: حضور! یہ دینار حاضر ہیں۔ فرمایا: اپنے پاس رکھو۔ پھر جب آپ کی مجلس شروع ہوئی تو میں جانے لگا، آپ نے فرمایا: ہم تمہاری طلب میں ہیں اور تم ہمیں چھوڑ کر جارہے ہو۔ پھر آپ گھر تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا، آپ گھر کے اندر چلے گئے اور میں دروازے پر بیٹھ گیا۔ آپ نے اندر سے میری طرف ایک کاغذ بھیجا جس پر لکھا تھا: "ہو سکے تو میرے لیے یہ یہ سامان خرید لاؤ۔" حالانکہ مجھے ان میں سے کسی شے کا پتا نہیں تھا اور یہ آپ کے ساتھ میرا ابتدائی معاملہ تھا، پھر میں آپ کے ساتھ رہنے لگا اور آپ کا حساب کتاب لکھا کرتا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے یہ صفحات ضائع جائیں گے، بخدا میں نے تم سے حساب نہیں لینا۔ اور آپ نے مجھے کئی بار فرمایا: میرا مال تمہارے لیے حلال ہے۔

سائل کو خالی لوٹانے سے حیا آتی ہے:

﴿13409﴾... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: مجھے یہ یہ پریشانی ہے، مجھے کچھ دیجئے۔ اس دن آپ کے پاس صرف ایک دینار تھا وہ آپ نے اُسے دے دیا۔ وہاں بیٹھے ایک شخص نے کہا: اگر آپ اسے ایک یا دو درہم ہی دے دیتے تو اس کے لیے بہت تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے حیا آتی ہے کہ مجھ سے کوئی شخص مانگے اور میں معذرت کرتے ہوئے اسے کچھ نہ دوں۔

﴿13410﴾... خلیفہ ہارون رشید کے حکم سے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک ہزار دینار دیئے گئے تو آپ نے قبول فرمالیے۔ خلیفہ نے اپنے خادم سراج سے کہا: ان کے پیچھے ہو لو اور دیکھو یہ کیا کرتے ہیں۔ خادم پیچھے ہو لیا اور آپ گھر واپس آتے ہوئے مٹھی بھر بھر کر وہ دینار لٹاتے رہے حتّٰی کہ گھر کے دروازے پر پہنچ گئے تو صرف ایک مٹھی دینار باقی تھے، وہ بھی آپ نے اپنے خادم کو دیتے ہوئے فرمایا: ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ سراج نے آنکھوں دیکھا حال ہارون رشید کو بتایا تو اس نے کہا: اسی وجہ سے ان کا دل بے نیاز اور پیٹھ مضبوط ہے۔

50ہزار درہم صدقہ کر دیئے:

﴿13411﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جب ہارون رشید کے دربار میں پیش کیا گیا تو وہاں بشر مریسی بھی تھا، آپ نے اس سے مناظرہ کیا اور لاجواب کر دیا۔ خلیفہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پوشاک پہنائی اور

50 ہزار درہم پیش کیے۔ جب امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ واپس گھر پہنچے تو ایک درہم بھی پاس نہیں تھا کیونکہ آپ نے سارے درہم راستے میں لوگوں پر صدقہ کر دیئے تھے۔

لباس دیکھ کر حقیر مت سمجھو:

﴿13412﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب سر من رائے (سامرا) پہنچے تو اس وقت آپ نے بوسیدہ کپڑے پہن رکھے تھے اور بال بھی بڑھے ہوئے تھے تو آپ حجام کے پاس چلے گئے۔ حجام نے بوسیدہ حالت دیکھی تو گھن کرتے ہوئے کہا: کسی اور کے پاس چلے جائیں۔ یہ بات امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بہت ناگوار گزری، آپ نے اپنے ساتھ موجود خادم سے پوچھا: تمہارے پاس ابھی کتنا خرچ ہے؟ اس نے کہا: دس دینار۔ آپ نے فرمایا: سارے اس حجام کو دے دو۔ خادم نے وہ دینار حجام کو دے دیئے اور حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ اشعار پڑھتے ہوئے واپس چلے گئے:

عَلَيَّ ثِيَابٌ لَوْ يُبَاعُ جَمِيْعُهَا ... بِفَلْسٍ لَكَانَ الْفَلْسُ مِنْهُنَّ أَكْثَرَا

وَفِيْهِنَّ نَفْسٌ لَوْ يُقَاسُ بِمِثْلِهَا ... جَمِيْعُ الْوَرٰى كَانَتْ أَجَلَّ وَأَخْطَرَا

فَمَا ضَرَّ نَصْلَ السَّيْفِ إِخْلَاقُ غِمْدِهِ ... إِذَا كَانَ عَضْبًا حَيْثُ أَنْفَذْتَهُ بَرَا

فَإِنْ تَكُنِ الْأَيَّامُ أَزْرَتْ بِبَزَّتِيْ ... فَكَمْ مِنْ حُسَامٍ فِيْ غِلَافٍ تَكَسَّرَا

ترجمہ: (1) میں نے ایسے کپڑے پہن رکھے ہیں کہ اگر یہ سارے ایک کوڑی میں بیچے جائیں تو کوڑی زیادہ ہوگی۔ (2) مگر اس لباس میں ایسی جان ہے کہ اگر ساری مخلوق کے ساتھ اس کا مُوازنہ کیا جائے تو یہ زیادہ اہم اور عظیم ہوگی۔ (3) جب تلوار مارے اور وہ خوب کاٹنے والی ہو تو پھر اس کے میان کا پھٹا ہونا تلوار کی دھار کو کوئی نقصان نہیں دیتا۔ (4) اگر حالات میری طاقت کو گھیر لیں تو پھر کتنی ہی تیز تلواریں غلاف میں ہی ٹوٹ جائیں گی۔

عظیم الشان سخاوت:

﴿13413﴾... حضرت سَیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ہَرثمہ آئے اور خلیفہ ہارون رشید کا سلام پہنچا کر کہا: خلیفہ نے آپ کو 50 ہزار دینار دینے کا کہا ہے۔ چنانچہ وہ

مال آپ تک پہنچا دیا گیا، آپ نے حجام کو بلایا اور اس نے آپ کے بال تراشے تو آپ نے اسے 50 دینار دے دیئے، پھر کپڑے کے ٹکڑوں میں دیناروں کی پوٹلیاں بنائیں اور جتنے قریشی وہاں موجود تھے اور جو مکہ مکرمہ میں تھے ان میں تقسیم فرمادیئے حتّٰی کہ جب آپ گھر پہنچے تو آپ کے پاس 100 دینار سے بھی کم رہ گئے تھے۔

شاگردوں کی مدد:

﴿13414﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے شادی کی تو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: مہر کتنا رکھا ہے؟ میں نے عرض کی: 30 دینار۔ فرمایا: ادا کتنا کیا ہے؟ عرض کی: چھ دینار۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے گھر گئے اور میری طرف ایک تھیلی بھجوائی جس میں 24 دینار تھے۔

﴿13415﴾... حضرت سیِّدُنا امام مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا، عید کی رات ایک مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے میں آپ کے ساتھ مسجد سے نکلا، ہم آپ کے دروازے پر پہنچے تو ایک غلام آیا اور آپ سے کہا: میرے آقا نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ پیسوں کی تھیلی آپ کے لیے دی ہے۔ آپ نے وہ تھیلی لے کر اپنی آستین میں رکھ لی، اتنے میں آپ کے ایک شاگرد نے حاضر ہو کر عرض کی: اے اَبُوعَبْدُ اللہ! ابھی ابھی میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے وہ تھیلی اس کے حوالے کر دی اور خود خالی ہاتھ گھر چلے گئے۔

خیر خواہی کا جذبہ:

﴿13416﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عَبْدُ اللہ بن عَبْدُ الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے، ہمارے گھر کے پاس سے گزرتے تو میرا پوچھتے، اگر میں موجود ہوتا تو ٹھیک ورنہ یہ پیغام دے کر چلے جاتے کہ "محمد آئے تو اسے میرے گھر بھیجنا جب تک وہ نہیں آئے گا میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔" جب میں ان کے پاس جا کر دستر خوان پر بیٹھتا تو کنیز سے فرماتے: ہمارے لیے فالودہ بنالاؤ۔ جب تک کھانا کھا کر فارغ نہ ہو جاتے دستر خوان بچھا رہتا۔

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خودداری:

﴿13417﴾... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن سَوَّاد سَرجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

درہم، دینار صدقہ کرنے اور کھانے کھلانے کے معاملے میں سب سے سخی تھے۔ آپ نے مجھے بتایا کہ میں اپنی زندگی میں تین مرتبہ شدید مفلس ہوا ہوں یہاں تک کہ اپنی چھوٹی بڑی چیزیں بلکہ اپنی بیٹی اور بیوی کے زیورات بھی بیچ ڈالے مگر میں نے کبھی کچھ گروی رکھوا کر قرض نہیں لیا۔

﴿13418﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ثور رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنی سخاوت وفیاضی کے سبب بہت کم ہی اپنے پاس کچھ بچاتے تھے۔

دوسرے کی پسند کا خیال:

﴿13419﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے کچھ درہم دیئے اور فرمایا: ہمارے لیے گوشت خرید لاؤ۔ میں گیا اور مچھلی خرید لایا۔ آپ نے فرمایا: ربیع! ہم نے کہا تھا گوشت خرید لاؤ اور تم مچھلی خرید لائے۔ میں نے عرض کی: تقدیر میں یہی ہو گا۔ ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے آج ہم تمہاری پسند کا کھا لیتے ہیں مگر کل تم ہماری پسند کا کھاؤ گے۔

غلام کا انوکھا استدلال:

﴿13420﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: کیا تم میرے اس غلام پر تعجب نہیں کرو گے کہ میں گھر میں داخل ہوا تو یہ سامنے کھڑا تھا اور اس نے کندھے پر بکری کا بچہ اٹھا رکھا تھا، میں نے کہا: یہ کیا حرکت ہے؟ کہنے لگا: میرے آقا! آپ کی کتاب میں لکھا ہے کہ جو چیز جس کے قبضے میں ہو وہی اس کا حقدار ہے جب تک کہ اس کے خلاف گواہی قائم نہ ہو جائے تو یہ بکری کا بچہ میرے قبضے میں ہے اب آپ گواہ لائیں کہ یہ آپ کا ہے۔ امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: میں اس کی بات سن کر ہنس پڑا اور سامنے سے ہٹ گیا۔

﴿13421﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: میں زندگی میں تین بار مفلسی کا شکار ہوا حتّٰی کہ بسا اوقات میں نے مچھلی کے ساتھ کھجور کھائی۔

﴿13422﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ثور رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بہت سخی اور کھلے ہاتھ کے مالک تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ بہترین کھانا پکانے والی بالخصوص عمدہ حلوہ بنانے والی کنیز اس

شرط کے ساتھ خریدتے کہ اُس کے ساتھ قربت نہیں کریں گے کیونکہ کچھ علیل ہیں اور اس کمزوری میں مباشرت نہیں کرسکتے۔ پھر آپ ہمارے پاس آتے اور فرماتے: ”تم جو کھانا چاہو بتادو کیونکہ میں نے ایسی کنیز خریدی ہے جو تمہاری پسند کی چیزیں اچھی طرح بنانا جانتی ہے۔“ تو ہمارا کوئی رفیق اس کنیز سے کہتا: میرے لیے یہ یہ بناؤ۔ پس ہم جو کھانا چاہتے اس سے بنوا لیتے جبکہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس پر بہت خوش ہوتے۔

تبدیل شدہ کپڑے تحفۃً دیدیے:

﴿13423﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بُرانہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہم نشین تھے اور دونوں لمبے چوڑے قد کاٹھ کے مالک تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں اور امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حمام میں نہانے گئے، میں آپ سے پہلے باہر آگیا اور میں نے آپ کے کپڑے پہن لیے اور آپ نے میرے اور دونوں کو اس کا پتانہ چلا۔ دونوں اپنے اپنے گھر چلے گئے، حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے گھر جاکر غور سے دیکھا کہ یہ تو ابراہیم کا لباس ہے۔ چنانچہ اتار کر ایک رومال میں لپیٹ دیا اور اُدھر حضرت ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی یونہی کیا، پھر دونوں نمازِ عصر کے لیے مسجد میں جمع ہوئے تو ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیے، نماز کے بعد حضرت ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: حضور والا! **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے یہ آپ کا لباس ہے۔ حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی رومال آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: ”اور یہ آپ کا لباس ہے، **اللہ** پاک کی قسم! میں تو اپنا لباس واپس نہیں لوں گا اور اسے آپ ہی پہنیں گے۔“ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بُرانہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دونوں لباس رکھ لیے۔

﴿13424﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جود و سخاوت کے ساتھ کوئی بد عقیدگی نہ ہو تو یہ دنیا و آخرت کے عُیُوب پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔

حاتم طائی کی سخاوت:

﴿13425﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حاتم طائی کا باپ سخی آدمی تھا، ہر چیز کو اس کے مقام پر رکھتا، مگر اس کا بیٹا حاتم طائی بہت زیادہ خرچ کرتا تھا، ایک دن اس کے دوست اس کے باپ کے پاس جمع ہوئے تو اس نے دوستوں سے حاتم کی شکایت کی اور کہا: بخدا! مجھے سمجھ نہیں آتا میں اس کا کیا کروں؟ اسے کچھ

بھی دیتا ہوں تو وہ خرچ کر دیتا ہے، تم ہی بتاؤ کیا کرنا چاہیے؟ سب نے متفقہ رائے دی کہ آپ ایک سال تک اسے کچھ بھی نہ دیں۔ حاتم طائی کے باپ نے ایسا ہی کیا۔ ایک دن اسے بتایا گیا کہ تمہارا بیٹا انتہائی مشقت اور تنگدستی سے دوچار ہے تو اس نے حاتم طائی کو 100 سرخ اونٹنیاں بھیج دیں۔ جب یہ اونٹنیاں حاتم طائی کے پاس پہنچیں تو اس نے کہا: جو اونٹنی جس کے ہاتھ لگے وہ اس کی ہوئی۔ چنانچہ لوگوں نے ساری ہی اونٹنیاں لے لیں۔ باپ نے حاتم طائی کو بلا کر پوچھا: بیٹا! یہ تم نے کیا کیا؟ حاتم طائی نے کہا: ابا جان! بخدا میں بھوک کی ایک انتہاء کو پہنچ گیا تھا مگر پھر بھی مجھ سے جس نے جو مانگا میں نے اسے دے دیا۔

سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عبادت گزاری کا بیان

مصنف کتاب حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت زیادہ عبادت کرنے والے اور غور وفکر میں کامل عقل اور حاضر دل کے مالک تھے۔

60 ختم قرآن:

﴿13426﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماہِ رمضان میں 60 ختم قرآن فرماتے اور یہ ساری تلاوت نماز میں کرتے تھے۔

﴿13427﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماہِ رمضان میں 60 ختم قرآن کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم بن محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تراویح کے اندر؟ فرمایا: ہاں۔

﴿13428﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں رمضان میں 60 ختم قرآن کرتا تھا۔

جھوٹ بولا نہ قسم کھائی:

﴿13429﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا، اگر بولتا تو اس چیز کے بارے میں بولتا جس کی اہلِ مدینہ یا حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تعریف کی ہے۔

﴿13430﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے کبھی **اللہ** کریم کی قسم نہیں کھائی، نہ سچی نہ جھوٹی۔

﴿13431﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، پہلے حصے میں لکھنے کا کام کرتے، دوسرے میں نماز پڑھتے اور تیسرے میں آرام فرماتے تھے۔

بہترین نماز پڑھنے والے:

﴿13432﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ اچھی نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت مسلم بن خالد زَنجی سے اور انہوں نے حضرت ابنِ جُرَیج سے اور انہوں نے حضرت عطاء سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے اور انہوں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نماز سیکھی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ طریقہ حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے لیا۔

فصیحُ اللِّسان:

﴿13433﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ربیع سلیمان بن داؤد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فصیح اللسان تھے، جب حدیث بیان کرتے تو ایسا لگتا کہ قرآن پاک کی کوئی سورت تلاوت کر رہے ہیں، ایک مرتبہ شدید بیمار ہوئے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے **اللہ**! اس میں تیری رضا ہے تو اسے اور بڑھا دے۔ یہ بات حضرت سیِّدُنا ادریس بن یحییٰ خولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تک پہنچی تو انہوں نے پیغام بھجوایا کہ ”اَبُو عَبْدُ اللہ! میں اور آپ اہلِ آزمائش میں سے نہیں ہیں۔“ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں جوابی پیغام بھیجا: ”اَبُو عَمْرو! **اللہ** پاک سے میرے لیے عافیت کی دعا کیجئے۔“

جواب دینے میں احتیاط:

﴿13434﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عَبْدُ الاَعْلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یونس جواب دو۔ میں نے عرض کی: **اللہ** کریم آپ پر کرم فرمائے! مسئلہ تو آپ سے پوچھا ہے۔ پھر فرمایا: اس کا جواب دو۔ میں نے کہا: سائل آپ سے جواب چاہتا ہے، اس مسئلے کا جواب بعید ہے پھر بھی میں اس کی ایک علت جانتا ہوں مگر میں کسی بھی مسئلے کا جواب دینا پسند نہیں کرتا کہ پھر

مجھ سے کہا جائے: تم نے یہ بات کہاں سے کہی؟ اور میں خاموش ہو جاؤں۔

﴿13435﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہماری سمجھ کے مطابق ہم سے کلام فرماتے تھے، اگر وہ اپنی عقل و سمجھ کے مطابق کلام فرماتے تو ہم سمجھ ہی نہ پاتے۔

﴿13436﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا کہ میں نے قوتِ حافظہ کے لیے ایک سال تک لوبان استعمال کیا تو میں ایک سال تک خونی بواسیر کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔

﴿13437﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دو چیزوں سے لوگ غافل ہیں ایک طب میں غور وخوض کرنے سے اور دوسرا ستاروں میں (بقدرِ ضرورت) غور و فکر سے۔

ایک شاعر کا انجام:

﴿13438﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُطَیئہ شاعر کی موت کا وقت آیا تو اس سے کہا گیا: وصیت کرو۔ اس نے کہا: میں مسکینوں کو مانگنے کی وصیت کرتا ہوں۔ کہا گیا: اپنے مال کی وصیت کرو۔ اس نے کہا: میرا مال مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔ کہا گیا کہ اللہ پاک کا حکم یوں نہیں ہے۔ اس نے کہا: لیکن میں یہی کہتا ہوں۔ پھر بولا: مجھے گدھے پر سوار کر دو کیونکہ جو گدھے پر مرے وہ عزت والا ہوتا ہے۔

﴿13439﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم کوئی مکتوب باندھو تو سیدھے ہاتھ میں باندھو تاکہ کوئی کھولنا چاہے تو اس کے لیے مشکل ہو۔

﴿13440﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے وبا سے نجات کے لیے تسبیح (سُبْحٰنَ اللہ) سے زیادہ نفع مند کوئی چیز نہیں دیکھی۔

سوال کا اچھا انداز:

﴿13441﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی خلیفہ عبدُ الملک بن مروان کے سامنے کھڑا ہوا، اُس نے سلام کر کے کہا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! ہم پر تین سال ایسے گزرے ہیں کہ پہلے سال میں مویشی ہلاک ہو گئے، دوسرے سال میں جسموں پر گوشت مرجھا گئے اور تیسرے سال میں ہڈیوں سے الگ ہونے لگے، آپ کے پاس مال و دولت ہے اگر وہ اللہ پاک کا ہے تو اسے اللہ کریم کے بندوں کو دیں اور

اگر وہ آپ کا ہے تو صدقہ کریں کیونکہ ربِّ کریم صدقہ کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیتا ہے۔ عبدُ الملک بن مروان نے اسے 10 ہزار درہم دیئے اور کہا: اگر لوگ اس دیہاتی کی طرح اچھے طریقے سے سوال کریں تو ہم کسی ایک کو بھی محروم نہ کریں۔

جعلی صوفیوں کی مذمت:

﴿13442﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تصوُّف کی بنیاد سستی پر رکھی گئی ہے[1]۔

﴿13443﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوبیا دماغی صلاحیت میں اضافہ کرتا اور دماغی صلاحیت عقل میں اضافہ کرتی ہے۔

﴿13444﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور اُس کی تیاری بھی ایک فرض ہے۔ وَاللہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ یعنی **اللہ** پاک ہی بہتر جانتا ہے۔

﴿13445﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یمن میں کچھ ایسے لوگ ہیں جن میں سے کوئی اپنے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر دوبارہ اسی جگہ رکھتا تو وہ اسی وقت جڑ جاتا۔ کہا گیا ہے کہ ان کی غذا لوبان ہے۔

﴿13446﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عَبْدُ اللہ بن عبدُ الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یمن میں ایسی لڑکیاں بھی دیکھیں جنہیں بہت حیض آتا ہے۔ کہتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا: کیا آپ کو اہلِ مدینہ کے قول پر تعجب نہیں کہ وہ کہتے ہیں: ایک انگلی کی دیت میں 10 اونٹ، دو میں 20، تین میں 30 اور چار میں 40 اونٹ ہیں؟ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے نزدیک اس کے سوا کچھ اور ثابت نہیں ہے، کیونکہ میں جانتا ہوں یہ ایسی

---

[1]... وجہ اس کی یہ ہے کہ بہت سارے جعلی صوفیوں کا خیال ہے کہ عبادت میں مشغول ہونے کا تقاضا ہے کہ بندہ کام کاج چھوڑ دے اور دنیا سے دور ہو جائے پس یہی سوچ انہیں سستی کی طرف لے جاتی ہے۔ (مواعظ الامام الشافعی، ص۶) اور علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام صاحب کے فرمان کی وضاحت یہ ہے کہ نفس کا مقصود مراتب و مناصب کا حصول ہے جبکہ علوم کے ذریعے دنیا کا حصول وقت طلب اور تھکا دینے والا عمل ہے اور پھر اس سے کبھی مقصود حاصل ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا اور جعلی صوفی جلد مراتب پا لیتے ہیں کیونکہ وہ بے رغبتی اور دنیا طلبی کی آنکھ کا استعمال کرتے ہیں تو دنیا اُن کی طرف جلد آجاتی ہے۔ (تلبیس ابلیس، ص۳۸۹)

بات ہے جو بندے اپنی عقلوں سے نہیں کہہ سکتے۔ راوی کہتے ہیں: حالانکہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ قول نہیں تھا۔

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عراق میں ایک شخص میرے حوالے سے بیان کرتا تھا کہ میں نے نماز میں غنا کو جائز قرار دیا ہے۔ میں اس سے ملا اور پوچھا کہ میرے حوالے سے تم ایسی بات بیان کرتے پھرتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص دو رکعتوں پر بھولے سے سلام پھیر کر گنگنانا شروع کر دے اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی وہ نماز میں ہی ہے، اسے پوری کرے۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا: تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں تمہارے حوالے سے بیان کروں کہ تم کہتے ہو: ہر دو رکعت پر جان بوجھ کر سلام پھیرنے میں کوئی حرج نہیں؟

یمنی عورت کی مہمان نوازی:

﴿13447﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ کسی قافلے نے ایک یمنی عورت کے پاس پڑاؤ کیا تو وہ ان کے کھانے کو کچھ نکالنے لگی، قافلے کے ایک فرد نے کہا: ہمارے پاس سامان موجود ہے۔ اس عورت نے کہا: کیا مطلب؟ آپ لوگ میرے پاس رکے ہیں اور کھانا اپنا کھائیں گے؟ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا، بخدا! اگر تم نے ایسا کیا تو پھر تم اپنا سامان صحرا میں پڑا دیکھو گے۔

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی شخص کو کسی عورت کے خیمے کے پاس رات ہو گئی تو وہ اس کا مہمان بن گیا، اتنے میں ایک آدمی آیا جس کے پاس ایک بکری بھی تھی، اس نے آتے ہی عورت سے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ عورت نے کہا: مہمان ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے بکری کا دودھ نکالا اور کچھ کھانے کی چیز لی اور اجنبی مہمان کو پیش کر دی اور اس رات دیہاتی کو کوئی مشقت نہ اٹھانی پڑی۔

نصیحت:

﴿13448﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو شہید کیا گیا تو ان کے تابوت میں ایک ڈبیا ملی، اسے کھولا گیا تو اندر ایک پرچہ تھا جس پر لکھا تھا: جب شریف لوگوں کا فقدان اور گھٹیا لوگوں کی بہتات ہو جائے، موسم سرما بھی گرم ہونے لگے اور اولاد غصہ کرنے لگے تو دشوار گزار پہاڑ میں پناہ لینا بنو نضیر کی بادشاہت سے بہتر ہے۔

﴿13449﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ایک شخص نے پوچھا کہ کون سا سوال بندے کو خوش کر دیتا ہے تو میں نے اُس سے کہا: جو بات شروع میں تمہارے نزدیک بالکل درست ہو مگر آخر میں تمہیں شک میں ڈال دے تو تمہارا اس کے متعلق سوال تمہیں خوش کر دے گا۔

﴿13450﴾... حضرت سیِّدُنا مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کسی کے سامنے اپنے دوست کی تعریف کرتے ہوئے کہنے لگا: وہ آنکھوں کو خوبصورتی سے بھر دیتا ہے، اس کی گفتگو کانوں میں رس گھولتی ہے۔ سننے والے نے کہا: **اللہ** پاک تم پر رحم فرمائے! یہ بات دوبارہ کہو۔ اس نے کہا: ہاں! دوہرا دیتا ہوں مگر یوں کہ نہ تو میری طرف سے گالی ہو، نہ تمہیں بُری لگے اور نہ اپنے دوست کی بے جا پاکیزگی ہو گی۔

تعریف اور مذمت سے چھٹکارا نہیں:

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب کوئی شخص ترقی و عُروج پاتا ہے تو اس کی تعریف کرنے والے بھی ہوتے ہیں اور مذمت کرنے والے بھی اور جب اس سے چھٹکارا نہیں تو پھر **اللہ** کے فرمانبرداروں میں سے ہو جا۔

﴿13451﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی ربیعہ کے پاس کھڑا ہوا تھا جبکہ ربیعہ بنا سنوار کر گفتگو کر رہا تھا اور اپنے کلام کو بہت اچھا سمجھ رہا تھا، اس نے دیہاتی سے پوچھا: تمہارے ہاں بلاغت کسے کہتے ہیں؟ دیہاتی نے کہا: جو آج تم کر رہے ہو کم از کم اس کو تو نہیں کہتے۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ربیعہ گفتگو میں واضح غلطیاں کرتا تھا اور کوئی اس کی غلطی پر ہنسے تو اسے بُرا بھلا بھی نہیں کہتا تھا۔

﴿13452﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب لوگ دو آدمیوں کو مناظرہ کرتے دیکھیں اور ایک کی آواز بلند ہو رہی ہو جبکہ دوسرا ہنس رہا تو اس پر صراحی سے پانی ڈال دو۔

ایک دن تلاوت سن کر رونے والوں کا تذکرہ ہو رہا تھا تو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے یہ آیت تلاوت کی:

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ (پ۲۶، محمد: ۴) ترجمۂ کنزالایمان: تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو تو گردنیں مارنا ہے۔

تو وہاں موجود ایک شخص رونے لگ گیا، کسی نے کہا: مکروہ آدمی! یہ بھی کوئی رونے کا مقام ہے؟

﴿13453﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت ابن مقلاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: ابو علی! آپ حدیث یاد کرنا اور فقیہ بننا چاہتے ہیں؟ افسوس! آپ اس سے کتنے دور ہیں۔

عقل وفراست کی تیزی:

﴿13454﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مسئلہ پوچھنے آیا تو آپ نے فرمایا: تم صنعاء کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر پوچھا: شاید تم لوہار ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔

یونہی ایک مصری شخص جمعہ کے دن نماز جمعہ کے کپڑے پہنے آپ سے مسئلہ پوچھنے آیا تو آپ نے فرمایا: تم کپڑا بننے والے ہو؟ اس نے کہا: میرے پاس مزدور ہیں (یعنی پیشہ یہی ہے البتہ کام مزدور کرتے ہیں)۔

﴿13455﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں، مزنی اور ابو یعقوب بُوَیطی حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے ہماری طرف دیکھا اور مجھ سے فرمایا: تم حدیث شریف بیان کرتے ہوئے فوت ہو گے۔ مزنی سے فرمایا: یہ اگر شیطان سے بھی مناظرہ کریں تو اسے بھی شکست دے دیں اور ابو یعقوب بُوَیطی سے فرمایا: تمہارا انتقال قید خانے میں ہو گا، (چنانچہ ایسا ہی ہوا)۔

بہترین اندازے والے:

﴿13456﴾... حضرت سیِّدُنا حُمَیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی اور حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا جبکہ وہ دونوں لوگوں کو دیکھ کر ان کے پیشے کا اندازہ لگا رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص گزرا تو حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: اس کا پیشہ کیا ہو گا؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: مجھے اس کے معاملے نے شبہ میں ڈال دیا ہے، یہ بڑھئی ہے

یا پھر درزی ہے۔ حُمَیدی کہتے ہیں: میں اس آدمی کے پاس گیا اور اس سے پوچھا: تمہارا پیشہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا: پہلے بڑھئی تھا، اب درزی ہوں۔

اصل عقلمند کون؟

﴿13457﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اصل عقلمند وہ نہیں جسے خیر و شر کے مابین اختیار دیا جائے تو وہ خیر کو اختیار کرلے بلکہ عقلمند وہ ہے جسے دو شر میں سے ایک کو چننا ہو تو وہ ہلکے شر کو اختیار کرے۔

﴿13458﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لیے ایک دینار کی خوشبو خریدی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کس سے خریدی ہے؟ میں نے کہا: وضو خانے کے سامنے جو عطر فروش بیٹھا ہے اس سے۔ فرمایا: کون سا؟ میں نے کہا: وہ جو بھورے رنگ اور نیلی آنکھوں والا ہے۔ فرمایا: بھورے رنگ اور نیلی آنکھوں والے سے؟ میں نے کہا: جی حضور۔ فرمایا: جاؤ اور اس کو واپس کردو[1]۔

قیافہ شناسی:

﴿13459﴾... حضرت سیِّدُنا حَرمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

---

[1]... یہ بات قیافہ شناسی کی رو سے فرمائی گئی ہے، قیافہ کی تعریف یوں کی گئی ہے: وہ اندازہ جو شکل، صورت، حرکات و سکنات یا کسی علامت یا شگون سے لگایا جائے۔ (اردو لغت، ۱۴/ ۳۹۰) بعض نے یہ کہا: ایک علم جس کے ذریعے انسان کے خد و خال سے اُس کے عادات و اطوار اور کردار کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ (فیروز اللغات، ص۱۰۲۵) چونکہ حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک قیافہ شناسی کا اعتبار ہے لہٰذا آپ سے ایسے کثیر اقوال اور واقعات ملتے ہیں۔ ایک جگہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام شافعی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا طریقہ کار اور دستور اس نوع کے مقامات میں مشہور و معروف ہے کہ مختلف تجربوں پر اعتماد ہے یہاں تک کہ آپ نے قیافہ شناسی اور اسے احکام شریعت میں حجت قرار دینے کا قول پیش کیا ہے اور اس سلسلے میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے واقعات و حکایات مشہور ہیں چنانچہ مقاصد حسنہ میں امام سخاوی اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی کتابوں میں منقول ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۲۶۱) مگر فقہائے احناف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے نزدیک قیافہ شناسی کا اعتبار نہیں ہے۔ چنانچہ، علامہ بدرُ الدین عینی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں کہ "قیافہ کے ساتھ حکم لگانا باطل ہے کیونکہ یہ ایک اندازہ ہوتا ہے اور یہ شریعت میں جائز نہیں۔" ان کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ ہے: وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۶) ترجمۂ کنز الایمان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔

(عمدۃ القاری، ۱۲/ ۵۱، تحت الحدیث: ۶۷۷۰ ملتقطاً)

کے لیے خوشبو خریدی تو انہوں نے پوچھا: جس سے یہ خریدی ہے وہ کیسا شخص تھا؟ میں نے کہا: بھورے رنگ کا۔ فرمایا: جاؤ اس کو واپس کر دو۔ بھورے آدمی سے مجھے کبھی بھلائی نہیں ملی۔ نیز آپ ہی کا قول ہے: جس کے بدن میں کوئی آفت ہو اس سے بچو۔

﴿13460﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس کے رخساروں پر بال نہ ہوں وہ بُرا ہے اور نیلی آنکھوں والا بھی بُرا ہے۔

عراق نہ دیکھا تو دنیا نہ دیکھی:

﴿13461﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عَبْدُ الاعلٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: تم عراق گئے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: پھر تم نے دنیا دیکھی ہی نہیں۔

﴿13462﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علم اُسے بھی اچھے اخلاق پر اُبھارتا ہے جس میں اخلاق خوبیوں پر ابھارنے والا قدرتی جوہر نہ ہو۔

﴿13463﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر **اللہ** پاک مؤدِّبین (ادب سکھانے والوں) کے خوف کے ذریعے بچوں کی کوتاہیوں کے خلاف مدد نہ فرمائے تو ان کی کوتاہیاں کم نہ ہوں۔

نصیحت تنہائی میں کی جائے:

﴿13464﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کو تنہائی میں سمجھایا یقیناً اس نے اسے نصیحت کی اور اُسے سنوارا اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کو علانیہ سمجھایا اس نے اسے رُسوا کیا اور اس کے ساتھ خیانت کی۔

﴿13465﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ خشک سالی میں ہم مکہ مکرمہ سے نکلے، ہم ایک راستے پر سفر کر رہے تھے کہ ایک اونٹ سوار شخص آیا، ہم نے کہا: اس سے ہمارے بال بچوں کے متعلق کون پوچھے گا؟ تو شرکائے قافلہ میں سے ایک شخص اس کے پاس گیا اور تھوڑی ہی دیر میں ہمارے پاس واپس آگیا اور اس کے حوالے سے بہت ساری باتیں بتانے لگا، ہم نے کہا: اس آدمی نے تم سے تھوڑی سی بات

کی ہے اور تم ہمیں پورے دن کی باتیں بتا رہے ہو؟ کہنے لگا: اس نے مجھے اصل بیان کی ہے اور میں تمہیں وضاحت کے ساتھ بتا رہا ہوں۔

قیامت کی ایک نشانی:

﴿13466﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حماد بربری مکہ مکرمہ میں ہمارا گورنر بنایا گیا اور پھر یمن بھی اس کے حوالے کر دیا گیا، میں نے اپنی والدہ محترمہ سے کہا: معلوم نہیں اس شخص کے لیے اتنا کچھ کیوں ہو رہا ہے پہلے اسے مکہ کا گورنر بنایا گیا اور اب یمن بھی اس کے حوالے کر دیا گیا۔ امی جان نے فرمایا: بیٹا! پتھر جب اونچا ہو جائے تو بہت زور سے گرتا ہے۔ میں نے کہا: امی جان! رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سچ فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک دنیا کمینہ ابنِ کمینہ کی دسترس میں نہ آجائے۔“[1] امی جان نے فرمایا: بیٹا! کہاں کمینہ ابن کمینہ؟ اللہ پاک رحم فرمائے! کمینہ در کمینہ تو لمبے عرصے سے چلا آرہا ہے۔

پیسہ بولنا سکھا دیتا ہے:

﴿13467﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ یہ اشعار پڑھے:

وَاَنْطَقَتِ الدَّرَاهِمُ بَعْدَ صَمْتٍ　　اُنَاسًا بَعْدَ مَا كَانُوْا سُكُوْتَا

فَمَا عَطَفُوْا عَلٰى اَحَدٍ بِفَضْلٍ　　وَلَا عَرَفُوْا لِمَكْرُمَةٍ ثُبُوْتَا

ترجمہ: درہموں نے لوگوں کو خاموشی کے بعد پھر بولنا سکھا دیا ہے، لوگ کسی کے فضل کی وجہ سے نہ اس پر مہربانی کرتے ہیں اور نہ کسی کے بلند کردار کے معترف ہیں۔

خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کا مطلب:

﴿13468﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس حدیث پاک ”جو قرآن پاک کو خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں“[2] کے متعلق فرمایا: خوش آوازی کا مطلب گا کر پڑھنا نہیں بلکہ غم و ڈر کی

---

[1]... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی اشراط الساعۃ، ۴/۸۹، حدیث: ۲۲۱۶

[2]... بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: وأسروا قولکم... الخ، ۴/۵۸۶، حدیث: ۷۵۲۷

کیفیت میں پڑھتا ہے۔

﴿13469﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو کہے میں نے جن دیکھا ہے ہم اس کی گواہی باطل ولغو قرار دیتے ہیں کیونکہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ (پ۸، الاعراف:۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔

﴿13470﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ایک شخص کے سوا کسی بھی موٹے آدمی کو عقلمند نہیں دیکھا۔

عقل بھی محدود ہے:

﴿13471﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ایک شخص سے پوچھا: یہ کیا چیز ہے؟ اس نے بتادیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے دور ایک چیز کی طرف اشارہ کرکے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: وہاں تک نظر نہیں پہنچ رہی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جس طرح تیری نگاہ کے لیے ایک حد رکھی گئی ہے جہاں اس کی انتہاء ہو جاتی ہے یونہی تیری عقل کی بھی ایک حد رکھی گئی ہے جہاں اس کی انتہاء ہو جاتی ہے۔

﴿13472﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوبیا دماغی صلاحیت میں اضافہ کرتا اور دماغی صلاحیت عقل میں اضافہ کرتی ہے۔

تین عجیب لوگ:

﴿13473﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر کوئی عقلمند شخص صبح میں (جعلی) تصوف اختیار کرے تو دوپہر ہونے سے پہلے بیوقوف ہو جائے گا۔ آپ نے یہ بھی بیان فرمایا: میں نے مدینہ منورہ میں ایسے تین عجائبات دیکھے کہ ان جیسے کبھی نہیں دیکھے، **پہلا:** ایک آدمی دیکھا جو ایک مدگتھلیاں ہوتے ہوئے بھی مفلس قرار پایا قاضی نے اس کے مفلس ہونے کا اعلان کر دیا تھا، **دوسرا:** ایک بوڑھا دیکھا جو اپنی داڑھی کو خضاب کرتا تھا اور سیکھنے والوں کو گانا سکھانے پیدل ان کے گھر جاتا تھا مگر نماز کا وقت ہوتا تو بیٹھ کر نماز پڑھتا۔ **تیسرا:** ایک

تنگ دست دیکھا جو بائیں ہاتھ سے اتنا تیز لکھتا تھا کہ دائیں ہاتھ سے لکھنے والے کو پیچھے چھوڑ دیتا۔

امام شافعی اور مصر:

﴿13474﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ عراق بڑا عالیشان ہے حالانکہ مردوں کے لیے مصر جیسا کوئی شہر نہیں۔ میں مصر میں داخل ہوا تو اس وقت اتنا چھوٹا بچہ تھا کہ ٹھیک سے حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا[1]۔ راوی کہتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مصر میں رہے یہاں تک کہ آپ کی دنانیر نامی کنیز سے آپ کے بیٹے ابوالحسن پیدا ہوئے اور آپ نے مصر میں ایک خاتون زُہریّہ بنتِ ابوزُرارہ زُہری سے بھی شادی کی مگر پھر حق زوجیت ادا کرنے کے بعد اُسے طلاق دے دی۔

﴿13475﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے حضرت عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا: مصر کا مساواتی نظام دنیا کے کسی بھی شہر کے عدالتی نظام سے بہتر ہے۔

چادروں اور کپڑوں کی خیرات:

﴿13476﴾... حضرت سیِّدُنا ابویعقوب بُوَیطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ

[1]... یہ قول دُرست نہیں کیونکہ آپ کا بچپن و لڑکپن غزہ، عسقلان اور مکۂ مکرمہ میں گزرا ہے، مصر میں تو آپ نے اپنی زندگی کے آخری چار سال گزارے ہیں۔ خود فرماتے ہیں: میں 150 ہجری میں غزہ میں پیدا ہوا تھا، جب میں دو سال کا تھا تو مجھے مکہ لے آئے۔ (الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہاء، الجزء الثانی، ص۶۷) امام بَیْہَقِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مکہ لے جانے سے پہلے ایک عرصہ عَسْقلان میں رہے، پھر عسقلان سے مکہ تشریف لے گئے کیونکہ حضرت ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت یوں ہے: میں یمن میں پیدا ہوا، پھر میری والدہ ماجدہ مجھے مکہ لے آئیں اس وقت میری عمر 10 سال تھی۔ (مناقب الشافعی، ۱/۷۳) جبکہ مصر جانے کے متعلق امام حسن زعفرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 195 ہجری میں ہمارے پاس بغداد آئے، دو سال ٹھہرے، پھر مکہ واپس چلے گئے، پھر وہ 198 ہجری میں ہمارے پاس تشریف لائے اور چند ماہ ٹھہر کر مصر تشریف لے گئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا۔ (مناقب الشافعی، ۱/۲۲۰) اور حضرت حَرْمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 199 ہجری میں مصر تشریف لائے تھے جبکہ حضرت ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کہنا ہے: وہ 200 ہجری میں شریف لائے تھے، امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان دونوں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ہوسکتا ہے کہ وہ 199 ہجری کے آخر میں مصر تشریف لائے ہوں۔ (حاشیۃ علی الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہاء، الجزء الثانی، ص۷۶) اور حضرت بَحْر بن نصر خولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حجاز سے مصر آئے تو یہاں چار سال رہے، آپ نے یہ کتب چار سال میں لکھیں پھر آپ کا انتقال ہوگیا۔ (مناقب الشافعی، ۱/۲۲۰)

عَلَیْہ ہمارے پاس مصر آئے تو ملکہ زُبیدہ آپ کے لیے عمدہ چادروں اور کپڑوں کے بنڈل بھیجا کرتیں اور آپ وہ سب کچھ لوگوں میں بانٹ دیا کرتے۔

﴿13477﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ یعنی علم تو دو ہی ہیں: (۱) علمِ طب اور (۲)... علمِ دین۔

﴿13478﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دو چیزوں سے لوگ غافل ہیں ایک طب میں غور و خوض کرنے سے اور دوسرا استاروں میں (بقدرِ ضرورت) غور و فکر سے۔

﴿13479﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص حمام میں داخل ہو، پھر کچھ نہ کھائے تو حیرت ہے وہ کیسے زندہ رہتا ہے یونہی اس کے زندہ رہنے پر تعجب ہے جو حجامہ کروائے اور اسی وقت کچھ کھالے۔

﴿13480﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو رات کو اُبلا ہوا انڈا کھا کر سو جائے حیرت ہے کہ وہ مرا کیوں نہیں؟

﴿13481﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس شخص سے بھی اختلافی مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا میں نے اس کے چہرے پر ناپسندیدگی دیکھی سوائے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے۔

سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی ذہانت:

﴿13482﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے منہ میں کھجور رکھی اور اپنی بیوی سے کہا: اگر میں اسے کھالوں تو تجھے طلاق اور پھینک دوں تب بھی تجھے طلاق، اب وہ کیا کرے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آدھی کھالے اور آدھی پھینک دے۔

﴿13483﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عَبْدُ اللّٰہ بن حکم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نو عمر لڑکا تھا، ایک دن میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو ایک حدیث سنائی تو آپ نے فرمایا: تمہیں یہ کس نے بیان کی ہے؟ میں نے عرض کی: آپ نے۔ فرمایا: کس باب کے متعلق؟ عرض کی: فُلاں فلاں باب کے متعلق۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں جو کچھ بیان کیا ہے وہ ویسا ہی ہے جیسا تم سے بیان کیا اور تم زندہ لوگوں سے روایت کرنے سے بچو۔

وہ گدھا ہے:

﴿13484﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جسے غصہ دلایا جائے اور اسے غصہ نہ آئے تو وہ گدھا ہے، یونہی جو غصے میں ہو اور اسے راضی کیا جائے مگر وہ راضی نہ ہو تو وہ بھی گدھا ہے۔

وہ شیطان ہے:

﴿13485﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جسے غصہ دلایا جائے اور اسے غصہ نہ آئے تو وہ گدھا ہے، یونہی جو غصے میں ہو اور اسے راضی کیا جائے مگر وہ راضی نہ ہو تو وہ شیطان ہے۔

قیافہ شناسی کا انوکھا واقعہ:

﴿13486﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں قیافہ شناسی کی کتب کی تلاش میں یمن گیا حتّٰی کہ میں نے ان کتابوں کو لکھا اور جمع کر لیا۔ جب میں واپس لوٹا تو راستے میں ایک شخص کو دیکھا جو اپنے صحن میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں میں لیے بیٹھا تھا، اس کی آنکھیں نیلی، پیشانی ابھری ہوئی اور چہرے پر داڑھی بہت کم تھی، میں نے اس سے کہا: ٹھہرنے کی جگہ ملے گی؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں سوچنے لگا کہ قیافہ شناسی کے لحاظ سے تو ایسی صفت کا آدمی بہت بُرا ہوتا ہے۔ بہر حال اس نے مجھے ٹھہرنے کی جگہ دی، میں نے اسے کافی مہمان نواز دیکھا، اس نے مجھے رات کا کھانا، خوشبو، بچھونا، لحاف اور میرے جانور کا چارہ تک دیا۔ میں ساری رات کروٹیں بدلتے ہوئے سوچتا رہا کہ ان کتابوں کا کیا کروں؟ کیونکہ ان کتابوں میں تو ایسے شخص کے بارے میں ایسا نہیں لکھا یہ تو بڑا عزت کرنے والا ہے۔ چنانچہ میں نے سوچ لیا کہ ان کتابوں کو پھینک دوں گا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے غلام سے کہا: جانور پر زِین کس دو۔ اس نے زِین کسی میں سوار ہوا اور جب صاحب خانہ کے پاس سے گزرنے لگا تو میں نے کہا: جب تمہارا مکہ مکرمہ آنا ہو اور مقام ذِی طُوٰی سے گزر ہو تو وہاں محمد بن ادریس شافعی کے متعلق پوچھنا۔ وہ بولا: میں تمہارے باپ کا نوکر ہوں؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: کیا تم نے مجھ پر کوئی احسان کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ وہ بولا: رات کو جو کچھ میں نے تمہارے لیے کیا اس کا بدلہ کہاں ہے؟ میں نے کہا: کتنا بدلہ ہے؟ کہنے لگا: تمہارے لیے دو درہم کا کھانا خریدا، تین درہم کی خوشبو، دو درہم کا تمہارے جانور کا

چارہ لیا اور اوڑھنے بچھونے کا کرایہ دو درہم ہے۔ میں نے غلام سے کہا: اسے اتنے درہم دے دو۔ میں نے کہا: اور بھی کچھ رہتا ہے؟ وہ بولا: ہاں! گھر کا کرایہ رہتا ہے کیونکہ میں نے خود پر تنگی کی اور تمہارے لیے کشادگی کی۔ اب مجھے ان کتابوں پر رشک آنے لگا، گھر کا کرایہ دینے کے بعد میں نے پوچھا: اب بھی تمہارا کچھ بنتا ہے جو رہ گیا ہو؟ کہنے لگا: **اللہ** تمہیں رسوا کرے! اب جاؤ، میں نے تم سے بُرا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔

بعض لوگوں سے احتیاط:

﴿13487﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کانے، بھینگے، لنگڑے، کبڑے، بھورے رنگ والے، جس کے رخساروں پر بال نہ ہوں اور ہر اس شخص سے بچو جس کے جسم میں کوئی بیماری ہو اور ہر اس شخص سے بھی بچو جو پیدائشی نقص والا ہو، کیونکہ ان میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے اور ان سے اختلاط و میل جول رکھنا تنگی لاتا ہے۔ ایک بار آپ نے یوں فرمایا: یہ بُرے لوگ ہیں۔

حضرت سیِّدُنا ابو محمد بن ابو حاتم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ بات اُس وقت ہے جب بیان کردہ عیب پیدائشی طور پر ان میں پائے جاتے ہوں، البتہ اگر بندہ پیدا تو ٹھیک ہوا مگر بعد میں اسے ان میں سے کوئی عیب لاحق ہو جائے تو اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نقصان دہ نہیں ہے۔

﴿13488﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی کتاب میں اِصلاح بھی ہے اور اِلحاقات بھی ہیں تو اس کتاب کے صحیح ہونے کی گواہی دو۔

﴿13489﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم یہ جاننا چاہو کہ آدمی کاتب ہے یا نہیں تو دیکھو وہ اپنی دوات کہاں رکھتا ہے، اگر سامنے یا بائیں جانب رکھے تو سمجھو وہ کاتب نہیں ہے۔

اللہ پاک کے دو شیر:

﴿13490﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان فرمایا کہ بنو کِنانہ کا ایک شخص حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس آیا تو آپ نے اس سے پوچھا: تم جنگ بدر میں تھے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پوچھا: تب کس کی مثل تھے؟ کِنانی نے کہا: بالکل نوجوان تھا مضبوط تنے کی طرح۔ حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا:

جب تم وہاں موجود تھے تو وہاں کا آنکھوں دیکھا حال سناؤ۔ کنانی نے کہا: ہم حاضر ہو کر بھی غائب کی طرح تھے ہم نے کامیابی کی امید بھی نہیں دیکھی۔ امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: جو دیکھا وہ بتا دو۔ کنانی نے کہا: میں نے آگے بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے والوں میں حضرت سیِّدُنا علی بن ابو طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دیکھا، وہ نوجوان لڑکے تھے، حیران کر دینے والے بے مثل شیر کی مانند تھے، جو بھی سامنے آتا اس کی گردن اڑا دیتے، جس پر ضرب مارتے وہ زمین بوس ہو جاتا، جان ہتھیلی پر رکھ کر لڑنے والا میں نے ان جیسا کبھی نہیں دیکھا، زبردست حملہ آور، تیزی سے پلٹنے والا، ایسا لگتا گویا ان کی گدی میں بھی دو آنکھیں ہیں اور کسی شیر کی مانند چھلانگ لگانے والے تھے۔ ان ہی کے ساتھ شُتُر مُرغ کے پر کا نشان رکھنے والے ایک اور شخص بھی تھے، وہ گویا خشک گھاس کو پیس کر رکھ دینے والے اونٹ کی طرح ہیں، وہ جس چیز کی طرف بڑھتے اسے گرا کر رکھ دیتے، جو بھی ان کے سامنے آنے کی جرأت کرتا بالآخر اس کی ماں اس پر روتی، نڈر بہادر تھے، سامنے حملہ کرتے تو پیچھے کی پروانہ کرتے۔ کسی نے کہا: یہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت سیِّدُنا امیر حمزہ بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ہیں۔ حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوچھا: تم نے اور کیا دیکھا؟ اس کنانی نے کہا: جو دیکھا وہ آپ کو بتا دیا۔ مزید آپ کے نانا عُتْبَہ اور ماموں وَلید کو بھی قتل ہوتے دیکھا، میں نے دیکھا کہ آپ کے خاندان کا جو بھی شخص جنگ کرنے آیا اسے چھوڑا نہیں گیا۔ حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوچھا: تم بھاگنے والوں میں سے تھے؟ اس نے کہا: جی ہاں! جب آپ کے خاندان کو شکست ہو گئی تو پھر میں کہاں رکنے والا تھا، پھر تو میں بہت تیزی سے بھاگ نکلا۔ پوچھا: بھاگ کر کہاں گئے تھے؟ کنانی نے کہا: میں نے ایک اونچا ٹیلہ دیکھا اور بھاگ کر اس پہ چلا گیا۔ امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: تم تو زبردست بھاگے۔ کنانی نے کہا: میں نے وہی کیا جو آپ کے والد اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کیونکہ آپ کے نانا، ماموں اور بھائی کو موت کے گھاٹ اترتا دیکھ کر انہیں سبق مل گیا تھا۔ حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: تم سخت کلام کرنے لگے ہو۔ اس نے کہا: میں بھی تو بھاگا ہی تھا۔ حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: تم لوگ قریش سے نفرت کرتے ہو۔ اس نے کہا: ہم اسی قریشی سے نفرت کرتے ہیں جو نفرت کے قابل ہو۔ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوچھا: کون قابلِ نفرت ہے؟ اس نے کہا: جو رشتہ داری کاٹے، مالِ غنیمت میں خود کو ترجیح دے اور اپنا حق مانگے مگر جب دیا جائے تو لینے کے بعد دوسروں

سے منع کرے۔ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: تمہاری بہتری اب خاموش رہنے میں ہی ہے۔ اس نے کہا: یہی آپ کے لیے بھی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں خاموش ہوا۔ وہ بولا: میں بھی خاموش ہوا۔

﴿13491﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم خوفِ خدا رکھنے والے کے ساتھ بھلائی کرنے سے رہ جاؤ تو پھر اس کے ساتھ بھلائی کرلو جو باعثِ شرم بات سے بچتا ہے۔

مزید فرمایا: میں نے جسے بھی اس کی اوقات سے زیادہ عزت دی بالآخر وہ میری نظروں سے اتنا گر گیا جتنا میں نے اسے زیادہ عزت دے دی تھی۔

علم کو مَیلا مت کرو:

﴿13492﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دانشور نے دوسرے دانشور کو لکھا: میرے بھائی! تجھے علم دیا گیا ہے، اپنے علم کو گناہوں کی سیاہی سے میلا مت کرنا ورنہ جس دن اہلِ علم اپنے علم کی روشنی میں آگے بڑھ رہے ہوں گے تُو اندھیرے میں ہی پڑا رہ جائے گا۔

﴿13493﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علم کی فضیلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جس کے پاس نہیں ہوتا وہ بھی اس کا دعویٰ کرتا ہے اور جب اس کی طرف علم کی نسبت کی جائے تو خوش ہوتا ہے، جبکہ جہالت کے بُرا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جاہل بھی خود کو جاہل نہیں کہتا اور جب اس کی طرف جہالت کی نسبت کی جائے تو غضبناک ہو جاتا ہے۔

﴿13494﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں عراق میں ایک چیز دیکھ آیا ہوں جسے بے دینوں نے ایجاد کیا ہے اور اسے "تعبیر" (ترجمانی) کا نام دیا، اب وہ قرآن کو چھوڑ کر اس میں مشغول ہیں۔

بندہ موٹا کیوں ہوتا ہے؟

﴿13495﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سوا کوئی بھی موٹا شخص کامیاب نہیں ہوا۔ پوچھا گیا: وہ کیوں؟ فرمایا: اس لیے کہ عقلمند آدمی میں دو میں سے ایک خصلت ضرور ہوتی ہے یا تو وہ اپنی آخرت کے لیے غمگین رہتا ہے یا پھر اپنی دنیا کے لیے اور غم کے ساتھ چربی کبھی

نہیں چڑھتی، لہٰذا جب بندہ دونوں غموں سے خالی ہے تو پھر وہ چوپایوں کی صف میں چلا گیا اور چربی چڑھنے لگی۔

حجاج بن یوسف کی برائیاں اسکی اپنی زبانی:

﴿13496﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے کسی نے بتایا کہ عَبْدُ الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف سے کہا: ہر آدمی اپنے عیبوں کو جانتا ہے لہٰذا تم اپنے عیب بتاؤ اور چھپانا کچھ بھی نہیں۔ حجاج بولا: امیر المؤمنین! میرا نفس بہت لالچی، کینہ پرور اور بہت زیادہ حسد کرنے والا ہے۔ خلیفہ عَبْدُ الملک نے کہا: پھر تو تمہارے اور شیطان کے درمیان رشتہ داری ہے۔ حجاج نے کہا: امیر المؤمنین! شیطان جب مجھے دیکھتا ہے تو مجھ سے صُلح کرلیتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حسد کم ظرفی، طبیعتوں کے فرق، مزاجوں میں اختلاف، جسمانی فساد اور عقل کی کم فہمی کی بنا پر ہوتا ہے، حاسد طویل پریشانیوں میں مبتلا رہتا اور اعلیٰ درجات کو ضائع کردیتا ہے۔

استادوں کے لیے بہترین نصیحتیں:

﴿13497﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید کے ہاں ایک کمرے میں گئے تاکہ اُس سے ملاقات کریں، وہاں ہارون رشید کا خادم سراج بھی تھا، اس نے آپ کو خلیفہ کے شہزادوں کو پڑھانے والے استاد ابو عَبْدُ الصمد کے پاس بٹھایا اور کہا: اَبُو عَبْدُ اللہ! وہ خلیفہ کے شہزادے بیٹھے ہیں اور یہ ان کے استاد ہیں، آپ انہیں کچھ نصیحت فرمادیں۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابو عَبْدُ الصَّمد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: امیر المؤمنین کی اولاد کی اصلاح سے پہلے آپ کو اپنی اصلاح ضرور کرنی ہوگی کیونکہ ان کی آنکھیں آپ کی آنکھوں سے بندھی ہوئی ہیں، ان کے لیے اچھا وہی ہے جسے آپ اپنائیں گے اور بُرا بھی وہی ہے جسے آپ چھوڑ دیں گے، انہیں کتابُ اللہ سکھائیں اور اس پر مجبور نہ کریں ورنہ بد دل ہو جائیں گے، بالکل چھوڑیں بھی مت کہ یہ بھی اسے چھوڑ دیں گے، انہیں پاکیزہ اشعار سنائیں، اعلیٰ احادیث مبارکہ بتائیں، جب تک یہ ایک علم میں راسخ نہ ہو جائیں دوسرے علم کی طرف مت لے جائیں کیونکہ مختلف قسم کا کلام ایک ساتھ سننے کو ملے تو سمجھنے میں دُشواری ہوتی ہے۔

﴿13498﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے پاس ایک شخص آیا، کچھ گفتگو کی تو آپ نے یہ شعر پڑھا:

جُنُوْنُكَ مَجْنُوْنٌ وَلَسْتُ بِوَاجِدٍ طَبِيْبًا يُدَاوِي مِنْ جُنُوْنِ جُنُوْنِ

ترجمہ: تیرا پاگل پن دائمی ہے اور میری نظر میں کوئی ایسا طبیب نہیں جو دائمی پاگل پن کا علاج کرے۔

لوگوں سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں:

﴿13499﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کسی نے کہا: لوگ آپ کو شیعہ کہتے ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے نصیب شاعر کا یہ شعر پڑھا:

وَمَا زَالَ كِتْمَانِيْكَ حَتّٰى كَاَنَّنِيْ لِرَجْعِ جَوَابِ السَّائِلِ عَنْكَ اَعْجَمُ

لِاَسْلَمَ مِنْ قَوْلِ الْوُشَاةِ وَتَسْلَمِي سَلِمْتِ وَهَلْ حَيٌّ عَلَى النَّاسِ يَسْلَمُ

ترجمہ: مسلسل تیرے رازوں کو چھپا چھپا کر اب میں تیرے متعلق پوچھنے والوں کو جواب دینے سے گونگا ہو گیا ہوں تاکہ چغلخوروں کی باتوں سے میں بھی بچا رہوں اور تم بھی سلامت رہو، مگر کوئی زندہ بھی لوگوں سے بچا ہے؟

پھر فرمایا: لوگوں سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے لہٰذا جو تمہارے دین کے لیے بہتر ہو اسے پکڑے رہو۔

عاجزی سے عزت ملتی ہے:

﴿13500﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جیل میں قید حضرت سیِّدُنا ابو یعقوب بُوَیطی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مجھے لکھا: پردیسیوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنا اور ان کے لیے عاجزی کرنا کیونکہ میں نے کئی مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو یہ شعر پڑھتے سنا ہے:

اُهِيْنُ لَهُمْ نَفْسِي وَاُكْرِمُهَا بِهِمْ وَلَا تُكْرَمُ النَّفْسُ الَّتِي لَا تُهِيْنُهَا

ترجمہ: میں ان کے لیے عاجزی کر کے اپنے آپ کو عزت دیتا ہوں کیونکہ جس نفس کو تم گراؤ گے نہیں اس کی عزت نہیں کی جائے گی۔

﴿13501﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جیل میں قید حضرت سیِّدُنا ابو یعقوب بُوَیطی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مجھے لکھا: اپنے آپ کو غریبُ الوطن لوگوں کی خدمت میں لگا دو اور جو قریبی ہوں ان کے

ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ کیونکہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اکثر یہ شعر پڑھتے سنا:

اُهِيْنُ لَهُمْ نَفْسِيْ لِكَيْ يُكْرِمُوْنَهَا وَلَنْ تُكْرَمَ النَّفْسُ الَّتِيْ لَا تُهِيْنُهَا

ترجمہ: میں نے اپنے نفس کو ان کے لیے گرادیا تاکہ وہ اس کی عزت کریں اور جس نفس کو گرایا نہ جائے اس کی عزت ہرگز نہیں کی جاتی۔

شاید یہ میرا آپ کی طرف آخری خط ہو کیونکہ آپ نے مجھے لکھا تھا کہ خلیفہ کے پاس جاکر مشورہ کروں، اگر میں ان کے پاس گیا تو میں سچی بات ہی کروں گا اور میں نے سب لوگوں کو معاف کر دیا ہے سوائے دو آدمیوں کے ایک خُوَیلد اور ایک اور شخص۔

﴿13502﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابویعقوب بُوَیطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قید خانے سے مجھے لکھا: اُن پردیسیوں کے لیے ٹھہرے رہیں جو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتابیں پڑھنے آئے ہیں نیز اپنے دوستوں اور حلقہ درس میں شامل لوگوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنا کیونکہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اکثر یہ شعر پڑھتے سنا ہے:

اُهِيْنُ لَهُمْ نَفْسِيْ لِكَيْ يُكْرِمُوْنَهَا وَلَنْ تُكْرَمَ النَّفْسُ الَّتِيْ لَا تُهِيْنُهَا

ترجمہ: میں نے اپنے نفس کو ان کے لیے گرادیا تاکہ وہ اس کی عزت کریں اور جس نفس کو گرایا نہ جائے اس کی عزت ہرگز نہیں کی جاتی۔

﴿13503﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نوجوان لڑکی سے شادی کی، اس کی پہلے سے بھی ایک بیوی تھی، وہ نئی دلہن پہلی والی کے دروازے کے پاس سے گزرتی تو یہ شعر پڑھتی:

وَمَا تَسْتَوِي الرِّجْلَانِ رِجْلٌ صَحِيْحَةٌ وَرِجْلٌ رَمَى فِيْهَا الزَّمَانُ فَشَلَّتِ

ترجمہ: ایسے دو پاؤں کبھی برابر نہیں ہوسکتے جن میں سے ایک صحیح وتندرست ہو اور دوسرے میں وقت نے اتنے چھید کیے کہ وہ بے جان ہوگیا۔

جب واپس وہیں سے گزرنے لگتی تو یہ شعر پڑھتی:

وَمَا يَسْتَوِي الثَّوْبَانِ ثَوْبٌ بِهِ الْبِلٰى وَثَوْبٌ بِاَيْدِي الْبَائِعِيْنَ جَدِيْدُ

ترجمہ: ایسے دو کپڑے کبھی برابر نہیں ہوسکتے جن میں سے ایک بوسیدہ ہو اور دوسرا خریداروں کے ہاتھوں میں بالکل نیا ہو۔

گوبر اور ہڈی سے استنجا منع ہے:

﴿13504﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک: "نَھٰی اَنْ یَسْتَنْجِیَ بِالرَّوْثِ وَالرِّمَّۃِ یعنی حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔"[1] کے متعلق فرماتے ہیں: یہاں "رِمَّۃ" سے مراد بوسیدہ ہڈی ہے اور بطورِ دلیل یہ شعر پڑھا:

اَمَّا عِظَامُھَا فَرِمٌّ وَاَمَّا لَحْمُھَا فَصَلِیْبُ

ترجمہ: اس کی ہڈیاں بوسیدہ ہوگئیں اور اس کا گوشت بھون دیا گیا۔

﴿13505﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ "لِمَاس" کیا ہے؟[2] فرمایا: ہاتھ کے ساتھ چھونا، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیع مُلامَسہ سے منع فرمایا ہے[3]، بیع ملامسہ یہ ہے کہ بندہ کپڑے کو صرف چھو کے خرید لے، نہ دیکھے اور نہ پلٹے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ شعر پڑھا:

لَمَسْتُ بِكَفِّيْ كَفَّهُ طَلَبَ الْغِنٰى وَلَمْ اَدْرِ اَنَّ الْجُوْدَ مِنْ كَفِّهٖ يُعْدِيْ

فَلَا اَنَا مِنْهُ مِمَّا اَفَادَ ذَوُو الْغِنٰى اَفَدْتُ وَاَعْدَانِيْ فَاَتْلَفْتُ مَا عِنْدِيْ

ترجمہ: میں نے مالداری کی طلب میں اپنی ہتھیلی سے اس کی ہتھیلی کو چھوا، نہیں جانتا تھا کہ اس کی ہتھیلی سے سخاوت

---

[1]... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب الاستنجاء بالحجارۃ والنھی عن الروث والرمۃ، ۱/ ۱۹۸، حدیث: ۳۱۳، بدون "ان یستنجی"

[2]... دراصل یہ سوال قرآن کریم کی آیت مبارکہ: "وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا (پ۵، النساء: ۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔" کے متعلق کیا گیا کہ "عورتوں کو چھونے سے" کیا مراد ہے تو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے موقف کے مطابق جواب دیا کہ چھونے سے مراد ہاتھ سے چھونا ہے جبکہ حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک یہاں چھونے سے مراد "بیوی سے ہمبستری کرنا" ہے۔ کیونکہ جب "لَمس یعنی چھونے" کی نسبت عورتوں کی طرف کی جاتی ہے تو مراد ہمبستری ہوتی ہے، لغت عرب میں اس کا بہت استعمال ہے اور قرآنِ کریم میں ہمبستری کو لَمس اور مُباشرت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا (پ۲۸، المجادلۃ: ۳) نیز فرماتا ہے: وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۷)

[3]... بخاری، کتاب اللباس، باب اشتمال الصماء، ۴/ ۵۹، حدیث: ۵۸۲۰

دوسروں کو بھی لگ جاتی ہے، مجھے اس سے وہ فائدہ نہ ملا جو مالدار دیتے ہیں، البتہ اس نے مجھے اپنی عادت (سخاوت) لگا دی تو میں نے اپنا سب کچھ خرچ کر ڈالا۔

﴿13506﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی مراد کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا:

وَلَقَدْ بَلَوْتُكَ وَابْتَلَيْتَ خَلِيْقَتِيْ　　　وَلَقَدْ كَفَاكَ مُعَلِّمًا تَعْلِيْمِيْ

ترجمہ: میں نے تجھے آزمایا اور تو نے میرا مزاج پرکھ لیا یقیناً بطورِ استاد میرا سکھانا تجھے کافی ہے۔

﴿13507-8﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حوالے سے یہ اشعار نقل کیے:

لَيْتَ الْكِلَابَ لَنَا كَانَتْ مُجَاوِرَةً　　　وَلَيْتَنَا لَا نَرٰى مِمَّا نَرٰى اَحَدًا

اِنَّ الْكِلَابَ لَتَهْدَأُ فِيْ مَوَاطِنِهَا　　　وَالنَّاسُ لَيْسَ بِهَادٍ شَرُّهُمْ اَبَدًا

فَاهْرَبْ بِنَفْسِكَ وَاسْتَأْنِسْ بِوَحْدَتِهَا　　　تَبْقٰى سَعِيْدًا اِذَا مَا كُنْتَ مُنْفَرِدًا

ترجمہ: کاش! کتے ہمارے پڑوسی ہوتے اور جن کو ہم دیکھ رہے ہیں ان میں سے کسی کو نہ دیکھتے۔ کیونکہ کتے تو اپنی جگہ ٹھہر جاتے ہیں مگر لوگوں کا شر کبھی نہیں ٹھہرتا، پس تو جا اور اپنی تنہائی سے ہی اُنسیت حاصل کر، جب تک اکیلا رہے گا خوش بخت رہے گا۔

﴿13509﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ یہ شعر پڑھا:

تَمَنّٰى رِجَالٌ اَنْ اَمُوْتَ وَاِنْ اَمُتْ　　　فَتِلْكَ سَبِيْلٌ لَسْتُ فِيْهَا بِاَوْحَدِ

فَقُلْ لِلَّذِيْ يَبْقٰى خِلَافَ الَّذِيْ مَضٰى　　　تَهَيَّا لِاُخْرٰى مِثْلِهَا فَكَاَنْ قَدِ

ترجمہ: لوگ چاہتے ہیں میں مر جاؤں، اگر میں مر بھی جاؤں تو اس راستے میں اکیلا میں ہی تو نہیں۔ گزر جانے والے کے پیچھے جو باقی رہ گیا ہے اس سے کہو تیاری کر لے کہ اس راستے پر چلنے کا وقت آ گیا ہے۔

﴿13510﴾... ایک حدیثِ پاک بیان کرنے کے بعد کسی نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا: اس حدیث میں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سند آپ کی سند سے الگ ہے۔ آپ نے فرمایا: **اللہ** پاک امام مالک پر رحم فرمائے! میں تو ان کے سامنے ایسا ہوں جیسا کسی شاعر نے کہا:

وَابْنُ اللَّبُوْنِ اِذَا مَا لُزَّ فِیْ قَرَنٍ   لَمْ یَسْتَطِعْ صَوْلَةَ الْبُزْلِ الْقَنَاعِیْسِ

ترجمہ: اونٹ کا دو سالہ بچہ اگر دوسرے اونٹ کے ساتھ ایک رسّی میں بندھا ہو وہ بڑے بھاری اونٹ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اَز رُوئے فراست فتویٰ دیا:

﴿13511﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے آکر آپ کو ایک رُقعہ دیا، آپ نے اسے پڑھا اور اس میں کچھ لکھ کر اس کو واپس کر دیا، وہ آدمی جانے لگا تو میں اس کے پیچھے گیا اور مسجد کے دروازے پر جا کر اسے روک لیا، میں نے دل میں سوچا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کوئی بھی فتویٰ مجھ سے اوجھل نہیں رہنا چاہیے تو میں نے اس کے ہاتھ سے رقعہ لے کر پڑھا تو اس میں تھا:

سَلِ الْعَالِمَ الْمَکِّیَّ هَلْ مِنْ تَزَاوُرٍ   وَضَمَّةِ مُشْتَاقِ الْفُؤَادِ جُنَاحُ

ترجمہ: مکی عالم سے پوچھو کہ کیا بہت محبت کرنے والے دلوں کا باہم ملنا اور بوسہ لینا گناہ ہے؟

سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواباً لکھا تھا:

فَقُلْتُ مَعَاذَ اللهِ اَنْ یُّذْهِبَ التُّقٰی   تَلَاصُقُ اَکْبَادٍ بِهِنَّ جِرَاحُ

ترجمہ: میں نے کہا: مَعَاذَ اللہ ایسا نہیں ہے کہ زخمی دلوں کا ملنا تقویٰ کو ختم کر دے۔

حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: مجھے اچھا نہیں لگا کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس قسم کے نوجوان کو فتویٰ دیں۔ چنانچہ میں نے عرض کی: اَبُوعَبْدُ اللہ! آپ ایسے نوجوان کو فتویٰ دے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ابو محمد! یہ شخص ہاشمی ہے، اس نے اسی ماہِ رمضان میں شادی کی ہے اور نوجوان ہے، اس نے پوچھا ہے کہ اگر یہ اپنی بیوی کو (بحالتِ روزہ) گلے لگائے اور اس کا بوسہ لے مگر جماع نہ کرے تو کیا اس پر گناہ ہے تو میں نے اسے وہ فتویٰ دے دیا۔

حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں پھر اس نوجوان کے پیچھے گیا اور اس سے اس کا معاملہ پوچھا تو اس نے وہی کہا جو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے بتایا تھا۔ میں نے اس سے بہترین فراست کبھی نہیں دیکھی۔

﴿13512﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے

پاس تھا کہ درخت بان کی شاخ جیسا ایک نوجوان آیا، اس نے حضرت کو ایک رقعہ دیا، آپ رقعہ پڑھ کر مسکرائے اور اس پر کچھ لکھ کر نوجوان کو دے دیا، نوجوان نے لے کر پڑھا تو وہ بھی مسکرا دیا، البتہ مجھے بڑا تعجب ہوا تو میں اس نوجوان کے پیچھے گیا اور اسے قسم دی کہ مجھے دکھاؤ کیا لکھا ہے، اس نے مجھے دکھایا تو کاغذ پر دو سطریں لکھی تھیں، پہلی سطر میں تھا:

سَلِ الْمُفْتِي الْمَكِّيَّ هَلْ فِيْ تَزَاوُرٍ وَقُبْلَةِ مُشْتَاقِ الْفُؤَادِ جُنَاحٌ

ترجمہ: مفتیِ مکہ سے پوچھو کہ کیا بہت محبت کرنے والے دلوں کا باہم ملنا اور بوسہ لینا گناہ ہے؟

دوسری سطر میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا جواب لکھا تھا کہ

اَقُوْلُ مَعَاذَ اللهِ اَنْ يُذْهِبَ التُّقٰى تَلَاصُقُ اَكْبَادٍ بِهِنَّ جِرَاحٌ

ترجمہ: میں کہتا ہوں: مَعَاذَ الله ایسا نہیں ہے کہ زخمی دلوں کا ملنا تقویٰ کو ختم کر دے۔

اشعار کے جواب میں اشعار:

﴿13513﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حیان نیشاپوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ عباس ازرق حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اَبُوعَبْدُالله! میں کچھ اشعار آپ کو سناتا ہوں اگر جواباً آپ نے ان جیسے اشعار مجھے سنا دیئے تو میں شاعری سے ہمیشہ کے لیے توبہ کر لوں گا۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: ٹھیک ہے سناؤ۔ (چنانچہ اس شخص نے اشعار سنائے اور حضرت سیِّدُنا امام شافعی نے اس سے بہتر اشعار میں اسے جواب دیا)۔

﴿13514﴾... حضرت محمد بن عَبْدُالله بن عَبْدُ الحَکَم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کہتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے جس قصیدے کا بھی ذکر کرتا آپ شروع سے آخر تک وہ قصیدہ مجھے سنا دیتے۔

﴿13515﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن اَکْثَم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه قبیلہ ہُذَیل کی شاعری کے عالم تھے، میں نے ان سے اہلِ فارس کے ادب کا ذکر کیا تو فرمایا: میں نے قبیلہ ہُذَیل والوں کے اشعار سواری پر یاد کیے ہیں۔

﴿13516﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْه سواری پر تھے، آپ نے اپنا ایک پاؤں بلند کیا، ایک ہاتھ نیچے کیا اور دوسرا ہاتھ بلند کیا تو آپ کے ساتھ چلنے والوں کو بڑا

تعجب ہوا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہ شعر پڑھا:

كَأَنَّ رَاكِبَهَا غُصْنٌ بِمَرْوَحَةٍ   إِذَا تَدَلَّتْ بِهِ أَوْ شَارِبٌ ثَمِلُ

ترجمہ: یہ سواری جب اپنے سوار کو لے کر ناز سے چلتی ہے تو لگتا ہے اس کا سوار ہوا سے جھولتی کوئی ٹہنی ہے یا پھر نشے میں مخمور ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

بندے کا سب سے بہتر فائدہ:

﴿13517﴾... حضرت سَیِّدُنا یوسف بن عَبْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا کہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے: بندہ دو اشعار کی صورت رات گزارتا ہے۔ یہ تو بتائیں وہ دو اشعار کون سے ہیں؟ تو انہوں نے یہ دو شعر پڑھے:

يُرِيْدُ الْمَرْءُ اَنْ يُّعْطٰى مُنَاهُ   وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا مَا اَرَادَا

يَقُوْلُ الْمَرْءُ فَائِدَتِيْ وَمَالِيْ   وَتَقْوَى اللّٰهِ اَفْضَلُ مَا اسْتَفَادَا

ترجمہ: بندہ چاہتا ہے اس کے ارمان پورے ہو جائیں جبکہ اللہ پاک جو چاہتا ہے وہی اسے دیتا ہے۔ بندہ کہتا ہے: میرا فائدہ اور میرا مال جبکہ بندے کا سب سے بہتر فائدہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے۔

﴿13518﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنی زوجہ کے پاس کھڑے ہوئے تو سامنے مشکیزہ لٹکا دیکھ کر فرمایا: اے مشکیزے والی!

اِنْ كُنْتِ سَاقِيَةً يَوْمًا عَلٰى كَرَمٍ   فَاسْقِي الْفَوَارِسَ مِنْ ذُهْلِ بْنِ شَيْبَانَا

ترجمہ: اگر تو سیراب کرنے والی ہے تو کسی دن ذُہل بن شیبان کے شہسواروں کو خوب فیاضی سے سیراب کر۔

﴿13519﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک قیسی شخص کی لڑکی نے یہ شعر پڑھا:

اَ لَمْ يُحْزِنْكَ اَنَّ حِبَالَ قَيْسٍ   وَتَغْلِبَ قَدْ تَبَايَنَتِ انْقِطَاعَا

ترجمہ: کیا تجھے اس سے غم نہیں ہو گا کہ قیس اور تغلب کی رشتہ داری ٹوٹ چکی ہے اور وہ الگ ہو گئے ہیں۔

کسی نے کہا: پھر تو اللہ پاک اس کا غم اور لمبا کر دے۔

﴿13520﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ دورانِ جنگ جب امیر لشکر یزید بن مُہَلَّب

نے ایک خارجی کو نیزہ مار کر گرا دیا تو وہ تلوار لے کر کھڑا ہوا اور اُس نے یہ اشعار پڑھے:

وَاِنَّا لَقَوْمٌ مَا تَعَوَّدَ خَيْلُنَا إِذَا مَا الْتَقَيْنَا اَنْ تَحِيْدَ وَتَنْفِرَا

وَتُنْكِرُ يَوْمَ الرَّوْعِ اَلْوَانَ خَيْلُنَا مِنَ الطَّعْنِ حَتّٰى يُحْسَبَ الْجَوْنُ اَشْقَرَا

وَلَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ لَنَا اَنْ نَرُدَّهَا صِحَاحًا وَلَا مُسْتَنْكَرًا اَنْ تُعْقَرَا

ترجمہ: ہم وہ لوگ ہیں کہ جب ہمارا جنگ میں اکیلے یا بصورت لشکر ٹکراؤ ہوتا ہے تو ہم اپنے گھوڑے واپس نہیں کرتے۔ ہم تو جنگ میں نیزے لگنے کی وجہ سے اپنے گھوڑوں کے رنگ تک پہچان نہیں پاتے حتّٰی کہ کالے کو بھورا گمان کرتے ہیں۔ اور ہم اسے نیکی نہیں سمجھتے کہ اپنے گھوڑوں کو صحیح سلامت واپس لے جائیں اور ہمیں گھوڑوں کی ٹانگیں کٹ جانا پسند ہے۔

اِبنِ مُہلَّب کہتے ہیں: میں نے اس جیسے شخص کو قتل کرنا اچھا نہیں سمجھا، لہٰذا میں نے اُسے جانے دیا۔

﴿13521﴾... حضرت سیِّدُنا امام مُزنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ سے واپس ہوئے تو آپ کے دوست اور شاگرد استقبال کے لیے گئے، آپ ایک جگہ ٹھہر گئے، آپ کے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا جس کی گود میں لکڑیاں تھیں، جب لوگ سلام دعا سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: حضور! آپ ایسی جگہ رُک گئے ہیں؟ تو آپ نے یہ اشعار پڑھے:

وَاَنْزَلَنِيْ طُوْلُ النَّوٰى دَارَ غُرْبَةٍ مُجَاوَرَتِيْ مَنْ لَيْسَ مِثْلِيْ يُشَاكِلُهُ

تَحَمَّلْتُهُ حَتّٰى يُقَالَ سَجِيَّةٌ وَلَوْ كَانَ ذَا عَقْلٍ لَكُنْتُ اُعَاقِلُهُ

ترجمہ: طویل سفر نے مجھے اجنبی مقام میں ٹھہرا دیا، میری ہم نشینی ایسے شخص سے ہے کہ مجھ جیسا اُس کے مشابہ نہیں، میں اُس بیوقوف کے ساتھ اُس جیسا بن جاتا ہوں حتّٰی کہ بیوقوفی عادت کہلانے لگے اور اگر وہ عقل مند ہوتا تو میں سمجھداری میں اس سے مقابلہ کرتا۔

سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی محبتِ اہلِ بیت:

﴿13522﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اہلِ بیتِ اَطہار کی طرف کافی میلان اور ان سے شدید محبت رکھتے تھے، اس بنا پر بعض لوگ آپ پر رافضی ہونے کی تہمت لگانے لگے، آپ نے ان کے جواب میں یہ اشعار پڑھے:

قِفْ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِنًى فَاهْتِفْ بِهَا وَاهْتِفْ بِقَاعِدِ خَيْفِهَا وَالنَّاهِضِ

اِنْ كَانَ رَفْضًا حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَلْيَشْهَدِ الثَّقَلَانِ اَنِّیْ رَافِضِیْ

ترجمہ: منیٰ کی وادیِ محصب میں ٹھہر جاؤ اور خیف میں رہنے والے اور وہاں سے جانے والے ہر شخص کو پکار کر کہو کہ اگر آلِ محمد کی محبت رفض ہے تو جن وانس گواہ ہو جائیں کہ میں رافضی ہوں[1]۔

حق دار کو علم سے روکنا ظلم ہے:

﴿13523﴾... حضرت سیِّدُنا امام محمد شافعی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه جب مصر گئے تو آپ کے پاس حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کے نامی گرامی شاگرد آئے، بات چیت ہوئی تو آپ نے کئی مسائل میں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه سے اختلاف کیا، ان کے شاگردوں کو بُرا لگا اور انہوں نے آپ کو محصور کر دیا تو آپ نے یہ اشعار پڑھے:

اَاَنْثُرُ دُرًّا وَسْطَ سَارِحَةِ النَّعَمْ اَاَنْظِمُ مَنْثُوْرًا لِرَاعِيَةِ الْغَنَمْ

لَعَمْرِیْ لَئِنْ ضُيِّعْتُ فِیْ شَرِّ بَلْدَةٍ فَلَسْتُ مُضِيْعًا بَيْنَهُمْ غُرَرَ الْحِكَمْ

فَاِنْ فَرَّجَ اللّٰهُ اللَّطِيْفُ بِلُطْفِهٖ وَصَادَفْتُ اَهْلًا لِلْعُلُوْمِ وَلِلْحِكَمْ

بَثَثْتُ مُفِيْدًا وَاسْتَفَدْتُ وِدَادَهٗ وَاِلَّا فَمَكْنُوْنٌ لَدَیَّ وَمُكْتَتَمْ

فَمَنْ مَنَحَ الْجُهَّالَ عِلْمًا اَضَاعَهٗ وَمَنْ مَنَعَ الْمُسْتَوْجِبِيْنَ فَقَدْ ظَلَمْ

ترجمہ: (1) کیا میں مویشی چرانے والوں کے بیچ موتی بکھیروں یا میں بکریوں کے چرواہوں کے لیے بکھرے موتی لڑی میں پروؤں؟ (2) مجھے قسم ہے! اگر مجھے بے وقوفوں میں ضائع کیا گیا تو میں روشن حکمتوں کو ان کے درمیان ضائع نہیں کروں گا۔ (3) اگر **اللہ** کریم نے اپنے لطف وکرم سے کشادگی عطا فرمائی اور علوم وحکم کے لیے مجھے اہل لوگ مل گئے۔ (4) تو میں ضرور مفید باتیں پھیلاؤں گا اور ان کی محبت پاؤں گا ورنہ علم وحکمت کی باتیں میرے پاس چھپی ہوئی ہیں۔ (5) جس نے جاہلوں کو علم سکھایا اس نے علم کو ضائع کر دیا اور جس نے حقداروں کو علم سے روکا اس نے ظلم کیا۔

﴿13524﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کو یہ شعر پڑھتے سنا:

اَلَيْسَ شَدِيْدًا اَنْ تُحِبَّ فَلَا يُحِبُّكَ مَنْ تُحِبُّهٗ

[1] ...یاد رہے کہ یہاں صرف فرضی طور پر یہ لفظ بول کر آلِ رسول سے محبت کا اظہار کیا گیا ہے، حقیقی رافضی ہونا ہر گز مراد نہیں۔

ترجمہ: کیا تمہاری یہ محبت تکلیف دہ نہیں کہ جس سے تم محبت کرو وہ تم سے محبت نہ کرے۔

تو ایک کنیز نے مجھ سے یوں کہا:

وَيَصُدُّ عَنْكَ بِوَجْهِهِ وَتُلِحُّ اَنْتَ فَلَا تُغِبُّهُ

ترجمہ: وہ تجھ سے منہ پھیر تا ہے جبکہ تم اس کے سامنے آتے ہو اور اس سے چھپتے نہیں۔

﴿13525﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ابنِ ہَرِم کے مُعاملے میں جب قریش والوں میں اختلاف ہوا تو میں نے ان کے ایک شخص کو یہ اشعار لکھے:

جَزَى اللهُ عَنَّا جَعْفَرًا حِيْنَ اَزْلَقَتْ بِنَا نَعْلُنَا فِي الْوَاطِئِيْنَ فَزَلَّتِ

اَبَوْا اَنْ يَمَلُّوْنَا وَلَوْ اَنَّ اُمَّنَا تُلَاقِي الَّذِيْ لَاقَوْهُ مِنَّا لَمَلَّتِ

ترجمہ: اللہ پاک ہماری طرف سے جعفر کو جزائے خیر دے جبکہ ہمارے ساتھ والوں نے ہمیں گرادیا۔ وہ ہمیں پریشان کرنے سے رُک گئے، اگر ہماری ماں کو وہ پیش آتا جو انہیں ہم سے پیش آیا تو وہ ہمیں ضرور پریشان کر دیتی۔

انصار کی قربانیوں کی مثال:

﴿13526﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: مجھے ایک علم والے نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْه نے فرمایا: انصار کی ان بے مثال قربانیوں کی مثال میں وہی دے سکتا ہوں جو طُفَیل غَنَوِی نے کہا ہے:

جَزَى اللهُ عَنَّا جَعْفَرًا حِيْنَ اَزْلَقَتْ بِنَا نَعْلُنَا فِي الْوَاطِئِيْنَ فَزَلَّتِ

اَبَوْا اَنْ يَمَلُّوْنَا وَلَوْ اَنَّ اُمَّنَا تُلَاقِي الَّذِيْ لَاقَوْهُ مِنَّا لَمَلَّتِ

هُمْ خَلَطُوْنَا بِالنُّفُوْسِ وَاَلْجَؤُوْنَا اِلٰى حُجُرَاتٍ اَدْفَاَتٍ وَاَظَلَّتِ

ترجمہ: اللہ پاک ہماری طرف سے جعفر کو جزائے خیر دے جبکہ ہمارے ساتھ والوں نے ہمیں گرادیا۔ وہ ہمیں پریشان کرنے سے رُک گئے، اگر ہماری ماں کو وہ پیش آتا جو انہیں ہم سے پیش آیا تو وہ ہمیں ضرور پریشان کر دیتی۔ انہوں نے ہمیں اپنے ساتھ ملا لیا اور ہمیں ایسے گھروں میں بسایا جنہوں نے سردی و گرمی میں ہماری حفاظت کی۔

﴿13527﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ الله

عَلَیْہ نے یہ شعر پڑھا:

عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَنْتَ بِالْفَضْلِ اٰخِذٌ ۔۔۔ وَمَا الْفَضْلُ اِلَّا لِلَّذِیْ یَتَفَضَّلُ

ترجمہ: تم ہر حال میں فضل اختیار کرتے ہو اور فضل ہے بھی اسی کے لیے جو فضل چاہے۔

سامنے نیک اور پیچھے بھیڑیے:

﴿13528﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ شعر سنایا:

وَدَعِ الَّذِیْنَ اِذَا اَتَوْکَ تَنَسَّکُوْا ۔۔۔ وَاِذَا خَلَوْا فَھُمْ ذِئَابٌ خِرَافِ

ترجمہ: ان لوگوں کو چھوڑ دو جو تمہارے پاس آئیں تو بڑے نیک بنیں اور تم سے پیٹھ پھیریں تو بھوکے بھیڑیے بن جائیں۔

سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا آخری وقت:

﴿13529﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے بتایا: حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ بن ابو سُفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے عمرہ کیا، عمرہ پورا کر کے واپسی پر مقام ابواء پہنچے تو وہاں کے ایک پرانے کنوئیں میں جھانکا، فوراً ہی آپ کو لقوہ ہو گیا، چنانچہ آپ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھا، اس کا شَمْلہ ایک طرف لٹکایا اور تشریف فرما ہو کر لوگوں کو حاضر ہونے کی اجازت دی، لوگ آپ کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے اللہ پاک کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: سنو! آدمی کو آزمائشوں میں مبتلا کیا جاتا ہے تا کہ اسے اجر و ثواب دیا جائے، گناہ پر پکڑ کی جائے یا اسے عِتاب کیا جائے تا کہ وہ سدھر جائے۔ تین باتوں میں سے ایک میں مجھے بھی مبتلا کیا گیا ہے، اگر میری آزمائش کی جا رہی ہے تو یقیناً مجھ سے پہلے بھی نیکوکاروں کو آزمایا گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں ان ہی میں سے ہوں، اگر عافیت دی گئی تو یقیناً مجھ سے پہلے بھی نیک لوگوں کو عافیت دی گئی ہے، مجھے امید ہے میں بھی ان میں سے ہوں گا۔ میرا ایک عضو بیمار ہو گیا ہے تو میں اپنی صحت اور اس بیماری سے نجات کو طویل شمار نہیں کرتا۔ میری عُمر 60 برس ہو گئی ہے، اللہ پاک اس بندے پر رحم فرمائے جو میرے لیے عافیت کی دعا کرے۔ خدا کی قسم! اگرچہ تمہارے کچھ خاص لوگ مجھے ملامت کریں مگر (میرا نہ ہونا) تمہاری عوام کے لیے ایک سانحہ ہو گا۔ پھر آپ رونے لگے اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔[1] پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یزید کو اپنے پاس حاضر ہونے کا خط لکھا۔

[1]... اس مقام سے کچھ عبارت حذف کی گئی ہے جس کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے اہلِ علم وہاں سے رجوع کریں۔

سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی وصیت:

یزید خط پہنچتے ہی سوار ہوا اور اپنی دوری، غم اور حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی تعریف پر مشتمل اشعار پڑھنے لگا۔ جب وہ امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بارگاہ میں پہنچا تو دروازے پر عثمان بن عَنْبَسہ کو کھڑے دیکھ کر بولا: تم امیر المؤمنین کے بغل میں کیا کر رہے ہو؟ عثمان نے یزید کا ہاتھ پکڑا اور امیر المؤمنین کے پاس لے گیا، ان پر بے ہوشی طاری تھی، یزید ان سے لپٹ گیا اور بولا: عثمان! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پھر دو اشعار پڑھے جن کا مطلب تھا کہ "جب موت کا وقت آجائے تو بڑے سے بڑے حیلہ ساز کو کوئی حیلہ کام نہیں دیتا۔" حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: بیٹا تم نے ٹھیک کہا مگر خدا کی قسم! جو میں نے تمہارے معاملے میں کیا ہے اس کے سوا مجھے اپنے کسی بھی کئے پر کوئی خوف نہیں۔ جب میں مر جاؤں تو سنو تم نے کیا کرنا ہے، میں نے غزوۂ تبوک میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت پائی تو میں ایک پانی کا مشکیزہ اٹھائے آپ کے پیچھے پیچھے رہا تاکہ آپ کو پانی پہنچاتا رہوں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: "کیا میں تمہیں کچھ پہنا نہ دوں؟ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیوں نہیں۔ تو آپ نے اپنے مبارک جسم سے لگی ایک قمیص مجھے پہنائی اور اپنے کچھ بال مبارک اور ناخن شریف مجھے عنایت فرمائے، یہ چیزیں فلاں جگہ پر رکھی ہیں، جب میں مر جاؤں تو مجھے کفن کے نیچے وہی قمیص پہنانا، ان مبارک بالوں اور ناخنوں کو میرے منہ اور ناک میں رکھنا اگر کچھ ہونا ہوا تو ضرور ہوگا[1] ورنہ **اللہ** پاک تو بخشنے والا مہربان ہے ہی۔"

پھر حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا وصال ہو گیا تو یزید تین دن تک باہر نہ نکلا۔ لوگوں نے کہا: یقیناً یزید شراب پینے میں لگا ہوا ہو گا۔ چوتھے دن یزید نے لوگوں کا سامنا کیا، منبر پر چڑھا اور **اللہ** پاک کی حمد و ثناء کے بعد بولا: معاویہ بن ابو سفیان **اللہ** پاک کی رسیوں میں سے ایک رسی تھے، اس نے جتنا چاہا اس رسی کو دراز کیا پھر درمیان میں سے کاٹ دیا، میں کوئی عُذر نہیں تراشوں گا اور نہ طلب علم میں مشغول ہوں گا، تم لوگ اپنے کاموں میں لگ جاؤ، جب **اللہ** پاک کسی چیز کو ناپسند فرماتا ہے تو اسے بدل دیتا ہے۔ پھر وہ منبر سے اتر گیا۔

---

[1] ... العقد الفرید لابن عبد ربہ الاندلسی، کتاب السنۃ فی التوادی والتعازی والمراثی، ۳/۱۸۸

سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

مصنفِ کتاب حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زیادہ تر ائمہ حدیث سے روایات کی ہیں جیسے حضرت سیِّدُنا امام مالک، حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن سعد اور حضرت سیِّدُنا عبدُ العزیز بن محمد دَرَاوَرْدِی وغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اور آپ سے بھی بڑے بڑے ائمہ وعلماء نے روایات کی ہیں جیسے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل، حضرت سیِّدُنا امام ابوثور اور حضرت سیِّدُنا امام حُمَیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم۔

باجماعت نماز کی فضیلت:

﴿13530﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے 25 درجے افضل ہے۔[1]

﴿13531﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بلال رات میں ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابنِ اُمِّ مکتوم اذان دیں[2]۔[3] حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس میں اتنا زیادہ کیا کہ "ابنِ اُمِّ مکتوم اس وقت تک اذان

---

1 ...مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ... الخ، ص ۲۵۵، حدیث: ۱۴۷۳

2 ...بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان بعد الفجر، ۱/۲۲۶، حدیث: ۶۲۰، عن عبد اللہ بن عمر

3 ... حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح یوں کرتے ہیں: غالبًا ہمیشہ صبح کی دو اذانیں ہوا کرتی تھیں ایک تہجد اور سحری کے لئے، دوسری نماز فجر کے لئے، پہلی اذان سیِّدُنا بلال دیتے تھے اور دوسری اذان سیِّدُنا ابنِ اُمِّ مکتوم۔ اب بھی مدینہ منورہ میں تہجد کی اذان ہوتی ہے چونکہ ان دونوں اذانوں کی آوازوں اور طریقۂ ادا میں فرق ہوتا تھا اس لیے لوگوں کو اشتباہ نہ ہوتا تھا۔ نیز فرماتے ہیں: اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اذان صرف نماز کے لئے خاص نہیں اور مقاصد کے لیے بھی ہو سکتی ہے۔ دیکھو سیِّدُنا بلال کی یہ اذان سحری کو جگانے کے لئے ہوتی تھی۔ دوسرے یہ کہ فجر یا دیگر اذانیں اگر وقت سے پہلے ہو جائیں تو وقت میں کہنی پڑیں گی۔ دیکھو سیِّدُنا بلال کی اذان پر اکتفا نہ کی گئی، امام اعظم کا یہی مذہب ہے۔ امام شافعی کے ہاں اذانِ فجر وقت سے پہلے بھی جائز ہے، اسی حدیث کی بنا پر مگر یہ دلیل کمزور ہے ورنہ دوبارہ اذان کی کیا ضرورت تھی۔ تیسرے یہ کہ نابینا کو اذان کے لیے مقرر کر سکتے ہیں جب کہ اسے وقت بتانے والا کوئی ہو۔ چوتھے یہ کہ ایک

نہیں دیتے تھے جب تک انہیں کہا نہ جائے کہ صبح ہوگئی ہے صبح ہوگئی ہے۔“[1]

مومن کی روح جنتی درخت میں:

《13532》... حضرت سیِّدُنا کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی روح ایک پرندے کی صورت میں جنتی درخت میں رہتی ہے، قیامت کے دن **اللہ** پاک اس روح کو اس کے جسم کی طرف لوٹائے گا۔[2]

《13533》... حضرت سیِّدُنا عباس بن عبدُ المُطّلِب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو **اللہ** پاک کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور (حضرت) محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا۔[3]

《13534》... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ عہدِ رسالت میں ایک عورت کو مسلسل خون آنے لگا، حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کے متعلق مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ دیکھے کہ اس بیماری سے پہلے مہینے میں اسے کتنے دن حیض آتا تھا، مہینے میں اتنے دن کے حساب سے نمازیں چھوڑ دے اور جب اتنے دن گزر جائیں تو غسل کرے، کپڑا رکھے اور نماز پڑھے۔[4]

بغیر محرم سفر جائز نہیں:

《13535》... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

مسجد میں دو یا زیادہ مؤذن ہوسکتے ہیں۔ پانچویں یہ کہ سحری کو جگانے کے لیے اذان دینا جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے مگر یہ جب ہوگا جب لوگ اس اذان سے شبہ میں نہ پڑ جائیں ورنہ ہرگز نہ دی جائے۔ ہمارے ملک میں اذان صبح صادق کی علامت ہے اگر یہاں سحری کی اذان دی گئی تو کوئی فجر کے شبہ میں سحری نہ کھا سکے گا یا کوئی دوسری اذان کو پہلی سمجھ کر دن میں کھا کر روزہ خراب کرلے گا اس لیے اب ہرگز اس پر عمل نہ کیا جائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۲۲)

1 ... بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان الاعمی... الخ، ۱/۲۲۵، حدیث: ۶۱۷

2 ... نسائی، کتاب الجنائز، ارواح المؤمنین، ص۳۴۸، حدیث: ۲۰۷۰

3 ... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من رضی... الخ، ص۴۵، حدیث: ۱۵۱

4 ... ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب فی المرأۃ تستحاض... الخ، ۱/۱۲۶، حدیث: ۲۷۴

فرمایا: اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے بغیر محرم کے ایک دن اور ایک رات کی مسافت جتنا سفر بھی جائز نہیں۔[1]

﴿13536﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا بیتُ اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی تمہارے حج اور عمرہ کے لیے کافی ہے۔[2]

﴿13537﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے[3]، جب رکوع سے سر اٹھاتے تو پھر یونہی ہاتھ اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنے کے بعد رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہتے اور سجدے میں ایسا نہیں کرتے تھے[4]۔[5]

﴿13538﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہے لہٰذا اسے پانی کے ذریعے بجھا دو[6]۔[7]

فیصلہ گواہی کی بنیاد پر ہوگا یا پھر قسم پر؟

﴿13539﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا[8]۔[9]

---

1 ...بخاری، کتاب تقصیر الصلاۃ، باب فی کم یقصر الصلاۃ، ۱/۳۷۳، حدیث: ۱۰۸۸

2 ...ابو داود، کتاب المناسک، باب طواف القارن، ۲/۲۶۳، حدیث: ۱۸۹۷

3 ...اس پر حاشیہ روایت نمبر 13340 کے تحت ملاحظہ کیجئے۔

4 ...نسائی، کتاب الافتتاح، رفع الیدین حذو المنکبین، ص ۱۵۳، حدیث: ۸۷۵

5 ...اس پر حاشیہ روایت نمبر 13340 کے تحت ملاحظہ کیجئے۔

6 ...یہ خطاب اہلِ عرب کو ہے جنہیں اکثر صفراوی بخار آتے تھے جس میں غسل مفید ہوتا ہے۔ ہم لوگ اس پر بغیر حاذق حکیم کے مشورے کے عمل نہ کریں کیونکہ ہمیں اکثر وہ بخار ہوتے ہیں جن میں غسل نقصان دہ ہے اس سے نمونیہ کا خطرہ ہوتا ہے، ہاں کبھی ہم کو بھی بخار میں غسل مفید ہوتا ہے حتی کہ ڈاکٹر مریض کے سر پر برف بندھواتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۲۹)

7 ...بخاری، کتاب الطب، باب الحمی من فیح جہنم، ۴/۲۷، حدیث: ۵۷۲۳

8 ...ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب القضاء بالشاہد والیمین، ۳/۱۲۱، حدیث: ۲۳۶۸

9 ...اس حدیث کے معنی حضرت امام شافعی واحمد و مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم یہ کرتے ہیں کہ مدعی کے پاس ایک گواہ تھا تو حضور نے

خرید و فروخت کی ممنوع صورتیں:

﴿13540﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے[1]۔[2] یونہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیع

مدعی سے وہ گواہ قبول فرمالیا اور اس مدعی سے ایک قسم لے لی اور اس ایک گواہ اور ایک قسم پر اس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ چنانچہ ان حضرات کے ہاں ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا جائز ہے مگر امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے نزدیک مدعی پر قسم نہیں قسم مدعیٰ علیہ پر ہے، نیز ایک گواہ کافی نہیں، عام حقوق میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے اور ثبوت زنا کے لیے چار مردوں کی گواہی لازم ہے۔ جہاں کہیں ایک کی خبر قبول ہے وہاں وہ خبر ہے گواہی نہیں جیسے رمضان کے چاند کا ثبوت جب کہ آسمان پر گرد و غبار ہو، یوں ہی یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی عصمت کا ایک گواہ کہ وہ شرعی گواہ نہ تھا بلکہ بطورِ معجزہ ایک شیر خوار بچے نے علاماتِ عصمت کی خبر دی تھی۔ خیال رہے کہ مذہب حنفی نہایت ہی قوی ہے اور ان تین ائمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا یہ استدلال بہت ہی ضعیف ہے چند وجوہ سے: ایک یہ کہ ان ائمہ کے نزدیک بھی ایک گواہی اور ایک قسم پر فیصلہ صرف مالی مقدمات میں ہوگا۔ دوسرے مقدمات میں صرف گواہیاں ضروری ہوں گی لہٰذا یہ حدیث ان کے معنٰی کے بھی خلاف ہو گی۔ دوسرے یہ کہ اگر اس حدیث کے وہ معنٰی ہوں جو ان حضرات نے کیے تو یہ حدیث آیتِ قرآنی کے خلاف ہو گی، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "فَاِنۡ لَّمۡ یَکُوۡنَا رَجُلَیۡنِ فَرَجُلٌ وَّ امۡرَاَتٰنِ" (پ۳، البقرۃ: ۲۸۲) اور گواہ دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں، نیز فرماتا ہے: "وَّ اَشۡهِدُوۡا ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ" (پ۲۸، الطلاق: ۲) اپنے میں سے دو عادل مردوں کو گواہ بناؤ اور خبر واحد کتابُ اللہ کے مقابل عمل ہے۔ تیسرے یہ کہ اس معنٰی سے یہ حدیث ایک متواتر حدیث کے خلاف ہو گی: اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ گواہی مدعی پر ہے اور قسم انکاری مدعی علیہ پر وہاں قسم اور گواہی کو تقسیم فرمادیا تو مدعی قسم کیسے کھا سکتا ہے، لہٰذا احناف کے ہاں اس حدیث کے دو معنٰی ہیں: ایک یہ کہ یہاں یمین و شاہد سے جنس مراد ہے اور قضا سے عام فیصلے۔ معنٰی یہ ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عموماً فیصلے مدعیٰ علیہ کی قسم اور مدعی کی گواہی پر کیے ہیں الہام یا کشف پر نہیں کیے تاکہ امت کے لیے سند رہے۔ دوسرے معنٰی یہ کہ یہاں قضا و فیصلہ مدعیٰ علیہ کے حق میں مراد ہے یعنی ایک واقعہ میں مدعی کے پاس ایک گواہ تھا اور مدعیٰ علیہ نے قسم کھائی تو حضور نے مدعیٰ علیہ کے حق میں فیصلہ دیا کیونکہ گواہی کا نصاب مکمل نہ تھا ان معانی سے مذکورہ قباحتوں میں سے کوئی قباحت نہ رہی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۹۵)

[1]... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 267** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہاں لفظِ بیع بمعنٰی فروخت بھی ہو سکتا ہے اور بمعنٰی خرید بھی یعنی جب دو شخص کوئی خرید و فروخت کر رہے ہیں اور سودا طے ہو چکا، اور قریباً بات پختہ ہو گئی، تو نہ تو کوئی شخص بھاؤ بڑھا کر وہ چیز خریدے اور نہ کوئی شخص بھاؤ سستا کر کے خریدار کو توڑے، یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔

[2]... بخاری، کتاب البیوع، باب النھی عن تلقی الرکبان، ۲/ ۳۶، حدیث: ۲۱۶۵

نَجْش [1] سے، [2] حاملہ اونٹنی کے حمل کی خرید و فروخت سے [3] اور بیع مُزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ [4] مزابنہ یہ ہے کہ خشک کھجوروں کو تازہ کھجوروں کے بدلے ماپ کر بیچنا [5] اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انگور کو منقے کے عوض ماپ کر بیچنے سے منع فرمایا۔ [6]

﴿13541﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان فرماتے ہیں کہ لوگ نمازِ فجر کے لیے جمع ہوئے تو ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: رات کو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازل ہوئی ہے اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ خانہ کعبہ کو قبلہ بنائیں لہٰذا آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف رخ کر لو۔ اس وقت لوگوں کے رخ ملک شام کی طرف تھے تو وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔ [7]

کُتّے کا چاٹا برتن کیسے پاک ہو؟

﴿13542﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کے برتن میں کتا منہ ڈالے تو اسے چاہیے برتن کو سات مرتبہ دھوئے پہلی یا آخری بار مٹی

1... صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نجش مکروہ ہے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا۔ نجش یہ ہے کہ مبیع کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خرید لے اور یہ حقیقۃً خریدار کو دھوکا دینا ہے جیسا کہ بعض دکانداروں کے یہاں اس قسم کے آدمی لگے رہتے ہیں گاہک کو دیکھ کر چیز کے خریدار بن کر دام بڑھا دیا کرتے ہیں اور ان کی اس حرکت سے گاہک دھوکا کھا جاتے ہیں۔ گاہک کے سامنے مبیع کی تعریف کرنا اور اس کے ایسے اوصاف بیان کرنا جو نہ ہوں تاکہ خریدار دھوکا کھا جائے یہ بھی نجش ہے۔ (بہار شریعت، ۲/ ۷۲۳، حصہ: ۱۱)

2... بخاری، کتاب الحیل، باب ما یکرہ من التناجش، ۴/ ۳۹۲، حدیث: ۶۹۶۳

3... بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر وحبل الحبلۃ، ۲/ ۳۰، حدیث: ۲۱۴۳

4... بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الزبیب... الخ، ۲/ ۳۷، حدیث: ۲۱۷۱

5... بیع مُزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو اسی قسم کے درخت سے اتارے ہوئے پھلوں کے عوض بیچنا مثلاً کھجور پر لگی ہوئی کھجوریں پہلے سے اتاری ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ۲/ ۶۹۳، حصہ: ۱۱)

6... بخاری، کتاب البیوع، باب بیع المزابنۃ... الخ، ۲/ ۴۰، حدیث: ۲۱۸۵

7... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی القبلۃ... الخ، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۴۰۳

سے دھوئے[1]۔[2]

﴿13543﴾...حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔[3]

غسلِ میت کے بعد غسل:

﴿13544﴾...حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا وہ غسل کرے اور جس نے اسے اٹھایا وہ وضو کرے[4]۔[5]

1...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب حکم ولوغ الکلب، ص ۱۳۲، حدیث: ۶۴۸

ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء فی سؤر الکلب، ۱/ ۱۴۸، حدیث: ۹۱

2...یہی مذہب ہے امام شافعی وغیرہ فقہاء و اکثر محدثین کا کہ کتے کے چاٹنے پر برتن کا سات بار دھونا اور مٹی سے مانجنا ان کے ہاں فرض ہے۔ ہمارے امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک اس کا حکم بھی دوسری نجاستوں کی طرح ہے کہ اس کے دھونے میں نہ تعداد مقرر ہے نہ مٹی سے صاف کرنا لازم، بلکہ گندگی کا اثر دور کرنا ضروری ہے کہ مٹی وغیرہ کا برتن جس میں مسام ہوں تین بار دھویا جائے۔ تانبہ، شیشہ وغیرہ جس میں مسام نہ ہوں اس کا ایک بار دھونا یا پونچھ دینا کافی ہے۔ اس لئے کہ دار قطنی نے ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں جب کتا برتن چاٹ جائے تو اسے تین بار، پانچ بار، یا سات بار دھوؤ۔ نیز ابن عربی نے مرفوعاً روایت کی کہ جب کتا برتن چاٹ جائے تو پانی پھینک دو اور برتن تین بار دھو لو۔ نیز دار قطنی نے بسند صحیح حضرت عطاء سے روایت کی کہ خود حضرت ابوہریرہ کا یہ عمل تھا جب ان کا برتن کتا چاٹ جاتا تو پانی گرا دیتے اور برتن تین بار دھو ڈالتے، لہٰذا سات بار کی حدیث منسوخ ہے اور یہ احادیث مذکورہ ناسخ۔ اولاً کتوں کا پالنا ممنوع اور ان کا قتل کرنا واجب تھا، اس ہی زمانہ میں یہ پابندیاں بھی تھیں۔ جب ضرورۃً کتا پالنا جائز قرار دیا گیا اور اس کا قتل واجب نہ رہا تو سات بار کا حکم بھی منسوخ ہو گیا۔ یہ سات کا حکم ایسا ہی ہے جیسے شروع میں شراب کے برتنوں کا توڑ دینا فرض تھا، پھر وہ حکم نہ رہا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۲۵)

3...بخاری، کتاب البیوع، باب لا یبیع علی بیع اخیہ... الخ، ۲/ ۲۹، حدیث: ۲۱۴۰

4...میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا یا جنازے کو کندھا دینے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے، فرض وواجب نہیں۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غسل مستحب بہت ہیں: مسلمان ہوتے وقت، مردے کو نہلا کر، قربانی کے دن، طواف زیارت کے لیے، مدینہ منورہ حاضری کے موقعہ پر، وغیرہ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۹۸)

5...ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی الغسل من غسل المیت، ۳/ ۲۶۹، حدیث: ۳۱۶۱

﴿13545﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فیصلہ کیا کہ شُفعَہ ہر غیر منقسم چیز میں ہے اور جب حدود واقع ہوگئے (یعنی تقسیم کرکے ہر ایک کا راستہ جدا کر دیا گیا) تو اب شُفعَہ نہیں (یعنی شرکت کی وجہ سے جو شفعہ تھا وہ اب نہیں)۔[1] [2]

سعی کا حکم:

﴿13546﴾... بنو عَبْدُ الدَّار کی ایک عورت کا بیان ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھنے کے لیے میرے ساتھ کچھ عورتیں بنو حسن کے ایک گھر میں جمع ہوئیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس وقت صفا و مروہ کے درمیان سعی فرما رہے تھے، میں نے آپ کو نشیبی زمین کی طرف سعی کرتے ہوئے دیکھا جبکہ سعی میں تیزی کی وجہ سے آپ کا تہبند شریف اُڑ رہا تھا حتّٰی کہ میں نے دل میں کہا کہ شاید آپ کے گھٹنے ظاہر ہو جائیں اور میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: سعی کرو کیونکہ **اللہ** پاک نے تم پر سعی لازم فرمائی ہے۔[3]

﴿13547﴾... اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے نرمی سے حصہ دیا گیا اسے دنیا و آخرت کی بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی سے

1... یعنی جس زمین میں دو شخص شریک ہیں ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ فروخت کر رہا ہے تو دوسرا شریک ہی خریدے گا، اگر یہ نہ خریدے تو دوسرا خرید سکتا ہے، اگر اس شریک کی بے خبری میں یہ زمین وغیرہ فروخت ہوگئی تو شریک مطلع ہو کر وہ بیع ختم کرا سکتا ہے۔ اس حدیث کا عموم بتا رہا ہے کہ زمین قابل تقسیم ہو یا نہ ہو بہر حال حق شفعہ اس میں ہوگا، امام شافعی کے ہاں ناقابل تقسیم میں شفعہ نہیں، یہ حدیث ان کے خلاف ہے۔ آخری جملہ **(جب حدود واقع ہوگئے)** حضرت جابر کا اپنا قول ہے، حضور انور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا فرمان نہیں حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا فرمان عالی مَالَمْ یُقْسَمْ پر ختم ہوگیا۔ (مرقات) اگر حضور انور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا فرمان عالی مانا جائے تو ان احادیث کے خلاف ہوگا جن میں پڑوسی کے حقِّ شفعہ کا ثبوت ہے اور اگر حضور عالی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا فرمان بھی ہو تب بھی اس کے معنی یہ ہیں کہ شفعہ شرکت نہ رہا کیونکہ شرکت تو ختم ہو چکی، رہا شفعہ جوار یعنی پڑوسی کی وجہ سے حق شفعہ یہ دوسری احادیث سے ثابت ہے لہٰذا یہ جملہ ان احادیث کے خلاف نہیں کہ اس میں مطلقاً شفعہ کی نفی نہیں شفعہ شرکت کی نفی ہے لہٰذا یہ حدیث امام اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے خلاف نہیں، تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۳۲۳)

2... بخاری، کتاب الشفعة، باب الشفعة فیما لم یقسم... الخ، ۲/۶۱، حدیث: ۲۲۵۷

3... مسند الشافعی، کتاب مختصر الحج الکبیر، ص ۳۷۲

محروم کیا گیا اُسے دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم کیا گیا۔[1]

﴾13548﴿... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (نمازِ جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی[2]۔[3]

﴾13549﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ان دو کانوں سے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ "نمازِ عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز[4] نہیں سوائے مکہ مکرمہ کے۔[5]"[6]

---

1 ...مسند ابی یعلی، مسند عائشۃ، ۱۱۸/۴، حدیث: ۴۵۱۳

2 ... نمازِ جنازہ میں خاص دعا یاد نہ ہو تو دعا کی نیت سے سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز ہے جبکہ قراءت کی نیت سے پڑھنا جائز نہیں۔ (فتاوی ہندیہ، ۱/ ۱۶۴)

3 ...مسند الشافعی، کتاب الجنائز والحدود، ص۳۵۸

4 ... **احناف کے نزدیک:** "نمازِ فجر اور نمازِ عصر پڑھ لینے کے بعد نوافل ممنوع ہیں اور سورج چمکنے اور پیلا پڑنے کے بعد ہر نماز ہر جگہ ممنوع۔" (مراۃ المناجیح، ۲/۱۵۹) البتہ غروبِ آفتاب سے سورج پیلا پڑنے کے وقت اس دن کی نمازِ عصر اگر نہیں پڑھی تو وہ پڑھی جاسکتی ہے اگرچہ اتنی تاخیر کرنا بلا عذرِ شرعی ناجائز و گناہ ہے۔

5 ...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/ ۱۰۷، حدیث: ۲۱۵۱۸

6 ... ترمذی شریف کی ایک حدیث پاک میں ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عبد مناف کی اولاد! کسی کو منع نہ کرو، دن اور رات میں جس گھڑی چاہے اس گھر کا طواف کرے اور نماز پڑھے۔ (ترمذی، ۲/ ۲۲۳، حدیث: ۸۶۹) مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اس وقت بعض اوقات حرم شریف بند کر دیا جاتا تھا جیسے مسجد نبوی شریف بعد نمازِ عشاء بند کر دی جاتی ہے کہ طوافِ کعبہ تو ہر وقت جائز ہے۔ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا۔ چنانچہ اس حدیث کی بنا پر حرم شریف کسی وقت بند نہیں ہوتا۔ خیال رہے کہ طوافِ کعبہ تو ہر وقت جائز ہے لیکن نوافل مکروہ وقتوں میں وہاں بھی منع ہیں کیونکہ ممانعت کی حدیثیں مطلق تھیں جیسا کہ ہم پہلے عرض کرچکے ہیں، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ سورج ڈوبتے اور بیچ دوپہری میں نماز نہ پڑھو یا فرمایا کہ صبح اور عصر کے بعد نماز نہیں، وہاں مکہ شریف کو مستثنیٰ نہیں کیا (اس) حدیث کا مقصد یہ ہے کہ حرم شریف بند نہ کرو، لوگوں کو ہر وقت طواف (نماز پڑھنے دو) ہاں جن وقتوں میں شریعت نے منع کر دیا ہے اس وقت لوگ خود نوافل نہ پڑھیں، شریعت کا منع کرنا کچھ اور ہے لوگوں کا بَیْتُ اللہ کو بند کر دینا کچھ اور، دیکھو حرم شریف میں نماز پنج گانہ کی جماعت اور نمازِ جمعہ و عیدین کی جماعت کے وقت لوگوں کو طواف سے بھی روکا جاتا ہے اور نفلوں سے بھی مگر یہ روکنا شریعت کی طرف سے ہے۔ طحاوی شریف میں ہے کہ ایک بار حضرت عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ

﴿13550﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نر کی جفتی (کی کمائی) سے منع فرمایا ہے[1]۔[2]

﴿13551﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس اور ایک اور صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ فرمایا[3]۔[4]

قبلہ کی طرف تھوکنا منع ہے:

﴿13552﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجد کی دیوارِ قبلہ پر تھوک دیکھا تو اسے صاف کر دیا پھر لوگوں کی طرف رُخِ انور کیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اس کے سامنے **اللہ** پاک کی عظمت ورضا ہوتی ہے۔[5]

﴿13553﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کے اہل اور مال میں کمی کر دی گئی۔[6]

﴿13554﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو باپ کی قسم کھاتے سنا تو فرمایا: بے شک **اللہ** کریم تمہیں تمہارے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے، جس نے قسم کھانی ہو وہ **اللہ** پاک ہی کی قسم کھائے یا پھر چپ رہے۔[7]

نے نمازِ فجر کے بعد طوافِ وداع کیا اور نفل طواف نہ پڑھے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے، جب دن چڑھ گیا تو وہ نفل جنگل میں پڑھے، یہ حدیث امام صاحب کے مذہب کی بہت تائید کرتی ہے، اگر اس وقت نفل جائز ہوتے تو فاروقِ اعظم (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) بغیر طواف کے نفل پڑھے وہاں سے روانہ نہ ہوتے۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۱۶۴ ملتقطا)

1... نر جانور کو جفتی کرنے کے لیے اُجرت پر دینا ناجائز ہے اور اُجرت بھی لینا ناجائز۔ (ہدایہ، ۲/ ۲۳۸)

2... مسلم، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، باب تحریم فضل بیع الماء... الخ، ص۶۵۱، حدیث: ۴۰۰۵

3... اس پر تفصیلی حاشیہ ماقبل روایت نمبر 13538 پر گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

4... ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب القضاء بالشاھد والیمین، ۳/ ۱۲۱، حدیث: ۲۳۷۰

5... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب النھی عن البصاق... الخ، ص۲۱۹، حدیث: ۱۲۲۳

6... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب التغلیظ فی تفویت صلاۃ العصر، ص۲۴۷، حدیث: ۱۴۱۷

7... مسلم، کتاب الایمان، باب النھی عن الحلف بغیر اللہ، ص۶۹۱، حدیث: ۴۲۵۷

《13555》... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مشترک غلام کو آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہے تو وہ اس کی قیمت لگا کر دیگر شُرکاء کو ان کا حصہ دے گا تو اب اس کی طرف سے غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ اتنا ہی آزاد ہو گا جتنا اس کا حصہ تھا۔[1]

《13556》... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ "حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر میں ہوتے تو مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔"[2][3]

---

1 ...مسلم، کتاب العتق، باب من اعتق شرکا لہ فی عبد، ص ۶۲۰، حدیث: ۳۷۷۰

2 ...مسلم، کتاب المسافرین وقصرھا، باب جواز الجمع... الخ، ص ۲۷۷، حدیث: ۱۶۲۱

3 ...**جمع بَیْنَ الصَّلَاتَیْن (دو نمازوں کو جمع کرنے) سے متعلق اَحناف کا موقف: اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ارشادات سے نمازِ فرض کا ایک خاص وقت جُداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظُہرین (ظہر و عصر) عرفہ وعشائین (مغرب وعشا) مُزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفر اًحضراً (حالتِ سفر یا اقامت میں) ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآنِ عظیم و احادیثِ صحاحِ سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے جید صحابۂ کرام، تابعین عظام، ائمۂ دین واکابر تبع تابعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ **جمع بین الصلاتین** یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم (کا) ہے: **جمع فعلی** جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں جیسے ظہر اپنے آخری وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقتِ عصر آ گیا اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی، ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت میں اور فعلاً وصورتاً مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی، ایسا ملانا بعذرِ مرض و ضرورتِ سفر (یعنی عذر و سفر کی حالت میں) بلاشبہ جائز ہے ہمارے عُلَمائے کرام بھی اس کی رخصت دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارش، سفر یا کسی اور وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ پہلی کو آخر وقت تک مُؤخّر کر دے اور دوسری میں جلدی کر کے اول وقت میں ادا کرے، اس طرح دونوں کو جمع کر لے، تاہم ہو گی ہر نماز اپنے وقت میں۔ دوسری قسم **جمع وقتی** ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔ اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں: **جمع تقدیم** کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر یا مغرب پڑھ کر اس کے ساتھ ہی متصلاً بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلاً عصر یا عشاء پیشگی پڑھ لیں، اور **جمع تاخیر** کہ پہلی نماز مثلاً ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصداً اٹھا رکھیں کہ جب اس کا وقت نکل جائے گا پچھلی نماز مثلاً عصر یا عشاء کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصلاً خواہ منفصلاً اس وقت کی نماز ادا کریں گے، یہ دونوں صورتیں بحالت اختیار صرف حُجاج کو صرف حج میں صرف عصر عرفہ و مغرب مُزدلفہ میں جائز ہیں۔ ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی

اُمّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کا مہر:

﴿13557﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے (امہات المؤمنین کے مہر کے متعلق) پوچھا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا: حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواج کے لیے بارہ اوقیہ اور نَش مقرر فرماتے تھے، تمہیں پتا ہے نَش کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: نصف اوقیہ کو نَش کہتے ہیں، یوں 500 درہم بن گئے، یہ مہر ہے جو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اَزواج کے لیے مقرر فرماتے تھے۔[1]

﴿13558﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "معاملہ سخت ہی ہوتا رہے گا، دنیا اختتام کو رواں دواں ہو گی، لوگوں میں بخل بڑھتا جائے گا اور قیامت برے لوگوں پر ہی قائم ہو گی اور حضرت عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام کے سوا کوئی مہدی نہیں۔"[2][3]

صورت جمع وقتی کی اصلاً اجازت نہیں اگر جمع تقدیم کرے گا (تو) نماز اخیر محض باطل و ناکارہ جائے گی جب اس کا وقت آئے گا فرض ہو گی نہ پڑھے گا ذمے پر رہے گی اور جمع تاخیر کرے گا تو گنہ گار ہو گا عمداً نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اُتر جائے گا۔ (فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۶۰ تا ۱۶۳ ملتقطا)

[1] ...مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق... الخ، ص۵٦۹، حدیث: ۳۴۸۹

[2] ...ابن ماجه، کتاب الفتن، باب شدة الزمان، ۴/ ۳۷۸، حدیث: ۴۰۳۹

[3] ...اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال ہوا کہ "لَا مَهْدِیَ اِلَّا عِیْسٰی (حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سوا کوئی مہدی نہیں) کے متعلق کیا رائے ہے؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں اور بفرض صحت از قبیل: لَا وَجَعَ اِلَّا وَجَعُ الْعَیْنِ وَلَا هَمَّ اِلَّا هَمُّ الدَّیْنِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ وَلَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفِقَار (آنکھ کے درد کے سوا کوئی درد نہیں، دین کے غم کے سوا کوئی غم نہیں، حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ کے سوا کوئی جواں مرد نہیں اور ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں۔) کے قبیل سے ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۹/ ۴۲۵) اور حضرت امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس فرمان کی وضاحت یوں فرماتے ہیں: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سوا کوئی کامل و معصوم مہدی نہیں۔ (فیض القدیر، ۶/ ۳۶۲، حدیث: ۹۳۳۵)

حضرت سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں سے ایک قابل احترام پیشوا اور فضل وسخاوت والی ہستی حضرت سیِّدُنا ابُوعبدُ اللہ احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہے۔ آپ قرآن وسنت کی پیروی پر ڈٹ گئے اور ہدایت پر قائم رہنے میں کامیاب رہے، آپ زاہدوں کا علم اور پرکھنے والوں کا قلم ہیں، آپ کو آزمائش میں ڈالا گیا جس میں آپ بڑے صابر ٹھہرے، آپ کو چنا گیا تو آپ نعمت پر شکر گزار بنے، آپ علم وحلم کے پیکر اور اُخروی فکر وغم والے تھے۔

منقول ہے کہ **تصوُّف** احادیث کریمہ سے روشن ہونے اور تلخیوں سے آراستہ ہونے کا نام ہے۔

سیِّدُنا اِمام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نَسَب، وِلادت اور وفات کا تذکِرہ

نَسَب نامہ:

﴿13559﴾... حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت عَبْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد کا نسب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: احمد بن محمد بن حنبل بن ہِلال بن اَسد بن اِدریس بن عَبْدُ اللہ بن حَیّان بن عَبْدُ اللہ بن اَنس بن عَوف بن قاسِط بن مازِن بن شَیبان بن ذُہل بن ثَعلَبہ بن عُکابہ بن صَعب بن علی بن بَکر بن وائل بن قاسِط بن ہِنب بن اَفصٰی بن دُعمی بن جدیلہ بن اَسد بن ربیعہ بن نِزار بن مَعد بن عدنان بن اُد بن اُدَد بن ہَمَیسَع بن حَمَل بن نَبت بن قَیذار بن اسماعیل بن ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِمَا السَّلَام۔

﴿13560﴾... حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کی ایک کتاب میں آپ کا نَسَب یوں پایا ہے: احمد بن محمد بن حنبل۔ اس کے بعد "مازن" تک وہی پچھلا نَسَب بیان کیا پھر کہا: مازِن بن شیبان بن ہُذیل بن ثعلبہ۔

سِنِ وِلادت:

﴿13561﴾... حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میری پیدائش ماہِ ربیع الاول 164 ہجری میں ہوئی اور سب سے پہلے میں نے حدیثِ پاک کی سماعت حضرت سیِّدُنا ہُشَیم بن بشیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے 179 ہجری میں

کی۔ اسی سال حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مبارک بھی تشریف لائے اور یہ ان کی آخری تشریف آوری تھی۔ میں ان کی مجلس کی طرف گیا تو لوگوں نے بتایا: وہ طرسوس چلے گئے جہاں 181 ہجری میں اُن کی وفات ہوئی۔

سنِ وفات:

﴿13562﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری پیدائش ماہِ ربیع الآخر کی ابتدا میں 164 ہجری میں ہوئی۔ حضرت عَبْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والد کی وفات جمعہ کے دن چاشت کے وقت ہوئی اور عصر کے بعد ہم نے آپ کو دفن کیا۔ حاکم بغداد محمد بن عَبْدُ اللہ بن طاہر نے حکومتی غلبہ کے سبب اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ہم گھر والوں اور ہاشمیوں نے گھر کے اندر نمازِ جنازہ پڑھی۔ 12 ربیع الآخر 241 ہجری میں آپ کی وفات ہوئی، اس وقت آپ کی عُمر 78 سال تھی۔

مزید فرماتے ہیں: میرے والد نے 63 سال کی عمر میں اپنے سر اور داڑھی کو مہندی سے رنگا۔

نیز انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے فرمایا: میں نے 16 سال کی عُمر میں حدیث طَلَب کرنا شروع کی اور سب سے پہلے حدیث پاک کی سماعت حضرت سَیِّدُنا ھُشَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے 179 ہجری میں کی۔

وَفات کی تاریخ اور دن:

﴿13563﴾... حضرت سَیِّدُنا ابُو الفضل صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: میری پیدائش ماہِ ربیع الاوّل کی ابتدا میں 164 ہجری میں ہوئی۔

صاحبزادے مزید فرماتے ہیں: میرے والد کو مرو سے (شیر خوارگی میں) اٹھا کر لایا گیا۔ آپ کے والد محمد بن حنبل کی وفات 30 سال کی عمر میں ہوئی تو آپ کی پرورش کی ذمہ داری آپ کی والدہ نے اٹھائی۔

نیز میرے والد نے بتایا کہ میری والدہ نے میرے کانوں میں سوراخ کئے اور اس میں موتی ڈالے[1]۔ جب میں کچھ بڑا ہوا تو میں نے انہیں اتار دیا اور وہ موتی میری والدہ کے پاس رہے پھر انہوں نے مجھے دیئے تو میں نے انہیں 30 درہم میں بیچ دیا۔

---

[1] ... لڑکوں کے کان چھدوانا، دُریا (کانوں کی لَو میں پہننے کا چھوٹا سے زیور جس میں عام طور پر صرف ایک موتی ہوتا ہے وہ) پہننا ناجائز ہے یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور زیور پہننا بھی ناجائز۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۵۹۶)

حضرت سَیِّدُنا ابُو الفضل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والد کی وفات شب جمعہ 12ربیع الاول 241 ہجری کو ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عُمر78سال تھی۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو الفضل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: میں نے 16سال کی عمر میں حدیث طلب کرنا شروع کی اور (میرے استاد) حضرت ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات ہوئی تو میری عمر20سال تھی۔ سب سے پہلے میں نے حدیث پاک کی سماعت حضرت ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے 179ہجری میں کی۔ اسی سال حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تشریف لائے اور یہ ان کی آخری تشریف آوری تھی۔ میں ان کی مجلس کی طرف گیا تو لوگوں نے بتایا: وہ طَرسُوس چلے گئے۔ وہیں اُن کی 181ہجری میں وفات ہوئی۔

﴿13564﴾... حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں 177ہجری میں حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس کی طرف گیا۔

عُلَماء، فُقَہاء اور مُحَدِّثِین کی نظر میں مقام و مرتبہ

آپ کے فرمان کو اپنانا:

﴿13565﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن عَبْدُ الْمَلِک بن زَنْجُوْیَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اِسی دوران حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے اَبُو عَبْدُ اللہ! تم عاریت (یعنی مانگی ہوئی چیز) کے متعلق کیا کہتے ہو؟ فرمایا: مالک کو ادا کی جائے گی۔ حضرت سَیِّدُنا یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ سنا تو کہا: ہمیں حضرت حَجّاج نے حضرت حَکَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما سے یہ روایت بیان کی: "عاریت میں ضمان نہیں۔" حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت صفوان بن اُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے زرہیں عاریت لیں تو انہوں نے عرض کی: کیا اس عاریت کی ادائیگی (واپسی) ہو گی؟ ارشاد فرمایا: "عاریت ادا کی جائے گی۔[1]"[2] یہ سن کر وہ خاموش ہو گئے اور امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قول کو اپنا لیا۔

---

[1] ...ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب العاریۃ، ۳/۱۳۷، حدیث: ۲۳۹۸

[2] ...دوسرے شخص کو چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے، جس کی چیز ہے اُسے مُعِیر کہتے ہیں، اور جس کو دی گئی

مسجدِ خیف میں درسِ حدیث وفقہ:

﴿13566﴾... حضرت سَیِّدُنا نوح بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا اَبُو عَبْدُ اللہ احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو 195 ہجری میں (بمقام منٰی) مسجد خیف میں دیکھا۔ آپ منارہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آپ کے پاس اَصحابِ حدیث آئے تو آپ انہیں حدیث اور فقہ کی تعلیم دینے لگے اور ہمیں مناسِکِ حج کے بارے میں فتوی بتانے لگے۔

آپ جیسا کوئی نہ دیکھا:

﴿13567﴾... حضرت سَیِّدُنا امام ابو داود سِجِسْتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 200 مشائخ علم سے ملاقات کی لیکن ان میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا کوئی نہ دیکھا۔ آپ لوگوں کی طرح دنیاوی معاملات میں مُنْہَمِک نہ رہتے البتہ جب علم کی بات کی جاتی تو آپ گفتگو فرماتے۔

زیادہ اَحادیثِ مُبارَکہ جاننے والے:

﴿13568﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن سِنان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امام عبدُ الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا اور اُن کے پاس موجود لوگ اٹھ کر حضرت کی طرف چلے دیئے تو انہوں نے فرمایا: یہ شخص حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی احادیث کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

﴿13569﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ مُحترم نے

مُستعیر ہے، اور چیز کو مستعار کہتے ہیں۔ عاریت کا حکم یہ ہے کہ چیز مستعیر (جس کو دی گئی ہے اس) کے پاس امانت ہوتی ہے اگر مستعیر نے تعدِّی نہیں کی (یعنی بے جا تصرف نہیں کیا) ہے اور چیز ہلاک ہو گئی تو ضمان (تاوان) واجب نہیں اور اس کے لئے شرط یہ ہے کہ شے مستعار انتفاع کے قابل ہو (یعنی اُدھاری ہوئی چیز کام میں لانے قابل ہو) اور عوض لینے کی اس میں شرط نہ ہو اگر معاوضہ شرط ہو تو اجارہ ہو جائے گا اگرچہ عاریت ہی کا لفظ بولا ہو۔ عاریت ہلاک ہو گئی اگر مستعیر نے تعدِّی نہیں کی ہے یعنی اس سے اُسی طرح کام لیا جو کام کا طریقہ ہے اور چیز کی حفاظت کی اور اس پر جو کچھ خرچ کرنا مناسب تھا خرچ کیا تو ہلاک ہونے پر تاوان نہیں اگرچہ عاریت دیتے وقت یہ شرط کرلی ہو کہ ہلاک ہونے پر تاوان دینا ہو گا کہ یہ شرط باطل ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/ ۵۴، ۵۵ ملتقطاً)

فرمایا: ایک شخص محدث ابن عُلَیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دروازے پر آیا، اس کے پاس حضرت ھُشَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی روایات تھیں۔ وہ شخص مجھے روایات بیان کرتا تو میں کہتا: اس حدیث پاک کی سند اس طرح ہے۔ اتنے میں اَحادیث حِفْظ کرنے والے حضرت مُعَیْطِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آئے تو میں نے ان سے کہا: آپ اس شخص کو جواب دیجئے تو انہوں نے بے خبری کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جب تک میں سنوں گا نہیں تب تک ان کی حدیثوں کو نہیں پہچان سکتا۔

نیز کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے فرمایا: میں نے 177 ہجری میں حضرت سَیِّدُنا ھُشَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے احادیث لکھیں اور میں نے بعض چیزیں وہ بھی سنیں جو سمجھ نہ سکا۔ میں 181 سے 183 ہجری تک ان کے ساتھ مسلسل وابستہ رہا اور 183 ہجری میں ان کا وصال ہو گیا۔ میں نے ان سے ”کتاب الحج“ لکھی جو تقریباً ایک ہزار احادیث پر مشتمل تھی۔ کچھ حصہ تفسیر، ”کتاب القضاء“ اور چھوٹی کتابیں لکھیں۔ حضرت سَیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا یہ کُل تین ہزار احادیث ہوں گی؟ فرمایا: اس سے بھی زیادہ۔

امام ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبان سے تعریف:

﴿13570﴾... عظیم مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنا امام ابوزُرعہ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے علم کے مختلف فنون میں امام احمد بن حنبل جیسا کوئی نہ دیکھا اور جس طرح آزمائش کی گھڑی میں آپ ثابت قدم رہے کوئی اور نہ رہا۔

﴿13571﴾... امام ابوزُرعہ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میری آنکھوں نے امام احمد بن حنبل جیسا نہ دیکھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے (اپنے استاد) حضرت سَیِّدُنا ھُشَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جو کچھ سنا اسے ان کی زندگی میں ہی یاد کر لیا۔

امام ابن مدینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبان سے تعریف:

﴿73-13572﴾... امام جرح وتعدیل حضرت سَیِّدُنا علی بن مدینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب میں حضرت سَیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑھ کر حدیث شریف کا حافظ کوئی نہیں۔ وہ حدیث پاک کو اپنی کتاب سے دیکھ کر بیان کرتے ہیں اور اس میں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے (کہ ہم بھی حدیث کو دیکھ کر بیان کریں)۔

﴿13574﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد صاحب کو بغیر کتاب کے زبانی حدیث روایت کرتے نہیں دیکھا سوائے کچھ حدیثوں کے جن کی تعداد 100 سے کم ہو گی۔

﴿13575﴾... حضرت سیِّدُنا مُہنّا بن یحییٰ شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ کوئی ایسا نہ دیکھا جو آپ سے بڑھ کر ساری بھلائی کو جمع کرنے والا ہو۔ میں نے حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ، حضرت وکیع، حضرت عبدُ الرزاق، حضرت بقیّہ بن ولید، حضرت ضَمرہ بن ربیعہ اور کثیر عُلما رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو دیکھا لیکن حضرت سیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا علم، فقہ، زُہد اور تقویٰ و پرہیز گاری والا کوئی نہ دیکھا۔

یہ ہمارے سردار ہیں:

﴿13576﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن مدینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے سردار ہیں۔

﴿13577﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطّان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے پاس ان دو آدمیوں حضرت احمد بن حنبل اور حضرت یحییٰ بن مَعین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا جیسا کوئی نہ آیا۔

یہ تو علم کا سمندر ہیں:

﴿13578﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ الرحمٰن عَبْدُ اللہ بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: کچھ اصحاب حدیث حضرت سیِّدُنا ابو عاصم ضَحّاک بن مَخلد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں حاضر ہوئے جنہیں دیکھ کر انہوں نے کہا: تم فقہ کیوں نہیں سیکھتے، کیا تم میں کوئی فقیہ نہیں؟ پھر وہ ان کی مذمت کرنے لگے۔ اُن لوگوں نے کہا: ہم میں ایک شخص ایسا ہے۔ انہوں نے کہا: کون؟ ہم نے کہا: ابھی وہ آتے ہیں۔ پھر جب میرے والد محترم آئے تو لوگ بولے: وہ شخص آگئے۔ حضرت سیِّدُنا ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کو دیکھ کر کہا: آگے آیئے۔ آپ نے کہا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ لوگوں کی گردنیں پھلانگوں۔ حضرت سیِّدُنا ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: یہ بات ان کی فقہ میں سے ہے، ان کے لئے جگہ کُشادہ کرو۔ لوگوں نے جگہ کُشادہ کر دی تو آپ آگے آگئے۔ انہوں نے آپ کو اپنے سامنے بٹھا کر ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے اس کا جواب دیا۔ اُنہوں نے دوسرا مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کا بھی جواب دیا پھر انہوں نے تیسرا مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کا بھی جواب دیا۔ انہوں نے مزید مسائل

پوچھے تو آپ نے اُن کا بھی جواب دیا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے فرمایا: یہ تو علم کا سمندر ہیں۔

آپ کا علمی رُعب ودَبْدَبہ:

﴿13579﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عُبَید قاسم بن سَلّام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا امام قاضی ابویوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، حضرت سَیِّدُنا محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جن سے میں نے زیادہ علم حاصل کیا، حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں بیٹھا ہوں لیکن جتنا میں کسی مسئلے میں حضرت سَیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے رعب میں آیا اتنا کسی اور سے نہیں آیا۔

اپنے اپنے زمانہ کے امام:

﴿13580﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اسحاق حربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا سعید بن مسیب اپنے زمانے کے امام تھے، حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری اپنے زمانے کے امام تھے اور حضرت سَیِّدُنا احمد بن حنبل اپنے زمانے کے امام ہیں۔

﴿13581﴾... حضرت سَیِّدُنا قُتَیْبہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سفیان ثوری، حضرت امام مالک، حضرت امام اَوزاعی اور حضرت امام لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا زمانہ پاتے تو آپ مقدم ہوتے۔

﴿13582﴾... حضرت سَیِّدُنا اسماعیل بن خلیل خزّاز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بنی اسرائیل میں ہوتے تو ایک نشانی ہوتے۔

پانچ کے بعد چَھٹی شخصیت:

﴿13583﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو العباس احمد بن ابراہیم صوفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جس دن ہم نے امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دفن کیا اسی شام مجھ سے ایک اہلِ علم جن کی کنیت ابو جعفر تھی اور وہ بہت بڑے عالم فاضل تھے، نے کہا: کیا تم جانتے ہو آج تم نے کسے دفن کیا؟ میں نے کہا: کسے؟ کہا: ایسی شخصیت کو جو پانچ کے بعد چھٹی ہے۔ میں نے کہا: وہ چھ کون ہیں؟ کہا: حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عُمَر فاروق، حضرت عثمان غنی،

حضرت علی مرتضٰی، حضرت عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللہُ عَنہُم اور امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔

راوی فرماتے ہیں: میں نے ان کی اس بات کو اچھا خیال کیا اور مراد یہ لیا کہ ان میں سے ہر ایک اپنے زمانے کی شخصیت ہے۔

﴿13584﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو العباس احمد بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بعد کے تمام مسلمانوں کی نیکیاں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی میزان میں ہیں اسی طرح حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بعد کے لوگوں کی نیکیاں امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی میزان میں ہیں۔

عُلَما و ائمہ پر فوقیت:

﴿13585﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت سَیِّدُنا فتح بن شُخْرُف خُراسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ہاتھ سے یہ تحریر لکھ کر بھیجی کہ حضرت سَیِّدُنا حارث بن اسد محاسبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تذکرہ ہوا، اس وقت میں نے حضرت سَیِّدُنا محاسبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے سنا: علمائے زمانہ تین ہیں: (1) حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اپنے زمانے میں (2) حضرت سَیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے میں اور (3) حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے میں۔ حضرت سَیِّدُنا فتح کہتے ہیں: پھر میں نے حضرت سَیِّدُنا حارث محاسبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اور حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے میں۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: ان کو جو مصیبت پہنچی وہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سَیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کو نہیں پہنچی۔

اپنے زمانے کی افضل شخصیت:

﴿13586﴾... حضرت سَیِّدُنا نَصر بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن داود خُرَیْبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے میں افضل شخصیت تھے اور ان کے بعد

حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے میں افضل شخصیت تھے۔ حضرت نَصر بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے میں افضل شخصیت تھے۔

اپنے زمانے والوں پر حجت:

﴿13587﴾... حضرت سَیِّدُنا ھَیثَم بن جمیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر زمانے میں ایسا شخص ہوتا ہے جو لوگوں کے لئے حُجّت ہوتا ہے اور حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے کے لوگوں پر حُجّت ہیں اور میرا گمان ہے کہ اگر یہ نوجوان یعنی احمد بن حنبل زندہ رہا تو عنقریب اپنے زمانے کے لوگوں پر حُجّت ہوگا۔

فقہ بہت اچھی جانتے ہیں:

﴿13588-9﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عاصم ضَحّاک بن مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے یہاں بغداد سے اس شخص یعنی امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سوا کوئی نہ آیا جو فقہ بہت اچھی جانتا ہو۔ پھر اُن کے سامنے حضرت سَیِّدُنا علی بن مدینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذکر ہوا تو آپ نے اپنا ہاتھ نیچے کیا اور اپنی سند کے ساتھ بیان کیا کہ حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پسند فرمایا کرتے۔ نیز حضرت سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے پاس امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا کوئی نہ آیا۔

﴿13590﴾... حضرت سَیِّدُنا قُتَیْبَہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سفیان ثوری، حضرت امام مالک، حضرت امام اَوزاعی اور حضرت امام لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا زمانہ پاتے تو آپ مقدم ہوتے۔

تقویٰ و پرہیز گاری کا انتقال:

﴿13591﴾... حضرت سَیِّدُنا قُتَیْبَہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ ہوتے تو تقویٰ مر جاتا۔

﴿13592﴾... حضرت سَیِّدُنا قُتَیْبَہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہ

عَلَیْہ کی موت سے بدعتیں ظاہر ہوئیں، حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہوا تو سنتیں فوت ہوگئیں اور حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات سے تقویٰ کا انتقال ہو گیا۔

لوگ ان جیسے نہیں ہوسکتے:

﴿13593﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے لوگوں نے حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ہم میں سے کچھ لوگوں نے چاہا کہ ہم بھی امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے ہو جائیں مگر بخدا! جس پر امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مضبوط و ثابت قدم رہے ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی ان کے طریقے پر چلنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

﴿13594﴾... حضرت سَیِّدُنا امام ابوزُرعہ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں لوگوں کو دیکھتا آرہا ہوں کہ جب بھی حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذکر کرتے ہیں تو انہیں حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن معین اور حضرت سَیِّدُنا ابوخَیثَمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا جیسی شخصیات پر فوقیت دیتے ہیں۔

آپ کی بات کا وَزن:

﴿13595﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو یحییٰ ناقد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن عَرْعَرَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس تھے کہ لوگوں نے علی بن عاصم کا تذکرہ کیا۔ کسی نے کہا: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ ایک شخص نے کہا: جب وہ ثقہ ہیں تو ان کے ضعیف قرار دینے سے کیا نقصان ہوگا؟ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بخدا! اگر امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا عاقمہ اور حضرت سَیِّدُنا اَسْوَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا جیسے تابعین کے بارے میں بھی کلام کرتے تو یہ بات ان کے لئے نقصان دہ ہوتی۔

﴿13596﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن علی اَبّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا علی بن شعیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا کہ میں حضرت سَیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لوگ آپ سے یہ پوچھ رہے تھے کہ آپ نے فلاں سے کب سنا؟ اور آپ نے فلاں سے کہاں سنا؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: ان سے سوالات کرنے والے کون تھے؟ فرمایا: حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن معین اور حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا۔

مُعاصرین میں بڑے عالِم:

﴿13597﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا: میں حضرت یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا پھر میں واسط چلا گیا۔ حضرت یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا: وہ تو واسط چلے گئے۔ انہوں نے پوچھا: وہ واسط میں کیا کریں گے؟ عرض کی: حضرت سَیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں ٹھہریں گے۔ فرمایا: وہ اُن کے پاس ٹھہر کر کیا کریں گے؟ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مطلب یہ تھا کہ وہ اُن کے پاس ٹھہر کر کیا کریں گے وہ تو ان سے بڑے عالِم ہیں۔

اُستاد بھی احترام کرتے:

﴿13598﴾... حضرت سَیِّدُنا خَلَف بن سالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سَیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں تھے کہ انہوں نے املاء کرانے والے سے مزاح کیا تو حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھانس دیئے۔ حضرت یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: یہ کون کھانسا ہے؟ بتایا گیا: احمد بن حنبل۔ تو انہوں نے ہاتھ پیشانی پر مار کر کہا: کیا تم مجھے بتا نہیں سکتے تھے کہ احمد یہاں موجود ہیں تو میں مزاح نہ کرتا۔

﴿13599﴾... حضرت سَیِّدُنا امام ابو جعفر نُفَیلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دین کے سرداروں میں سے ہیں۔

﴿13600﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ الرَّحْمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خادم حضرت احمد بن یزید طحان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: میں نے تمہیں بلانے کسی کو بھیجا لیکن تم نہیں ملے۔ میں نے عرض کی: میں احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ان کے کسی کام سے گیا ہوا تھا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا، میں جب بھی ان کو دیکھتا ہوں مجھے حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یاد آجاتے ہیں۔

تقویٰ کی ایک جھلک:

﴿13601﴾... حضرت سلیمان بن داود شاذ کُونی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا علی بن مدینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو

حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے تشبیہ دی جاتی ہے، ارے! خوشبو کا رنگ سے کیا مقابلہ؟ میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تقویٰ کی ایک جھلک دیکھی ہے، ہوا کچھ یوں کہ آپ نے غلّہ فروش کے پاس ڈول رہن رکھا اور اس سے کچھ غلّہ لیا۔ پھر جب رہن چھڑانے آئے تو غلہ فروش کو رقم دی، اُس نے دو ڈول نکال کر کہا: دیکھیں! ان میں سے جو آپ کا ڈول ہے وہ لے لیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے نہیں پتا کہ میرا کون سا ہے، اسے تم ہی رکھ لو اور جو رقم تمہیں دی ہے وہ بھی تمہاری ہوئی۔ پس آپ نے ڈول نہ لیا تو غلہ فروش کہنے لگا: بخدا! یہ والا ڈول آپ کا ہے، میں تو بس آپ کا امتحان لے رہا تھا۔

اکابر عُلَما کے نزدیک مقام و مرتبہ:

﴾13602﴿... حضرت سَیِّدُنا محمد بن حسین انماطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم ایک مجلس میں تھے جس میں حضرت سَیِّدُنا امام یحییٰ بن معین، حضرت سَیِّدُنا محدث ابو خَیْثَمہ زُہیر بن حَرب اور دیگر اکابر عُلَما تشریف فرماتے تھے۔ وہ سب حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعریف اور فضائل ذکر کرنے لگے۔ کسی نے کہا: ایسی بات کی کثرت نہ کرو۔ امام یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیا حضرت سَیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیادہ تعریف کرنا کثرت ہے؟ اگر ہم اپنی مجلسوں میں ان کی تعریف ہی کرتے رہیں تو بھی ہم ان کے کامل فضائل نہیں بیان کرسکتے۔

﴾13603﴿... عظیم محدث حضرت سَیِّدُنا محمد بن یحییٰ نیشاپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جب حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات کی خبر ملی تو فرمایا: بغداد کے ہر گھر والوں کو اپنے گھروں میں امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات پر غم کا اظہار کرنا چاہیے۔

صحیح حدیث کی طرف رجوع:

﴾13604﴿... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد صاحب کو یہ فرماتے سنا کہ مجھ سے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے اَبُوعَبْدُ اللہ! جب تمہارے پاس رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کوئی صحیح حدیث ہو تو ہمیں وہ بتادینا تاکہ ہم اس کی طرف رجوع کریں۔

﴿13605﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدماجد کو یہ کہتے سنا کہ مجھ سے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے اَبُوعَبْدُ اللہ! تم مجھ سے زیادہ صحیح احادیث کو جانتے ہو جب تمہارے پاس صحیح حدیث ہو تو مجھے اس کے بارے میں بتانا تاکہ میں اس پر عمل کروں خواہ وہ کسی کوفی یا بصری یا پھر شامی شخص کی حدیث ہو۔

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ تمام روایات جن کو حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب میں یوں بیان کیا: "مجھ سے ثِقہ نے حدیث بیان کی یا مجھے ثِقہ نے خبر دی۔" تو اس سے مراد میرے والد گرامی حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ نیز فرمایا: حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وہ کتاب جو انہوں نے بغداد میں تصنیف فرمائی وہ اس کتاب سے بہتر ہے جو انہوں نے مصر میں لکھی اور میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے سنا: امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جتنا ہم سے استفادہ کیا اتنا ہم نے ان سے استفادہ نہیں کیا۔

بے مثال شخصیت:

﴿13606﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سَیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: آؤ میں تمہیں ایسا شخص دکھاتا ہوں کہ تم نے اس جیسا نہیں دیکھا ہو گا۔ پھر وہ مجھے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس لے گئے۔ حضرت محمد بن امام اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے مجھ سے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا نہ دیکھا۔

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرح صبر فرمانا:

﴿13607﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (قرآن پاک کو مخلوق نہ کہنے پر) جن دنوں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کوڑے لگائے جارہے تھے، کسی نے حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: آپ کو بھی اس مسئلہ پر گفتگو کرنی چاہیے۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم مجھے یہ کہتے ہو کہ میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے مقام پر کھڑا ہو جاؤں (یعنی امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرح ایسا صبر کروں جیسا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے کیا)۔

سُرخ سونا بن کر نکلے:

﴿13608﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھٹی میں داخل ہوئے تو سرخ سونا بن کر نکلے (یعنی آزمائش میں ثابت قدم رہے)۔

﴿13609﴾... حضرت سَیِّدُنا امام ابو زُرعہ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے علم کے مختلف فنون میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا کوئی نہ دیکھا اور جس طرح آزمائش میں آپ ثابت قدم رہے کوئی نہ رہا۔

بے مثال ثابت قدمی:

﴿13610﴾... حضرت سَیِّدُنا زُہیر بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے مضبوط دل والے نہ دیکھے جو موت اور کوڑوں کو سامنے دیکھ کر بھی اپنی جگہ ڈٹے رہے اور اتنے سال آزمائش میں رہنے اور شاہی دربار میں طلبی کے باوجود ثابت قدم رہے، الغرض آپ جیسی ثابت قدمی کوئی اور نہ دکھا سکا۔

﴿13611﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ ہوتے اور وہ اپنی جان کو آزمائش میں نہ ڈالتے تو اسلام چلا جاتا۔

﴿13612﴾... حضرت سَیِّدُنا علی بن مدینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے سردار ہیں۔

بڑے بڑے عُلَما سلام کرنے آتے:

﴿13613﴾... حضرت سَیِّدُنا ادریس بن عبدُ الکریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے ہَیثم بن خارِجہ، مُصْعَب زُبَیری، یحییٰ بن مَعِین، ابو بکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، عبدُ الاعلیٰ بن حماد نَرْسی، محمد بن عبدُ الملک بن ابو شَوارِب، علی بن مدینی، عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر قواریری، ابو خَیْثَمہ زُہیر بن حَرْب، ابو عُمَر قطیعی، محمد بن جعفر وَرْکانی، احمد بن محمد بن ایوب صاحِبِ مغازی، محمد بن بَکّار بن رَیّان، عَمْرو بن محمد ناقِد، یحییٰ بن ایوب مَقابِری، شُرَیح بن یونُس، خَلَف بن ہِشام بزّار، ابو ف ربیع زَہرانی اور دیگر بے شمار علما و فقہا کو دیکھا کہ سب کے سب حضرت سَیِّدُنا

امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعظیم وتوقیر کرتے، انہیں اپنا بڑا سمجھتے، ان کا احترام بجالاتے اور انہیں سلام کرنے کے ارادے سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

محبوب ترین شخصیت:

﴿13614﴾... حضرت سَیِّدُنا شُجاع بن مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا ابو ولید طیالسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس تھا کہ انہیں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب پیش کی گئی، آپ نے فرمایا: بصرہ اور کوفہ میں مجھے حضرت سَیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں اور میرے نزدیک کوئی ان سے بڑھ کر قدر و منزلت والا نہیں۔

﴿13615﴾... حضرت سَیِّدُنا مُہَنّا بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قید سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ حضرت سَیِّدُنا یعقوب بن ابراہیم زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کی پیشانی اور چہرے کو بوسہ دیا اور یوں ہی میں نے حضرت سَیِّدُنا سلیمان بن داؤد ہاشمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی آپ کی پیشانی اور سر کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔

﴿13616﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: جب میں شہر سے روانہ ہونے لگا تو مجھ سے حضرت سَیِّدُنا ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: نیک شخص حضرت سَیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو میرا سلام کہنا۔

امت کے بڑے عالم:

﴿13617﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یعقوب کرابیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بصرہ آئے تو ابنِ شاذ کونی کو ان کی قدر و منزلت اچھی نہ لگی تو انہوں نے اس کا ذکر حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کیا۔ آپ نے فرمایا: پہلے میں انہیں دیکھ لوں۔ جب آپ نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا تو ابنِ شاذ کونی سے فرمایا: سلیمان! تم اللہ پاک سے ڈرتے نہیں کہ تم ایسی ہستی کے بارے میں باتیں کر رہے ہو جو اس امت کے بڑے علما میں سے ہے۔

﴿13618﴾... حضرت سَیِّدُنا حسین کرابیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق باتیں کرنے والے لوگوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو (مکہ کے) ابُو قُبَیس پہاڑ کی طرف آتے

ہیں اور اسے اپنے جوتوں سے گرانا چاہتے ہیں۔

خواب میں بشارت:

﴿13619﴾... عبادت گزار حضرت سَیِّدُنا ابنِ ابی وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ اکابر اور افاضل علما میں سے ایک حضرت سَیِّدُنا یحییٰ جَلَّاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی جگہ دیکھا کہ آپ کی بائیں جانب قاضی ابن ابی دُؤَاد معتزلی اور دائیں جانب حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیٹھے ہیں۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم متوجہ ہوئے اور قاضی ابن ابی دُؤَاد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

فَاِنْ یَّكْفُرْ بِهَا هٰۤؤُلَآءِ (پ۷، الانعام: ۸۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو اگر یہ لوگ اس سے منکر ہوں۔

اور حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آیت کا بقیہ حصہ پڑھا:

فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِیْنَ ﴿۸۹﴾ (پ۷، الانعام: ۸۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اس کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی ہے جو انکار والی نہیں۔

اپنے زمانے والوں کے لئے حجت:

﴿13620﴾... محدث جلیل اور امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے استاذ حضرت سَیِّدُنا ھَیْثَم بن جمیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر یہ نوجوان (یعنی امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) زندہ رہے تو اپنے زمانے والوں کے لئے حجت ہوں گے۔

﴿13621﴾... حضرت سَیِّدُنا یُوسُف بن مُسْلِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت سَیِّدُنا ھَیْثَم بن جمیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حضرت ھُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ایک حدیث بیان کرنے میں شبہ واقع ہوا تو آپ سے کہا گیا: اس معاملے میں آپ کی مخالفت کی گئی ہے۔ پوچھا: کس نے مخالفت کی ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے۔ تو آپ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میری عُمْر کم ہو جائے اور احمد بن حنبل کی عُمْر بڑھ جائے۔

آپ کی دو نصیحتیں:

﴿13622﴾... حضرت سَیِّدُنا امام علی بن مدینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

نے مجھ سے فرمایا: میں مکہ مکرمہ تک آپ کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں لیکن اس ڈر سے نہیں کرتا کہ کہیں میں آپ سے اُکتا نہ جاؤں یا آپ مجھ سے اُکتا نہ جائیں۔ پھر جب میں نے انہیں الوداع کیا تو اُن سے عرض کی: اے اَبُوعَبْدُ اللہ! مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ فرمایا: ہاں! اپنے دل میں تقویٰ و پرہیز گاری اور آخرت کو اپنے سامنے رکھو۔

﴿13623﴾... عابد وزاہد حضرت سَیِّدُنا محمد بن مصعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کوڑے کھانا حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی سے بڑھ کر ہے۔

صِدِّیقین کے خادم:

﴿13624﴾... عظیم مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنا حَجّاج بن شاعر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ پسند نہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ چھوڑ کر راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں۔

حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگردِ رشید حضرت سَیِّدُنا مَروزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا حجاج بن شاعر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے گزرے تو آپ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا: اے صدیقین کے خادم آپ پر سلام ہو۔

غیر مسلموں کا آپ پر اعتماد:

﴿13625﴾... حضرت سَیِّدُنا نوح بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے شہر میں دو مجوسی عورتیں وراثت کے معاملے میں جھگڑ پڑیں تو انہوں نے ایک مسلمان سے فیصلہ کرایا۔ مسلمان نے ایک کے حق میں فیصلہ دیا تو دوسری نے کہا: اگر تم نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے تو میں راضی ہوں ورنہ نہیں۔

حضرت سَیِّدُنا نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات اَہلِ طرسوس اور شام والوں کو بتائی۔

﴿13626﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن حسین بن مکرم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: جب میں دن میں ٹھیک عمل کرتا ہوں تو رات خواب میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھتا ہوں اور جب دن میں ملا جلا عمل کرتا ہوں تو رات خواب میں حضرت سَیِّدُنا امام یحییٰ بن معین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھتا ہوں۔

آپ کا ذکر مجلسِ ذکر میں سے ہے:

﴿13627﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن قاسم بن مساور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا امام یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس موجود تھا اور وہاں حضرت مصعب زُبیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تھے۔ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خوب تعریف کی تو دوسرے شخص نے یہ آیت تلاوت کی:

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ (پ۶، النساء: ۱۷۱) ترجمۂ کنزالایمان: اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو۔

اس پر حضرت سَیِّدُنا امام یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مدح و تعریف غُلُو وزیادتی ہے؟ اَبُوعَبْدُ اللہ کا ذکر کرنا تو "مجلسِ ذکر" میں سے ہے۔ پھر انہوں نے اُس شخص کو ڈانٹا۔

غیبت کرنے والے کو معاف کرنا:

﴿13628﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن محمد بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضر تھا کہ کسی شخص نے آپ سے کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! میں نے آپ کی غیبت کی ہے، آپ مجھے معاف کر دیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تُو دوبارہ ایسا نہ کرے تو میں نے تجھے معاف کیا۔ میں نے عرض کی: اَبُو عَبْدُ اللہ! اُس نے آپ کی غیبت کی ہے پھر بھی آپ نے اسے معاف کر دیا؟ آپ نے فرمایا: تم نے نہ دیکھا کہ میں نے اس پر (دوبارہ غیبت نہ کرنے کی) شرط بھی لگائی ہے۔

آپ کے باعمل عالم اور عابد وزاهد ہونے کا بیان

مُصَنِّف کتاب حضرت سَیِّدُنا امام ابو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصفہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالم، دُنیا سے بے رغبت، عمل کے پیکر اور عبادت گزار تھے۔

تصوُّف کی ایک تعریف: بے شک تصوف یہ ہے کہ عبادت گزار عالم دنیا سے بے رغبتی اختیار کرلے جیسے آزاد جوان عورت زیورات سے آراستہ ہوتی ہے۔

بے مثال علم وفقہ والے:

﴿13629﴾... حضرت سَیِّدُنا مُہنّا بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو ہر بھلائی

کو حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے زیادہ جمع کرنے والا ہو، میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَه، حضرت سَیِّدُنا امام وکیع اور کثیر عُلَمائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کو دیکھا مگر میں نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه جیسا علم، فقاہت، دنیا سے بے رغبتی اور تقویٰ وپرہیز گاری نہیں دیکھی۔

﴿13630﴾... حضرت سَیِّدُنا علی بن مدینی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے گھر میں داخل ہوا تو ان کا گھر اسی طرح سادہ تھا جس طرح زُہد اور عاجزی وانکساری میں حضرت سَیِّدُنا سُوید بن غَفَلہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے گھر کا وصف بیان ہوا۔

کسی سے کچھ قبول نہ کرتے:

﴿13631﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اسحاق بن راہوَیہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه محدث عبدُ الرزاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی طرف سفر کیا تو راستے میں خرچہ ختم ہو گیا، آپ نے ایک ساربان کے ہاں مزدوری کی تب صنعاء پہنچے۔ آپ کے ساتھی ہمدردی میں کچھ پیش کرتے مگر آپ کسی سے کچھ قبول نہ کرتے۔

﴿13632﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد بن حُمَید رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرزاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو یہ فرماتے سنا: احمد بن حنبل ہمارے ہاں تقریباً دو سال مقیم رہے۔ میں نے ایک بار دیناروں سے بھری مٹھی اُن کے سامنے کھول کر کہا: یہ لے لو اور ان سے نفع اٹھاؤ کیونکہ ہمارے ملک یمن میں نہ تجارت ہے اور نہ ہی کسب ومعاش کی فراوانی۔ مگر انہوں نے دینار قبول نہ کئے اور کہا: میں خیریت سے ہوں۔

﴿13633﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن سلیمان واسطی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کہتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے یمن سے آتے وقت اپنا جوتا نان بائی کے پاس رہن رکھ کر کھانا لیا اور یمن سے نکلتے وقت ساربانوں کے ہاں مزدوری بھی کی۔ حضرت سَیِّدُنا امام عبدُ الرزاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے انہیں کھرے درہم پیش کئے لیکن انہوں نے قبول نہ کئے۔

پانچ حج پیدل اور دو سواری پر:

﴿13634﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ الله بن احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا فرماتے ہیں: میرے والد ماجد نے پانچ حج پیدل کیے اور دو حج سُواری پر اور ایک حج میں صرف بیس درہم خرچ کئے۔

قرض کی ادائیگی:

﴿13635﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد ماجد کو (بغداد کے علاقے) قطیعہ ربیع کی طرف جاتے دیکھا تو ایک شخص سے کہا: جاکر دیکھو وہ کہاں جاتے ہیں؟ اس نے بتایا: وہ مَرْوَزی کے پاس گئے ہیں۔ مَرْوَزی ہمارے ہاں ایک بزرگ تھے، آپ وہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر نکل گئے۔ میں نے جاکر مروزی سے پوچھا: اَبُوعَبْدُ اللہ آپ کے پاس کس لئے آئے تھے؟ کہا: "وہ میرے دوست ہیں، میرے اوران کے درمیان اُنسیت ہے۔" گویا یہ کہہ کر انہوں نے اصل بات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی مگر ہمارے اصرار پر انہوں نے بتایا: آپ نے مجھ سے دو یا تین ہزار درہم قرض لئے تھے وہی واپس کرنے آئے تھے۔ میں نے عرض بھی کی: اَبُوعَبْدُ اللہ! میں نے آپ کو یہ رقم اس لئے نہیں دی تھی کہ واپس لوں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے یہ رقم آپ سے اس نیت سے ہی لی تھی کہ واپس کروں گا۔

تین ہزار درہم قبول نہ کئے:

﴿13636﴾... حضرت محمد بن موسیٰ بن حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بن عَبْدُ العزیز جَرَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مصر سے ان کی میراث میں ایک لاکھ درہم ملے۔ آپ نے تین تھیلوں میں ایک ایک ہزار درہم ڈال کر حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کئے اور کہا: یہ مال حلال میراث سے ہے، آپ اسے قبول فرمایئے اور اپنے عیال پر خرچ کیجئے۔ مگر انہوں نے یہ کہہ کر درہم لینے سے انکار کر دیا کہ مجھے ان کی حاجت نہیں، میرے لئے بقدر ضرورت موجود ہے۔

طلب علم کے لئے بحری سفر:

﴿13637﴾... حضرت سَیِّدُنا یعقوب بن اسحاق بن ابو اسرائیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میرے والد اور حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بحری راستے سے طلب علم کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں ان کی کشتی ٹوٹ گئی تو یہ ایک جزیرے میں جا پہنچے جہاں انہوں نے ایک چٹان پر یہ اُبھری ہوئی تحریر پڑھی: کل قیامت میں جب لوٹنے والے بارگاہِ الٰہی سے لوٹیں گے تو مالدار اور فقیر کا پتا چل جائے گا کہ ٹھکانا جنت ہے یا جہنم۔

﴿13638﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن محمد تُستَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: ایک سُنار کا لڑکا حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے علم حاصل کرتا تھا۔ ایک دن آپ نے اسے دو درہم دے کر کہا: ان درہموں سے کاغذ خرید لاؤ۔ اس نے کاغذ خرید کر اس میں 500 دینار لپیٹے اور آپ کے گھر پہنچا دیئے۔ آپ نے گھر والوں سے جب پوچھا کہ کیا کوئی کاغذ آئے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: جی ہاں اور کاغذ لا کر آپ کے سامنے رکھ دیئے۔ آپ نے جب انہیں کھولا تو دینار گر پڑے، آپ نے اسے واپس جگہ پر رکھا، لڑکے کے بارے میں معلومات لیں اور کاغذ و دینار لے جا کر اس کے سامنے رکھ دیئے اور واپس پلٹ گئے۔ لڑکا پیچھے آیا اور کہنے لگا: میں نے کاغذ تو آپ کے پیسوں سے خریدے تھے، یہ تو لے لیجئے۔ مگر آپ نے کاغذ لینے سے بھی انکار کر دیا۔

تقویٰ و پرہیزگاری کا عالَم:

﴿13639﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن ذَرِیح عُکبری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: 236 ہجری کو میں ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف گیا تو لوگوں نے بتایا: وہ باہر نماز پڑھنے گئے ہیں۔ میں شہر کے بیرونی دروازے پر بیٹھ گیا حتّٰی کہ جب وہ آئے تو میں نے کھڑے ہو کر انہیں سلام کیا، انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ آپ بڑی عُمر والے، داڑھی رنگی ہوئی اور لمبے قد والے تھے اور آپ کی رنگت گہری گندمی تھی۔ آپ ایک گلی میں داخل ہوئے تو میں بھی ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ گلی کے آخر میں پہنچے تو ایک دروازہ کھولا گیا جس میں آپ داخل ہوئے اور میری طرف مڑ کر کہا: **اللہ** پاک تمہیں عافیت دے، چلے جاؤ۔ مگر میں ٹھہرا رہا آپ نے پھر کہا: **اللہ** پاک تمہیں عافیت دے، چلے جاؤ۔ میں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو پاس ہی مسجد نظر آئی جہاں ایک بزرگ جن کی داڑھی رنگی ہوئی تھی لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا، امام صاحب نے سلام پھیرا تو ایک شخص باہر نکلا۔ میں نے اس سے حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے یہاں جماعت سے نماز نہ پڑھنے کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا: ان کے بارے میں بادشاہ کے ہاں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان کے پاس (بغاوت کرنے والوں میں سے) کوئی علوی روپوش ہے۔ محمد بن نصر نے آکر پورے محلے کا محاصرہ کر لیا اور تفتیش کی تو کچھ نہ ملا اور اس نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عام لوگوں سے گفتگو کرنے سے منع کر دیا۔ میں نے پوچھا: نماز پڑھانے والے بزرگ کون ہیں؟ اُس نے بتایا: یہ حضرت

سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چچا اسحاق ہیں۔ میں نے کہا: حضرت ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ کہا: حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان سے اور اپنے بیٹے (صالح) سے گفتگو نہیں کرتے کیونکہ انہوں نے سرکاری منصب قبول کر رکھے ہیں۔

70سال تک فقر پر صبر:

﴿13640﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم سَمَرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام ابو محمد عَبْدُ اللہ بن عَبْدُ الرحمٰن دارمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق پوچھا: کیا وہ امت کے امام و پیشوا ہیں؟ فرمایا: **اللہ** پاک کی قسم! وہ امام ہیں، انہوں نے لوگوں کے دل سنبھالے اور 70 سال تک فقر و تنگی پر صبر کیا۔

﴿13641﴾... حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کم و بیش 500 درہم پیش کئے تو میں نے قبول نہ کئے اور حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن مَعِین اور حضرت سَیِّدُنا ابو مسلم مُسْتَمْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا نے دراہم پیش کئے تو ان میں سے کچھ لے لئے۔

زبردست خودداری:

﴿13642﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد ان بن سِنان واسطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ان کے ہمراہ ایک جماعت بھی تھی۔ اُن لوگوں کا خرچ ختم ہو گیا تو میں نے ساتھ والوں کو کچھ پیش کیا جو انہوں نے قبول کر لیا مگر حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے پاس ایک بال دار چمڑا لے کر آئے اور فرمایا کہ جو یہ خریدنا چاہے اس سے کہنا: وہ مجھے اس کی قیمت دیدے تاکہ میں اِس سے اپنا گزارہ کر سکوں۔ میں نے درہموں کی ایک تھیلی آپ کی خدمت میں پیش کی جو آپ نے واپس لوٹا دی۔ میری بیوی نے کہا: یہ نیک انسان ہیں، شاید اس پر راضی نہیں ہیں آپ انہیں دگنی رقم پیش کریں۔ میں نے رقم دُگنی کر کے پیش کی مگر انہوں نے پھر بھی قبول نہ کی اور مجھ سے کھال لے کر چلے گئے۔

قاضی کے تنور سے پکی روٹی نہ کھائی:

﴿13643﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ

اللہ عَلَیْہ پر تین دن ایسے گزرے کہ آپ نے کچھ نہیں کھایا تھا تو پھر ایک دوست سے کچھ آٹا قرض لیا۔ گھر والوں نے دیکھا کہ آپ کو بہت بھوک لگی ہے تو جلدی سے روٹی تیار کر کے لے آئے۔ جب روٹی آپ کے سامنے رکھی گئی تو پوچھا: اتنی جلدی روٹی کیسے تیار ہو گئی؟ عرض کی گئی: آپ کے بیٹے قاضی صالح کے ہاں تندور جل رہا تھا، اسی سے ہم نے روٹی پکائی ہے۔ فرمایا: "اسے اٹھالو۔" اور اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا اور اپنے بیٹے صالح کے یہاں جانے والے دروازے کو بند کرنے کا حکم دے دیا۔

مجبوری میں بھی رقم قبول نہ کی:

﴿13644﴾... علی بن جَہْم بن بدر کا کہنا ہے: ہمارا ایک پڑوسی تھا، اس نے ایک مرتبہ ایک کاغذ نکال کر کہا: کیا تم اس لکھائی کو پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: ہاں، یہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ کی تحریر ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا: یہ تحریر انہوں نے کیسے لکھی؟ کہا: ہم مکہ میں حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس مقیم تھے، ہم کئی دنوں سے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تلاش میں تھے مگر آپ ہمیں نظر نہ آئے، ایک بار ہم آپ کے بارے میں معلومات لینے کے لیے گئے تو جہاں وہ رہتے تھے ہم نے ان گھر والوں سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ وہ فلاں کمرے میں ہیں۔ ہم ان کے پاس آئے تو دروازہ بند تھا جس پر دو پرانی چادریں لٹکی ہوئی تھیں۔ ہم نے باہر سے آواز دی: اَبُوعَبْدُ اللہ! کیا بات ہے ہم آپ کو کئی دن سے نہیں دیکھ رہے؟ تو آپ نے فرمایا: میرے کپڑے چوری ہو گئے ہیں۔ میں نے عرض کی: میرے پاس دینار ہیں اگر آپ چاہیں تو بطورِ قرض لے لیجئے اور چاہیں تو تحفہ سمجھ کر رکھ لیجئے۔ مگر آپ نے دونوں باتیں قبول نہ کیں۔ پھر میں نے کہا: کیا آپ ان دیناروں کے عوض میرے لیے کتابت کر سکتے ہیں؟ فرمایا: یہ ٹھیک ہے۔ میں نے ایک دینار پیش کیا تو لینے کے بجائے فرمایا: میرے لئے کپڑا خریدو اور درمیان سے اس کے دو حصے کر دو۔ پھر اشارے سے بتایا: ایک حصے کا ازار بنادو اور ایک کی چادر اور جو باقی بچ جائے وہ میرے پاس لے آؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر ایک کاغذ لاکر آپ کو دیا تو آپ نے میرے لیے کتابت کی اور یہ وہی تحریر ہے۔

تنگدستی میں صبر و شکر:

﴿13645﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح بن امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: عباسی خلیفہ واثق بِاللہ کے

زمانے کی بات ہے ،میں ایک بار اپنے والد محترم کے ہاں گیا،اس وقت جو ہمارے حالات تھے وہ اللہ پاک ہی جانتا ہے۔والدِ محترم نمازِ عصر کے لئے جاچکے تھے،آپ کی ایک گدی تھی جس پر آپ بیٹھتے تھے،وہ بہت پُرانی ہوگئی تھی۔مجھے اس کے نیچے سے ایک تحریر ملی جس میں لکھا تھا:”اے اَبُوعَبْدُ الله!مجھے آپ کی تنگدستی اورآپ پر قرض کا پتا چلا تو میں فلاں کے ہاتھ آپ کی خدمت میں چار ہزار درہم بھیج رہا ہوں تاکہ آپ اس رقم سے اپنا قرض ادا کریں اور اہل وعیال پر کشادگی کریں،یہ مال صدقہ اور زکوٰۃ کا نہیں ہے بلکہ مجھے میرے والد کی وراثت سے ملا ہے۔“میں نے تحریر پڑھ کر رکھ دی پھر جب والد صاحب آئے تو میں نے عرض کی:ابا جان!یہ تحریر کیسی ہے؟یہ سن کر آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور فرمایا:میں نے یہ تم سے چھپا کر رکھی تھی۔پھر فرمایا:تم اس تحریر کا جواب لے کر جاؤ۔چنانچہ آپ نے اس شخص کو یہ جواب لکھا:”مجھے تمہاری تحریر پہنچی ہے مگر ہم عافیت میں ہیں،جہاں تک قرض کا معاملہ ہے تو وہ ایسے شخص کا ہے جو ہمیں پریشان نہیں کرتا اور رہی بات اہل وعیال کی تو وہ بھی نعمت میں ہیں اور اللہ پاک کا شکر ہے۔“میں وہ جوابی خط اُس آدمی کے پاس لے کر گیا جو اس شخص کی تحریر لایا تھا۔اُس آدمی نے کہا:اگر اَبُوعَبْدُ الله یہ مال قبول کرکے دریائے دِجلہ میں ڈال دیں تو اس پر بھی انہیں اجر ملے گا کیونکہ جس کا یہ مال ہے اُس کی کوئی بھلائی معروف نہیں۔کچھ عرصہ بعد اس شخص نے دوبارہ پہلے جیسی تحریر بھیجی تو آپ نے پھر پہلے جیسا جواب دیا۔کم وبیش ایک سال گزر گیا تو ہم نے اس بات کا تذکرہ کیا تو والد صاحب نے فرمایا:اگر ہم اسے قبول کرلیتے تو وہ مال بھی ختم ہوجاتا۔

مال نہ ہونے پر زیادہ خوشی:

﴿13646﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح بن امام احمد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِما فرماتے ہیں:میری موجودگی میں حسن بن عَبْدُ العزیز کے بھائی ابنِ جَرَوِی میرے والد ماجد کے پاس مغرب کے بعد آئے اور کہا:میں مشہور آدمی ہوں اور اس وقت آپ کے پاس حاضر ہونے کا مقصد یہ ہے کہ میں نے آپ کے لئے کچھ رکھا ہے اور چاہتا ہوں کہ آپ اسے قبول فرمائیں اور وہ مجھے میراث میں ملا ہے۔والد صاحب نے قبول فرمانے سے انکار کردیا لیکن وہ اصرار کرتے رہے،جب اُن کا اصرار بڑھا تو آپ کھڑے ہوکر کمرے میں چلے گئے۔پھر مجھے حسن بن عَبْدُ العزیز کے متعلق یہ بات پہنچی کہ جب میرے بھائی نے آکر بتایا کہ میں جتنا ان سے اصرار کرتا رہا وہ اتنا دور ہوتے گئے۔میں نے

بھائی سے کہا: میں انہیں بتاتا ہوں: رقم کتنی ہے۔ میں نے جا کر بتایا: اَبُوعَبْدُ اللہ! یہ تین ہزار دینار ہیں۔ یہ سن کر آپ کھڑے ہوگئے اور مجھے وہیں چھوڑ دیا۔ راوی مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میرے والد ماجد نے مجھ سے فرمایا: میرے پاس جب سونے چاندی کا کوئی ٹکڑا (درہم و دینار) نہیں ہوتا تو میں زیادہ خوش ہوتا ہوں۔

لوگوں کے مال سے بے پرواہی:

﴿13647﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ابو محمد بوران نے میرے والد سے کہا: میرے پاس ایک چار سالہ اونٹ ہے وہ میں آپ کو پیش کر دیتا ہوں۔ مگر والد صاحب خاموش رہے، ابو محمد نے اپنی بات پھر دہرائی تو آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! میرے پاس اونٹ مت بھیجنا وہ میرے دل کو مشغول کرتا ہے۔

مزید بیان کرتے ہیں: چین سے ایک شخص نے چینی کاغذ مُحَدِّثِین کی ایک جماعت کو بھیجا جن میں امام یحییٰ وغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم بھی شامل تھے اور ایک تھیلا میرے والد کو بھیجا مگر آپ نے قبول نہ کیا۔

نیز فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے بتایا: حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بعد خُراسان سے ایسا کوئی شخص نہ نکلا جو یحییٰ بن یحییٰ جیسا ہو، انہی کے صاحبزادے میرے پاس آئے اور کہا: میرے والد گرامی نے کمر پر باندھنے والی اپنی ایک پیٹی (یعنی پٹکا) آپ کو دینے کی وصیت کی اور کہا: آپ اس کے ذریعے مجھے یاد رکھیں گے۔ میں نے کہا: وہ میرے پاس لے آؤ۔ تو وہ کپڑوں کی ایک گٹھڑی لے آئے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ پاک تم پر رحم کرے چلے جاؤ (یعنی آپ نے اسے قبول نہ کیا)۔

ربِّ کریم کا رزق بہتر اور دیرپا ہے:

حضرت سَیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی: مجھے پتا چلا ہے کہ احمد دَورقی نے آپ کو ایک ہزار دینار دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بیٹا! تمہارے رب کا رزق بہتر اور دیرپا ہے۔

حقیقی کامیابی:

ایک مرتبہ میرے والد کے پاس کسی شخص کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: بیٹا! کامیاب وہی ہے جو کل بروزِ قیامت کامیاب ہو اور اس پر کسی کا بدلہ نہ ہو۔

میں نے اپنے والد سے ابن ابی شیبہ، عبدُ الاعلٰی نرسی اور دیگر مُحَدِّثین کا ذکر کیا جو شاہی دربار میں گئے تو فرمایا: بے شک زندگی مختصر ہے پھر لوگ ایک دوسرے کے پیچھے ہو لیں گے (ایک ایک کرکے مرجانا ہے) اور دنیا کی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگوں نے استعمال نہ کیا۔

ہر رات ایک گھونٹ پانی:

﴿13648﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ایک دفعہ میرے والدِ ماجد عسکر میں خلیفہ کے ہاں سولہ دن رہے، اس دوران صرف مُد (ایک پیمانہ) کا چوتھائی حصہ ستو کھائے۔ ہر رات پانی کا ایک گھونٹ پیتے اور ہر تین راتوں میں ایک مٹھی ستو پھانک لیتے۔ گھر واپس آئے تو چھ مہینے تک سانس کا نظام درست نہ رہا اور میں نے دیکھا کہ آنکھوں کے پپوٹے اندر دھنس گئے تھے۔

﴿13649﴾... حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن صالح طرسوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ سے قینچی کنویں میں گر گئی۔ آپ کا پڑوسی آیا تو اس نے آپ کو نکال کر دے دی تو آپ نے اسے کم و بیش آدھے درہم کی مقدار رقم دی۔ اس نے عرض کی: قینچی کی قیمت تو قیراط برابر ہے (یعنی معمولی ہے)، میں کچھ نہیں لوں گا۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے کہا: تم پر دکان کا کتنا کرایہ ہے؟ کہا: تین مہینے کا۔ ہر مہینے کا کرایہ تین درہم تھا، تین مہینے کا حساب لگایا اور فرمایا: تمہیں یہ کرایہ معاف ہے۔

سامان چوری ہونے پر فکرمند نہ ہونا:

﴿13650﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ہم نے مکہ مکرمہ کے کسی گھر میں قیام کیا، جہاں اہلِ مکہ میں سے ابو بکر بن سماعہ نام کے ایک شیخ رہتے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار ہمارے اس گھر میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی قیام کیا تھا، اس وقت میں چھوٹا لڑکا تھا۔ مجھے میری ماں نے کہا: یہ نیک شخص ہیں تم ان کی خدمت میں لگ جاؤ۔ میں ان کی خدمت کرنے لگا، آپ طلب حدیث کے لیے جایا کرتے تھے، اسی دوران آپ کا سازو سامان چوری ہو گیا۔ میری والدہ نے آپ کو بتایا: چور نے آپ کا سامان چوری کر لیا۔ آپ نے پوچھا: حدیث والے اوراق کہاں ہیں؟ والدہ نے کہا: وہ طاق میں رکھے ہیں۔ اس

کے علاوہ آپ نے کچھ نہ پوچھا۔

﴿13651﴾... حضرت سَیِّدُنا نضر بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا آخرت کا معاملہ افضل ہے کیونکہ آپ کے پاس دنیا آئی مگر آپ نے اسے اپنے آپ سے دور کیا۔

ہر حال میں رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیروی:

﴿13652﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے ہاں تین دن روپوش رہے پھر فرمایا: میرے لئے ایسی جگہ تلاش کرو جہاں میں منتقل ہو جاؤں۔ میں نے کہا: اَبُو عَبْدُ الله! مجھے آپ کے پکڑے جانے کا ڈر ہے۔ فرمایا: اگر تم ایسا کرو تو میری جان تم پر فدا۔ میں نے آپ کے لئے جگہ تلاش کی۔ جب آپ وہاں جانے لگے تو مجھ سے فرمایا: حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غار میں تین دن رہے پھر وہاں سے تشریف لے گئے، ہمارے لئے یہ مناسب نہیں کہ ہم آسانی میں تو رسولُ الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کریں اور مشکل میں نہ کریں۔

مذکورہ واقعہ کے ایک راوی حضرت ابو حامد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے یہ واقعہ حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادگان حضرت عبدُ الله اور حضرت صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کو بتایا تو انہوں نے کہا: ہم نے یہ واقعہ نہیں سنا اور حضرت سیّدنا اسحاق بن ابراہیم بن ہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتایا تو انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے ایسا کچھ بیان نہیں کیا۔

جنازہ میں تیرہ لاکھ لوگوں کی شرکت:

﴿13653﴾... حضرت سَیِّدُنا ہشام بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سیّدنا فتح بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا کسی اور نے بتایا: خلیفہ نے 20 لوگ گنتے والے بھیجے تاکہ وہ شمار کریں کہ کتنے لوگوں نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ انہوں نے 13 لاکھ لوگ شمار کیے اور وہ تعداد اس کے علاوہ ہے جو ابھی سفر میں تھے۔

دس ہزار لوگ مسلمان ہو گئے:

﴿13654﴾... حضرت ورکانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: جس دن حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا

انتقال ہوا اُس دن دس ہزار یہودی، نصرانی اور مجوسی ایمان لائے۔

آپ مزید کہتے ہیں: جس دن حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہوا اُس دن چار طرح کے لوگوں مسلمانوں، یہودیوں، عیسائیوں اور آتش پرستوں نے سوگ و غم منایا۔

﴿13655﴾... حضرت سَیِّدُنا ہلال بن علاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: دو چیزیں اگر دنیا میں نہ ہوتیں تو لوگ ان کے محتاج ہوتے۔ (1) حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آزمائش کہ اگر یہ نہ ہوتی تو لوگ جَہْمِیہ ہو جاتے اور (2) حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فقہ کہ جس نے لوگوں کے لئے علم کے تالے کھولے۔

نیکیوں پر کبھی فخر نہ کیا:

﴿13656﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن معین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا کوئی نہ دیکھا۔ ہم ان کی صحبت میں 50 سال رہے اور ان پچاس سالوں میں انہوں نے کبھی اپنی نیکی اور بھلائی کے ذریعے ہم پر فخر نہ کیا۔

بڑھاپے میں بھی 150 رکعات:

﴿13657﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: میرے والد ہر دن اور رات میں 300 رکعتیں پڑھتے پھر جب کوڑے لگنے کے سبب بیمار اور کمزور ہوگئے تو ہر دن اور رات میں 150 رکعتیں پڑھتے جبکہ اس وقت آپ کی عُمْر 80 سال کے قریب تھی۔

ایک ہفتے میں دو بار ختمِ قرآن:

﴿13658﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: میرے والد روزانہ ساتواں حصہ (یعنی ایک منزل) قرآن پڑھتے اور ہر سات دنوں میں ایک قرآن پاک ختم کرتے اور یوں ہی سات راتوں میں ایک قرآن پاک ختم فرماتے اور یہ دن کی نمازوں کی تلاوت کے علاوہ ہوتا اور آپ نمازِ عشاء کے بعد کچھ دیر سو کر صبح تک نماز اور دعا میں مشغول رہتے۔

﴿13659﴾... حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن موسیٰ انصاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ مامون نے کچھ مال

محدثین میں تقسیم کرنے کے لیے بھیجا کیونکہ ان میں غریب بھی ہیں، سب نے قبول کیا لیکن حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قبول نہ کیا۔

بے اجازت لی گئی چیز واپس کرنے کا حکم:

﴾13660﴿... حضرت سَیِّدُنا ابنِ محمد بن یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر سے ایک شخص آیا اور بتایا کہ ابو عبد الرحمٰن بیمار ہیں اور مکھن کھانا چاہ رہے ہیں تو حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اصحاب میں سے کسی نے کچھ رقم دی اور کہا: ان کے لئے اس رقم سے مکھن خرید لاؤ۔ وہ شخص ایک ترکاری کے پتے پر مکھن لے آیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب اسے دیکھا تو پوچھا: یہ پتا کہاں سے لیا ہے؟ عرض کی: سبزی والے سے۔ فرمایا: کیا تم نے سبزی والے سے اس کی اجازت لی؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اسے واپس کر دو۔

﴾13661﴿... حضرت سَیِّدُنا صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: میرے والد صاحب کے لئے جب کوئی شخص دعا کرتا تو آپ فرماتے: "مومن اپنی قبر کے لئے ہی جمع کرتا ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔" میں اکثر ان کو یہ کہتے سنتا: اے **اللہ**! سلامتی فرما، اے **اللہ**! سلامتی فرما۔

شریعت کی پاسداری:

﴾13662﴿... حضرت سَیِّدُنا صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ایک شخص جسے احمد بن عبد الحکیم عطار کہا جاتا تھا وہ حضرت خَلَف مُخَرِّمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ حضرت سَیِّدُنا محدث عفان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس جایا کرتا۔ اس نے اپنے ایک بیٹے کا ختنہ کیا اور حضرت سَیِّدُنا یحییٰ، حضرت سَیِّدُنا ابو خَیْثَمَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا اور محدثین کی ایک جماعت کو بلایا اور میرے والد صاحب کو بھی دعوت دی۔ سب لوگ گئے اور ان کے بعد میرے والد صاحب بھی گئے۔ میں بھی اپنے والد صاحب کے ہمراہ تھا، جب والد صاحب پہنچے تو انہیں ایک کمرے میں بٹھایا گیا جہاں محدثین کی ایک جماعت موجود تھی جن کے ساتھ میزبان، محدث عفّان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضری دیا کرتا تھا۔ اسی مجلس میں ایک شخص تھا جس کی کنیت ابو بکر تھی اور وہ اَحْوَل کے نام سے مشہور تھا۔ اس نے میرے والد سے کہا: اے اَبُو عَبْدُ اللہ! یہاں چاندی کے برتن ہیں؟ والد صاحب نے توجہ کی تو چاندی کی کرسی دکھائی

دی، آپ کھڑے ہو گئے اور باہر نکل آئے۔ کمرے میں موجود دیگر لوگ بھی آپ کے ساتھ باہر آ گئے۔ دوسرے لوگوں نے نکلنے کی وجہ پوچھی تو بتانے پر مزید لوگ بھی باہر نکل آئے۔ میزبان کو پتا چلا تو وہ والد صاحب کے پاس پہنچا اور قسم اٹھا کر کہنے لگا: مجھے اس بات کا علم نہ تھا اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا تھا۔ وہ والد صاحب سے اندر چلنے کا کہنا لگا مگر آپ نے انکار کیا۔ پھر وہ محدث عفان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آیا اور عرض کی: اے ابو عثمان! آپ حضرت اَبُوعَبْدُ اللہ کو واپس بلا کر لائیے۔ پس انہوں نے بھی میرے والد ماجد سے بات کی مگر آپ نے آنے سے منع کر دیا، اس شخص پر گویا یہ بہت بڑی مصیبت آئی۔

دلوں کی نرمی کا راز:

﴿13663﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو حفص عُمَر بن صالح طرسوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں اور حضرت سَیِّدُنا یحییٰ جلاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جن کو ابدال کہا جاتا تھا، حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئے۔ اس وقت آپ کے پاس بوران، زہیر اور ہارون جمال موجود تھے۔ میں نے پوچھا: اے اَبُوعَبْدُ اللہ! دل کس چیز سے نرم ہوتے ہیں؟ آپ نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھ کر آنکھ سے اشارہ کیا اور کچھ دیر سر جھکائے رکھا پھر سر اٹھا کر فرمایا: بیٹا! دل حلال کھانے سے نرم ہوتے ہیں۔ میں حضرت سَیِّدُنا ابو نصر بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آیا اور عرض کی: دل کس چیز سے نرم ہوتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ ترجمۂ کنزالایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی دلوں کا چین ہے۔

(پ۱۳، الرعد: ۲۸)

میں نے عرض کی: میں اَبُوعَبْدُ اللہ کے پاس سے آیا ہوں۔ انہوں نے پوچھا: بتاؤ انہوں نے کیا کہا؟ میں نے عرض کی: وہ فرماتے ہیں کہ دل حلال کھانے سے نرم ہوتے ہیں۔ فرمایا: انہوں نے اصل بات کہی۔ پھر میں نے حضرت عَبْدُ الوہاب بن عَبْدُ الصمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی: اے ابو الحسن! دل کس چیز سے نرم ہوتے ہیں؟ انہوں نے بھی وہی آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ میں نے عرض کی: میں اَبُوعَبْدُ اللہ کے پاس سے آیا ہوں۔ یہ سن کر ان کا چہرہ خوشی سے جھوم اٹھا اور مجھ سے پوچھا: اَبُوعَبْدُ اللہ نے کیا فرمایا؟ میں نے عرض کی: وہ فرماتے ہیں کہ دل حلال کھانے سے نرم ہوتے ہیں۔ تو وہ فرمانے لگے: انہوں نے تمہیں حقیقت

بتائی، انہوں نے تمہیں حقیقت بتائی، اصل وہی ہے جو انہوں نے فرمایا، اصل وہی ہے جو انہوں نے فرمایا۔

گوشہ نشینی میں اِستقامت:

﴿13664﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: (حصولِ علم کے لیے) میرے والد ماجد نے طرسوس اور یمن کا پیدل سفر کیا اور پانچ حج کئے جن میں سے تین حج پیدل تھے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا اس نے میرے والد کو ان علاقوں میں دیکھا ہو البتہ جمعہ کو جاتے دیکھا ہو تو الگ بات ہے کیونکہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ گوشہ نشینی اختیار کرنے والے تھے اور حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بلند مرتبہ ہونے کے باوجود مستقل گوشہ نشین نہ رہتے، وہ کبھی کہیں ہوتے اور کبھی کہیں۔

بوقتِ وِصال عقل کی سلامتی:

﴿13665﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے پوچھا گیا: بوقت وصال فرشتوں کو دیکھ لینے کے بعد کیا آپ کے والد کی عقل سلامت تھی؟ فرمایا: ہاں۔ ہم انہیں وضو کرا رہے تھے اور وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے۔ مجھ سے حضرت صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہہ رہے ہیں: میری انگلیوں کا خلال کرو۔ ہم نے آپ کی انگلیوں کا خلال کر دیا تو آپ نے اشارہ کرنا بند کر دیا اور اسی وقت آپ کا وصال ہو گیا۔

مرض میں بزرگوں کی پیروی:

﴿13666﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے سن 241 ہجری میں بوَقتِ وِصال فرمایا: حضرت عَبْدُ اللہ بن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب نکالو۔ میں نے کتاب نکالی۔ فرمایا: حضرت لیث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایات سناؤ۔ میں نے پڑھنا شروع کیا کہ حضرت لیث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بیان کیا کہ ”حضرت سَیِّدُنا امام طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مرض میں کراہنے کو ناپسند کرتے تھے۔“ تو ان سے مرتے دم تک کراہنا نہ سنا گیا۔ تو جب میں نے یہ روایت اپنے والد صاحب کو سنائی تو میں نے آپ سے بھی مرض میں کراہنا نہ سنا حتی کہ وصال فرما گئے۔

بَوقتِ وِصال شیطان کا حملہ:

﴿13667﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: میرے والد کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں ان کے پاس بیٹھ گیا، اُس وقت میرے ہاتھ میں جبڑے کو باندھنے کے لیے ایک پرانا کپڑا تھا جبکہ والد صاحب پر نزع کا عالَم طاری تھا۔ آپ بے ہوش ہو جاتے تو ہم سمجھتے کہ آپ انتقال فرما گئے مگر پھر افاقہ ہو جاتا اور آپ ہاتھ سے اشارہ کر کے فرماتے: نہیں ابھی نہیں، نہیں ابھی نہیں۔ آپ نے دوبار ایسا کیا، جب تیسری بار ہوا تو میں نے عرض کی: ابا جان! آپ اس وقت کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ فرمایا: بیٹا! تم جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: شیطان لعین میرے سامنے اپنی انگلیاں چباتے ہوئے کہہ رہا ہے: "اے احمد! مجھے آزمائش میں ڈال دیا۔" اور میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ ابھی نہیں جب تک میں انتقال نہ کر جاؤں۔

موئے مبارک کی تعظیم:

﴿13668﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انہوں نے چیونٹیوں کو اپنے گھر میں روک کر رکھا اور آپ کے وصال کے بعد چیونٹیاں کالی ہو کر گھر سے نکلیں، پھر کبھی میں نے چیونٹیوں کو نہ دیکھا۔ نیز میں نے اپنے والد محترم کو دیکھا کہ رسولِ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا موئے مبارک منہ سے لگاتے، بوسہ دیتے اور دونوں آنکھوں پر رکھتے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پیالے کو پانی کے مٹکے میں دھوتے اور پھر وہ بابرکت پانی پیتے۔ میں نے آپ کو بار بار دیکھا کہ آپ زم زم شریف پیتے، اس سے شفا حاصل کرتے اور اسے اپنے ہاتھوں اور چہرے پر ملتے۔

دنیا کی آزمائش زیادہ سخت ہے:

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والد کے پاس فقر و تنگدستی کا ذکر ہوا تو میں نے انہیں یہ فرماتے سنا: "فقر خیر کے ساتھ ہے۔" میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: "میں یہ چاہتا ہوں کہ نجات پا جاؤں اور میرا معاملہ برابر سرابر ہو جائے کہ نہ میرے خلاف کچھ ہو اور نہ ہی میرے حق میں کچھ ہو۔"

نیز آپ کو یہ بھی کہتے سنا: قید و بند اور حکومتی سزا کا تعلق جسم سے تھا میں اسے برداشت کرلیتا تھا، یہ دینی آزمائش تھی لیکن اب مجھے (دنیا کی آزمائش دیکھ کر) موت کی آرزو ہونے لگی ہے کیونکہ دنیا کی آزمائش مجھ پر اُس دینی آزمائش سے زیادہ سخت ہے۔

بازار میں گھومنا پسند نہیں تھا:

﴿13669﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: میں ایک دن اپنے والد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے میرے پیروں کو دیکھا کہ نرم وملائم ہیں اور پیروں میں کسی قسم کی کوئی پھٹن نہیں۔ مجھ سے فرمانے لگے: یہ کس قسم کے پیر ہیں؟ ننگے پاؤں کیوں نہیں چلتے تاکہ تمہارے پاؤں سخت ہو جائیں۔

نیز بیان کرتے ہیں: میرے والد نے (طلب حدیث کے لئے) طرسوس کا پیدل سفر کیا۔ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ گوشہ نشینی اختیار کرنے والے تھے، آپ کو کوئی اگر دیکھتا تو مسجد میں دیکھتا، جنازے میں حاضر دیکھتا اور بیمار کی عیادت کرتے ہوئے دیکھتا اور آپ بازار میں گھومنے پھرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

طلبِ حدیث میں مَشَقَّت برداشت کرنا:

﴿13670﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابراہیم دَوْرَقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ محدث عَبْدُ الرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے یہاں سے مکہ مکرمہ آئے تو میں نے انہیں دُبلا پتلا اور بہت تھکا ماندہ پایا، میں نے کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! آپ نے حضرت عَبْدُ الرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف سفر کرنے میں بڑی مشقت برداشت کی ہے۔ آپ نے جواب دیا: ہم نے حضرت عَبْدُ الرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جو علمی استفادہ کیا ہے اس کے مقابلہ میں یہ مَشَقَّت بہت معمولی ہے۔ ہم نے اُن سے امام زُہری از سالم بن عَبْدُ اللہ از عَبْدُ اللہ بن عُمَر اور امام زُہری از سعید بن مُسَیَّب از ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی سند سے حدیثیں لکھیں۔

امام عبدُالرزاق کی شاگردی میں:

﴿13671﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا نے بیان کیا کہ میرے والد فرماتے ہیں: ہم نے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّزّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پہلی مجلس کے علاوہ زبانی احادیث مبارکہ نہیں لکھیں اور اُس کا واقعہ

کچھ یوں ہے کہ ہم رات کے وقت اُن کے پاس حاضر ہوئے، وہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے، پھر انہوں نے ہمیں 70 حدیثیں لکھوائیں۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: "اگر یہ (یعنی احمد بن حنبل) نہ ہوتے تو میں تمہیں زبانی احادیث بیان نہ کرتا۔" حضرت عبدُ الرزاق حضرت امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما کی خدمت میں 9سال رہے، وہ جو بھی بیان کرتے یہ انہیں لکھ لیتے۔ راوی مزید فرماتے ہیں: جس نے بھی امام عبدُ الرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے 80سال کی عُمر کے بعد سماع کیا تو اس کا سماع ضعیف ہے اور میرے والد کا سماع بہت پہلے کا ہے۔

علم حدیث کی مجلس میں بیہوش ہو گئے:

﴿13672﴾... حضرت سَیِّدُنا عثمان بن یحییٰ قَرْقسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: ہم حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں موجود تھے۔ مجلس میں کافی بھیڑ تھی جس کی وجہ سے امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو گرمی لگی اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ وہاں موجود زَکَریا نامی شخص جو حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت کرتا اور انہیں مجلس تک لاتا۔ وہ حضرت سَیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہنے لگا: آپ حدیث بیان کر رہے ہیں اور لوگوں میں سے بہترین شخص حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: پانی لاؤ۔ پس آپ کے گھر سے پانی کا ایک کوزہ لایا گیا، آپ نے فرمایا: اسے احمد پر ڈالو۔ جب اُن کو پانی کی ٹھنڈک محسوس ہوئی تو انہوں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے ہاتھ سے پانی سے بچنے لگے اور آپ کو افاقہ ہوا۔ اُس وقت حضرت سَیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ حدیث کی مجلس ختم کر دی اور اٹھ کر تشریف لے گئے۔

کم واسطوں والی سند کی ترغیب:

﴿13673﴾... حضرت سَیِّدُنا موسیٰ بن حِزام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب سماعت کرنے جاتا تھا۔ ایک دن پُل کے پاس مجھے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملے اور پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: ابو سلیمان جُرجانی کے پاس۔ فرمایا: تم پر تعجب ہے کہ تم حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک تین واسطوں والی حدیث چھوڑ کر حضرت سَیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مزید تین واسطوں والی روایات میں لگے ہوئے ہو۔ میں نے

کہا: اے اَبُوعَبْدُ اللہ! ایسا کیسے ؟ فرمایا: حضرت سَیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ واسط شہر میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ "ہمیں حضرت سَیِّدُنا حُمید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے حدیث بیان کی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں۔" جبکہ حضرت ابو سلیمان جُرجانی یہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن حسن نے حضرت سَیِّدُنا امام ابو یوسف سے اور انہوں نے حضرت سَیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے روایت کیا۔ میرے دل میں ان کی یہ بات بیٹھ گئی۔ میں نے اسی وقت کشتی کرائے پر لی اور واسط کے سفر پر روانہ ہو گیا اور وہاں حضرت سَیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حدیث سماعت کی۔

خواب میں امام احمد کی پیروی کا حکم:

﴾13674﴿... حضرت سَیِّدُنا امام ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ ایک خصی شخص مسجد طرسوس کے محراب سے نکلا اور کہنے لگا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میرے بعد ان کی پیروی کرو، احمد بن حنبل اور اُس نے ایک دوسرے شخص کا نام بھی لیا جو میں بھول گیا۔ میں نے طرسوس میں ایک شخص سے خواب بیان کیا تو اس نے خصی شخص کی تعبیر فرشتہ سے کی (یعنی خواب میں نظر آنے والا فرشتہ تھا)۔

فضول بحث سے اجتناب:

﴾13675﴿... حضرت سَیِّدُنا عبد بن حُمید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم بغداد کی مسجد میں تھے، جہاں محدثین آپس میں حدیث کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جوان تھے مگر پھر بھی ان سب کے مرجع تھے۔ ابو سعید نامی ایک بلخی بوڑھا آیا اور آپ سے قریب ہوا اور کسی چیز کے بارے میں پوچھا، آپ نے جواب دیا۔ بوڑھے نے آپ سے بحث کرنا چاہی مگر چونکہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت کم کلام کرتے تھے لہٰذا تردید کرنے کے بجائے سیدھے ہاتھ سے اُسے دُور ہونے کا اشارہ کیا، آپ کے ساتھی سمجھ گئے کہ اس بوڑھے نے کوئی فضول سوال کیا ہے۔ پھر حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ابو سعید بلخی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فُلاں! ہماری یہ مجلس رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی احادیثِ مُبارکہ کے مذاکرے کی مجلس ہے اور جو تم چاہتے ہو اس کے لئے ابن ابی دؤاد فلسفی کے پاس چلے جاؤ۔

موت دیکھ کر بھی علم دین میں مصروف:

﴿13676﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حاکم وقت کے سامنے پیش کیا گیا تو لوگ آپ کو ڈرانے لگے۔ اس وقت دو شخصوں کی گردنیں بھی ماری گئیں تھیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہاں ابو عبدُ الرحمٰن شافعی کو دیکھا تو پوچھا: تمہیں حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مسح کے حوالے سے کیا یاد ہے؟ ابنِ ابی دُؤاد معتزلی کہنے لگا: اس شخص کو دیکھو اسے گردن مارنے کے لئے پیش کیا جانے والا ہے اور یہ فقہ میں گفتگو کر رہا ہے۔

خواب میں افضل ہونے پر تنبیہ:

﴿13677﴾... حضرت سَیِّدُنا ثابت بن احمد بن شبویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں یہ خیال کرتا تھا کہ میرے والد احمد بن شبویہ کو جہاد، مسلمان قیدی چھڑانے اور اسلامی سرحدوں پر پہرہ دینے کی وجہ سے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نے اپنے بھائی عبدُاللہ سے پوچھا: آپ کے نزدیک امام احمد بن حنبل اور احمد بن شبویہ میں سے کون افضل ہے؟ انہوں نے کہا: احمد بن حنبل۔ میں نے ان کی بات قبول نہ کی اور اپنے والد احمد بن شبویہ کے معاملات پسند کرتے ہوئے اس بات کا انکار کر دیا۔ پھر ایک سال کے بعد میں نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جن کے ارد گرد لوگ بیٹھے ہیں اور ان کی باتیں سن رہے اور ان سے سوالات کر رہے ہیں۔ میں بھی پاس بیٹھ گیا، جب وہ کھڑے ہوئے تو میں ان کے پیچھے ہولیا۔ میں نے عرض کی: مجھے احمد بن حنبل اور احمد بن شبویہ کے بارے میں بتایئے کہ ان میں سے آپ کے نزدیک کون افضل اور اعلیٰ ہے؟ فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ! احمد بن حنبل آزمائش میں مبتلا ہوئے تو صبر کیا جبکہ احمد بن شبویہ تو عافیت میں رہے۔ کیا آزمائش میں صبر کرنے والا عافیت والے کی طرح ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ان دونوں کے درمیان بہت فاصلہ ہے۔

20سال کی معذوری دور ہو گئی:

﴿13678﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابی حرارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: میری ماں 20سال سے چلنے پھرنے سے معذور تھی۔ انہوں نے ایک دن مجھ سے کہا: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس جاکر عرض

کرو کہ وہ میرے لئے دُعا کریں۔ میں ان کے گھر پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ دروازے کے پاس ہی موجود تھے مگر دروازہ نہ کھولا اور پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں یہیں کا رہنے والا ہوں، میری ماں کافی عرصہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے، انہوں نے مجھے آپ سے دعا کروانے بھیجا ہے کہ آپ ان کے لیے **اللہ** پاک سے صحت کی دعا کر دیں۔ وہ کچھ خفا ہوئے اور فرمایا: "ہم اس بات کے زیادہ حاجت مند ہیں کہ تم ہمارے لیے **اللہ** پاک سے دعا کرو۔" میں جانے کے لیے پلٹا تو آپ کے گھر سے ایک بڑھیا نکلی اور کہا: اَبُوعَبْدُاللہ سے ابھی تم نے گفتگو کی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ بڑھیا نے کہا: میں انہیں دیکھ کر آ رہی ہوں کہ وہ **اللہ** پاک سے تمہاری والدہ کے لئے دُعا کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں: میں فوراً گھر آیا اور دروازے پر دستک دی تو میری ماں اپنے پیروں پر چل کر آئی اور دروازہ کھول کر کہا: **اللہ** پاک نے مجھے صحت وعافیت عطا فرمائی ہے۔

اچھے خواب اور بشارتیں

خواب میں لوگوں کی امامت:

﴿13679﴾... حضرت سَیِّدُنا صدقہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ میں میدانِ عرفات میں ہوں اور لوگ نماز کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: لوگ نماز کیوں نہیں پڑھ رہے؟ انہوں نے بتایا: وہ امام کا انتظار کر رہے ہیں۔ اتنے میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

حضرت سَیِّدُنا محمد بن اسحاق ثقفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا صدقہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اہلِ کوفہ کے مذہب پر چلتے تھے لیکن اس واقعہ کے بعد جب ان سے کچھ پوچھا جاتا تو وہ کہتے: امام (یعنی احمد بن حنبل) سے پوچھو۔

﴿13680﴾... حضرت سَیِّدُنا عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا: مجھے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا: وہ صدیق ہیں۔

سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت کا ذریعہ:

﴿13681﴾... حضرت سَیِّدُنا بلال خواص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ حضرت سَیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا:

انہوں نے اپنے بعد اپنا مثل نہ چھوڑا۔ میں نے عرض کی: حضرت سیّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ صدیق ہیں۔ میں نے عرض کی: حضرت سیّدُنا ابو ثور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ حق کے طلبگار ہیں۔ میں نے عرض کی: وہ کون سا ذریعہ ہے جس کی بدولت مجھے آپ کی زیارت ہوئی؟ فرمایا: اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی کی بدولت۔

﴿13682﴾... حضرت سیّدُنا اسحاق بن حکیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے کاندھوں کے درمیان نور کی دو سطروں میں یہ لکھا ہوا ہے:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۳۷﴾ (پ۱، البقرۃ: ۱۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب عنقریب **اللہ** ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی ہے سنتا جانتا۔

اللہ پاک سے بیعت:

﴿13683﴾... حضرت سیّدُنا اسحاق مدائنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ حجرِ اسود پھٹ گیا اور اس میں سے ایک جھنڈا نکلا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ جواب ملا: حضرت سیّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **اللہ** پاک سے بیعت کی ہے۔ یہ وہی دن تھا جس میں حضرت سیّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کوڑے مارے گئے۔

لوگوں کو مُہر لگانے والے:

﴿13684﴾... حضرت سیّدُنا عَبْدُ اللہ بن ابی داود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے علی بن سہیل بجستانی مُرجی سے کہا: تم اپنا عقیدہ چھوڑ دو۔ اُس نے کہا: میں تمہارے کہنے پر حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قول سے رجوع نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا: کیا تم نے حضرت سیّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا ہے؟ کہا: میں نے انہیں خواب میں دیکھا ہے۔ میں نے کہا: کیسے دیکھا؟ کہا: میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی اور لوگ ایک پُل کے پاس جا رہے ہیں۔ پُل سے اسی شخص کو گزرنے دیا جا رہا ہے جو انگوٹھی لے کر آ رہا ہے۔ ایک جانب ایک شخص کھڑا ہے جو لوگوں کو مہر لگا رہا ہے اور انہیں انگوٹھی دے رہا ہے۔ جو شخص انگوٹھی لے کر آتا ہے وہ پُل سے

گزر جاتا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں جو لوگوں کو انگوٹھیاں دے رہے ہیں۔ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔

سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کا سلام:

﴿13685﴾... حضرت سیِّدُنا سَلَمہ بن شَبِیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم خلیفہ مُعْتَصِم کے زمانہ میں حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے آکر پوچھا: تم میں احمد بن حنبل کون ہیں؟ ہم تو خاموش رہے اور اسے کچھ جواب نہ دیا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں احمد ہوں، تمہیں کیا کام ہے؟ اُس نے کہا: میں خشکی اور سمندر کا 1200 میل کا فاصلہ طے کرکے آیا ہوں۔ میں جمعہ کی رات سویا ہوا تھا کہ میرے خواب میں کسی نے آکر کہا: کیا تم احمد بن حنبل کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا: بغداد جاؤ اور ان کے بارے میں پوچھو اور جب ان سے ملاقات ہو تو ان سے کہنا: حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام تمہیں سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ "آپ نے اپنی جان پر **اللہ** پاک کے لئے جو صبر کیا ہے اس کی وجہ سے **اللہ** پاک اور فرشتے آپ سے راضی ہیں۔" ایک روایت میں یہ بھی ہے: اُس شخص کی بات سن کر حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یعنی جو **اللہ** پاک چاہے اور نیکی کرنے کی طاقت **اللہ** پاک کی طرف سے ہے)، کیا تمہیں اس کے علاوہ کوئی کام ہے؟ اس نے کہا: میں بس اسی لئے آیا تھا۔ یہ کہہ کر وہ واپس لوٹ گیا۔

نورانی سواری پر سوار:

﴿13686﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن الجُلُد الدَّعا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس دن حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا وہ جمعہ کا دن تھا۔ میں واپس ہوا اور جب سونے لگا تو میں نے دعا کی: "اے **اللہ**! آج کی رات مجھے خواب میں امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت نصیب فرما۔" تو میں نے خواب میں ان کی زیارت کی، گویا وہ آسمان وزمین کے درمیان نور کی ایک عمدہ سواری پر سوار ہیں اور ان کے ہاتھ میں نور کی لگام ہے۔ میں نے اپنا ہاتھ لگام پر مارا اور اسے پکڑ لیا تو انہوں نے فرمایا: خبر مُعاینہ کی طرح نہیں ہوتی۔ میں نے لگام چھوڑی اور میری آنکھ کھل گئی۔

صدیقین کے ساتھ:

﴿13687﴾... حضرت سیِّدُنا حُبَیْش بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں خواب میں حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مُشَرَّف ہوا تو عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ! امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کیاحال ہے؟ ارشاد فرمایا: ابھی حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام آتے ہیں ان سے پوچھ لینا۔ جب حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام آئے تو میں نے عرض کی: یا نبی اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کیاحال ہے؟ انہوں نے فرمایا: انہیں آسانی اور مشکل میں آزمایا گیا تو انہیں صدیق پایا گیا لہٰذا انہیں صِدِّیْقِین کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔

جنت میں ناز سے چلنا:

﴿13688﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن جعفر مَروزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا وہ بڑے ناز سے چل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اَبُوعَبْدُ اللہ! یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا: یہ جنت میں اہلِ جنت کی چال ہے۔

﴿13689﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن جعفر مَروزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا، وہ سبز رنگ کے دو حُلّے پہنے ہوئے تھے، پیروں میں سرخ سونے کے جوتے تھے جن کے تسمے سبز زمرد کے تھے، سر پر جواہر سے سجا تاج تھا اور وہ بڑے ناز سے چل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اَبُوعَبْدُ اللہ! آپ ناز سے چل رہے ہیں، یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا: یہ دارُ السَّلام یعنی جنت میں عبادت گزاروں کی چال ہے۔

سر پر نورانی تاج:

﴿13690﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن جعفر مروزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا، آپ نے دو سبز حُلّے پہنے ہوئے تھے، پیروں میں سبز زُمُرُّد کے تسموں والے سرخ سونے کے جوتے تھے، سر پر جواہر سے سجا نورانی تاج تھا اور وہ بڑے ناز و انداز سے چل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: میرے پیارے اَبُوعَبْدُ اللہ! یہ کیسی چال ہے؟ میں نے یہ چال آپ میں نہ دیکھی۔ ارشاد فرمایا: یہ

جنت میں اہلِ جنت کی چال ہے۔ میں نے عرض کی: پیارے اَبُوعَبْدُ الله! یہ آپ کے سر پر تاج کیسا ہے؟ فرمایا: الله پاک نے مجھے بخش دیا، مجھے جنت میں داخل کیا، اپنے دستِ قدرت سے میرے سر پر تاج رکھا، اپنا دیدار مجھے مُباح کر دیا اور مجھ سے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر یہ انعام اس لیے کیا کیونکہ تم نے کہا کہ میرا کلام مخلوق نہیں ہے۔

بزرگوں پر اِنعاماتِ باری تعالیٰ:

﴿13691﴾... حضرت سَیِّدُنا اَبُوعَبْدُ الله ابنِ خُزیمہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو مجھے بڑا صدمہ ہوا۔ رات سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بڑے ناز سے چل رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا: یہ دارُ السلام میں خُدام کی چال ہے۔ میں نے پوچھا: الله پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: الله پاک نے مجھے بخش دیا، میری طرف توجہ فرمائی، مجھے سونے کے جوتے پہنائے اور مجھ سے ارشاد فرمایا: اے احمد! یہ تیرے لئے میرے کلام قرآن کو غیر مخلوق کہنے کا صلہ ہے۔ پھر فرمایا: اے احمد! مجھ سے وہی دعا کر جو تجھے سفیان ثوری سے پہنچی ہے اور جسے تو دنیا میں کیا کرتا تھا۔ میں نے دعا کی: "یَا رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ بِقُدْرَتِكَ فَبِقُدْرَتِكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ لَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ وَاغْفِرْ لِیْ کُلَّ شَیْءٍ یعنی اے میرے رب! ہر چیز تیری قدرت میں ہے، تیری قدرت کا وسیلہ تو مجھ سے کچھ نہ پوچھ اور میرا ہر گناہ بخش دے۔" الله پاک نے فرمایا: اے احمد! یہ رہی جنت، اٹھ اور اس میں داخل ہو جا۔ میں جنت میں گیا تو حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو دیکھا کہ ان کے دو سبز پر ہیں اور وہ جنت کے ایک درخت سے دوسرے پر اُڑتے پھرتے ہیں اور یہ پڑھتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ (پ۲۴، الزمر: ۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں الله کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: عبد الوہاب وَرَّاق کا کیا ہوا؟ فرمایا: میں انہیں نور کے سمندر میں چھوڑ آیا ہوں جہاں وہ خالص نور میں اپنے ربِّ غفور کی زیارت کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: حضرت سَیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: واہ واہ، بِشر جیسا کون ہو سکتا ہے، میں نے ان کو ربِّ جلیل کی

بارگاہ میں دیکھا اور ان کے آگے کھانے کا دستر خوان بچھا ہے اور اللہ پاک ان کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہا ہے: اے (دنیا میں) نہ کھانے والے کھا، اے نہ پینے والے پی اور اے آسودہ نہ رہنے والے خوشحال رہ۔

جنازہ میں شُہدا اور آسمان والوں کی شرکت:

﴿13692﴾... حضرت سَیِّدُنا مجمع بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارا ایک پڑوسی تھا جو قزوین میں شہید ہو گیا تھا۔ جس رات حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہوا اس کی صبح شہید ہونے والے پڑوسی کا بھائی ہمارے پاس آیا اور بتایا: میں نے رات بڑا عجیب خواب دیکھا ہے کہ میرا بھائی اچھی صورت میں گھوڑے پر سوار ہے تو میں نے اس سے پوچھا: کیا تم قزوین میں شہید نہیں ہو گئے تھے؟ اس نے جواب دیا: اللہ پاک نے شہدا اور آسمان والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جنازے میں شریک ہوں اور میں بھی ان میں سے ایک ہوں جسے حاضری کا حکم ملا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے اس رات کا حساب لگایا تو یہ وہی رات تھی جس میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہوا تھا۔

﴿13693﴾... محدث حضرت سَیِّدُنا حجاج بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں اپنے چچا کو دیکھا جنہوں نے حضرت سَیِّدُنا ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حدیثیں لکھی تھیں۔ میں نے ان سے امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: وہ حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے اصحاب میں سے ہیں۔

جنتی پھل کھانے میں مصروف ہیں:

﴿13694﴾... حضرت سَیِّدُنا یعقوب بن عَبْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں حضرت سَیِّدُنا سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اس نے مجھے اپنے دیدار کی اجازت عطا فرمائی۔ پھر میں نے پوچھا: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل اور حضرت سَیِّدُنا احمد بن نصر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کا کیا ہوا؟ فرمایا: وہ دونوں جنت میں پھل کھانے میں مصروف ہیں۔

مُلاقات سے پہلے خواب میں زیارت:

﴿13695﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عبدُ الرحمٰن بن صباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں

ایک اونچی جگہ پر ہوں اور میرے سامنے دو آدمی رو رہے ہیں۔ ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے: حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھی کو مقامِ ہجر میں پکڑ لیا گیا ہے۔ دوسرا کہنے لگا: وہ لوگ اُن پر جرأت نہیں کریں گے۔ اسی دوران دور سے ایک آدمی آتا دکھائی دیتا ہے جس کا سر اور داڑھی رنگا ہوتا ہے۔ اسے دیکھ کر اُن میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے: یہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے ہم نشین ہیں، ان سے پوچھتے ہیں۔ جب قریب آتے ہیں تو وہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہوتے ہیں۔ میں اونچی جگہ پر موجود اپنی بائیں جانب دیکھتا ہوں تو وہاں حضرت سیِّدُنا ابن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کھڑے دکھائی دیتے ہیں جو اپنی داڑھی کو جھٹک رہے تھے اور ان کی داڑھی زرد رنگ کی تھی۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: ناپاکیوں کے بیٹوں اور گندگیوں کی اولاد کا اس (یعنی امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) سے کیا مقابلہ؟ اِس کے بارے میں ان کی باتوں کی کوئی حیثیت نہیں اور نہ ہی یہ اس پر قوت پا سکیں گے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی، میں نے یہ خواب حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھنے سے پہلے دیکھا تھا پھر جب میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا تو جیسا میں نے انہیں خواب میں دیکھا تھا وہ بالکل اسی طرح تھے۔

امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اَبدال میں سے تھے:

﴿13696﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ہیثم بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حمدون برذعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث لکھنے کے لئے حضرت سیِّدُنا امام ابو زُرعہ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئے۔ گھر میں داخل ہوئے تو وہاں بہت سارے برتن اور کثیر سامان دیکھا جو اصل میں آپ کے بھائی کا تھا۔ حضرت سیِّدُنا حمدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ دیکھا تو واپس لوٹ جانے اور آپ سے حدیث نہ لکھنے کا ارادہ کر لیا (یہ سوچ کر کہ اتنے بڑے بزرگ اور اتنا سامان دنیا)۔ جب رات ہوئی تو انہوں نے خواب دیکھا کہ گویا وہ پانی کے گڑھے کے قریب ہیں اور انہوں نے پانی میں کسی کا سایہ دیکھا جو کہہ رہا تھا: تم ہی ہو جو امام ابو زُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو چھوڑنا چاہتے ہو۔ تمہیں خبر بھی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابدال میں سے تھے پھر جب ان کا وصال ہو گیا تو **اللہ** پاک نے ان کی جگہ حضرت امام ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مقرر کر دیا۔

سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی گواہی:

﴿13697﴾... نیک اور پرہیزگار شخص حضرت سیِّدُنا عمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں حضور نبی

کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی تو عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔ پھر میں نے حضرت سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا تو عرض کی: مجھے حضرت سَیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں بتایئے۔ فرمایا: جس دن ان کا انتقال ہوا اُس دن روئے زمین پر ان سے بڑا کوئی متقی نہیں تھا۔ میں نے عرض کی: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں بتایئے۔ فرمایا: وہ صدیق ہیں۔ میں نے عرض کی: حسین کرابیسی کے بارے میں بتایئے۔ انہوں نے حسین کرابیسی کی بہت زیادہ مذمت کی، قریب تھا کہ وہ اُسے اسلام ہی سے خارج قرار دے دیتے۔ میں نے عرض کی: مجھے قرآن کے بارے میں بتایئے۔ فرمایا: یہ **اللہ** پاک کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: مجھے نبیذ[1] کے بارے میں بتایئے؟ فرمایا: لوگوں کو اس سے روکا جائے۔ میں نے عرض کی: وہ نہیں مانتے۔ فرمایا: جس نے مانا اس نے مانا اور جو نہ مانے اسے چھوڑ دو۔

زبانِ نبوی سے بشارت:

﴿13698﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرزاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں خواب میں حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کی: آپ حضرت بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ اپنے زمانے میں سب سے بہتر ہیں۔ میں نے عرض کی: حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ صدیق ہیں۔

اَعْلٰی عِلِّیِّیْن میں:

﴿13699﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرزاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دیکھا کہ وہ جنت میں ہیں اور میں نے حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: وہ اعلیٰ علیین میں ہیں۔

---

[1]... حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "نبیذ عموماً کھجور کے شربت (زلال) کو کہتے ہیں کہ رات کو کشمش یا کھجوریں پانی میں بھگو دی جاتی ہیں۔ صبح کو وہ پانی نتھار کر پیا جاتا ہے اسے نبیذ کہتے ہیں۔ یہ بہت ہی مقوی اور زود ہضم ہوتا ہے۔ یہ حلال ہے بشرطیکہ خدشہ کو نہ پہنچے اگر بہت روز تک رکھا رہے تو جھاگ چھوڑ دیتا ہے اور نشہ آور ہے۔ اب حرام ہو جاتا ہے کہ فرمایا گیا کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔" (مراۃ المناجیح، ۶/۸۱)

بارگاہِ الٰہی میں ذکر کرنے والوں کا مقام:

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر بن حماد مُقری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسجد خیف میں سویا ہوا تھا کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرت بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ ارشاد فرمایا: انہیں جنت کے بیچ میں ٹھہرایا گیا ہے۔ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں بتایئے۔ ارشاد فرمایا: کیا ابنِ عُمَر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) نے یہ حدیث بیان نہیں کی: بے شک **اللہ** پاک جب ذکر والوں کو جنت میں داخل کرتا ہے تو انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے[1]۔

امام الانبیا سے مُصافحہ و مُعانقہ کا شرف:

﴿13700﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن خُرَّزاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے پڑوسی نے خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اترا جس کے پاس سات تاج تھے۔ اس نے دنیا والوں میں سب سے پہلے جسے تاج پہنایا وہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے پھر اس نے حضرت سَیِّدُنا صدقہ بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو تاج پہنایا۔

حضرت سَیِّدُنا احمد بن محمد بن عَبْدُ الحمید کوفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے یہ خواب حضرت سَیِّدُنا صدقہ بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سنایا تو انہوں نے مجھے ایک اور خواب بیان کیا کہ خواب دیکھنے والے نے یہ دیکھا حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوسرے پُل کے پاس کھڑے ہیں اور جس نے سب سے پہلے آپ سے مصافحہ اور معانقہ کیا وہ امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔

اُمّت کے پیشوا اور رہنما:

﴿13701﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عُمَر بن یُونُس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کو دیکھا جن کی کنیت اَبُوْعَبْدُ اللہ تھی اور وہ سِجِسْتان سے تعلق رکھتے تھے اور اُن کی فضیلت اور دینداری مشہور تھی۔

---

[1]... یہاں لفظ ضحک استعمال ہوا ہے: "ضحک کے معنی ہیں ہنسنا، رب تعالیٰ کے لئے یہ ناممکن ہے اس لئے بعض شارحین نے اس کے معنی کئے ہیں خوش ہونا، راضی ہونا پسند فرمانا۔" (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۲۳)

انہوں نے ہمیں بتایا: میں نے حضور نبی مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے اس زمانے میں آپ نے اپنی امت میں سے کسے مقرر فرمایا جس کی ہم اپنے دین میں پیروی کریں۔ ارشاد فرمایا: تم احمد بن حنبل کی پیروی کرو۔

﴿13702﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن ایوب مَقْدِسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کپڑا اوڑھے آرام فرما ہیں جبکہ امام احمد بن احمد اور امام یحییٰ بن معین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا آپ سے مکھیاں دور کر رہے ہیں۔[1]

صبر کرنا تمہارے لئے جنت ہے:

﴿13703﴾... خُراسان کی ایک صاحبِ فضیلت شخصیت حضرت سَیِّدُنا ابو خُطَیط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور آپ کے بعض ساتھیوں کو کوڑے مارنے سے قبل قید میں رکھا گیا، حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رات ہوئی تو میرے ساتھ والے سو گئے جبکہ میں اپنے بارے میں فکر مند تھا، اسی دوران ایک لمبا شخص لوگوں کو پھلانگتے ہوئے میرے قریب آگیا اور بولا: کیا تم احمد بن حنبل ہو؟ میں خاموش رہا۔ اس نے دوبارہ پوچھا، میں پھر چپ رہا، اُس نے تیسری بار کہا: کیا تم اَبُوْعَبْدُاللہ احمد بن حنبل ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: "صبر کرنا، تمہارے لئے جنت ہے۔" جب مجھے کوڑے کی تکلیف پہنچی تو مجھے اس کی بات یاد آگئی۔

کلامِ الٰہی کے مخلوق نہ ہونے پر سب کی گواہی:

﴿13704﴾... حضرت سَیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھتیجے حضرت سَیِّدُنا ابو یوسف یعقوب بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن دنوں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آزمائش میں مبتلا تھے ان ہی ایام

---

[1]... اس خواب کی تعبیر خود امام یحییٰ بن معین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے خواب دیکھا کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں اور امام یحییٰ بن معین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سر کے پاس کھڑے مکھیاں ہٹا رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ شخص امام یحییٰ بن معین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: ہم چونکہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کی احادیث) سے جھوٹ دور کرتے ہیں اس لئے تم نے ایسا دیکھا۔ (ابن عساکر، ۶۵/۲۱)

میں ایک دن میں نے یہ خواب دیکھا: ایک شخص آیا جس پر بغیر آستین کا اونی جبہ تھا۔ میں نے اس سے کہا: تم کون ہو؟ کہا: میں موسیٰ بن عمران (عَلَیْہِ السَّلَام) ہوں۔ میں نے عرض کی: آپ وہ ہی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہیں جن سے **اللہ** پاک نے کلام کیا اور اُس کے اور آپ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں تھا۔ میں اسی حالت میں تھا کہ چھت سے ایک آدمی اترا جس نے دو عمدہ جبے پہنے ہوئے تھے اور اس کے بال گھنگریالے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ پھر حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں ہی وہ موسیٰ ہوں جس سے **اللہ** پاک نے کلام فرمایا جبکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں تھا۔ یہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، تمہارے نبی حضرت سَیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، احمد بن حنبل، آسمان اٹھانے والے فرشتے اور تمام فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ ”قرآن **اللہ** پاک کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے۔“

تابعی بزرگ کے برابر رُتبہ:

﴿13705﴾... حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پڑوسی حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر محمد بن فَرَج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو قید، ظلم اور کوڑوں کی سزا میں مبتلا کیا گیا تو مجھے اس کا بہت صدمہ پہنچا۔ ایک دن خواب میں مجھ سے کسی نے کہا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ بارگاہِ الٰہی میں امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا رُتبہ تابعی بزرگ ابو سَوَّار عَدَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے برابر ہو۔ کیا تم حضرت ابو سَوَّار کا واقعہ بیان نہیں کرتے؟ میں نے کہا: ہاں بیان کرتا ہوں۔ اُس نے کہا: تو بے شک امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **اللہ** پاک کے ہاں اسی مرتبہ پر فائز ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر محمد بن فَرَج، حضرت سَیِّدُنا علی بن عاصم سے، وہ حضرت سَیِّدُنا بسطام بن مسلم سے اور وہ حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے روایت کرتے ہیں: ایک سرکش حاکم نے حضرت سَیِّدُنا ابو سَوَّار عَدَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بلا کر اپنے کسی دینی معاملہ کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے اپنے علم کے مطابق اسے جواب دیا مگر وہ جواب اُس کے موافق نہ تھا تو وہ بولا: اگر یہ مسئلہ ٹھیک نہیں تو تم دینِ اسلام سے بری ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تو پھر میں کس دین میں جاؤں گا؟ اس نے کہا: اچھا اگر یہ مسئلہ ٹھیک نہیں تو تمہاری بیوی کو طلاق۔ آپ نے فرمایا: پھر میں رات کہاں گزاروں گا؟ پس اس ظالم نے آپ کو چالیس کوڑے مارے۔ حضرت سَیِّدُنا

حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بخدا ایہ کوڑے بارگاہِ الٰہی میں رائیگاں نہیں جائیں گے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں اپنا مذکورہ خواب سنایا تو آپ بہت خوش ہوئے۔

اللہ پاک کے لئے غَضَب و غُصَّہ:

﴿13706﴾... حضرت سَیِّدُنا ابُومَعْمَر قُطَیْعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آزمائش کے ایام میں ہمیں شاہی دربار میں پیش کیا گیا، حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی لائے گئے۔ آپ نے جب لوگوں کو آتے دیکھا تو آپ کی گردن کی رگیں پھول گئیں، آنکھیں سرخ ہو گئیں اور وہ نرمی جو آپ میں تھی غائب ہو گئی۔ میں نے دل میں کہا: آپ کا یہ غضب و غصہ اللہ پاک کے لئے ہے۔ بہرحال میں نے آپ کی یہ حالت دیکھ کر کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! آپ خوش ہو جائیں کہ ہمیں حضرت سَیِّدُنا ابو سلمہ بن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے حوالے سے یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے جب کسی کے دینی معاملہ کو چھیڑا جاتا تو اس کی آنکھیں (غصہ سے) گھوم رہی ہوتیں گویا وہ مجنون ہو۔

تین میں سے ایک معاملہ ہو گا:

﴿13707﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دورانِ قید حضرت سَیِّدُنا امام اَبُوعَبْدُ اللہ احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اگر آپ مجھے خلیفہ کے سامنے کمزور یا جھکتا دیکھیں تو آپ کمزور نہ پڑنا کیونکہ آپ میری طرح نہیں ہیں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: تم خوش ہو جاؤ، تمہارے ساتھ تین میں سے ایک معاملہ ہو گا: (۱) یا تو تمہارا بادشاہ سے سامنا ہی نہیں ہو گا (۲) یا تمہارا اس سے سامنا ہو گا اور تم اسے جھٹلاؤ گے تو وہ تمہیں قتل کر دے گا اور تم افضل شہدا میں سے ہو گے (۳) یا پھر تم اُس سے سامنا ہونے پر اس کی تصدیق کر دو گے تو اس کے اور تمہارے درمیان اللہ پاک کی ذات ہو گی[1]۔

---

[1]... تیسری صورت میں شاید اکراہِ شرعی مراد ہے جو یہ ہے کہ "اگر جان سے مار ڈالنے یا جسم کے کسی عضو کو ضائع کر دینے کی صحیح دھمکی دے کر کسی سے کہا جائے کہ اللہ پاک کا انکار کر یا معاذ اللہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گالی دے تو اس کو اجازت ہے کہ اس بات کا اظہار کر دے جو اُسے (ظالم کی طرف سے) حکم دیا گیا اور توریہ کرے۔ پس اگر اس نے (ظالم کے کہنے کے

بادشاہِ وقت سے نجات کی دعا قبول ہو گئی:

﴿13708﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن غسّان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خلیفہ مامون کے پاس لے جانے کے لئے مجھے اور حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک کجاوہ میں سوار کیا گیا۔ ہم جب مقام عانہ کے قریب پہنچے تو امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میرا خیال ہے کہ آج کی رات ہی رجاء نامی داروغہ آجائے گا۔ اگر وہ آجائے اور میں سویا ہوا ہوں تو تم مجھے جگا دینا اور اگر تم سو رہے ہو اور میں جاگ رہا ہوں تو میں تمہیں جگا دوں گا۔ ابھی ہم چل رہے تھے کہ کسی نے کجاوہ کھٹکھٹایا، امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جھانکا تو ایک شخص تھا جسے آپ شکل سے جانتے تھے۔ وہ شہروں اور قصبوں سے دور رہتا تھا اور اس نے بغیر آستین والا جبہ پہنا ہوا تھا جسے اس نے گردن پر باندھ رکھا تھا۔ اُس نے کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! بے شک اللہ پاک نے آپ کو مسلمانوں کا نمائندہ منتخب کیا ہے، دیکھئے! آپ مسلمانوں کے لئے نحوست والا نمائندہ مت بنئے گا۔ یاد رکھئے! لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں، وہ وہی کہیں گے جو آپ کہیں گے۔ جان لیجئے! اس آزمائش اور جنت کے درمیان موت ہے۔ پھر جب ہم مقام بذندون پر پہنچے تو امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے احمد بن غسان! میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں، اسے اپنے پلے باندھ لو کہ اللہ پاک سے خوشی اور تکلیف میں ڈرتے رہنا اور تنگی اور خوشحالی میں اس کا شکر ادا کرنا۔ اگر اس شخص (یعنی مامون) نے ہمیں بلایا اور ہمیں قرآن پاک کو مخلوق کہنے کا کہا تو تم نہ کہنا اور اگر بالفرض میں نے کہہ بھی دیا تو تم میری جانب مائل نہ ہونا۔ پھر آپ نے اللہ پاک کے اس فرمان کا مطلب بیان فرمایا:

وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ ترجمۂ کنزالایمان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

(پ۱۲، ھود: ۱۱۳)

انہوں نے میری کم عمری اور دل کی مضبوطی و ثابت قدمی پر حیرت کا اظہار کیا۔ کہتے ہیں: ہمیں وہاں زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایک خادم آیا اور اپنے چہرے سے آنسو پونچھتے ہوئے کہنے لگا: اَبُوعَبْدُ اللہ! مجھے یہ بات تکلیف سے کہنا پڑ رہی ہے کہ خلیفہ مامون نے ایک تلوار میان سے کھینچ لی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہ کھینچی تھی

مطابق) ظاہر کر دیا اس حال میں کہ اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اگر صبر کرے یہاں تک کہ شہید کر دیا جائے اور کفر کو ظاہر نہ کرے تو اس کو اللہ کریم کے ہاں اجر ملے گا۔" (ھدایہ، کتاب الاکراہ، ۲/ ۲۷۳ ملخصاً)

اور قتل کے لئے چمڑے کا فرش بچھا دیا گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہ بچھایا گیا اور وہ کہتا ہے: میری رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرابت کی قسم! میں احمد اور اس کے ساتھی کو نہیں چھوڑوں گا جب تک وہ یہ نہ کہہ دیں کہ قرآن مخلوق ہے۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یوں دعا کی: "الٰہی! تیرے حلم کے سبب یہ فاسق وفاجر بادشاہ دھوکے میں پڑا ہے حتّٰی کہ اب وہ تیرے دوستوں کو بھی قتل کرنے اور مارنے کی جرأت کر رہا ہے۔ خدایا! اگر تیرا کلام قرآن مجید غیر مخلوق ہے تو اس کی تکلیف واذیت کے مقابلے میں ہمیں کافی ہو جا۔" ابھی رات کا ایک تہائی حصہ بھی نہ گزرا تھا کہ ہم نے رونے چلانے کی آوازیں سنیں۔ اتنے میں رجاء نامی داروغہ نے ہمارے پاس آکر کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! آپ نے واقعی سچ فرمایا کہ قرآن غیر مخلوق ہے، بخدا! خلیفہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

بے پردگی سے حفاظت:

﴿13709﴾... حضرت سَیِّدُنا علی بن محمد قرشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آزمائش کے دنوں میں کوڑے مارنے کے لئے لایا گیا تو آپ کے کپڑے اتار دیئے گئے اور صرف پاجامہ رہنے دیا گیا۔ آپ کو کوڑے لگائے جا رہے تھے کہ پاجامہ سرکنے لگا تو آپ ہونٹوں سے کچھ پڑھنے لگے۔ میں نے دیکھا کہ اسی دوران نیچے سے دو ہاتھ نکلے جنہوں نے پاجامہ باندھ دیا۔ بعد میں ہم نے آپ سے پوچھا: جب پاجامہ سرکنے لگا تو آپ کیا کہہ رہے تھے؟ فرمایا: میں نے اس وقت یہ کہا تھا: "اے وہ ذات جس کے عرش کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا! اگر میں حق پر ہوں تو مجھے بے پردہ نہ فرما۔"

18 مہینے قید میں رہے:

﴿13710﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح بن امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ ہم جب حاکم بغداد اسحاق بن ابراہیم کے پاس پہنچے تو طرسوس سے بھیجا گیا مامون کا خط ہمیں پڑھ کر سنایا گیا جس میں یہ بھی تھا:

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ (پ۲۵، الشورٰی: ۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: اس جیسا کوئی نہیں۔

اور

هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ (پ۷، الانعام: ۱۰۲) ترجمۂ کنزالایمان: (وہ) ہر چیز کا بنانے والا۔

یہ سن کر میں نے کہا:

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑪ (پ۲۵، الشورٰی: ۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہی سنتا دیکھتا ہے۔

حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ ان سے پوچھیں: اس کی **اللہ** پاک کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟ میں نے جواب دیا: وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے اپنا وصف بیان کیا۔

حضرت سَیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر حاکم نے لوگوں کا امتحان لیا اور جس نے قرآن کے مخلوق ہونے کا انکار کیا اسے قید کرنے کا حکم دیا۔ یہ سن کر چار افراد یعنی میرے والد، حضرت محمد بن نوح، عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر قَوَارِیری اور حسن بن حماد سَجَّادہ کے علاوہ باقی سب لوگوں نے قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار کر لیا۔ بعد میں عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر اور حسن بن حماد بھی اقرار کرنے پر مجبور ہوئے۔ اب میرے والد اور حضرت سَیِّدُنا محمد بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا قید میں باقی رہ گئے۔ کچھ عرصہ وہیں قید رہے پھر خط آیا کہ انہیں طَرسوس بھیج دیا جائے۔ چنانچہ ان دونوں کو بیڑیوں میں جکڑ کے بغداد سے طَرسوس روانہ کر دیا گیا۔ ہم بھی ان کے ساتھ اَنبار شہر تک گئے۔ ابو بکر احول نے میرے والد سے کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! کیا آپ تلوار کے زور پر مان جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: تب بھی نہیں مانوں گا۔

والد صاحب مزید بیان کرتے ہیں: پھر ہمیں لے کر چلے اور ہم نے رُحبہ کے مقام پر پڑاؤ کیا۔ آدھی رات کو جب ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ایک شخص آیا اور پوچھا: تم میں احمد بن حنبل کون ہیں؟ اسے بتایا گیا: یہ احمد بن حنبل ہیں۔ تو اس نے والد صاحب کو سلام کر کے کہا: "اے فُلاں! آپ کا کیا ہے، آپ یہاں قتل ہوں گے اور وہاں جنت میں پہنچ جائیں گے۔" پھر وہ شخص سلام کر کے واپس لوٹ گیا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ عرب کے قبیلہ ربیعہ کا شخص ہے جو دیہات میں اون کا کام کرتا ہے اور اسے جابر بن عامر کہتے ہیں۔ پھر ہم مقام اَذنہ میں پہنچے اور آدھی رات کو وہاں سے روانہ ہوئے تو ہمارے لئے اس علاقے کا دروازہ کھولا گیا۔ ہمیں ایک شخص ملا، ہم شہر کے دروازے سے باہر نکل رہے تھے اور وہ اندر تھا۔ اس نے کہا: خوشخبری ہو! وہ شخص (یعنی

مامون) مر گیا۔ میرے والد نے کہا: میں اللہ پاک سے دُعا کیا کرتا تھا کہ "میں اسے نہ دیکھوں۔"

حضرت سَیِّدُنا ابو فضل صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میرے والد اور حضرت سَیِّدُنا محمد بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا طرسوس پہنچے تو بذنذون کے علاقے سے مامون کے مرنے کی خبر آئی تو ان دونوں کو بیڑیوں میں ہی واپس کر دیا گیا۔ رَقّہ پہنچے تو انہیں قیدیوں کے ساتھ کشتی میں سوار کیا گیا۔ عانہ کا علاقہ آیا تو حضرت سَیِّدُنا محمد بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہو گیا، والد صاحب نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ پھر میرے والد بیڑیوں میں جکڑے بغداد پہنچے اور کچھ دن یاسریہ میں رہے۔ پھر دارِ عُمارہ کے قریب ایک گھر کرایہ پر لیا گیا جہاں آپ کو قیدی بنا کر رکھا گیا۔ اس کے بعد آپ کو مُوصِلیہ میں عام جیل میں رکھا گیا۔ گرفتاری سے کوڑوں کی سزا تک آپ کو اٹھارہ مہینے قید میں رکھا گیا۔ والد صاحب فرماتے ہیں: میں بیڑیوں میں ہی قیدیوں کو نماز پڑھاتا تھا اور میں نے بوران کو دیکھا اُس کے لیے کشتی میں ٹھنڈا پانی لایا جاتا تھا اور جیل میں اُس تک پہنچایا جاتا تھا۔

﴿13711﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح بن امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا: 17 رمضان کو مجھے جیل سے حاکمِ بغداد اسحاق بن ابراہیم کے گھر منتقل کیا گیا۔ میں ایک بیڑی میں جکڑا ہوا تھا، میرے پاس روزانہ احمد بن رباح اور ابو شعیب حَجّاج آتے اور مجھ سے بحث و مناظرہ کرتے، جب واپس جانے لگتے تو ایک بیڑی اور منگا کر مجھے پہنا دیتے۔ اسی طرح تین دن گزرے اور میرے پاؤں میں چار بیڑیاں ہو گئیں۔ ایک دن اُن میں سے ایک کے ساتھ میری گفتگو ہو رہی تھی کہ میں نے اُس سے اللہ پاک کے علم کے بارے میں پوچھا۔ وہ بولا: اللہ پاک کا علم مخلوق ہے۔ میں نے کہا: اے کافر! تو نے کفر کیا۔ اُن کے ساتھ آنے والے اسحاق کے ایلچی نے مجھ سے کہا: یہ خلیفہ کا خاص آدمی ہے۔ میں نے اس سے کہا: یہ کہتا ہے کہ اللہ پاک کا علم مخلوق ہے۔ ایلچی نے یہ سنا تو اس کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھا پھر وہ دونوں چلے گئے۔

قرآن اور اسمائے الٰہی کو مخلوق کہنے کا حکم:

میرے والد کہتے ہیں: اللہ پاک کے اسماء قرآنِ پاک میں ہیں اور قرآنِ پاک کا تعلق علمِ الٰہی سے ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ اللہ کے اسماء مخلوق ہیں اس نے کفر کیا۔ پھر جب چوتھی رات آئی تو عشاء کے بعد اسحاق بن ابراہیم کے پاس مُعْتَصِم کا پیغام آیا کہ مجھے سوار کر کے اس کے پاس

بھیجا جائے۔ پھر مجھے اسحاق کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے مجھ سے کہا: اے احمد! بخدا یہ تمہاری جان کا معاملہ ہے، خلیفہ تمہیں تلوار سے قتل نہیں کرے گا۔ اس نے قسم اٹھائی ہے کہ اگر تم نے اس کی بات نہ مانی تو وہ تمہیں مارتا ہی رہے گا اور تمہیں ایسی جگہ ڈال دے گا جہاں تم سورج کی روشنی بھی نہ دیکھ پاؤگے۔ کیا اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں یہ نہیں فرمایا:

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا (پ۲۵، الزخرف: ۳) ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے اُسے عربی قرآن اُتارا۔

اور جو چیز مَجْعُول (یعنی بنائی ہوئی) ہو وہ مخلوق ہوتی ہے۔ میرے والد کہتے ہیں: میں نے اُس سے کہا: **اللہ** پاک نے یہ بھی فرمایا:

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۠ (پ۳۰، الفیل: ۵) ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی (بھوسہ)۔

توکیا یہاں بھی تم شے مَجْعُول کو مخلوق سے تعبیر کروگے؟ یہ سن کر اس نے کہا: انہیں لے جاؤ۔

میرے والد کہتے ہیں: پھر مجھے دریائے دجلہ کے کنارے بابِ بُستان نامی جگہ سے دریا میں اتارا۔ میرے ساتھ (مُعْتَصِم کا سپہ سالار) بُغا کبیر اور اسحاق کا ایک ایلچی تھا۔ بُغا نے محمد نامی نگہبان سے فارسی میں پوچھا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ یہ قرآن کو مخلوق کہے۔ بُغا نے کہا: میں اس قسم کی باتوں کو نہیں جانتا میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ **اللہ** پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت **محمد** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے رسول ہیں اور خلیفہ کی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرابت ہے۔

والد صاحب فرماتے ہیں: جب ہم دریا کے دوسرے کنارے پہنچے تو مجھے کشتی سے اس طرح نکالا گیا کہ میں منہ کے بل گرتے گرتے بچا، آخر کار مجھے محل تک پہنچادیا گیا اور ایک کمرے میں بند کرکے باہر ایک آدمی بٹھادیا گیا۔ یہ آدھی رات کا وقت تھا اور کمرے میں کوئی چراغ بھی موجود نہ تھا۔ مجھے وضو کی حاجت ہوئی تو میں اندھیرے ہی میں اپنے ہاتھوں سے کچھ تلاش کرنے لگا تو میرے ہاتھ میں طَشْت اور ایک برتن آگیا جس میں کچھ پانی تھا، میں وضو کرکے نماز کے لئے کھڑا ہوگیا۔

خلیفۂ بغداد مُعْتَصِم سے گفتگو:

والد ماجد بتاتے ہیں: صبح ہوئی تو ایک قاصد آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے محل کے اندر لے آیا۔ وہاں مُعْتَصِم اور

ابنِ ابی دُؤاد مُعتزلی اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا، محل لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں جب خلیفہ کے قریب ہوا تو سلام کیا۔ اس نے مجھ سے کہا: قریب آجاؤ۔ پھر وہ مجھے قریب ہونے کا کہتا رہا یہاں تک کہ میں اس کے بالکل قریب ہو گیا۔ اس نے مجھ سے کہا: بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا اور بیڑیاں مجھے بوجھل کر رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد میں نے کہا: کیا مجھے بولنے کی اجازت ہے؟ معتصم نے کہا: کہو۔ میں نے کہا: رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس چیز کی طرف بلایا تھا؟ مُعتَصِم نے کہا: اس بات کی گواہی کی طرف کہ "**اللہ** پاک کے سوا کوئی معبود نہیں۔" میں نے کہا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** پاک کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر میں نے کہا: آپ کے جدِّ امجد حضرت سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ عبدِ قیس کا وفد حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آیا تو آپ نے انہیں **اللہ** پاک پر ایمان لانے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو **اللہ** پاک پر ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: **اللہ** پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: "اس بات کی گواہی دینا کہ **اللہ** پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ** پاک کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ دینا۔"(1)

حضرت سیّدُنا ابو الفضل صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا کہتے ہیں: اس حدیث پاک کو میرے والد نے از یحییٰ بن سعید از شُعبہ از ابو حمزہ از حضرت سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی سند سے مجھے بیان کیا۔ والد صاحب فرماتے ہیں: وفد عبدِ قیس والی حدیث سن کر مُعتَصِم نے کہا: اگر تم مجھ سے پہلے والے خلیفہ کے زیرِ عتاب نہ آئے ہوتے تو میں تم سے کوئی تعرُّض نہ کرتا۔

ابنِ اسحاق اور ابن ابی دُؤاد سے بحث:

اس کے بعد خلیفہ مُعتَصِم نے عبدُ الرحمٰن بن اسحاق کی طرف متوجہ ہو کر کہا: کیا میں نے تمہیں یہ حکم نہیں دیا تھا کہ اس شخص کی آزمائش ختم کر دو۔ میں نے دل میں کہا: اَللّٰہُ اَکْبَر! اس میں مسلمانوں کے لئے راحت ہو گی۔ پھر خلیفہ نے کہا: اب اس سے مناظرہ اور بحث کرو، عبدُ الرحمٰن! تم اس سے بات کرو۔ عبدُ الرحمٰن نے مجھ سے کہا: تم قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: تم **اللہ** پاک کے علم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بالایمان باللہ... الخ، ص۳۸، حدیث: ۱۱۶

خاموش رہا۔ وہ مجھ سے جو بھی سوال کرتا میں اس پر الزامی سوال قائم کر دیتا پھر میں نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے اللہ پاک کی کتاب اور سنت رسول سے کچھ دکھایئے جسے میں تسلیم کروں۔ ابن ابی دُؤاد کہنے لگا: کیا تم جو بھی کچھ کہتے ہو اللہ پاک کی کتاب اور سنت رسول سے ہی کہتے ہو؟ میں نے کہا: تم نے اپنے پاس سے ایک مطلب نکالا ہے جسے تم ہی زیادہ جانتے ہو اور تمہارا یہ خود ساختہ مطلب ایسا نہیں جس کی بنیاد پر کسی کو قید کیا جائے اور بیڑیوں میں جکڑا جائے۔ ابن ابی دؤاد (بگڑ کر) بولا: امیر المؤمنین! بخدا یہ شخص گمراہ، گمراہ گر اور بدعتی ہے، آپ کے سامنے یہ قاضی اور فقہاء موجود ہیں ان سے پوچھ لیں۔ مُعْتَصِم نے ان سے پوچھا: تم کیا کہتے ہو؟ درباری قاضیوں نے کہا: ”یہ شخص گمراہ، گمراہ گر اور بدعتی ہے۔“ وہ لوگ مجھ سے بحث کرتے رہے اور میری آواز ان کی آوازوں پر غالب تھی۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اللہ پاک فرماتا ہے:

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ (پ۱۷، الانبیاء: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جب اُن کے رب کے پاس سے انھیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے۔

(یہاں اللہ پاک کی طرف سے آنے والی آیات کو ”ذکر محدث یعنی نئی نصیحت“ فرمایا گیا) تو کیا یہ نئی شے مخلوق نہ کہلائے گی؟ میں نے کہا کہ اللہ پاک فرماتا ہے:

صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ؕ﴿۱﴾ (پ۲۳، ص: ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اس نامور قرآن کی قسم۔

قرآن ”الذکر“ ہے اور ”الذکر“ ہی قرآن ہے اور تمہاری پیش کردہ آیت میں لفظ ”ذکر“ پر الف لام نہیں (اگر الف لام ہوتا تو خاص ہوتا لہٰذا تمہاری پیش کردہ آیت میں ذکر سے مراد کلام لفظی ہے اور اُسے ہم بھی حادث و مخلوق مانتے ہیں اور ہماری پیش کردہ آیت میں الذکر سے مراد کلام نفسی ہے جو غیر مخلوق اور قدیم ہے)۔ ابنِ سُماعہ میری بات سمجھ نہ پایا اور وہ ان بحث کرنے والوں سے کہنے لگا کہ ”میں نے کیا کہا ہے۔“ انہوں نے اسے سمجھایا کہ ”میں نے یہ کہا ہے۔“ اُن ہی میں سے ایک نے کہا: حدیثِ خَبّاب میں ہے کہ ”تم سے جس قدر ہو سکے اللہ پاک کا قرب حاصل کرو اور تم ہرگز اس کے کلام سے بڑھ کسی اور چیز سے قُرب حاصل نہیں کر سکتے۔“ میں نے اُن سے کہا: ہاں یہی بات ہے۔ ابنِ ابی دُؤاد غصہ سے آپ کو دیکھنے لگا۔ میرے والد نے بتایا کہ اُن میں سے ایک نے کہا: کیا اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا:

خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ (پ۷، الانعام: ۱۰۲) ترجمۂ کنزالایمان: ہر چیز کا بنانے والا۔

میں نے کہا کہ اللہ پاک نے یہ بھی فرمایا ہے:

تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍ (پ۲۶، الاحقاف: ۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: (وہ آندھی) ہر چیز کو تباہ کرڈالتی ہے۔

حالانکہ آندھی اُسی چیز کو تباہ کرتی ہے جس کا اللہ پاک نے ارادہ فرمایا (یہ نہیں کہ وہ ہر چیز کو ہی تباہ کردیتی ہے)۔

غلط روایت پڑھنے والے کو تنبیہ:

کسی نے کہا: حدیثِ عمران بن حُصین کے بارے میں کیا کہیں گے جس میں ہے کہ اللہ پاک نے ذکر کو پیدا فرمایا۔ میں نے کہا: یہ روایت یوں درست نہیں، مجھے بہت سے حضرات نے یہ حدیث یوں بیان کی ہے: "بے شک اللہ پاک نے ذکر کو لکھا۔" بحث کرنے والوں میں سے جب کسی سے جواب نہ بن پڑتا تو ابن ابی دُؤاد اعتراض کرکے کلام شروع کردیتا۔ زوال کا وقت قریب ہوا تو مُعتَصِم نے اُن لوگوں سے کہا کہ اب کھڑے ہوجاؤ۔ پھر مجھے اور عبدُالرحمٰن بن اسحاق کو تنہا چھوڑدیا گیا۔ مُعتَصِم مجھ سے کہنے لگا: کیا تم صالح رشیدی کو جانتے ہو؟ وہ مجھے ادب سکھاتا تھا اور اسی جگہ بیٹھتا تھا۔ یہ کہہ کر اس نے محل کی ایک جانب اشارہ کیا۔ ایک دن اُس نے قرآنِ پاک کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے میری بات کی مخالفت کی تو میرے حکم پر اسے گھسیٹا اور روندا گیا۔ پھر وہ مجھ سے کہنے لگا: میں تمہیں نہیں جانتا، کیا تم ہمارے پاس نہیں آتے؟ عبدُالرحمٰن نے اس سے کہا: امیر المؤمنین! میں انہیں 30 سال سے جانتا ہوں، یہ آپ کی اطاعت کو تسلیم کرتے، آپ کے ساتھ حج اور جہاد کرنے کو درست مانتے ہیں، البتہ زیادہ تر اپنے گھر پر ہی رہتے ہیں۔ مُعتَصِم کہنے لگا: بخدا! یہ فقیہ اور عالم ہے، مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ یہ میرے ساتھ ہوکر دیگر مذاہب والوں کو جواب دے، اگر اس نے میری تھوڑی سی بھی بات مان لی تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی بیڑیاں کھولوں گا اور اپنے لشکر سمیت اس کے پاس آؤں گا۔ پھر مُعتَصِم میری جانب متوجہ ہوکر بولا: احمد! تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے اللہ پاک کی کتاب اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت میں سے کچھ دکھائیے۔ جب کافی دیر ہوگئی تو مُعتَصِم تنگ آکر اٹھ کھڑا ہوا اور مجھے وہیں بھیج دیا گیا جہاں پر قید تھا۔ پھر مُعتَصِم نے میرے پاس دو شخصوں کو بھیجا، ان میں سے ایک حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا شاگرد اور دوسرا ابنِ ابی دُؤاد کا ساتھی غسّان تھا۔ وہ دونوں مجھ سے مناظرہ کرنے لگے اور

افطار کے وقت تک میرے ساتھ رہے۔

حکومتی کھانے سے اجتناب:

ہمارے پاس ایک دستر خوان بھیجا گیا جس پر کھانا تھا، وہ دونوں کھانے لگے جبکہ میں نے اس کھانے سے اجتناب کیا یہاں تک کہ دستر خوان اٹھا لیا گیا اور وہ دونوں صبح تک میرے ساتھ رہے۔ اس دوران ابنِ ابی دؤاد میرے پاس آیا اور کہا: احمد! امیر المؤمنین پوچھ رہے ہیں کہ تم اب کیا کہتے ہو؟ میں نے اُسے جواب دیا: مجھے اللہ پاک کی کتاب اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت میں سے کچھ دکھاؤ، میں مان لوں گا۔ پھر وہ مجھ سے بولا: میں نے اُن سات بندوں کی فہرست سے تمہارا نام مٹا دیا تھا جن کی گرفتاری کا حکم تھا، مجھے تمہارا پکڑا جانا بہت بُرا لگا، بخدا! یہاں تلوار سے تمہارا کام تمام نہیں ہوگا بلکہ پے در پے کوڑے لگیں گے۔ اب بتاؤ تم کیا کہتے ہو؟ میں نے وہی جواب دوہرا دیا جو پہلے دیا تھا۔ پھر میرے پاس اس کا قاصد آیا اور کہنے لگا: احمد بن عمار کہاں ہیں؟ جس شخص کے حجرے میں تمہیں ٹھہرایا گیا ہے اسے جواب دو پھر وہ چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر کہنے لگا: امیر المؤمنین پوچھ رہے ہیں کہ تم اب کیا کہتے ہو؟ میں نے اسے وہی جواب دیا جو ابن ابی دؤاد کو دیا تھا۔ یونہی قاصد میرے اور اس کے درمیان آتے جاتے رہے اور کہتے رہے: امیر المؤمنین تم سے کہتے ہیں کہ میری بات مان لو میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری بیڑیاں کھولوں گا۔

دوسرے دن پھر مجھے معتصم کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے لوگوں سے کہا: اس سے مناظرہ اور بحث کرو۔ وہ بحث کرنے لگے کوئی اِدھر سے بولتا تو کوئی اُدھر سے بولتا اور میں سب کو جواب دیتا پھر جب وہ بحث میں کوئی ایسی چیز لاتے جس کا تعلق نہ اللہ پاک کی کتاب سے ہوتا اور نہ سنت رسول سے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی خبر اور اثر ہوتا تو میں کہتا: میں نہیں جانتا یہ کیا ہے؟ یہ دیکھ کر وہ کہتے: امیر المؤمنین! جب اس کی دلیل ہم پر پڑتی ہے تو یہ ہم پر حملہ آور ہوتا ہے اور جب ہم اس سے کوئی بات کہتے تو یہ کہتا ہے: میں اسے نہیں جانتا۔ معتصم کہتا: اس سے مناظرہ کرو۔ پھر مجھ سے کہتا: احمد! مجھے تم سے ہمدردی ہے۔

بحث کرنے والوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تم حدیث پر بہت زور دیتے ہو۔ میں نے اس سے کہا: تم اللہ پاک کے اس فرمان کے بارے میں کیا کہتے ہو:

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِۚ (پ۴،النساء:۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر۔

اس نے کہا: اس آیت کو اللہ پاک نے مؤمنین کے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ میں نے کہا: اگر وارث قاتل یا غلام یا یہودی یا نصرانی ہو تو پھر تم کیا کہتے ہو؟ وہ خاموش ہو گیا۔ میں نے اُنہیں یہ دلیل اس لیے دی کہ وہ لوگ مجھ پر قرآنِ پاک کے ظاہری الفاظ سے دلیل قائم کرتے اور مجھ پر یہ اعتراض کرتے کہ تم حدیث کو پکڑے ہوئے ہو۔ ان بحث کرنے والوں میں سے جب کسی سے جواب نہ بن پڑتا تو ابن ابی دؤاد اعتراض کر دیتا اور کہتا: امیر المؤمنین! اگر یہ احمد بن حنبل آپ کی بات مان لے تو یہ مجھے لاکھوں لاکھ دیناروں سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر مُعْتَصِم نے ان بحث کرنے والوں کو کھڑے ہو جانے کا حکم دیا، اب خلیفہ، میں اور عبدُ الرحمٰن اکیلے رہ گئے۔ ہمارے درمیان بہت گفتگو ہوئی، دورانِ گفتگو وہ کہتا: ہم اِبنِ ابی دُؤاد کو بلائیں۔ میں کہتا: تمہاری مرضی۔ چنانچہ اُسے بلایا جاتا، وہ آتا اور بحث کرتا، جب بات کافی بڑھ گئی تو خلیفہ اٹھ کر چلا گیا اور مجھے دوبارہ وہیں پہنچا دیا گیا جہاں قید تھا۔ پھر وہی دو شخص جو کل آئے تھے آکر مجھ سے گفتگو کرنے لگے، ہمارے درمیان خوب گفتگو ہوئی۔ افطار کا وقت ہوا تو پہلی رات کی طرح کھانا لایا گیا ان لوگوں نے افطار کیا جبکہ میں نے اس کھانے سے اجتناب کیا۔ پچھلی رات کی طرح میرے اور احمد بن عمّار کے درمیان وہی قاصد کا سلسلہ رہا اور ابن ابی دُؤاد آیا اور بولا: امیر المؤمنین قسم اٹھا چکے ہیں کہ وہ تمہیں بہت ماریں گے اور ایسی جگہ رکھیں گے جہاں تم دھوپ بھی نہ دیکھ سکو گے۔ میں نے جواب دیا: تو پھر کیا ہو جائے گا؟ صبح قریب ہوئی تو میں نے دل میں کہا کہ آج کے دن کوئی معاملہ ہو سکتا ہے۔ میں نے اپنی شلوار سے کمر بند نکال لیا اور اس سے بیڑیوں کو باندھ دیا اور مُعْتَصِم کی طرف جاتے ہوئے ان بیڑیوں کو اٹھایا۔ مجھ پر جو شخص مقرر تھا میں نے اس سے کہا: مجھے ڈوری چاہیے۔ وہ ڈوری لے آیا تو میں نے ڈوری سے بیڑیوں کو باندھ دیا اور کمر بند واپس شلوار میں ڈال دیا کیونکہ مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ مجھے کوئی تکلیف پہنچے تو میں برہنہ ہو جاؤں۔

تیسرے دن جب میں محل میں داخل کیا گیا تو بہت سے لوگ موجود تھے۔ مجھے ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں لے جایا گیا، وہاں میں نے کچھ لوگوں کو تلواریں اور کچھ کو کوڑے اٹھائے دیکھا اور بعض دیگر لوگوں کے پاس مختلف قسم کا اسلحہ تھا۔ سارا محل سپاہیوں سے بھرا ہوا تھا اور پچھلے دو دنوں کے مقابلے میں آج رش

زیادہ تھا۔ جب میں مُعْتَصِم تک پہنچا تو اس نے کہا: اس سے مُناظرہ اور بحث کرو۔ وہ لوگ میرے ساتھ مُناظرہ کرنے لگے، ہمارے درمیان بہت زیادہ گفتگو ہوئی۔ پھر مُعْتَصِم اکیلے میں میرے پاس آیا، اس کے بعد دوبارہ بحث کرنے والے جمع ہوئے، اُس نے ان سے مشورہ کیا اور اُنہیں ایک طرف کر کے مجھے بلایا، اب خلیفہ، میں اور عبدُ الرحمٰن بن اسحاق اکیلے تھے۔ مُعْتَصِم نے مجھ سے کہا: احمد! بخدا میں تمہارا ہمدرد ہوں اور میں تم پر اپنے بیٹے ہارون کی طرح شفیق ہوں، تم میری بات مان لو۔ میں نے کہا: مجھے اللہ پاک کی کتاب یا سنتِ رسول سے کچھ دکھایئے۔ پھر جب وہ اُکتا گیا اور مجلس بھی طویل ہوگئی تو کہنے لگا: تجھ پر اللہ پاک کی لعنت ہو میں نے تو تجھ سے اُمید وابستہ کر رکھی تھی، اسے پکڑو اور کپڑے اتار کر گھسیٹو۔ پھر مجھے پکڑ کر گھسیٹا گیا اور کپڑے اتارے گئے۔

موئے مبارک کی برکت:

پھر خلیفہ نے سزا دینے اور کوڑے مارنے والے بُلائے۔ میرے پاس حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو موئے مبارک تھے، میں نے وہ دونوں مقدس بال قمیص کی آستین میں باندھ دیئے۔ اسحاق بن ابراہیم نے میری قمیص میں گانٹھ دیکھی تو میری طرف متوجہ ہو کر کہا: تمہاری قمیص میں یہ گانٹھ کیسی ہے؟ میں نے کہا: اس میں حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موئے مبارک ہیں۔ جب مجھے سزا کی جگہ کھڑا کیا گیا تو ایک شخص نے میری قمیص پھاڑنی چاہی۔ مُعْتَصِم نے کہا: ان کی قمیص نہ پھاڑو بلکہ اسے اُتارو۔ میرا یہی حسنِ ظن ہے کہ موئے مبارک کی برکت سے قمیص پھٹنے سے بچ گئی۔ مجھے جب سزا کی جگہ کھڑا کیا گیا تو میرے ہاتھ باندھ دیئے گئے۔ مُعْتَصِم کے لئے کرسی رکھی گئی اور ابن ابی دؤاد اس کے سر کی جانب کھڑا تھا، لوگ جمع ہو چکے تھے اور سب کھڑے تھے۔ ہاتھ باندھنے والا جب میرے ہاتھ باندھنے لگا تو اس نے مجھ سے کہا کہ اپنے دونوں ہاتھوں میں یہ دو لکڑیاں پکڑ لو اور اس نے اس کے اوپر میرے ہاتھ باندھ دیئے۔ میں اس کی بات سمجھ نہ سکا لہٰذا جب وہ باندھ چکا تو میں نے اپنے ہاتھوں کو کھلا چھوڑ دیا اور لکڑیوں کو نہ تھام سکا۔ حضرت ابو الفضل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسی وجہ سے میرے والد صاحب کو مرتے دم تک کلائی میں تکلیف رہی۔

کوڑوں کی سزا:

میرے والد صاحب فرماتے ہیں: پھر خلیفہ نے جلادوں سے کہا: آگے بڑھو۔ پھر اس نے کوڑے مارنے والوں

کو دیکھا تو کہا: ان کو چھوڑ کر تم آجاؤ۔ پھر ان میں سے ایک سے کہا: خدا تمہارا ہاتھ کاٹے اس کے قریب آؤ اور اسے مارو۔ وہ آگے بڑھا مجھے دو کوڑے مارے پھر پیچھے ہٹ گیا۔ یونہی ایک کے بعد دوسرا آکر مجھے دو کوڑے مارتا اور پیچھے ہٹ جاتا۔ پھر مُعْتَصِم کھڑا ہوا اور میرے پاس آیا جبکہ لوگ اسے گھیرے ہوئے تھے۔ مجھ سے کہا: احمد! تم کیوں اپنی جان کے دشمن بنے ہوئے ہو، تمہارا بُرا ہو میری بات مان لو میں تمہاری بیڑیاں اپنے ہاتھوں سے کھولوں گا۔ اسی دوران کوئی مجھ سے کہتا: تمہارا بُرا ہو خلیفہ تمہارے سامنے کھڑا ہے پھر بھی تم نہیں مانتے۔ کوئی مجھے تلوار کا دستہ چبھو کر کہتا: کیا تم ان سب پر غالب آنا چاہتے ہو۔ اسحاق بن ابراہیم کہنے لگا: تو برباد ہو خلیفہ تیرے سر پر کھڑا ہے۔ اُن میں سے ایک بولا: اسے جان سے مار دیں اس کا خون میری گردن ہے۔ مگر پھر خلیفہ جا کر اپنے کرسی پر بیٹھ گیا اور جلاد سے کہا: خدا تمہارا ہاتھ کاٹے، قریب جا کر اسے زور سے مارو۔ پھر وہ ایک کے بعد دوسرے جلاد کو بلاتا رہا، ہر جلاد مجھے دو کوڑے مارتا اور پیچھے ہو جاتا اور وہ ان سے کہتا جاتا: خدا تمہارا ہاتھ کاٹے، زور سے مارو۔ پھر مُعْتَصِم کھڑا ہوا اور کہنے لگا: احمد! میری بات مان لو۔ عبدُ الرحمٰن بن اسحاق مجھ سے کہنے لگا: اس معاملے میں تمہارے ساتھیوں میں سے ایسا کس نے کیا ہے جیسا تم کر رہے ہو؟ یحییٰ بن معین کو دیکھ لو، ابو خَیْثَمہ کو دیکھو اور ابنِ ابی اسرائیل کو دیکھو۔ اس نے اور بھی کئی نام گنوائے جن کو حکومتی موقف زبردستی منوایا گیا تھا۔ مُعْتَصِم نے مجھ سے پھر کہا: میری بات مان جاؤ۔ میں نے اسے اپنا جواب دُہرا دیا۔ مُعْتَصِم لوٹا اور کرسی پر جا کر بیٹھ گیا اور جلاد سے کہنے لگا: خدا تمہارا ہاتھ کاٹے، زور سے مارو۔ مار کھا کھا کر میں بے ہوش ہو گیا اور جب ہوش آیا تو میں ایک کمرے میں تھا اور میری بیڑیاں کھول دی گئی تھیں۔ وہاں موجود ایک شخص نے بتایا: ہم نے تمہیں منہ اور پیٹھ کے بل گرایا اور پاؤں تلے روندھا تھا۔ میں نے کہا: مجھے کچھ یاد نہیں۔ پھر لوگ میرے پاس سَتُّو لائے اور کہا: اسے پی کر تے کر دو۔ میں نے کہا: میں روزہ نہیں توڑوں گا۔ پھر مجھے اسحاق بن ابراہیم کے گھر لے جایا گیا۔ ظہر کی اذان ہوئی تو ہم نے ظہر کی نماز ادا کی۔ قاضی ابنِ سماعہ نے دیکھا تو کہا: آپ کا خون بہہ رہا ہے اور آپ نے نماز پڑھ لی۔ میں نے کہا: حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ ان کے زخم سے خون نکل رہا تھا۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو گئے۔

کوڑوں کے زخم اور اُن کا علاج:

حضرت ابُو الفضل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر آپ کو چھوڑ دیا گیا اور آپ کے پاس علاج کے لئے ایک

ایسے شخص کو بھیجا گیا جو چوٹوں اور زخموں کا علاج کرنا جانتا تھا۔ اُس نے آپ کو دیکھا تو ہم سے کہا: میں نے ہزار کوڑوں کی مار بھی دیکھی ہے لیکن اس سے سخت مار نہیں دیکھی، انہیں تو سینے اور پیٹھ پر مارا گیا۔ پھر اس نے بعض زخموں میں سرمہ کی سلائی ڈالی اور کہا کہ اس سے خون نہیں بہے گا۔ پھر وہ آتا اور علاج کر کے چلا جاتا۔ آپ کے چہرے پر بھی زخم آئے تھے، جتنا **اللہ** پاک نے چاہا اُس نے علاج کیا، پھر اس نے کہا: ان کے جسم سے مردہ گوشت پوست کاٹنا پڑے گا لہٰذا وہ لوہے کی سلاخ لایا اور اس سے مردہ گوشت لٹکا کر چھری سے کاٹ دیا۔ والد صاحب نے اس پر صبر کیا اور **اللہ** پاک کی حمد کی پھر **اللہ** پاک نے آپ کو صحت عطا فرمائی۔ مگر اس کے باوجود بعض زخموں کی تکلیف ہمیشہ رہی اور انتقال فرمانے تک پیٹھ پر زخموں کے نشان باقی رہے۔

فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے ارشاد فرمایا: بخدا! مجھے اپنی جان پر جو مشقت جھیلنی پڑی اس بارے میں یہی چاہتا ہوں کہ میرا معاملہ برابر ہو جائے کہ نہ میرے خلاف کچھ ہو اور نہ ہی میرے حق میں کچھ ہو۔

بھوک اور پیاس پر صبر:

حضرت ابو الفضل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والد کے ساتھ قید میں دو شخص تھے ان میں سے ایک حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد اور محدث تھے۔ انہوں نے حدیث کی سماعت کی اور وہ حدیث پر نظر بھی رکھتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد جب وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ سے کہا: بھتیجے! خدا تمہارے والد پر رحم فرمائے، بخدا! میں نے ان جیسا نہ دیکھا۔ ایک دن ہمیں کھانا دیا گیا تو میں ان سے کہنے لگا: اَبُو عَبْدُ اللہ! اس بھوک اور تھکاوٹ کی حالت میں بھی آپ روزہ دار ہیں۔ آپ کو پیاس لگی تو آپ نے پانی پلانے والے سے پانی مانگا۔ اس نے پانی کا ایک پیالہ دیا جس میں برف تھی۔ آپ نے اُسے لیا، تھوڑی دیر اسے دیکھ کر پھر واپس کر دیا۔ اس سنگین حالت میں بھی ان کے بھوک اور پیاس پر صبر کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔

صاحبزادے ہی بیان کرتے ہیں: میں والد صاحب کی آزمائش کے ایام میں اس کوشش اور موقع کی تلاش میں رہا کہ اُن تک کھانا پہنچ جائے یا ایک دو روٹیاں پہنچ جائیں لیکن میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مجلسِ مُناظرہ میں شریک ایک شخص نے مجھے بتایا: میں نے یہ دیکھا کہ لوگ حضرت سیّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مناظرہ اور بحث کر رہے تھے، وہاں آپ نے گفتگو میں کوئی غلطی نہیں کی اور میں نہیں سمجھتا کہ کوئی آپ کی طرح بہادر اور

مضبوط دل والا ہو گا۔

ظلم کرنے والے کو معاف کرنا:

حضرت ابو الفضل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں نے والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ کسی شخص نے فَضْل اَنماطی کے پاس آکر کہا: "مجھے معاف کر دو میں آپ کی مدد نہ کر سکا۔" مگر انہوں نے اُس سے کہا کہ "میں کسی کو معاف نہیں کروں گا۔" یہ سن کر والد صاحب مسکرا دیئے اور خاموش رہے۔ کچھ دن بعد فرمایا کہ میں نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِؕ ترجمۂ کنزالایمان: تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ (پ۲۵، الشوریٰ: ۴۰)

پھر اس کی تفسیر میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ روایت دیکھی کہ "قیامت کے دن جب اُمتیں ربُّ العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہوں گی تو پکارا جائے گا کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کا اجر اللہ پاک پر ہے۔ یہ سن کر وہ ہی لوگ کھڑے ہوں گے جنہوں نے دنیا میں کسی کو معاف کیا ہو گا۔" والد صاحب نے فرمایا: مجھے جس نے بھی مارا ہے وہ اب اس دنیا میں نہیں رہا تو میں اُسے معاف کرتا ہوں۔ آدمی کا کیا جاتا ہے کہ اللہ پاک اس کے سبب کسی کو عذاب نہ دے۔

شیخ امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے یہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آزمائش کے سلسلے میں صحیح ترین روایت ہے کیونکہ یہ ان کے صاحبزادے حضرت ابو الفضل صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا نے روایت کی ہے۔

ایک چشم دید کی زبانی آزمائش کی داستان:

﴿13712﴾...احمد بن فَرَج کہتے ہیں: میں ایک حکومتی منصب پر فائز تھا۔ میں ایک دن مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ دیکھا لوگ اپنی دکانوں کے دروازے بند کرنے لگے ہیں اور اپنا اسلحہ اٹھا رہے ہیں۔ میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ فتنہ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ لوگوں نے بتایا: فتنہ خَلْقِ قرآن کے سلسلے میں امام احمد بن حنبل کو اٹھالیا گیا ہے۔ میں نے کپڑے پہنے اور خلیفہ کے دربان کے پاس آیا، وہ میرا دوست تھا۔ میں نے اس سے کہا: میں اندر جا کر

دیکھنا چاہتا ہوں کہ امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خلیفہ سے کیسے مناظرہ کرتے ہیں۔ اُس نے کہا: کیا تم دل سے یہی چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کچھ لوگوں کو جمع کرکے میرے متعلق انہیں گواہ کیا اور میرے کسی بھی جرم سے براءت کا اظہار کیا۔ پھر کہا: ابھی چلے جاؤ جس دن وہ آئیں گے میں تمہیں خبر کر دوں گا۔ جب وہ دن آیا جس میں امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا تو دربان کے قاصد نے میرے پاس آکر کہا: کپڑے پہن لو اور چلنے کی تیاری کرو۔ میں نے لمبے کرتے کے ساتھ قبا پہنی، چمڑے کی پیٹی باندھی اور تلوار لٹکا کر دربان کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور خلیفہ کے پاس کھڑے پہلے گروہ میں پہنچا دیا، میں وزیر ابنِ زَیّات کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ وہاں جواہرات سے سجی سونے کی ایک کرسی رکھی تھی جس کا اوپری حصہ ریشم سے ڈھکا ہوا تھا۔ خلیفہ مُعْتَصِم آکر کرسی پر بیٹھ گیا، پھر کہا: کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ **اللہ** پاک جوارح سے کلام کرتا ہے؟ اُسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو لایا گیا۔ اُن پر ہَرَوی قمیص اور نیلے رنگ کی چادر تھی۔ انہوں نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا ہوا تھا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھ رہے تھے۔

کلامِ الٰہی کے غیر مخلوق ہونے پر دلائل:

آپ جب خلیفہ کے سامنے پہنچے تو اس نے پوچھا: کیا تم ہی احمد بن حنبل ہو؟ فرمایا: میں ہی احمد بن حنبل ہوں۔ خلیفہ نے کہا: مجھے تمہارے حوالے سے یہ بات پہنچی ہے کہ تم کہتے ہو کہ قرآنِ مجید **اللہ** پاک کا کلام ہے، مخلوق نہیں، یہ اُسی سے شروع ہوتا اور اسی کی جانب لوٹتا ہے۔ اس نظریے پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟ حضرت سیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: قرآن وحدیث سے دلیل موجود ہے۔ وہ بولا: حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فرمایا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے حدیث بیان کی حضرت عَبْدُ الرزاق نے، انہیں حضرت مَعْمَر نے، انہیں امام زُہری نے، انہیں حضرت سالم نے اور انہیں حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک **اللہ** پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ایک لاکھ بیس ہزار تین سو تیرہ کلمات سے کلام فرمایا۔ کلام **اللہ** پاک کی طرف سے تھا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سُن رہے تھے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربّ! کیا تو ہی مجھ سے کلام کر رہا ہے یا تیرے علاوہ کوئی اور ہے؟ **اللہ** پاک نے فرمایا: اے موسیٰ: میں ہی تجھ سے کلام کر رہا ہوں، میرے اور تیرے درمیان کوئی قاصد

نہیں۔“(1) خلیفہ نے بولا: تم نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ باندھا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم میری طرف سے اِسے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ سمجھتے ہو تو **اللہ** پاک کا یہ فرمان دلیل ہے:

وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَــٴَـنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان جنوں اور آدمیوں سب سے۔

اگر یہ قول غَیْرُ اللہ کی طرف سے ہوتا تو مخلوق ہوتا اور اگر مخلوق ہوتا تو ایسی حرکت کا دعویٰ ہوتا جس کے کرنے کی طاقت نہ ہوتی۔

پھر خلیفہ احمد بن ابی دُؤاد اور ابنِ زَیّات کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: اس سے مُناظرہ کرو۔ وہ بولے: آپ اسے قتل کر دیجئے اس کا خون ہماری گردنوں پر ہے۔ خلیفہ نے غصے میں آکر حضرت سیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے چہرے پر اس زور سے تھپڑ مارا کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ دیکھ کر وہاں موجود خُراسان کے بڑے سپہ سالار متفرق ہوگئے۔ امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے والد بھی خُراسان کے سپہ سالاروں میں سے تھے لہٰذا خلیفہ کو اُن سپہ سالاروں کی طرف سے اپنی جان کا خوف ہوا تو پانی کا پیالہ منگا کر آپ کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارنے لگا۔ امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کو ہوش آیا تو آپ نے خلیفہ کے سامنے کھڑے اپنے چچا کی طرف دیکھ کر کہا: چچا! میرے چہرے پر ڈالا گیا یہ پانی شاید غصب کا ہو۔ خلیفہ نے کہا: تم لوگوں کا بُرا ہو تم نہیں دیکھ رہے کہ یہ اپنی اس بات سے کس طرح مجھ پر تنقید کر رہا ہے۔ مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرابت داری کی قسم! میں اسے اُس وقت تک کوڑے لگاؤں گا جب تک یہ قرآن کو مخلوق نہ کہہ دے۔ پھر اُس نے ابُو الدَّن نامی جلاد کو بلا کر پوچھا: تم کتنے کوڑوں میں اِسے قتل کر سکتے ہو؟ وہ بولا: پانچ، دس، پندرہ یا زیادہ سے زیادہ بیس کوڑوں میں۔ خلیفہ نے کہا: اسے قتل کر دو۔ تم جتنا جلدی یہ کر دو اتنا ہی اچھا ہے۔ پھر خلیفہ نے کہا: اس کے اوپری کپڑے اُتار دو۔ چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے کپڑے اُتار دیئے گئے اور آپ کو سزا کی جگہ کھڑا کر دیا گیا۔ ابُو الدَّن جلاد آگے بڑھا اور آپ کو دس سے کچھ اوپر کوڑے مارے۔ آپ کے کاندھوں سے زمین پر خون بہنے لگا اور آپ کمزور جسم کے تھے۔ اسحاق بن ابراہیم نے کہا: امیر المؤمنین! یہ کمزور جسم کے آدمی ہیں۔ خلیفہ نے کہا: کیا تم نے میری یہ

(1)...مسند الفردوس، ۱/۱۷۸، حدیث: ۶۶۶

بات نہ سنی تھی، میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت داری کی قسم اٹھا کر کہا ہے کہ جب تک یہ وہ بات نہ کہہ دے جو میں کہتا ہوں تب تک میں اسے کوڑے لگواتا رہوں گا۔

اسحاق بن ابراہیم نے کہا: اَبُو عَبْدُ اللہ! خوشخبری ہو امیر المؤمنین نے اپنی بات سے رجوع کر لیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ **اللہ** پاک کے سوا کوئی معبود نہیں۔ امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں بھی یہ کہتا ہوں کہ **اللہ** پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کلمۂ اخلاص ہے۔ پھر اسحاق نے کہا: امیر المؤمنین! جیسا آپ کہہ رہے ہیں امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایسا کہہ دیا ہے۔ خلیفہ نے کہا: اس کا راستہ چھوڑ دو۔ دروازے پر شور ہوا تو خلیفہ نے اسحاق سے کہا: باہر نکل کر دیکھو کہ کیا شور وغل ہے؟ وہ نکلا پھر آکر کہا: امیر المؤمنین! بڑے سردار آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں، میں آپ کا خیر خواہ ہوں آپ احمد بن حنبل کو باہر نکال دیں۔ چنانچہ آپ کو باہر نکال دیا گیا۔ دروازے پر سب سے پہلے میں ان کے سامنے آیا۔ لوگوں نے کہا: اَبُو عَبْدُ اللہ! آپ کیا کہتے ہیں تاکہ ہم بھی وہی کہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے خبریں جمع کرنے والو! لکھ لو اور اے عام لوگو! گواہ ہو جاؤ کہ بے شک قرآن **اللہ** پاک کا کلام ہے، مخلوق نہیں، یہ اُسی سے شروع ہوتا اور اسی کی جانب لوٹتا ہے۔

امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کرامت:

احمد بن فَرَج کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو کوڑے لگ رہے تھے تو میں آپ کو دیکھ رہا تھا۔ اُس وقت آپ کے جسم پر صرف شلوار تھی جو ایک ڈوری سے بندھی ہوئی تھی، کوڑے لگنے سے وہ ڈوری ٹوٹ گئی اور شلوار نیچے ہونے لگی۔ میں نے دیکھا کہ امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے ہیں تو شلوار اُس جگہ واپس آگئی جہاں پہلے تھی۔ میں نے بعد میں آپ سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا: ہاں، جب ڈوری ٹوٹ گئی تو میں نے دعا کی: "اے **اللہ**! اے میرے معبود! اے میرے مالک! تو نے ہی مجھے اس جگہ کھڑا کیا لہٰذا مجھے لوگوں کے سامنے رُسوا نہ کرنا۔" پس شلوار اپنی جگہ واپس آگئی۔

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیْم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: احمد بن فَرَج نے عبدُ الرزاق از مَعْمَر از امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم جو سند بیان کی ہے اس سند کے یاد رکھنے میں انہیں وہم ہوا ہے۔ اس روایت کا بعض حصہ امام ضَحّاک از ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی سند سے ہے۔

خلیفہ مُتَوَکِّل کا حاکِمِ بغداد کو خط

اب ہم پہلے عباسی خلیفہ متوکل کے اس خط کی بات کریں گے جس کے سبب حضرت سیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آزمائش کا سامنا کرنا پڑا پھر عباسی خلیفہ کا در گزر کرنا اور بعد میں پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عسکر (سر من رائے) میں بلانا بیان کریں گے۔

﴿13713﴾... حضرت سیِّدُنا ابو الفضل صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسحاق بن ابراہیم کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا محمد بغداد کا حاکم بنا، عباسی خلیفہ متوکل نے اسے خط لکھا: احمد بن حنبل کے پاس کسی کو بھیج کر پوچھو کہ خلیفہ کو مطلوب شخص تمہارے پاس ہے؟ محمد بن اسحاق نے اپنے دربان مُظَفَّر کو بھیجا اور ابن الکلبی نامی خبر رساں بھی اس کے ساتھ ہو لیا، اُسے بھی خط لکھا گیا تھا۔ مظفر نے ابن الکلبی سے کہا: حاکم تم سے کہہ رہے ہیں کہ خلیفہ نے مجھے خط لکھ کر پوچھا ہے کہ اُن کو مطلوب شخص تمہارے علاقے میں ہے۔ ابن الکلبی نے کہا: ایسا ہی خط میرے پاس بھی آیا ہے۔ لوگوں کے سو جانے کے بعد انہوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا، میرے والد نے اُن کے لئے دروازہ کھولا، اس وقت آپ نے تہبند باندھ رکھا تھا۔ والد صاحب دروازے پر ہی بیٹھ گئے اور گھر کی عورتیں بھی ساتھ تھیں۔ آپ کو خلیفہ کا خط پڑھ کر سنایا گیا تو آپ نے اُن سے کہا: "مجھے اس کا کوئی علم نہیں، میں تو ہر حال میں خلیفہ کی اطاعت کو لازم سمجھتا ہوں، بس نمازِ باجماعت، جمعہ کی حاضری اور مسلمانوں کی دعوت میں شریک نہ ہونے پر افسوس ہے۔" بغداد کے سابق حکمران اسحاق بن ابراہیم نے میرے والد کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ آپ گھر میں ہی رہیں، جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوں ورنہ ابو اسحاق مُعْتَصِم کے دور میں جو آپ کے ساتھ ہوا وہی آپ کے ساتھ دوبارہ ہو گا۔ والد صاحب کی بات سن کر ابن الکلبی بولا: خلیفہ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے یہ قسم لوں کہ وہ شخص آپ کے پاس نہیں جو اُن کو مطلوب ہے تو آپ قسم اٹھائیں۔ والد صاحب نے کہا: اگر تم مجھ سے قسم ہی لینا چاہتے ہو تو میں قسم اٹھاتا ہوں۔ انہوں نے آپ سے **اللہ** کی قسم لی اور طلاق کی قسم لی کہ آپ کے پاس ایسا کوئی شخص نہیں جو خلیفہ کو مطلوب ہے۔ گویا ان کا اشارہ اس طرف تھا کہ آپ کے پاس کوئی باغی علوی روپوش ہے۔

امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر کی تلاشی:

حضرت ابو الفضل بیان کرتے ہیں کہ پھر ابن الکلبی نے کہا: میں آپ کے گھر کی تلاشی لینا چاہتا ہوں اور

آپ کے بیٹے کے گھر کی بھی تلاشی لینی ہے۔ پس مظفر، ابن الکلبی اور ان کے ساتھ دو عورتیں گھر میں داخل ہوگئے۔ مظفر اور ابن الکلبی نے گھر کی تلاشی لی جبکہ عورتوں نے گھر کی خواتین اور بچوں کی تلاشی لی۔ پھر وہ میرے گھر میں داخل ہوئے اور اس کی تلاشی لی، شمع کی روشنی میں گھر کے کنویں میں بھی دیکھا اور عورتوں سے کہا کہ وہ گھر کی خواتین کی تلاشی لیں تو انہوں نے تلاشی لی پھر وہ چلے گئے۔

خلیفہ کا آپ کو طلب کرنا:

دو دن کے بعد علی بن جہم کا یہ خط آیا کہ ”آپ پر جو الزام لگایا گیا تھا اس میں امیر المؤمنین کے ہاں آپ کی براءت ثابت ہو چکی ہے۔ اہلِ بدعت نے اپنی گردنیں دراز کرلی تھیں لیکن **اللہ** پاک کا شکر ہے انہیں آپ پر خوش ہونے کا موقع نہیں ملا۔ امیر المؤمنین نے آپ کی طرف اپنے دربان یعقوب کو بھیجا ہے اور ساتھ میں شاہی عطیہ بھی ہے اور وہ آپ کو اپنے پاس آنے کا حکم دیتے ہیں۔ **اللہ** پاک کا واسطہ آپ آنے سے منع مت کرنا اور نہ ہی عطیہ واپس کرنا۔“ اگلے دن یعقوب پہنچ گیا اور میرے والد کے پاس آکر کہا: اَبُوْعَبْدُ اللہ! امیر المؤمنین نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور وہ کہتے ہیں: آپ کھرے ثابت ہوئے ہیں لہٰذا میں آپ کے قرب سے اُنسیت حاصل کرنا اور آپ کی دُعا سے برکت لینا چاہتا ہوں۔ انہوں نے سفر کے اخراجات کے لیے آپ کو دس ہزار درہم بھیجے ہیں۔ یہ کہہ کر یعقوب نے مال کی تھیلی نکالی جس میں دو سو دینار اور باقی کھرے دراہم تھے۔ والد صاحب نے اُس مال کی طرف دیکھا تک نہیں۔ یعقوب نے مال کو باندھ دیا اور کہا: میں کل آتا ہوں تاکہ دیکھوں آپ کا کیا ارادہ ہے۔ وہ جاتے ہوئے کہنے لگا: اَبُوْعَبْدُ اللہ! **اللہ** پاک کا شکر ہے کہ بدعتیوں کو آپ پر خوش ہونے کا موقع نہیں ملا۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ میں نے سبز رنگ کا ایک بڑا برتن پیسوں کی تھیلی پر اوندھا کر کے رکھ دیا۔ مغرب کے وقت والد صاحب نے مجھ سے فرمایا: صالح! یہ مال کی تھیلی اپنے پاس رکھ لو تو میں نے وہ سر کی جانب اونچی جگہ پر رکھ دی۔

دس ہزار درہم کا شاہی عطیہ تقسیم کردیا:

حضرت صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سَحَر کے وقت والد صاحب نے مجھے آواز دی، میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے: صالح! آج رات میں سو نہیں سکا۔ میں نے عرض کی: کیوں؟ تو روتے ہوئے فرمایا: میں زندگی بھر ان مالداروں سے بچتا رہا مگر اس بڑھاپے میں اِن سے دوچار ہو گیا ہوں، میں نے سوچ لیا ہے کہ صبح ہوتے ہی یہ

مال بانٹ دوں گا۔ میں نے عرض کی: آپ کی مرضی۔ صبح ہوئی تو آپ کے پاس حسین بن بَزّاز اور دیگر مشائخ آئے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: صالح! مجھے ترازو دو اور مہاجرین وانصار کی اولاد کو میرے پاس لے آؤ اور فلاں کو بھی بلا لاؤ۔ پھر آپ نے وہ مال تقسیم کرنا شروع کر دیا حتّٰی کہ سارا مال بانٹ دیا اور پیسوں کی تھیلی خالی ہو گئی۔ ہماری جو حالت تھی وہ اللہ پاک ہی جانتا ہے، آپ کے ایک صاحبزادے نے آکر عرض کی: ابّا جان! مجھے بھی ایک درہم دیجئے۔ آپ نے میری جانب دیکھا تو میں نے تھوڑی سی رقم نکالی اور اسے دے دی۔ خبر رساں ابنِ الکلبی نے خلیفہ کو خط لکھا کہ امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک ہی دن سارے درہم صدقہ کر دیئے یہاں تک کہ پیسوں کی تھیلی بھی صدقہ کر دی۔ علی بن جَہْم کا کہنا ہے کہ خلیفہ تک یہ بات پہنچی تو میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! لوگوں کو پتا چل گیا ہے کہ انہوں نے آپ کا عطیہ قبول کر کے صدقہ کیا ہے اور احمد بن حنبل مال کا کیا کریں گے جبکہ ان کی خوراک ہی ایک روٹی ہے۔ امیر المؤمنین نے مجھ سے کہا: اے علی! تم نے سچ کہا ہے۔

خلیفہ متوکّل کی طرف روانگی:

پھر میرے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات کو روانہ ہوئے اور ہمارے ساتھ محافظ دستہ تھا جن کے ساتھ مخصوص قسم کے چراغ تھے۔ فجر کی روشنی ظاہر ہوئی تو والد صاحب نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس درہم ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: ان محافظوں کو دے دو۔ میں نے اُن کو ایک ایک درہم دے دیا۔ جب صبح ہوئی تو یعقوب بھی آپ کے ساتھ چلنے لگا اور اُس نے والد صاحب سے کہا: ابُوعَبْدُ اللہ! مجھے پتا چلا ہے کہ ابنِ ثَلْجِی آپ کے بارے میں کچھ کہتا ہے۔ والد صاحب نے کہا: ابو یوسف! اللہ پاک سے عافیت مانگو۔ یعقوب نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کی طرف سے امیر المؤمنین کی طرف تحریر روانہ کر دوں۔ والد صاحب اس کی بات سُن کر خاموش رہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے عَبْدُ اللہ بن اسحاق نے قاضی وابصی کے حوالے سے یہ بتایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ ابنِ ثَلْجِی کے مطابق احمد بن حنبل، مانی[1] کا پیروکار ہے۔ میرے والد نے کہا: (اُس

[1]... اس کا پورا نام مانی بن فاتک ہے۔ یہ شاہِ فارس شابور بن اَرْدَشیر کے دور میں ظاہر ہوا اور بہرام نے اسے قتل کیا۔ اس نے ایسے دین کی بنیاد رکھی جو مجوسیت اور عیسائیت کا ملاپ تھا۔ یہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی نبوت کا قائل اور حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی نبوت کا منکر تھا۔ (الملل والنحل، ۲/۲۷۰، ۲۷۳)

کا حساب لینے کو) **اللہ** کافی ہے۔ یعقوب غصے میں آگیا اور میری جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا: میں نے ایسی تعجب والی بات کبھی نہ دیکھی، میں ان سے کہہ رہا ہوں مجھے ایک بات ہی لکھ کر دے دیں جس کی خبر میں امیر المؤمنین کو کر دوں لیکن یہ ایسا کرنے پر بھی راضی نہیں۔

میرے والد جب گھر سے عسکر (یعنی سُر مَن رائے) کی طرف نکلے تو آپ نے نماز میں قصر کیا اور کہا: چار بُرُد یعنی 16 فرسخ کی مسافت میں نماز میں قصر کیا جائے[1]۔ میں نے دورانِ سفر ایک دن عصر کی نماز پڑھائی تو والد صاحب نے مجھ سے کہا: تم نے عصر کی نماز مختصر پڑھائی ہے۔ حالانکہ میں نے ایک رکعت میں 15 آیتیں پڑھی تھیں۔ میں اُن لشکر والوں کو نماز پڑھاتا رہا یہاں تک کہ ہم جب باغات کے درمیان پہنچے تو یعقوب نے ہم سے کہا: ٹھہرو۔ پھر اس نے اپنی کارگزاری بتانے کے لئے مُتوکّل کی طرف کسی کو بھیجا۔ پھر ہم عسکر میں پہنچے تو والد صاحب سر جھکائے ہوئے تھے اور ان کا سر ڈھکا ہوا تھا۔ یعقوب نے اُن سے کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! اپنے سر سے کپڑا ہٹائیے۔ آپ نے سر سے کپڑا ہٹا دیا۔ پھر ایک خادم آیا جو محل میں جانا چاہتا تھا جب اس نے لوگوں کو جمع دیکھا تو کہا: کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: احمد بن حنبل آئے ہیں۔ اُس نے والد صاحب کی طرف یحییٰ بن ہرثمہ کو بھیجا۔ اُس نے آکر کہا: امیر نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں: **اللہ** پاک کا شکر ہے کہ بدعتی دشمنوں کو آپ پر خوش ہونے کا موقع نہیں ملا۔ ابن ابی دؤاد کا جو حال ہوا وہ آپ جان چکے لہٰذا آپ کو وہی بیان کرنا چاہیے جو **اللہ** پاک کا حق ہے۔ یہ کہہ کر یحییٰ چلا گیا۔

کیا زخمی جانور ذبح کر کے کھا سکتے ہیں؟

والد صاحب کو دارِ ایتاخ میں ٹھہرایا گیا۔ علی بن جَہْم آیا اور کہا: آپ نے جو دراہم تقسیم کر دیئے ہیں امیر المؤمنین نے اُس کی جگہ مزید دس ہزار درہموں کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اس بارے میں آپ کو نہ بتائیں۔ والد ماجد یہ سن کر غمگین ہو گئے۔ پھر آپ کے پاس محمد بن مُعاویہ آیا اور بولا: امیر المؤمنین اکثر آپ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ یہیں رہ کر درسِ حدیث دیں۔ والد گرامی نے عذر کیا کہ میں کمزور ہوں اور اپنی انگلی

---

[1]... **احناف کے نزدیک:** شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اقامت مثلاً شہر یا گاؤں سے باہر ہو گیا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۲۷۰ ملخصاً)

دانتوں پر رکھ کر فرمایا: میرے دانت بھی ہل رہے ہیں اور میں نے یہ بات اپنے بیٹے کو بھی نہیں بتائی۔ اسی دوران آپ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ "دو جانور سینگوں سے لڑیں، ایک دوسرے کو اپنے سینگوں سے کاٹ کر گرا ڈالے تو کیا اُسے ذبح کر کے کھایا جائے گا؟" آپ نے فرمایا: اگر (ذبح کرتے وقت) وہ آنکھ کے گوشے سے دیکھے، دُم ہلائے اور اس کا خون بہے تو کھایا جائے گا۔

خلیفہ کے محل میں:

پھر والدِ گرامی کے پاس وزیر یحییٰ بن خاقان آیا اور کہا: اَبُوعَبْدُاللہ! مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو ان کے بیٹے اَبُوعَبْدُاللہ مُعْتَز کے پاس لے جاؤں اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں آپ کو سیاہ لباس، چادر اور ٹوپی بھی دوں تو آپ کون سی ٹوپی پہنیں گے؟ میں نے وزیر یحییٰ سے کہا: میں نے انہیں کبھی (خالی) ٹوپی پہنے نہیں دیکھا۔ اُس نے مزید کہا: امیر المؤمنین کا حکم ہے کہ میں آپ کو اونچے مرتبے میں رکھوں اور اُن کے صاحبزادے اَبُوعَبْدُاللہ کو آپ کی تربیت میں دوں۔ پھر یحییٰ نے مجھ سے کہا: امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ آپ اور آپ کے قرابت داروں کو چار ہزار درہم دیئے جائیں لہٰذا آپ اسے اپنوں میں تقسیم کر دیں۔ اگلے دن پھر یحییٰ آیا اور کہا: اَبُوعَبْدُاللہ! آپ سوار ہوں گے؟ والد صاحب نے کہا: جیسے تمہاری مرضی۔ پھر کہا: میں **اللہ** پاک سے خیر طلب کرتا ہوں۔ پھر آپ نے لباس اور چمڑے کے موزے پہنے۔ موزے پندرہ سال پرانے تھے اور اُن میں جگہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ یحییٰ نے مجھے اشارہ کیا کہ انہیں ٹوپی پہناؤ۔ میں نے اُس سے کہا: ان کے پاس ٹوپی نہیں ہے۔ یحییٰ نے کہا: یہ ننگے سر امیر المؤمنین کے پاس کیسے جائیں گے؟ ہم آپ کے لیے سواری تلاش کرنے لگے، یحییٰ کھڑا رہا اور آپ نماز پڑھنے لگے پھر مٹی پر بیٹھ گئے اور یہ آیت مبارکہ پڑھی:

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔

(پ۱۶، طٰہٰ: ۵۵)

پھر ایک تاجر کے خچر پر سوار ہوئے اور ہم بھی ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ انہیں مُعْتَز کے محل میں داخل کر دیا گیا۔ وہاں انہیں ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا، پھر یحییٰ آیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر محل کے اندرونی حصے میں لے آیا۔ پردہ بلند کیا گیا، ہم سب دیکھ رہے تھے جبکہ معتز ایک چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا۔ یحییٰ آگے بڑھا اور

والد صاحب سے کہا: امیر المؤمنین آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ وہ آپ کے قرب سے برکت حاصل کریں اور اپنے بیٹے اَبُوعَبْدُ اللہ معتز کو آپ کی تربیت میں دیں۔

تقویٰ و پرہیزگاری کی کچھ مثالیں:

ایک خادم نے بتایا کہ خلیفہ مُتوکّل پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، جب حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ محل میں داخل ہوئے تو اُس نے اپنی والدہ سے کہا: امی جان! دیکھئے محل کس طرح روشن ہو گیا ہے۔ پھر ایک خادم بڑا رومال لایا جس میں خلعت تھی، یحییٰ نے خلعت لے کر والد صاحب کو پہنائی مگر اس دوران آپ نے ناپسندیدگی کے سبب اپنے ہاتھ نہیں ہلائے، پھر اُس نے ٹوپی آپ کے سر پر رکھی اور چادریوں اوڑھائی کہ آپ کے گرد لپیٹ دی۔ موزے تبدیل نہ کئے گئے پھر آپ کو واپس لوٹا دیا گیا۔ لوگ کہنے لگے کہ آپ کو سیاہ خلعت پہنائی گئی۔ والد صاحب گھر پہنچے تو وہ کپڑے اتار دیئے اور روتے ہوئے فرمایا: میں 60 سال سے ان حُکّام و سلاطین سے بچا رہا مگر اب عمر کے آخری حصے میں ان کے ساتھ مبتلا ہو گیا ہوں۔ میں گمان نہیں کرتا کہ خلیفہ کے اس لڑکے کے پاس جا کر خود کو بچا سکوں پھر میں کیسے اُس پر نظر ڈالنے سے لے کر نکلنے تک اپنی ذمہ داری پوری کر سکتا ہوں۔ پھر کہا: اے صالح! یہ خلعت بغداد بھیج کر بیچ دو اور اس کی قیمت صدقہ کر دو اور اس سے کچھ خرید نامت۔ میں نے یعقوب بن بُختان کو بھیج دی، انہوں نے اسے بیچ کر اُس کی قیمت صدقہ کر دی اور ٹوپی میرے پاس رہ گئی۔

حضرت ابو الفضل بیان کرتے ہیں: کسی نے میرے والد صاحب کو بتایا جس گھر میں آپ ٹھہرے ہیں یہ امیر ایتاخ کا ہے۔ والد صاحب نے سنا تو کہا: محمد بن جراح کو لکھو کہ وہ مجھے اس گھر سے منتقل کر دے۔ ہم نے رقعہ لکھا تو متوکل نے حکم دیا کہ والد صاحب کو اس گھر سے منتقل کر دیا جائے۔ پھر خلیفہ نے کسی کی ذمہ داری لگائی کہ فلاں مکان خالی کروا کے میرے والد کو ٹھہرایا جائے مگر والد صاحب نے کہا: مجھے ایسے گھر سے بھی معاف رکھا جائے۔ چنانچہ آپ کے لئے دو سو درہم میں ایک گھر کرائے پر لیا گیا جہاں آپ منتقل ہو گئے۔ ہمارے لئے کھانے سے بھرے دستر خوان، برف، مختلف قسم کے موٹے کپڑے اور نرم و ملائم بستر بھیجے گئے۔ جب میرے والد نے ان چیزوں کو دیکھا تو خود کو ان سے دور رکھا اور اپنے سادہ بستر پر آرام فرمایا۔ والد صاحب کی آنکھ دکھنے لگی پھر ٹھیک ہو گئی تو مجھ سے کہا: کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ میری آنکھ پہلے جب دکھتی تھی تو ایک

عرصے بعد ہی ٹھیک ہوتی تھی، اب کی بار جلدی ٹھیک ہوگئی ہے۔

تین دن بعد روزہ افطار فرماتے:

والد صاحب نے وصال کے روزے[1] رکھنا شروع کردیئے کہ ہر تین دن کے بعد کھجور اور سَتُّو سے افطار کرتے، پندرہ دن یہی معمول رہا پھر ہر رات ایک روٹی سے افطار فرمانے لگے۔ ان ایام میں جب کھانے سے بھرا دستر خوان آتا تو اُسے بر آمدے میں رکھ دیا جاتا تاکہ آپ نہ دیکھیں۔ وہاں موجود لوگ اس میں سے کھاتے۔ گرمی تنگ کرتی تو آپ کے لئے کپڑا گیلا کیا جاتا جسے آپ سینے پر رکھتے۔ مُتوکّل ہر روز حکیم ابنِ ماسَوَیہ کو آپ کے پاس بھیجتا۔ وہ آپ کو دیکھ کر کہتا: اَبُوعَبْدُاللہ! میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کو دل سے چاہتا ہوں، آپ کو اس کے علاوہ کوئی بیماری نہیں کہ آپ کمزور ہیں اور کم کھاتے ہیں۔ مزید ابنِ ماسَوَیہ نے ان سے کہا: ہم کبھی کبھی اپنے گھر والوں کو تیل اور سرکہ کھانے کا کہتے ہیں کیونکہ یہ پیٹ کو نرم کرتا ہے۔ آپ کو (شاہی عطیہ سے) پینے کے لئے کوئی شے دی جاتی تو اسے انڈیل دیتے۔ وزیر یحییٰ بن خاقان نے آپ کو جُبّہ اور سیاہ چادر دی۔ یعقوب اور غیاث آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: امیر المؤمنین آپ سے پوچھ رہے ہیں کہ آپ ابن ابی دُؤاد مُعتزلی کی املاک کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر ان دونوں نے والد صاحب کو ابنِ ابی دُؤاد کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ ابن ابی دؤاد کے خلاف جب گواہی دی گئی تو اسے بغداد منتقل کیا گیا اور اس کی جائداد بیچ دی گئی۔

خلیفہ مجھے دیکھ کر کیا کرے گا؟

کبھی وزیر یحییٰ آتا اور والد صاحب نماز پڑھ رہے ہوتے تو وہ بر آمدے میں بیٹھ کر انتظار کرتا یہاں تک کہ

---

[1] ... **صوم وصال سے مراد:** روزہ رکھ کر افطار نہ کرنا اور دوسرے دن پھر روزہ رکھنا۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/۹۶۶) حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک صومِ وصال (بغیر افطار کئے اگلے دن پھر روزہ رکھنا) جائز ہے (شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض، کتاب الصیام، باب النھی عن الوصال فی الصوم، ۴/۳۸) جبکہ **احناف کے نزدیک:** صومِ وصال کہ روزہ رکھ کر افطار نہ کرنا اور دوسرے دن پھر روزہ رکھنا یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/۹۶۷) **نوٹ:** صومِ وصال سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لیے **مکتبۃ المدینہ** کی شائع کردہ کتاب "**ملفوظات اعلیٰ حضرت**" کے **صفحہ 505 اور 506** کا مطالعہ فرمالیجئے۔

آپ نماز سے فارغ ہوتے تب ملاقات کرتا۔ وزیر یحییٰ اور خلیفہ کا مقرب علی بن جَہم میرے والد سے ملنے آتے تو تلوار اور ٹوپی اُتار کر والد صاحب کے پاس آتے۔ مُتوکِّل نے ہمارے متعلق حکم دیا کہ ہمارے لئے گھر خریدا جائے تو والد صاحب نے مجھ سے کہا: اے صالح! اگر تم اُن سے مکان کی خریداری پر راضی ہوگئے تو میرے اور تمہارے درمیان ضرور جُدائی ہوگی، تم چاہتے ہو کہ میں اس شہر کو اپنا ٹھکانا اور مسکن بنالوں۔ پھر آپ مسلسل گھر کی خریداری سے انکار کرتے رہے یہاں تک کہ معاملہ رفع دفع ہوگیا۔ والد صاحب مالک مکان کے پاس گئے اور اُس سے کہا: کھانے سے بھرے دستر خوان کے عوض تمہیں ہر مہینے تین ہزار دیئے جائیں گے تو میں نے کہا: میں دے دوں گا۔ متوکل کے قاصد والد صاحب کے پاس اُن کی خیر خبر پتا کرنے آتے پھر جاکر متوکل کو اس کی اطلاع دیتے۔ ایک دن آئے تو کہنے لگے: اَبُوعَبْدُاللہ! امیر المؤمنین آپ کو ضرور دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ یہ سن کر خاموش رہے۔ اُن کے جانے کے بعد والد صاحب نے فرمایا: کیا تمہیں ان کی اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ "امیر المؤمنین آپ کو ضرور دیکھنا چاہتے ہیں"، وہ مجھے دیکھ کر کیا کریں گے؟

جس گھر میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے وہاں ایک چھوٹا کمرہ تھا جس میں دو افراد کے آرام کی جگہ تھی۔ والد صاحب نے کہا: مجھے اس کمرے میں لے جاؤ اور چراغ نہ جلانا۔ ہم انہیں وہاں لے گئے۔ خلیفہ کا دربان یعقوب آیا اور والد صاحب سے کہا: امیر المؤمنین آپ سے ملنے کے خواہش مند ہیں اور کہتے ہیں کہ میرے پاس آنے کے لئے کسی دن کا انتخاب کرلیں اور دن بتادیں تاکہ مجھے یاد رہے۔ والد صاحب نے کہا: جس دن تمہاری مرضی ہو۔ یعقوب نے کہا: بدھ کا دن بہتر رہے گا کیونکہ یہ دن خالی ہے۔ اگلے دن یعقوب پھر آیا اور کہا: اَبُوعَبْدُاللہ! آپ کو خوشخبری ہو امیر المؤمنین نے آپ کو سلام کہا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ میری طرف سے آپ کو سیاہ لباس پہننے، میری یا میرے ولی عہد کی طرف آنے کی رخصت ہے۔ آپ چاہیں تو روئی کا لباس پہنیں اور چاہیں تو اونی لباس پہنیں۔ والد صاحب اس پر **اللہ** پاک کا شکر ادا کرنے لگے۔

ایک دن یعقوب نے والد صاحب سے کہا: میرا ایک بیٹا ہے جسے میں چاہتا ہوں اور میرے دل میں اس کی بڑی قدر ہے، میری خواہش ہے کہ آپ اُسے کچھ احادیث بیان کردیں۔ والد صاحب خاموش رہے پھر جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اِسے دیکھو، یہ میری آزمائش کو نہیں دیکھ رہا۔

ساتدنوں میں ختمِ قرآن:

والد صاحب ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک قرآنِ پاک کا ختم کرتے اور اختتام پر خاص دعا ہوتی، آپ دعا کرتے اور ہم اُن کی دعا پر آمین کہتے۔ جمعہ کی صبح مجھے اور میرے بھائی کو بلایا، قرآنِ پاک کا ختم کر کے دعا کرنے لگے اور ہم ان کی دعا پر آمین کہہ رہے تھے۔ دعا سے فارغ ہوئے تو بار بار کہنے لگے: میں **اللہ** پاک سے خیر طلب کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی: آپ کیا چاہتے ہیں؟ (مگر کوئی جواب نہ دیا) پھر فرمایا: میں نے **اللہ** پاک سے عہد کیا ہے اور بے شک عہد کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی اور **اللہ** پاک فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو۔

(پ۶، المائدۃ: ۱)

میں اب مرتے دم تک کوئی کامل حدیث بیان نہیں کروں گا اور میں تم میں سے کسی کا استثناء بھی نہیں کرتا۔ ہم نکلے تو علی بن جَہْم آیا۔ ہم نے اُس سے یہ بات ذکر کی تو اُس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔ مُتوکّل کو بھی اس بات کی خبر مل گئی۔ والد صاحب نے کہا: یہاں درس حدیث دینے والے چاہتے ہیں کہ میں حدیث بیان کروں اور پھر اسی شہر کا ہو کر رہ جاؤں۔ ایسے لوگوں کا اس شہر میں ٹھہرنے کا سبب یہی ہے کہ انہیں مال دیا جاتا ہے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے: حدیث بیان کرو تو حدیث بیان کرتے ہیں۔ مزید فرمایا: بخدا! اگر میری طرف سے کسی معاملے میں موت کی تمنا ہوتی تو میں یہاں رہنے کے معاملے میں اور فتنۂ خلقِ قرآن میں موت کی تمنا ضرور کرتا کیونکہ یہ دنیا کا فتنہ ہے اور وہ دین کا فتنہ تھا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں بند کیں اور فرمایا: اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اسے چھوڑ دیتا۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنی انگلیاں کھول دیں۔

متوکل ہر وقت آپ کا حال پوچھنے کے لئے کسی نہ کسی کو آپ کے پاس بھیجتا رہتا اور اس کی طرف سے ہم گھر والوں کے لئے مال کا حکم دیا جاتا اور وہ کہتا: یہ مال انہیں پہنچا دیا جائے اور اس بارے میں شیخ کو نہ بتایا جائے کہ وہ اس بات سے غمگین ہوں گے۔ وہ ان سے کیا چاہتے ہیں؟ اگر یہ گھر والے دنیا چاہتے ہیں تو وہ شیخ انہیں اس سے کیوں منع کرتے ہیں؟ کچھ لوگوں نے متوکل سے شکایت کی کہ امام احمد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه آپ کا کھانا نہیں کھاتے، آپ کے بچھونے پر نہیں بیٹھتے اور آپ جو پیتے ہیں اُسے حرام ٹھہراتے ہیں۔ متوکل نے کہا: بخدا! اگر مُعتصِم

دوبارہ زندہ ہو کر امام احمد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی شکایت کرے تو میں قبول نہ کروں گا۔

بیٹے کے نام تین خُطوط

حضرت سَیِّدُنا ابو الفضل صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمَا کہتے ہیں: پھر میں بغداد آگیا اور والد صاحب کے پاس چھوٹے بھائی عَبْدُ الله کو چھوڑ آیا۔ کچھ دنوں کے بعد دیکھا تو عَبْدُ الله بھی آگیا اور میرے کپڑے جو وہاں تھے وہ بھی لے آیا۔ میں نے اُس سے کہا: تم کیوں آئے؟ کہا: والد صاحب نے فرمایا کہ چلے جاؤ اور صالح سے کہنا: وہاں سے نہ نکلے، تم لوگ میری آزمائش ہو۔ بخدا! اگر مجھے پتا ہوتا کہ میرے ساتھ ایسا معاملہ ہو گا تو میں تم میں سے کسی کو ساتھ لے کر نہ جاتا۔ اگر تم لوگ نہ ہوتے تو وہ کس کے لئے کھانے سے بھرے دستر خوان رکھتے، کس کے لئے نرم و ملائم بستر بچھاتے اور کسے مال سے نوازتے؟ میں نے اُن کی طرف خط لکھا اور عَبْدُ الله نے جو کچھ مجھے بتایا وہ میں نے لکھ بھیجا۔

پہلا خط:

والد صاحب نے میری طرف اس مضمون کا خط لکھا: "**اللہ** کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ **اللہ** پاک تمہاری آخرت اچھی کرے اور ہر ناپسندیدہ چیز اور آفت سے تمہیں بچائے۔ میرا تمہاری طرف خط لکھنے کا سبب اور عَبْدُ الله سے یہ کہنے کی وجہ کہ تم میں سے کوئی میرے پاس نہ آئے صرف یہی ہے کہ میرا تذکرہ ختم ہو جائے اور میں گمنام ہو جاؤں۔ تم جب یہاں تھے تو لوگ تمہارے پاس جمع ہوتے اور میری باتیں تم سے نقل کرتے وہ اگرچہ خیر ہوتیں مگر اس سے میرا تذکرہ پھیلتا۔ بیٹا! جان لو کہ اگر تم وہیں رہو اور تم اور تمہارا بھائی میرے پاس نہ آؤ تو یہی میری رضا ہے اور تم اپنے دل میں اچھا ہی گمان رکھنا۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ الله"

دوسرا خط:

پھر میرے پاس اسی طرح کا ایک اور خط آیا جس میں یہ تحریر تھا: "**اللہ** کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ **اللہ** پاک تمہاری آخرت اچھی کرے اور اپنی رحمت سے تم سے بُرائی کو دور کرے۔ میں یہ خط تمہیں لکھ رہا ہوں اور میں **اللہ** پاک کی واضح نعمت میں ہوں اور اُس سے اس نعمت کی تکمیل اور اس پر ادائے

شکر کی توفیق چاہتا ہوں اور ایک مشکل ختم ہو چکی ہے۔ دوسرے لوگ تو یہاں اس لیے ہیں کہ انہیں مال دیا جاتا ہے قبول کرتے ہیں اور انعامات وصول کرتے ہیں تو وہاں پہنچے جہاں پہنچنا تھا، انہوں نے یہاں حدیثیں بیان کیں اور حکومتی لوگوں کے پاس گئے، پس یہی اُن کی قید تھی۔ ہم **اللہ** پاک سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایسوں کے شر سے بچائے اور ہمیں خلاصی عطا فرمائے۔ تمہیں تو یہی چاہیے تھا کہ اگر مجھے اپنے مالوں اور اہل وعیال کے بدلے قریب کر لیتے تو یہ تمہارے لیے اس حالت سے آسان ہوتا جس میں اب میں ہوں پس میں جو تمہیں لکھ رہا ہوں یہ تم پر بھاری نہ پڑے، تم اپنے گھروں میں رہو، شاید **اللہ** پاک مجھے چھٹکارا عطا فرمائے۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ"

پھر اسی طرح کا ایک مزید خط بھی میری طرف آیا۔ ہم جب عسکر سے نکلے تھے تو دستر خوان اور بچھونے وغیرہ جو ہمارے لئے تھے وہ اُٹھا لئے گئے۔

امام احمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی وصیت:

حضرت سیِّدُنا ابو الفضل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ والد صاحب نے یہ وصیت فرمائی: "**اللہ** کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ یہ احمد بن محمد بن حنبل کی وصیت ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اُس نے ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے۔ میرے گھر والوں اور رشتہ داروں میں جو میرے مطیع ہیں اُنہیں یہ وصیت ہے کہ عبادت گزاروں کے ساتھ **اللہ** پاک کی عبادت کریں، حمد کرنے والوں کے ساتھ اُس کی حمد و ثنا کریں اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کریں۔ میں **اللہ** پاک کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔" اور یہ وصیت بھی فرمائی: "عَبْدُ الله بن محمد المعروف فوزان کے مجھ پر 50 دینار قرض ہیں، اگر وہ کچھ بولیں تو ان کی بات کی تصدیق کرنا اور یہ قرض میرے گھر کے غلہ سے ادا کر دیا جائے۔ اُس کا قرض پورا ہو جائے تو جو بچ جائے اس میں سے میرے بیٹوں صالح اور عَبْدُ الله اور گھر کے ہر مرد و عورت کو دس درہم دیئے جائیں۔ اس وصیت پر ابو یوسف، صالح اور عَبْدُ الله گواہ ہیں۔"

گھر واپسی کی اجازت:

صاحب زادے بیان کرتے ہیں: پھر والد صاحب نے مطالبہ کیا کہ وہ کرایہ کے مکان میں منتقل ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے مکان کرایہ پر لیا اور اس میں منتقل ہوگئے۔ متوکل نے آپ کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ بیمار ہیں۔ اُس نے کہا: میں تو چاہتا تھا کہ وہ میرے قریب رہیں لیکن اب میں انہیں اجازت دیتا ہوں۔ اے عُبَیۡدُ الله! اُن کے خرچ کے لیے ہزار دینار اُنہیں پیش کردو۔ سعید سے کہا: اُن کے سفر کے لیے تیز رفتار کشتی تیار کرو۔ علی بن جہم آدھی رات کو آیا اور والد صاحب کو اس بات کی خبر دی پھر عُبَیۡدُ الله آیا، اس کے پاس ہزار دینار تھے۔ اُس نے والد صاحب سے کہا: امیر المؤمنین نے آپ کو گھر جانے کی اجازت دے دی ہے اور آپ کے لئے یہ ہزار دینار دیئے ہیں۔ والد صاحب نے یہ کہہ کر دینار لینے سے انکار کردیا کہ خلیفہ نے مجھے ہر اس چیز سے معاف رکھا ہے جو مجھے ناپسند ہو اور یہ تحائف بھی مجھے ناپسند ہیں۔ کشتی میں سفر کے متعلق کہا: مجھے سردی زیادہ لگتی ہے، میرے لئے خشکی کا سفر ہی آسان رہے گا۔ پھر متوکل نے محمد بن عَبۡدُ الله کو خشکی کے سفر اور اس کی تیاری کے بارے میں لکھا۔ سفر تمام ہونے پر آپ ظہر و عصر کے درمیان ہمارے پاس پہنچے۔

سرکاری نوکری پر بیٹوں سے ناراضی:

بغداد پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد مجھ سے فرمایا: اے صالح! میں نے عرض کی: لَبَّیْكَ یعنی میں حاضر ہوں۔ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم سرکاری نوکری چھوڑ دو اور اس میں کسی کو اپنا وکیل بھی نہ کرو، مجھے پتا چلا ہے کہ تمہیں یہ نوکری میری وجہ سے ملی ہے۔ میں خاموش رہا تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے یہ پسند نہیں کہ زبان سے آپ کو کچھ کہوں اور دوسرے سے کچھ اور، یوں میں آپ سے جھوٹ بولنے اور منافقت کرنے والا ہوں گا۔ بات یہ ہے کہ میرے اہل خانہ دوسروں سے زیادہ ہیں اور میرا عُذر بڑا ہے۔ میں آپ سے اس تکلیف کا اظہار کرتا رہا ہوں اور آپ یہی فرماتے رہے: "تمہارا معاملہ میرے معاملے سے بندھا ہوا ہے۔" شاید اللہ پاک مجھ سے یہ گرہ کھول دے۔ پھر میں نے عرض کی: آپ میرے لئے دعا کرتے رہے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ اللہ پاک نے آپ کی دعا قبول فرمالی ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم ایسا نہیں کرو گے جو میں کہہ

رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: نہیں کر پاؤں گا۔ فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، **اللہ** پاک نے جو تمہارے ساتھ کرنا ہے وہ کرے پھر آپ نے میرے اور اپنے درمیان دروازہ بند کرنے کا حکم دے دیا۔ بھائی عَبْدُ اللہ نے مجھ سے مل کر معاملہ پوچھا تو میں نے انہیں صورتحال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا: اگر والد صاحب مجھ سے پوچھیں تو میں کیا کہوں؟ میں نے کہا: جو تمہاری مرضی۔ پھر والد صاحب نے اُن سے بھی وہی فرمایا جو مجھ سے فرمایا تھا مگر انہوں نے بھی معذرت کی تو انہیں بھی وہی جواب ملا جو مجھے ملا تھا۔ والد صاحب کے چچا ہمیں ملے تو کہا: اگر تم شاہی عطیہ چاہتے ہو تو تمہیں اُن سے کہنے کی کیا ضرورت ہے اور انہیں کیسے پتا چلے گا اگر تم نے کچھ لیا۔ پھر وہ والد صاحب کے پاس آئے اور کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! میں کوئی شاہی عطیہ نہیں لوں گا۔ والد صاحب نے کہا: "**اللہ** کا شکر ہے۔" سرکاری منصب قبول کرنے کی وجہ سے والد صاحب نے ہم سے دوری اختیار کر لی، ہمارے اور ان کے درمیان جو دروازے تھے اُنہیں بند کر دیا اور آپ نے ہمارے ہاں سے اپنے گھر میں کوئی چیز داخل ہونے کی ممانعت کر دی اور والد صاحب نے مجھے یہ روایت بیان فرمائی کہ جب یحیٰی بن ابووائل کو کُناسہ کا قاضی مقرر کیا گیا تو حضرت سَیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی لونڈی سے فرمایا: اے برکہ! یحیٰی کی طرف سے جو آئے وہ مجھے نہ کھلانا۔

شاہی عَطِیَّہ لینے پر چچا سے ناراضی:

حضرت سَیِّدُنا ابوالفضل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: دو مہینے گزرنے کے بعد ہمارے لیے شاہی عطیہ کا حکم ہوا اور وہ ہمارے پاس لایا گیا۔ سب سے پہلے وہ عطیہ لینے والے والد صاحب کے چچا تھے، آپ کو یہ خبر ہوئی تو آپ اُس دروازے پر آئے جو میرے اور ان کے درمیان بند تھا اور بچوں نے اس میں کھڑکی بنادی تھی۔ والد صاحب نے کہا: صالح کو میرے پاس بھیجو۔ بلانے والا آیا تو میں نے اُس سے کہا: میں نہیں آسکتا۔ انہوں نے پھر کسی کو بھیج کر پوچھا: تم کیوں نہیں آتے؟ میں نے آنے والے سے کہا: والد صاحب سے کہنا کہ یہ سرکاری وظیفہ تو بہت سے لوگوں نے لیا اور میں بھی اُن میں سے ایک ہوں اور اُن میں سے کوئی مجھ سے زیادہ عُذر والا نہیں ہو گا پھر ڈانٹ ڈپٹ کا معاملہ میرے ساتھ کیوں؟ اتنے میں چچا نے اذان دی تو والد صاحب باہر نکلے، آپ کے نکلنے کے بعد مجھے بتایا گیا کہ وہ گھر سے مسجد کی جانب نکلے ہیں۔ میں بھی مسجد آگیا اور اُس جگہ جا کر بیٹھ گیا جہاں اُن کا کلام سن سکوں۔

نماز سے فراغت ہوئی تو والد صاحب اپنے چچا کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: آپ نے مجھ سے دورُخی اور

حقیقت کے خلاف بات کی حالانکہ دوسروں کا عذر آپ سے بڑھ کر ہے۔ آپ نے تو کہا تھا کہ کوئی سرکاری وظیفہ نہیں لیں گے پھر آپ نے قبول کر لیا۔ آپ 200 درہم ناجائز استعمال کر رہے ہیں اور جان بوجھ کر مسلمانوں کا حق مار رہے ہیں۔ مجھے تو ڈر ہے کہ کل قیامت میں آپ کو سات زمینوں کا طوق نہ پہنا دیا جائے، آپ کا یہ لینا ناحق ہے۔ چچا بولے: میں صدقہ کر چکا ہوں۔ فرمایا: آپ نے آدھا درہم صدقہ کر دیا ہو گا۔ پھر والد صاحب نے اُن سے دوری اختیار کر لی اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی اور نماز کے لئے دوسری مسجد جانے لگے۔ والد صاحب نے مجھے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بیان فرمائی کہ بصرہ کے کسی حاکم نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے عَبْدُ اللہ کو پولیس کا افسر مقرر کیا تو وہ حاکم کے پاس پہنچ گئے۔ اُس سے کہا گیا کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دروازے پر آئے ہیں۔ حاکم نے لوگوں سے پوچھا: بتاؤ یہ کس لئے آئے ہیں؟ کسی نے کہا: بیٹے کے تقرر پر حاکم کا شکریہ ادا کرنے آئے ہوں گے۔ حاکم نے کہا: نہیں یہ اپنے بیٹے کی معزولی کے لئے آئے ہیں۔ پھر حاکم نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اندر آنے کی اجازت دی، آپ آئے اور فرمایا: اے امیر! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے میرے بیٹے کا تقرر کیا ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں پردے ہی میں رہنے دیں، اللہ پاک آپ کا پردہ رکھے۔ حاکم نے کہا: میں نے آپ کے بیٹے کو معزول کیا۔

سرکاری مراعات لینے پر کئی مہینے بیٹے سے بات نہ کرتے:

حضرت سیِّدُنا ابو الفضل صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار پھر ہمیں شاہی عطیہ دینے کا حکم دیا گیا، والد صاحب کو پتا چلا تو دروازے میں بنی کھڑکی میں آکر فرمایا: اے صالح! دیکھو (میرے بیٹے) حسن اور (بیٹی) اُمِّ علی کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ "فُوران" کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ اِسے وہیں صدقہ کرے جہاں لیا گیا تھا۔ میں نے عرض کی: حضرت فُوران کو کیا پتا کہ یہ مال کہاں سے حاصل ہوا؟ آپ نے فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ چنانچہ، دونوں کی جو رقم بن رہی تھی وہ میں نے حضرت فُوران کو بھجوا دی۔ والد صاحب کو جب بھی پتا چلتا کہ ہم نے حکومتی مال سے کچھ لیا ہے تو آپ پوری رات کچھ نہ کھاتے اور افطار نہ کرتے۔ کچھ مہینوں تک میں اُن کے پاس نہ جا سکا پھر بچوں نے دروازہ کھول دیا اور آپ کے ہاں آنے جانے لگے البتہ میرے گھر سے آپ کے ہاں کچھ نہ جاتا۔ پھر میں نے آپ کو پیغام بھجوایا: ابا جان! یہ دوری بہت ہو گئی اور مجھے آپ سے ملنے کا اشتیاق ہے۔ والد صاحب نے کوئی جواب نہ دیا تو

میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، خود کو آپ کے سامنے گرا کر عرض کی: ابا جان! کیا اس حکومتی مال سے آپ کو غم ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: بیٹا! میرے پاس وہ شے لائی جاتی ہے جس کا میں مالک نہیں ہو سکتا۔ ایک مدت تک ہم نے کچھ نہ لیا پھر ہمارے متعلق کچھ مال کا حکم دیا گیا جسے ہم نے قبول کر لیا۔ والد صاحب کو پتا چلا تو آپ نے پھر مہینوں ہم سے بات نہ کی۔ حضرت فُوران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے والد صاحب سے بات کی اور مجھے بلوایا تو میں آیا۔ انہوں نے والد صاحب سے کہا: اَبُوعَبْدُ اللہ! صالح چاہتے ہیں کہ آپ ان سے راضی ہو جائیں۔ والد صاحب نے کہا: اے ابو محمد! بخدا! یہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ میں اس کے لئے کیا چاہتا ہوں؟ وہی چاہتا ہوں جو اپنے لئے چاہتا ہوں۔ میں نے والد صاحب سے کہا: ابا جان! آپ جیسی طاقت کون رکھ سکتا ہے؟ والد صاحب نے کہا: کیا تم مجھ سے بحث کرتے ہو؟

حکومتی امداد سے انکار:

پھر میرے والد نے وزیر یحییٰ بن خاقان کو اصرار کرتے ہوئے یہ لکھا کہ وہ حکومتی مال سے ہماری مدد نہ کرے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی بات کرے۔ میں والد صاحب سے عرض کرتا رہتا تھا کہ یہ معاملہ آپ پر بڑا ہو گا اور میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ اب جو بھی ہو گا آپ کو بتا دوں گا۔ والد صاحب کا قاصد جب خط لے کر وزیر یحییٰ کے پاس پہنچا تو اس نے یہ خط متوکل کو پہنچا دیا۔ مُتَوَکِّل نے عُبَیْدُ اللہ بن یحییٰ بن خاقان سے پوچھا: امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے کتنے مہینوں سے منصب پر ہیں؟ کہا: دس مہینوں سے۔ متوکل نے کہا: تم ابھی بیت المال سے 40 ہزار درہم لے کر ان کے پاس جاؤ مگر اُن کے والد کو اس کی خبر نہ ہو۔ وزیر یحییٰ نے ہمارے ذمہ دار سے کہا: میں صالح کی طرف خط لکھتا ہوں اور انہیں شاہی عطیے کا بتاتا ہوں۔ میرے پاس وزیر کا خط آیا تو میں نے کسی کو والد صاحب کی طرف بھیج کر سارا معاملہ بتایا۔ آپ کو بتانے والے شخص کا کہنا ہے: میں نے جب اس معاملے سے حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آگاہ کیا تو آپ کچھ دیر سر جھکائے خاموش رہے پھر اپنا سر اٹھا کر کہا: اب میں کیا تدبیر کروں جبکہ **اللہ** پاک کا ارادہ کچھ اور ہے۔

حکام کی جانب سے حال پوچھنے پر کپکپی طاری ہونا:

حضرت سَیِّدُنا ابو الفضل صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: متوکل کا قاصد میرے والد صاحب کے پاس آیا اور کہا: اگر لوگوں میں سے کوئی بچا ہے تو وہ آپ ہیں۔ مجھے کسی آدمی نے بتایا ہے کہ ایک علوی خُراسان سے آیا

اور آپ نے اُس سے ملنے کسی کو بھیجا ہے۔ میں نے اُسے قید کر لیا ہے اور مارنے کا ارادہ کیا ہے لیکن یہ بات مجھے پسند نہیں کیونکہ اس سے آپ غمزدہ ہوں گے، لہٰذا اس بارے میں آپ مجھے حکم دیں۔ والد صاحب نے کہا: میرے متعلق جو منسوب ہے وہ غلط ہے، اس علوی کو جانے دیا جائے۔ متوکل کا قاصد والد صاحب کے پاس آتا، خلیفہ کا سلام پہنچاتا اور حال احوال پوچھتا تو ہم اس بات سے خوش ہوتے مگر والد صاحب پر کپکپی طاری ہو جاتی حتّٰی کہ ہم آپ کو کمبل اڑھاتے اور آپ فرماتے: بخدا! اگر میری جان میرے قابو میں ہوتی تو میں اسے چھوڑ دیتا۔ یہ کہہ کر انگلیاں بند کر کے کھول دیتے۔

قرآن پاک کے متعلق خلیفہ کا سوال اور سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مُفَصَّل جواب

خلیفہ متوکل کا قرآن سے متعلق سوال:

﴿13714﴾... حضرت سیِّدُنا صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: وزیر عُبَیْدُ اللہ بن یحییٰ بن خاقان نے میرے والد صاحب کو خط لکھا جس میں اطلاع دی کہ خلیفہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو ایک خط لکھ کر قرآنِ پاک کے متعلق آپ سے سوال کروں اور یہ سوال امتحان کی غرض سے نہیں بلکہ جاننے اور معلومات کے لئے ہو۔ اس وقت والد صاحب کے پاس میرے علاوہ کوئی نہیں تھا، اس سوال کے جواب میں آپ نے مجھ سے عُبَیْدُ اللہ بن یحییٰ کی طرف یہ خط لکھوایا:

"اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ اے ابو الحسن! اللہ پاک (دنیا و آخرت کے) تمام اُمور میں تمہارا انجام اچھا کرے اور اپنی رحمت سے تم سے دنیاوی تکلیفیں دور کرے۔ اللہ پاک تم سے راضی ہو تم نے میری طرف خط لکھا ہے جس میں مجھ سے قرآنِ پاک کے بارے میں سوال کیا ہے اور اس سلسلے میں خلیفہ میری رائے جاننا چاہتے ہیں۔ میں اللہ پاک سے سوال کرتا ہوں کہ وہ خلیفہ کو ہمیشہ خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ لوگ باطل اُمور اور شدید اختلاف میں پڑے ہوئے تھے یہاں تک کہ خلافت امیر المؤمنین کو ملی اور ان کے ذریعے اللہ پاک نے ہر بدعت کو مٹا دیا۔ لوگ جس ذلت اور تنگ نظری میں مبتلا تھے وہ ختم ہو گئی، اللہ پاک نے وہ سب صورتِ حال تبدیل کر دی اور یہ خلیفہ کا ایسا کارنامہ ہے جس کی وجہ سے انہیں مسلمانوں کی نظروں میں بڑا مقام حاصل ہو گیا اور

لوگوں نے اُن کے لئے دعائیں کی ہیں۔ میں اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں کہ وہ خلیفہ کے حق میں مسلمانوں کی اچھی دعائیں قبول فرمائے اور جو کچھ ان دعاؤں میں مانگا گیا ہے وہ خلیفہ کے لئے پورا کرے، ان کے گھر میں برکت عطا فرمائے اور اس نیک کام (بدعتوں کے مٹانے) میں ان کی مدد فرمائے۔ (پھر آپ نے روایات، احادیث اور آیات لکھوائیں)

قرآن پاک کے متعلق احادیث و رِوایات:

﴿1﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے: اللہ پاک کی کتاب کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے نہ ٹکراؤ کہ یہ عمل تمہارے دلوں میں شک پیدا کر دے گا۔

﴿2﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے: کچھ لوگ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا: کیا اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا۔ اس پر دوسرے نے کہا: کیا اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سنا تو باہر تشریف لائے، چہرہ مبارک ایسا سرخ ہو گیا گویا چہرے میں انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ ارشاد فرمایا: "کیا تمہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ پاک کی کتاب کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے ٹکراؤ؟ تم سے پہلی امتیں اسی وجہ سے گمراہ ہوئیں۔ تم فضول کام میں پڑے ہو۔ تم یہ دیکھو کہ تمہیں کس چیز کا حکم دیا گیا ہے اُس پر عمل کرو اور دیکھو کہ کس چیز سے منع کیا گیا ہے اُس سے باز رہو۔"[1]

﴿3﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں جھگڑنا کفر ہے[2]۔[3]

---

[1] ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۳۲، حدیث: ۶۸۹۰

[2] ...آیاتِ قرآنیہ کے معانی میں ایسا جھگڑا کرنا جس سے لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں قریبًا کفر ہے، کیونکہ لوگوں کے کفر کا ذریعہ ہے یا متشابہات کی تاویلوں میں جھگڑنا کفرانِ نعمت ہے یا قرآنی آیات اور آیات کی متواتر قراءتوں میں یہ جھگڑا کرنا کہ یہ کلام الٰہی ہیں یا نہیں کفر ہے یا قرآن کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے یہ کفر ہے۔ بہر حال حدیث بالکل واضح ہے اور اسے مفسرین اور مجتہدین کے اختلاف سے کوئی تعلق نہیں وہ جھگڑا نہیں بلکہ تحقیق ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۲۰۸)

[3] ...ابو داود، کتاب السنۃ، باب النھی عن الجدال فی القرآن، ۴/ ۲۶۵، حدیث: ۴۶۰۳

﴿4﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو جُہَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآنِ مجید میں جھگڑا نہ کرو کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔[1]

﴿5﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس ایک شخص آیا تو آپ اُس سے لوگوں کے بارے میں پوچھنے لگے۔ اُس نے عرض کی: لوگوں نے قرآنِ پاک کا اتنا اتنا حصہ پڑھ لیا ہے۔ میں نے کہا: بخدا! مجھے یہ پسند نہیں کہ لوگ ایک دن میں قرآنِ کریم کے معاملے میں اتنی تیزی اور جلد بازی دکھائیں۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: آپ خاموش رہیے۔ میں وہاں سے گھر آیا تو دُکھی اور غمزدہ تھا۔ ابھی اسی حال میں تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا: امیر المؤمنین آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں گیا تو دیکھا کہ آپ گھر کے دروازے پر میرا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور تنہائی میں لے جاکر پوچھا: اُس شخص نے ابھی جو گفتگو کی ہے اُس میں تمہیں کیا بات بُری لگی؟ میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! لوگ جب قرآنِ پاک میں ایسی تیزی دکھائیں گے تو ہر کوئی خود کو حق پر سمجھے گا اور جب ہر ایک خود کو حق پر سمجھے گا تو جھگڑا کریں گے اور جب جھگڑیں گے تو اختلاف ہوگا اور جب اختلاف ہوگا تو ایک دوسرے سے جنگ و قتال کریں گے۔ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: واہ صاحبزادے! میں اب تک لوگوں سے یہ بات چھپا رہا تھا حتّٰی کہ آج تم نے اسے بیان کر دیا۔

﴿6﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر بن عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اعلانِ نبوت کے بعد کے ایامِ حج میں) لوگوں کے سامنے تشریف لے جاکر فرماتے: "ہے کوئی ایسا شخص جو مجھے اپنے قبیلے کے پاس لے چلے تاکہ میں انہیں اپنے ربّ کا کلام پہنچا سکوں کیونکہ قریش نے مجھے اس کام سے روک رکھا ہے۔"[2]

﴿7﴾... حضرت سَیِّدُنا جُبیر بن نُفَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم ہرگز اپنی کوشش سے ایسی بات نہیں لاسکتے جو اُس کی بات یعنی قرآنِ پاک سے بہتر ہو۔[3]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند، مسند الشامیین، حدیث ابی جھیم بن الصمۃ، ۶/ ۱۷۲، حدیث: ۱۷۵۵۰

2 ...ابو داود، کتاب السنۃ، باب فی القرآن، ۴/ ۳۱۰، حدیث: ۴۷۳۴۔ مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۲۰۱، حدیث: ۱۵۱۹۲

3 ...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۱۷-باب، ۴/ ۴۱۸، حدیث: ۲۹۲۱۔ الزھد امام احمد، زھد یونس، ص ۱۷، حدیث: ۱۹۰

قرآن پاک کے متعلق صحابہ و تابعین کے اقوال:

﴿1﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: قرآن کو ہر قسم کی تحریر سے پاک رکھو اور اس میں سوائے اللہ کے کلام کے کچھ نہ لکھو۔

﴿2﴾... امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: یہ قرآن اللہ پاک کا کلام ہے اسے اس کے مقام پر رکھو۔

﴿3﴾... حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ایک شخص نے کہا: ابو سعید! میں جب قرآن پڑھتا ہوں اور اس میں غور و فکر کرتا ہوں تو ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ میں مایوس ہو جاتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: قرآن اللہ پاک کا کلام ہے، انسان کے اعمال کمزور اور ناقص ہیں لہٰذا تم عمل کرو اور خوش رہو۔

﴿4﴾... حضرت سَیِّدُنا فَروہ بن نَوفَل اَشجعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی حضرت خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا پڑوسی تھا۔ ایک دن میں اُن کے ساتھ مسجد سے یوں نکلا کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ پھر آپ نے مجھ سے کہا: ”اے شخص! تم سے جس قدر ہو سکے اللہ پاک کا قرب حاصل کرو اور تم ہرگز اس کے کلام سے بڑھ کر کسی اور چیز سے قرب حاصل نہیں کر سکتے۔“

﴿5﴾... ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا حَکَم بن عُتَیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا: بد مذہبوں کو ان کی بد مذہبی پر کس چیز نے اُبھارا؟ آپ نے فرمایا: جھگڑوں نے۔

﴿6﴾... حضرت سَیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جن کے والد کو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری کا شرف مِلا، وہ فرماتے ہیں: لوگو! خود کو ان جھگڑوں سے دور رکھو کیونکہ یہ اعمال کو برباد کر دیتے ہیں۔

﴿7﴾... کثیر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کرنے والے حضرت سَیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بد مذہبوں یا فرمایا: جھگڑنے والوں کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ میں اس بات سے بے خوف نہیں کہ یہ تمہیں اپنی گمراہی میں ڈبو دیں یا تمہارے کسی علم میں شبہ ڈال دیں۔

﴿8﴾... حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس دو بد مذہب آئے اور کہا: اے ابو بکر! ہم آپ کو ایک حدیث سنانا چاہتے ہیں؟ فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ وہ بولے: ہم آپ کو قرآن پاک کی آیت سنانا چاہتے

ہیں؟ فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا، تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔ وہ اٹھ کر چلے گئے تو کسی نے امام ابن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اے ابو بکر! اگر آپ ان سے ایک آیت سن لیتے تو کیا حرج تھا۔ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ آیت سناتے وقت اپنی تاویل شامل کر دیں اور وہی میرے دل میں بیٹھ جائے۔

﴿9﴾... امام ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ قیامت آگئی ہے تب بھی میں ان بدمذہبوں کی باتیں نہ سنوں۔

﴿10﴾... ایک بدمذہب نے حضرت سَیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اے ابو بکر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے منہ پھیر کر ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: نہیں، آدھی بات بھی نہیں۔

﴿11﴾... امام ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے سے ایک بدمذہب گفتگو کرنے لگا تو آپ نے صاحبزادے سے فرمایا: اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لو اور اس کی بات نہ سنو۔ پھر فرمایا: اور اپنے کان زور سے بند کر لو۔

﴿12﴾... حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اپنے دین کو جھگڑوں کا نشانہ بناتا ہے اس کی رائے اکثر بدلتی رہتی ہے۔

﴿13﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم نَخَعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بدمذہبوں کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو تمہارے پاس موجود فضل سے بہتر ہو۔

﴿14﴾... حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بدترین بیماری دل کا بدمذہبی سے آلودہ ہونا ہے۔

﴿15﴾... حضرت سَیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اے علم والو! اللہ پاک سے ڈرو اور اُن لوگوں کے راستے پر چلو جو تم سے پہلے تھے۔ بخدا! اگر تم اُن کے راستے پر ثابت قدم رہے تو تم بہت سبقت لے جاؤ گے اور اگر تم ان کا راستہ چھوڑ کر دائیں بائیں مڑ گئے تو تم گمراہی میں بہت آگے نکل جاؤ گے یا فرمایا: کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو الفضل بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما فرماتے ہیں کہ یہ روایات لکھوا کر والد صاحب نے فرمایا: میں نے ان احادیث وروایات کی سندوں کو اس لئے ذکر نہیں کیا کیونکہ میں اس معاملے میں قسم کھا چکا ہوں (کہ اب ایک ساتھ پوری حدیث بیان نہیں کروں گا) اور خلیفہ بھی یہ بات جانتے ہیں، اگر یہ قسم نہ ہوتی تو تمام روایات سند کے ساتھ بیان کرتا۔

قرآنِ پاک کے متعلق آیاتِ مبارکہ:

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿1﴾...

وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى یَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ (پ۱۰، التوبۃ:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے۔

﴿2﴾...

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُؕ (پ۸، الاعراف:۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔

چنانچہ اللہ پاک نے پہلے خلق (پیدا کرنے) کے بارے میں خبر دی پھر "وَالْاَمْرُ" فرمایا۔ اس طرح اللہ پاک نے یہ بات بتائی ہے کہ "اَلْاَمْرُ" (یعنی کلامِ الٰہی) غیر مخلوق ہے۔

﴿3﴾...

اَلرَّحْمٰنُۙ(۱) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَؕ(۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَۙ(۳) عَلَّمَهُ الْبَیَانَ(۴) (پ۲۷، الرحمٰن:۴)

ترجمۂ کنزالایمان: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔

اللہ پاک نے یہ بتایا ہے کہ قرآن علمِ الٰہی سے ہے۔

﴿4﴾...

وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰىؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ(۱۲۰) (پ۱، البقرۃ:۱۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہرگز تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو تم فرمادو کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہو گا اور نہ مددگار۔

﴿5﴾...

وَ لَىٕنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی

مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ (پ۲، البقرة: ۱۴۵)

لے کر آؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع نہیں اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت تو ضرور ستم گار (ظالم) ہو گا۔

﴿6﴾...

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ (پ۱۳، الرعد: ۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسی طرح ہم نے اسے عربی فیصلہ اتارا اور اے سننے والے اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہو گا نہ بچانے والا۔

ان آیات مبارکہ سے ثابت ہوا کہ قرآن علمِ الٰہی سے ہے اور ان آیات میں یہ دلیل بھی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو نازل ہوا وہ قرآن ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ (پ۱، البقرة: ۱۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا۔

قرآن کے متعلق اسلاف کا عقیدہ:

ہمارے بہت سارے بزرگوں سے یہ منقول ہے کہ قرآنِ پاک **اللہ** کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو میں نے اختیار کیا۔ نہ میں علمِ کلام والا ہوں اور نہ میں علمِ کلام کو جانتا ہوں۔ مجھے تو صرف وہ معلوم ہے جو کتابُ اللہ اور حدیثِ رسول میں ہے یا جو کچھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور تابعین عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ سے مروی ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے اُس کے بارے میں گفتگو کرنا مجھے پسند نہیں۔

وزیر یحییٰ کی آمد اور گفتگو:

صاحبزادے بیان کرتے ہیں: مُتَوَکِّل مدائن جانے کے لئے (بغداد کے بالائی حصے) شَمَّاسِیَہ آیا تو والد صاحب

نے مجھ سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی طرف نہ جاؤ اور نہ اُسے میرے بارے میں بتاؤ۔ اگلے دن میں باہر بیٹھا ہوا تھا اور اُس دن بارش بھی ہو رہی تھی۔ اچانک دیکھا کہ وزیر یحییٰ بن خاقان قافلہ سواروں کے ساتھ آپہنچا اور مجھ سے کہا: تم ہماری طرف نہیں آئے حتّٰی کہ ہمیں تمہارے شیخ کی طرف امیر المؤمنین کا سلام پہنچانے آنا پڑا۔ پھر وہ گلی کے باہر سواری سے اترا۔ میں نے کوشش کی کہ وہ سوار ہو کر آگے تک آئے لیکن وہ اس پر راضی نہ ہوا اور بارش میں بھیگنے لگا۔ دروازے پر پہنچا تو موزوں کے اوپر جو حفاظتی موزے پہنے ہوئے تھے انہیں اتار کر گھر میں داخل ہوا۔ والد صاحب گھر کے کونے میں بیٹھے تھے۔ اُن پر دھاری دار چادر اور عمامہ تھا جبکہ دروازے پر موٹے کپڑے کا پردہ تھا۔ وزیر یحییٰ نے والد صاحب کو سلام کیا اور پیشانی پر بوسہ دے کر حال پوچھا، پھر کہا: امیر المؤمنین نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ کی طبیعت اور آپ کا حال کیسا ہے؟ وہ آپ کا قرب چاہتے ہیں اور دعا کا کہہ رہے ہیں۔ والد صاحب نے فرمایا: میں اُن کے لئے روزانہ دُعا کرتا ہوں۔ پھر وزیر یحییٰ نے کہا: امیر المؤمنین نے میرے ساتھ ہزار دینار بھیجے ہیں کہ آپ انہیں ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیں۔ فرمایا: اے ابوزکریا! میں لوگوں سے دور رہ کر گھر میں بیٹھا ہوں اور امیر المؤمنین نے مجھے ہر اس چیز سے معاف رکھا ہے جو مجھے ناپسند ہو۔ وزیر نے کہا: خُلَفاء ایسی باتیں برداشت نہیں کرتے۔ والد صاحب نے کہا: ابوزکریا! اس معاملے میں مجھ پر نرمی کرو۔ پھر والد صاحب نے اُس کے لئے دُعا کی اور اٹھ کھڑے ہوئے، جب کمرے تک پہنچے تو واپس لوٹ آئے اور فرمایا: کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تمہاری طرف کسی کو بھیجا جائے اور تم اُسے دے دو۔ وزیر نے کہا: جی ہاں۔ پھر جب ہم برآمدے میں پہنچے تو وزیر نے مجھ سے کہا: امیر المؤمنین نے مجھے یہ مال تمہیں دینے کا کہا ہے تاکہ تم اسے تقسیم کرو۔ میں نے اُس سے کہا: ان ایام کے گزرنے تک یہ مال تم اپنے پاس رکھو۔

والیِ بغداد کو ملنے سے معذرت:

حضرت سَیِّدُنا ابو الفضل صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب والد صاحب (مُتَوَکِّل سے ملنے) عسکر (یعنی سُرَّ مَن رَاٰی) کی طرف روانہ ہوئے تو بغداد کے والی محمد بن عَبْدُ اللہ بن طاہر نے کسی کو بھیج کر کہا: آپ میرے پاس آئیں اور مجھے بھی وہ علم سکھائیں جس پر آپ سختی کے ساتھ کاربند ہیں، اُس وقت میرے پاس کوئی نہ ہوگا۔ آپ نے اُس کی طرف کہلا بھیجا: میں حکمرانوں سے میل جول رکھنے والا آدمی نہیں ہوں اور مجھے خلیفہ

نے ہر اُس چیز سے معاف رکھا ہے جو مجھے ناپسند ہو اور یہ میل جول مجھے پسند نہیں۔ اُس نے آنے پر بہت اصرار کیا لیکن آپ نے پھر بھی انکار کر دیا۔

امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خوراک:

صاحبزادے فرماتے ہیں: والد صاحب جب مُتوکّل کے پاس سے آئے تو مستقل روزہ رکھنے لگے اور روغن کھانا چھوڑ دیا حالانکہ اس سے پہلے آپ کے لئے ایک درہم کی چربی خریدی جاتی جسے آپ ایک مہینہ کھاتے پھر آپ نے چربی کھانا بھی چھوڑ دیا اور مسلسل روزے رکھنے اور عبادت کرنے لگے۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے اپنے اوپر لازم کر لیا تھا کہ اگر وہ زندہ رہے تو ایسا ہی کرتے رہیں گے۔ والد صاحب کو 237 ہجری میں متوکل کی طرف لے جایا گیا، اس کے بعد 241 ہجری تک آپ زندہ رہے۔ متوکل کے ہاں قیام میں شاید ہی کوئی دن ایسا گزرا ہو جس میں اُس کا قاصد آپ کے پاس نہ آیا ہو۔

12 ربیع الاوّل کو وصالِ باکمال:

جب 241 ہجری کے ربیع الاوّل کی پہلی تاریخ ہوئی تو بدھ کی رات آپ کو بخار ہو گیا۔ آپ کی تھیلی میں کچھ رقم تھی جب آپ کوئی چیز چاہتے تو اس میں سے رقم نکال کر ہم میں سے کسی کو دیتے جو آپ کے لئے خرید لاتا۔ منگل کے دن میں والد صاحب کے پاس تھا، آپ نے فرمایا: دیکھو میری تھیلی میں کچھ ہے۔ میں نے دیکھا تو ایک درہم تھا۔ فرمایا: کسی کو بھیج کر فلاں بندے سے میرا دیا ہوا قرض وصول کرو۔ میں نے کسی کو بھیجا تو اس نے کچھ رقم دی۔ پھر والد صاحب نے فرمایا: میرے لئے کھجوریں خریدو اور میری قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ میں نے کھجوریں خریدیں اور قسم کا کفارہ ادا کر دیا۔ کھجوروں کی خریداری میں تین درہم باقی بچ گئے، میں نے انہیں بتایا تو انہوں نے **اللہ** پاک کا شکر ادا کیا۔ میں رات کو آپ کے پاس سوتا تھا جب آپ کو کوئی حاجت ہوتی تو مجھے بلاتے اور میں ضرورت پوری کر دیتا۔ آپ اپنی زبان کو حرکت دیتے رہتے اور مرض میں آپ کراہے نہیں سوائے اس رات کے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ مرض میں بھی آپ ہمیشہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے، میں آپ کو رکوع اور سجدے میں پکڑتا اور اٹھاتا۔ آپ بہت سی تکلیف دہ بیماریوں میں مبتلا رہے لیکن اس کے باوجود

آخری دم تک آپ کی عقل میں کوئی فرق نہ آیا۔12ربیع الاول جمعہ کا دن آیا اور ابھی دن کی دو ساعتیں ہی گزری تھیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وصال ہوگیا۔

امامُ النحو کی حاضری:

﴿13715﴾...امامُ النَّحو حضرت سَیِّدُنا احمد بن یحییٰ ثَعلَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دیکھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے پوچھا: تم کس چیز میں غور و فکر کرتے ہو؟ میں نے کہا: نحو، عربی اور اشعار میں۔ یہ سن کر امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھے یہ اشعار سنائے:

اِذَا مَا خَلَوْتَ الدَّهْرَ يَوْمًا فَلَا تَقُلْ خَلَوْتُ وَلٰكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيْبُ

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللهَ يَغْفُلُ مَا مَضٰى وَاَنَّ الَّذِيْ يَخْفٰى عَلَيْهِ يَغِيْبُ

لَهَوْنَا عَنِ الْاَيَّامِ حَتّٰى تَتَابَعَتْ ذُنُوْبٌ عَلٰى اٰثَارِهِنَّ ذُنُوْبُ

فَيَالَيْتَ اَنْ يَغْفِرَ اللهُ مَا مَضٰى وَيَاْذَنَ لِيْ فِيْ تَوْبَةٍ فَاَتُوْبُ

ترجمہ:(۱) جب تو کسی دن تنہا ہو تو یہ نہ کہہ کہ میں تنہا ہوں بلکہ یوں کہہ کہ **اللہ** پاک مجھے دیکھ رہا ہے۔ **(۲)** تو گزرے ہوئے اعمال سے **اللہ** پاک کو ہرگز بے خبر نہ سمجھ اور نہ یہ سمجھ جو کچھ تو اس سے چھپائے گا وہ چھپ جائے گا۔ **(۳)** ہم دن کھیل کود میں گزارتے رہے حتّٰی کہ گناہوں پر گناہ بڑھتے چلے گئے۔ **(۴)** کاش! **اللہ** پاک میرے گناہوں سے درگزر فرمائے اور مجھے توبہ کی توفیق دے تو میں تائب ہو جاؤں۔

خواب میں بشارت:

﴿13716﴾...حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُسلِم بن وارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: میں تمام احوال پر **اللہ** پاک کا شکر ادا کرتا ہوں۔ مجھے ربِّ کریم کی بارگاہ میں حاضر کر کے اُس کے سامنے کھڑا کیا گیا۔ رب کریم نے مجھ سے فرمایا: اے عُبَیْدُ اللہ! تم میرے بندوں کے بارے میں گفتگو کرنے سے کیوں نہیں بچے؟ میں نے عرض کی: اے میرے رب! وہ تیرے دین میں دھوکے سے کام لینے لگ گئے تھے۔ ارشاد فرمایا: تم نے سچ کہا۔ پھر طاہر خَلقانی کو لایا گیا تو میں نے اس کے خلاف بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ کیا۔ اُسے سو کوڑے مارے گئے اور قید کا حکم دیا گیا۔ پھر ربِّ کریم نے فرمایا: عُبَیْدُ

اللہ کو ان کے ساتھیوں اَبُو عَبْدُ اللہ، اَبُو عَبْدُ اللہ اور اَبُو عَبْدُ اللہ کے ساتھ ملا دو یعنی سُفیان ثوری، امام مالک اور امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے ساتھ ملا دو (ان تینوں بزرگوں کی کنیت اَبُو عَبْدُ اللہ ہے)۔

سَیِّدُنا اِمام اَحمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَرویات

مصنف کتاب حضرت سَیِّدُنا امام ابو نُعَیْم احمد بن عبدُ اللہ اَصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: احادیث وروایات کی پیروی اور نیکوکاروں کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علمِ حدیث میں وہ مقام حاصل تھا جو عمارت میں ستون کو حاصل ہوتا ہے۔ آپ کو کبھی احادیث وآثار سے عُدُول کرتے نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی اپنی رائے کو فوقیت دینے والا دیکھا گیا۔ احادیث وآثار کو حفظ کرنے میں آپ عظیم پہاڑ اور عِلَل و تعلیل میں گہرے سمندر کی مانند تھے۔ آپ کی کثیر مرویات میں سے ہم نے تھوڑی سی ذکر کی ہیں۔ آپ نے بے شمار تبع تابعین کا زمانہ پایا۔ آپ کی روایت کردہ بعض احادیث درج ذیل ہیں:

قبولیت دعا کی گھڑی:

﴿18-13717﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اسے پا کر بندہ ربّ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے **اللہ** کریم وہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے[1]۔"[2]

﴿13719﴾... حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ جب تک **اللہ** پاک نے چاہا تب تک رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر کے بالوں کو (بغیر مانگ کے) چھوڑے رکھا بعد میں آپ نے مانگ نکالی۔[1]

1... مشہور مُفَسِّر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 319** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: وہ ساعت قبولیّتِ دُعا کی ہے، رات میں روزانہ وہ ساعت آتی ہے مگر دِنوں میں صرف جمعہ کے دن، یقیناً نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے۔ غالب یہ ہے کہ دو خطبوں کے درمیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔ اس ساعت میں مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی۔ نمازی مُتّقی کی دُعا قبول ہوتی ہے نہ کہ فُسّاق وفُجّار کی، جو جمعہ تک نہ پڑھیں صرف دعاؤں پر ہی زور دیں۔

2... نسائی، کتاب الجمعۃ، ذکر الساعۃ... فیھا الدعاء یوم الجمعۃ، ص ۲۳۶، حدیث: ۱۴۲۸

3... مسلم، کتاب الفضائل، باب فی سدل النبی شعرہ وفرقہ، ص ۹۷۹، حدیث: ۲۰۹۲ عن ابن عباس

مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۳۰، حدیث: ۱۳۲۵۳

﴿13720﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان فرماتے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب تلبیہ کہا اس وقت ہم آپ کی مبارک اونٹنی کے پاس تھے، میں نے آپ کو حج و عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے سنا (یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حجِ قران کیا تھا)۔[1]

﴿13721﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک **اللہ** پاک قیامت کے دن (کچھ اُمور میں) اَن پڑھوں سے درگزر فرمائے گا جبکہ عُلَما سے درگزر نہیں فرمائے گا[2]۔"[3]

﴿13722﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گھڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا تو تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان مقامِ حَفْیا سے ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع تک اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع سے بنی زُرَیْق کی مسجد تک دوڑ کا مقابلہ کروایا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اس دن میں بھی ایک گھوڑے پر سوار تھا تو میں سب سے آگے نکل گیا۔[4]

❶... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الاحرام، ۳/۴۲۰، حدیث: ۲۹۱۷۔ مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۴۴۸، حدیث: ۱۳۳۴۸

❷... حضرت سیِّدُنا علامہ عبد الرء وف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کے تحت فرماتے ہیں: ان پڑھوں سے مراد وہ جاہلین ہیں جنہوں نے فرائض و واجبات سیکھنے میں کوتاہی نہیں کی اور علما سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ (ماخوذ از فیض القدیر، تحت الحدیث: ۱۹۱۳، ۲/۳۸۵) سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سورۂ الم نشرح کی بے مثال اور بے نظیر تفسیر "**اَلْکَلَامُ الْاَوْضَح فِیْ تَفْسِیْرِ سُوْرَۃِ اَلَمْ نَشْرَح**" پر علم اور جہالت سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "قیامت کے روز جاہل پر صرف یہ تشنیع (بازپرس) ہوگی کہ تو نے طلبِ علم میں غفلت کیوں کی اور عالم سے ہر فعل پر کہ علم کے خلاف واقع ہوا مواخذہ ہوگا کہ باوجود جاننے کے تو نے یہ کام کیوں کیا **جواب** اس کا یہ ہے کہ کافر پر صرف یہی اعتراض ہوگا کہ مسلمان کیوں نہیں ہوا اور مسلمان سے کہا جائے گا کہ تو نے نماز کیوں نہ پڑھی اور روزہ کیوں نہ رکھا اور زکوٰۃ کیوں نہ دی اور حج کیوں نہ کیا مگر وہ ایک اعتراض ان ہزاروں اعتراض سے سخت ہے اسی طرح جاہل پر ایک اعتراض عالم پر ہزار اعتراض سے سخت تر ہوگا اس نے دو فرض ترک کئے۔ علم و عمل۔

(الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۲۵ ملتقطاً)

❸... الاحادیث المختارۃ، مسند انس بن مالک، ۳/۲۲۸، حدیث: ۱۶۰۹

❹... بخاری، کتاب الاعتصام، باب ما ذکر النبی وحض... الخ، ۴/۵۱۷، حدیث: ۷۳۳۶

مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۲۰۶، حدیث: ۴۴۸۷

نمازِ باجماعت کا ایک مسئلہ:

﴿13723﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے آخری رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب نماز کی تکبیر ہو تو سوائے فرض کے اور کوئی نماز نہیں[1]۔"[2]

﴿13724﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک قبر پر دفن کے بعد نماز پڑھی[3]۔[4]

دعا میں خوب کوشش:

﴿13725﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا تم پسند کرتے ہو کہ دعا میں خوب کوشش کرو؟ تو یوں کہا کرو: اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی شُکْرِكَ وَ ذِکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ یعنی اے اللہ! تیرا شکر کرنے، تیرا ذکر کرنے اور عمدگی کے ساتھ تیری عبادت کرنے پر ہماری مدد فرما۔"[5]

﴿13726﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ "محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تکبیرِ تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے لیکن ہاتھ کانوں سے اوپر نہ لے جاتے۔"[6][7]

1... تکبیر نماز کے بعد جماعت سے متصل دوسری نماز پڑھنا حرام ہے، الہٰذا فجر کی سنتیں اس حالت میں جماعت سے دور ہٹ کر پڑھ سکتا ہے جب کہ جماعت مل جانے کی امید ہو کیونکہ یہ سنتیں بہت اہم ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۷۰)

2... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ... الخ، ص ۲۸۰، حدیث: ۱۶۴۴

3... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصلاۃ علی القبر، ۲/ ۲۳۴، حدیث: ۱۵۳۱

4... قبر پر نماز جائز ہے جب غالب یہ ہو کہ ابھی میت محفوظ ہوگی، گلی پھٹی نہ ہوگی۔ نیز حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے مسلمانوں کے ولی ہیں، رب فرماتا ہے: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (پ۲۱، الاحزاب: ۶، ترجمۂ کنز الایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے) اگر ولی کے علاوہ اور لوگ نماز پڑھ لیں تو ولی کو دوبارہ جنازہ پڑھنے کا حق ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۷۴)

5... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۱۶۰، حدیث: ۷۹۸۷

6... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاۃ، من کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ، ۲/ ۴۱۰، حدیث: ۲۴۴۳

7... احناف کے نزدیک: نماز میں تکبیرِ تحریمہ اور تکبیرِ قنوت کے سوا کہیں بھی رفع یدین جائز نہیں۔ چنانچہ مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ16 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ تو معلوم ہوا

بَوقتِ موت پیشانی پر پسینہ:

﴿13727﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن بُرَیدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے گئے تو ان کی پیشانی پر پسینہ دیکھ کر تکبیر کہی اور فرمایا: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”مومن پیشانی کے پسینے سے مرتا ہے[1]۔“[2]

حالتِ اِحرام میں مرنے کی فضیلت:

﴿13728﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِحرام کی حالت میں مرنے والے شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”اسے احرام کی چادروں میں ہی کفن دیا جائے، اس کے سر کو نہ چھپایا جائے، اسے خوشبو نہ لگائی جائے، پانی اور بیری کے پتوں سے اسے غسل دیا جائے کیونکہ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ تلبیہ کہہ رہا ہو گا۔“[3][4]

کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کیا مگر یہ ذکر نہیں کیا کہ آخر وقت تک کیا۔ حق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ چنانچہ عینی شرح بخاری میں ہے کہ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ زُبیر (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو یہ وہ کام ہے جسے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اَوَّلًا کیا تھا پھر چھوڑ دیا، نیز سیِّدُنا ابنِ مسعود، عُمَر ابنِ خَطاب، علی مرتضیٰ، بَرَاء ابنِ عازِب، حضرتِ عَلْقَمہ وغیرہم بہت صحابہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُم) سے کہ وہ رفع یدین نہ کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے تھے، نیز ابن ابی شَیْبَہ اور طَحاوی نے حضرتِ مُجاہِد (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) سے روایت کی کہ میں نے حضرتِ ابنِ عُمَر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوا تکبیر اولیٰ کے کسی وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ معلوم ہوا کہ سیِّدُنا ابنِ عمر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) کے نزدیک بھی رفع یدین منسوخ ہے۔

نوٹ: رفع یدین کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مایہ ناز تصنیف **”جاءَ الحق، حصہ دوم، چھٹا باب: رفع یدین نہ کرو“** کا مُطالعہ مفید رہے گا۔

[1]... مرتے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے اگرچہ سردی کا موسم ہو، گویا یہ پسینہ اچھے خاتمے کی علامت ہے یعنی اسے جانکنی کی شدت زیادہ ہوتی ہے تاکہ سارے گناہ معاف ہو جائیں اور درجے بلند ہو جائیں، بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا کہ مومن مرتے وقت تک نیکیوں میں محنت کرتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۲۱)

[2]... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی المؤمن یؤجر فی النزع، ۲/۱۹۷، حدیث: ۱۴۵۲

[3]... معجم اوسط، ۳/۱۸۷، حدیث: ۴۲۷۷- مسلم، کتاب الحج، باب ما یفعل بالمحرم اذا مات، ص ۴۷۹، حدیث: ۲۸۹۷

[4]... احناف کے ہاں یہ حدیث اس میت کی خصوصیات میں سے ہے۔ ہر مُحْرِم کا جو اپنے احرام میں فوت ہو جائے یہ حکم نہیں اسے

﴿13729﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے اپنے بچے کا انکار کیا (کہ میں اس کا باپ نہیں) تاکہ دنیا میں اسے رسوا کرے تو اللہ پاک بروزِ قیامت بدلے میں اسے رسوا کرے گا۔"(1)

﴿13730﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اپنے مردوں کو "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ" کی تلقین کرو(2)۔"(3)

کوہِ صفا پر حمدِ باری تعالیٰ:

﴿13731﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفا پہاڑی پر تشریف فرما ہوئے تو یوں حمد و ثنا کی: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ

دیگر مُردوں کی طرح ہی کفن دے کر دفن کیا جائے گا اسی لئے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس ہی کا ذکر فرمایا یہ نہ فرمایا کہ ہر مُحْرِم کے ساتھ تم یہی کیا کرنا کیونکہ کفن دفن کے احکام کی احادیث عام ہیں ان میں مُحْرِم اور غیر محرم کا فرق نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۶۲)

1... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/ ۲۵۵، حدیث: ۴۷۹۵

2... حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 444** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: جو مر رہا ہو اسے کلمہ سکھاؤ اس طرح کہ اس کے پاس بلند آواز سے کلمہ پڑھو اس کا حکم نہ دو کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخری کلام "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ" ہو وہ جنتی ہے۔ خیال رہے کہ اگر مومن بوقتِ موت کلمہ نہ پڑھ سکے جیسے بے ہوش یا شہید وغیرہ تو وہ ایمان پر ہی مرا کہ زندگی میں مومن تھا لہٰذا اب بھی مومن بلکہ اگر نزع کی غشی میں اس کے منہ سے کلمۂ کفر سنا جائے تب بھی وہ مومن ہی ہوگا اس کا کفن دفن، نماز سب کچھ ہوگی کیونکہ غشی کی حالت کا ارتداد معتبر نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرتے وقت کلمہ پڑھانا اس حدیثِ مذکورہ پر عمل کے لئے ہے نہ کہ اسے مسلمان بنانے کے لئے، مسلمان تو وہ پہلے ہی ہے یا مطلب یہ ہے کہ میت کو بعد دفن کلمہ کی تلقین کرو کہ قبر پر کلمہ پڑھو یا قبر کے سرہانے اذان کہہ دو کیونکہ یہ وقت امتحانِ قبر کا ہے، اذان میں نکیرین کے سارے سوالات کے جوابات کی تلقین بھی ہے اور اس سے میت کے دل کو تسکین بھی ہوگی اور شیاطین کا دفعیہ بھی ہوگا اور اگر قبر میں آگ ہے تو اس کی برکت سے بجھے گی اسی لئے پیدائش کے وقت بچے کے کان میں، دل کی گھبراہٹ، آگ لگنے، جنات کے غلبے وغیرہ پر اذان سنت ہے، یہ دوسرے معنیٰ زیادہ قوی ہیں، (علامہ) شامی نے یہ ہی معنیٰ اختیار کئے کیونکہ حقیقتاً موتیٰ وہی ہے جو مر چکا ہو مگر زیادہ قوی یہ ہے کہ عموم مجاز کے طریقے پر دونوں معنیٰ ہی مراد لئے جائیں، یعنی جو مر رہا ہو اور جو مر چکا ہو دونوں کو تلقین کرو، ہمارے ہاں بعد دفن قبر پر اذان دی جاتی ہے، اس کا ماخذ یہ حدیث بھی ہے۔

3... مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتیٰ: لا الٰہ الا اللہ، ص ۳۵۹، حدیث: ۲۱۲۳

اِلَّا اللّٰهُ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَصَدَقَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ یعنی **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے، **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کو سچا کیا اور کافروں کی جماعتوں کو اس نے اکیلے شکست دی۔"[1]

﴿13732﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا جب آپ نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ کانوں سے اونچے ہو جاتے۔[2]

احرام والے کا کچھ شرط کرنا:

﴿13733﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدُ المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں تو کیا میں کوئی شرط کر سکتی ہوں؟ ارشاد فرمایا: "ہاں۔" عرض کی: کیسے کہوں؟ ارشاد فرمایا: "تم کہو: میں حاضر ہوں، اے **اللہ**! میں حاضر ہوں، میرا احرام کھلنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے[3]۔"[4]

---

[1] ...مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی، ص۳۸۹، حدیث: ۲۹۵۰

مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۲۲، حدیث: ۱۴۴۴۷

[2] ...مسند امام احمد، مسند المدنیین، حدیث عبد اللہ بن الزبیر بن العوام، ۵/ ۴۴۹، حدیث: ۱۶۰۹۹

[3] ...**بہارِ شریعت، حصہ6، جلد1، صفحہ 1195** پر ہے: "جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کر سکا، اُسے مُحْصَر کہتے ہیں۔ جن وجوہ سے حج یا عمرہ نہ کر سکے وہ یہ ہیں: (۱) دشمن (۲) درندہ (۳) مرض کہ سفر کرنے اور سوار ہونے میں اس کے زیادہ ہونے کا گمان غالب ہے۔ (۴) ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا (۵) قید (۶) عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جا رہی تھی اُس کا انتقال ہو جانا۔ (۷) عِدّت (۸) مصارف یا سواری کا ہلاک ہو جانا۔ (۹) شوہر حجِ نفل میں عورت کو اور مولیٰ لونڈی کو منع کر دے۔" اور **صفحہ 1196 پر دُرِّ مختار، ردُّ المحتار اور فتاویٰ ہندیہ** کے حوالے سے ہے: "مُحْصَر کو یہ اجازت ہے کہ حرم کو قربانی بھیج دے، جب قربانی ہو جائے گی اس کا احرام کھل جائے گا یا قیمت بھیج دے کہ وہاں جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے بغیر اس کے احرام نہیں کھل سکتا، جب تک مکہ معظمہ پہنچ کر طواف و سعی و حلق نہ کر لے، روزہ رکھنے یا صدقہ دینے سے کام نہ چلے گا اگرچہ قربانی کی استطاعت نہ ہو۔ احرام باندھتے وقت اگر شرط لگائی ہے کہ کسی وجہ سے وہاں تک نہ پہنچ سکوں تو احرام کھول دوں گا، جب بھی یہی حکم ہے اس شرط کا کچھ اثر نہیں۔"

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الحج، باب الاحصار، ۳/ ۹۔ الفتاوی الهندیة، کتاب المناسک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ۱/ ۲۵۵)

[4] ...ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الاشتراط فی الحج، ۲/ ۲۷۸، حدیث: ۹۴۲

﴿13734﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عورت کو کوئی نقصان نہیں کہ وہ انصار کے دو گھروں کے درمیان یا اپنے والدین کے گھر کے درمیان رہے۔“[1]

﴿13735﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تمہاری قسم میں اس چیز کا اعتبار ہو گا جس کی تصدیق تمہارا ساتھی کرے گا[2]۔“[3]

﴿13736﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھ کر قراءت کیا کرتے، جب رکوع کا ارادہ کرتے تو اتنی دیر کھڑے ہو کر قراءت کرتے جتنی دیر میں انسان 40 آیتیں پڑھ لیتا ہے[4]۔[5]

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا وضو اور نماز:

﴿13737﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن براء بن عازب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عمان کے حاکم تھے اور بہترین حاکموں میں سے تھے، آپ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے تمام اہلِ خانہ کو ایک

---

1 ...مسند امام احمد، مسند السیدة عائشة، ۱۰/ ۱۱۴، حدیث: ۲۲۲۶۷

2 ...جب کوئی شخص اپنے مدِ مقابل اور مخالف کے سامنے قسم کھائے تو اس میں توریہ (یعنی ذو معنیٰ بات کرنا) مفید نہیں ہو گا، کیونکہ قسم میں قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے بشرطیکہ وہ اس کا مستحق ہو، ورنہ قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے اور اس کے لئے توریہ کرنا جائز ہے۔ نہایہ میں ہے کہ اگر تم کسی کے لئے قسم کھاؤ تو اس طرح کھاؤ جس سے قسم لینے والا تمہاری تصدیق کر دے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۲/ ۵۸۸)

3 ...مسلم، کتاب الایمان والنذور، باب یمین الحالف علی نیة المستحلف، ص۶۹۲، حدیث: ۴۲۸۳

دارمی، کتاب النذور والایمان، باب الرجل یحلف... الخ، ۲/ ۲۴۵، حدیث: ۲۳۴۹

4 ...مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرھا، باب جواز النافلة... الخ، ص۲۸۸، حدیث: ۱۷۰۱

5 ...مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 281** پر اس کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آخری حیات شریف کا ذکر ہے جب آپ پر ضُعف غالب ہو گیا تھا تہجد میں دراز قرات کرنا چاہتے تھے مگر دراز قیام پر قوت نہ تھی اس لئے یہ عمل فرماتے۔ خیال رہے کہ نفل بیٹھ کر شروع کرنا اور کھڑے ہو کر رکوع و سجود کرنا تمام کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔

جگہ جمع ہونے کا حکم دیا اور فرمایا: آؤ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے وضو کیا کرتے تھے اور کس طرح نماز پڑھا کرتے تھے کیونکہ میں نہیں جانتا کہ تمہیں میری صحبت کب تک حاصل رہے گی۔ پس آپ نے اپنے اہل و عیال کو جمع کیا اور وضو کا برتن منگوایا، کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، پھر تین مرتبہ چہرہ، تین مرتبہ سیدھا ہاتھ اور تین مرتبہ الٹا ہاتھ دھویا، پھر سر کا اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح کیا، پھر تین بار سیدھا پاؤں اور تین بار الٹا پاؤں دھویا اور فرمایا: میں نے کچھ بھی کمی نہیں کی تمہیں اسی طرح وضو کر کے دکھایا جیسے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو کیا کرتے تھے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ گھر تشریف لے گئے اور نماز پڑھی، ہم نہیں جانتے تھے کہ وہ کون سی نماز تھی، پھر باہر تشریف لائے اور نماز کا حکم دیا، پس اقامت کہی گئی اور آپ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ میں نے آپ کو سورۂ یٰسین شریف کی آیات تلاوت کرتے سنا۔ پھر عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی اور فرمایا: میں نے کچھ بھی کمی نہیں کی تمہیں اسی طرح کر کے دکھایا جس طرح رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو کرتے اور نماز پڑھتے تھے۔[1]

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حسنِ اَخلاق:

﴿13738﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نو سال تک رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں رہا، میرے علم میں نہیں کہ کبھی آپ نے یوں فرمایا ہو: تم نے اس اس طرح کیوں نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کسی چیز پر مجھے عیب لگایا۔[2]

﴿13739﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عمران جونی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو فرماتے سنا: "رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مبارکہ میں جن چیزوں پر ہم عمل پیرا تھے آج اُن میں سے کوئی چیز نظر نہیں آتی۔" ہم نے عرض کی: تو پھر نماز کہاں گئی؟ فرمایا: "تم نہیں جانتے کہ نماز میں تم کیا کچھ ضائع کر رہے ہو۔"[3]

---

1 ... مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب، ۶/ ۴۱۵، حدیث: ۱۸۵۹۲

2 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا، ص ۹۷۲، حدیث: ۶۰۱۳

مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۰۱، حدیث: ۱۱۹۷۴

3 ... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۰۲، حدیث: ۱۱۹۷۷

شہدائے اُحُد کا کفن دفن:

﴿13740﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی مبارک لاش کے پاس تشریف لائے، وہاں کھڑے ہو کر دیکھا کہ انہیں مُثلہ کیا گیا ہے (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹے گئے ہیں) تو ارشاد فرمایا: "اگر حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے غمگین ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو انہیں اسی طرح (بے گور و کفن) چھوڑ دیتا حتّٰی کہ ہر کھانے والی مخلوق کھا لیتی، پھر قیامت کے دن انہیں ان کے پیٹوں سے اٹھایا جاتا۔" پھر ایک سفید و سیاہ دھاری دار چادر منگوا کر اس میں انہیں کفن دیا، اگر اسے سر کی طرف کھینچا جاتا تو پاؤں ظاہر ہو جاتے اور پاؤں کی طرف کھینچا جاتا تو سر ظاہر ہو جاتا۔ اس دن شہدا کی تعداد بڑھ گئی اور کپڑے کم پڑ گئے۔ ایک کپڑے میں ایک، دو اور تین میتوں کو کفن دیا گیا اور پھر ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ شُہدا کے بارے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پوچھتے کہ ان میں سے زیادہ قرآن کس کو یاد ہے، پھر اسے قبر میں قبلے کی جانب آگے رکھتے، پھر نمازِ جنازہ پڑھے بغیر انہیں دفن کر دیا[1]۔ "اس روایت کے ایک راوی حضرت زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ "ایک، دو اور تین تک کو ایک ہی کپڑے میں کفنایا گیا۔[2]

﴿13741﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عُسَیلَہ سے مراد جماع ہے۔"[3]

1... اس پر تمام علماء متفق ہیں کہ شہید کا نہ خون دھویا جائے نہ اسے غسل دیا جائے مگر اس میں اختلاف ہے کہ اس پر نماز ہو گی یا نہیں؟ ہمارے ہاں شہید پر نماز ہے جس کی بے شمار احادیث ہیں، بلکہ خاص شہدائے احد کے متعلق طحاوی وغیرہ میں ہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دس دس شہیدوں کو جمع کر کے ان پر نماز پڑھتے تھے مگر حضرت حمزہ کی میت اسی طرح ہر نماز میں شامل تھی یعنی ہر دفعہ نو شہید نئے لائے جاتے تھے دسویں حمزہ ہوتے تھے، یہ حدیث حضرت عبدُ اللہ بن عباس، عبدُ اللہ بن زبیر، ابو مالک غفاری وغیرہم صحابہ سے مروی ہے۔ (طحاوی) بعض روایات میں ہے کہ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت حمزہ پر ستر بار نماز جنازہ پڑھی۔ مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث آئے گی کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے شہدائے احد پر ان کی شہادت کے آٹھ سال بعد اپنی وفات سے قریب بھی نماز جنازہ پڑھی۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۴۷۷)

2... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی قتلی احد وذکر حمزۃ، ۲/ ۳۱۰، حدیث: ۱۰۱۸

مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۱۲۳۰۲

3... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۳۲۷، حدیث: ۲۴۳۸۵

﴿13742﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا[1] سوائے دُم کٹے اور دو دھاریوں والے سانپ کے کہ یہ دونوں بصارت زائل کر دیتے اور حمل گرا دیتے ہیں[2] اور جس نے انہیں چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔[3]

سیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی رضا و ناراضی:

﴿13743﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”جب تم مجھ سے ناراض ہوتی اور راضی ہوتی ہو تو میں تمہاری ناراضی اور رضا کو پہچان لیتا ہوں۔“ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب تم ناراض ہوتی ہو تو یا محمد کہتی ہو اور جب راضی ہوتی ہو تو یارَسُوْلَ اللہ کہتی ہو۔“[4]

﴿13744﴾... حضرت سیِّدُنا عَبّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف ذیقعدہ میں عمرہ کیا جبکہ ہم نے تین عمرے کئے ہیں۔“[5]

آقا عَلَیْہِ السَّلَام کی افطاری:

﴿13745﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے پہلے پکی ہوئی تازہ کھجوروں سے اِفطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے افطار کرتے، اگر

1...جو سانپ گھروں میں رہتے بستے ہیں، کسی کو تکلیف نہیں دیتے وہ جنات ہیں سانپ نہیں۔ یہ حکم یا تو مدینہ منورہ کے لئے ہے یا عام مکانوں کے لئے۔ (مراٰۃ المناجیح،۵/۲۶۶)

2...اگر انسان کی نظر ان کی نظر سے مل جائے تو آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور اگر حاملہ عورت کی نظر اس کی نظر سے لڑ جائے تو اس کا حمل گر جاتا ہے یا خوف کی وجہ سے یا زہر کے اثر سے۔ (مراٰۃ المناجیح،۵/۲۶۵)

3...مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ،۹/۳۶۷، حدیث: ۲۴۰۶۵

4...مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ،۹/۳۶۸، حدیث: ۲۴۰۶۷

5...مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ،۱۰/۹۰، حدیث: ۲۵۹۶۸

ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب العمرۃ فی ذی القعدۃ،۳/۴۵۸، حدیث: ۲۹۹۷

چھوہارے بھی نہ ہوتے تو چند گھونٹ پانی سے افطار کر لیتے۔[1]

﴿13746﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ ذرّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے فرمایا: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو (چاشت کی) چار رکعتیں ہی پڑھتے دیکھا ہے۔[2]

سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہٗ کا مقام و مرتبہ:

﴿13747﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب جلال میں ہوتے تو مولائے کائنات حضرت علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سوا کسی میں بھی آپ سے بات کرنے کی ہمت نہ ہوتی۔[3]

﴿13748﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ معراج کی رات محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں سُواری کے لیے ایک بُراق لایا گیا جس پر زین کَسی گئی اور لگام ڈالی گئی تھی (براق کی شوخی کے سبب) آپ کو سوار ہونے میں دُشواری ہوئی تو حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بُراق کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا: "تو ایسا کیوں کر رہا ہے؟ بخُدا! آج تک تجھ پر ایسی کوئی ہستی سوار نہیں ہوئی جو بارگاہِ الٰہی میں ان سے زیادہ عزت والی ہو۔" پس بُراق پسینہ پسینہ ہو گیا۔[4]

نمازِ ظُہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو:

﴿13749﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دوپہر کی سخت گرمی میں ظُہر کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: "ظُہر کی نماز ٹھنڈے

1... ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء ما یستحب علیہ الافطار، ۲/۱۶۲، حدیث: ۶۹۶

2... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۴۰۷، حدیث: ۲۴۷۹۹

3... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، اذا غضب النبی... الخ، ۴/۱۰۱، حدیث: ۴۷۰۳

معجم اوسط، ۳/۱۹۷، حدیث: ۴۳۱۴

4... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۳۲۷، حدیث: ۱۲۶۷۲

ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، ۵/۹۰، حدیث: ۳۱۴۲

وقت میں پڑھو کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔“[1]

﴿13750﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کوئی شخص اپنے گھر والوں کو مسجد میں آنے سے ہرگز منع نہ کرے[2]۔“ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے ایک بیٹے نے اُن سے کہا: ”ہم تو ضرور منع کریں گے۔“ تو آپ نے فرمایا: ”میں تمہیں حدیث سنا رہا ہوں اور تم یہ کہہ رہو۔“[3] پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مرتے دم تک اپنے بیٹے سے بات نہ کی۔

ہر بچہ دینِ فطرت پر پیدا ہوتا ہے:

﴿13751﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر بچہ دینِ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔“[4][5]

1... ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب الابراد بالظھر فی شدۃ الحر، ۱/۳۶۷، حدیث: ۶۸۰

2... (زمانۂ نبوی میں عورتوں کو مسجد میں حاضری کی اجازت تھی) اب تو عورتوں کی عُریانیت اور ان کی آزادی بہت بڑھ چکی ہے۔ حضرت عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عورتوں کا حال دیکھ کر انہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیا حالانکہ اس زمانہ میں اگر ایک عورت نیک ہے تو اُن کے زمانۂ مبارکہ میں ہزاروں عورتیں نیک تھیں اور اُن کے زمانے میں اگر ایک عورت فاسقہ تھی تو اب ہزاروں عورتیں فاسقہ ہیں اور سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے تھے کہ عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ خدائے پاک سے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے اور سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار مار کر عورتوں کو مسجد سے باہر نکالتے اور سیِّدُنا امام ابراہیم نَخعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی مستورات (عورتوں) کو جمعہ اور جماعت میں نہیں جانے دیتے تھے اور حضرت سیِّدُنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر مُتَقَدِّمین نے اگرچہ بوڑھی عورتوں کو فجر، مغرب اور عشا کی جماعتوں میں شرکت کو جائز ٹھہرایا تھا لیکن مُتاَخِّرین نے بوڑھی ہو یا جوان ہر عُمر کی عورتوں کو سب نمازوں کی جماعت میں دن کی ہو یا رات کی شرکت سے منع فرمادیا اور ممانعت کی وجہ فتنے کا خوف ہے جو حرام کا سبب ہے اور جو چیز حرام کا سبب ہوتی ہے وہ بھی حرام ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب فسادِ زمانہ کے سبب اب سے سیکڑوں برس پہلے مسجدوں میں حاضر ہونے اور جماعتوں میں شرکت کرنے سے عورتیں روک دی گئیں حالانکہ ان دونوں باتوں کی شریعت میں بہت تاکید ہے تو اِس زمانے میں جبکہ فتنہ وفساد بہت بڑھ چکا ہے بھلا عورتوں کا بے پردگی کے ساتھ سڑکوں، پارکوں اور بازاروں میں گھومنا پھرنا اور نامحرموں کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا کیونکہ جائز و درست ہو سکتا ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ فیض الرسول، ۲/۳۳۵ تا ۳۳۶)

3... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء... الخ، ص۱۸۳، حدیث: ۹۸۹

4... بخاری، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین، ۱/۴۶۶، حدیث: ۱۳۸۵

5... حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ100** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: بچہ ہوش

دل کو قُوَّت دینے والا کھانا:

﴿13752﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس کے لئے حریرہ (آٹے سے بنایا جانے والا کھانا) تیار کرنے کا حکم دیتے، تیار ہو جانے پر ارشاد فرماتے: تھوڑا تھوڑا اسے کھلاؤ کہ یہ غمزدہ دل کو قُوَّت دیتا اور بیماری کو ایسے دھوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی عورت پانی سے اپنے چہرے کا میل دھو دیتی ہے۔[1]

وصالِ مصطفٰے پر غمِ صدیق:

﴿13753﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد جسمِ اطہر کے پاس حاضر ہوئے اپنا منہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی پر اور ہاتھ کنپٹی پر رکھ کر یوں غم کا اظہار کیا: اے میرے جلیلُ القدر نبی! اے میرے خلیل! اے میرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔[2]

نمازِ جُمعہ کا وقت:

﴿13754﴾... حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے پوچھا: رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کی نماز کب پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم آپ کے ساتھ جمعہ ادا کرتے پھر لوٹ کر اپنی اونٹنیوں کو آرام پہنچاتے۔ حضرت جعفر بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے

سنبھالنے تک دینِ فطرت توحید و ایمان پر قائم رہتا ہے ہوش سنبھالنے پر جیسا اپنے ماں باپ اور ساتھیوں کو دیکھتا ہے ویسا ہی بن جاتا ہے، ماں باپ بچے کے پہلے اُستاد ہیں ان کی صحبت بچے کی طبیعت کے لئے سانچہ ہے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ اپنی لڑکیوں کے لئے اچھے خاوند اور لڑکوں کے لئے دیندار نیک بیویاں تلاش کرو تاکہ بچے نیک ہوں، اس لئے ہمارے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت ظاہر ہوئی کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بت پرستوں اور بے علموں میں رہے مگر انہیں سنبھالا خود نہ بگڑے، معلوم ہوا کہ طبیعتِ محمدیہ ڈھلی ڈھلائی پیدا ہوئی تھی۔ خیال رہے کہ یہاں یہودیت اور نصرانیت سے مراد یہ بگڑے ہوئے دین ہیں نہ کہ اصلی، وہ تو اپنے وقت میں عین ہدایت تھے۔

[1] ...ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء ما یطعم المریض، ۴/ ۵، حدیث: ۲۰۴۶

[2] ...مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۱۷۲، حدیث: ۲۴۰۸۳

فرمایا: سورج ڈھلنے کا وقت اونٹنیوں کو آرام پہنچانے کا وقت ہوتا (یعنی سورج ڈھلنے کے بعد جمعہ کی نماز ادا کی جاتی)۔[1]

100 اونٹوں کی قربانی:

﴿13755﴾... حضرت سیّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حِجَّةُ الْوِدَاع کے موقع پر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 100 اونٹ قربان کئے، 63 اونٹ آپ نے اپنے مبارک ہاتھ سے نحر فرمائے اور باقی مولائے کائنات حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے نَحْر فرمائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر اونٹ میں سے تھوڑا تھوڑا گوشت لے کر ہنڈیا میں پکانے کا حکم دیا پھر اس کے شوربے میں سے پیا۔[2]

ایک ہی مقتدی ہو تو کہاں کھڑا ہو؟

﴿13756﴾... حضرت سیّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سفر میں تھا، ہم پانی کے ایک گھاٹ پر پہنچے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ”اے جابر! کیا تم گھاٹ پر نہیں اترو گے؟“ میں عرض کی: کیوں نہیں۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اترے اور میں بھی اترا، آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، میں نے آپ کے لئے وُضو کا پانی رکھا، واپس تشریف لائے، وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، آپ نے ایک کپڑا پہنا ہوا تھا جس کے دائیں کنارے کو بائیں جانب اور بائیں کو دائیں جانب ڈال رکھا تھا۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے کان سے پکڑ کر دائیں جانب کر لیا۔[3]

احرام میں ایک دن گزارنے کی فضیلت:

﴿13757﴾... حضرت سیّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے احرام کی حالت میں تَلْبِیَہ کہتے ہوئے ایک دن گزارا حتّٰی کہ سورج غروب ہو گیا تو سورج

---

1 ...مسلم، کتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، ص ۳۳۳، حدیث: ۱۹۸۹
مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۸۵، حدیث: ۱۳۵۵۴

2 ...مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۸۵، حدیث: ۱۳۵۵۵

3 ...مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء فی صلاة الليل وقيامه، ص ۳۰۳، حدیث: ۱۸۰۵

اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہو گا، وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔"[1]

سمندر کا پانی پاک ہے:

﴿13758﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سمندر (کے پانی) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "اس کا پانی پاک اور مُردار حلال ہے[2]۔"[3]

﴿13759﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آخری ایام میں (بیماری اور ضعف کی وجہ سے) اکثر نمازیں بیٹھ کر پڑھیں۔[4]

ساتویں رات عبادت کر لیا کرو:

﴿13760﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بڑھاپے کی وجہ سے علیل ہوں مجھ پر قیام دُشوار ہو گیا ہے، آپ مجھے کسی رات کے بارے میں حکم فرما دیجئے جس میں **اللہ** پاک مجھے عبادت کی توفیق دے جو میرے لئے لیلۃ القدر کی مثل ہو۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر ساتویں رات عبادت کر لیا کرو۔"[5]

مقامِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿13761﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن یحییٰ بن قیس بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ روایت پہنچی ہے

1... ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب الظلال للمحرم، ۳/ ۴۴۳، حدیث: ۲۹۲۵
مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۱۶۸، حدیث: ۱۵۰۱۲

2... (خیال رہے سمندر کی صرف مچھلی حلال ہے احناف کے نزدیک مچھلی کے علاوہ سمندر کا کوئی بھی جانور حلال نہیں) احناف کے نزدیک اس کے یہ معنٰی ہیں کہ مچھلی کو ذبح کرنا ضروری نہیں۔ اگر ہمارے پاس آکر مر جائے یا سمندر کی موج اسے کنارے پر پھینک جائے جس سے وہ مر جائے تو حلال۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۲۰) **بہارِ شریعت، حصہ 15، جلد 3، صفحہ 324** پر ہے: "جو مچھلی پانی میں مر کر تیر گئی یعنی جو بغیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سطح پر الٹ گئی وہ حرام ہے مچھلی کو مارا اور وہ مر کر الٹی تیرنے لگی، یہ حرام نہیں۔" (الدر المختار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۱۱)

3... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب الوضوء بماء البحر، ۱/ ۲۳۷، حدیث: ۳۸۸

4... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب جواز النافلۃ... الخ، ص ۲۸۹، حدیث: ۱۷۱۰

5... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/ ۵۱۸، حدیث: ۲۱۳۹

کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ جب بیمار ہوتے ہیں تو حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو آگے بڑھاتے ہیں۔ تو محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں ابو بکر کو آگے نہیں کرتا بلکہ **اللہ** پاک انہیں آگے بڑھاتا ہے۔''[1]

﴿13762﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ''**اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مردوں کو) ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے۔''[2]

﴿13763﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج وعمرہ دونوں کی ایک ساتھ لبیک کہی۔''[3]

مُحْرِم کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

﴿13764﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: احرام کی حالت میں بندہ کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''مُحْرِم بچھو، چوہے، چیل، کوے اور کاٹنے والے کتے کو مار سکتا ہے۔''[4]

﴿13765﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی شخص تین راتیں اس طرح نہ گزارے کہ اس کی وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔'' راوی فرماتے ہیں: میری کوئی بھی رات ایسی نہیں گزرتی کہ میری وصیت میرے پاس نہ ہو۔[5]

پورا سر منڈا دو یا پورا چھوڑ دو:

﴿13766﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... فضائل الصحابۃ امام احمد، بنل عن فضائل ابی بکر الصدیق، الجزء الاول، ص ۴۲۱، حدیث: ۴۹۸

2... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/۶۰، حدیث: ۲۵۹۲۹

3... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۴۱۳، حدیث: ۱۳۱۵۸

4... نسائی، کتاب مناسک الحج، قتل الغراب، ص ۴۶۳، حدیث: ۲۸۳۱

5... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۰۳، حدیث: ۴۴۶۹

نے قَزَع سے منع فرمایا ہے۔ قَزَع یہ ہے کہ کوئی شخص بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈ دے اور کچھ چھوڑ دے[1]۔[2]

﴿13767﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ نہ رہنے دو[3]۔“[4]

﴿13768﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لوگ ان 100 اونٹوں کی طرح ہیں جن میں تم ایک بھی سواری کے قابل نہ پاؤ۔[5]“[6]

ایک دن کی نماز دو مرتبہ نہ پڑھو:

﴿13769﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا سلیمان بن یسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ (دِمشق کے ایک علاقے) بلاط میں مقیم تھے، لوگ مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے، میں نے آپ سے کہا: آپ کو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”ایک دن کی نماز دو مرتبہ نہ پڑھو۔“[7]

1... یہ ممانعت چھوٹے بڑوں سب کے لئے ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۵۱)

2... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب کراھۃ القزع، ص۹۰۳، حدیث: ۵۵۵۹

3... حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 88** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: جلتا ہوا چراغ گل کردو، چولہے میں آگ ہو تو بجھا دو، کبھی آگ جلتی چھوڑ کر نہ سو نہ کہیں جاؤ، اس میں صدہا حکمتیں ہیں۔ آگ خطرناک چیز ہے ذرا سی بے احتیاطی میں گھر اور سامان جلا ڈالتی ہے، بے خبر سوتے ہوئے جل جاتے ہیں۔ خدا کی پناہ! یہاں آگ سے مراد وہ ہی آگ ہے جس سے آگ لگ جانے کا اندیشہ ہو بجلی کی آگ میں یہ اندیشہ نہیں۔

4... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب الامر... والنار عند النوم... الخ، ص۸۵۹، حدیث: ۵۲۵۷

5... بخاری، کتاب الرقاق، باب رفع الامانۃ، ۴/ ۲۴۲، حدیث: ۶۴۹۸

6... یہاں لوگوں سے مراد آخری زمانے کے لوگ ہیں۔ یعنی جیسے سو اونٹ ہوں۔ جو رنگ روپ، جسامت میں یکساں معلوم ہوتے ہوں مگر سواری یا بوجھ لادنے کے قابل ایک بھی نہ ہو، صرف کھانے پینے کے لئے ہی ہوں ایسے ہی لوگ ہو جائیں گے شکل وصورت، بات چیت میں بڑے اچھے ہوں گے مگر معاملے کے قابل ایک نہ ہوگا جیسا کہ آج کل دیکھا جا رہا ہے۔ انسان کی آزمائش معاملہ پڑنے پر ہوتی ہے نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ آسان ہے، معاملے کی صفائی بڑی مشکل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۶۹ ملخصاً)

7... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب اذا صلی ثم ادرک جماعۃ یعید، ۱/ ۲۳۸، حدیث: ۵۷۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

قیامت کے مناظر:

﴿13770﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قیامت کو آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہے تو اسے اِن سورتوں "اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ، اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" کو پڑھنا چاہیے۔[1] راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورۂ ہود پڑھنے کا بھی فرمایا۔[2]

ہر نشہ آور چیز حرام ہے:

﴿13771﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔"[3]

﴿13772-73﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "صبح (صادق) سے پہلے وتر پڑھ لو۔"[4]

سات قسم کے لعنتی لوگ:

﴿13774﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "جس نے اپنے باپ کو گالی دی وہ ملعون ہے، جس نے اپنی ماں کو گالی دی وہ ملعون ہے اور جس نے غَیْرُ اللہ (یعنی بتوں) کے نام پر ذبح کیا وہ ملعون ہے، جس نے زمین کی حدود (راہ نمائی کرنے والی علامات) کو بدلا وہ ملعون ہے، جس نے اندھے کو راستے سے بھٹکایا وہ ملعون ہے، جس نے چوپائے سے بدفعلی کی وہ معلون ہے اور جس نے قومِ لوط کا سا عمل کیا وہ ملعون ہے۔"[5]

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ اذا الشمس کورت، ۵/ ۲۲۰، حدیث: ۳۳۴۴

2 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/ ۲۵۷، حدیث: ۳۸۰۶

3 ...مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر... الخ، ص۸۵۵، حدیث: ۵۲۲۱

4 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ اللیل مثنی... الخ، ص ۲۹۵، حدیث: ۱۷۵۳

5 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/ ۳۶۷، حدیث: ۱۸۷۵

﴿13775﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تم پر نفل: وتر، قربانی اور چاشت کی نماز[1]۔“[2]

﴿13776﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ایک زمین میں دو قبلے دُرست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔“[3][4]

ویران گھر جیسا سینہ:

﴿13777﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں وہ ویران گھر کی مثل ہے۔“[5]

﴿13778﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1... محدثِ جلیل علامہ ابنِ ملقن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے اور اس سے حجت پکڑنا درست نہیں۔ (البدر المنیر، کتاب الصلاۃ، ۴/۳۲۷) امام ابن شاہین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے زیادہ دُرست یہ لگتا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور اس کو منسوخ کرنے والی حدیث یہ ہے: حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے وتر اور قربانی کا حکم دیا گیا۔“ (ناسخ الحدیث ومنسوخہ، ص۲۸۹، حدیث: ۲۰۰)

2... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/۴۹۸، حدیث: ۲۰۵۰

3... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء لیس علی المسلمین جزیۃ، ۲/۱۳۰، حدیث: ۶۳۳

مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/۴۷۹، حدیث: ۱۹۴۹

4... حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ608** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمان عالی کے دو مطلب ہیں: ایک یہ کہ ارض واحدہ سے مراد زمین عرب ہے اور دو قبلوں سے مراد دو قبلہ والے لوگ ہیں یعنی مسلمان اور یہود و نصاریٰ یعنی زمینِ عرب یا زمینِ حجاز میں یہود و نصاریٰ کو نہ بسنے دو، یہ ملک صرف مسلمانوں کے لیے ہے۔ اس کی تفسیر وہ حدیث ہے کہ جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکال دو۔ اس صورت میں حدیث بالکل ظاہر ہے۔ دوسرے یہ کہ ایک زمین سے مراد عام زمین ہے اور دو قبلوں کے اجتماع سے مراد مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کا برابری کی شان سے ایک ملک میں رہنا ہے یعنی نہ تو مسلمان کفار کے ملک میں دب کر رہیں، اگر انہیں آزادی دینی نہ ہو تو وہاں سے ہجرت کر جائیں اور نہ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے ملک میں برابر ہو کر رہیں بلکہ اگر رہیں تو ذمی ہو کر رہیں اور وہ ہمارے ملک میں اپنے دین کی اشاعت نہ کر سکیں۔ نہ کسی مسلمان کو اپنے مذہب میں لے سکیں بلکہ صرف خود آزاد ہیں اور بس۔

5... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۱۸-باب، ۴/۴۱۹، حدیث: ۲۹۲۲

فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ پاک کے نزدیک اس شخص کا نام سب سے بُرا ہو گا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہو گا[1]۔“[2]

جھوٹی قسم کا وبال:

﴿13779﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جھوٹی قسم سامان تو بکوا دیتی ہے لیکن رزق (سے برکت) مٹا دیتی ہے[3]۔“[4]

﴿13780﴾... حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ عَنْہ ان کے پاس حاضر تھے، اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مالٹا شہد کے ساتھ ملا کر انہیں کھلا رہی تھیں۔ آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ”اللہ کریم نے جب سے ان کے متعلق اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لطیف انداز میں تربیت فرمائی اُس وقت سے ہمیشہ کاشانۂ نبوی سے ان کی یہ خدمت کی جاتی ہے۔“[5]

﴿13781﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب آسمان سے میری پاک دامنی کا حکم نازل ہوا تو اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور مجھے اس کے بارے میں بتایا تو میں نے کہا: ”میں اللہ پاک کی حمد کرتی ہوں نہ کہ آپ کی۔“[6]

﴿13782﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

❶... یہ نام اس لئے رکھنا منع اور بُرا ہے کہ ”ان ناموں میں فخر و تکبُّر کا اظہار ہے نہ ذِلَّت کے نام رکھو نہ فخر و تکبُّر کے۔ خیال رہے کہ ناموں کا اور حکم ہے القاب وخطابات کا دوسرا حکم کسی کو مَلِکُ العلماء کا خطاب دینا ممنوع نہیں نام رکھنا ممنوع ہے مَلِکُ الاَملاک کا ترجمہ ہے بادشاہوں کا بادشاہ یعنی شہنشاہ اور ظاہر ہے کہ اس نام میں تکبُّر ہے۔“ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۴۰۹)

❷... ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء ما یکرہ من الاسماء، ۴/ ۳۸۱، حدیث: ۲۸۴۶

❸... اگر تم نے کسی کو جھوٹی قسم کھا کر دھوکے سے خراب مال دے دیا، وہ ایک بار تو دھوکا کھا جائے گا مگر دوبارہ نہ آئے گا نہ کسی کو آنے دے گا، یا جو رقم تم نے اس سے حاصل کرلی اس میں برکت نہ ہو گی۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۳۳)

❹... مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/ ۱۹، حدیث: ۷۲۱۱

❺... المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، تعظیم... الخ، ۴/ ۸۳۷، حدیث: ۶۷۲۹

❻... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۲۹۸، حدیث: ۲۳۰۶۸

ایک شخص کو مسجد میں گُم شدہ چیز تلاش کرتے سنا تو ارشاد فرمایا: "تم اسے نہ پاؤ۔"[1]

امام احمد کی اکثر دعا:

﴿13783﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والدِ ماجد کو سجدے کی حالت میں اکثر یہ دعا کرتے سنتا: "اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِکَ فَصُنْ وَجْھِیْ عَنِ الْمَسْاَلَۃِ لِغَیْرِکَ یعنی اے اللہ! جس طرح تو نے میرے چہرے کو اپنے علاوہ کسی اور کے سامنے جھکنے سے بچایا اسی طرح میرے چہرے کو اپنے علاوہ کسی اور سے سوال کرنے سے بھی بچا۔" میں نے اس کے متعلق پوچھا کہ میں سجدے میں اکثر آپ کو یہ دعا کرتے سنتا ہوں، آپ کے پاس اس کے متعلق کوئی روایت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں! میں حضرت سَیِّدُنا وکیع بن جراح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سجدے کی حالت میں اکثر یہ دعا کرتے سنتا تھا، میں نے اس کے بارے میں ان سے پوچھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا تو انہوں کہا: ہاں! میں حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سجدے کی حالت میں اکثر یہ دعا کرتے سنتا، میں نے اس کے بارے میں ان سے پوچھا جیسے آپ نے مجھ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے حضرت سَیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اکثر یہ دعا کرتے سنا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا اِسحاق بن اِبراھیم حَنْظَلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان بزرگوں میں سے ایک باہمت امام حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم حَنْظَلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں جو حفظِ حدیث اور اپنی بیان کردہ فقہ کے حوالے سے مشہور ہیں اور ان کے آثار سارے عالَم میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عزت مآب، محترم امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھی اور صاحبِ فضل امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گہرے دوست ہیں۔ آپ احادیث و آثار کو پھیلانے والے، گمراہ اور بدعتیوں کی کمر توڑنے والے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابو نُعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے ذکر اور مناقب میں سے کچھ نایاب اور مشہور باتوں پر اِکتفا کیا ہے۔

---

1 ...نسائی، کتاب المساجد، النھی عن انشاد الضالۃ فی المسجد، ص ۱۲۵، حدیث: ۷۱۳

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان میں اَشعار

﴿13784﴾... حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن سعید رباطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم حنظلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں یہ اشعار کہے:

قُرْبِیْ اِلَی اللهِ دُعَائِیْ اِلٰی حُبِّ اَبِیْ یَعْقُوْبَ اِسْحَاقِ

لَمْ یَجْعَلِ الْقُرْاٰنَ خَلْقًا کَمَا قَدْ قَالَہٗ زِنْدِیْقُ فُسَّاقِ

جَمَاعَۃُ السُّنَّۃِ اٰدَابُہٗ یُقِیْمُ مِنْ شِدَّۃٍ عَلٰی سَاقِ

یَا حُجَّۃَ اللهِ عَلٰی خَلْقِہٖ فِیْ سُنَّۃِ الْمَاضِیْنَ لِلْبَاقِیْ

اَبُوْکَ اِبْرَاھِیْمُ مَحْضُ التُّقٰی سَبَّاقُ مَجْدٍ وَّابْنُ سَبَّاقِ

ترجمہ: **اللہ** پاک کا مجھے ابویعقوب اسحاق (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کی محبت کی طرف بلانا اس کی بارگاہ میں میرے مُقرَّب ہونے کی دلیل ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قرآن پاک کو مخلوق نہیں ٹھہرایا جیسا کہ زندیق اور فاسق لوگوں کا قول ہے۔ اہل سنت وجماعت کے طریقے ہی آپ کے طریقے ہیں جس پر آپ مضبوطی سے قائم ہیں۔ اے اگلوں کی سنت پچھلوں کو پہنچانے کے معاملے میں مخلوق پر **اللہ** پاک کی حجت! تمہارے والد ابراہیم تقویٰ کا پیکر اور بُزرگی میں سب سے آگے اور بزرگی میں پیش پیش رہنے والے کے بیٹے ہیں۔

﴿13785﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہوا تو ایک شخص نے ان کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا:

وَکَیْفَ احْتِمَالِیْ لِلسَّحَابِ صَنِیْعَۃً بِاِسْقَائِہٖ قَبْرًا وَّفِیْ لَحْدِہٖ بَحْرُ

ترجمہ: میں بادل کا شکر کیسے کروں جو آپ کی قبر کو سیراب کرتا ہے حالانکہ آپ کی قبر میں (علم کا) سمندر ہے۔

علم وفقہ میں لاثانی:

﴿13786﴾... حضرت سَیِّدُنا علی بن حجر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں یہ شعر کہا:

لَمْ یُخَلِّفْ اِسْحَاقُ عِلْمًا وَّفِقْھًا بِخُرَاسَانَ یَوْمَ فَارَقَ مِثْلَہٗ

بَیَّضَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ وَوَقَاہُ فَزَعًا یَوْمَ قَمْطَرِیْرٍ وَّھَوْلَہٗ

وَاَثَابَ الْفِرْدَوْسَ مَنْ قَالَ اٰمِیْنَ وَاَعْطَاہُ یَوْمَ یَلْقَاہُ سُؤْلَہٗ

ترجمہ: جس دن حضرت سَیِّدُنا اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ نے علم وفقہ کے معاملے میں اپنے جیسا خُراسان میں کوئی نہ چھوڑا۔ **اللہ** پاک آپ کے چہرے کو روشن کرے اور اسے (قیامت کے) سخت اور ہولناک دن خوف وگھبراہٹ سے بچائے۔ اور جو آمین کہے **اللہ** پاک جنّتُ الفردوس کو اس کا ٹھکانا بنائے اور **اللہ** پاک سے ملاقات والے دن اس کی حاجت کو پورا فرمائے۔

سَیِّدُنا اِسحاق بن اِبراھیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سَیِّدُنا شیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عَبْدُ اللہ اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی چند روایات یہ ہیں:

ہر نگران اپنی رَعِیَّت کا جواب دہ ہے:

﴿13787﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک ہر نگران سے ان کے بارے میں پوچھے گا جن پر **اللہ** پاک نے اسے نگران بنایا کہ اس نے ان کی دیکھ بھال کی یا ضائع کیا؟ حتّٰی کہ مرد سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھے گا۔[1]

﴿13788﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک صحابی سے میری ملاقات ہوئی ان کی زبان میں لکنت تھی جس کے باعث ان کا کلام واضح نہ ہوتا تھا، انہوں نے حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں بات کی، تو میں نے کہا: خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو سوائے اس کے کہ اے اصحابِ محمد! تم تو جانتے ہو کہ ہم رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کی حیاتِ ظاہری) کے دور میں (افضلیت کی ترتیب میں) ابو بکر، عمر اور عثمان کا نام لیتے تھے۔ معاملہ یہ ہے کہ اگر حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ یہ مال تمہیں دیں تو تم راضی رہتے ہو (ورنہ ناراض رہتے ہو)۔[2]

[1] ...السنن الکبری للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، ۵/۳۷۴، حدیث: ۹۱۷۴

[2] ...مسند الشامیین للطبرانی، ثور عن مسلم بن محمد، ۱/۲۹۱، حدیث: ۵۰۷

نمازِ وِتر کی فضیلت اور مشروعیت:

﴿13789﴾... حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن عاص اور حضرت سَیِّدُنا عُقْبَہ بن عامر جُہَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک **اللہ** پاک نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ وہ نماز وتر ہے اور اسے تمہارے لئے نمازِ عشاء سے طلوعِ فجر کے درمیان رکھا ہے۔[1]

دَجّال کی علامات:

﴿13790﴾... حضرت سَیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں گمراہی کے مسیح (یعنی دجّال) کے متعلق باتیں بتا چکا ہوں۔ مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں تم غافل نہ ہو جاؤ۔ وہ چھوٹے قد، ٹیڑھے پاؤں، سخت گھنگریالے بالوں والا ہے۔ وہ کانا ہے اور اس کی اُلٹی آنکھ بالکل ہموار ہے جو نہ تو ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی ہے۔ اگر تمہیں شک ہو جائے تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں اور تم ہر گز اپنے رب کو جیتے جی نہیں دیکھ سکتے۔[2]

﴿13791﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (نماز میں) ہر بار جُھکتے اور اُٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔[3]

ممنوعہ چَراگاہ:

﴿13792﴾... حضرت سَیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رب کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حلال واضح اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں لہٰذا جو ان سے بچ گیا تو اپنے دین کو زیادہ بچانے والا ہے اور جو ان میں پڑ گیا عنقریب کبیرہ گناہوں میں پڑ جائے گا جیسے ممنوعہ چراگاہ

1... معجم اوسط، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

2... ابوداود، کتاب الملاحم، باب ذکر خروج الدجال، ۴/ ۱۵۷، حدیث: ۴۳۲۰

السنن الکبری للنسائی، کتاب النعوت، المعافاۃ والعقوبۃ، ۴/ ۴۱۹، حدیث: ۷۷۶۴

3... ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود، ۱/ ۲۸۹، حدیث: ۲۵۳، عبد اللہ بن مسعود

کے قریب چرنے والا جانور ممنوعہ چراگاہ میں جا پڑتا ہے۔ بے شک ہر بادشاہ کی ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے اور **اللہ** پاک کی ممنوعہ چراگاہ اس کی حُدود ہیں۔[1]

پیٹ کے بچے کے ذبح کا حکم:

﴿13793﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”پیٹ کے بچے کا ذبح اس کی ماں کا ذبح ہی ہے۔“[2][3]

مُشرکوں کے ساتھ مُعاملات:

﴿13794﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مشرکوں سے مُصافحہ کرنے یا انہیں کنیت سے پکارنے یا ان کے آنے پر مرحبا (خوش آمدید / Welcome) کہنے سے منع فرمایا۔[4]

﴿13795﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بٹائی پر زمین دینا نہ چھوڑے تو وہ **اللہ** پاک اور اس کے رسول سے لڑائی کا اعلان کرے[5]۔[6]

﴿13796﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اللہ**

1... معجم اوسط، ۱/۴۷۰، حدیث: ۱۷۳۵

2... ابو داود، کتاب الضحایا، باب ما جاء فی ذکاۃ الجنین، ۳/۱۳۸، حدیث: ۲۸۲۸

3... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے امام اعظم قُدِّسَ سِرُّہٗ کے نزدیک اگر بچہ زندہ نکلا اور اُسے ذبح کر لیا گیا تو حلال ہے ورنہ حرام۔ امام صاحب فرماتے ہیں: اوّلاً تو یہ حدیث صحیح نہیں، اگر صحیح ہو تو اس کے معنٰی یہ ہیں کہ پیٹ کے بچہ کا اس کی ماں کی ذبح کی طرح ہے یعنی جیسے اس کی ماں کو حُلقوم و رگوں کو کاٹ کر ذبح کیا جاتا ہے ایسے ہی اس کے بچہ کو ذبح کیا جائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۱۹۳ ملتقطاً)

4... اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب سیرۃ سیدنا رسول اللہ، باب الزجر عن اکرام... الخ، ۹/۳۲۳، حدیث: ۶۱۹۰

5... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بٹائی پر زمین اٹھانے سے احادیثِ صحیحہ معتبرہ میں منع وارد۔ (پھر مذکورہ حدیث ذکر کرکے فرماتے ہیں) اور قیاس بھی بوجوہ کثیرہ اسی کا مُساعد، ولہٰذا ہمارے امام (ابو حنیفہ) رَضِیَ اللہُ عَنْہ باتباع جماعت صحابہ و تابعین محرمین مانعین حرام و فاسد جانتے ہیں بایں ہمہ صاحبین نے بوجہ تعامل اجازت دی اور اسی پر فتویٰ قرار پایا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۹/۲۰۲ ملتقطاً)

6... ابو داود، کتاب البیوع، باب فی المخابرۃ، ۳/۳۵۸، حدیث: ۳۴۰۶

پاک ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کی دو پیاری چیزیں لیتا ہوں تو جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوتا[1]۔[2]

﴿13797﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: بارگاہِ رسالت میں لوگوں نے (تھکاوٹ کی وجہ سے) پیدل چلنے کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تیز رفتاری سے چلو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم تیز چلے تو ہم نے پیدل چلنے کو ہلکا پایا۔[3]

اہلِ عراق کی میقات:

﴿13798﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ عراق کے لئے "قَرْن" کو میقات[4] بنایا ہے۔" تو (حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں نے عرض کی: اَبُوْعَبْدُ اللہ! آپ کو یہ حدیث پاک کس نے بیان کی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سے عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: مجھے مدینہ منورہ میں رہنے والے ایک شخص نے بتایا کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس حدیث پاک کو اپنی کتاب سے مٹا دیا۔[5]

رات کی نماز کی برکات:

﴿13799﴾... حضرت سَیِّدُنا اُسَید بن حُضَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں ایک رات نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک قندیلوں کی مثل آسمان سے نور اترا، میں یہ منظر دیکھ کر سجدے میں گر گیا۔ مزید فرماتے ہیں کہ پھر میں

1... یعنی میں جس کی آنکھیں بیکار کر کے نابینا کر دوں اور وہ اس پر صابر شاکر رہے تو اس صبر پر جنت ملے گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲۱۹/۱)

2... معجم اوسط، ۵۷/۶، حدیث: ۷۹۸۵۔ ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ذھاب البصر، ۱۷۹/۴، حدیث: ۲۴۰۸، نحوہ

3... معجم اوسط، ۸۷/۶، حدیث: ۸۱۰۲

4... میقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مَکَّۃُ مُعَظَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا جانے والے آفاقی کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو، یہاں تک کہ مَکَّۃُ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے رہنے والے بھی اگر میقات کی حدود سے باہر (مثلاً طائف یا مدینہ منورہ) جائیں تو انہیں بھی اب بغیر احرام مکۂ پاک زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا آنا ناجائز ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۴۳)

5... معجم اوسط، ۹۰/۶، حدیث: ۸۱۰۹

نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے نماز کیوں جاری نہ رکھی؟ میں نے عرض کی: مجھ میں اس کی سکت نہ تھی، جوں ہی میں نے نور دیکھا میں سجدے میں گر گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نماز جاری رکھتے تو ضرور تم عجائبات دیکھتے۔[1]

اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پائے تو...!

﴿13800﴾... حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر! اگر تم اُمِّ رومان کے ساتھ کسی مرد کو پاؤ تو کیا کرو گے؟ آپ نے عرض کی: بخدا! میں اس کا قتل کر دوں گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سہیل بن بَیضاء! تم (اپنی عورت کے ساتھ غیر مرد کو پانے کی صورت میں) کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کی: میں کہوں گا: حد سے تجاوز کرنے والے مرد پر **اللہ** پاک کی لعنت! یہ خبیث ہے اور حد پار کرنے والی عورت پر **اللہ** پاک کی لعنت! وہ خبیثہ ہے اور تینوں میں جو پہلے اس معاملے کا ذکر کرے اس پر **اللہ** پاک کی لعنت۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابنِ بیضاء! تم نے قرآنِ پاک کی (اس آیت کا) مطلب بیان کر دیا:

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے **اللہ** کے نام سے کہ وہ سچا ہے۔[2]

(پ۱۸، النور:۶)

﴿13801﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر نماز میں تکبیرِ (تحریمہ) سے قبل آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرتے دیکھا ہے۔[3]

---

1 ... معجم اوسط، ۲/ ۹۴، حدیث: ۸۱۱۷

2 ... معجم اوسط، ۲/ ۹۰، حدیث: ۸۱۱۱، کنت واللّٰہ قاتلہ بدلہ کنت فاعلا بہ شرا

3 ... مسند طیالسی، ما اسند ابو ھریرۃ ص ۳۳۴، حدیث: ۲۵۶۲، نحوہ

مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۵۶۵، حدیث: ۱۰۴۹۶، نحوہ

اُمّتِ محمدیہ کی خاص نماز:

﴾13802﴿... حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (عشاء کی نماز میں) تاخیر فرمائی حتّٰی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ نماز ادا فرما چکے ہیں اور اب باہر نہیں آئیں گے۔ پھر آپ باہر تشریف لے آئے تو کسی نے کہا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم سمجھے کہ آپ نماز ادا فرما چکے ہیں، اس لئے باہر نہیں آئیں گے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر سے پڑھا کرو کیونکہ تم اس نماز کے سبب تمام اُمّتوں پر فضیلت رکھتے ہو، تم سے پہلے اس نماز کو کسی نے نہیں پڑھا۔[1]

حضرت سَیِّدُنا مُحَمَّد بن اَسْلَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

حضرت سَیِّدُنا ابو الحسن محمد بن اسلم طُوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی تبع تابعین میں سے ہیں۔ آپ دوسروں کو امن وامان میں رکھتے اور خود بھی امن وامان سے رہتے تھے۔ آپ کا شمار سوادِ اعظم (بڑے گروہ) میں ہوتا ہے۔ آپ کے احوال شہرت کی بلندیوں کو پہنچے ہوئے اور خصائل لوگوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ آثار و روایات کی پیروی کرنے والے، آراو اختلاف سے بچنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فصاحت و بلاغت اور زُہد و قناعت کی نعمت سے نوازا گیا، لہٰذا آپ فصیح و بلیغ بیان کے ذریعے مخالفین کو پسپا کر کے اپنی حالت اور مُعاملات کی دُرستی میں مشغول ہو گئے۔

سوادِ اعظم سے مراد:

﴾13803﴿... حضرت سَیِّدُنا محمد بن اسلم طُوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خادم حضرت سَیِّدُنا ابو عبدُاللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک مرفوع حدیث بیان کی کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک **اللہ** پاک اُمّتِ محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا پھر اگر تم اختلاف دیکھو تو تم پر سوادِ اعظم (بڑے گروہ) کی پیروی لازم ہے۔"[2] ایک شخص نے ان سے

[1]... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب وقت العشاء الآخرۃ، ۱/۱۸۴، حدیث: ۴۲۱

[2]... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی لزوم الجماعۃ، ۴/۶۸، حدیث: ۲۱۷۳

ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب السواد الاعظم، ۴/۳۲۷، حدیث: ۳۹۵۰

کہا: اے ابویعقوب! سوادِ اعظم سے کون مراد ہے؟ فرمایا: ”حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، ان کے اصحاب اور ان کی پیروی کرنے والے لوگ۔“ پھر کہا: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو عبدُ الرحمٰن! سوادِ اعظم سے کون مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ”حضرت سیِّدُنا ابو حمزہ سکونی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔“ حضرت سیِّدُنا اسحاق بن راہویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”اپنے زمانے میں حضرت سیِّدُنا ابو حمزہ سکونی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سوادِ اعظم تھے جبکہ ہمارے زمانے میں حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کی پیروی کرنے والے لوگ سوادِ اعظم ہیں۔“

سوادِ اعظم کی تعریف:

پھر حضرت سیِّدُنا اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”اگر تم جاہلوں سے سوادِ اعظم کے متعلق پوچھو گے تو وہ کہیں گے: لوگوں کا بڑا گروہ سوادِ اعظم ہے۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ جماعت رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روایات اور طریقے کو مضبوطی سے تھامنے والے عالم کو کہا جاتا ہے تو جو اس عالم کے ساتھ ہو گا اور اس کی پیروی کرے گا وہ جماعت ہے اور جس نے اس معاملے میں عالم کی مخالفت کی اس نے جماعت کو چھوڑ دیا۔“ پھر فرمایا: ”50 سال سے میں نے کسی ایسے عالم کے بارے میں نہیں سنا جو حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ علم والا ہو۔“

چار چیزوں میں کوئی بھی ان کا ہم پلہ نہیں:

حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ اللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بغداد میں حضرت سیِّدُنا ابو یعقوب اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی اور حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی صحبت اختیار فرمائی ہے، آپ کے نزدیک دونوں میں سے زیادہ راجح، بڑے اور دین کی زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والا کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ”اے ابو عبدُ اللہ! تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟ جب تم چار چیزوں میں حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذکر کرو گے تو ہم کسی کا بھی ان سے مقابلہ نہیں کریں گے: (1)... دینی بصیرت (2)... دنیا میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روایات کی پیروی (3 اور 4)... قرآنِ کریم اور علمِ نحو میں فصیح زبان ہونا۔“

سیِّدُنا محمد بن اسلم عَلَیْہِ الرَّحمہ کی مثل کوئی نہیں:

پھر آپ نے مجھ سے کہا کہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فرقہ جَہْمِیَہ کے رد میں لکھی گئی کتاب دیکھی تو بڑے متعجب ہوئے اور مجھ سے فرمایا: اے ابو یعقوب! تمہاری آنکھوں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مثل کوئی دیکھا ہے؟ میں نے کہا: اے ابوعبدُ اللہ! حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رائے کو ان کے استادوں نے بھی غلط قرار نہیں دیا اور ان کے شاگرد ان کی طرح ہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کچھ دیر سوچ و بچار کے بعد فرمایا: ''نہیں! میں ان کے شاگردوں کو جانتا، پہچانتا ہوں مجھے ان میں حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرح کوئی نظر نہیں آیا۔''

ہر مسئلے میں حدیث شریف سے استدلال:

حضرت سیِّدُنا محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے چھ مسئلے پوچھے آپ نے جو جواب دیا اس کے برخلاف میں حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جواب سن چکا تھا انہوں نے ہر مسئلے پر حدیث بیان کی تھی، میں نے ان کے جواب حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائے تو انہوں نے فرمایا: ''بیٹا! محمد بن اسلم کے معاملے کی اطاعت کرو اور ان کے قول کو پکڑو کہ وہ مجھ سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے ہر مسئلے میں حدیثِ پاک سے دلیل پکڑی ہے اور یہ ہمارے پاس نہیں ہے۔''

سیِّدُنا محمد بن اسلم عَلَیْہِ الرَّحمہ کی پہچان:

حضرت سیِّدُنا اَبُوعبدُ اللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اہلِ مرو کے ایک شیخ جن کی کنیت اَبُوعبدُ اللہ تھی، وہ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ اور حضرت سیِّدُنا اسحاق بن راہویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دوست تھے اور صاحب علم بھی تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ اور حضرت سیِّدُنا وکیع بن جرّاح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما کی صحبت پائی ہے، ایک مرتبہ میں حضرت یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا

کہ انہوں نے مجھ سے پوچھا: ”اے اَبُوعَبْدُاللہ! آپ نے محمد بن اسلم کو دیکھا ہے اور اسحاق بن راہَوَیہ کی صحبت بھی پائی ہے تو دونوں میں سے آپ کے نزدیک زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والا اور راجح کون ہے؟“ میں نے کہا: ”اے ابوزکریا! آپ کو کیا ہے کہ جب بھی آپ محمد بن اسلم کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے ساتھ اسحاق بن راہویہ وغیرہ کا ذکر بھی کرتے ہیں، بے شک میں دو سال ایک ماہ حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہا اور میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت بھی پائی ہے میں نے کسی ایک دن بھی ان میں ایسی خصلتیں نہیں دیکھیں جو حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میں پائی جاتی ہیں۔“ پھر میں نے کہا: ”حضرت محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمی بصیرت رکھنے کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں اور علم حدیث کی بھی پہچان رکھتے ہیں۔ ان کی شخصیت کو دیکھا جائے تو دیکھنے والا یہ جان جائے گا کہ یہ کس حدیث پر عمل پیرا ہیں۔ یہ اس مخلوق میں یکتا ہیں کیونکہ یہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اصحاب کے طریقوں پر عمل کرتے ہیں۔ جس طریقے پر یہ عمل پیرا ہیں لوگ ان طریقوں کو نہ جاننے کی وجہ سے انہیں پسند نہیں کرتے جبکہ صاحب بصیرت انہیں جانتا ہے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: آپ نے سچ فرمایا وہ ایسے ہی ہیں جیسا آپ نے فرمایا۔ آج اُن کی طرح کون ہے؟

معاملے کی اِنتہا کو پہنچنے والے:

حضرت سیِّدُنا اَبُوعَبْدُاللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک دن اذان میں ترجیع (یعنی شہادتیں پہلے آہستہ دوبار کہنے پھر بلند آواز سے دوبار کہنے) کے متعلق کثیر احادیث بیان کیں، پھر حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن زید انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی حدیث بیان کی (جس میں ترجیع کا ذکر نہیں ہے) اور کہا: حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی لوگوں کو ترجیع کا حکم دیا ہے جبکہ تم انہیں بدعتی کہتے ہو۔ اس علاقے کے عام لوگ غَوْغاء (شریر وفسادی) ہیں۔ پھر کہا: غوغاء سے بچو کیونکہ غوغاء نے ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو شہید کیا تھا۔

حضرت سیِّدُنا اَبُوعَبْدُاللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب رات ہوئی تو میں حضرت سیِّدُنا اسحاق بن راہَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے ابویعقوب! (اذان میں) ترجیع سے

متعلق آپ نے کئی حدیثیں بیان کی ہیں، لیکن اپنے مؤذن کو اس کا حکم نہیں دیتے؟ آپ نے فرمایا: ”اے نادان! میں نے غوغاء کے متعلق جو کچھ کہا کیا تم نے وہ نہیں سنا کہ ان لوگوں نے ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو شہید کیا تھا، جہاں تک حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا معاملہ ہے تو ان کی عادت ہے کہ وہ کسی چیز کو اختیار کرتے ہیں تو اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں جبکہ ہم ان کے نزدیک اپنے پیٹوں کو بھرتے ہیں ہمارا کوئی بھی کام پورا نہیں ہوتا، حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نزدیک ہم چوروں کی مثل ہیں۔“

اسلام کا ایک ستون:

حضرت سیِّدُنا ابُوعَبْدُ اللّٰہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ”حضرت سیِّدُنا احمد بن نصر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے میری طرف مکتوب بھیجا کہ میں حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حالات لکھ کر انہیں بھیجوں کیونکہ وہ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہیں۔“

بڑے بڑوں پر فوقیت لے گئے:

حضرت سیِّدُنا ابُوعَبْدُ اللّٰہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا محمد بن مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ میں نے صَدَقَہ ماوَرْدِی کے پاس جا کر کہا: ”قرآنِ پاک کو مخلوق کہنے والے کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟“ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے کہا: ”حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے۔“ کہا: تمہارے پاس ہے؟ میں نے کہا: ”ہاں۔“ کہا: اسے میرے پاس لے آؤ۔ میں وہ کتاب لے آیا، جب دوسرا دن ہوا تو صدقہ ماوردی نے ہم سے کہا: ”تمہاری خرابی ہو! ہم تو یہ گمان کرتے تھے کہ تمہارا یہ صاحب بچہ ہے، لیکن جب میں نے کتاب دیکھی تو جانا کہ یہ تو ہمارے اصحاب سے فوقیت لے گیا ہے۔ آج سے پہلے اگر مجھے دو کوڑے بھی مارے جاتے تو میں قرآنِ مجید کو مخلوق کہہ دیتا لیکن آج اگر میری گردن بھی ماردی جائے تو بھی میں قرآنِ کریم کو مخلوق نہ کہوں گا۔“

اپنے پوشیدہ معاملات کی اصلاح کرلو:

حضرت سیِّدُنا ابُوعَبْدُ اللّٰہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم رَحْمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ کی وفات کے بعد ایک دن میں نیشاپور میں حضرت سیِّدُنا احمد بن نَضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ کچھ لوگوں کی ایک جماعت آپ کے پاس آئی جو محدثین، مشائخ اور نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ انہوں نے آکر کہا: "ہم حضرت سیِّدُنا ابو نصر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے آئے ہیں انہوں نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرماتے ہیں کہ ہم جمع ہو کر ایک دوسرے سے ایسے شخص کے انتقال پر تعزیت کریں جس کی مثل ہم نے حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے زمانے سے لے کر آج تک کوئی نہیں دیکھا۔" حضرت سیِّدُنا احمد بن نصر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتایا گیا کہ اے اَبُو عَبْدُ اللہ! حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ میں 10 لاکھ لوگ شریک تھے۔ بعض نے کہا: 11 لاکھ تھے۔ نیک و بد سب کہہ رہے تھے کہ اس شخص کی مثل ہم نے کوئی نہیں دیکھا۔ پھر حضرت سیِّدُنا احمد بن نصر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "اے لوگو! تمہارے اور **اللہ** پاک کے درمیان جو پوشیدہ معاملات ہیں ان کی اصلاح کر لو کیا تم نہیں دیکھتے کہ طوس میں رہنے والے ایک شخص نے گھر میں داخل ہو کر اپنے اور **اللہ** کریم کے مابین پوشیدہ معاملے کی اصلاح کر لی تو **اللہ** پاک نے اسے ہماری طرف بھیج دیا اور اس کے ذریعے 11 لاکھ لوگوں کی اصلاح فرما دی۔"

سیِّدُنا محمد بن اسلم عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی میراث:

حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ اللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات سے 40 دن پہلے نیشاپور اُن کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: "اے اَبُو عَبْدُ اللہ! آؤ میں تمہیں خوشخبری سناتا ہوں کہ **اللہ** پاک نے تمہارے بھائی کے ساتھ کتنی بھلائی کی ہے، مجھے موت اس حال میں آرہی ہے کہ مجھ پر **اللہ** پاک نے احسان کیا میرے پاس ایک بھی درہم نہیں ہے جس کا ربِّ کریم مجھ سے حساب لے گا، بے شک وہ میری کمزوری و ناتوانی کو جانتا ہے کہ میں حساب دینے کی طاقت نہیں رکھتا، لہٰذا اُس نے میرے پاس کوئی چیز نہیں رہنے دی جس کا وہ مجھ سے حساب لے۔" پھر فرمایا: دروازہ بند کر دو اور میری موت تک کسی کو بھی میرے پاس نہ آنے دینا اور میری کتابیں دفن کر دو اور جان لو! میں دنیا سے اس حال میں جا رہا ہوں کہ میراث میں صرف کتابیں، چادر، اُونی بستر، وُضو کا برتن اور میری ان کتابوں کے بارے میں تم لوگوں کو مشقت و تکلیف میں نہ ڈالنا۔

پاکیزہ کھانا:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں تقریباً 30 درہم تھے۔ فرمایا: ”یہ میرے بیٹے کے ہیں جو کچھ عرصہ پہلے ہی اس نے مجھے ہدیہ کئے تھے، ان کے علاوہ میں کسی ایسی چیز کے بارے میں نہیں جانتا جو میرے لئے حلال ہو اس لئے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔“[1] ایک روایت میں ہے، فرمایا: ”سب سے پاکیزہ کھانا وہ ہے جو بندہ اپنی کمائی سے کھاتا ہے اور بیٹا بھی اس کی کمائی سے ہے۔“[2] لہٰذا میرے کفن دفن کا انتظام انہیں میں سے کرنا، اگر 10 درہم میں کفن کا انتظام ہو جائے تو 15 درہم خرچ نہ کرنا، جنازے کی چار پائی پر میرا یہ اُونی بچھونا بچھا دینا اور چادر سے جنازے کو ڈھک دینا، میرے جنازے میں آنے کے لئے کسی کو بھی مجبور نہ کرنا اور وضو کا برتن کسی مسکین پر صدقہ کر دینا تاکہ وہ اس سے وضو کرتا رہے۔“ پھر چوتھے روز آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہو گیا۔ ان کی یہ گفتگو میرے اور ان کے درمیان ہی تھی، مجھے اس وقت بڑا تعجب ہوا جب ان کا جنازہ نکالا گیا تو عورتیں چھتوں کے اوپر سے کہنے لگیں: ”اے لوگو! یہ عالم جو دنیا سے رخصت ہو گیا اس کی میراث اس کے جنازے پر ہی ہے، ہمارے علما میں سے ان کی مثل کوئی نہیں وہ تو اپنے پیٹوں کے غلام ہیں، ان میں سے کوئی علم کے لئے دو یا تین سال بیٹھتا ہے پھر جاگیریں بنانا شروع کر دیتا اور مال سے فائدہ اٹھاتا ہے۔“

عالم اور جاہل میں فرق:

حضرت سَیِّدُنا اَبُوْعَبْدُ اللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن اسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”اے ابو عبدُ اللہ! میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم جانتے ہو کہ میری قمیص میں میرے ساتھ وہ ہے جو میرے خلاف گواہی دے گا تو پھر میرے لئے کیسے مُناسب ہے کہ میں گناہوں کا ارتکاب کروں کیونکہ جاہل جب گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اسے کوئی نظر نہیں آتا تو کہتا ہے: مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا، میں جا کر گناہ کر لیتا ہوں۔ میرے لئے یہ کیوں کر ممکن ہے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ

---

[1] ... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب ما للرجل من مال ولدہ، ۳/۸۰، حدیث: ۲۲۹۱

[2] ... ابو داود، کتاب الاجارۃ، باب فی الرجل یاکل من مال ولدہ، ۳/۴۰۲، حدیث: ۳۵۲۸

میرے خلاف گواہی دینے والا میرے ساتھ ہی ہے۔“

اکیلا آیا تھا اکیلا ہی جاؤں گا:

پھر فرمایا: ”اے اَبُوعَبْدُ اللہ! میرے اور مخلوق کے درمیان کیا تعلق؟ میں اپنے باپ کی پشت میں اکیلا تھا، اپنی ماں کے رحم میں بھی اکیلا تھا، پھر دنیا میں بھی اکیلا آیا، روح بھی میری اکیلے قبض کی جائے گی، قبر میں بھی اکیلا ہی داخل ہوں گا، پھر منکر نکیر قبر میں میرے پاس آئیں گے اور مجھ ہی سے سوال کریں گے، اگر بھلائی کو پہنچا تو اکیلا ہی پہنچوں گا اور اگر بُرائی مقدر ہوئی تو بھی اکیلا ہی ہوں گا، پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں بھی اکیلا ہی کھڑا کیا جاؤں گا، میزان میں میرے ہی اعمال اور گناہوں کو رکھا جائے گا، پھر اگر جنت کی طرف بھیجا گیا تو اکیلے کو ہی بھیجا جائے گا اور اگر جہنم کی طرف لے جایا گیا تو بھی اکیلا ہی جاؤں، تو میرا اور لوگوں کا کیا تعلق؟“ پھر کچھ دیر کے لئے غور و فکر کرنے لگے تو آپ پر کپکپی طاری ہو گئی حتّٰی کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں آپ گر نہ جائیں، جب حالت کچھ سنبھلی تو فرمایا: ”اے اَبُوعَبْدُ اللہ! لوگ ابو حنیفہ کی رائے کو لکھتے ہیں جبکہ میں احادیث اور روایات لکھتا ہوں ان کے نزدیک میں کسی اور راستے پر ہوں اور میرے نزدیک وہ کسی اور راستے پر ہیں۔

اَصْلِ اسلام:

پھر فرمایا: اے اَبُوعَبْدُ اللہ! اَصْلِ اسلام فرائض پر عمل کرنا ہے اور فرائض دو قسموں میں ہیں: (1) جس کے کرنے کا اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا وہ فرض ہے لہٰذا اس پر عمل کیا جائے اور (2) جسے کرنے سے اللہ کریم اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمایا ضروری ہے کہ اس سے بچا جائے لہٰذا اسے چھوڑ دینا فرض ہے۔ یہ قرآنِ پاک میں بھی ہے اور اَحادیثِ مبارکہ میں بھی۔ لوگ قرآن و حدیث پڑھتے تو ہیں لیکن اس میں غور و فکر نہیں کرتے، ان پر دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچ کر فرمایا: ”یہ اللہ پاک کا راستہ ہے[1]۔“

---

[1]... یہاں سَبِیْلُ اللہ (اللہ پاک کے راستے) سے مراد سچے اعتقاد اور نیک اعمال ہیں۔ خیال رہے کہ شریعت اور طریقت کے چاروں سلسلے حنفی، شافعی یا قادری، چشتی وغیرہ ایک ہی طریقہ ہیں جنہیں اہلِ سنت کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے عقائد یکساں ہیں۔ اعمال میں فروعی اختلاف جیسا صحابہ کا آپس میں اختلاف ہوا کرتا تھا۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۱۶۷)

پھر اس لکیر کے سیدھی اور اُلٹی جانب کچھ اور لکیریں کھینچ کر فرمایا: ”یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان ہے جو اس کی طرف بلا رہا ہے۔“ پھر آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی:

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔[1]

(پ۸، الانعام: ۱۵۳)

جنّتی فِرقہ:

نیز حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹ گئے تھے، میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی سب کے سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ”جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں[2]۔“[3]

گفتگو پھر ایک کی طرف لوٹ آئی، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی حدیث شریف میں جس راستے کا بیان ہے اور جو کچھ اس حدیث شریف میں بیان ہوا کہ ”جس پر میں اور میرے صحابہ

1 ...السنن الکبری للنسائی، کتاب التفسیر، سورۃ الانعام، ۹/ ۳۴۳، حدیث: ۱۱۱۷۴

2 ... مشہور مفسِّر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 170** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: میں اور میرے صحابہ ایمان کی کسوٹی پر ہیں جس کا ایمان ان کا سا ہو وہ مومن ما سوائے بے دین۔ رب (کریم ارشاد) فرماتا ہے: فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا (پ۱، البقرۃ: ۱۳۷، ترجمۂ کنزالایمان: پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پا گئے) خیال رہے کہ ما سے مراد عقیدے اور اصولِ اعمال ہیں نہ کہ فروعی افعال یعنی جن کے عقائد صحابہ کے سے ہوں اور ان کے اعمال کی اصل عہد صحابہ میں موجود ہو وہ جنتی ورنہ فروع اعمال آج لاکھوں ایسے ہیں جو زمانۂ صحابہ میں نہ تھے ان کے کرنے والے دوزخی نہیں۔ صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) حنفی شافعی یا قادری نہ تھے ہم ہیں۔ انہوں نے بخاری مسلم نہیں لکھی تھی، مدرسۂ اسلامی نہ بنائے تھے، ہوائی جہازوں اور راکٹوں سے جہاد نہ کئے تھے۔ ہم یہ سب کچھ کرتے ہیں۔

3 ...ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی افتراق ھذہ الامۃ، ۴/ ۲۹۱، حدیث: ۲۶۵۰

شرح اصول عقائد اہل سنۃ، سیاق... اتباع الجماعۃ... فی مفارقۃ الجماعۃ، ۱/ ۹۸، حدیث: ۱۴۷

ہیں۔"(1) اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کریم کا دین ایک ہی راستہ ہے، لہٰذا میں اپنے ہر عمل کو ان دو حدیثوں پر پیش کرتا ہوں تو جو ان کے موافق ہو اسے بجالاتا ہوں اور جو مخالف ہو اسے چھوڑ دیتا ہوں۔ اگر اہلِ علم اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو ضرور احادیث و روایات پر عمل کرنے والے ہوں لیکن دنیا کی محبت اور مال کی خواہش نے انہیں فتنے میں مبتلا کر دیا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی حدیث پاک میں جو یہ ہے کہ "سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے"(2) اس کی جگہ اگر یہ ہوتا کہ "سب جنت میں جائیں گے سوائے ایک کے" تو ضروری تھا کہ ہم پر ہمارے خشوع و خضوع، غموں اور تمام امور میں خوف ظاہر ہوتا کہ وہ ایک ہم ہی ہیں تو پھر اس پر کتنا ڈرنا چاہئے کہ "سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔"(3)

ریاکاری کا خوف:

حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ اللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کم و بیش 20 سال حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہا لیکن جمعہ کے دن کے علاوہ کبھی آپ کو دو رکعت نفل پڑھتے نہیں دیکھا، نہ کبھی ذکر کرتے دیکھا اور نہ ہی تلاوت کرتے دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ظاہری اور پوشیدہ معاملات کو مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ نیز میں نے کئی مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو قسم کھا کر یہ کہتے سنا: اگر مجھے قدرت ہوتی کہ میں ایسی جگہ نفل ادا کروں جہاں مجھے اعمال لکھنے والے فرشتے نہ دیکھ پائیں تو میں ریاکاری سے بچنے کے لئے ضرور ایسا کرتا لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، ریا سے متعلق رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے۔"(4) پھر آپ نے ایک چھوٹا سا پتھر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر مجھ سے پوچھا: کیا یہ پتھر نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: "کیا یہ پہاڑ پتھر نہیں ہے؟" میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: "ایک نام چھوٹے پر بھی صادق آرہا ہے اور بڑے پر بھی کہ یہ پتھر ہے، اسی طرح ریا کم ہو یا زیادہ شرک ہے۔"

---

1 ... ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی افتراق ھذہ الامۃ، ۴/۲۹۱، حدیث: ۲۶۵۰

2 ... ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی افتراق ھذہ الامۃ، ۴/۲۹۱، حدیث: ۲۶۵۰، نحوہ

3 ... ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی افتراق ھذہ الامۃ، ۴/۲۹۱، حدیث: ۲۶۵۰، نحوہ

4 ... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن، ۴/۳۵۰، حدیث: ۳۹۸۹

بچے نے راز فاش کردیا:

حضرت سیِّدُنا ابو عبدُاللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پانی کا برتن لے کر کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور دروازہ بند کرلیتے، میں کبھی نہ جان سکا کہ آپ کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن میں نے آپ کے بچے کے رونے کی آواز سنی، ماں بچے کو چپ کروانے کی کوشش کررہی تھی، میں نے پوچھا: "بچہ اس قدر کیوں رورہا ہے؟" تو انہوں نے بتایا کہ "اس بچے کے والد حضرت سیِّدُنا ابو الحسن محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کمرے میں داخل ہو کر قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور روتے ہیں، ان کی آواز سن کر یہ بھی رونے لگتا ہے۔" جب کمرے سے باہر نکلنے کا ارادہ کرتے تو منہ دھو کر سرمہ لگالیتے تاکہ رونے کا اثر دکھائی نہ دے۔

دینے والے کا پتا نہ چلتا:

حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کے ساتھ بھلائی کیا کرتے تھے، انہیں تحائف بھیجتے، کپڑے وغیرہ پہناتے، جب بھی کوئی چیز لوگوں کی طرف بھیجتے تو لے جانے والے سے فرماتے کہ خیال رکھنا انہیں پتا نہ چلے کہ کس نے بھیجی ہے۔ دینے والا رات کے وقت آکر انہیں چیزیں دے جاتا اور خود کو پوشیدہ رکھتا، بسا اوقات لوگوں کے کپڑے پھٹ جاتے، ضروریات کی چیزیں ختم ہو جاتیں اور (چیزیں ان تک پہنچ جاتیں لیکن) انہیں معلوم بھی نہ ہوتا کہ یہ چیزیں کون انہیں دے گیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا اَبُوعَبْدُ اللہ محمد بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب سے ان کی صحبت اختیار کی ہے اس وقت سے میں نہیں جانتا کہ ممکنہ صورت میں آپ نے کسی کے ساتھ 100 درہم سے کم بھلائی کی ہو۔

حضرت سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں ثرید کھایا تو عرض کی: اے ابو الحسن! کیا ہے کہ آپ میرے پاس ٹھنڈا ثرید لائے ہیں کیا آپ ایسا ہی کھاتے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابوعبدُ اللہ! میں نے علم عمل کرنے کے لئے ہی حاصل کیا ہے، مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "گرم میں برکت نہیں

ہے۔"(1) حضرت سیِّدُنا ابو عبدُاللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لئے بغیر چھنے آٹے کی روٹی بناتا تھا ورنہ آپ غصہ ہوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ "میرے لئے سیاہ جو خریدا کرو جنہیں لوگ چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ اس نے بیتُ الخلاء میں ہی جانا ہے اور اتنے ہی خریدا کرو جو ایک دن کے لئے کافی ہوں۔"

خود پر کیوں نہیں ہنستے:

حضرت سیِّدُنا محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے چار مہینے کے لئے کسی بستی میں جانے کا ارادہ کیا تو حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لئے عمدہ قسم کے سفید جَو کی ایک بوری خرید کر صاف کر کے پسوائے اور ان کے پاس آکر عرض کی: میں کسی بستی میں جاکر گم نام رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ کے لئے یہ کھانا خریدا ہے تاکہ میرے لوٹنے تک اس میں سے کھاتے رہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "کیا تم نے میرے لئے اسے صاف کیا اور عمدہ بنایا ہے؟" میں نے عرض کی: جی ہاں۔ اس پر آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور فرمایا: "اگر تم نے خود کو اس کا پابند کیا اور جو صاف کئے ہیں تو خود ہی کھاؤ شاید **اللہ** پاک کے ہاں تمہارے ایسے اعمال ہوں جو تمہارا صاف کئے ہوئے جو کھانے کا بوجھ اٹھالیں۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اگر میں زمین میں سیر کروں اور اس میں گھوموں پھروں تو اپنے سے بُرا کوئی نہیں پاؤں گا پھر بھی اگر میں اسے صاف کئے ہوئے جو کھلاؤں گا تو بارگاہِ الٰہی میں کیا دلیل قائم کروں گا۔ یہ کھانا اٹھاؤ اور اس کے بدلے میرے لئے رَدِّی اور سیاہ جو خرید کر لاؤ کیونکہ اس نے بیت الخلاء میں ہی جانا ہے۔" پھر فرمایا: "تمہاری خرابی ہو! تمہیں بیت الخلاء کی پہچان نہیں ہے، میں تم میں ایسا کوئی نہیں پاتا جو دل سے غور و فکر کرے۔ (غور کرو) اگر کوئی شخص کچھ بیچ رہا ہو، ایک شخص اس کے پاس پیسے لے کر آئے اور کہے: میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے سامان میں سے عمدہ چیز مجھے دے دو میں اسے بیت الخلاء میں ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تم اس پر ہنسو گے اور کہو گے کہ یہ پاگل ہے۔ تو تم خود پر کیوں نہیں ہنستے؟ تم ایک گڑھا کھود کر اس میں پانی اور کھانا ڈال دو اور دیکھو کہ کیا ایک مہینے میں وہ بدبودار ہو جاتا ہے حالانکہ تم اپنے پیٹ میں کھانا اور پانی ڈالتے ہو تو وہ ایک دن اور رات میں ہی

(1)... لم نجدہ

بدبودار ہو جاتا ہے، بیت الخلاء تو پیٹ ہے۔“ پھر فرمایا: ”جاؤ اور میرے لئے ایک چکی خرید لاؤ اور ایسے ردی جو خرید کر لاؤ جن کی لوگوں کو ضرورت نہیں ہوتی، میں خود اپنے ہاتھ سے پیس کر کھاؤں گا شاید اُس مقام اور مرتبے کے کچھ حصے تک پہنچ جاؤں جو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ اور خاتونِ جنت حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو حاصل تھا کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے پیسا کرتے تھے۔“

بیٹے کی ولادت پر عقیقہ:

حضرت سیِّدُنا ابُوعبدُاللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی تو آپ نے مجھے کچھ دِرْہم دے کر کہا: دو عمدہ مینڈھے خرید کر لاؤ اور زیادہ قیمت پر خریدنا کیونکہ عمدہ چیز افضل ہوتی ہے۔ میں خرید لایا، پھر آپ نے مجھے 10 درہم دے کر فرمایا: آٹا خرید کر اس کی روٹیاں بناؤ۔ چنانچہ میں آٹا چھان کر روٹیاں بنا کر ان کے پاس لے آیا اور کہا: میں نے اسے چھان لیا تھا۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید 10 درہم دے کر کہا کہ مزید آٹا خریدو اور چھانے بغیر روٹیاں بنا کر لاؤ۔ چنانچہ میں روٹیاں بنا کر لے آیا تو آپ نے فرمایا: ”اے ابوعبدُاللہ! بے شک عقیقہ سنت اور آٹا چھاننا بدعت ہے اور سنت میں بدعت کو لانا مناسب نہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے گھر میں چھنے آٹے کی روٹیاں ہوں حالانکہ یہ بدعت ہے۔

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابونعیم احمد بن عبدُاللہ اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جہمیہ اور مرجیہ فرقے کے رد میں حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کلام مشہور و معروف ہے، آپ نے جہمیہ فرقے کے رد میں لکھی گئی کتاب میں **اللہ** کریم کی صفات کو اس طور پر ثابت کیا ہے کہ یہ غیر حادث ازلیہ ہیں (یعنی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی)۔ میں نے اس کی فصلوں میں سے ایک مختصر فصل کو یہاں ذکر کیا ہے جو یہ ہے:

جہمیہ کا رد:

﴿13804﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خادم و شاگرد حضرت سیِّدُنا ابُوعبدُاللہ محمد بن قاسم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: جہمیہ فرقے والے قرآنِ کریم کے مخلوق ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں اور اس میں انہوں نے انجانے میں شرک

کیا، وہ جانتے نہیں ہیں کہ اللہ پاک نے واضح طور پر اپنے لئے کلام کا ہونا بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ﳲ (پ۹، الاعراف: ۱۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: میں نے تجھے لوگوں سے چُن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے۔

ایک مقام پر فرمایا:

وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا ﳌ (پ۶، النسآء: ۱۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔

قرآن کو مخلوق کہنا اور شرک کا اِرتکاب:

اس میں ربِّ کائنات نے اس بات کی خبر دی کہ اس کا کلام ہے اور اس نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام فرمایا ہے اور حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام کرتے ہوئے خاص طور پر فرمایا:

یٰمُوْسٰى ﭤ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۱، ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے موسیٰ بے شک میں تیرا رب ہوں۔

تو جس نے اس قول "اے موسیٰ بے شک میں تیرا رب ہوں" کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا کہ یہ مخلوق ہے ربِّ کریم کا کلام نہیں تو بے شک اس نے اللہ پاک کے ساتھ شرک کیا کیونکہ اس نے یہ اعتقاد رکھا کہ کسی مخلوق نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا کہ "بے شک میں تیرا رب ہوں۔" تو یہ اعتقاد رکھنے والے نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے اللہ کریم کے علاوہ کسی اور کو رب بنا دیا۔ نیز حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام کے دوران اللہ پاک کا یہ فرمانا بھی دلیل ہے کہ اس کا کلام ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ﭬ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ﳊ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳، ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر۔

کلامِ الٰہی کو مخلوق کہنے والے نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے کسی اور کو "اِلٰہ" بنا دیا۔ ایک اور آیتِ مبارکہ میں حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام کرتے ہوئے ربِّ کریم نے خاص طور پر فرمایا:

یٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﭪ (پ۲۰، القصص: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اے موسیٰ بے شک میں ہی ہوں اللہ رب سارے جہان کا۔

تو جس نے اس بات کی گواہی نہ دی کہ **اللہ** پاک کا کلام اس کا قول ہے جس کے ذریعے اس نے کلام کیا اور کہنے والا **اللہ** کریم ہی ہے اس نے یہ عقیدہ رکھا کہ وہ مخلوق ہے تو اس نے بہت بڑا شرک کیا اور ربِّ کریم پر بڑا جھوٹ باندھا کیونکہ اس نے یہ اعتقاد رکھا کہ کسی مخلوق نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا:

یٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَۙ(۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: اے موسیٰ بے شک میں ہی ہوں **اللہ** رب سارے جہان کا۔ (پ۲۰، القصص:۳۰)

جہمیہ کے دو واضح کفر:

لہٰذا یہ اعتقاد رکھنے والے نے سب جہانوں کے لئے **اللہ** پاک کے علاوہ کسی اور کو ربّ بنا دیا تو اس سے بڑا کون سا شرک ہوگا؟ اس گفتگو سے جہمیہ فرقے کے دو کفر واضح ہو گئے: "(1)... انہوں نے کتابُ اللہ کا انکار کرکے کفر کیا کہ **اللہ** کریم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام نہیں کیا۔ (2)... انہوں نے **اللہ** پاک کے کلام "اے موسیٰ بے شک میں ہی ہوں **اللہ** رب سارے جہان کا" کے بارے میں مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھ کر **اللہ** کریم کے ساتھ شرک کیا۔" ان آیات مقدسہ میں اس بات کا بیان ہے کہ قرآنِ مجید ربِّ کائنات کا کلام ہے، نیز ربِّ کائنات کے کلام، قول اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرف کی گئی وحی کے بارے میں مخلوق ہونے کا اعتقاد رکھنے والے کے شرک کا بیان ہے۔

(حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مُرجیہ گمراہ فرقے کا رد بھی کیا ہے جن کا عقیدہ ہے کہ ایمان زبان سے اقرار کا نام ہے نہ کہ دلی اعتقاد کا جو کہ تصدیق ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایمان اور ان اعمال کے بارے میں جو قلبی تصدیق اور اس کی علامتوں پر دلالت کرتے ہیں ایک بڑی جامع کتاب تصنیف کی ہے۔

ایمان کیا ہے؟

﴿13805﴾... حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ایمان کے متعلق سوال کیا (کہ ایمان کیا ہے؟) تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تم **اللہ** پاک پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے

دن پر اور تقدیر کے اچھا و بُرا ہونے پر ایمان لاؤ۔“[1] حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے سب سے پہلے یہ حدیث شریف لکھی، اسی سے کتاب شروع کی اور اپنے کلام کی بنیاد بھی اسی پر رکھی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کی جانب سے ایمان کی ابتدا بطورِ فضل اور رحمت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اس کے ذریعے احسان فرماتا ہے۔ وہ بندے کے دل میں ایسا نور ڈال دیتا ہے جس کے ذریعے وہ اس کے دل کو مُنَوَّر اور سینے کو کُشادہ کر دیتا، ایمان کو اس کے دل میں بڑھاتا اور اس کے نزدیک محبوب بنا دیتا ہے۔ جب وہ دل کو روشن کر دیتا، ایمان کو اس میں آراستہ کر دیتا اور اس کے نزدیک محبوب بنا دیتا ہے تو دل اللہ پاک پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، تقدیر کے اچھا اور بُرا ہونے پر ایمان لے آتا ہے، نیز مرنے کے بعد اٹھائے جانے، حساب، جنت اور دوزخ پر بھی اس طرح ایمان لے آتا ہے گویا انہیں دیکھ رہا ہے اور یہ سب اُس نور کی برکت سے ہوتا ہے جسے اللہ کریم بندے کے دل میں ڈالتا ہے۔ جب دل ایمان لے آتا ہے تو زبان بطورِ تصدیق اس کی ترجمانی کرتی ہے جس پر دل ایمان لایا اور اس گواہی کے ذریعے اقرار کرتی ہے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں اور جن چیزوں پر دل ایمان لایا وہ حق ہیں۔ جب دل ایمان لے آتا اور زبان گواہی دے دیتی ہے تو اعضاء عمل کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ جو دل میں ہے اور زبان نے جس کی ترجمانی کی اعضاء اس پر ایمان لاتے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ربِّ کریم کے حکم کی اطاعت کرتے، ایمان کے تقاضے کے مطابق عمل کرتے، اپنے اوپر عائد اللہ پاک کے فرض حقوق کی ادائیگی کرتے اور ممنوعات سے بچتے ہیں۔ پھر جب وہ یہ کر لیتا ہے تو ایمان والا ہو جاتا ہے۔ اسی کو اللہ کریم نے اپنی کتاب میں بیان کرتے ہوئے ایمان کی ابتدا اپنی جانب سے فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ (پ۲۶، الحجرات: ۷)

ترجمۂ کنز الایمان: لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اُسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا۔

ایک جگہ فرمایا:

---

[1] ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان... الخ، ص۳۳، حدیث: ۹۳

اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ (پ۲۳، الزمر: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔

پُل صراط پر پہاڑ یا گھر کی مثل نور:

تو کیا وہ غور نہیں کرتے کہ یہ آراستہ کرنا اور نورِ ربّ کائنات کا عطیہ اور رزق ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ قیامت کے دن لوگ پُل صراط سے اپنے نور کے اعتبار سے گزریں گے، کسی کا نور پہاڑ کی مثل ہو گا اور کسی کا گھر کی مثل، پہاڑ اور گھر کے مابین کتنی کمی زیادتی ہے؟ پھر جب باہر کا نور ایک کا پہاڑ کی مثل اور دوسرے کا گھر کی مثل ہو سکتا ہے تو اسی طرح دل میں داخل ہونے والا نور بھی کم زیادہ ہو سکتا ہے۔

مرجیہ اور جہمیہ کا ایک ہی قیاس:

مرجیہ اور جہمیہ فرقے والوں کا قیاس ایک ہی ہے۔ جہمیہ کا کہنا ہے کہ "ایمان معرفت کا نام ہے، لہٰذا اقرار اور عمل کے بغیر بھی کافی ہے۔" جبکہ مرجیہ کا کہنا ہے کہ "ایمان زبانی اقرار کا نام ہے قلبی تصدیق اور عمل ضروری نہیں۔" یہ دونوں ہی شیطان کے گروہ ہیں، ان کے اعتقاد کے مطابق تو شیطان بھی مومن ہے کیونکہ اس نے اپنے رب کو پہچانا اور اس کی وحدانیت بیان کی جب اس نے کہا:

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ﴿۸۲﴾ (پ۲۳، ص: ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔

ایک مقام پر ہے شیطان نے کہا:

اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۶﴾ (پ۲۸، الحشر: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب۔

ایک جگہ ہے شیطان نے کہا:

رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَيۡتَنِیۡ (پ۱۴، الحجر: ۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ربّ میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا۔

پیروی کرو اور بدعت سے بچو:

تو ان سے زیادہ گمراہ، جاہل اور بدعتی کون ہو گا جو یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ شیطان مومن ہے، وہ اپنے قیاس کی جہت سے گمراہ ہو گئے کہ وہ اللہ پاک پر اس کے دین کو قیاس کرتے ہیں حالانکہ اللہ کریم پر اس کے دین کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ قسم قسم کے بتوں کی عبادت قیاس کرنے والوں کی وجہ سے ہی کی جاتی ہے۔ لہٰذا اے اُمّتِ محمد! دین میں قیاس کرنے سے بچو، پیروی کرو، بدعت نہ کرو کیونکہ دین اتباع و پیروی کا نام ہے نہ کہ قیاس اور بدعت کا۔

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مرجیہ کے رد میں تفصیلاً کلام کیا ہے یہاں میں نے اس میں سے بہت اختصار کے ساتھ کلام نقل کیا ہے۔ ان کی کتاب دو سے زیادہ جزوں پر مشتمل ہے جو مسند روایات اور صحابۂ کرام و تابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اَقوال سے بھری ہوئی ہے۔

سیِّدُنا مُحَمَّد بن اَسلَم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَرویات

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعیم احمد بن عبدُ اللہ اَصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک واسطے کے ساتھ تابعین سے بھی روایات لی ہیں، کیونکہ حضرت سیِّدُنا سلیمان اَعمش اور حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا دونوں تابعی ہیں اور حضرت سیِّدُنا محمد بن اسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کے شاگردوں حضرت سیِّدُنا محمد بن عُبَید، حضرت سیِّدُنا یعلٰی بن عُبَید، حضرت سیِّدُنا مُحاضِر، حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن موسیٰ عَبسی، حضرت سیِّدُنا ابو نُعیم اور حضرت سیِّدُنا جعفر بن عَوف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ سے احادیث سماعت کی ہیں۔ نیز حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری اور حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کے کثیر شاگردوں کا زمانہ بھی پایا ہے، جیسے: حضرت سیِّدُنا قبیصہ، حضرت سیِّدُنا حسین بن جعفر، حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون، حضرت سیِّدُنا عبدُ العزیز بن اَبان، حضرت سیِّدُنا محمد بن کثیر، حضرت سیِّدُنا وَہب بن جریر، حضرت سیِّدُنا خلّاد بن یحییٰ، حضرت سیِّدُنا موَمَّل، حضرت سیِّدُنا حُمَیدی اور حضرت سیِّدُنا علاء بن عبدُ الجبار رَحِمَہُمُ اللہُ اَہلِ مشرق میں سے حضرت سیِّدُنا نَضر بن شُمَیل، حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ، حضرت سیِّدُنا حسین بن ولید اور حضرت

سَیِّدُنا جعفر بن یحییٰ وغیرہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کا زمانہ پایا ہے۔

کامل ایمان والا مؤمن:

﴿13806﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کامل ایمان والا مومن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہیں۔“[1]

﴿13807﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”زنا کرتے وقت بندہ مومن نہیں رہتا اور نہ شراب پیتے وقت مومن رہتا ہے ایمان اس سے کھینچ لیا جاتا ہے اور لوٹ کر نہیں آتا حتّٰی کہ توبہ کرلے، پھر جب توبہ کرلیتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے[2]۔“[3]

دین اور عقل میں سب سے زیادہ ناقص:

﴿13808﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ **اللّٰہ** کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: ”میں نے دین اور عقل میں ناقص اور سمجھ دار شخص کو بھی قیدی بنا دینے والا تم عورتوں سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔“[4]

ہر چیز کی ایک انتہا اور حد ہے:

﴿13809﴾... حضرت سَیِّدُنا ثابت بن قُطْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: تم پر اطاعت اور جماعت کی پیروی لازم ہے کہ یہی **اللّٰہ** پاک کی وہ رسی ہے جسے تھامے رہنے کا اس نے حکم دیا۔ بے شک جماعت میں جن اُمور کو تم ناپسند جانتے ہو وہ ان سے بہتر ہیں جنہیں تم علیحدگی

---

[1]... ابو داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان و نقصانہ، ۴/ ۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۲

[2]... مشہور مُفَسِّر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 73** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ان تمام مقامات میں یا تو کمالِ ایمان مراد ہے یا نورِ ایمان! یعنی ان گناہوں کے وقت مجرم سے نورِ ایمان نکل جاتا ہے ورنہ یہ گناہ کفر نہیں نہ ان کا مرتکب مرتد، اگر اسی حالت میں مارا جائے تو وہ کافر نہ مرے گا۔

[3]... کتاب تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی، باب لا یزنی الزانی... الخ، الجزء الاول، ص ۳۹۲، حدیث: ۵۲۹

مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی... الخ، ص ۵۲، حدیث: ۲۰۲، بنحوہ

[4]... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات... الخ، ص ۵۷، حدیث: ۲۴۱، اسمی: بدلہ: اغلب

وجدائی میں پسند کرتے ہو۔ دنیا میں **اللہ** کریم نے جو چیز بھی پیدا فرمائی ہے اس کی ایک اِنتہاء اور حد رکھی ہے اس تک پہنچ کر وہ مکمل ہو جاتی ہے، پھر اس میں کمی زیادتی ہوتی ہے۔ اسلام کو آج استحکام حاصل ہے اور قریب ہے کہ یہ اپنی انتہاء کو پہنچ جائے (پھر دین میں کمی ہو گی تو قیامت تک زیادتی نہیں ہو گی) اور اس کی نشانی یہ ہے کہ غُربت عام ہو جائے گی اور رشتے داروں سے تعلقات توڑے جائیں گے یہاں تک کہ مال دار کو فقیری و غُربت کا خوف ہو گا اور فقیر کو کوئی ایسا نہیں ملے گا جو اس پر مہربانی کرے۔ ایک شخص غُربت کی شکایت کرے گا، اس کا چچازاد مال دار ہو کر بھی کسی چیز کے ذریعے اس پر شفقت و مہربانی نہیں کرے گا۔

خوش بختی یا بد بختی:

﴿13810﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ صادق و مصدوق نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا مادۂ پیدائش 40 دن یا 40 رات اپنی ماں کے پیٹ میں جمع رکھا جاتا ہے، پھر اتنے ہی دن وہ جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے، پھر اتنے ہی وقت تک وہ گوشت کا لوتھڑا بن کر رہتا ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے تو **اللہ** پاک ایک فرشتے کو بھیجتا ہے، پھر اسے چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ ''وہ اس کا عمل، موت، رزق اور خوش بخت یا بد بخت ہونا لکھ دے۔'' اور بے شک کوئی شخص جنتیوں والے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر تقدیر غالب آجاتی ہے اور وہ جہنمیوں والے کام کرتے ہوئے جہنم میں چلا جاتا ہے اور کوئی شخص جہنمیوں والے کام کرتا ہے حتّٰی کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر تقدیر غالب آجاتی ہے اور وہ جنتیوں والے اعمال کرتا ہوا جنت میں چلا جاتا ہے۔

ایمان کی انتہا اور افضل دین:

﴿13811﴾... حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو فرماتے سنا: پرہیز گاری ایمان کی انتہا ہے اور افضل دین یہ ہے کہ بندے کا کوئی بھی حال ذِکْرُاللہ سے خالی نہ ہو اور **اللہ** پاک نے آسمان سے زمین کی طرف جو کچھ نازل کیا اس پر جو شخص راضی ہو اِنْ شَآءَ اللہ وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو جنت میں داخلہ چاہتا ہے جس میں کوئی شک نہیں تو وہ **اللہ** کریم کے معاملے میں کسی

ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرے۔

نمازیں صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہیں:

﴿13812﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اپنے درمیان ہونے والے (صغیرہ) گناہوں کو مٹانے والی ہیں جب تک کبیرہ گناہوں سے بچا جائے اور جمعہ دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کو مٹانے والا ہے اور تین دن مزید (صغیرہ گناہوں کو مٹانے والا ہے)[1]۔[2]

زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں:

﴿13813﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا **اللہ** پاک اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا حتّٰی کہ وہ دونوں کو جمع نہ کرلے کیونکہ **اللہ** کریم نے دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا ہے لہٰذا تم بھی دونوں کو جدا نہ کرو۔"[3]

﴿13814﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہیں دیکھا گیا یا فرمایا: میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اصحاب کے درمیان پاؤں پھیلائے ہوئے نہیں دیکھا۔[4]

نماز مسجد میں پڑھا کرو:

﴿13815﴾... حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: پانچوں نمازیں مسجد میں پڑھا کرو کہ یہ ہدایت اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔[5]

---

❶... خیال رہے کہ گناہِ کبیرہ جیسے کفر و شرک، زنا، چوری وغیرہ یوں ہی حقوقُ العباد بغیر توبہ و ادائے حُقُوق معاف نہیں ہوتے۔ (یہ بھی) خیال رہے کہ جو اعمال گنہگاروں کی معافی کا ذریعہ ہیں وہ نیک کاروں کی بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہیں۔ چنانچہ معصومین (انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام) اور محفوظین (اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہ) نماز کی برکت سے بلند درجے پاتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۳۶۰)

❷... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجمعۃ، باب الکفارۃ یوم الجمعۃ، ۳/۱۳۷، حدیث: ۵۲۰۵، تقدم و تاخر

❸... فردوس الاخبار، باب الالف، ۲/۳۳۹، حدیث: ۷۸۳۳

❹... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب اکرام الرجل جلیسہ، ۴/۲۱۰، حدیث: ۳۷۱۶، بنحوہ، عن انس بن مالک

❺... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، ص۲۵۷، حدیث: ۱۴۸۷، بنحوہ

مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۵۲، حدیث: ۳۶۲۳، بنحوہ

﴿13816﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "رات کی تاریکی میں سفر کیا کرو کہ رات میں زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔"(1)

﴿13817﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سنا اور نماز کے لئے نہ آیا تو وہ نہ ہمارے ساتھ ہے اور نہ ہی اکیلا۔(2)

حرام مال سے کیا گیا صدقہ قبول نہیں:

﴿13818﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "نہ بغیر پاکی کے نماز قبول ہے اور نہ خیانت کے مال سے صدقہ وخیرات(3)۔"(4)

ایک کپڑے میں نماز:

﴿13819﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا(5) جس کا داہنا کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں دائیں پر ڈال رکھا تھا(6)۔

1... ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی الدلجة، ۳/ ۳۰، حدیث: ۲۵۷۱

2... الکامل لابن عدی، ۲/ ۳۷۸، رقم: ۳۴۲: جعفر بن ابی جعفر الاشجعی

3... یہاں طہارت سے وضو اور غسل دونوں مراد ہیں اور خیانت سے سارے حرام مال مراد، یعنی پاک ہو کر نماز پڑھو اور حلال مال سے خیرات کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۲۵) حرام مال (مثلاً رشوت، گانے، چوری وغیرہ کے ذریعے حاصل کئے گئے مال) کا حکم یہ ہے کہ "جس جس سے لیا اُن پر واپس کردے، وہ نہ رہے ہوں اُن کے وُرثہ کو دے، پتا نہ چلے تو فقیروں پر تصدُّق کرے، خرید و فروخت کسی کام میں اُس مال کا لگانا حرام قطعی ہے، بغیر صورتِ مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وبال سے سبکدوشی کا نہیں۔ یہی حکم سود وغیرہ عقودِ فاسدہ کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداءً تصدُّق کردے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۵۱)

4... مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، ص ۱۴۰، حدیث: ۲۲۴

5... ایک کپڑے میں نماز بلا کراہت جائز ہے بشرطیکہ کندھے وغیرہ کھلے نہ ہوں اگرچہ مستحب یہ ہے کہ تین کپڑوں میں نماز پڑھے: ٹوپی یا عمامہ، قمیض تہبند یا پائجامہ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۶۵) اس مسئلے کی مزید تفصیل روایت نمبر 13756 کے تحت دیئے گئے حاشیے میں ملاحظہ فرمائیں۔

6... مسند امام احمد، مسند المدنیین، حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ، ۵/ ۵۰۵، حدیث: ۱۶۳۴۲

بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الثوب الواحد ملتحفا به، ۱/ ۱۴۲، حدیث: ۳۵۶

نماز، جہاد اور حج کی فضیلت:

﴿13820﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ”تین لوگ اللہ پاک کے حفظ و امان میں ہوتے ہیں: (۱)... اللہ کریم کی مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جانے والا (۲)... راہِ خدا میں جہاد کے لئے نکلنے والا اور (۳)... حج کے لئے نکلنے والا۔“[1]

صبح کے وقت سونا کیسا؟

﴿13821﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”صبح کا سونا کچھ رزق روکتا ہے۔“[2]

اسلام کے سُتُون:

﴿13822﴾... حضرت سیِّدُنا جریر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے[3]: (۱)... اس بات کی گواہی کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲)... نماز قائم کرنا (۳)... زکوۃ دینا (۴)... حج کرنا اور (۵)... رمضان کے روزے رکھنا۔“[4]

---

1 ... اخبار مکہ للفاکہی، ذکر المغفرۃ للحاج ولمن استغفر لہ الحاج، ۱/۵۲۷، حدیث: ۹۲۶

2 ... مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/۱۵۸، حدیث: ۵۳۰

الکامل لابن عدی، ۱/۵۳۲، رقم: ۱۵۴: اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروۃ

3 ... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 27** پر فرماتے ہیں: اسلام مثلِ خیمہ یا چھت کے ہے اور یہ پانچ ارکان اس کے پانچ سُتونوں کی طرح کہ جو کوئی ان میں سے ایک کا انکار کرے گا وہ اسلام سے خارج ہو گا اور اس کا اسلام مُنْہَدِم ہو جائے گا۔ خیال رہے کہ ان اعمال پر کمالِ ایمان موقوف ہے اور ان کے ماننے پر نفسِ ایمان موقوف، لہٰذا جو صحیح العقیدہ مسلمان کبھی کلمہ نہ پڑھے یا نماز روزہ کا پابند نہ ہو، وہ اگرچہ مومن تو ہے مگر کامل نہیں اور جو ان میں سے کسی کا انکار کرے وہ کافر ہے، لہٰذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں، نہ اعمال ایمان کے اجزاء ہیں۔

4 ... بخاری، کتاب الایمان، باب دعاؤکم ایمانکم، ۱/۱۴، حدیث: ۸، عن ابن عمر

مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث جریر بن عبد اللہ، ۷/۹۹، حدیث: ۱۹۲۲۶

فرضِ حج نہ کرنے کا وبال:

﴿13823﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جسے حج کرنے سے کوئی ظاہری ضرورت یا روکنے والی بیماری یا ظالم بادشاہ نہ روکے پھر وہ حج کئے بغیر مر جائے تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔"[1]

﴿13824﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "جو حج کی اِستِطاعت رکھنے کے باوجود حج کئے بغیر مر گیا تو اس کے خلاف قسم کھاؤ کہ وہ یہودی یا عیسائی ہو کر مرا۔"[2]

موت کو کثرت سے یاد کرو:

﴿13825﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو ہنس رہے تھے یا مذاق کر رہے تھے تو ارشاد فرمایا: "لذتوں کو ختم کرنے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کرو۔"[3]

اَنوکھی بخشش:

﴿13826﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کی موت پر اس کے قریب کے پڑوسیوں میں سے چار گھر والے اس بات کی گواہی دیں کہ انہوں تو اس سے بھلائی ہی دیکھی ہے تو **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے کہ "میں نے تمہاری بات یا گواہی کو قبول کر لیا اور اس کی ان خطاؤں کو بھی بخش دیا جنہیں تم نہیں جانتے۔"[4]

---

1 ...ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء من التغلیظ فی ترک الحج، ۲/۲۱۹، حدیث: ۸۱۲، نحوہ، عن علی
دارمی، کتاب المناسک، باب من مات ولم یحج، ۲/۴۵، حدیث: ۱۷۸۵

2 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الحج، فی الرجل یموت ولم یحج وھو موسر، ۴/۳۹۲، حدیث: ۱، نحوہ

3 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی ذکر الموت، ۴/۱۳۸، حدیث: ۲۳۱۴، عن ابی ھریرہ
مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/۳۵۲، حدیث: ۶۹۸۷

4 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۳۸۲، حدیث: ۱۳۵۴۱
مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۲۳۴، حدیث: ۳۴۱۸

﴿13827﴾…حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تسبیح مردوں کے لئے ہے اور تَصْفِیق (یعنی بائیں ہاتھ کی پشت پر داہنی ہتھیلی مارنا) عورتوں کے لئے۔"[1][2]

﴿13828﴾…اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تکبیر کہہ کر نماز شروع کرتے اور سلام کے ذریعے اختتام فرماتے۔[3]

موزوں پر مسح کی مدت:

﴿13829﴾…امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "(موزوں پر) مسح کی مدت مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہے[4]۔"[5]

﴿13830﴾…حضرت سَیِّدُنا ابو ہارون عبدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب حضرت سَیِّدُنا ابو سعید

---

1 …مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسبیح الرجل...الخ، ص۱۷۹، حدیث: ۹۵۳

2 …مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 134** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اگر نمازی کو کوئی ایسا حادثہ پیش آجائے جس سے اسے بولنا پڑے مثلاً اسے کوئی پکار رہا ہے یا کوئی بے خبری میں سامنے سے گزرنا چاہتا ہے تو مرد تو زور سے سُبْحٰنَ اللہ کہہ دے اور عورت بائیں ہاتھ کی پشت پر داہنی ہتھیلی مار دے تاکہ پکارنے والے اور گزرنے والے کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو جائے، اس سے معلوم ہوا کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے نامحرم نہ سنے افسوس ان عورتوں پر جو گا بجا کر اپنی آوازیں غیروں کو سنائیں۔ خیال رہے کہ اگر نمازی عورت کا محرم بھی اسے پکارے یا سامنے سے گزرنے لگے تب بھی عورت ہاتھ پر ہاتھ ہی مارے گی، کیونکہ اس کے لئے قانون ہی یہ ہو گیا۔

3 …مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ...الخ، ص۲۵۵، حدیث: ۴۹۸

مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب من نسی تکبیرۃ الاستفتاح، ۲/۴۹، حدیث: ۲۵۴۳

4 …مسافر بحالتِ سفر ایک بار موزے پہن کر مسلسل تین دن و رات مسح کر سکتا ہے اور مُقیم ایک دن و رات، یہ مُدّتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو اول سے آخر تک ایک حال پر رہیں، یعنی مثلاً پہنتے وقت بھی مقیم ہوں اور آخر تک مقیم رہیں۔ اگر پہنتے وقت تو مُقیم تھا مگر مُدّت ختم ہونے سے پہلے مُسافر ہو گیا تو اب مسافر کی مدت پوری کرے گا، یوں ہی مسافر اگر مقیم ہو جائے تو مقیم کی مدت پوری کرے، مسح کی مدت حدث کے وقت سے شروع ہو گی کہ نہ پہننے کے وقت سے نہ مسح کے وقت سے۔ شرعاً مسافر وہ ہے جو تین دن کی راہ کا سفر کرے اس سے کم سفر سے مسافر نہ ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۳۳۴)

5 …نسائی، کتاب الطہارۃ، التوقیت فی المسح...الخ، ص۲۹، حدیث: ۱۲۸، تقدما و تاخرا

خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس جاتے تو آپ فرماتے: تمہیں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وصیت مبارک ہو کہ (آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے ارشاد فرمایا:) "لوگ تمہارے تابع و فرماں بردار ہیں[1] اور عنقریب بہت سے لوگ مختلف علاقوں سے تمہارے پاس دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے آئیں گے، جب وہ آئیں تو انہیں بھلائی کی وصیت کرو۔"[2]

شرک کا ادنیٰ درجہ:

﴿13831﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "(میری اُمّت کا) شرک اندھیری رات میں چیونٹی کے چکنی چٹان پر رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے اور اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم ظلم کی کسی بات کو پسند کرو یا عدل و انصاف کی کسی بات سے نفرت کرو اور دین تو **اللہ** پاک کے لئے محبت اور **اللہ** پاک کے لئے نفرت کرنے ہی کا نام ہے۔ **اللہ** کریم ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم **اللہ** کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ **اللہ** تمہیں دوست رکھے گا۔"[3]

﴿13832﴾... حضرت سیِّدُنا ابو فراس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! ہم تمہیں اس وقت سے جانتے ہیں جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان موجود تھے اور اس وقت وحی کا نزول ہوتا تھا اور ہمیں **اللہ** پاک تمہارے متعلق نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے خبر دار فرما دیتا تھا۔ (وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے) اب ہمارے سامنے جس سے کوئی بھلائی کی بات

---

[1]... مشہور مُفَسِّر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 201** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس میں خطاب صحابہ (کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) خصوصاً ان کے عُلَما سے ہے یعنی تاقیامت مسلمان تمہارے اَخلاق، اَفعال اور اَقوال کی پیروی کریں گے کیونکہ تم نے بلاواسطہ مجھ سے فیض لیا ہے، شریعت میرے اَقوال ہیں طریقت میرے اَفعال حقیقت میرے اَحوال تم نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھے اور کانوں سے سنے۔

[2]... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب الوصاۃ بطلبۃ العلم، ۱/ ۱۶۲، حدیث: ۲۴۹

[3]... نوادر الاصول، الاصل السادس والسبعون والمائتان، الجزء الثانی، ص ۱۱۹۷، حدیث: ۱۳۹۲

ظاہر ہوئی تو ہم اس سے اچھا گمان رکھیں گے اور اس سے محبت کریں گے اور جس سے کوئی بُرائی صادر ہوئی تو ہم اسے بُرا سمجھیں گے اور اسے ناپسند کریں گے۔ البتہ تمہارے خفیہ معاملات تمہارے اور رب کے درمیان ہیں۔"[1]

غَیْرُاللہ کی قسم نہ کھاؤ:

﴿13833﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "نہ تو اپنے باپ کی قسم کھاؤ اور نہ ہی غَیْرُاللہ کی کیونکہ جس نے غَیْرُاللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔"[2]

شراب کے عادی کا انجام:

﴿13834﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "شراب پینے کا عادی اگر مر جائے تو اللہ پاک سے بت پرست کی طرح ملے گا[3]۔"[4]

﴿13835﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "شراب کا عادی جنت میں نہیں جائے گا۔"[5]

شَفاعت سے محروم:

﴿13836﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... مسند امام احمد، مسند عمر بن الخطاب، ۱/ ۹۴، حدیث: ۲۸٦

2 ... مسند امام احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ۲/ ۳۵۲، حدیث: ۵۳۷۵

3 ... یعنی بغیر توبہ کئے شرابی رہتا ہوا مرے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایسا ناراض ہو گا جیسا بُت پرست پر ناراض ہو گا قرآنِ کریم میں ربّ تعالیٰ نے شراب کو بتوں کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ارشاد فرمایا: اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ (پ۷، المائدۃ: ۹۰، ترجمۂ کنزالایمان: شراب اور جوا اور بت اور پانسے)۔ نیز شرابی نشے میں بت پرستی کرے تو کوئی تعجب نہیں کہ بے عقل سب کچھ کر لیتا ہے تو شراب بت پرستی کا ذریعہ بن سکتی ہے غرضکہ یہ وعید بہت ہے رب تعالیٰ کی پناہ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۳۷)

4 ... مسند بزار، مسند ابن عباس، ۱۱/ ۲۸۹، حدیث: ۵۰۸۵

5 ... ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب مدمن الخمر، ۴/ ۱۲، حدیث: ۳۳۷٦، عن ابی الدرداء

نسائی، کتاب الزکاۃ، المنان بما اعطی، ص ۴۲۱، حدیث: ۲۵۵۹

فرمایا: ”میری امت کے دو گروہ قَدَرِیَّہ اور مُرجیہ قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم رہیں گے۔“[1][2]

مخلص مومن ہونے کی علامت:

﴿13837﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اخلاص کے ساتھ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ کہا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ نیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ میں مُخْلِص ہونے کی علامت یہ ہے کہ یہ بندے کو **اللہ** پاک کی حرام کردہ چیزوں سے روک دے۔[3]

﴿13838﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خَندق کے دن میں نے **اللہ** کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس حال میں دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے آپ نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا کہ پیٹھ سیدھی رکھے۔[4]

عبادت اور پرہیزگاری میں مشہور تابعین کا ذکر

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبْدُ اللہ اصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے یہاں انہی بُزرگ پیشواؤں کے ذِکر پر اکتفا کیا ہے جو بے بہا علم اور عبادت و پرہیزگاری میں شہرت رکھنے کی وجہ سے گویا پوری زمین کے پہاڑ ہیں اور اگر ہم عبادت و پرہیزگاری میں ان بزرگوں کی راہ پر چلنے والے راویوں اور فقہائے

1 ...معجم اوسط، ۴/۲۳۱، حدیث: ۵۸۱۷، عن جابر

2 ... مشہور مُفَسِّر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 110** پر اسی مفہوم کی ایک حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: امت سے مراد یا تو اُمَّتِ دعوت ہے جس میں کافر بھی شامل ہیں یا اُمّتِ اِجابت یعنی کلمہ گو، جنہیں قومی، حیثیت سے مسلمان کہا جاتا ہے دیکھو مسلمانوں کے 72 ناری فرقے قومی مسلمان ہیں اور ایک فرقہ ناجیہ، قوماً بھی مسلمان اور مذہباً بھی، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ ان کافر گروہوں کو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے امت کیوں فرمایا۔ **مُرجِیہ** کہتے ہیں کہ جیسے کافر کو کوئی نیکی مفید (فائدہ مند) نہیں ایسے ہی مسلمان کو کوئی گناہ مضر (نقصان دہ) نہیں جو چاہے کرے، اس زمانے کے وِتّہ شاہی فقیر اور بعض روافض ان کی یادگار ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ وِتّہ شاہ کو مان لیا، یا محرم میں روپیٹ لئے، پھر جو چاہو کرو، **قدریہ** کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں، ہم اپنے اعمال کے خالق اور مختار ہیں۔

3 ...معجم کبیر، ۵/۱۹۷، حدیث: ۵۰۷۴

4 ...مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/۲۶۸، حدیث: ۲۰۰۰

کرام کا تذکرہ کرتے تو کتاب طویل ہو جاتی۔ اب ہم ان مشہور عبادت گزاروں کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے وقت اور لمحوں سے اپنے حصہ کو غنیمت جانا اور وہ ایسے عبادت گزار کہ دوسروں کا اُن کی عبادات میں کوئی حصہ نہیں اور نہ کوئی ایسی عبادتیں بجالا سکے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو سُلَیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

ان بزرگوں میں سے ایک حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان عبدُالرحمٰن بن احمد بن عطیہ دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں، آپ دمشق کے کسی دیہات میں رہتے تھے، آپ اپنے احوال کی جانچ پڑتال کرتے تاکہ قیامت کی ہولناکیوں سے عبرت پکڑیں اور آپ مسلسل محنت و کوشش کرکے گناہوں کے امراض سے پاک ہوگئے۔

میں جہنمیوں کو بتادوں گا:

﴿13839﴾... ہارون بن ملوک مصری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ تم رات میں چپکے سے حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو سنو، انہیں یوں کہتے ہوئے سنو گے: اے میرے رب! اگر تو میری تنہائی پر پکڑ فرمائے گا تو میں تیری یکتائی کا سہارا پکڑوں گا، اگر تو نے گناہوں پر میری پکڑی فرمائی تو میں تیرے کرم کا سہارا لوں گا اور اگر تو نے مجھے دوزخیوں میں شامل کیا تو میں جہنمیوں کو بتادوں گا کہ میں تجھ ہی سے محبت کرتا ہوں۔

عزت و سلامتی کس کے لیے؟

﴿13840﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا صالح بن عبدُالجلیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: زندگی کی لذیذ چیزوں سے خود کو بچا کر دنیا و آخرت میں اطاعتِ الٰہی کرنے والے چلے گئے۔ قیامت کے دن **اللہ** کریم ان سے فرمائے گا: تم میری مخلوق کے بجائے مجھ سے راضی رہے اور دنیا میں اپنی خواہشات پر مجھے ترجیح دی لہٰذا آج میرے پاس ان نعمتوں سے لطف اٹھاؤ، آج میرے پاس تمہارے لیے سلامتی اور عزت ہے پس میرے ساتھ خوش رہو اور میرے قرب میں عیش و مزے کرو، مجھے اپنی عزت و جلال

کی قسم! میں نے جنتیں تمہارے لیے ہی بنائی ہیں۔

کریم رب کی عظیم رحمت:

﴿13841﴾... قاسم بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ اللہ کریم فرماتا ہے: میں جانتا ہوں برداشت کرنے والے میرے لیے جو کچھ برداشت کرتے ہیں اور میری رضا کے طالب جس قدر مشقتیں اٹھاتے ہیں، تو کیسا لگے گا جب وہ میرے جوارِ رحمت میں حاضر ہوں گے اور ہمیشہ کے باغات میں موجیں کریں گے، اپنے اعمال خالص کرنے والوں کو قریبی محبوب (باری تعالیٰ) کی طرف سے نگاہِ رحمت کی خوشخبری ہے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں ان کا عمل ضائع کر دوں گا؟ حالانکہ میں خود سے منہ موڑنے والوں پر بھی کرم کرنے والا ہوں۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو میری طرف بڑھے میں اس پر فضل و کرم نہ کروں، میں کسی پر اتنا غضبناک نہیں ہوتا جتنا اس پر ہوتا ہوں جو گناہ کرے پھر اس گناہ کو میرے عفو و کرم کے مقابل بڑا جانے، اگر میں کسی کو عذاب دینے میں جلدی کرتا اور جلد بازی میری شان ہوتی تو اپنی رحمت سے مایوس ہو جانے والوں کی جلد پکڑ کر لیتا، میں دَیَّان یعنی ایسا فیصلہ کرنے والا ہوں جس کی نافرمانی کرنا حلال نہیں اور میری اطاعت کرنا میری رحمت اور فضل سے ہی ممکن ہے، میں اپنے انہی بندوں کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہوں جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں اور میں بدلے میں انہیں اس شے سے امن عطا فرماتا ہوں جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ اس وقت کیسا لگے گا جب میں محلات کو بلند کروں گا تو میرے بندے دیکھ کر حیران رہ جائیں گے اور پوچھیں گے: اے ہمارے رب! یہ محلات کن لوگوں کے لیے ہیں؟ تو میں جواب دوں گا: یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جنہوں نے گناہ تو کیے لیکن ان گناہوں کو میرے عفو و درگزر سے بڑا نہ سمجھا، سن لو! میں تعریف کا پورا پورا بدلہ دینے والا ہوں لہٰذا میری تعریف کرو۔[1]

رضائے الٰہی کی خاطر خواہشات کو ترک کرنا:

﴿13842﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جس نے اپنے دن میں نیکی کی تو وہ اسے رات میں بھی کفایت کرے گی اور جس نے

[1] موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب حسن الظن باللہ، ۱/ ۷۹، رقم: ۸۹، مختصرا

اپنی رات میں نیکی کی تو وہ اسے دن میں بھی کفایت کرے گی اور جو خواہشات کو چھوڑنے میں سچا ہو تو اس کی مشقت سے اسے کفایت کی جائے گی اور **اللہ** کریم کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی دل کو ایسی خواہش کے سبب عذاب دے جو اس کی خاطر چھوڑ دی گئی۔

﴿13843﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: خواہشات کے ہوتے ہوئے کوئی شخص کسی درجے سے مُتَّصِف نہیں ہو سکتا جب تک وہ انہیں چھوڑ نہ دے یا وہ اس کے لیے جائز نہ ہو جائیں۔

﴿13844﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ارشاد فرماتے سنا: جب بندہ دنیا سے بے رغبتی کی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے تو وہ اسے توکُّل کی جانب نکال دیتی ہے۔

اہلِ معرفت کے کام الگ ہوتے ہیں:

﴿13845﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اہلِ معرفت کی دعا لوگوں کی دعا سے جدا ہوتی ہے، اہلِ معرفت کی کوشش لوگوں کی کوشش سے الگ ہوتی ہے۔

﴿13846﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اہلِ معرفت کا آخرت کا ارادہ لوگوں کے ارادے سے الگ ہوتا ہے اور ان کی دعا لوگوں کی دعا سے الگ ہوتی ہے۔

زبردست قوتِ ایمانی:

﴿13847﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اگر تمام لوگ حق میں شک کریں تو میں اکیلا کبھی حق میں شک نہیں کروں گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دل اس معاملے میں ایسا ہی تھا جیسا بعض لوگوں کے مرتد ہونے کے وقت امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تھا۔

﴿13848﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہر وہ دل جس میں شک ہو وہ کمینہ ہے۔

﴿13849﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم حورانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبت رکھتے اور کبھی ان کے ہاں رات بھی بسر کیا کرتے تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: عبادت گزاروں کا کوئی ایسا درجہ نہیں جس میں قرار اور ٹھہراؤ نہ ہو سوائے اس بابرکت توکل کے، میں تو یہی جانتا ہوں کہ یہ توکل ہوا کے چلنے کی طرح ہے جو ٹھہرتی نہیں۔

﴿13850﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر ہمیں **اللہ** کریم پر (خواص والا) توکل ہوتا تو ہم چوروں کے خوف سے دیواریں اور گھر کے دروازے کا تالا نہ بناتے۔

اللہ پاک سے قریب کرنے والا عمل:

﴿13851﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال کیا کہ کون سا عمل بندے کو سب سے زیادہ **اللہ** پاک کے قریب کرتا ہے؟ یہ سُن کر آپ رونے لگے اور فرمایا: کیا تم جیسا شخص بھی ایسا سوال کر سکتا ہے؟ سنو! بندے کو **اللہ** پاک سے قریب کرنے والا سب سے افضل عمل یہ ہے کہ **اللہ** پاک تیرے دل میں اپنے سوا دنیا و آخرت میں سے کسی کی چاہت نہ دیکھے۔

توکل کے عظیمُ الشان فائدے:

﴿13852﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جو شخص رزق کے معاملے میں **اللہ** پاک پر بھروسا کرتا ہے تو اس کے حسنِ اخلاق میں اضافہ ہو جاتا، اس میں بردباری پیدا ہو جاتی، خرچ کرنے میں اُس کا دل سخی ہو جاتا اور اسے نماز میں وسوسے کم آتے ہیں۔

﴿13853﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: دل کا مرتبہ جتنا زیادہ بلند ہوتا ہے اسے سزا بھی اتنی ہی جلدی ملتی ہے۔

سزا طویل ہو جاتی ہے:

﴿13854﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو فرماتے سنا: اگر بندہ خواہش پوری کرنے کے بعد نادم ہوتا ہے تو اس سے سزا اٹھالی جاتی ہے اور اگر اس پر رشک کرتا ہے اور دل میں اسے دوبارہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کی سزا طویل ہو جاتی ہے۔

﴿13855﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: جب بندہ اپنے ربِّ کریم سے حیا کرتا ہے تو وہ بھلائی کو مکمل کر لیتا ہے۔

وَسوسے آباد دل میں آتے ہیں:

﴿13856﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو فرماتے سنا: وسوسے ہر اس دل میں آتے ہیں جو آباد ہو، کبھی تم نے دیکھا ہے کہ چور نے کسی ویرانے میں نَقب لگائی ہو؟ وہ تو وہاں کسی بھی دروازے سے داخل ہو سکتا ہے، چور تو اس گھر کی طرف جاتا ہے جہاں مال جمع ہو اور اسے تالا لگایا گیا ہو، وہ وہاں نقب لگاتا ہے تاکہ مال نکال سکے۔

زمانۂ کفر کے گناہ:

﴿13857﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو فرماتے سنا: کبھی **اللہ** پاک اپنی اطاعت کرنے سے پہلے ہی جنت میں جگہ عطا فرما دیتا ہے اور کبھی نافرمانی کرنے سے پہلے ہی جہنّم میں داخل فرما دیتا ہے، حضرت سیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ (اسلام سے قبل) بتوں کی طرف کھانا لے کر جاتے تھے حالانکہ **اللہ** کریم ان سے محبت فرماتا ہے اور **اللہ** پاک کے ہاں اُن کے اس عمل نے انہیں لحہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچایا۔

﴿13858﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو فرماتے سنا: تو روٹی کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دے اور اسے کھانے کی خواہش بھی رکھتا ہو تو اب کھالینا بہتر ہے۔ نیز آپ نے مجھ سے فرمایا: تھوڑی بھوک، تھوڑی شب بیداری اور تھوڑی سی ٹھنڈ بھی تجھ سے

دنیا کو دور کر دے گی۔

دنیا سے بے رَغبتی کی پہلی سیڑھی:

﴿13859﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: قَناعت رضا کی اور تقویٰ دنیا سے بے رغبتی کی پہلی سیڑھی ہے۔

یہ مَلامت کا دَور نہیں:

﴿13860﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ہمارے زمانے میں کسی شخص کو بھی ملامت نہ کرنا، اگر تم نے کسی کو ملامت کی تو وہ اس سے بھی زیادہ بُرے طریقے سے تم سے پیش آئے گا جو تم نے اسے ملامت کرنے کے لیے اختیار کیا، بس پہلے حکم کے ساتھ ہی اسے چھوڑ دو یہی اس کے لیے بہتر ہے۔

راوی فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا تو معاملے کو ویسا ہی پایا جیسا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا۔

زُہد کی تعریف:

﴿13861﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: زُہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کی تعریف کے بارے میں ہمارا اعراق والوں کے ساتھ اِختلاف ہے، ان میں سے کسی کا کہنا ہے کہ لوگوں کے ساتھ ملاقات کو ترک کر دینے کا نام زہد ہے۔ کوئی کہتا ہے: خواہشات کو چھوڑ دینے کا نام زہد ہے۔ کسی کا کہنا ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے کو چھوڑ دینا زہد ہے۔ ان سب کی تعریفات ایک دوسرے کے قریب قریب ہی ہیں جبکہ میرے نزدیک زہد کی تعریف یہ ہے کہ ہر اس شے کو چھوڑ دینا جو **اللہ** کریم سے غافل کر دے۔

﴿13862﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: رِضا کی کوئی حد نہیں، وَرَع کی کوئی حد نہیں، زہد کی کوئی حد نہیں اور میں تو بس ہر شے کے ایک کنارے کو ہی جانتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات آپ کے بیٹے حضرت سیِّدُنا سلیمان رَحْمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: جس نے ہر شے میں رِضا کو اختیار کیا وہ رِضا کی حد کو پہنچ گیا، جس نے ہر شے میں پرہیزگاری اپنائی وہ پرہیزگاری کی حد کو پہنچ گیا اور جس نے ہر شے میں زُہد کو اختیار کیا وہ زہد کی حد کو پہنچ گیا۔

ایک ہی بات اچھی بھی اور بُری بھی:

﴿13863﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ذکر کیا کہ اِبنِ داوٗد نے یہ بات کہی ہے: کاش! رات اس سے زیادہ لمبی ہوتی جتنی وہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ان کی بات اچھی بھی ہے اور بُری بھی، اچھی یوں کہ **اللہ** کریم کی عبادت کے لیے رات کے لمبا ہونے کی تمنا کی ہے اور بُری اس وجہ سے کہ جس چیز کو **اللہ** پاک نے چھوٹا کیا اس کے طویل ہونے کی تمنا کی ہے، اگر اُن سے ایک رات نکل جائے تو آنے والی رات میں اُن کے لیے عوض موجود ہے۔

﴿13864﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: عقل مند اپنے ساتھ بُرائی کرنے والے کو ملامت کیوں نہیں کرتا؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس لیے کہ وہ جانتا ہے **اللہ** کریم نے اُسے اس میں مُبتلا کیا ہے۔

جماعتِ فجر چھوٹنے کی وجہ:

﴿13865﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: گزشتہ رات میں وِتر نہیں پڑھ سکا، فجر کی سنتیں بھی رہ گئیں اور فرض بھی جماعت کے ساتھ ادا نہ کر سکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ تمہارے کسی کرتوت اور کسی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کی وجہ سے ہوا اور **اللہ** کریم کسی بندے پر ظلم نہیں کرتا۔

﴿13866﴾... حضرت سَیِّدُنا موسیٰ بن عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: دنیا اپنے سے بھاگنے والے کا پیچھا کرتی ہے، اگر اسے پالے تو زخمی کر دیتی ہے اور اگر دنیا کا طالب اسے حاصل کرلے تو دنیا اسے قتل کر دیتی ہے۔

دنیا میں غم پر افسوس:

﴿13867﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان

دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: دنیا میں غم ہونے پر افسوس ہے۔

﴿13868﴾... قاسم بن عثمان جوعی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے قاسم! اللہ پاک اگر تیرا کوئی نام رکھے تو اُس کے تقاضا پر چلنا ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔

دنیا و آخرت کی چابی اور ہر بھلائی کی اصل:

﴿13869﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: آخرت کی چابی بھوک ہے اور دنیا کی چابی پیٹ بھرنا اور دنیا و آخرت میں ہر بھلائی کی اصل خوفِ خدا ہے۔

ایک ہاتھ بھر دیا گیا اور دوسرا خالی رہا:

﴿13870﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں ایک سرد رات میں نماز پڑھنے کی جگہ میں تھا کہ سردی نے مجھے پریشان کر دیا، میں نے سردی کی وجہ سے ایک ہاتھ چھپا لیا اور دوسرا دعا کے لیے پھیلا دیا، مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا تو غیب سے کسی پکارنے والے نے پکارا: اے ابو سلیمان! ہم نے اس پھیلے ہوئے ہاتھ کو بھر دیا اور اگر دوسرا بھی پھیلا ہوتا تو اُسے بھی ضرور بھر دیتے۔ چنانچہ، میں نے قسم اٹھالی کہ اب چاہے سردی ہو یا گرمی ہمیشہ دونوں ہاتھ پھیلا کر ہی دعا مانگوں گا۔

حور نے نیند سے جگا دیا:

﴿13871﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے احمد! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں میرے مرنے تک وہ کسی کو بھی مت بتانا، ایک رات میں اپنا وظیفہ پورا کیے بغیر ہی سو گیا تو اچانک ایک حور نے مجھے بیدار کیا اور بولی: اے ابو سلیمان! آپ سو رہے ہیں جبکہ مجھے آپ کے لیے پانچ سو سال سے چھپا کر پالا جا رہا ہے۔

شیطان مومن کو خوش نہیں دیکھ سکتا:

﴿13872﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان

دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے وَسواس (یعنی شیطان) کے تنگ کرنے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: اے ابو حسن! میں دیکھ رہا ہوں کہ اُس نے تجھے غمگین کر رکھا ہے، اگر تم اس سے چھٹکارا پانے کے خواہش مند ہو تو جس وقت اسے محسوس کرو اسی وقت خوش ہو جاؤ کیونکہ جب تم خوش ہو گے تو وہ تم سے دور ہو جائے گا اس لیے کہ مومن کی خوشی سے بڑھ کر شیطان کو کوئی چیز ناپسند نہیں اور اگر تم غم میں رہو گے تو یہ تمہیں اور زیادہ غمگین کرے گا۔

﴿13873﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: وسوسوں اور بُرے خیالات کی کثرت کا سامنا ہر کمزور شخص کو ہوتا ہے، پھر جب وہ مُخْلِص ہو جاتا ہے تو یہ خیالات اور کثیر وسوسے اُس سے دور ہو جاتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: مجھے کبھی سالوں ہو جاتے ہیں عبادت کرتے ہوئے مگر بُرا خیال نہیں آتا۔

یقین کو کمزور کرنے والے:

﴿13874﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بیوی بچے بندے کے یقین کو کمزور کر دیتے ہیں کیونکہ بندہ جب اکیلا ہو اور اسے بھوک لگے تو وہ قناعت کر لیتا ہے اور اگر اس کے بیوی بچے ہوں تو وہ ان کے لیے رِزْق کی طلب میں لگ جاتا ہے اور جب طالب بھوکا ہو تو اس کا یقین کمزور ہو جاتا ہے۔

آخرت عزت والی اور دنیا کمینی ہے:

﴿13875﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جب دنیا دل میں آتی ہے تو آخرت دل سے چلی جاتی ہے اور جب دنیا دل میں ہوتی ہے تو آخرت اُس کے ساتھ مزاحمت کے لیے دل میں نہیں آتی کیونکہ دنیا کمینی اور آخرت عزت والی ہے۔

﴿13876﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اسلاف میں سے کوئی ساڑھے تین درہم کا جبہ پہنتا تھا جبکہ اُن کے دل کی خواہش پانچ درہم والے جبے کی ہوتی تھی تو کیا بندہ حیا نہیں کرتا کہ لباس کے بارے میں اُس کی خواہش حد سے بڑھ جائے۔ آپ نے مزید فرمایا: اگر بندے کے دل میں کسی بھی قسم کی خواہش باقی نہ رہے تو اس کے لیے روا ہے

کہ وہ جُبّہ پہنے اور زاہدین کا راستہ اپنالے کیونکہ جُبّہ زُہد کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور اگر بندہ لوگوں کے درمیان رہنے کے سبب اپنا زہد دو سفید کپڑوں سے چھپالے تو یہ زیادہ سلامتی والا طریقہ ہے۔

عقلیں پردے میں رہتی ہیں:

﴿13877﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا کہ میں حضرت سیِّدُنا ابو اَشْہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ عَبّادان میں ایک جنازے میں شریک ہوا تو انہیں فرماتے سنا کہ اللہ کریم نے حضرت سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے داود! خواہشات کے مطابق کھانے سے بچتے رہیے اور اپنے اصحاب کو بھی اس سے ڈراتے رہیے بے شک جن کے دل دنیاوی خواہشات میں لگے رہتے ہیں ان کی عقلیں مجھ سے پردے میں رہتی ہیں۔[1] حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات ایک رُقعے میں لکھی اور روانہ ہو گیا، میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں تھی۔

﴿13878﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عبدُ الرحمٰن بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا صالح بن عبدُ الجلیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اہلِ نظر دنیا کے بادشاہوں کو تعظیم اور رشک کی نظر سے نہیں دیکھتے۔

ستارے یا سورج کی طرح ہو جاؤ:

﴿13879﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے احمد! ستارہ بن جا، اگر ستارہ نہیں بن سکتا تو چاند بن جا اور اگر چاند بھی نہیں بن سکتا تو سورج بن جا۔ میں نے کہا: اے ابو سلیمان! چاند ستارے سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور سورج چاند سے بھی زیادہ روشن ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے احمد! ستارے کی مثل ہو جا کہ وہ رات کی ابتدا میں طلوع ہو کر صبح فجر تک رہتا ہے تو بھی رات کی ابتدا سے آخر تک قیام کر اور اگر تجھے رات کے قیام کی طاقت نہ ہو تو سورج کی مثل ہو جا کہ وہ دن کی ابتدا سے آخر تک طلوع رہتا ہے، پس اگر تو رات کا قیام نہیں کر سکتا تو دن میں اللہ کریم کی نافرمانی مت کر۔

﴿13880﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان

[1] ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الجوع، ۴/ ۱۰۵، رقم: ۱۵۸، بدون عقولھا

دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اگر تمہاری کوئی نفلی عبادت رہ جائے تو اُسے دوسرے وقت میں ضرور کرلو کہ یوں اُسے دوبارہ ترک نہیں کروگے۔

دنیا سے دوری کا ایک طریقہ:

﴿13881﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں کبھی خود کو آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان محسوس کرتا ہوں اور کبھی محسوس کرتا ہوں کہ آگ کی تہہ میں پہنچ گیا ہوں تو جس کی حالت ایسی ہو اس کے لیے دنیا کیسے خوشی کا باعث ہو سکتی ہے۔

﴿13882﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بارگاہِ الٰہی میں وہ بے وقعت ہوئے تو انہوں نے اُس کی نافرمانی کی اور اگر وہ اُس کے ہاں عزت والے ہوتے تو ضرور وہ انہیں نافرمانیوں سے روک دیتا۔

پہنچا ہوا کبھی نہیں لوٹتا:

﴿13883﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جب بندہ **اللہ** پاک تک پہنچ جاتا ہے تو پھر کبھی بھی واپس نہیں لوٹتا اور جو واپس لوٹتا ہے وہ راستے سے ہی لوٹ آتا ہے۔

﴿13884﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو محمود بن خالد سے فرماتے سنا: تھوڑی سی دنیا سے بھی بچو کیونکہ وہ بڑی دنیا کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

لوگوں سے لاتعلقی:

﴿13885﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے کہتا ہے کہ تیرے اور میرے درمیان پُل صراط فیصلہ کرے گا تو ایسا کہنے والا پل صراط کے متعلق جانتا نہیں، اگر وہ اِسے جانتا ہوتا تو یہی پسند کرتا کہ نہ تو اس کا

کسی سے تعلق ہو اور نہ ہی کسی کا اس سے۔

سیِّدُنا اُویس قرنی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا عشقِ رسول:

﴿13886﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرت سیِّدُنا اویس قرنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حج کیا اور مدینہ شریف میں داخل ہو گئے۔ جب مسجد نبوی کے دروازے پر پہنچے تو انہیں بتایا گیا کہ یہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور ہے تو آپ پر غشی طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا تو فرمایا: مجھے یہاں سے لے چلو کہ میں وہاں نہیں رہ پاؤں گا جہاں روضۂ رسول ہے (کیونکہ میں یہاں کے آداب کا خیال نہ رکھ سکوں گا)۔

اللہ کریم کے دو خزانچی:

﴿13887﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفّان اور حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مالدار تھے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خاموش ہو جا، حضرت سیِّدُنا عثمان اور حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا زمین میں اللہ پاک کے خزانچیوں میں سے دو خزانچی ہیں اور وہ دونوں مال کو بھلائی کے کاموں میں خرچ کرتے تھے۔ آپ نے مزید فرمایا: حضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اپنے ربِّ کریم کی دل سے اطاعت کرنے والے تھے۔

﴿13888﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بعض اوقات میں ایک ہی آیت پر پانچ راتوں تک رکا رہتا ہوں اور اگر میں اس آیت میں غور و فکر کرنا ترک نہ کروں تو اس کو کبھی نہ چھوڑوں اور کبھی تو قرآن پاک کی ایسی آیت آتی ہے کہ ہوش اڑ جائیں مگر پاک ہے وہ ذات جو بندوں کو ان کی عقل پھر سے لوٹا دیتی ہے۔

﴿13889﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اللہ پاک سے راضی رہنا اور مخلوق پر رحم کرنا مُرسلین کا درجہ ہے۔

تعجب کس پر ہو؟

﴿13890﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اس شخص پر تعجب نہیں جو عبادت کی لذت نہیں پاتا، تعجب تو اس پر ہے جس نے عبادت کی لذت پائی پھر عبادت چھوڑ دی، وہ کیسے اِس سے رُک گیا؟

﴿13891﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جس نے دنیا کو جان لیا اُس نے آخرت کو پہچان لیا اور جو دنیا کو نہیں پہچانتا وہ آخرت کو بھی نہیں پہچانتا۔ راوی نے فرمایا: اس سے مراد زُہد یعنی دنیا سے بے رغبتی ہے۔

﴿13892﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا حدیث پاک میں یہ نہیں آیا کہ ”مومن **اللہ** پاک کے نور سے دیکھتا ہے؟“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تونے سچ کہا لیکن **اللہ** پاک کے نور سے دیکھنے والا ہے کہاں؟

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا: فلاں، فلاں شخص کی میرے دل میں کوئی خاص وقعت نہیں۔ آپ نے فرمایا: اور میرے دل میں بھی نہیں، مگر کہیں ایسا تو نہیں میرا اور تمہارا دل ایسا ہو گیا ہو کہ اُس سے خیر نکل گئی اور ہم نیک لوگوں سے محبت نہ کر رہے ہوں۔

پانی کا پیالہ بھی سامان دنیا ہے:

﴿13893﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام کے پاس ایک پیالہ تھا جس سے وہ پانی پیتے اور وضو کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے ہاتھ سے پانی پی رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اِسے دیکھو کہ ہاتھ کو پیالہ بنالیا، یہ کہہ کر آپ نے پیالہ پھینک دیا اور فرمایا: یہ بھی اُسی دنیاوی سامان میں سے ہے جسے میں نے چھوڑ دیا۔

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: آپ رات ہمارے پاس گزاریئے۔ آپ نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ تم مجھے دن میں عبادت سے روک دیتے ہو اور اب چاہتے ہو کہ تم مجھے رات میں بھی روک دو۔

عُمریں کم مگر فائدہ زیادہ:

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: مجھے بنی اسرائیل پر رشک آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا ناس ہو! کس بات پر رشک کرتے ہو؟ میں نے کہا: ان کی عمریں آٹھ آٹھ سو سال اور چار چار سو سال تک کی ہوتی تھیں حتّٰی کہ وہ پرانی بوسیدہ کمان اور اس کی تانت کی طرح کُبڑے اور کمزور ہو جاتے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں تو سمجھا تھا کہ تم کوئی بہت بڑی وجہ بتاؤ گے، بخدا! **اللہ** پاک ہمارے بارے میں یہ نہیں چاہتا کہ ہماری کھالیں ہماری ہڈیوں پر خشک ہو جائیں، وہ تو ہم سے صرف صِدْقِ نیت چاہتا ہے جو اس کے ہاں مقبول ہے، اگر بندہ صرف دس دن سچی نیت سے عبادت کر لے تو وہاں پہنچ جائے جہاں بنی اسرائیل عمر بھر میں پہنچے۔

اَسلاف کا اَندازِ مُلاقات:

﴿13894﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: سلف صالحین جب عبادت میں مشغول ہو جاتے تو پھر کسی سے ملاقات کی خواہش نہ رکھتے تھے اور جدا ہونے کے بعد جب دوبارہ ملتے تو عاجزی وانکساری کے ساتھ ملتے۔

راوی مزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے کبھی بھی ان معاملات دین میں شک نہیں کیا تو تم بھی ہر گز شک مت کرنا، بے شک تمہارا راتوں کو (فضولیات کے لیے) جمع ہونا بدعت ہے۔

﴿13895﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے اُن کی لَغْزِش دیگر اعمال کے مقابلے میں زیادہ نفع بخش ثابت ہوئی کہ آپ ہمیشہ اِس معاملے میں خوف زدہ رہے یہاں تک کہ اپنے رب کریم سے جا ملے۔

عقل مند عمل پر نہیں اِتراتا:

﴿13896﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: عقل مند شخص اپنے عمل پر کیسے اترا سکتا ہے، وہ تو عمل کو **اللہ** پاک کی نعمت شمار کرتا ہے، اسے چاہئے کہ وہ شکر ادا کرے اور عاجزی وانکساری کرے اور اپنے عمل پر اترانا تو بدعقیدہ قدریوں کا کام ہے جو گمان کرتے ہیں کہ وہ اپنے اعمال کے خود خالق ہیں مگر جس کا عقیدہ ہو کہ اُس سے عمل کروایا جاتا ہے تو وہ کس شے پر اتراتا ہے؟

﴿13897﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: مجھے امید ہے کہ میں وہ ہوں جسے رِضا سے حصہ دیا گیا ہے، اگر مجھے جہنم میں بھی ڈال دیا گیا تو ضرور میں اس پر بھی راضی رہوں گا۔

لبیک کہنے سے پہلے بے ہوش ہو گئے:

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا کہ انہوں نے حج کے لیے تلبیہ کہنے کا ارادہ کیا تو بے ہوش ہو گئے جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمایا: اے احمد! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حرم سے باہر رہنے والے ایک شخص نے جب حج کیا اور کہا: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ یعنی میں حاضر ہوں اے **اللہ**! میں حاضر ہوں۔ تو ربِ کریم نے اس سے فرمایا: لَا لَبَّیْکَ وَلَا سَعْدَیْکَ حَتّٰی تَرُدَّ مَافِیْ یَدَیْکَ یعنی نہ تیری حاضری قبول اور نہ ہی تیرے لیے بھلائی ہے یہاں تک کہ تو اپنے قبضے میں موجود مالِ حرام واپس نہ لوٹا دے۔ تو مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھ سے بھی ایسا نہ کہہ دیا جائے۔ پھر آپ نے تلبیہ کہا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے سنا: اہلِ وَرَع کی جمع پونجی سے حج ہو پاتا ہے نہ قرض اترتا ہے اور نہ ہی قرآنِ پاک خریدا جاسکتا ہے اور بچا کُچا وارثوں کو دے دیا جاتا ہے۔

کبھی کچھ نہ کھاتا:

﴿13898﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان

دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے کئی بار ایک شخص کو کہتے سنا کہ بھوک کی وجہ سے میرا دل مجھے کھائے جا رہا ہے اور اگر مجھے فرائض کی ادائیگی میں کمزور ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا تو کبھی کچھ نہ کھاتا۔

﴿13899﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: وہ شخص دنیا کیسے چھوڑے گا جسے تم لوگ درہم و دینار کو ترک کرنے کا کہتے ہو اور پھر جب وہ درہم و دینار پھینک دے تو تم لوگ ہی انہیں اٹھا لو گے۔

﴿13900﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اگر اہلِ معرفت کے لیے صرف یہی ایک آیت ہوتی تو ان کے لیے کافی ہوتی:

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌۙ(۲۲) اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌۚ(۲۳) (پ۲۹، القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: کچھ منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

اہلِ معرفت کی طلب:

﴿13901﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اہلِ معرفت کس چیز کی چاہت رکھتے ہیں؟ خدا کی قسم! اہلِ معرفت تو وہی چاہتے ہیں جس (یعنی دیدارِ الٰہی) کا حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے سوال کیا تھا۔

﴿13902﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بیوی بچوں اور مال میں سے جو چیز بھی تجھے **اللہ** کریم سے غافل کر دے وہ تیرے لیے نحوست ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات مروان بن محمد کو بتائی تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سچ کہا۔

راوی مزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جو اولاد چاہتا ہے بے وقوف ہے، نہ دنیا کا فائدہ نہ آخرت کا یوں کہ جب وہ کھانے، سونے یا جماع کرنے کا ارادہ کرے گا تو اولاد اسے پریشان کرے گی اور جب عبادت کا ارادہ کرے گا تو اولاد اسے غافل کرے گی۔

حسب ضرورت دنیا حاصل کرو:

﴿13903﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی: بیٹا! دنیا میں ایسے نہ پڑ جانا کہ یہ تمہاری آخرت کو نقصان پہنچائے اور اسے بالکل بھی چھوڑ مت دینا کہ لوگوں پر بوجھ بن جاؤ۔

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ہمارے نزدیک عبادت یہ نہیں کہ تم ایک جگہ بیٹھے رہو اور کوئی اور تمہارے کھانے کا انتظام کرے بلکہ پہلے تم دو روٹیاں جمع کرو پھر عبادت کرو۔ نیز آپ نے فرمایا: اس دل میں کوئی بھلائی نہیں جو امید لگا کر بیٹھا رہے کہ کوئی انسان آکر دروازہ بجائے اور اسے کچھ دے جائے۔

توبہ کی امید پر زندگی:

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جب مجھے کوئی خطا یاد آجاتی ہے تو میں مرنا نہیں چاہتا، دل میں کہتا ہوں: زندہ رہ کر شاید توبہ کرلوں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ بھی فرمایا: تمہارا جس چیز کو دل کرتا ہے کھالیتے ہو تو پھر فاسق لوگ تم سے کس چیز میں زیادہ ہیں؟

علم وحکمت کے 12 مدنی پھول

﴿13904﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا کسی شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ یوں دعا کرے: اے **اللہ**! مجھے صِدِّیق بنا دے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ اپنے اندر صدیقین کی صفات میں سے کچھ پاتا ہے تو دعا کرسکتا ہے ورنہ حد سے نہ بڑھے کیونکہ بعض دعائیں حد سے بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔

(1)... آپ نے فرمایا: میں نے خیر و بھلائی والا ایک ہی صوفی دیکھا ہے اور وہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مرزوق

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہیں اور مجھے ان صوفیوں پر بڑا رحم آتا ہے۔

(2)... صبح نامی شخص نے حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے سامنے کہا: زاہدین کے لیے خوشخبری ہے۔ تو آپ نے فرمایا: عارفین کے لیے خوشخبری ہے۔

(3)... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ جو شخص عبادت کرتا ہو پھر چھوڑ دے اور پھر دوبارہ شروع کر دے تو اُس کے متعلق حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: وہ کبھی عبادت کی انتہا کو نہ پہنچ سکے گا کیونکہ ابتدا میں جب اُس نے عبادت شروع کی تھی تو اس کے ساتھ "خوف" کا ہتھیار بھی تھا، پھر جب چھوڑنے کے بعد دوبارہ عبادت کی طرف آتا ہے تو وہ ہتھیار اُس کے ساتھ نہیں ہوتا لہٰذا وہ عبادت کی انتہا کو نہیں پہنچ پاتا۔

(4)... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کہا: خواہشات کو پورا کرنے کے باوجود کوئی شخص عبادت کی حلاوت بھی پالیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں تو کسی لحاظ سے بھی کوئی ایسا شخص نہیں جانتا، باقی **اللہ** پاک اپنی مخلوق کے بارے میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(5)... حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: ہر وہ شے جو اپنے بھائی کی خوشی کے لیے کھائی جائے تو اُس کا کھانا بندے کو ضرر نہیں دے گا کہ **اللہ** پاک کی رضا کے لیے کام کرنے والا نقصان نہیں اٹھاتا، نقصان تو وہ شے دیتی ہے جسے وہ نفسانی خواہش کے سبب کھائے گا۔

(6)... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کہا: بسا اوقات دل پر ایسا وقت آتا ہے کہ وہ خوش نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا: میں یہی جانتا ہوں کہ فکر کی تیزی کے سبب اِبنِ آدم کے دل پر کچھ ویرانی چھا جاتی ہے۔ پھر فرمایا: بندے کے لیے خوف ضروری ہے۔

(7)... حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اگر تم سے ہو سکے کہ تم کسی چیز کو نہ پہچانو اور نہ ہی تمہاری طرف کچھ بڑھایا جائے تو تم ایسا ہی کرو۔

(8)... حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے درج ذیل آیت طیبہ:

يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ (پ۲۵، الشوریٰ: ۴۵) ترجمۂ کنزالایمان: چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: وہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

(9)... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: میں نے ایک پوری رات عورتوں کے ذکر میں گزار دی۔ یہ سن کر آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور مجھ پر غصہ کرتے ہوئے فرمایا: تیرا ناس ہو! تجھے **اللہ** پاک سے حیا نہ آئی کہ اس نے تجھے عورتوں کے ذکر میں جاگتے ہوئے دیکھا، لیکن تجھے اُس ذات سے حیا کیسے آئے جس کی تجھے معرفت نہیں۔

(10)... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تجھے قراءت میں لذت حاصل ہو تو رکوع اور سجدے مت کر اور جب تجھے سجدوں میں لذت حاصل ہو تو رکوع اور قراءت مت کر، جس معاملے کی حقیقت تجھ پر آشکار کر دی جائے تو اُسے لازم کرلے۔

(11)... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس کا "آج" گزرے ہوئے "کل" جیسا ہو وہ نقصان میں ہے۔ پھر آپ نے اِس کی یوں وضاحت فرمائی: بندہ گزشتہ روز عمل میں اِضافے کی نیت کرتا ہے پھر جب اُس اضافے کے لیے آج کا دن آتا ہے تو اس کی نیت اضافے کی نہیں ہوتی بلکہ نیت کمزور پڑ جاتی ہے پس وہ اپنی حالت پر قائم نہیں رہتا۔

(12)... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر خوبی بیان کرنے والا اپنے دل کی خوبی بیان کرنا چاہے تو زبان اُسے ادا نہیں کر پاتی۔ پھر آپ نے اس کی یوں وضاحت فرمائی: بندہ اپنے موجودہ درجے کو بیان نہیں کر پاتا یہاں تک کہ وہ اس درجے سے آگے گزر جائے یا پیچھے آجائے۔

دل سے دنیا کو نکالنے کا طریقہ:

﴿13905﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ جصّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: "اپنے نفس کی اصلاح کرنے والے بندے کو چاہئے کہ موت، موت کے بعد کی ہولناکیوں، حساب کتاب اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کو یاد رکھ کر ختم ہو جانے والی اور مصیبتوں سے بھری دنیا کو اپنے دل سے نکال دے۔"

مزید فرمایا: "سچا زاہد وہ ہے جو دنیا کی مذمت کرتا ہے نہ ہی مدح کرتا ہے اور نہ ہی دنیا کی طرف دیکھتا

ہے، وہ دنیا کے آنے پر خوش نہیں ہوتا اور نہ اُس کے جانے پر غمزدہ ہوتا ہے۔“

آپ نے یہ بھی فرمایا: جب دل بھوکا پیاسا ہو تو ستھرا اور نرم ہو جاتا ہے، جب بھوک پیاس مٹ جائے تو اندھا اور بے فیض ہو جاتا ہے۔

آپ ہی کا فرمان ہے کہ امیدوں کی کمی سے زُہد حاصل کرو، مایوسی اور قناعت کے ذریعے لالچ کے اسباب دور کرو اور تمام معاملات **اللہ** پاک کے سپرد کر کے قلبی سکون حاصل کرو۔

روزِ محشر قُربِ خاص والے:

﴿13906﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ جصاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: قیامت کے دن **اللہ** کریم کے قربِ خاص میں وہ لوگ ہوں گے جن میں سخاوت، بُردباری، علم، حکمت، رحمت، مہربانی، فضل، عفوو درگزر، احسان، شفقت، بھلائی اور نرمی جیسی خصلتیں ہوں گی۔

آپ نے یہ بھی فرمایا: نفس کو پہچان کر خود پسندی کا راستہ بند کر دے، خطائیں کم کر کے دل کی پختگی حاصل کر، خوفِ خدا والوں کی صحبت میں بیٹھ کر دل کو نرم کرنے میں لگ جا، ہمیشہ غمزدہ رہ کر دل کا نور حاصل کر، غور و فکر میں ہمیشگی کے ذریعے غم کو تلاش کر اور غور و فکر کے طریقے تنہائی میں تلاش کر۔

جنت کے بجائے عفوو درگزر کا سُوال:

﴿13907﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرت سیِّدُنا عطا سلمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خوفِ خدا بہت زیادہ بڑھ چکا تھا اور وہ کبھی جنت کا سوال نہیں کرتے تھے، اگر ان کے پاس جنت کا ذکر ہوتا تو کہتے: ہم **اللہ** کریم سے عفوو درگزر کا سوال کرتے ہیں۔

﴿13908﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میرے 20 سال ایسے گزرے کہ کبھی احتلام نہ ہوا، پھر میں مکہ مکرمہ پہنچا تو وہاں میرے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا کہ مجھے روزانہ ہی احتلام ہونے لگا۔ میں نے عرض کی: یہ معاملہ کس وجہ

سے پیش آتا تھا؟ تو آپ نے بتایا: مجھ سے ایک رات مسجد حرام میں عشاء کی جماعت ترک ہو گئی تو پھر مجھے ہر روز احتلام ہونے لگا۔ آپ فرمایا کرتے تھے: احتلام بھی ایک قسم کی سزا ہے۔ نیز فرماتے: یہ احتلام میرے اور رات کی عبادت کے بیچ رکاوٹ بن گیا۔

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: آپ پر ذکر غالب رہتا تھا، جب قیام کرتے تو آپ پر غشی طاری ہو جاتی۔

بیماری کا سبب پتا چل جاتا تھا:

﴿13909﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو فرماتے سنا: میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے پتا چل جاتا ہے کہ کس خطا کے سبب بیمار ہوا ہوں، ایک بار مجھے ایک مرض ہوا مگر مجھے اُس کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔ میں نے اپنی بہن کے پاس آکر پوچھا: کیا تم نے **اللہ** پاک سے دعا کی ہے کہ وہ مجھے مرض میں مبتلا کر دے۔ بہن نے جواب دیا: جی ہاں (بہن آپ کو حج کے سفر سے روکنا چاہتی تھیں)۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اگر مجھے کوئی سواری نہ ملی اور گدھے پر جانا پڑا تب بھی حج نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ آپ حج کے لیے تشریف لے گئے۔

﴿13910﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو فرماتے سنا: بعض لوگوں نے جو حج کیا، راہِ خدا میں گھوڑے باندھے اور جہاد کیا وہ صرف گھر سے فرار ہونا ہے اور اُن کی آنکھوں کی ٹھنڈک صرف گھر ہی میں ہے۔

عارف صرف مسکراتا ہے:

﴿13911﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو فرماتے سنا: عارف کی ہنسی مسکراہٹ ہے۔

﴿13912﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے کہا: کچھ لوگ ملکی سرحد پر چلے گئے۔ آپ نے فرمایا: بھاگنے والا غلام بُرا ہوتا ہے، **اللہ**

پاک کی قسم! وہ اللہ کریم سے ہی بھاگے ہیں تو وہ سرحدوں پر اُسے کیسے تلاش کریں گے۔

﴿13913﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: دنیا اپنی پیدائش کے دن سے ہی اللہ پاک کو ناپسندیدہ ہے، اُس نے جب سے اُسے پیدا فرمایا اُس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائی اور نہ ہی قیامت تک اُسے نظرِ رحمت سے دیکھے گا۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو وہ فرمائے گا: دنیا میں سے جو میرے لیے ہے وہ لے لو اور جو اس کے علاوہ ہے اُسے دوزخ میں ڈال دو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک دنیا کو نظرِ رحمت سے نہیں دیکھتا؟ تو آپ خاموش رہے۔ آپ ہی نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو دنیا کو دیکھتی ہے اور اُس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔

کوئی دل میں تو کوئی دل سے اتر جاتا:

﴿13914﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اے ابو سلیمان! آپ کے صاحبزادے سلیمان نے کمانا شروع کر دیا اور طلب حلال اور سنت میں لگ گیا ہے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: وہ دل فلاح نہیں پاتا جو پیسے جمع کرنے میں منہمک ہو جائے۔ آپ کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا تو فرمایا: میرے دل میں اُس کی نفرت پیدا ہو گئی ہے مگر تم مجھے اس کے حال سے آگاہ کرو۔ میں نے بتایا: اس کی پرورش اونی لباس، مَیل میلاپ اور طرح طرح کے کھانوں میں ہوئی ہے۔ یہ سن کر فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ اُس جیسا ہو جائے جس نے دنیا کی لذت پائی پھر اُسے ترک کر دیا کیونکہ اگر لذت دنیا پانے کے بعد اُسے چھوڑ دیا تو یہ دنیا کے دھوکے کا شکار نہیں ہو گا اور اگر یہ ایسے شخص کی طرح ہے جس نے دنیا کی لذت نہیں پائی تو اب اس پر یہ خوف ہے کہ دنیا کی لذت پانے کے بعد یہ اسی کا ہو جائے گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا: کبھی میرے سامنے دو شخصوں کا تذکرہ ہوتا ہے جنہیں میں نے دیکھا نہیں ہوتا، ان میں سے ایک دل میں اتر جاتا ہے اور دوسرا نہیں اترتا۔

مَعْرِفت کیا ہے؟

﴿13915﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان

دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اگر بندہ معرفت کے بعد اسی طرح عمل کرتا ہے جیسے معرفت سے پہلے کرتا تھا تو اپنی خواہش پر چلنے والا ہے اور معرفت یہ ہے کہ اگر بندہ دو رکعت نفل پڑھے تو جب تک اُن کی لذت نہ پالے تب تک اُن سے نہ پھرے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: دنیا میں جس نیک عمل میں لذّت حاصل نہ ہو میں اُسے ایسا عمل شمار نہیں کرتا جس پر آخرت میں ثواب ہو گا۔

پیٹ بھرنے پر مستی:

﴿13916﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ باہر نکلا، ہمارا گزر ایک کھیتی کے پاس سے ہوا، دو پرندے وہاں دانے چُگ رہے تھے، جب اُن کا پیٹ بھر گیا تو نر پرندے نے مادہ پرندے کا ارادہ کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اے احمد! دیکھو جب یہ سیر ہو گیا تو اِس کے پیٹ نے اِسے اُس شے کی طرف بلایا جو تم دیکھ رہے ہو۔

﴿13917﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: مجھے ہر شے کے لیے کوئی نہ کوئی تدبیر مل گئی مگر اِس سونے چاندی کو دل سے نکالنے کے لیے کوئی حیلہ و تدبیر نہیں ملی۔

خواہشات سے بچنے پر اِنعام واِکرام:

﴿13918﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: خواہش کو چھوڑنے میں ثواب اور اُس پر عمل کرنے میں عقوبت و سزا ہے، پھر اگر وہ اس پر نادم ہوتا ہے تو وہ سزا اٹھالی جاتی ہے اور اگر خواہشات پر ڈٹا رہے تو اُس پر سزا لازم ہو جاتی ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس آیتِ طیبہ:

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ (پ۲۶، الحجرات: ۳)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی اللہ پاک اُن دلوں سے خواہشات کو نکال دیتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِس آیت مبارکہ:

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ (پ۲۹، الدھر: ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے صبر پر انھیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے۔

کی تفسیر میں فرمایا: یہاں مراد خواہشات سے صبر کرنے والے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: "خُذِ الْكِيْزَانَ تَجِدُ الْمَاءَ یعنی پیالے پکڑ پانی ملے گا۔" اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ دل سے دنیا کو نکال دے تجھے حکمت ملے گی۔

عرشِ الٰہی سے مُعَلَّق رُوح:

﴿13919﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ تم کسی کو بھی نہ پہچانو تو ایسا کرو۔ آپ نے واقعہ سنایا کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن مریم اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمُ السَّلَام پیدل چلتے ہوئے جارہے تھے کہ حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک عورت سے ٹکرا گئے۔ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُن سے کہا: خالہ زاد بھائی! آج آپ سے ایسی لغزش واقع ہوئی ہے کہ شاید کبھی معاف نہ ہو۔ تو انہوں نے کہا: اے میری خالہ کے بیٹے! وہ کون سی لغزش ہے؟ جواب دیا: آپ ایک عورت سے ٹکرا گئے۔ انہوں نے کہا: اللہ پاک کی قسم! مجھے تو اس کا پتا ہی نہیں چلا۔ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: آپ کا بدن میرے ساتھ ہے تو آپ کی روح کہاں ہے؟ جواب دیا: عرش سے معلق ہے، اگر میرا دل حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تک ٹھہر جائے تو میں یہی سمجھوں گا کہ میں نے لمحہ بھر بھی اللہ پاک کو نہیں پہچانا۔

سِکّوں میں پڑے گناہ:

﴿13920﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جو شخص لذت وحلاوت کے ساتھ اطاعت میں لگا ہوتا ہے دنیا اُس کے دل میں آکر اُسے پریشان کرتی ہے یا اُس کے نفع کو کم کرتی ہے۔

آپ ہی نے فرمایا: مطیع وفرمانبردار لوگوں کے سامنے گناہ سونے چاندی کے سِکّوں میں بھی پڑے ہوں تو

وہ اُن کی طرف مائل نہیں ہوتے۔

نفلی عبادت میں دھوکا:

﴿13921﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: تمہارا میرے سر پر کوڑے مارنا مجھے اِس سے زیادہ پسند ہے کہ میں سرکہ وزیتون کا ایک پیالہ کھاؤں اور سرکہ وزیتون کا ایک پیالہ کھانا اِس سے زیادہ پسند ہے کہ میرے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہو۔ میں نے آپ سے یہ بھی سنا: ہر وہ شخص جو کسی نفلی عبادت میں مشغول ہو اور اُسے اُس کی لذت بھی حاصل ہو پھر اتنے میں فرض نماز کا وقت آجائے مگر اس کے باوجود اُس کی نفلی عبادت کی لذت منقطع نہ ہو تو ایسا شخص اپنی نفلی عبادت کے معاملے میں فریب ودھوکے میں ہے۔

آپ ہی فرماتے ہیں: جس شخص کے دل میں کوئی خیر الہام کیا جائے تو اُسے اُس وقت تک اُس پر عمل نہیں کرنا چاہیے جب تک کہ اُس کے متعلق کوئی حدیث شریف نہ سُن لے پس اگر اس کے متعلق کوئی حدیث پاک ہو تو پھر اُس پر عمل کرے اور اس توفیق پر اللہ پاک کا شکر ادا کرے۔

زندگی کا لمحہ لمحہ سامنے ہوگا:

آپ نے یہ بھی فرمایا: اللہ پاک قیامت کے دن اِبْنِ آدم کے سامنے اُس کی پوری زندگی کا ایک ایک لمحہ پیش فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا: اے اِبْنِ آدم! تجھ پر کوئی گھڑی آتی تھی جس میں تو میری اطاعت کرتا تھا اور کبھی کوئی ساعت آتی تو میرا ذکر کرتا تھا اور کسی گھڑی میں تو غافل رہتا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: کیا دِلوں میں کوئی ایسا بھی ہے جسے نیکی واطاعت شروع کرنے سے پہلے ہی ثواب دے دیا جاتا ہو؟ آپ نے فرمایا: ایسا دل کہاں ہے جسے اطاعت سے پہلے ہی ثواب دے دیا جاتا ہو بلکہ اُسے تو نافرمانی سے پہلے ہی سزا دے دی جاتی ہے۔

عظیم الشان عاجزی وانکساری:

آپ ہی فرماتے ہیں: اگر بندۂ مومن کی بھوک کی خواہش پوری کر دی جائے تو اُس کے اعضا ڈھیلے پڑ جاتے

ہیں اور مجھے زمین میں اس سے بڑھ کر کوئی شے پسند نہیں کہ میں اپنا بوجھ اتار دوں لہٰذا کوئی شخص بات کرے اور میں سنوں، بارہا ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص مجھے ایک حدیث سناتا ہے حالانکہ مجھے اُس سے زیادہ اُس حدیث کا علم ہوتا ہے مگر میں اُس کے سامنے خاموش رہتا ہوں گویا میں نے وہ سنی ہی نہیں اور کئی دفعہ میں ایسے شخص کے پاس چل کر جاتا ہوں جسے میرے پاس آنا چاہیے اور میں اپنے کسی مسلمان بھائی کو دیکھتا ہوں تو میری ہتھیلی اس کی ہتھیلی سے جدا نہیں ہوتی کہ میں اپنے دل میں اس کی فرحت و لذت پاتا ہوں۔

خوبصورت باتیں:

﴿13922﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اپنی خواہشات کی مُخالَفت کرکے شیطان سے بچو، اخلاص و سچائی اپنا کر اللہ پاک کے لیے مُزَیَّن و سُتھرے ہو جاؤ، رب کریم سے حیا اور اُس کے تصوُّر کے پیش نظر عفوو درگزر کو اپنائے رکھو، شکر ادا کرکے نعمتوں میں اضافہ کرو، زوالِ نعمت کا خوف رکھ کر نعمت کی ہمیشگی کے لیے کوشاں رہو، سلامتی طلب کرنے جیسا کوئی عمل نہیں اور دل کی سلامتی جیسی کوئی سلامتی نہیں۔ خواہش کی مخالفت جیسی کوئی عقلمندی نہیں، دل کے فقر جیسا کوئی فقر نہیں، نفس کی تونگری جیسی کوئی تونگری نہیں، غصہ ختم کرنے جیسی کوئی قوت نہیں، نورِ یقین جیسا کوئی نور نہیں، دنیا کو حقیر سمجھنے جیسا کوئی یقین نہیں، معرفتِ نفس جیسی کوئی معرفت نہیں، گناہوں سے بچنے جیسی کوئی نعمت نہیں، توفیق پر مدد جیسی کوئی عافیت نہیں، امیدوں کی کمی جیسا کوئی زُہد نہیں، حصولِ دَرَجات میں مقابلے جیسی کوئی لالچ نہیں، برابری جیسا کوئی عدل نہیں، ظلم جیسی زیادتی نہیں، فرائض کی ادائیگی جیسی اطاعت نہیں، حرام کاموں سے بچنے جیسا تقویٰ نہیں، عقل کی محرومی جیسی کوئی محرومی نہیں، یقین کی کمی جیسی کوئی محرومیِ عقل نہیں، جہاد جیسی کوئی فضیلت نہیں، نفس کے ساتھ جہاد کرنے جیسا کوئی جہاد نہیں، لالچ و طمع جیسی کوئی ذِلّت نہیں، معافی جیسا کوئی ثواب نہیں اور جنت جیسی کوئی جزا نہیں۔

حوروں سے آگے کا تصوُّر:

﴿13923﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: بندہ جب اُمورِ آخرت کے بارے میں غورو فکر کرتا ہے تو زیادہ تر حوروں کے

متعلق سوچتا ہے۔ آپ نے فرمایا: آخرت میں حوروں سے بھی بڑھ کر بہت کچھ ہے اُس کے متعلق غور و فکر کرے گا تو یہ حوروں کو دل سے نکال دے گا۔ میں نے عرض کی: اگر بندہ اُمورِ آخرت سے دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس پر عورتوں کا تصوُّر غالب رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: دنیا میں عورتوں سے زیادہ لذت والی کوئی شے نہیں۔

بندہ جو سوچتا ہے دل وہی دِکھاتا ہے:

﴿13924﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں اپنے آپ پر حوروں کے تصوُّر کا دروازہ بند کر لیتا ہوں تو پھر کئی سال تک مجھ پر ایسا کچھ ظاہر نہیں ہوتا کہ اُن کی طرف توجہ کروں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ایک شخص نے قیامت کو یاد کیا تو اُس نے دیکھا کہ لوگوں کو میدانِ محشر میں جمع کیا گیا ہے اور انہوں نے لباس پہن رکھے ہیں۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا: جیسی اُس کی سوچ ویسا اُس نے دیکھا اور اگر وہ حقیقی معنٰی میں بندوں کے میدانِ محشر میں جمع ہونے کو سوچتا تو ضرور انہیں بے لباس دیکھتا، بات دراصل یہ ہے کہ جیسی باتیں بندہ سنتا ہے یا جیسا سوچتا ہے دل ویسا ہی دِکھاتا ہے۔

خیالی سمندر اور یاقوت کا سُتُون:

﴿13925﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ایک نوجوان اپنے استاد کے پاس بار بار کچھ پوچھنے جاتا تھا مگر وہ اُسے جواب نہیں دیتا تھا۔ ایک دن وہ اُستاد کے پاس آیا اور بولا: میں اپنی چھت پر بیٹھا تھا کہ اتنے میں، میں نے سوچنا شروع کر دیا، کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک سمندر میں ہوں اور میرے سامنے ایک یاقوت کا سُتُون بلند ہو گیا ہے۔ بعد میں اُستاد نے اُس سے کہا: تو اپنی ضرورت بیان کر۔ راوی حضرت سیِّدُنا احمد کہتے ہیں: شاگرد نے جب استاد کو وہ سب کچھ بتایا جو اُس نے دیکھا تھا تو ممکن ہے استاد نے بھی اُسے کچھ بتایا ہو گا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو راہبوں[1] کے متعلق یہ

[1]... پہاڑوں، غاروں اور جنگلات میں سب سے الگ تھلگ رہنے والے عیسائی عبادت گزاروں کو راہب کہتے ہیں، اس کی تفصیل جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 866 صفحات پر مشتمل کتاب "اِصلاحِ اعمال" کے صفحہ

فرماتے سنا: انہیں جنگلات اور ویرانوں میں رہنے کی قوت صرف اُسی شے کی بدولت ملی جو وہ اپنے دل میں پاتے تھے کیونکہ اُن کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دے دیا گیا، آخرت میں اُن کے لیے کوئی اجر وثواب نہیں ہے۔

قَدَرِیوں کی مذمت:

﴿13926﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جس نے بھلائی کا کوئی کام بغیر نیت کے کیا اُسے وہ پہلی نیت کِفایت کرے گی جو اُس نے تمام دینوں کے مقابلے میں اسلام کو اختیار کیا کیونکہ یہ عمل اسلام کے طریقوں اور اسلام کی نشانیوں میں سے ہے۔

آپ ہی نے فرمایا: یہ جو ابلیس، قارون اور بلعام نے کیا محض اس لیے کہ اُن کی نیتوں کی بنیاد دھوکے پر تھی لہٰذا وہ اُسی دھوکے کی طرف لوٹ گئے جو اُن کے دل میں موجود تھا اور اللہ پاک کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنے کسی بندے کو صدق وسچائی سے نوازے اور پھر اس سے یہ دولت چھین لے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو قدریوں کے متعلق یہ فرماتے سنا: افسوس ہے، خدا کی قسم! وہ اِس بات پر راضی ہوگئے کہ انہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھ شیطان کو شریک ٹھہرالیا حتّٰی کہ خود اور شیطان کو اللہ پاک سے زیادہ قوت والا سمجھ لیا۔ اُن کا گمان ہے کہ اللہ پاک نے مخلوق کو اپنی اطاعت کے لیے بنایا مگر شیطان نے آکر انہیں بُرائی کی طرف پھیر دیا اور وہ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ ہو جاتی ہے لیکن اللہ پاک جب کسی شے کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ نہیں ہوتی۔ پھر آپ نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات کہ زمین وآسمان میں وہی ہوتا ہے جس کا وہ ارادہ فرماتا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اگر میں اور تم مل کر ایسا کریں کہ ایک رات عبادت کریں اور ایک رات آرام اور یوں ہی ایک دن روزہ رکھیں اور ایک دن ناغہ کریں تب بھی اس عمل سے دل روشن نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ہمیشگی والے عمل کے لیے ثواب ہے۔

672تا677 کا مطالعہ مفید رہے گا۔

﴿13927﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: خواہشات کو چھوڑنے پر ثواب ہے اور ہمیشگی والے عمل پر ثواب ہے اور میں اور تم ایسے ہو جائیں کہ ایک رات قیام کریں اور دو راتیں سو رہیں اور ایک دن روزہ رکھیں اور دو دن ناغہ کریں پھر بھی اس عمل پر کاربند رہنے سے دل روشن نہیں ہوتے۔

کچھ نمازی سب کچھ سوچتے ہیں:

﴿13928﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: کچھ لوگ اس طرح نماز پڑھتے ہیں کہ انہیں محسوس ہی نہیں ہوتا کہ پاس سے کون گزرا ہے اور بعض لوگ ایسے نماز پڑھتے ہیں کہ لوگوں کے جوتوں کی آوازیں بھی سنتے ہیں حتّٰی کہ یہ بھی سوچتے ہیں کہ انہیں کون دیکھ رہا ہے۔

﴿13929﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: اے ابو سلیمان! پورے قرآنِ پاک میں ایسی کون سی شے ہے جس کے ذریعے **اللہ** کریم کی معرفت تک پہنچا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: **اللہ** پاک کی اطاعت کے ذریعے۔ انہوں نے عرض کی: اُس کی اطاعت تک کس ذریعے سے پہنچا جائے۔ فرمایا: اطاعت ہی کے ذریعے۔

عمل عراق میں اور مَعْرِفَت شام میں:

﴿13930﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں عراق میں عمل کیا کرتا تھا اور ملک شام میں معرفت حاصل کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات آپ کے صاحبزادے حضرت سیِّدُنا سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: میرے والد ماجد کو ملک شام میں جو معرفتِ الٰہی حاصل تھی وہ عراق میں کی گئی اطاعتِ الٰہی کی بدولت تھی اور اگر وہ ملک شام میں اطاعتِ الٰہی میں اضافہ کرتے تو اُن کی معرفتِ الٰہی میں بھی اضافہ ہو جاتا۔

﴿13931﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان

دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اللہ پاک سے نہ ڈرنے والا اللہ کریم سے اچھا گمان رکھے تو دھوکے میں ہے۔ میں نے عرض کی: حدیث پاک میں آیا ہے کہ "جو مقبولیت چاہتا ہے وہ اطاعتِ الٰہی میں تواضع کرے۔" آپ نے فرمایا: اطاعت میں تواضُع کون سی شے ہے؟ سنو! وہ یہ ہے کہ اپنے عمل پر خوشی وناز مت کرو۔[1] آپ ہی نے فرمایا: معرفت الٰہی رکھنے والا دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو نماز کے پورا ہونے سے پہلے اُن کی لذت ضرور پاتا ہے جبکہ معرفت سے محروم دوسرا شخص پچاس رکعات بھی پڑھ لے تو اسے نماز کی لذت حاصل نہیں ہوتی۔

دو بزرگوں کے متعلق مناظرہ:

﴿13932﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: خلیفہ ابو جعفر ایک خطبے میں رونے لگا تو یہ دیکھ کر مجھے غصہ آگیا اور میں نے نیت کی جب یہ منبر سے اترے گا تو جو کچھ باتیں میں نے اس کی سن رکھی ہیں اور جو اس کے کام میں جانتا ہوں ان کے متعلق اس سے بات کروں گا مگر پھر میں نے سوچا کہ اگر میں نے خلیفہ کو کھڑے ہو کر سمجھایا تو وہاں بیٹھے ہوئے لوگ ٹکٹکی باندھ کر مجھے دیکھیں گے، یوں میرے اندر بناوٹ نہ آجائے، پھر خلیفہ میرے متعلق حکم صادر کر کے مجھے قتل نہ کر دے تو میں بلا وجہ ہی قتل ہو جاؤں گا لہٰذا میں خاموشی کے ساتھ اپنی جگہ بیٹھا رہا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ایک بار حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان اور حضرت سیِّدُنا ابو صفوان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کو حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز اور حضرت سیِّدُنا اویس قرنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کے متعلق مناظرہ کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز حضرت سیِّدُنا اویس قرنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑے زاہد (دنیا سے بے رغبت) تھے۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: اس لیے کہ حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دنیا کے بادشاہ بنے پھر بھی انہوں نے اُس سے بے رغبتی اختیار کی۔ اس پر حضرت سیِّدُنا ابو صفوان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: اگر حضرت سیِّدُنا اویس قرنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی دنیا کے بادشاہ بنتے تو اسی طرح اس سے بے رغبتی اختیار کرتے جیسے حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کی۔ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ تجربہ کرنے والے کو اس جیسا بنا رہے ہیں جو تجربہ نہیں کرتا۔ دنیا کا تجربہ

---

[1]... کتاب القدر للفریابی، باب ما روی الاھواء وتکذیب اھل القدر، ص ۲۴۵، رقم: ۴۳۹

کرنے والا وہ ہوتا ہے کہ دنیا اُس کے ہاتھ میں ہو مگر اُس کے دل میں دنیا کے لیے کوئی جگہ نہ ہو۔

عبادت گزار کو وَسوسے سے بچالیا:

﴿13933﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا: ایک عبادت گزار اپنے کھیت میں موجود تھا کہ اتنے میں ہوا چلی اور درخت کے پتے پھیل گئے، اس وقت شیطان نے عبادت گزار کے دل میں وسوسہ ڈالتے ہوئے کہا: ان پتوں کو کون شمار کر سکتا ہے۔ تو اُسے اپنے پیچھے سے یہ آیت طیبہ سنائی دی:

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۠ ﴿۱۴﴾ (پ۲۹، الملک: ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: گناہگاروں پر غصہ اسی وقت آتا ہے جب تم انہیں گناہ کرتے ہوئے دیکھتے ہو ورنہ اگر تم یہ سوچو کہ وہ آخرت کی سزا کی جانب بڑھتے جارہے ہیں تو دِلوں میں اُن کے لیے رحم داخل ہو جائے گا۔

غلطیاں نیکیوں سے محروم کرتی ہیں:

﴿13934﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں دل کی سختی، یا رات کے وظیفہ میں سے کچھ چھوڑ کر سو جانے یا کسی اور بات کی شکایت کرتا تو آپ فرماتے: تمہاری کسی غلطی کی وجہ سے ہوا، **اللہ** پاک تو بندوں پر ظلم نہیں فرماتا، ضرور تم کسی خواہش کے پیچھے چلے ہو گے۔

راوی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو اس آیت طیبہ:

كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍۚ ﴿۲۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اُسے ہر دن ایک کام ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے سنا: **اللہ** پاک سے کچھ بھی حادث نہیں ہوتا (اس کی ذات وصفات قدیم یعنی ہمیشہ سے ہیں) یہاں مراد اُن باتوں کو نافذ کرنا ہے جو **اللہ** کریم اُس دن میں مقدر فرما چکا تھا۔

اللہ پاک کے خاص بندے:

﴿13935﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بے شک اللہ پاک کے ایسے بندے بھی ہیں کہ اگر وہ اُن کے سامنے جنتوں کی مَذَمَّت کردے تو وہ اُن کا شوق نہیں رکھیں گے تو پھر وہ دنیا سے کیونکر مَحبّت کریں گے جبکہ اللہ کریم نے انہیں دنیا سے بے رغبت کردیا۔ کہتے ہیں: میں نے یہ بات آپ کے صاحبزادے حضرت سیِّدُنا سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: یہ کیا بات ہوئی کہ اللہ پاک بندوں کے سامنے جنتوں کی مذمت فرمائے؟ میں نے کہا: جیسا کہ آپ والد صاحب نے فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! اگر اللہ کریم اُن خاص بندوں کو جنتوں کا شوق دلائے تو وہ (مَحبّتِ الٰہی میں گم ہونے کی وجہ سے) ان کے مشتاق نہ ہوں گے تو اگر وہ اُن کے سامنے جنتوں کی مذمت فرمادے تو پھر کیا حال ہوگا؟

﴿13936﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: زاہد وہ نہیں جو دنیا کا غم اُتار پھینکے اور اس میں راحت وسکون سے رہے بلکہ زاہد تو وہ ہے جو غَمِ دنیا کو اتار پھینکے اور اس میں اپنی آخرت کے لیے خود کو تھکادے۔

آخرت کا ذائقہ:

﴿13937﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں عراق میں تھا اور وہاں کے مَحلّات اور عالیشان سواریاں دیکھتا مگر کوئی چیز مجھے اپنے گرفت میں نہیں لے سکی اور میں اُن سواریوں کے پاس سے گزرتا تو خواہش کے باوجود گدھے تک پر بھی نظر نہ ڈالتا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات مضاء بن عیسیٰ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: وہ اِس دنیا سے مایوس ہوگئے تو دنیا اُن کے پاس نہیں آئی اور انہوں نے آخرت کا ذائقہ چکھا تو آخرت اُن کی طرف مائل ہوگئی۔

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگ ادب والوں کی پیروی کرکے ہی فضل وکمال والے بنے ہیں اور تم میری نافرمانی کرتے ہو، میں

تمہیں کہہ بھی چکا کہ ثرید (شوربے میں بھگوئے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں والے کھانے) میں اپنی انگلیاں مت کھولا کرو، انگلیاں ملا کر رکھا کرو۔

آپ ہی نے فرمایا: میں ہمیشہ اُس وقت بہتر رہوں گا جب میرا پیٹ میری کمر سے لگ جائے گا۔

آپ فرماتے ہیں: اَبدال جن مَراتب پر پہنچے ہیں وہ نماز، روزے کے ذریعے سے نہیں پہنچے بلکہ سخاوت، دل کی شجاعت، سینوں کی سلامتی اور اپنے نزدیک اپنی مذمّت کر کے پہنچے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اگر تمام لوگ مجھے اُس طرح ذلیل کرنے کے لیے ایک ہو جائیں جیسا میں اپنے نزدیک ذلیل ہوں تو صحیح طرح نہیں کر سکتے۔

آپ ہی فرماتے ہیں: جو دنیا سے کُشتی کرتا ہے دنیا اُسے پچھاڑ دیتی ہے۔

دعا مانگنے کا ایک ادب:

﴿13938﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کی: میں نے رُکن اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان **اللہ** پاک سے دعا کی کہ "وہ مجھ سے کھانے، پینے، لباس، خوشبو اور عورتوں کی خواہش کو دور فرمادے۔" آپ نے فرمایا: ناس ہو، کیا **اللہ** پاک کے سامنے بھی چیزوں کو گنوایا جاتا ہے، تم یوں دعا کیا کرو: اے **اللہ**! جو چیز میرے حق میں نقصان دہ ہے اُسے مجھ سے دور فرمادے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میری موجودگی میں محمود بن خالد نے عرض کی: اے ابو سلیمان! میں کس چیز کے ذریعے **اللہ** پاک کا قُرب حاصل کر سکتا ہوں؟ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے، پھر فرمایا: مجھ جیسے سے یہ سوال پوچھا جاتا ہے؟ میں تو اُسی چیز سے اُس کا قرب حاصل کرتا ہوں جس کے ذریعے کیا جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ **اللہ** پاک تمہارے دل میں اپنے سوا دنیا و آخرت کی چاہت کو ملاحظہ نہ فرمائے۔

کیا دوسرے ملک والا دوست ہو سکتا ہے؟

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: ایک شخص افریقہ میں

اور دوسرا سمرقند میں رہتا ہو تو کیا وہ باہم دوست ہو سکتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: کیسے؟ فرمایا: نیت یہ ہو کہ جب وہ اس سے ملے گا تو اُس کی غم خواری و مدد کرے گا تو اگر اُس کی نیت ایسی ہو گی تو وہ اُس کا دوست ہے۔

آپ ہی نے فرمایا: اپنی آنکھوں کو رونے کا اور دلوں کو غور و فکر کا عادی بناؤ۔

آپ ہی کا فرمان ہے: جو حیثیت رِضا مندی کے لیے قناعت کی ہے وہی حیثیت زُہد کے لیے تقویٰ و پرہیزگاری کی ہے کہ وہ اُس کا آغاز ہے اور یہ اِس کا آغاز ہے۔

زاہدوں کی دو قسمیں ہیں:

﴿13939﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے دو طرح کے لوگ ہیں: ایک وہ ہیں جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتے ہیں مگر اُن پر دنیا میں آخرت کی حقیقت ظاہر نہیں کی جاتی اور دوسرے وہ ہیں جو دنیا سے بے رغبت ہوتے ہیں تو اُن پر آخرت کی حقیقت آشکار کر دی جاتی ہے تو اُن کے نزدیک دنیا میں رہنے سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی تاکہ زیادہ سے زیادہ اطاعت الٰہی کر سکیں۔

آپ نے فرمایا: اگر کھانا چھوڑنے میں بیت الخلاء آنے جانے کی پریشانی کے علاوہ کوئی اور بات نہ ہوتی تو میں کھانا چھوڑ دیتا۔ ایک بار فرمایا: مجھے رات کے کھانے سے ایک لقمہ چھوڑنا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ وہ لقمہ کھاؤں اور ساری رات عبادت کروں۔ نیز فرمایا: روئے زمین پر کوئی ایسی چیز نہیں جس کی مجھے خواہش ہو۔

لباس تین طرح کے ہیں:

حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لباس تین طرح کے ہیں: ایک وہ جو **اللہ** پاک کے لیے ہو، دوسرا وہ جو تیرے اپنے لیے ہو اور تیسرا وہ جو لوگوں کے لیے ہو اور یہ ان تینوں میں سب سے بدترین لباس ہے۔ پس **اللہ** کریم کے لیے وہ لباس ہوتا ہے کہ تیرے پاس 30 دِرہم ہوں اور تو 20 دِرہم کا لباس خرید لے اور 10 درہم راہِ خدا میں خرچ کر دے اور تیرے اپنے لیے وہ ہوتا ہے جس میں تیری نیت اپنے جسم کو راحت پہنچانا ہو اور لوگوں کے لیے وہ ہوتا ہے جس میں تیرا ارادہ زینت و سجاوٹ ہو اور کبھی ایک ہی لباس **اللہ**

پاک اور تیرے اپنے لیے ہو سکتا ہے۔

اپنی موت تک رونا چاہیے:

﴿13940﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اطاعت گزاروں کے غم کی لذت غافلوں کے لَہو ولَعِب سے بڑھ کر ہے اور اگر رات نہ ہوتی تو میں دنیا میں رہنا نہ چاہتا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا: عقلمند اگر اپنی باقی زندگی میں صرف اس بات پر روتا ہے کہ گزشتہ زندگی میں بعض عبادات کی لذت حاصل نہ ہو سکی تو اُسے اپنی موت تک رونا چاہیے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: گزشتہ اطاعت کی لذت پر وہی روئے گا جو باقی زندگی میں لذتِ عبادت پائے گا؟ آپ نے فرمایا: تعجب وحیرت اُس شخص پر نہیں جو عبادت واطاعت کی لذت پاتا ہے بلکہ اصل حیرت تو اُس پر ہے جس نے عبادت کی لذت پائی اور پھر عبادت کو چھوڑ دیا، وہ کیسے اِس سے رُک گیا؟

آپ ہی نے فرمایا: اون کا لباس وہ پہن سکتا ہے جس کا ارادہ بعد میں بھی پہننے کا ہو اور اونی لباس سفر میں پہن سکتا ہے ورنہ جو اِسے دنیا کے معاملے میں پہننا چاہتا ہے وہ اس لباس کو نہ پہنے۔

شادی شُدہ کا اَجر زیادہ ہے:

حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بال بچوں والے شخص کا اجر زیادہ ہوتا ہے کیونکہ اُس کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی 70 رکعتوں کے برابر ہوتی ہیں اور فارغ شخص عبادت کی جو لذت پاتا ہے وہ بال بچوں والا نہیں پاتا کیونکہ وہ کسی ایسی شے میں مشغول نہیں ہے جو اُسے دوسری شے سے غافل کر دے۔

حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی گئی: جسے گھر میں اُنسیت حاصل ہو اور وہ اُس میں لگا رہے تو اُس کے لیے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ کبھی بھی اِس کی وجہ سے **اللہ** پاک کو نہ بھلائے۔

شر سے بچانے والے اَسباب:

﴿13941﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا

ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: شر سے بہت زیادہ بچانے والے اسباب یہ ہیں کہ جس شہر میں شہرت ہو جائے وہاں گوشہ نشین ہو جانا، جہاں بھی ہوں گمنامی کے ذریعے آزاد رہنا، طویل خاموشی، میل جول کی کمی، اللہ پاک کی پناہ طلب کرنا، روٹی کے ٹکڑوں کو لازم پکڑنا، مشہور ہونے سے پہلے ہلکا لباس نہ پہننا، صبر کا دامن تھامے رکھنا، کشادگی کا منتظر رہنا، موت کو پیش نظر رکھنا اور شدید خوف کے باوجود اچھا دیکھنے کی صلاحیت ہونا۔

کوئی خوش تو کوئی پریشان ہو گا:

حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ بھی موت کا بُلاوا ہی ہے کہ لوگوں کے سامنے دنیا کی مذمت کرنا اور تنہائی میں دنیا سے چپکے رہنا۔ جو شخص اپنے نفس کی رعایت نہیں کرتا اس کی خواہش اُسے ہلاکت کی طرف زیادہ تیزی سے لے جاتی ہے اور جو خود اپنے اوپر ترس نہیں کھاتا تو کوئی دوسرا بھی اُس پر ترس نہیں کھاتا۔ بے گناہ کی نجات ہلاک ہونے والے کو نفع نہیں دیتی اور ہلاک ہونے والے کا نقصان نجات پانے والے کو نقصان نہیں دیتا۔ روزِ محشر تمام لوگوں کو جمع تو ایک جگہ کیا جائے گا مگر ہوں گے وہ اکیلے اکیلے، ان میں سے ہر شخص اپنے ہی بارے میں سوچ رہا ہو گا، ہر شخص اپنے متعلق جواب دِہ ہو گا، پس کوئی اپنے اچھے عملوں پر خوش ہو گا اور کوئی اپنے بُرے عملوں کے سبب پریشان و غمزدہ ہو گا۔ آج جو تقویٰ کی کڑواہٹ ہے اُس دن وہ مٹھاس میں بدل جائے گی۔

حقیقی اندھا وہ ہے جو دیکھنے کے بعد بھی اندھا بنا رہے، اصل ہلاک ہونے والا وہ ہے جو اپنے سفر کے آخری حصے میں ہلاکت کا شکار ہو جائے اور منزل بھی قریب آچکی ہو اور اصل خسارہ و نقصان اٹھانے والا وہ ہے جو لوگوں کے سامنے اچھے عمل کرے اور تنہائی میں بُرائی کرکے اُس کے ساتھ جنگ کرے جو اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

﴿13942﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم ایسا لباس پہن سکو کہ اللہ پاک تمہارے دل میں اس سے کم درجہ لباس پہننے کی چاہت ملاحظہ فرمائے تو ایسا کر گزرو۔

ایک روایت اور اُس پر تبصرہ:

﴿13943﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جمعہ کے دن شام سے پہلے جس شخص کی آنکھ سے ایک قطرہ آنسو بہہ جائے تو **اللہ** پاک بائیں جانب والے فرشتے کو حکم فرماتا ہے: میرے بندے کا نامۂ اعمال لپیٹ دے اور آنے والے جمعہ تک اس کی کوئی خطا مت لکھنا۔ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بصرہ میں میری ملاقات حضرت سیِّدُنا ابو سہل صَفَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ہوئی تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو سلیمان! اگر اُس کے رونے میں جمعہ سے جمعہ تک نامۂ اعمال لپیٹ دیئے جانے کے علاوہ کچھ نہ ہو تو پھر اُس کے لیے رونے کے ساتھ کوئی عمل نہیں ہو گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک پیالہ تحفے میں دیا گیا، پھر جب وہ مسجد میں تھے تو ان کے دل میں خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں پیالہ چوری نہ ہو جائے تو انہوں نے جا کر وہ پیالہ نکال لیا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: یہ صوفیوں کی کمزوریوں میں سے ہے، انہوں نے تو دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر رکھی تھی، اگر ایک پیالہ چلا جاتا تو انہیں کیا فرق پڑتا؟

جنت میں شجر کاری:

آپ ہی نے فرمایا: جنت میں ایک ایسی ہموار زمین ہے کہ جب کوئی بندہ اپنے ربِّ کریم کا ذکر کرتا ہے تو فرشتے درخت لگانا شروع کر دیتے ہیں، پھر کوئی لگاتا ہے اور کوئی رُک جاتا ہے تو درخت لگانے والا فرشتہ رُک جانے والے سے کہتا ہے: اے فلاں تجھے کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے: میرا ساتھی سُست پڑ گیا۔

ایک بار جمعہ کے دن آپ نے کلبیوں اور اُن کے ایک خلیفہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیلے عمامے باندھ رکھے ہیں اور لمبی ٹوپیاں پہن رکھی ہیں تو فرمایا: انہوں نے تمہیں اور تمہاری آخرت کو چھوڑ دیا لہٰذا تم ان کو اور ان کی دنیا کو چھوڑ دو۔

آپ ہی کا فرمان ہے: بے شک **اللہ** پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو جنت اور اُس کی نعمتیں بھی **اللہ** کریم سے غافل نہیں کرتیں تو پھر وہ دنیا میں کیسے مشغول ہو سکتے ہیں۔

انسانی شیطان زیادہ خطرناک ہے:

﴿13944﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بے شک **اللہ** پاک کی مخلوقات میں میرے نزدیک سب زیادہ حقیر و ذلیل شیطان ہے، اگر **اللہ** پاک نے مجھے اُس سے اپنی پناہ مانگنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو کبھی بھی اُس سے پناہ نہ مانگتا۔ نیز فرمایا: انسانی شیطان کے مقابلے میں جناتی شیطان مجھ پر ہلکا ہے کیونکہ انسانی شیطان مجھ سے جُڑ کر مجھے گناہ میں داخل کر دیتا ہے جبکہ جناتی شیطان کا معاملہ یہ ہے کہ جب میں اُس سے پناہ مانگتا ہوں تو وہ مجھ سے دُور ہو جاتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر بندہ کسی خواہش کو ترک کر دے تو وہ اُس کے لیے معمولی ہو جاتی ہے تو وہ کیسے دوسری خواہش نہیں چھوڑے گا؟ یہ سن کر میں خاموش رہا اور جواب نہ دیا تو آپ نے فرمایا: فی الوقت تو دل میں خواہش کی بڑی اہمیت ہوتی ہے مگر جب بندہ اُسے ترک کر دیتا ہے تو وہ اُس کے لیے معمولی ہو جاتی ہے جیسے دوسری خواہش معمولی ہو جاتی ہے۔

آپ ہی نے فرمایا: خواہش اُسی کو نقصان دیتی ہے جو مشکل سے اُس تک پہنچتا ہے لہٰذا جو بغیر کسی تکلیف کے خواہش پوری کرلیتا ہے تو وہ اُسے نقصان نہیں دیتی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا خواہش پوری کرنے پر سزا دی جائے گی۔ فرمایا: **اللہ** پاک کی یہ شان نہیں کہ ایک چیز کو جائز کرنے کے بعد اُس پر پکڑ فرمائے، البتہ یہ اَجر میں کمی کر سکتی ہے۔

ذکرِ الٰہی سے جُڑا رہنا افضل ہے:

﴿13945﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سلمہ عُوَیْطِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرت سیِّدُنا حسن بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جدائی کے بعد 40 سال سے میں موت کا مشتاق ہوں۔ میں نے عرض کی: ایسا کیوں ہے؟ فرمایا: اگر عقلمند کو **اللہ** کریم کی ملاقات کا شوق نہ ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ

موت کا مشتاق رہے۔ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: تیرا ناس ہو! اگر معاملے کو میں بھی اُسی طرح جانتا جیسا وہ فرماتے ہیں تو میں ضرور پسند کرتا کہ ابھی میری جان نکل جائے مگر بات یہ ہے کہ اطاعت وعبادت کو کیوں چھوڑا جائے اور بَرزَخ میں قید کیوں ہوا جائے، **اللہ** پاک سے ملاقات تو قبروں سے نکلنے کے بعد ہوگی۔

حضرت سیِّدُنا احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (ربِّ کریم سے ملاقات تو روزِ محشر ہی ہوگی مگر) بندے کے لیے زیادہ بہتر و افضل یہ ہے کہ وہ دنیا میں **اللہ** کریم کے ذکر سے جُڑا رہے۔

شیطان کا چیلا "متقاضی":

﴿13946﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بے شک ابلیس کا "متقاضی" نامی ایک چیلا ہے جو اِبنِ آدم سے 20 سال بعد تقاضا کرتا ہے کہ اُس عمل کی خبر دے جو اُس نے چھپ کر کیا تھا تاکہ اُس کے عمل کو ظاہر کر دے، یوں وہ پوشیدہ اور علانیہ عمل کے اَجر کا فرق مٹا دیتا ہے۔

﴿13947﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ہم مکہ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ مکہ پاک میں کسی گھر کے کونے میں چمڑے پر تشریف فرما تھے، ہمیں دیکھ کر فرمایا: تمہیں کیا چیز میرے پاس لائی ہے، بخدا! میرے لیے تمہارا نہ دیکھنا تمہارے دیکھنے سے بہتر ہے۔ فرماتے ہیں: ابھی ہم آپ کے پاس ہی تھے کہ آپ مسکرانے لگے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے ایسا اس لیے فرمایا کیونکہ جب اُن کے پاس لوگ آجاتے تھے تو غفلت آجاتی تھی۔

دل آئینے کی مانند ہوتا ہے:

حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو قیامت کا منظر دیکھنا چاہتا ہے وہ سورۂ زُمر کی آخری آیات کو پڑھ لے۔ آپ ہی فرماتے ہیں: دل آئینے کی طرح ہے کہ آئینہ جب صاف ہوتا ہے تو مکھی سے

لے کر ہاتھی تک جو بھی اُس کے پاس سے گزرتا ہے وہ اُس کی صورت دکھادیتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: بے شک **اللہ** پاک جسے پسند کرتا ہے اور جسے پسند نہیں کرتا دونوں کو دنیا عطا فرماتا ہے اور بھوک **اللہ** کریم کے خزانوں میں ایک ذخیرہ ہے، یہ صرف اُسے عطا فرماتا ہے جسے خاص طور پر پسند فرماتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے عرض کی: میں نے ایک نماز پڑھی تو اُس میں لذت پائی۔ آپ نے پوچھا: لذت میں سے کیا چیز حاصل ہوئی؟ عرض کی: مجھے کسی نے دیکھا نہیں۔ فرمایا: تم کمزور واقع ہوئے، اُس وقت تنہائی میں تمہارے دل میں لوگوں کا خیال آیا۔

فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے آپ سے کہا: میرے پاس جتنی دنیا ہے میں اُس سے زیادہ چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مگر میں جتنی دنیا چاہتا ہوں مجھے اُس سے زیادہ عطا فرمائی گئی ہے۔

اچھے بیج کا انتخاب کرو:

﴿13948﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران موسیٰ بن علی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو خواہشات کی مستیوں، غصے کے جوش اور کسی بھی دنیاوی شے پر خوش ہونے سے بچ گیا، یوں اُس نے تقویٰ کی کڑواہٹ پر صبر کیا اور اُس کے لیے بشارت ہے جس نے کمی اور بچنے کا راستہ اختیار کیا، دنیا سے صرف ثواب جمع کیا اور اُس سے ایسے بھاگا جیسے کسی درندے سے بھاگتا ہے اور اُس کے لیے خوشخبری ہے جس نے میانہ روی کے ذریعے اپنے معاملات کو مستحکم کرلیا، روزِ محشر کے لیے خیر و بھلائی پر مطمئن ہو گیا اور اُس نے دنیا کو آخرت کی کھیتی بنالیا اور اچھے بیج کا انتخاب کیا تاکہ کل فصل دیکھ کر خوش ہو اور اُس کے لیے بشارت ہے جس نے دھوکے کے گھر (دنیا) سے اپنے دل کو جدا کرلیا اور اُس کی کوئی کوشش نہ چلنے دی تو یوں وہ خود دنیا کے تیروں سے بچ جاتا مگر دنیا والوں کے لیے بے چین رہتا ہے۔

دنیا و آخرت کے بیٹوں کا انجام:

حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جو آخرت کے لیے دنیا چھوڑتا ہے وہ دونوں میں نفع کماتا ہے اور جو دنیا کی خاطر آخرت کو چھوڑتا ہے وہ دونوں کا خسارہ اٹھاتا ہے۔ ہر ماں کے بیٹے اُسی کے پیچھے

جاتے ہیں لہٰذا دنیا اپنے بیٹوں (دنیاداروں) کو سخت بھوک، لوہے کے گُرزوں اور پیپ و خون پینے کی طرف لے جائے گی اور آخرت اپنے بیٹوں (طلبگاروں) کو آسودہ زندگی، اَبدی نعمتوں، ہمیشہ کے سائے، ہمیشہ جاری پانی اور زمین پر چلی نہروں کی جانب لے جائے گی۔ وہ شخص کیسے عقلمند ہو سکتا ہے جس کا میلان دنیا کی طرف ہو اور وہ شخص کیسے تارِکُ الدنیا ہو گا جو اپنے کرتوت یاد ہونے کے باوجود لاغر و دُبلا نہیں ہوتا۔ دنیا کی فکر آخرت سے حجاب و رکاوٹ ہے اور اہلِ ولایت کے لیے ایک طرح کی سزا ہے اور آخرت کی فکر حکمت پیدا کرتی اور دل کو زندگی دیتی ہے اور جس نے دنیا کو محبت کی نظر سے دیکھا اُس کا دنیا کے دھوکے میں ہونا پکا ہو گیا اور جس نے دنیا کو اُس کی زینت حاصل کرنے کی نیت سے دیکھا اُس کے دل میں محبّتِ دنیا جوان ہو گئی اور جو دنیا کو پورے طور پر پہچان لیتا ہے تو اُس کا ہر رنج و غم **اللہ** پاک کے معاملے میں ہوتا ہے اور **اللہ** کریم کا معاملہ اُسے مصروف رکھتا ہے۔

سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی روایت

حضرت سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی مرویات بہت کم ہیں۔

15 خصلتوں کے حامل:

﴿13949﴾... حضرت سیِّدُنا سُوَید بن حارث رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ اپنی قوم میں سے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے والے ہمارے وفد میں ساتواں شخص میں تھا۔ ہم جب آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گفتگو کی تو آپ ہماری شکل و صورت اور زیب و زینت دیکھ کر حیران ہوئے، آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ ہم نے عرض کی: مومن ہیں۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مسکرائے اور ارشاد فرمایا: ہر قول کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے تو تمہارے قول اور ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: پندرہ خصلتیں ہیں، جن میں سے پانچ کے متعلق آپ کے نمائندوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اُن پر ایمان لائیں اور پانچ کے متعلق آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم اُن پر عمل کریں اور پانچ وہ ہیں کہ ہم نے زمانہ جاہلیت میں بھی ان کو اپنا رکھا تھا اور اب بھی اُن پر قائم ہیں سوائے یہ کہ آپ کسی شے کو ناپسند کریں گے تو ہم اُسے چھوڑ دیں گے۔

یہ سن کر حضور نبی پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ پانچ کون سی خصلتیں ہیں جن پر میرے

قاصدوں نے تمہیں ایمان لانے کا حکم دیا؟ ہم نے عرض کی: آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ پاک، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لائیں۔ پھر استفسار فرمایا: وہ پانچ چیزیں کیا ہیں جن پر عمل کا تمہیں حکم دیا گیا؟ ہم نے عرض کی: آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ہم نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور جسے استطاعت ہو بَیْتُ اللہ کا حج کرے۔ پھر پوچھا: وہ پانچ خصلتیں کون سی ہیں جن کو زمانہ جاہلیت میں تم نے اپنا رکھا تھا؟ ہم نے عرض کی: کشادگی کے وقت شکر ادا کرتے ہیں، مصیبت کے وقت صبر کرتے ہیں، جنگ و قتال کے مواقع پر سچائی اپناتے ہیں، قضا نافذ ہونے پر راضی رہتے ہیں اور دشمنوں کے طعن و تشنیع کے وقت صبر سے کام لیتے ہیں۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ علم و حکمت والے ہیں، قریب ہے کہ اپنی سچائی کی بدولت مقامِ انبیاء تک پہنچ جائیں۔[1]

مزید پانچ خصلتیں:

﴿13950﴾... مُصَنِّف کتاب حضرت سَیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث پاک میں یہ اضافہ بھی کیا کہ پھر حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں پانچ خصلتیں مزید بتاتا ہوں تاکہ تمہارے لیے یہ پوری 20 خصلتیں ہو جائیں، اگر تم ویسے ہی ہو جیسا تم کہتے ہو تو وہ جمع مت کرنا جو کھاؤ گے نہیں، وہ تعمیر مت کرنا جس میں رہنا نہیں، اُس چیز میں کبھی جھگڑنا مت جس سے کل تم دُور ہو جاؤ گے، اُس اللہ پاک سے ڈرتے رہنا جس کی طرف لوٹ کر جانا اور جس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور اُس (جنت) کی رغبت رکھو جہاں جانا اور جس میں ہمیشہ رہنا ہے۔[2]

حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عَلْقَمَہ بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بتایا: پھر وہ وفد حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے واپس لوٹ گیا اور انہوں نے آپ کی وصیت کو یاد رکھا اور اُس پر عمل کیا، خدا کی قسم! اُن لوگوں اور اُن کی اولاد میں سے میرے علاوہ کوئی بھی باقی نہیں رہا۔

---

1 ... الزهد الكبير للبيهقي، باب الورع والتقوى، ص ٣٥٣، حديث: ٩٧٠

2 ... الزهد الكبير للبيهقي، باب الورع والتقوى، ص ٣٥٣، حديث: ٩٧٠، بتقدم وتاخر

حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد حضرت سَیِّدُنا علقمہ بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی چند دن ہی زندہ رہے اور پھر وہ بھی وصال فرما گئے۔

حضرت سَیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجموعی طور پر اس انداز سے یہ حدیث پاک ہمیں صرف حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پہنچی ہے اور اُن سے آگے روایت کرنے والے صرف حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔

حضرت سیِّدُنا اَحمد بن عاصِم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں سے ایک بزرگ حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، جو نفسانی خواہش کو توڑنے والے، نفس کی شرارتوں کو پاش پاش کرنے والے، شب بیداری پر ہمیشگی کرنے والے اور ملامت کرنے والوں کو ناپسند کرتے تھے۔

ہر جان سے سوال کیا جائے گا:

﴿13951﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر جان سے سوال کیا جائے گا یا تو وہ گِروی (پکڑ میں) رہے گی یا اُسے چُھڑوا لیا جائے گا، گِروی رکھی ہوئی چیزیں قرضوں کی ادائیگی کے بعد ہی چھڑوائی جاتی ہیں۔ پھر اگر گِروی چیز پر تالا لگا دیا جائے تو قرضے مزید پختہ ہو جاتے ہیں اور جب قرضے پختہ ہو جائیں تو لوگ قید کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

جھوٹ کی گھاٹی کیسے عُبور ہو؟

﴿13952﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نفسانی شرارتوں اور نفسانی خواہشات کی مخالفت اور دشمنِ خُدا (شیطان) کے خلاف جہاد میں اللہ پاک سے مدد مانگنے کی طرف رجوع کرو اور عذابِ الٰہی سے ڈرتے ہوئے اور ثواب کے امیدوار بن کر کسی لاچار کی طرح یہ مدد مانگتے رہو۔ یہ بات جان لو! تمہارے اور سچ کے درجہ کے درمیان جھوٹ کی ایک گھاٹی ہے۔ سچائی کا درجہ پانے کے لئے تمہیں جھوٹ کی گھاٹی عُبور کرنا ہوگی اور

جھوٹ کی گھاٹی عبور کرنے کے لئے سچے خوف اور کسی لاچار کے درد بھرے دل کی سچی مُناجات سے مدد چاہو۔ اس کے ساتھ دل کی صفائی رکھو، اسے زیادہ تر بیدار رکھو، اس پر غم کے راستے طاری کرو اور اس کی غفلت میں کمی لاؤ۔ ایسی آنکھ رکھو جس سے خوف اور شُکْر چھلکتے ہوں اور یقین سے شکر کا حاصل ہونا نایاب وغیر موجود ہے۔

کلمہ شریف کی برکات:

﴿13953﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اعضاء نے جسے یاد کرکے لذت حاصل کی، جس کی طرف دھیان دینے سے بدنوں کو راحت و سکون ملا، جس کے حقائق سے عقلیں کُھل گئیں، جسے محفوظ رکھنا کانوں پر آسان ہوا، جس سے اہلِ یقین کی روحیں مانوس ہوئیں، جس سے مُتَّقِین کی جانوں نے اطمینان پایا، جس کے لیے غور و فکر والوں کی آنکھیں بے قرار ہیں، جس سے بصیرت والوں کے دل پر سکون ہیں، جس سے وَہمی لوگوں کے وَہم ختم ہو جاتے ہیں، جس کے پاس دیکھنے والوں کی سوچ ٹھہر جاتی ہے وہ ایسا کلمہ (یعنی لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ) ہے جو دل پر بڑا ہلکا ہے، اَعضاء سے اِس کا ظُہور بڑا نرم ہے، زبانوں پر اس کا تکرار آسان ہے، حلق میں اس کا بول میٹھا ہے اور اس کی لذت جگر کی ٹھنڈک ہے۔

نفس سے عداوت کھری ہو:

﴿13954﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: وعید سے ڈرو، مُحاسَبہ کرو، اپنے درجے کو سمجھو اور اپنی پرہیزگاری کی کثرت سے مخلوق پر نہ اتراؤ۔ تیری حقیقت رُسوائیوں کا جوہر ہے جبکہ تیری علامت نیکوکاروں کی علامت ہے۔ خود کو ضائع کرنے سے پہلے **اللہ** پاک سے حیا کر ورنہ تجھے سخت عذاب دینے میں جہنم کا داروغہ بھی حیا نہیں کرے گا۔ بے شک جہنم کا داروغہ **اللہ** پاک کے لئے تجھ پر غضب ناک ہو گا ایسا غضب جو تجھ پر گناہ کرتے وقت **اللہ** پاک کے لئے اپنی جان پر بھی نہ آیا ہو گا۔ اپنے نفس کے دعویٰ کو سچا سمجھنے سے حیا کر کیونکہ اس کی رُسوائی تجھ پر ظاہر ہو چکی ہے اور جھوٹ کے راستے کو سچائی کی راہ پر ترجیح دینے سے اُس کی حقیقت تجھ پر آشکار ہو چکی ہے۔ نفس سے تیری عداوت کھری ہو۔ حق کے بارے میں تیرا حصہ اور نصیب کامل ہو یوں کہ نفس کے جھوٹ پر **اللہ** پاک کے حضور تیرا اقرار ہو۔ نفس سے جو کچھ تیرے لئے ظاہر ہو اس

بارے میں تیری نظر سخت ہو۔ تم خود کو ڈھیل دیئے گئے لوگوں میں شمار کرو اور نفس کا اجر بیوقوفوں کے ترازو میں ڈال دو۔ مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے مخلوق کے معبود! میں اپنے نفس کو جھوٹے ظالموں کے نفسوں کے ساتھ شمار کرتا ہوں، میں اپنی روح کو ہلاک ہونے والی روحوں کے ساتھ سمجھتا ہوں اور میں اپنے بدن کو عذاب دیئے گئے لوگوں میں شمار کرتا ہوں۔

﴿13955﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب معاملہ دل تک پہنچ جائے تو اعضاء راحت پاتے ہیں۔

باقی زندگی کی اِصلاح:

﴿13956﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ نَفْع کا سودا ہے کہ جو باقی رہ گیا تو اس کی اصلاح کر تیرے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

﴿13957﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے صاحبزادے حضرت علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: بیٹا! شاید تم خود کو فرمانبردار خیال کرتے ہو، (یاد رکھو) رات کو چیخنے والا جھینگر تم سے زیادہ **اللہ** پاک کا فرمانبردار ہے۔

﴿13958﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے اُسی پر رشک آتا ہے جو اپنے مالک و مولیٰ کو پہچان لے اور خواہش رکھے کہ مرنے سے پہلے **اللہ** پاک سے حیا کرنے والے عارفین کی مَعْرِفَت حاصل کرلے، صرف تصدیق کی معرفت تک محدود نہ رہے۔

﴿13959﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم انطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے پہلے اپنے مالک و مولیٰ کی معرفت حاصل کر لوں۔ اور مجھ سے فرمایا: ابو احمد! ذاتِ باری تعالیٰ کے اقرار کا نام معرفت نہیں بلکہ اصل معرفت یہ ہے کہ جب تم اُسے پہچان لو تو اُس سے حیا کرو۔

دو چیزوں میں ساری بھلائی:

﴿13960﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم

انطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ساری بھلائی دو چیزوں میں ہے۔ میں نے عرض کی: وہ دو چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: (1)... تجھ سے دنیا دور کر کے تجھے قناعت کی دولت سے نواز دیا جائے۔ (2)... لوگوں کے چہروں کو تجھ سے پھیر کر تجھے رِضائے الٰہی سے نواز دیا جائے۔

﴿13961﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے بہتر کچھ نہیں کہ تجھے دنیا کی آزمائش میں نہ ڈالا جائے۔

سب سے نفع بخش اَوصاف:

﴿13962﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❀ سب سے فائدہ مند یقین وہ ہے جو تیری نظر میں بڑا ہو اور جو اس کے علاوہ ہے وہ تیری نظر میں چھوٹا ہو۔ ❀ سب سے پختہ خوف وہ ہے جو تجھے گناہوں سے باز رکھے، نیکیاں چھوٹنے پر تجھے غمگین کر دے نیز باقی ماندہ زندگی اور تیرے معاملے کے خاتمہ تک تجھے فکر مند رکھے۔ ❀ سب سے نفع بخش اُمید وہ ہے جو تیری اُمید کو پانے کے لئے تجھ پر عمل کو آسان کرے۔ ❀ سب سے لازمی حق تیرا اپنی ذات کے معاملے میں لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا اور اپنے چھوٹوں سے بھی حق بات قبول کرنا ہے۔ ❀ سب سے نفع مند سچ یہ ہے کہ تو اللہ پاک کے حضور اپنے نفس کے عیبوں کا اقرار کرے۔ ❀ سب سے نفع بخش اخلاص وہ ہے جو تجھ سے ریاکاری اور بناوٹ کو دور کرے۔ ❀ سب سے نفع والی حیا وہ ہے کہ تو اس کی نافرمانی کے ساتھ اپنی چاہت کا سوال کرنے سے حیا کرے۔ ❀ سب سے نفع مند شکر یہ ہے کہ تُو یہ جانے کہ اُس کریم ذات نے تیری بُرائیوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے اور مخلوق میں سے کسی کو اس پر مطّلع نہیں کیا۔

حکمت بھرے اَقوال:

﴿13963﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❀ سب سے نفع مند صدق وہ ہے جو سچائی کے موقعوں پر جھوٹ سے تجھے دور رکھے۔ ❀ سب سے نفع بخش توکُّل وہ ہے جس کے ضمان کا تجھے بھروسا ہو اور تو اس کی طلب اچھے طریقے سے کرے۔ ❀ سب سے نفع مند غنا وہ ہے جو تجھ سے فقر اور خوفِ فقر کو دور کرے۔ ❀ سب سے نفع بخش فقر وہ ہے جس میں تو مصیبت پر صبر کرے اور اس پر راضی رہے۔

سب سے نفع مند دور اندیشی وہ ہے جو تجھے فرصت کے موقع، مہلت کے ایام میں مطلب میں جلدی کرنے اور لوگوں کی غفلت کے وقت کام میں ٹال مٹول سے بچائے۔ سب سے نفع مند صبر وہ ہے جو تیری خواہش کے خلاف تجھے مضبوط کرے اور تو خود میں بے صبری کی کوئی راہ نہ پائے۔ سب سے فائدہ مند اعمال وہ ہیں جن کی آفات سے تو سلامت رہے اور تجھ سے وہ قبول کر لیے جائیں۔ سب سے نفع مند وقار اور سنجیدگی عمل سے پہلے حُسنِ تدبیر اور اچھی فکر و نظر ہے۔ یہ دونوں چیزیں عمل کے ثواب کی معرفت کا فائدہ دیتی ہیں جس کی وجہ سے عمل کی سختی برداشت ہوتی ہے اور قیامت کے دن اس پر خوشی ہوگی۔ سب سے نفع بخش عمل وہ ہے جس سے لاعلمی نقصان نہ دے اور اس کی معرفت کی زیادتی سے درد بڑھتا رہے اور تو اس پر عامل بھی ہو۔ سب سے نفع مند تواضُع وہ ہے جو تکبُّر کو تجھ سے دور کرے اور غصہ کو مار دے۔ سب سے فائدہ مند کلام وہ ہے جو حق کے موافق ہو۔ سب سے نفع بخش خاموشی وہ ہے جب خاموشی کی جگہ تیرا بولنا گراں ہو اور سب سے نقصان دہ وہ کلام ہے جب خاموشی تیرے لئے بہتر ہو۔ سب سے لازمی حق یہ ہے کہ تو **اللہ** پاک کے لازم کردہ حق کو ادا کرے اگرچہ اس میں تیری نفسانی خواہش کی مخالفت ہو۔ تجھ پر پہلے والدین پھر اولاد کے پھر قریبی کے پھر جو اس سے قریب ہیں ان کے حقوق لازم ہیں اگرچہ اس میں تیری اور ان کی خواہش کی مخالفت ہو۔ سب سے نفع مند علم وہ ہے جو تجھ سے جہالت اور حماقت کو دور کرے۔

سب سے فائدہ مند ناامیدی وہ ہے جو تجھ سے مخلوق کی طَمَع ختم کر دے کیونکہ مخلوق سے طمع ذلت کی چابی، عقل کو چھیننے والی، مُرَوّت ختم کرنے والی، عزت داغدار کرنے والی اور علم لے جانے والی ہے۔ تیرا اپنے رب کی پناہ میں آنا اور اس پر توکُّل کرنا اس طمع کو چھوڑنے میں ہے۔ سب سے افضل جہاد تیرا اپنے نفس کے ساتھ جہاد کر کے اُسے قبولِ حق کی طرف پھیرنا ہے۔ سب دشمنوں سے بڑھ کر تیرا لڑنا اس دشمن سے ہے جو تیرا سب سے قریبی ہے، جو تجھ سے مخفی ہے اور تیرا سب سے قریبی ہونے کے باوجود اس کی تیرے ساتھ دشمنی سب سے بڑھ کر ہے اور جو تیرے تمام دشمنوں کو تیرے خلاف بھڑکاتا ہے وہ دلوں میں وَسْوَسے ڈالنے والا ابلیس لعین ہے۔ تیری اس سے دشمنی شدید ہونی چاہیے اور تم اپنی ہلاکت سے بچنے کو جس قدر محنت وکوشش کا بار اٹھاتے ہو اس سے کہیں زیادہ شیطان کو ڈرانے کے لیے محنت وکوشش کیا کرو۔ پھر جب تم **اللہ**

پاک کی پناہ میں آ گئے تو اب شیطان اپنی طاقت کے باوجود تم سے کمزور ہے اور اپنے بہت شر کے باوجود کم نقصان دہ ہے۔ ٭ تمہارے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ گناہ یہ ہے کہ تم جہالت و بے علمی کے ساتھ نیک اعمال کرو کیوں کہ جب تم گناہ کرتے ہو تو تمہیں ثواب کی امید نہیں ہوتی بلکہ عذاب کا خوف ہوتا ہے لیکن جہالت کے ساتھ نیکیاں کرتے ہو تو یہ نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور تمہیں ثواب کی امید ہوتی ہیں حالانکہ تم عذاب کے حق دار بن چکے ہوتے ہو۔ کتنا فرق ہے اس گناہ میں جس پر عذاب کا خوف ہو جو خوف خود ایک نیکی ہے اور اس گناہ میں جس کے عذاب سے تم بے خوف رہو جو بے خوفی خود ایک گناہ ہے۔

چند سوالات کے حکمت بھرے جوابات:

حضرت سَیِّدُنا محمد بن یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ٭ میں نے حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ مُشاورت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: اس معاملے میں امانت دار کے علاوہ کسی پر بھروسا نہ کرو۔ ٭ میں نے پوچھا: آپ مشورہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: پہلے اس معاملے میں تم خود کو دیکھو کہ تم اپنے کلام سے کیسے سلامت رہتے ہو اور جب تم ایسا کر لو گے تو تمہیں رُشد و ہدایت الہام کر دی جائے گی پھر تم بچو گے اور اعتماد والے ہو گے۔ ٭ میں نے پوچھا: لوگوں سے اُنسیت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: اگر تم کسی عقل مند اور گناہوں سے بچنے والے کو پاؤ تو اس سے اُنسیت حاصل کرو اور باقی سب لوگوں سے ایسے بھاگو جیسے تم درندے سے بھاگتے ہو۔ ٭ میں نے پوچھا: سب سے افضل کون سا عمل ہے جس سے میں **اللہ** پاک کا قُرب حاصل کروں؟ ارشاد فرمایا: باطنی گناہوں کا ترک۔ ٭ میں نے پوچھا: باطن، ظاہر سے اولیٰ کیوں ہے؟ فرمایا: اگر تم باطن سے پہلو تہی کرو گے تو ظاہر و باطن دونوں میں فساد آئے گا۔ ٭ میں نے پوچھا: کون سا گناہ سب سے بڑھ کر نقصان دہ ہے؟ فرمایا: جسے تم گناہ نہ جانو اور اس سے بھی زیادہ نقصان دہ وہ ہے جسے تم اطاعت گمان کرو جبکہ وہ **اللہ** پاک کی نافرمانی ہو۔ ٭ میں نے پوچھا: کون سا گناہ میرے لئے سب سے بڑھ کر نفع مند ہے؟ فرمایا: وہ سابقہ گناہ جسے تم اپنی نگاہوں کے سامنے رکھو اور مرتے دم تک اس پر روتے رہو پھر دوبارہ ایسا نہ کرو، یہی توبہ نصوح ہے۔ ٭ میں نے پوچھا: کون سی اطاعت میرے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے؟ فرمایا: جس کی وجہ سے تم اپنی بُرائیوں کو بھول جاؤ، جس پر فخر کرتے ہوئے اسے اپنی نگاہوں کے سامنے

رکھو اور بے خوف ہو جاؤ نیز اپنے جرم کے خوف سے دھوکے میں رہو۔ ... میں نے پوچھا: کون سی جگہ میرے لئے زیادہ محفوظ ہے؟ فرمایا: تمہاری عبادت گاہ اور تمہارے گھر کا اندرونی حصہ۔ ... میں نے پوچھا: میں اپنے گھر میں بھی سلامت نہ رہوں تو؟ فرمایا: پھر وہ جگہ ہے جہاں تمہیں خواہش سے پالا نہ پڑے اور تمہیں فتنہ نہ گھیرے۔ ... میں نے پوچھا: **اللہ** پاک کی کون سی مہربانی میرے لئے زیادہ نفع بخش ہے؟ فرمایا: جب وہ تمہیں گناہوں سے بچائے اور اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ ... میں نے پوچھا: یہ مختصر ہے مجھے زیادہ تفصیل سے سمجھائیے۔ ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے! جب **اللہ** پاک تین چیزوں سے تیری مدد فرمائے: (1)... ایسی عقل جو تیری خواہشِ نفس کی مَشَقَّت میں کافی ہو (2)... ایسا علم جو تیری جہالت کی کفایت کرے اور (3)... ایسی بے نیازی جو تجھ سے محتاجی کا خوف دور کرے۔

اِطاعت گزاروں کی زندگی:

﴿13964﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بلاشبہ اِطاعت والوں نے اَعمال سے پہلے اَسباب کے ساتھ ایسی لطیف معرفت کو آگے رکھا جس کے ذریعے وہ نیک اَعمال پر قائم رہے اور ان پر اس کی بنیاد آسان ہوئی اور انہوں نے اپنے اَعمال کو دنیا میں ایک دن اور رات کے لئے رکھا پھر اس کے گزرنے کے بعد وہ اَز سرِ نو نیت کرتے ہیں۔ وہ اپنے نفسوں سے ایک دن اور رات کے لئے اچھی صحبت طلب کرتے ہیں پھر جب دن اور رات گزر جاتے ہیں تو وہ اچھی اِطاعت پر بھی اپنے نفسوں کا اِحتساب کرتے، اسے غنیمت جانتے، گزرے دن کو یاد کر کے خوش ہوتے اور اپنی جانوں کو آئندہ کے عمل کے لئے تیار رکھتے ہیں یا رات سے ہی دل کو کل کے عمل کی یاد کے لئے مشغول رکھتے ہیں اور اپنے بدنوں اور اَعضاء کو عمل میں لگائے رکھتے ہیں اور اپنے دل **اللہ** پاک کے لیے فارغ رکھتے ہیں لہٰذا ان کی امیدیں چھوٹی اور وقت قریب ہیں، دنیاوی وَسْوَسوں کے اَسباب ان کے دلوں سے دور ہیں اور ان کے دلوں کی سب سے بڑی مشغولیت آخرت کی مصروفیت ہے، یہ آخرت کی طرف بصیرت کی نگاہ سے دیکھتے اور ستھرے اَعمال کے ذریعے **اللہ** پاک کا قُرب حاصل کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح اِستقامت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں یہاں تک کہ جب تقویٰ کی زیادتی اُن کی مدد کرتی ہے تو وہ دنیا میں اطاعت کی حلاوت پالیتے ہیں۔ پھر خوف سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور اپنی عبادتوں میں غم

سے لطف اندوز ہوتے ہیں حتّٰی کہ ان کے جسم کمزور اور بدن بوسیدہ ہو جاتے ہیں اور گوشت کے اندر ہڈیاں سوکھ جاتی ہیں۔ لوگوں سے ان کی گفتگو کم ہوتی ہے، انہیں اپنے خالق سے مناجات کی لذت ملتی ہے، ان کے دلوں کا تعلّق آسمانی بادشاہی سے ہے، ان کی یاد قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے رہنا ہے اور ان کے بدن مخلوق کے درمیان خالی ہیں کیونکہ یہ دنیا اور اہلِ دنیا سے اندھے اور بہرے ہیں۔ اُن پر آخرت کا معاملہ ایسا واضح ہو چکا گویا وہ اُسے دیکھ رہے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ آخرت کے لیے اِنتہائی کوشش میں لگ جاتے ہیں تاکہ نفس اُن کے سامنے جُھک جائیں اور اَعضائے بدن میں عاجزی پیدا ہو اور کچھ لوگ نماز میں کوشاں رہتے ہیں تاکہ اُن پر خوف کی کیفیت ہمیشہ طاری رہے۔ دوسرے بعض روزے کثرت سے رکھتے ہیں تاکہ اُن کے اَجسام سکون میں رہیں اور کچھ لوگ خواہشات کو چھوڑ کر کامیابی کے حُصُول میں لگ جاتے ہیں اور یہ سب نفسوں کی ریاضت ہے یہاں تک کہ وہ بھوک اور جسمانی کمزوری کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

غم دِل میں اور دل یادِ الٰہی میں:

﴿13965﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حُکَماء دنیا کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک واضح ہو چکا کہ دنیاوی خواہشات ان کی حکمتوں کو ان کے سامنے بِگاڑ کر پیش کرتی ہیں جبکہ وہ آخرت کو دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، لہٰذا دنیا کو وہ ایک پُل کی طرح سمجھتے ہیں جس سے وہ گزر جاتے ہیں انہیں اس میں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور آخرت ان کے نزدیک ایک منزل ہے کہ نہ تو وہ اس کا بدل چاہتے ہیں اور نہ ہی اس سے پھرنا چاہتے ہیں۔ ان کے اَحوال آسمانی بادشاہت میں سیر کرتے ہیں۔ وہ **اللہ** پاک کے حق کے سلسلے میں اطاعت کو ناپسندیدہ چیزوں کے لئے ڈھال بنا لیتے ہیں۔ ان کے غم ان کے دلوں میں جبکہ دل **اللہ** کریم کی یاد میں مشغول رہتے ہیں۔ انہوں نے دل کی نگاہ سے دیکھا اور کامیابی کے لئے عقلوں کی راہ نمائی میں ہدایت کا سامان حاصل کیا۔ دل کی آنکھوں سے آخرت کو دیکھا تو اس کا یقین پختہ ہو گیا اور انہوں نے بصیرت کے حصول میں کوشش کی۔ ظاہری نظروں سے دنیا کو دیکھا تو عبرت حاصل کی اور اس سے دور رہے۔ پس ظاہری آنکھوں نے دنیا کی جس چیز کا احاطہ کیا انہوں نے اسے حقیر جانا اور دل کی آنکھوں نے اُخروی بادشاہت کی جس چیز کا احاطہ کیا اسے عظیم سمجھا۔

علم والوں کی ناگُفتہ بہ حالت:

﴿13966﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم انطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک میں نے ایسازمانہ پایا جس میں اسلام غریبی کی طرف لوٹ گیا (یعنی اس پر عمل کرنے والے کم ہوگئے) جیسا یہ شروع میں تھا اور حق بھی غریبی کی طرف لوٹ گیا جیسا شروع میں تھا۔ اگر اُس زمانے میں تم کسی عالم سے ملتے تو اسے دنیا کی محبت پر فریفتہ، جاہ و مرتبہ اور سرداری سے محبت کرنے والا پاتے اور اگر کسی عبادت گزار سے ملتے تو عبادت کے معاملے میں اسے جاہل پاتے، اس کے دشمن شیطان نے اسے بچھاڑ کر دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہوتا، شیطان اسے عبادت کے اعلیٰ درجے پر لے گیا حالانکہ وہ عبادت کے ادنیٰ درجے سے بھی جاہل تھا تو اسے اعلیٰ درجہ کیونکر حاصل ہو سکتا تھا؟ اس زمانے کے بقیہ لوگوں کا حال یہ تھا کہ برے لوگ ٹیڑھے، فریبی بھیڑیے، نقصان پہنچانے والے دَرِندے اور چالاک لومڑی کی مثل تھے۔ تمہارے زمانے کے عُلَما، قُرّاء اور حکمت کے دعوے داروں کی حالت بھی ایسی ہی ہے یہ اس لیے کہتا ہوں کہ میں نے جس عالم کو بھی دیکھا اُس کی عقل کو مغلوب پایا، حکمت سے دور، دنیاوی کاموں میں اپنے نقصان کا ہی سوچنے والا، خواہشات کا پیروکار، اپنی رائے پر اِتراتا، دنیاوی معاملے میں حریص ولالچی، دینی معاملے میں چشم پوشی سے کام لیتا، بُرے فیصلے میں پختگی دکھاتا، پسندیدہ خواہشات کو گلے لگاتا، اللہ پاک کے ناپسندیدہ امور سے بچتا نہیں بلکہ مختلف فتنوں اور بلاؤں میں زیادتی کا خواہاں، خواہشات کی وجہ سے دنیا کی سختیاں برداشت کرتا، دل کا سخت، اپنے مقصدِ تخلیق یعنی عبادت سے انتہائی غافل، یقینی آخرت کی طرف اُسے بلایا جائے تو سستی کرتا، نہ ربِّ کریم کی ذات پر کامل یقین رکھے اور نہ ہی جہنم کو واجب کرنے والے کاموں سے ڈرے، موت کو دور سمجھنے والا، دنیا پر فریفتہ اور آخرت سے غافل، سونے چاندی کا عاشق اور جن چیزوں کا اسے شوق دلایا جاتا ہے اس سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے۔ جیسے اس چیز میں اس کا یقین کمزور ہوتا ہے جس کا اسے شوق دلایا جائے۔

یوں ہی وعید کے وقت وہ بے خوف ہو جاتا ہے، اس وقت وہ اپنے گناہوں کو بھول جاتا اور نیکیوں کو یاد رکھتا ہے یوں کہ نیکیاں پیش نظر اور گناہ قدموں کے نیچے ہوتے ہیں، فضول کاموں میں پڑ جاتا ہے۔ اس دنیا پر فریفتہ ہے کہ جس کے قلیل پر وہ قناعت نہیں کرتا اور کثیر سے اس کا پیٹ نہیں بھرتا، اس کی کوشش و محنت دنیا ہی کے لئے ہوتی ہے، دنیا ہی کے لئے خوش ہوتا اور سجتا سنورتا ہے، راضی اور ناراض بھی دنیا ہی کے لئے

ہوتا ہے، دنیا کے تھوڑے سے فانی حصے پر بھی راضی ہو جاتا ہے خواہ آخرت میں ملنے والے کثیر حصے سے محروم رہے بلکہ خالق کے مقابلے میں مخلوق سے ملنے والے حصے پر خوش ہوتا ہے، فقر و فاقہ سے ڈرتا ہے۔ اپنے گناہوں اور اُن پر ملنے والی سزاؤں سے بے خوف ہے، مخلوق کے لئے ان امور میں زینت اختیار کرتا ہے جو بارگاہِ الٰہی میں اس کا مرتبہ گھٹا دیتے ہیں اور ذاتِ باری تعالیٰ پر پختہ یقین نہ ہونے کی وجہ سے اس سے ناامید ہے، لوگوں کے سامنے بنا سنوار کر محتاط انداز میں گفتگو کرتا، غضب کے موقع پر تکبُّر کرتا اور خواہشات کی مخالفت کے وقت سینگوں والا بھیڑیا اور مال و دولت ملنے پر اندھا و مدہوش ہو جاتا ہے، جھوٹی امید اسے دنیا کی طرف مائل رکھتی ہے، ناجائز خواہش اس کی مُروّت ختم کر دیتی اور نورِ اسلام کو سلب کر لیتی ہے اور اسے حقیقی خوف حاصل نہیں ہوتا پس آزمائش ہی اسے اس کی اصل کی طرف کھینچ لے جاتی ہے اور اللہ پاک ہی مددگار ہے۔

اب سمجھنے کی کوشش کرو کہ یہ کن کے اوصاف ہیں؟ تمہارے زمانے میں تمہاری قوم کے معزز لوگوں کے اوصاف ہیں۔ تو اے نگاہ رکھنے والو! عبرت پکڑو! اور اے عقل والو! اللہ پاک سے ڈرو۔ وہ جو ایمان لائے ہو اور ان کے لئے ثواب کو لازم کیا، پھر عظیم احسان فرماتے ہوئے انہیں عقل مندوں کے گروہ میں شُہرت دی۔ پس ثواب کو ضائع کرنے اور خواہشات کی پیروی کرنے والے کی کوتاہی کا عذر قبول نہیں ہوگا کیونکہ اللہ کریم نے خواہش کو پیدا کیا تو اسے عقل کی ضد ٹھہرایا اور عقل کو علم کی صورت دی جبکہ خواہش اور باطل دو قریبی مُتّحِد شکلیں ہیں جو دنیا و آخِرت کے بُرے اَنجام کی طرف لے جاتی ہیں۔ افسوس، اے عقل مندو! ربِّ کریم کے اِنعامات کے معاملے میں کون اس پر پابندی لگا سکتا ہے؟ کون ہے کہ جسے اللہ پاک کچھ عطا فرمائے تو وہ اسے روک دے اور کون ہے کہ جس سے اللہ کریم کوئی چیز روک لے تو وہ اس کے پاس موجود ہو؟ بندوں کے اعضاء جوڑنے کے بعد کیا ان کو اللہ پاک کے ہاں کوئی حاجت ہے؟ خیر ثواب کے لئے ہے اور شر عذاب کے لئے۔ پس خیر و شر کی حرکات فرمانبرداریوں اور نافرمانیوں میں سے ہیں۔ ربِّ کریم نے ہم میں سے کسی کا نام ظاہر کیے بغیر خیر و شر کے اَسباب پیدا فرمائے اور اپنی قدرتِ کاملہ سے ان کی ضدیں بنائیں اور اُس نے ہر بند چیز کے لیے چابی بنائی اور ہر مشکل (سے نجات) کے لئے کُھلی نِشانی رکھی۔ پس اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے خیر کے اَسباب پیدا فرمائے، بندے کسی بھی عَمَلِ خیر تک ان اَسباب کے بغیر پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتے اور جب

اللہ پاک ان کو اپنے پسندیدہ بندے کے دل میں بسا دے اور اسے اس پر عامل بنا دے تو یہی اَسباب گناہوں سے روکنے والے بن جاتے ہیں۔

قُربِ اِلٰہی کے لیے زبردست نصیحتیں:

﴿13967﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک سے اپنے لئے اس قلیل رزق کی کثرت چاہو جو تمہیں شکر کی طرف لے جائے، نفس پر عتاب کرنے اور معافی کی طلب میں رضائے الٰہی کے لئے کی گئی کثیر عبادت کو بھی کم سمجھو، علم کی تیزی کو ایک طرف رکھو کیونکہ علم کی تیزی کے ساتھ خالص عمل نہیں ہوتا، انتہائی ہوشیاری کے ساتھ خالص عمل میں بڑی غفلت سے بچو، خوف کی زیادتی سے اِنتہائی بیداری لاؤ، حیا کے ذریعے زیب وزینت کے اِظہار سے بچو، عقل کی راہ نُمائی میں خواہشات کے اَنجام سے ڈرو، تجھ پر خواہش غالب آئے تو علم سے راہ نمائی کے لئے ذرا رُک جاؤ، روزِ جزا کے لئے خالص اَعمال کو ذخیرہ کرلو، حرص سے بچ کر قناعت کے میدان میں قیام کرو، تھوڑی سی قناعت کے ذریعے زیادہ حرص سے بچو، اُمیدیں کم کرکے زُہد (دنیا سے بے رغبتی) کی مٹھاس کو کھینچ لاؤ، صحیح ناامیدی کے ذریعے لالچ کے اَسباب کو ختم کردو، معاملات اللہ کریم کے سپرد کرکے دلی راحت و سکون حاصل کرو، نااُمیدی کی ٹھنڈک سے حرص ولالچ کی آگ کو بجھادو، معرفتِ نفس کے ذریعے خود پسندی کی راہوں کو بند کردو، قلبی سکون کے ذریعے بدن کو راحت پہنچاؤ، قلبی سکون کے لئے لوگوں سے میل جول کم رکھو اور دنیا کی طلب چھوڑ دو، دل کی نرمی کے لئے پابندی کے ساتھ ذکر کرنے والوں کی صحبت اِختیار کرو، قلبی نور کے لئے ہمیشہ غمزدہ رہا کرو، طویل غور وفکر کے ذریعے غم کا دروازہ کھولو اور غور وفکر کے لئے تنہائی اِختیار کرو، خواہشات کی مخالفت کرکے سچا خوف اپنا کر شیطان سے محتاط رہو، جھوٹی امید سے بچو کہ یہ تمہیں جھوٹے خوف میں مُبتلا کردے گی، سچی اُمید کو سچے خوف کے ساتھ ملادو، اَعمال میں سچائی اِختیار کرکے رضائے اِلٰہی کے لئے عُمدگی کے ساتھ عمل کرو، اللہ کریم سے محبت کے اِظہار کے لئے اس کی بارگاہ میں جلد جلد حاضری کی کوشش کرو اور ٹال مٹول سے بچو کہ یہ ایسا سمندر ہے جس میں کئی لوگ غرق ہوگئے، غفلت سے بچو کہ یہ دل کی سیاہی کا باعث ہے، سستی اور کاہلی سے بچو کہ اس میں کوئی عذر قابلِ قبول نہیں نیز یہ پچھتانے والوں کی پناہ گاہ ہے، خوب ندامت اور اِستغفار کی کثرت کرکے

سابقہ گناہوں کی معافی مانگو، رجوعِ حَسَن (سچی توبہ) کے ساتھ ربِّ کریم سے معافی چاہو اور رجوعِ حسن کے لئے اِخلاص کے ساتھ دعاو مناجات کرو، شکر جیسی عظیم نعمت تک پہنچنے کے لئے قلیل رزق کو کثیر اور کثیر عبادت کو قلیل سمجھو اور شکر کی عظیم نعمت کے ذریعے نعمتوں میں اضافہ چاہو اور نعمتوں کے زوال کے ڈر سے ہمیشہ شکر کرتے رہو، حرص ولالچ کو مار کر عزت حاصل کرو، ناامیدی کی قوت سے حرص ولالچ کی ذلت کو دور کر دو اور ناامیدی کی قوت پانے کے لئے خواہش کو چھوڑ دو اور خواہش کو چھوڑنے کے لئے اُمیدوں میں کمی کرو، گنجائش ختم ہونے کے خوف سے فرصت کے لمحات میں مقصود سے فائدہ اٹھانے میں جلدی کرو، تندرستی کے ساتھ فارغ دنوں جیسی فرصت وگنجائش کوئی نہیں۔ میں تمہیں ٹال مٹول کرنے سے ڈراتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے مقصود کو تم سے دور کر دے گا، قابلِ اعتماد شخص کے علاوہ کسی اور پر اعتماد و بھروسا کرنے سے بچو۔

بے شک بُرائی کی بھی عادت پڑ جاتی ہے جیسے غذا کی عادت پڑ جاتی ہے، سلامتی چاہنے جیسا کوئی عمل نہیں، دل کی سلامتی جیسی کوئی سلامتی نہیں، خواہش کی مخالفت کرنے جیسی کوئی عقلمندی نہیں، ناامیدی کی قوت جیسی کوئی قوت نہیں، بھلائیوں میں مددگار اُمید جیسی کوئی اُمید نہیں، دل کے فقر جیسا کوئی فقر نہیں، دل کی تونگری (مال داری) جیسی کوئی تونگری نہیں، خواہش کو مغلوب کرنے جیسی کوئی قوت نہیں، یقین کے نور جیسا کوئی نور نہیں، دنیا کو حقیر سمجھنے جیسا کوئی یقین نہیں، نفس کی پہچان جیسی کوئی معرفت نہیں، عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں، بھلائی میں مددگار عافیت جیسی کوئی عافیت نہیں، ہمت و کوشش کرنے جیسا کوئی شرف نہیں، اُمید میں کمی کرنے جیسا کوئی زُہد نہیں، دَرَجات میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے جیسی کوئی حرص نہیں، انصاف جیسا کوئی عَدل نہیں، ظلم وزیادتی جیسی کوئی تعدّی وزیادتی نہیں، خواہش کی مُوافقت جیسا کوئی ظلم نہیں، فرائض کی ادائیگی جیسی کوئی اطاعت نہیں، عقل نہ ہونے جیسی کوئی مصیبت نہیں، یقین کی کمی جیسی کوئی بے عقلی نہیں، بے خوفی جیسی کوئی یقین کی کمی نہیں، بے خوفی پر غم نہ ہونے جیسا کوئی خوف کا فقدان نہیں، اپنے موجودہ حال پر راضی رہنے اور گُناہ کو ہلکا سمجھنے جیسی کوئی مصیبت نہیں، یقین جیسا کوئی مشاہدہ نہیں، جہاد جیسی کوئی فضیلت نہیں، نفس سے جنگ جیسا کوئی جہاد نہیں، خواہش کو مغلوب کرنے جیسا کوئی غلبہ نہیں، غصے کو روکنے جیسی کوئی قوت نہیں، (دنیا میں) باقی رہنے کو محبوب رکھنے جیسی کوئی نافرمانی نہیں کہ دنیا سے محبت کرنے والا ہی یہاں باقی رہنے کو

محبوب رکھتا ہے، حرص و لالچ جیسی کوئی ذِلّت نہیں۔

فرصت کے لمحات کو ضائع کرنے سے بچو کیونکہ یہ ایسا میدان ہے کہ اس میں دوڑنے والے حسرتوں کا شکار ہی رہتے ہیں، عقلیں رائے کی کانیں ہیں، علم معاملات کی پہچان پر رہنمائی کرتا یا اُمور کے ذرائع کی طرف متوجہ اور انہیں واضح کرتا ہے۔ تَزَیُّن تین معانی پر بولا جاتا ہے: (1)... مُتَزَیِّنٌ بِعِلْمٍ: علم سے مزین ہونا (2)... مُتَزَیِّنٌ بِجَھْلٍ: جہالت سے مُزَیَّن ہونا اور (3)... مُتَزَیِّنٌ بِتَرْكِ التَّزَیُّن: زیب و زینت چھوڑ کر ویسے ہی مزین ہونا اور یہ شیطان کے نزدیک ان تینوں میں سب سے بڑا فتنہ اور زیادہ پسندیدہ ہے۔

اصل بادشاہ کون ہے؟

﴿13968﴾... حضرت سَیِّدُنا اَحمد بن عبدُ العزیز بن محمد اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا اَحمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے کئی علوم میں مہارت حاصل کی، اُصولوں کو آزمایا، مسلسل غور و فکر میں رہا، مجھے قیاس اِلہام کیا گیا، ذکر و اذکار میں مشغول رہا، حکمت پڑھی، وعظ و نصیحت کی، عقل کے ذریعے غور و فکر کے ساتھ قول کو سمجھا، ذہن میں معانی کو پھرایا لیکن معبود کی معرفت، **اللہ** پاک کی وحدانیت، اس پر ایمان لانے اور آخرت پر یقین رکھنے والے علم سے زیادہ کسی علم کو بندے کے لئے افضل و اولیٰ نہیں پایا اور یہ علم سینے کے لیے سب سے بڑھ کر شفاء، غم کو سب سے زیادہ دور کرنے والا، دل کو سب سے بڑھ کر زندگی دینے والا، بھلائی کو سب سے زیادہ لانے والا، شر کو سب سے بڑھ کر دور کرنے والا اور دل پر سب سے زیادہ غالب آنے والا علم ہے، اس کا فائدہ عذاب کا صحیح خوف، ثواب کی امید اور نعمتوں پر شکر کی توفیق ملنا ہے۔ فکر کی کوئی حد نہیں اور اِلہام کی کوئی اِنتہا نہیں۔ میں نے عقل کی راہ نُمائی میں پختہ اِرادے کا علم حاصل کیا اور پختہ اِرادے کی قوت سے خواہش کو مغلوب کیا جا سکتا ہے اور خبروں کی حقیقت تک توفیق، سمجھ اور غور و فکر کے ذریعے ہی پہنچا جا سکتا ہے۔ اس وقت یقین صحیح اور اَعمال دُرُست ہو جاتے ہیں ورنہ اَعمال میں شک ہی رہتا ہے۔ بادشاہ وہ نہیں جو خواہش کا پیروکار ہو خواہ پوری دنیا کی بادشاہت پا لے بلکہ بادشاہ وہ ہے جو خواہش کو قابو میں رکھے اور دنیا کی بادشاہت کو حقیر سمجھے۔

بھول، غفلت اور کوتاہی غالب آگئی:

﴿13969﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ العزیز بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم انطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خواہش کی صورت میں مخلوق کو کوئی بیماری پیش آئی تو اس نے مرید (راہِ آخرت کے مسافر) کو اپاہج اور عقل مند کو غافل کر دیا، پس عاقل کو اپنی بیماری کی پہچان نہیں اور مرید اس کی دوا تلاش نہیں کرتا۔ جو **اللہ** پاک کی پناہ لیتا ہے اسے پناہ دے دی جاتی ہے اور جسے پناہ دے دی گئی اسے گناہوں سے روک لیا گیا، جو بچنا چاہتا ہے اسے بچا لیا جاتا ہے، جو عافیت طلب کرتا ہے اسے عافیت دے دی جاتی ہے اور جس نے خود کو اپنے نفس کے سپرد کیا تو اسے اطاعت سے روک دیا جاتا ہے اور خواہش اُس پر غالب آجاتی ہے پس وہ اُسے غلط راستے پر ڈال دیتی ہے اور شیطان اس پر غالب آجاتا ہے تو وہ گمراہوں میں سے ہو جاتا ہے۔ محروم وہی ہے جسے سُوال سے روک دیا گیا کہ سوال جواب کی کُنجی ہے، کریم مانگنے سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہے اور بندے پر **اللہ** پاک کے زیادہ تر احسانات سوال کرنے سے پہلے ہوتے ہیں۔ اُس سے بے پرواہو جاؤ جو تم سے اپنا چہرہ پھیر لے اور راہِ توفیق سے ہٹ جائے اور اُسے نصیحت کرنا نہ چھوڑو جو توفیق کا طلب گار ہو، اپنے دل کے لئے اِعتدال کا راستہ منتخب کرو، جہاں گنجائش نہ ہو وہاں اپنی زبان کو روک لو، دوست سے خوش اَخلاقی کے ساتھ ملو، **اللہ** پاک کے حضور سلامت دل کے ساتھ معاملہ کرو، باریک بینی کے ساتھ نفس کا محاسبہ کرو۔

اُخروی اَعمال کا کیا حال ہے کہ ہم میں ظاہر ہی نہیں ہوتے، اَعمال کے سلسلے میں ہماری بھول، غفلت اور کوتاہی ہم پر غالب آگئی ہے کیونکہ اُخروی معاملات میں کوتاہی اس بات کو ظاہر اور ثابت کر رہی ہے کہ ہم دنیا کے طالب ہیں اور اُخروی معاملات میں کمی کر کے آخرت میں ملنے والی نعمتوں کی اُمید رکھنا محض ایک اُمید ہے۔ علم کا پہلا درجہ اُمیدوں کے فوت ہونے کا خوف ہے، جسے کوئی عمل پسند آجاتا ہے تو وہ خواہش رکھتا ہے کہ اسے پورا کر کے چھوڑے، جو عمل کا ثواب چاہتا ہے وہ اس میں مضبوطی و پختگی کو پسند رکھتا ہے، جو حکمت کی جُستجو رکھتا ہے وہ اس کے علاوہ دیگر چیزوں سے غافل ہو جاتا ہے، جس کی آنکھیں کسی چیز سے ٹھنڈی ہوتی ہیں وہ اس کے ذکر کو پسند رکھتا ہے، تمام باتیں قیامت تک محفوظ ہیں جن کا بندے کو سامنا کرنا ہوگا، ہر جان اپنے کئے ہوئے اَعمال میں گِروی ہے جبکہ لوگوں میں نقص اور خرابی پائی جاتی ہے، پس غور سے سننے والا غائب، سوال

کرنے والا متقی اور جواب دینے والا غیر متعلقہ کاموں میں پھنسا ہوا ہے، تھوڑی سی پسندیدگی اعمال کو زائل کر دیتی اور تھوڑا سا غصہ ہر احسان کو ختم کر دیتا ہے، خود پسندی عبادت کو مٹا دیتی اور عقل میں کمی کا باعث بنتی ہے، میں نے فقر کو جہالت سے زیادہ نقصان دِہ اور مال کو عقل سے زیادہ معدوم ہونے والا نہیں پایا، خوف پرہیز گاری حاصل ہونے کا ذریعہ اور یقین خوف کے حصول کا سبب ہے اور یقین عقل مندوں کی صحیح ترکیب سے حاصل ہوتا ہے، مُشاوَرَت مدد کو کھینچ لاتی ہے، نظم و نسق عقل مند کی عقل پر دلیل ہے، صحیح پرہیز گاری خوف کی علامات میں سے ہے، اچھے اَخلاق خاندانی شرافت کا پتا دیتے اور بُرے اَخلاق شریفُ النّسب لوگوں کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں، عقل مند کو یقین حاصل ہو جاتا اور جسے یقین حاصل ہو جائے وہ ڈرتا ہے، جو ڈرتا ہے وہ صبر کرتا ہے، جو صبر کرتا ہے وہ پرہیز گاری اختیار کرتا ہے اور جو پرہیز گاری اختیار کرتا ہے وہ شبہات سے بچتا اور حرص ولالچ کو چھوڑ دیتا ہے، پھر بندہ **اللہ** پاک کی اِطاعت و فرمانبرداری والے کاموں میں لگ جاتا ہے اور جس کی عقل دبادی گئی اس کا یقین کمزور ہو جاتا ہے اور جس کا یقین کمزور ہو جائے تو اس سے خوف نکل جاتا اور وہ بے خوف ہو جاتا ہے اور جو بے خوف ہو جائے اس کی غفلت بڑھ جاتی ہے، جس کی غفلت بڑھ جائے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جائے اس میں وَعظ و نصیحت اثر نہیں کرتی اور اس پر دنیا کی محبت غالب آجاتی ہے اور خوف کی حقیقت کے بغیر ہی اس میں آخرت کے اَعمال کی کثرت ہو جاتی ہے۔ **اللہ** کریم ہی مددگار ہے۔

﴿13970﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا احمد بن عاصم انطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "ایک شخص نے اپنے بھائی کو مکتوب بھیجا، جس میں حمد و صلوٰۃ کے بعد لکھا: نہ کرنے والے (فُضُول) کاموں کو چھوڑ کر کرنے والے کاموں میں لگ جاؤ کیونکہ بامقصد کاموں کے لئے فضول کاموں کو چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔" ایک اور شخص نے اپنے بھائی کو لکھا: بخُدا! میں **اللہ** پاک کی ایک بات تمہیں بتاتا ہوں رب کریم عاجزی کرنے والوں کو ان کی عاجزی کے مطابق بلندی نہیں دیتا بلکہ اپنے جود و کرم کے مطابق عطا فرماتا ہے اور غمزدوں کو ان کے غم کے بقدر خوشی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت و مہربانی کے مطابق خوشی سے نوازتا ہے، توبہ قبول کرنے والی مہربان ذات کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے کہ وہ تو اسے بھی نوازتا ہے جو اسے اذیت پہنچاتا ہے تو جسے اس کی وجہ سے تکلیف پہنچائی گئی وہ اس سے کتنی محبت فرماتا ہو گا؟ توبہ قبول کرنے والی رحیم و کریم ذات کے

بارے میں تیرا کیا گمان ہے کہ وہ تو اپنے دشمن کی بھی توبہ قبول فرماتا ہے تو جس سے اس کی وجہ سے دشمنی رکھی جاتی ہو وہ اس کے ساتھ کیسا معاملہ فرماتا ہو گا؟ **اللہ** پاک تو اس پر بھی کرم فرماتا ہے جو اسے ناراض کرتا اور تکلیف دیتا ہے تو پھر اس پر کیسا فضل فرماتا ہو گا جو اسے راضی کرنے میں لگا رہتا ہے اور اس کی وجہ سے بندوں کی ناراضی مول لیتا ہے؟

غیبت کے نقصانات:

﴿13971﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: بے حیا و بدگو آدمی کی انتہائی بدنصیبی یہ ہوتی ہے کہ اُسے اپنی بدگوئی کا دُنیا و آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے، نیک لوگ اُسے ناپسند کرتے ہیں، غفلت والے بھی منہ نہیں لگاتے، فرشتے دور رہتے ہیں اور شیاطین خوش ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں: غیبت اور بدگوئی سے روزہ بگڑ جاتا، وُضو خراب ہو جاتا (یعنی روزہ و وضو کی نورانیت چلی جاتی)، اَعمال برباد ہو جاتے اور بندہ غضبِ الٰہی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ غیبت اور چغلی ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، یہ ظلم کے راستے سے نکلتے ہیں، چُغل خور قاتل ہے، غیبت والا مُردار خور اور ظالم متکبِّر ہے، یہ تینوں ایک ہی ہیں اور ان کا ایک تینوں ہے، جب بندہ اپنی یہ عادتیں بنالیتا ہے تو یہ عادتیں اُسے جھوٹے اِلزامات لگانے اور بہتان باندھنے تک لے جاتی ہیں، اب وہ پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے والا، ڈینگیں مارنے والا اور بڑا جھوٹا ہو جاتا ہے، جب بندے میں جھوٹ اور اِلزام تراشی کی عادتیں آگئیں تو اب وہ ایمان سے دُور ہو جاتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: غیبت سے نہ وقتی تعریف ہی ہاتھ آتی ہے نہ کوئی سرداری ملتی ہے، نہ کوئی خاص کپڑے نہ پیسے اور نہ ہی کھانے کی چیزیں ہاتھ آتی ہیں۔ عقل مند اسے معیوب سمجھتے ہیں، عام لوگ بے وقوف گردانتے ہیں، امانت دار اُسے خائن کہتے ہیں اور جاہل بھی بُرائی کرتے ہیں۔ اُس کی بُری عادتیں وہی برداشت کرتا ہے جو اس جیسا ہو۔ میں نے ایسی کوئی بُرائی نہیں دیکھی جو جلد اور بدیر نقصان پہنچانے میں، فائدہ نہ دینے میں اور جہالت میں غیبت سے بڑھ کر ہو اور اس کا بوجھ غیبت سے بھاری ہو، غیبت والے سے پرہیزگار بھی نفرت کرتے ہیں، فاسق لوگ بھی ہوشیار رہتے ہیں اور عقل مند کنارہ کش رہتے ہیں۔ لفظ غیبت تین چیزوں پر بولا جاسکتا ہے۔ **پہلی** یہ کہ تمہارے دل میں دوسرے کی بُرائی بیٹھ جائے لیکن دشمنی کے ڈر سے تم وہ بات کہنا پسند نہ کرو۔ **دوسری** چیز یہ ہے کہ تم

زبان سے تو تذکرہ کرو مگر خاص اُس آدمی کا نام لینا پسند نہ کرو اور **تیسری** چیز یہ ہے کہ دل میں اس بُرائی کا خیال تو ہو مگر اس بارے میں خاموش رہے۔

زبانی غیبت کی بات کی جائے تو جب تم نے بندے کا نام ظاہر کر دیا تو یہ ایسی کُھلَّم کُھلّا غیبت ہے جس کے نتیجے میں یہ بدگو آدمی نہ تو اپنا خیر خواہ رہتا ہے نہ اپنے ساتھ بیٹھنے والوں کا ہمدرد مانا جاتا ہے۔ جب بندے کے اندر یہ بدگوئی کی خصلت جڑ پکڑ جائے تو وہ اور آگے بڑھ کر بُہتان والزام تراشی کی کھائی میں جاگرتا ہے۔ چنانچہ اب وہ الزام تراش، بدگو، چغل خور، جھوٹا اور ظالم ہو جاتا ہے اور ان میں سے کسی بُرائی سے باز نہیں آتا اور ایسے لوگ یقین سے او جھل اور شک سے بوجھل ہوتے ہیں۔ یاد رکھو! آدمی غیبت تبھی کرتا ہے جب خود کو ستھرا سمجھتا ہے اور اپنی ذات سے بہت مطمئن رہتا ہے، تم کسی کی غیبت اس لیے کرتے ہو کہ تمہیں وہ یا ویسی بُرائی اپنی ذات میں دِکھائی نہیں دیتی، تم نے کسی کے پیٹھ پیچھے اُس کی بُرائی کی تو اتنی بُرائیاں تم نے اُس کی بیان نہیں کیں جتنی بُرائیوں کا بوجھ اپنے سر لے لیا ہے چاہے تمہیں اپنی بُرائیوں کے ڈھیر کی خبر ہو یا نہ ہو۔ تمہاری زبان سے وہی آدمی غیبت سُننا گوارا کرے گا جس کا حال تمہارے جیسا ہی ہو۔ اگر تمہیں احساس ہوتا کہ جس آدمی کی بُرائی کرنے لگا ہوں اُس سے کہیں بڑھ کر وہ بُرائی خود میرے اندر موجود ہے تو تم دوسرے کی غیبت کرنے سے باز رہتے اور تمہیں شرم آتی کہ جو بُرائی میرے اندر موجود ہے وہ بُرائی دوسرے کی بیان کروں۔ جب تمہیں اپنی بُرائیوں کا ڈھیر پتا ہے پھر بھی تم دوسرے کی غیبت سے باز نہیں آتے ہو تو تمہارا جُرم تو کسی دوسرے کے جُرم سے زیادہ بڑا ہے۔ تم سے خوشی خوشی غیبت سُن کر وہی آدمی گُناہ کرنے میں تمہارا ساتھ دے گا جو اپنی بُرائیوں سے آگاہی کے معاملے میں تم سے زیادہ دِل کا اندھا ہو گا، اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اُس کے سامنے دوسرے کی بُرائی کرنے کی تمہیں ہمت ہی نہ ہوتی۔

غیبت کی بہنیں:

غیبت سے یوں ہوشیار رہو جیسے کسی بڑی بلا سے ہوشیار رہتے ہو کیوں کہ بندے کے دل میں غیبت جم جائے اور اس کے رہنے پر بندہ اعتراض نہ کرے تو یہ اپنی بہنوں کو بھی وہیں بُلا لیتی ہے، غیبت کی ایک بہن چغلی ہے، دوسری سرکشی، تیسری بدگمانی، چوتھی بہن بُہتانِ عظیم اور اس کی پانچویں بہن کا نام جھوٹ ہے۔

غیبت سے ہوشیار رہو کہ یہ بندے کو دنیا میں تباہ کرتی ہے اور آخرت میں رُسوا کرتی ہے۔ غیبت کا حرام ہونا قرآنِ پاک میں بیان ہوا ہے، جس کی ذات میں غیبت کی بُرائی آجائے اُس میں جھوٹ اور اِلزام تراشی کی بُرائیاں بھی آجاتی ہیں وجہ یہ ہے کہ جھوٹ اور اِلزام تراشی کا بھی ایمانِ کامل سے کوئی واسطہ نہیں ہے کیونکہ **اللہ** پاک نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانی یہ حکم جاری فرمایا ہے کہ "مسلمان کا مال اور خون حرام ہے اور حرام ہے کہ اس سے بُرا گمان رکھا جائے۔" گمان وہ ہوتا ہے جو دِل میں ہو خواہ اُس کا اظہار نہ کیا ہو، بھلا اُس آدمی کا کیا حال ہوگا جو گمان کو دل میں نہیں رکھتا بلکہ دوسرے کی وہ بُرائیاں زبان سے کہتا ہے جو خود اپنی ذات میں بھی نظر آتی ہے لیکن اپنی بُرائیوں سے مطمئن رہتا ہے۔ تمہارا دل اوروں کی بُرائیوں کے درپے ہو تو اُسے اپنی بُرائیوں کی طرف پھیر دو کیوں کہ اگر تم کسی مخلص عالمِ دین کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچھو کہ میں کس جگہ پڑاؤ ڈالوں اور رہائش اختیار کروں تو وہ یہی فرمائیں گے کہ جہاں کہیں رہو **اللہ** پاک سے ڈرتے رہو اور اپنے معاملات کا دھیان رکھو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مزید نصیحتوں کی درخواست کی لیکن آپ نے اسی قدر پر اِکتفا فرمایا۔

نفس نے اچھے کام پر مدد کی:

﴿13972﴾... حضرت سیِّدُنا اَحمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَحمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی نے حضرت سیِّدُنا یونس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مکتوب بھیجا، حمد و صلوٰۃ کے بعد لکھا: آپ کا حال اَحوال کیسا ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ آپ نے مجھ سے میرا حال پوچھا ہے، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میرے نفس نے شدید گرمی کے ایک طویل دن میں روزہ رکھنے پر میری راہ نُمائی کی اور گفتگو چھوڑنے پر مجھے قوت دی۔

﴿13973﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا اَحمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جب مُعاملہ دل تک پہنچ جاتا ہے تو اَعضاء راحت و سُکون پا جاتے ہیں۔

﴿13974﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا اَحمد بن

عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ہر عافیت سے پہلے دَرگُزر کرنا ہوتا ہے اگر در گزر کرنا نہ ہوتا تو مصیبت و آزمائش ضرور آتی۔

عقلمندوں کے لیے نشانیاں:

﴿13975﴾... حضرت سَیِّدُنا اَحمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو بندہ ربِّ معبود کی خالص توحید، عظیم قدرت و سَلْطَنَت، بادشاہت و عَظَمت، عَدْل وانصاف، لگاتار نعمتوں، معافی واحسان، عَفْو و در گزر، جود وعطا اور افعالِ جمیلہ کو سمجھ لیتا ہے، **اللہ** پاک کی دوسروں سے بڑھ کر عبادت کرتا ہے، اس کے کافی ہونے پر اکتفا کرتا ہے اور **اللہ** پاک کی بڑی سزا اور دردناک عذاب کو مانتا ہے اس لیے کہ **اللہ** پاک کے عظیم ثواب اور بڑی جزا کی امید رکھتا ہے، یا ربِّ کریم کی نعمتوں کا شکر بجالاتا ہے یا **اللہ** پاک کی عُمدہ نعمتوں، احسانوں اور عطاؤں پر ربِّ کریم کی محبت اور اس کی بارگاہ کا شوق رکھتا ہے یا نفع و نقصان، زندگی و موت اور محشر کے مالک کی معرفت کے سبب اُس کے عفو و در گزر اور بہترین پردہ پوشی کو چاہتا ہے تاکہ **اللہ** پاک کی معرفت اور اُس کی خالص توحید دُرُست ترکیب اور کامل حُجَّت سے ہو جائے اور سَلْطَنَتِ الٰہی کے متعلق اِلہامی فضیلت، علم کی راہ نُمائی، توفیق کی سعادت اور بندے کی خود پر توجہ ہو جائے نیز امتحان کے لیے تدبیر، عبرت کے لیے غور و فکر، اُونچے اَذکار اور اِنتہائی سمجھداری حاصل ہو جائے اور زمین و آسمان کی سلطنت کے بارے میں معرفت اِلہام نافذ ہو جائے جیسا کہ ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اَوَ لَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ (پ۹، الاعراف: ۱۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا انھوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز **اللہ** نے بنائی۔

ہم نے جو کچھ بیان کیا اُس میں یقین والے عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں، **اللہ** پاک کے آثارِ قدرت دِکھانے والے جو شَواہِد ظاہر ہیں **اللہ** پاک نے عقل والوں کو اُن میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی ہے، وہ غور و فکر کرتے ہوئے ربِّ کریم کی خُدائی، خالص توحید اور لُطف و کرم کا اِدراک کریں کہ وہ سب مخلوق کا پیدا فرمانے والا ربّ ہے۔ **اللہ** پاک کا جو فرمان ہے:

وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ (پ۲۶، الذٰریٰت: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو۔

اس کے بعد ربِّ کریم نے غور و فکر کی یوں دعوت دی ہے:

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (پ۲۶، الذّٰریٰت:۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور خود تم میں تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں۔

ایک اچھی اور دو بُری حالتیں:

حالتیں تین ہوتی ہیں۔ ایک قابلِ تعریف ہے اور دو قابلِ مذمت ہیں۔ قابلِ تعریف حالت وہ ہے جس تک **اللہ** پاک کی مہربانی لے جائے اور عقل و علم جس کی راہ دِکھائیں۔ قابلِ مذمّت دو حالتیں غفلت اور بے خوفی ہیں۔ حَواس پانچ ہیں اور چھٹا بادشاہ ہے اور وہ دِل ہے۔ حواس خبریں پہنچاتے ہیں اور وہ جس قَدَر خبریں پہنچاتے ہیں بادشاہ اس قدر تدبیر کرتا ہے۔ جو دل کی غفلت کے نقصانات سے ڈرتا ہو وہ اپنے دل کا زیادہ دھیان رکھتا ہے، جو اپنی حالتوں کا مُقَدَّمہ اپنی عقل کی عدالت میں پیش کرتا رہے اُس کے ہاتھ سے دُرُستیِ فکر کا دامن نہیں چھوٹتا ہے اور جو دیکھنے سے پہلے غور و فکر کرے اُسے چَشْمِ بینا عطا ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں، میں نے عرض کی: غور و فکر سے کیا مُراد ہے؟ حضرت سیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بھلائی آئے تو اُس کے انجام پر غور کیا جائے اور واپس جائے تو اس کی پہچان ہو۔ میں نے عرض کی: غور و فکر سے چَشْمِ بینا عطا ہوتی ہے تو پھر کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: چَشْمِ بینا سے بندہ آنکھ والا ہو جاتا ہے، یہ آنکھ اُسے اچھے نتیجوں پر یقین کی طرف لے جاتی ہے لہٰذا بندہ حصولِ ثواب سے پہلے عَمل کی مَشَقَّت اٹھالیتا ہے۔ عقل مند کو یہی زیب دیتا ہے کہ حصولِ مُراد کے لیے کچھ ضَبط رکھے، کَل کی آس رکھتے ہوئے آج خود کو کچھ پابندیاں سہنے پر مجبور کرلے، جب بندہ نفس کے ساتھ سچا معاملہ رکھے تو نفس بے طاقتی کے بہانے کرنے لگتا ہے، ایسے میں سمجھ دار بندہ فریب نہیں کھاتا ہے اور عقل مند اپنے آپ کو دھوکے میں نہیں رکھتا ہے، جو غور و فکر سے کام لے اُسے بارگاہِ خداوندی سے راہ نُمائی عطا ہوتی ہے اور جسے راہ نُمائی عطا ہو وہ اپنی سمجھ داری اور اپنے معاملات ٹھیک کرلیتا ہے۔

قرآن پاک سب کے لیے حجت:

دنیاوی مشغولیت میں غم ہے اور خوشی میں اَعمال کا حُصُول اور نیکوکاروں کی مسرّت ہے، کچھ جگہیں ہوتی ہیں جہاں بُرائیاں پائے جانے کی توقُّع ہوتی ہے بُرائی کے فوراً بعد وقتی خوشی ہاتھ آتی ہے یا پریشانیاں لاحق ہو جاتی

ہیں، ہوشیاری سے کام نہ لینا ہلاکت کی کھائی میں گرا دیتا ہے، جو اپنا ہتھیار دشمن کے قابو میں دے دے وہ مارا جاتا ہے، دِلوں کو پیدائشی طور پر حق ماننے والا بنایا گیا، لیکن پھر دِلوں کا سامنا نفسانی خواہشات سے ہو گیا، نفسانی خواہشات نے دِلوں کو وَرغلایا تو اُنہوں نے وہی حق مانا جس پر اپنا دعویٰ پہنچتا ہو اور وہی اَعمال کیے جن میں نفسانی خواہشات کا ساتھ ہو، شک کے ساتھ کوئی مُراد پوری نہیں ہوتی۔ جس طرح تاجر مختلف کپڑوں کی پہچان رکھتا ہو تو ہی وہ کپڑوں کا منافع حاصل کر سکتا ہے یوں ہی معرفت کی سمجھ اُسے ہی عطا ہوتی ہے جو معرفت کی اَنواع سے واقف ہو۔ نفسانی خواہشات کو پختہ ارادے کی مدد سے ہی زیر کیا جا سکتا ہے، مُخالف راستے سے کسی چیز تک رسائی نہیں ہو سکتی ہے، کسی چیز کا حُصول اُس کے ترک سے نہیں ہو سکتا، جیسے جیسے یقین بڑھتا جاتا ہے ویسے ویسے شک کے بادل چھٹنے لگتے ہیں، معمولی سا شک یقین کو ڈگمگا دیتا ہے، حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تشریف آوری سے ہدایت کا روشن مینار قائم ہو گیا ہے اور عقل والوں کے لیے **اللہ** پاک کی حجت تمام ہو چکی ہے، اب کوئی اپنا حصہ لے لیتا ہے اور کوئی اپنی بربادی کا سامان کرتا ہے، جس نے اپنا حصہ لیا اُس کا کوئی ذاتی کمال نہیں اور جس نے غفلت برتی اُس کے لیے کوئی بہانہ بچا نہیں، کتابِ الٰہی سب لوگوں کے لیے حجت ہے اور اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے لیے واضح دلیل ہے۔

آخرت میں عزت کا تاج:

﴿13976﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یاد رکھو! جاہل وہ ہے جو دشمن سے بچاؤ کے محاذ پر صبر کا دامن تھامے نہ رہے بلکہ اپنی کوششوں کے برخلاف اُلٹا دشمن کا ساتھ دے، ایسا شخص مذاق اُڑانے کے ہی لائق ہے، باتیں بہت ہیں اور مل جاتی ہیں لیکن حقیقت کم ہے اور ملتی نہیں ہے، علم بہت ہے لیکن جس علم کی ضرورت پڑتی ہے وہ تھوڑا ہے، اَعمال بہت ہیں لیکن اَعمال میں سچائی کم ہے، درخت بہت ہیں لیکن عمدہ پھل کم ہیں، انسان بہت ہیں لیکن عقل والے تھوڑے ہیں، جو ہاتھ سے نکل گیا اس کی تلافی یوں کرو کہ جو بچ گیا یا سامنے ہے اُسے غنیمت سمجھو اور ٹھیک رکھو، مہلت کے دِنوں میں عمل میں پُھرتی دِکھاؤ اس سے پہلے کہ غضبِ الٰہی کی پکڑ ہو جائے۔ پوچھ گچھ سے پہلے ہی جوابات تیار کر لو، میں دیکھتا ہوں تم دنیوی حاکموں کی بازپُرس سے پہلے ہی جوابات کی تیاری کر لیتے ہو لیکن یہ بتاؤ کہ بارگاہِ الٰہی کے حساب وکتاب کے لیے تم نے

کیا درست جوابات تیار کیے ہیں ؟! محنت و کوشش کے راستے پر بڑھتے رہو تا کہ معذرت کا اندیشہ نہ رہے کیوں کہ تم حجتوں کے گھیرے میں ہو، تمہارے خلاف علم کی گواہیاں ثابت ہیں، عقلوں کا اِعتراف موجود ہے کہ تمہیں جس کی بارگاہ میں لازمی پیش ہونا ہے تم اس کا حق نہیں مانتے لہٰذا ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے امید نہیں کہ تمہاری معذرت قبول کرلی جائے گی۔ ہوشیار ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تمہاری اِنتہائی غفلت میں بات بگڑ جائے اور معاملہ ہاتھ سے نکل جائے اور جو کچھ ضائع ہو چکا ہے اس کی تلافی تمہارے بس میں نہ رہے، موت کے وقت مایوسی کی وجہ سے دنیا کے غم تجھے گھیر لیں گے اور سانس نکلنے کے ساتھ نعمتیں ختم ہو جائیں گی، اس وقت ندامت و شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ ہائے وہ کیسی حسرت ہو گی اگر تم اُسے سمجھو اور یہ کتنی زبردست نصیحت ہے اگر دِلوں میں کچھ زندگی ہو۔ میں تمہیں اور خود کو نصیحت کرتا ہوں اگر تم قبول کرو تو دُنیا میں دانائی، سلامتی اور تہذیب سے زندگی گزاروگے، دُنیا سے ظاہری ناداری کی حالت میں یوں جاؤ گے کہ لوگ رَشک کریں گے اور آخرت میں عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔

دعوے کو عمل کا ثبوت چاہیے:

﴿13977﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بندے کے بُرا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کوئی دعویٰ کرے پھر اسے اپنے فعل سے ثابت نہ کر سکے یا اپنے دل میں غَیْرُاللہ کے لئے کوئی حصہ بنالے یا ذِکْرُاللہ کرتے ہوئے وَحشت محسوس کرے یہاں تک کہ ربِّ کریم سے اس کا عوض چاہنے لگے۔ بندے کو چاہئے کہ اپنے دل کی اصلاح کرے اور جس کے ساتھ معاملہ ہے، جو طلب کر رہا ہے اور جس سے بھاگ رہا ہے اسے جان لے، پس جب اسے نفس کی ان حقیقتوں کی معرفت حاصل ہو گئی تو وہ اپنے ربِّ کریم سے بھاگے ہوئے غلام کی طرح نہیں ملے گا۔

﴿13978﴾... عبداللہ بن قاسم قرشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے اپنے یہ اَشعار سنائے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ النَّفْسَ يُرْدِيْكَ شَرُّهَا ... وَاَنَّكَ مَاْخُوْذٌ بِمَا كُنْتَ سَاعِيَا

فَمَنْ ذَا يُرِيْدُ الْيَوْمَ لِلنَّفْسِ حِكْمَةً ... وَعِلْمًا يَّزِيْدُ الْعَقْلَ لِلصَّدْرِ شَافِيَا

هَلُمَّ اِلَیَّ الْاٰنَ اِنْ کُنْتَ طَالِبًا — سَبِیْلَ هُدًی اَوْ کُنْتَ لِلْحَقِّ بَاغِیًا
فَعِنْدِیْ مِنَ الْاَنْبَاءِ عِلْمٌ مُجَرَّبٍ — فَمِنْهُ بِاِلْهَامٍ وَمِنْهُ سَمَاعِیًا
اُخَبِّرُ اَخْبَارًا تَقَادَمَ عَهْدُهَا — وَکَیْفَ بَدَا الْاِسْلَامُ اِذْ کَانَ بَادِیًا
وَکَیْفَ نَمٰی حَتّٰی اسْتَتَمَّ کَمَالُهٗ — وَکَیْفَ ذَوٰی اِذْ صَارَ کَالثَّوْبِ بَالِیًا
وَمِنْ بَعْدِ ذَا عِنْدِیْ مِنَ الْعِلْمِ جَوْهَرٌ — یُفِیْدُکَ عِلْمًا اِنْ وَعَیْتَ کَلَامِیَا
وَعِلْمًا غَزِیْرًا جَالِیَ الرَّیْنَ وَالصَّدٰی — عَنِ الْقَلْبِ حَتّٰی یَتْرُکَ الْقَلْبَ صَافِیًا
فَصُبْحٌ صَحِیْحٌ مُحْکَمُ الْقَوْلِ وَاضِحٌ — اَعَزُّ مِنَ الْیَاقُوْتِ وَالدُّرِّ غَالِیًا
فَاَصْبَحْتُ بِالتَّوْفِیْقِ لِلْحَقِّ وَاضِحًا — وَذَاکَ بِاِلْهَامٍ مِّنَ اللهِ مَاضِیًا
لِاَنِّیْ فِیْ دَهْرٍ تَغَرَّبَ وَصْفُهٗ — فَصَارَ غَرِیْبًا مُّوْحِشَ الْاَهْلِ قَاصِیًا
فَاَحْوَجُ مَا کُنَّا اِلٰی وَصْفِ دِیْنِنَا — وَوَصْفِ دَلَالَاتِ الْعُقُوْلِ زَمَانِیًا
عَجَائِبُ مِنْ خَیْرٍ وَشَرٍّ کِلَیْهِمَا — فَاِنْ کُنْتَ سَمَّاعًا بَدَا الْقَلْبُ وَاعِیًا
فَقَدْ نَدَبَ الْاِسْلَامَ اَحْمَدُ نَدْبَةً — کَمَا نَدَبَ الْاَمْوَاتَ ذُو الشَّجْوِ شَاجِیًا
فَاَوَّلُ مَا اَبْدَا فَبِالْحَمْدِ لِلَّذِیْ — بَرَانِیْ لِلْاِسْلَامِ اِذْ کَانَ بَارِیًا
وَصَیَّرَنِیْ اِذْ شَاءَ مِنْ نَسْلِ اٰدَمٍ — وَلَمْ اَکُ شَیْطَانًا مِّنَ الْجِنِّ عَاتِیًا
وَلَوْ شَاءَ مِنْ اِبْلِیْسَ صَیَّرَ مَخْرَجِیْ — فَکُنْتُ مُضِلًّا جَاحِدَ الْحَقِّ طَاغِیًا
وَلٰکِنَّهٗ قَدْ کَانَ بِاللُّطْفِ سَابِقًا — وَاِذْ لَمْ اَکُنْ حَیًّا عَلَی الْاَرْضِ مَاشِیًا
وَصَیَّرَنِیْ مِنْ بَعْدُ فِیْ دِیْنِ اَحْمَدَ — وَعَلَّمَنِیْ مَا غَابَ عَنْهُ سَوَائِیًا
وَفَهَّمَنِیْ نُوْرًا وَعِلْمًا وَحِکْمَةً — فَشُکْرِیْ لَهٗ فِی الشَّاکِرِیْنَ مُوَازِیًا
فَمِنْ اَجْلِ ذَا اَرْجُوْهُ اِذْ کَانَ نَاظِرًا — لِضَعْفِیْ وَجَهْلِیْ فِی الظَّلَائِمِ حَالِیًا
وَمِنْ اَجْلِ ذَا اَرْجُوْهُ اِذْ کَانَ غَافِرًا — وَمِنْ اَجْلِ ذَا قَدْ صَحَّ مِنِّیْ رَجَائِیًا
وَمِنْ اَجْلِ ذَا اَرْجُوْهُ اِذْ لَمْ یُکَافِنِیْ — وَلٰکِنْ بِلُطْفٍ مِّنْهُ کَانَ ابْتِدَائِیًا

فَلَوْ كُنْتُ ذَا عَقْلٍ لَّمَا قَدْ رَجَوْتُهُ ... لَقَدْ كُنْتُ ذَا خَوْفٍ وَّشُكْرِیْ مُحَاذِيَا

وَلَوْ كُنْتُ اَرْجُوْهُ لِحُسْنِ صَنِيْعِهٖ ... شَكَرْتُ فَصَحَّ الْاٰنَ مِنِّیْ حَيَائِيَا

فَشُكْرِیْ لَهٗ اِذْ صُيِّرْتُ بِالْحَقِّ عَالِمًا ... وَلِلشَّرِّ وَصَافًا لِّلْخَيْرِ وَاصِيَا

وَمِنْ بَعْدِ ذَا وَصْفِیْ لِنَفْسِیْ وَطَبْعِهَا ... وَوَصْفِیْ غَيْرِیْ اِذْ عَرَفْتُ ابْتِدَائِيَا

فَهٰذَا مِنَ الْاَنْبَاءِ وَصْفُ غَرَائِبِ ... فَمَنْ كَانَ وَصَفَ لَكَانَ بِجَالِيَا

فَكَيْفَ بِهٖ اِذْ كَانَ بِالْحَقِّ عَالِمًا ... فَهَيْهَاتَ لَا يُنْجِيْهِ اِلَّا الْفَيَافِيَا

وَذَاكَ لِاَنَّ النَّاسَ قَدْ اٰثَرُوا الْهَوٰى ... عَلَى الْحَقِّ سِرًّا ثُمَّ جَهْرًا عَلَانِيَا

فَهٰذَا زَمَانُ الشَّرِّ فَاحْذَرْ سَبِيْلَهٗ ... فَاِنَّ سَبِيْلَ الشَّرِّ يُرْدِی الْمَهَاوِيَا

سَيَاْتِيْكَ مِنْ اَنْبَائِهٖ وَصْفُ خَابِرٍ ... كَلَامٌ بِتَحْبِيْرٍ وَّوَصْفٍ قَوَافِيَا

يَقُوْلُوْنَ لِیْ اهْجُرْ هَوَاكَ وَاِنَّمَا ... اَكُدُّ وَاَسْعٰى اَنْ اُقِيْمَ هَوَائِيَا

وَنَفْسَكَ جَاهِدْهَا وَاِنِّیْ لَمَائِلٌ ... اِلَيْهَا فَمَا اَنْ دَارٌ اِلَّا تَنَائِيَا

وَكَيْفَ اُطِيْقُ الْيَوْمَ اَنْ اَهْجُرَ الْهَوٰى ... وَقَدْ مَلَكَتْهُ النَّفْسُ مِنِّیْ زِمَامِيَا

تَقُوْدُنِی الْاَيَّامُ فِیْ كُلِّ مِحْنَةٍ ... لَدٰى طَبْعٍ يَبْدُوْ يُهَيِّجُ ذَاتِيَا

فَاَصْبَحْتُ مَاْسُوْرَ الَّذِی النَّفْسِ وَالْهَوٰى ... يَشُدَّانِ مِنِّیْ مَا اسْتَطَاعَا وَثَاقِيَا

ترجمہ: (1)... کیا نہیں دیکھتے کہ نفس کی بُرائی تمہیں تباہی کی طرف لے جارہی ہے اور جو کچھ کر رہے ہو اس پر تمہاری پکڑ ہونی ہے۔ (2)... آج جو علم وحکمت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اپنی عقل کو اور دل کے لیے شفا کو بڑھاتا ہے۔ (3)... تم ہدایت کے راستے پر چلنا چاہتے ہو اور حق کے متلاشی ہو تو سیدھا میرے پاس آجاؤ۔ (4)... میرے پاس خبروں کا آزمایا ہوا علم ہے جس میں سے کچھ الہامی ہے اور کچھ بزرگوں سے سنا ہوا ہے۔ (5)... میں گزشتہ زمانے کی باتیں بتاتا ہوں اور یہ کہ جب دینِ اسلام ظاہر ہوا تو اس کے حالات کیا تھے۔ (6)... اسلام کا پودا کیسا پھلا پھولا کہ تناور پیڑ ہوگیا اور پھر کیسا مرجھا گیا کہ بوسیدہ کپڑے جیسا ہوگیا۔ (7)... اور پھر میرے پاس علم کے وہ موتی ہیں کہ اگر تم میری باتیں یاد کرلو تو یہ موتی تمہیں علمی فائدہ دیں گے۔ (8)... اور ایسا وسیع علم عطا کریں گے جو دِل کا میل اور زنگ دُور کرکے دِل کو صاف شفاف کردے گا۔ (9)... تو دل روشن صبح کی مانند

ہوجائے گا جس کی ہر بات پختہ اور واضح ہو، وہ موتی اور یاقوت سے زیادہ قیمتی ہو جائے گا۔(10)...پس میں بھی توفیقِ الٰہی سے روشن راہِ حق پر گامزن ہوں اور یہ سب اللہ پاک کی عطا سے ہوا۔(11)...کیونکہ میں ایسے زمانے میں ہوں جس کے حالات بدل چکے ہیں، اَجْنَبِی، وَحْشَت ناک اور نامانوس حالات ہو چکے ہیں۔(12)...دین اور دانائی کی باتوں کی سب سے زیادہ ضرورت ہمارے زمانے میں ہے۔(13)... بھلائی اور بُرائی دونوں کی تعجب خیزیاں موجود ہیں، اگر تم سُننے والے بنو تو تمہارا دل یہ باتیں یاد رکھے گا۔(14)...یہ احمد اَنطاکی اسلام کی یاد میں روتا ہے جیسے کوئی غم زدہ آدمی رَنج واَلم کے ساتھ مرحومین کی یاد میں روتا ہو۔

(15)...اس ربِّ کریم کی حمد سے ابتدا کرتا ہوں جس نے مجھے دینِ اسلام کے لیے پیدا فرمایا۔(16)...اُس نے اپنی مَشِیَّت سے مجھے آدمی بنایا، کوئی سرکش جن نہیں بنایا۔(17)...وہ چاہتا تو مجھے شیطان کی اولاد میں سے بنادیتا، پھر میں گُمراہ کرنے والا، منکرِ حق اور سرکش ہوتا۔(18)...اللہ پاک نے تب بھی مجھ پر لطف وکرم فرمایا جب میں روئے زمین پر چلتا تھا نہ سانس لیتا تھا۔

(19)...پھر اُس نے مجھے اپنے پیارے حبیب احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دین (اسلام) عطا فرمایا اور مجھے بے مانگے بہت کچھ سکھایا۔(20)...اُس نے مجھے علم وحکمت اور روشن سمجھ عطا کی پس میں شُکر والوں میں اُس کا بھرپور شکر ادا کرتا ہوں۔(21)...اِسی لیے میں اُس سے امید رکھتا ہوں کہ بہتر معاملے میں میری نادانی اور کمزوری کے سبب مجھے پر نظرِ رحمت فرمائے۔ (22)...اسی لیے اس سے لو لگا رکھی ہے کہ وہ بخشنے والا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس سے میری آس لگی ہے۔(23)...اسی سے توقُّعات ہیں کیونکہ اس نے مجھے مشقَّت میں نہیں ڈالا بلکہ شروع سے ہی اپنے لطف وکرم کے سائے میں رکھا۔(24)...اگر میں عقل کروں تو اُس سے محض اُمید نہ لگاؤں بلکہ خوف بھی رکھوں اور بھرپور شکر ادا کروں۔(25)...اگر میں اُس کے زبردست اِنعامات واحسانات کی امید لگا کر شکر بھی ادا کروں تو پھر میرا احیا کرنا درست قرار پائے گا۔(26)...میں اُس کا شکر بجالاتا ہوں کہ مجھے حق کا جاننے والا، بُرائیوں کا بتانے والا اور اچھائیوں کی ترغیب دلانے والا بنایا۔(27)...اب میں اپنے لیے دوا تجویز کرتا ہوں کسی دوسرے کے لیے دوا تب تجویز کروں جب میں اپنی حقیقت کو پہچان لوں۔(28)...یہ انوکھی خبروں کا بیان ہے، جو ایسی خبریں بیان کرے وہ میرے لئے لائقِ تعظیم ہے۔(29)... بھلا تب کیا صورتِ حال ہو گی جب وہ حق کا علم رکھتا ہو گا، آہ! اُسے بیا باتوں کے سوا کہاں نجات ملے گی۔(30)...وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے پہلے چپکے چپکے اور پھر کُھلے بندوں اپنی خواہشات کو حق بات پر فوقیت دینا شروع کر دیا ہے۔(31)...یہ بُرائیوں سے بھرا زمانہ ہے اس راستے سے ہوشیار رہو کہ بُرائی کا راستہ گہری کھائی میں گرادیتا ہے۔(32)...جلد ہی تمہارے پاس تجربہ کار شخص کی وہ مُنَقَّش اور سجی سنوری باتیں آئیں گی۔(33)...وہ مجھے

کہتے ہیں: تم اپنی خواہشات سے باز آجاؤ اور میں اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے ہی تگ ودو کرتا ہوں۔(34)...کہتے ہیں: اپنے نفس سے جہاد کرو جبکہ میں نفس کی طرف مائل ہوں پس گھوم پھر کر میری دوری ہی بڑھ رہی ہے۔(35)...اب میں کیسے اپنی خواہشات سے منہ پھیر سکتا ہوں جبکہ میرے نفس نے میری لگام خواہشات کو تھمادی ہے۔(36)...ہر معاملے میں زمانہ مجھے ایسے مزاج کی طرف دھکیلتا ہے جو مجھے بے قابو کر دینے والا ہوتا ہے۔(37)...میں نفس وخواہش کا قیدی ہو کے رہ گیا ہوں، نفس وخواہش میری مشکیں کس دیتے ہیں۔

﴿13979﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم اَنطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا حُنَیْنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سنا کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے کہ حضرت سَیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زیاد بن ابوزیاد کی صحبت میں بیٹھا کرتے تھے، ان کے انتقال کے بعد حضرت سَیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے ان سے عرض کی: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! کیا ہم آپ کے لئے مجلس میں جگہ نہ بنائیں؟ آپ نے منع کرتے ہوئے فرمایا: ان مجالس سے بچا کرو۔

حضرت سَیِّدُنا مُحمد بن مُبارک صُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

عبادت اور زُہد و تقویٰ میں مشہور بزرگانِ دین میں سے کامل عقل والے، مخلص متقی اور صاف وشفاف کلام فرمانے والے ایک بزرگ حضرت سَیِّدُنا اَبُوعَبْدُ اللہ محمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

دل اور جسم کے اَعمال:

﴿13980﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچوں کے اَعمال دل سے **اللہ** پاک کے لئے ہوتے ہیں اور ریاکاروں کے اَعمال بدن سے لوگوں کے لئے ہوتے ہیں پس جو سچا ہے وہ اس طرح عمل کرے کہ صرف **اللہ** پاک کے لیے ہو اور لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے عمل نہ کرے۔

﴿13981﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک سے ایسا ڈرو کہ اِس ڈر پر اپنے نفس کو بھی آگاہ نہ کرو ورنہ وہ اِس کی خبر کسی اور کو دے گا اور تمہارے دل کو آفت میں مبتلا کر دے گا۔

دردِ دل کی دَوا محبت الٰہی ہے:

﴿13982﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دکاندار کے پاس تمہارے کچھ پیسے اگر رہ جائیں تو تم جلدی کرتے ہو کہ کہیں تمہارے پیسے ضائع نہ ہو جائیں جبکہ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ **اللہ** پاک سے بہت غفلت اور روگردانی کے نتیجے میں کہیں تم اس سے محروم نہ ہو جاؤ جس کی تمہیں بارگاہِ الٰہی سے اُمید ہے۔ ٹھہر جاؤ! **اللہ** پاک تم پر رحم فرمائے۔ بے شک تمہارے دل میں درد ہے جس کی دوا **اللہ** پاک کی محبت ہے۔ اس درد کی پہچان بھی **اللہ** پاک سے اُنسِیَّت کرنے سے ہوگی اور دل میں ایک بھوک ہے جو ذکرِ الٰہی کا مزہ چکھنے سے پوری ہوگی اور دل میں ایک پیاس ہے جو **اللہ** پاک سے کی جانے والی مُناجات کی لذت سے ہی مکمل ہوگی۔

حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمہیں جب بھی دیکھا نفسانی خواہش میں جکڑا اور دوسرے کے اضافی مال و دولت میں گرِفتار ہی دیکھا۔ وہ مؤمن جھوٹا ہے جو **اللہ** پاک کی معرفت کا دعویٰ کرے اور اس کا ہاتھ مال کی زیادہ طلبی والوں کے پیالوں میں گھومے اور جو اپنا ہاتھ دوسرے کے پیالے میں ڈالتا ہے وہ ذلیل و رُسوا ہوتا ہے اور اس شخص کا محبت الٰہی کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا جو تین انگلیوں سے خوب ثرید کھانے میں لگا ہوا ہے۔

مَعْرِفَت سے جدا راستہ:

﴿13983﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ **اللہ** پاک کی مَعْرِفَت سے نہیں ہے کہ تم اپنے نفس کو دوسرے کی خواہش کے لیے سُواری اور اس کی دنیا طلب کرنے کے لئے راستہ بنالو۔

﴿13984﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص اُن معاملات میں مخلوق سے اُمید رکھے جن کا ضامن **اللہ** پاک ہے تو وہ **اللہ** پاک پر کامل ایمان نہیں رکھتا۔

﴿13985﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ خود کو تو تجارت سے بے رغبت رکھتے ہیں لیکن دلوں کو دوسروں کی جانب لگائے رکھتے ہیں۔

نیک خاتون کی نصیحتیں:

﴿13986﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں بَیْتُ المقدس کے

ایک پہاڑ پر چہل قدمی کر رہا تھا کہ نیچے کسی شخص کو دیکھا، جب سامنا ہوا تو دیکھا کہ وہ ایک خاتون ہیں جو اُون کے جبے اور اُونی دوپٹے میں ملبوس ہیں۔ انہوں نے قریب آکر مجھے سلام کیا میں نے سلام کا جواب دیا تو بولیں: آپ کہاں سے ہیں؟ میں نے کہا: میں اجنبی مسافر ہوں۔ انہوں نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! کیا آپ اپنے مالک کی موجودگی میں بھی مُسافَرت کی وحشت محسوس کرتے ہیں؟ وہ تو مسافروں کا ہم نشین اور فُقَرا سے گفتگو کرنے والا ہے۔ یہ سن کر میں رو پڑا تو وہ خاتون بولیں: کیا بیمار عافیت کا مزہ چکھ لینے کے بعد نہیں روتا؟ میں نے کہا: وہ کیوں؟ انہوں نے کہا: دل کو اپنی خدمت کرنے والی چیزوں میں سب سے زیادہ پسند رونا ہے اور رونے کو اپنی ضرورت پوری کرنے والی چیزوں میں سب سے زیادہ ہچکیاں اور سسکیاں پسند ہیں۔ میں نے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! مجھے مزید سکھائیے میں آپ کو عقل و حکمت والا دیکھتا ہوں۔ تو انہوں نے یہ اَشعار پڑھے:

دُنْیَاكَ غَرَّارَةٌ فَدَعْهَا   فَاِنَّهَا مَرْكَبٌ جَمُوْحٌ

دُوْنَ بُلُوْغِ الْجَهُوْلِ مِنْهَا   مُنْيَتُهٗ نَفْسَهٗ تَطِيْحٌ

لَا تَرْكَبِ الشَّرَّ وَاجْتَنِبْهُ   فَاِنَّهٗ فَاحِشٌ قَبِيْحٌ

وَالْخَيْرَ فَاَقْدِمْ عَلَيْهِ تَرْشُدْ   فَاِنَّهٗ وَاسِعٌ فَسِيْحٌ

ترجمہ:(1) تیری دنیا ایک دھوکا ہے، اسے چھوڑ دے کیونکہ یہ ایک سرکش سُواری ہے۔**(2)** جاہلوں کے اس تک پہنچنے سے پہلے ان کی موت انہیں پچھاڑ دیتی ہے۔**(3)** بُرائی کا ارتکاب مت کر، اس سے اجتناب کر، بے شک یہ بُری اور قابلِ مذمّت ہے۔**(4)** خیر و بھلائی کی طرف جلدی کر، ہدایت پا جائے گا، بے شک یہ وسیع اور کشادہ ہے۔

پھر میں نے خاتون سے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! مجھے کچھ اور سکھائیے۔ انہوں نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! کیا ہماری اس بات نے تمہیں فوائد اور مزید کی طَلَب سے بے پروا نہیں کیا؟ میں نے کہا: مزید علم حاصل کرنے سے میں بے نیاز نہیں۔ انہوں نے کہا: اپنے ربِّ کریم سے ملاقات کا شوق محبوب رکھو، بے شک ایک دن وہ اپنے ولیوں کو اپنا دیدار عطا فرمائے گا۔

نوجوان کی مَعْرِفَت بھری باتیں:

﴿13987﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن مُبارَک صُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

کے کئی شاگردوں سے مُلاقات کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مسجد میں گیا تو دیکھا کہ ایک نوجوان کے گرد لوگوں کا ہُجوم ہے، کچھ لوگ بیٹھے ہیں کچھ کھڑے ہیں۔ زیادہ قریب بیٹھے ہوئے لوگ اُس نوجوان سے علمِ طریقت کے متعلق سُوالات کر رہے تھے، وہ اس راہ میں آنے والی آفتوں کے متعلق پوچھ رہے تھے اور وہ نوجوان حکیمانہ فصاحت اور عارفانہ روانی سے جوابات دے رہا تھا۔ ہر دلیل زبان کی نوک پر تھی۔ کوئی بار بار سوال کرے تو بھی غصہ نہیں کرتا تھا بلکہ اچھی طرح بات سمجھا دیتا تھا۔ وہ بے علموں کو علم سے مالا مال کر رہا تھا، گفتگو کے ماہرین کو پیچھے چھوڑنے والا تھا، اُس کی زبان میٹھی اور باتیں بے لاگ تھیں۔

میں نوجوان کے قریب آ گیا۔ تب تک لوگ وہاں سے جا چکے تھے۔ اب نوجوان اپنے غموں کا ہم نشین تھا، اپنی فکروں کا ساتھی تھا، اپنے تَاَسُّف کا رفیق تھا، اپنی پشیمانی کا قیدی تھا، ماضی کی آگ میں جل رہا تھا اور قلبی پریشانیوں میں گھرا ہوا تھا۔ میں نے اپنا دِل مضبوط کیا اور بیٹھے بیٹھے دھیرے دھیرے نوجوان کے قریب ہوتا رہا، حتّٰی کہ اتنا قریب ہو گیا کہ اُس کی آواز سن سکتا تھا۔ اُس نے مجھے دیکھا جیسے کوئی اُس شخص کو دیکھتا ہے جو اپنے آپ سے ناراض ہو اور اپنی خواہشات کے تصوُّر میں ڈوبا ہوا ہو، بس نوجوان نے احسان کرتے ہوئے میری کمزوری پر ترس کھایا، مجھے سُوال کے لیے جھکنے پر مجبور نہیں کیا بلکہ خود ہی کہنے لگا: **اللہ** پاک آپ کو سلامتی کی زندگی دے اور ہمیں دائمی غم سے نوازے۔

نوجوان نے یہ بات کرکے میری بے چینی دُور کی، خود ہی مجھے تہذیب سکھائی اور کیا خوب سکھائی۔ بول نہ پانے کی تنگی ختم ہو گئی، بے زبانی کا حِجاب ہٹ گیا اور جھجک دُور ہو گئی۔ نوجوان نے مجھے رفاقت کی مانوسی دی اور اپنی میٹھی زبان کی کشش سے مجھے قریب کھینچ لیا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا: تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہو تو جو پوچھنا ہے پوچھ لو۔ پھر میں نے نوجوان سے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحمت فرمائے! وہ راستہ کون سا ہے جس پر چلنے اور اُسے طے کرنے کا رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم ارشاد فرمایا ہے؟ **اللہ** پاک رحمت فرمائے! یہ بھی بتائیے کہ وہ راہ نُمائی کیا ہے جو اس راستے کا مینار دِکھاتی ہے؟ نوجوان کہنے لگا: جی ہاں! یہ **اللہ** کریم پر ایمان لانے کا راستہ ہے، دُنیا و آخرت میں ایمان والوں کے لیے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راستہ پھیلا ہوا ہے، جو یہ راستہ چلنے اور طے کرنے آگے بڑھے اُسے خود عزت ملتی ہے اور وہ دوسروں کو عزت دیتا ہے، جو ذاتِ

الٰہی پر کسی اور کو فوقیت نہ دے بس **اللہ** پاک سے ہی مطمئن رہے اُسے یہ ایمانی راستہ جنّت کی طرف لے جاتا ہے اور جو یہ ایمانی راستہ چھوڑ کر نفسانی خواہش کو مُنتخب کرتا ہے اس پر ربِّ قدیر کا یہ حکم لاگو ہوتا ہے:

وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ترجمۂ کنزالایمان: اور اَور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ (پ۸، الانعام: ۱۵۳)

میں نے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحمت فرمائے! یہ بتائیے کہ وہ ایمان کون سا ہے جو آخرت کے راستے پر لے جاتا اور ایمان والے کو اچھے اَنجام تک پہنچاتا ہے؟ نوجوان نے کہا: آپ نے **اللہ** پاک پر ایمان لانے کا جو سوال کیا ہے یہ دو طرح کا ہے: (1) ظاہری ایمان، جس پر پردۂ ظاہر پڑا ہوا ہے (2) باطنی ایمان، جس پر باطنی عاجزی چھائی ہے۔ میں نے پوچھا: ایمانِ ظاہر کیا ہے؟ نوجوان نے کہا: زبان توحید کا اقرار کرے، جسمانی اعضاء توحید کی ذمہ داریاں نبھائیں، یہ وہ ایمانِ ظاہر ہے جس پر پردۂ ظاہر پڑا ہے اس کے طفیل بندہ اپنی جان و مال کی حق داری لے لیتا ہے، ہاں! مال میں جو ایمانی حقوق بنتے ہیں وہ ادا کرنے ہوں گے۔ ایمانِ باطن جس پر باطنی عاجزی چھائی ہے وہ دِلی ایمان ہے۔ دِلی ایمان کے تین درجے ہیں۔ (۱)...**اللہ** پاک نے جو وعدے وعیدیں ارشاد فرمائیں انہیں حق جانے، (۲)...مَعْرِفَت نصیب ہوئے بغیر ہی **اللہ** پاک سے اچھا گمان رکھے اور (۳)...توکل کی گرہ مضبوط کرتے ہوئے **اللہ** پاک سے بُرے گمان دُور رکھے۔ میں نے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحمت فرمائے! آپ نے ایمانِ قلبی کے جو تین درجات بتائے ہیں ان کی وضاحت بھی فرما دیجئے۔

اُس نے کہا: اے نوجوان! **اللہ** پاک کی تصدیق عین معرفتِ الٰہی میں سے ہے کہ جب معرفتِ الٰہی ہوگی تو دل سے لاعلمی ختم ہو جانے کے باعث ذاتِ الٰہی میں شک نہ رہے گا اور جب شک نہ رہے گا تو دل میں ایسی پختہ تصدیق ہوگی کہ معرفت اس کی گواہی دے گی۔ دِل میں ایسی تصدیق بیٹھ جائے اور ایسا اِعْتِقاد جَم جائے تو وہ نور پھوٹتا ہے جس سے آدمی کو اپنے بنانے والے کی راہ نُمائی نصیب ہوتی ہے، جب آدمی کے دل میں یقین آ جائے کہ مجھے بنایا گیا ہے اور میں کسی ایسی چیز سے نہیں بنا جسے میں نے خود بنایا ہو تو اپنے مخلوق ہونے کا یہ علم ایسی پوشیدہ شے کی راہ دِکھاتا ہے کہ آدمی کا دل ہر اس چیز سے زیادہ حیرت انگیز ہے جو آنکھوں سے دیکھی جاتی ہے۔ اب دل اپنے ربِّ کریم کے وعدوں پر مطمئن ہو جاتا ہے اور ساری توجہ **اللہ** پاک کے اَحکامات اور اُس کی منع

کردہ باتوں کی طرف ہو جاتی ہے۔

میں نے کہا: **اللہ** پاک سے اچھا گُمان رکھنا کیا ہے؟ نوجوان نے کہا: جسے مَعْرِفَتِ الٰہی حاصل ہے اور جانتا ہے کہ **اللہ** پاک نے مجھے مَحض اپنے فَضل سے پیدا فرما کر احسان فرمایا، میں اپنی پیدائش سے پہلے کیے گئے کسی عمل کے سبب اس پیدائش کا حق دار نہیں بنا تھا، میری ابتدا ہی **اللہ** پاک کے احسانِ تخلیق سے ہے تو جب بندہ یہ سب باتیں سوچتا ہے اور اسے احساس ہوتا ہے کہ میری تخلیق بھی فَضلِ خُداوندی ہے تو بندہ دِل کی آنکھیں کھولتا ہے اور اُس علم میں غور و فکر کرتا ہے جس کی معرفت سے جہالت نے باز رکھا تھا، یہ وہ علم ہے جو مضبوطیِ معرفت میں، تصدیقِ ربانی کو مزید پختہ کرنے میں اور اپنی ذات سے متعلق جو تدبیر الٰہی ہے اُس میں ربِّ کریم سے حُسنِ ظن رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ جب بندے کو ان باتوں کا احساس ہوتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ میری تصدیق کی کمزوری اور حُسنِ ظن کی ناپختگی اس لیے تھی کہ میں معرفتِ الٰہی سے محروم تھا۔ یہ وہ مقام ہوتا ہے کہ جہالت کے پردے تار تار ہو جاتے ہیں اور دل کو وہ نگاہ نصیب ہوتی ہے جو جہالت کے نقصانات سے پردہ اٹھا دیتی ہے۔ دِل کو یہ معرفت نصیب ہونے پر بندے کو ادراک ہوتا ہے کہ **اللہ** پاک نے مجھے مٹی سے اپنی خوب صورت تخلیق میں ڈھالا، پوری عافیت عطا فرماتے ہوئے میری خِلقت کو آراستہ فرمایا، مجھے اپنی عافیت کی پناہ میں رکھا، اسی عافیت میں رہتا ہوں اور اسی پناہِ عافیت کی بدولت میری زندگی خوش گوار ہے۔ جب بندے کو یہ احساس ہو گا تو اسے پختہ یقین ہو جائے گا کہ **اللہ** پاک نے اپنی رحمَتِ کاملہ کے ساتھ مجھے مٹی سے اپنی خوب صورت تخلیق میں جو ڈھالا ہے اس میں ربِّ کریم نے کوئی ناانصافی نہیں کی، یونہی **اللہ** پاک جو فیصلہ صادر فرماتا ہے اس میں بھی وہ ناانصافی نہیں کرتا۔

میں نے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحمت فرمائے! یہ بتائیے کہ دل میں خُدا سے بد گُمانیاں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟ نوجوان نے کہا: معرفت کی کمزوری اور خُدائی باتوں کی تصدیق کم ہونے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ بندے نے اپنی جہالت کے باعث محبّتِ آخرت کو چھوڑ دیا اور دل میں محبّتِ دُنیا کو معرفت کے ساتھ مِلا دیا۔ جب بندہ فرمانِ الٰہی کی ایسی تصدیق نہ کرے جو فرمانِ الٰہی پر پختہ یقین عطا کرے تو دراصل وہ **اللہ** پاک کو وعدہ پورا کرنے والا نہیں سمجھتا ہے۔

میں نے کہا: اللہ پاک آپ پر رحمت فرمائے! کوئی مثال بھی بیان کردیجئے جس کی مدد سے آپ کی بات واضح طور پر سمجھ لوں۔ نوجوان نے کہا: دیکھو! کسی آدمی کے بارے میں تمہیں پتا ہو کہ یہ وعدہ خلافی کرتا ہے وہ آدمی تمہاری ذمہ داری اپنے سر اٹھانے لگے کہ اگر ذمہ داری پوری کرے گا تو تم بچ جاؤ گے اور اگر وعدہ خلافی کرے گا تو تمہاری ہلاکت ہوگی، بھلا! تم اس کے وعدے پر اطمینان رکھو گے؟ میں نے کہا: کبھی نہیں۔ نوجوان نے کہا: اچھا! تمہیں جس کی وعدہ خلافی کبھی معلوم نہ ہوئی ہو اسے تم کیسا سمجھو گے؟ میں نے کہا: باوفا اور غیر مشکوک سمجھوں گا۔ نوجوان نے کہا: یونہی تمہارا معرفتِ الٰہی کا عہد بھی وفا کا عہد ہے یہ کوئی شک وشبہ کا عہد نہیں ہے، لہٰذا عہدِ وفا کے پورا نہ ہونے کی بدگمانی نہیں ہونی چاہیے کہ معرفت کی کمزوری سے تصدیق اور حُسنِ ظن کمزور پڑتے ہیں اور خُدائی وعدوں کے حُصُول کی تدبیروں کے باعث جو قلبی خیالات معرفت سے ٹکراتے ہیں ان خیالات کی طرف تَوَجُّہ بڑھانے والی جھوٹی اِلزام تراشیاں دِل میں آنے لگتی ہیں۔

میں نے کہا: اللہ پاک آپ پر رحمت فرمائے! حُسنِ ظن جڑ ہے تو اس کی شاخیں کون سی چیزیں ہیں؟ نوجوان نے کہا: خاموشی، بھروسا، اطمینان اور رضامندی۔ میں نے کہا: اللہ پاک آپ پر رحمت فرمائے! یہ بھی فرمادیجیے کہ آپ نے جو چیزیں بتائیں یہ سبھی ایک ہی معنیٰ ومفہوم تک لے جاتی ہیں یا ان کے مختلف مَعانی ہیں؟ کہا: نوجوان! تم گہرائی کی باتیں پوچھے بغیر نہ رہو گے، سُنو! صرف یقینِ ایمان سے نہیں بلکہ یقینِ معرفت سے سکون ملتا ہے کہ یقینِ معرفت کے ساتھ یقینِ ایمان کا حصہ ملا ہوا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: اللہ پاک آپ پر رحمت فرمائے! آپ نے میری عقل کو زخمی کردیا ہے لہٰذا اپنی ہی کسی مثال سے علاج بھی کیجیے، اپنی نرمی سے مجھے ٹھیک کیجیے اور اپنی زبان سے میری بے قراری کو سکون دیجیے۔ کہا: نوجوان! مجھے بتاؤ! پانی ڈھلان کی طرف بہہ رہا ہو اور سیلابی ریلا اُسے اختتامی مقام میں دھکیلے تو اس پانی میں ٹھہراؤ رہے گا یا وہ تیزی سے بہنے لگے گا؟!

پھر کہا: یونہی دل کی طرف معرفت بہتی ہے تو حُصُولِ دل کے راستے میں تیزی سے بڑھتی ہے اس میں ٹھہراؤ نہیں ہوتا پھر جب دل میں اپنی منزل پر پہنچ جاتی ہے تو یوں تھم جاتی ہے جیسے پانی کا ریلا اپنے اختتامی مقام میں تھم جاتا ہے۔ نوجوان! یہ بتاؤ پانی کا ریلا اپنے اختتامی مقام پر پہنچے تو تمہیں کسی روشنی میں پانی کی تہہ دکھائی دے گی؟ میں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: کیوں؟ میں نے کہا: سیلابی ریلا مختلف جگہوں سے اکٹھا ہوا ہے لہٰذا آتے

ہوئے اپنی شفافی میں وہاں کی مٹی لیتا آیا ہے، اب چونکہ بہاؤ میں مٹی مل گئی تھی لہٰذا شفافی چھپ گئی اور جب پانی اختتامی مقام کو پہنچا تو یہی مٹی ملی ہوئی تھی، ورنہ پانی خود اتنا شفاف ہوتا ہے کہ تہہ دکھائی دیتی ہے۔ نوجوان نے کہا: یونہی پانی جب شفاف ہوگا تو اپنی تہہ کا منظر دِکھائے گا۔ مل جانے والی مٹی سے پانی خود کو چھڑائے گا اور یہ گارا الگ ہوجائے گا تو اب پانی تھم جائے گا اور اس تہہ میں جو شگاف تھے وہ بند ہوجائیں گے، سُنو نوجوان! یونہی مَعْرِفت کا معاملہ ہے، معرفت دِل میں تھم جاتی ہے اور دل کی تصدیق اور بھروسا مل جاتے ہیں تو معرفت سے پختگی والے عُلُوم جَنَم لیتے ہیں جو دل کے شگافوں کو بھر دیتے ہیں یعنی بُرائیوں اور وَسْوَسوں کو ختم کردیتے ہیں۔ پھر نوجوان نے کہا: یہ بتاؤ! پہلا پانی اپنے بہاؤ سے لے کر اختتامی مقام تک کیا پینے لائق تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہا: یونہی معرفت جب تک پُریقین و شفاف نہ ہوجائے عقلیں اُسے پی نہیں سکتیں۔ اب بتاؤ تمہیں میری بیان کردہ مثال سمجھ آگئی؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہا: میں دیکھتا ہوں کہ عُلَمانے اپنے علم کو محبتِ دُنیا سے ملا دیا لہٰذا اُن کا علم عقلوں کی پیاس بجھانے کے لائق نہ رہا۔ نوجوان! یہ بتاؤ، پانی کو کون صاف شفاف کرتا ہے کہ پانی اپنی ملاوٹ سے الگ ہوجاتا ہے؟ میں نے کہا: پانی خود ہی اپنی ملاوٹوں سے صاف ہوجاتا ہے۔ کہا: یونہی عالم ورہنما جب علم وہدایت حاصل کرلے تو اسے آقا و مولیٰ کی راہ کوئی اور نہیں دِکھاتا بلکہ اس کا علم ہی اسے راہ دِکھاتا ہے اور جب وہ خود ہی راہ نہ دیکھے تو اس کی راہ نُمائی دوسروں کے بھی کام نہیں آسکتی ہے۔

سیِّدُنا مُحمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَرویات

حضرت سیِّدُنا محمد بن مُبارَک صُورِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اکابر عُلَمائے کرام سے روایات لی ہیں۔

﴿13988﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قَسَم و گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا[1]۔[2]

---

[1]... ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب القضاء بالشاھد والیمین، ۳/۱۲۱، حدیث: ۲۳۶۸

[2]... اس حدیث کے معنی حضرت امام شافعی واحمد ومالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ یہ کرتے ہیں کہ مدعی کے پاس ایک گواہ تھا تو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے مدعی سے وہ گواہ قبول فرمالیا اور اس مدعی سے ایک قسم لے لی اور اس ایک گواہ اور ایک قسم پر اس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ چنانچہ ان حضرات کے ہاں ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا جائز ہے مگر امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے نزدیک مدعی پر قسم نہیں قسم مُدَّعیٰ علیہ پر ہے، نیز ایک گواہ کافی نہیں، عام حقوق میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری

دنیا سے کنارہ کشی کیا ہے؟

﴿13989﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سُن لو! دُنیا سے بے رغبتی حلال کو حرام کر دینے اور مال ضائع کر دینے کا نام نہیں بلکہ دُنیا سے کنارہ کشی تو یہ ہے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے وہ اس سے زیادہ قابلِ اعتماد نہ ہو جو کچھ **اللہ** پاک کے پاس ہے اور کوئی مصیبت پہنچنے پر اُس کے ثواب کی وجہ سے تمہیں اُس کی رَغبت زیادہ ہو جائے کہ کاش! یہ مصیبت تمہارے لیے دیر تک رہے۔[1]

﴿13990﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بتوں کی پوجا سے مُمانَعت کے بعد میرے رب نے مجھے سب سے پہلے شراب نوشی اور لوگوں

ہے اور ثبوتِ زنا کے لیے چار مردوں کی گواہی لازم ہے۔ جہاں کہیں ایک کی خبر قبول ہے وہاں وہ خبر ہے گواہی نہیں جیسے رمضان کے چاند کا ثبوت جب کہ آسمان پر گرد و غبار ہو، یوں ہی یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی عصمت کا ایک گواہ کہ وہ شرعی گواہ نہ تھا بلکہ بطورِ مُعجزہ ایک شیر خوار بچے نے علاماتِ عصمت کی خبر دی تھی۔ خیال رہے کہ مذہبِ حنفی نہایت ہی قوی ہے اور ان تین آئمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا یہ استدلال بہت ہی ضعیف ہے چند وجوہ سے: ایک یہ کہ ان ائمہ کے نزدیک بھی ایک گواہی اور ایک قسم پر فیصلہ صرف مالی مُقدّمات میں ہو گا۔ دوسرے مقدمات میں صرف گواہیاں ضروری ہوں گی لہٰذا یہ حدیث ان کے معنی کے بھی خلاف ہو گی۔ دوسرے یہ کہ اگر اس حدیث کے وہ معنی ہوں جو ان حضرات نے کیے تو یہ حدیث آیتِ قرآنی کے خلاف ہو گی، رب تعالٰی فرماتا ہے: "فَاِنۡ لَّمۡ یَکُوۡنَا رَجُلَیۡنِ فَرَجُلٌ وَّ امۡرَاَتٰنِ" (پ۳، البقرۃ: ۲۸۲) اور گواہ دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں، نیز فرماتا ہے: "وَّ اَشۡہِدُوۡا ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡکُمۡ" (پ۲۸، الطلاق: ۲) اپنے میں سے دو عادل مردوں کو گواہ بناؤ اور خبر واحد کتابُ اللہ کے مقابل عمل ہے۔ تیسرے یہ کہ اس معنی سے یہ حدیث ایک متواتر حدیث کے خلاف ہو گی: اَلۡبَیِّنَۃُ عَلَی الۡمُدَّعِیۡ وَ الۡیَمِیۡنُ عَلٰی مَنۡ اَنۡکَرَ گواہی مدعی پر ہے اور قسم انکاری مُدّعیٰ علیہ پر، وہاں قسم اور گواہی کو تقسیم فرما دیا تو مدعی قسم کیسے کھا سکتا ہے۔ لہٰذا احناف کے ہاں اس حدیث کے دو معنی ہیں: ایک یہ کہ یہاں یمین و شاہد سے جنس مراد ہے اور قضا سے عام فیصلے۔ معنی یہ ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عموماً فیصلے مدعیٰ علیہ کی قسم اور مدعی کی گواہی پر کیے ہیں الہام یا کشف پر نہیں کیے تاکہ اُمت کے لیے سند رہے۔ دوسرے معنی یہ کہ یہاں قضا و فیصلہ مدعیٰ علیہ کے حق میں مراد ہے یعنی ایک واقعہ میں مُدّعی کے پاس ایک گواہ تھا اور مدعیٰ علیہ نے قسم کھائی تو حضور نے مدعیٰ علیہ کے حق میں فیصلہ دیا کیونکہ گواہی کا نصاب مکمل نہ تھا ان معانی سے مذکورہ قباحتوں میں سے کوئی قباحت نہ رہی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۹۵)

[1]... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ۴/ ۴۲۱، حدیث: ۴۱۰۰، عن ابو ذر الغفاری، نحوہ

معجم اوسط، ۴/ ۴۸، حدیث: ۵۹۵۴

کے ساتھ جھگڑے سے منع فرمایا۔[1]

بارگاہ نبوی میں مقام صدیق:

﴿13991-92﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بیٹھا تھا کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی اپنی چادر کا کنارا پکڑے ہوئے تشریف لائے تو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے یہ صاحب لڑ جھگڑ کر آرہے ہیں۔ انہوں نے سلام کیا اور بتانے لگے کہ میرے اور حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے مُعاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! **اللہ** پاک تمہیں مُعاف فرمائے۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نادم ہو کر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے گھر گئے اور ان کے بارے میں پوچھا۔ جواب مِلا کہ وہ گھر پر نہیں ہیں۔ یہ سوچ کر کہ وہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گئے ہوں گے یہ بھی حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ اس وقت رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ڈر گئے کہ کہیں حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض نہ ہو جائیں تو وہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خُدا کی قسم! میری طرف سے بڑی زیادتی ہوئی ہے۔ **اللہ** کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جب **اللہ** پاک نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم نے کہا: یہ جھوٹ ہے۔ جبکہ ابو بکر نے کہا: یہ سچ ہے۔ پھر انہوں نے اپنی جان اور مال سے میری خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ پھر تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی سے میرے لیے دَرگُزر نہیں کرو گے؟[2]

نماز میں جھومنا منع ہے:

﴿13993-94﴾... حضرت سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زوجۂ محترمہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ رومان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان

1 ...معجم کبیر، ۲۰/ ۸۳، حدیث: ۱۵۷

2 ...مسند بزار، مسند ابی الدرداء، ۱۰/ ۶۵، حدیث: ۴۱۲۹

کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھے نماز میں جھومتے ہوئے دیکھا تو اس قدر سختی سے جھڑکا قریب تھا کہ میری نماز ٹوٹ جاتی۔ پھر کہا کہ میں نے رب کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے اعضاء پُر سکون رکھے اور یہودیوں کی طرح نہ جھومے کہ اعضاء کو پُر سکون رکھنا نماز کو کامل کرنے والی شے ہے۔[1]

《13995》... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن ابو سفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آنکھ پچھلے مقام کا بندھن ہے، جب آنکھ سو جاتی ہے بندھن کُھل جاتا ہے تو جو سو جائے وہ وضو کرلے۔[2]

نیک اَعمال کا وسیلہ کام آگیا:

《13996》... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمایا: اگلے زمانہ کے تین شخص کہیں جارہے تھے۔ [سونے کے وقت ایک غار کے پاس پہنچے، اُس میں یہ تینوں شخص داخل ہوگئے۔ پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے گری جس نے غار کو بند کردیا۔ اُنہوں نے کہا: اب اس سے نجات کی کوئی صورت نہیں سوائے یہ کہ تم نے جو کچھ نیک کام کیا ہو اس کے ذریعہ سے **اللہ** پاک سے دُعا کرو، ایک نے کہا: اے **اللہ**! میرے والدین بہت بوڑھے تھے، جب میں جنگل سے بکریاں چَرا کر لاتا تو دودھ دوہ کر سب سے پہلے اُن کو پلاتا اس سے پہلے نہ اپنے بال بچوں کو پلاتا نہ لونڈی غلام کو دیتا ایک دن میں جنگل میں دور چلا گیا رات میں جانوروں کو لے کر ایسے وقت آیا کہ والدین سو گئے تھے میں دودھ لے کر اُن کے پاس پہنچا تو وہ سوئے ہوئے تھے، بچے بھوک سے رو رہے تھے، مگر میں نے والدین سے پہلے بچوں کو پلانا پسند نہ کیا اور یہ بھی پسند نہ کیا کہ انہیں سوتے سے جگادوں، دودھ کا پیالہ ہاتھ پر رکھے ہوئے ان کے جاگنے کے انتظار میں رہا یہاں تک کہ صُبح چمک گئی اور وہ جاگے اور دودھ پیا، اے **اللہ**! اگر میں نے یہ کام تیری خوش نُودی کے لیے کیا ہے تو اس چٹان کو ہٹادے۔ چٹان کچھ سرک گئی مگر اتنی نہیں ہٹی کہ یہ لوگ غار سے نکل سکیں، دوسرے نے کہا: اے

---

1 ...الکامل لابن عدی، ۲/۳۷۹، رقم: ۳۸۹: الحکم بن عبد اللہ

2 ...معجم کبیر، ۱۹/۳۷۲، حدیث: ۸۷۵

اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جس کو میں بہت چاہتا تھا، میں نے اُس کے ساتھ بُرے کام کا ارادہ کیا اُس نے انکار کر دیا، وہ قحط کی مصیبت میں مبتلا ہوئی، میرے پاس کچھ مانگنے کو آئی، میں نے اُسے 120 دینار دیئے کہ میرے ساتھ خَلْوت کرے، وہ راضی ہوگئی، جب مجھے اُس پر قابو ملا تو بولی: ناجائز طور پر اس مُہر کا توڑنا تیرے لیے حلال نہیں کرتی۔ اس کام کو گناہ سمجھ کر میں ہٹ گیا اور جو دینار دے چکا تھا وہ بھی چھوڑ دیئے۔ الٰہی! اگر یہ کام تیری رضا جوئی کے لیے میں نے کیا ہے تو اس کو ہٹا دے۔ اس کے کہتے ہی چٹان کچھ سَرک گئی مگر اتنی نہیں ہٹی کہ نکل سکیں۔ اب تیسرے نے کہا: اے اللہ! میں نے چند افراد کو مزدوری پر رکھا تھا اُن سب کو مزدوریاں دے دیں، ایک شخص اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اُس کی مزدوری کو میں نے بڑھایا یعنی اُس سے تجارت وغیرہ کوئی ایسا کام کیا جس سے اُس میں اضافہ ہوا اُس کو بڑھا کر میں نے بہت کچھ کر لیا، وہ ایک زمانہ کے بعد آیا اور کہنے لگا: اے خدا کے بندے! میری مزدوری مجھے دے دے۔ میں نے کہا: یہ جو کچھ اونٹ، گائے، بیل بکریاں، غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری ہی مزدوری کا ہے سب لے لے۔ وہ بولا: اے بندۂ خدا! مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: مذاق نہیں کرتا ہوں یہ سب تیرا ہی ہے لے جا۔ وہ سب کچھ لے کر چلا گیا۔ الٰہی! اگر یہ کام میں نے تیری رِضا کے لئے کیا ہے تو اسے ہٹا دے۔ وہ پتھر ہٹ گیا اور یہ تینوں اُس غار سے نکل کر چلے گئے]۔[1]

﴿13997﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو وِتر پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے۔[2]

﴿13998﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بُلانے والا کسی ہدایت کی طرف بُلاتا ہے اُسے اپنا بھی ثواب ملتا ہے اور پیروی کرنے والوں کا ثواب بھی ملتا ہے اور اس سے پیروی کرنے والوں کا ثواب کچھ کم نہیں ہوتا۔[3]

﴿13999﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ذہنی معذور کو، زمانۂ فترت میں مرنے والے کو اور بچپن میں فوت ہو جانے والے کو قیامت کے دن

1 ...مسلم، کتاب الرقاق، باب قصة اصحاب الغار... الخ، ص ۱۱۲۴، حدیث: ۲۹۳۹

2 ...ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الرجل ینام... الخ، ۲/ ۱۲، حدیث: ۴۶۴

3 ...مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة... الخ، ص ۱۱۰۳، حدیث: ۲۸۰۴

لایا جائے گا، ذہنی معذور کہے گا: اے میرے ربّ! اگر تُو مجھے عَقْل عطا فرماتا تو جس کسی کو تُو نے عقل دی وہ اپنی عقل کی بدولت مجھ سے زیادہ خوش نصیب نہ ہوتا۔ زمانۂ فترت میں مرنے والا کہے گا: اے میرے ربّ! اگر میرے پاس تیرا پیغام پہنچتا تو جس کسی کو تیرا پیغام پہنچا وہ تیرے پیغام کی بدولت مجھ سے زیادہ خوش نصیب نہ ہوتا۔ بچپن میں فوت ہونے والا کہے گا: اے میرے ربّ! اگر تُو مجھے عُمْر عطا فرماتا تو جس کسی کو تُو نے عُمْر عطا فرمائی وہ عُمْر کی بدولت مجھ سے زیادہ خوش نصیب نہ ہوتا۔ ربِّ کریم فرمائے گا: میں تمہیں ایک حکم دیتا ہوں، کیا تم میری بات مانو گے؟ کہیں گے: ہاں تیری عزّت کی قسم۔ ارشاد فرمائے گا: جاؤ! دوزخ میں چلے جاؤ۔ فرمایا: اگر وہ دوزخ میں چلے جائیں گے تو وہ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچائے گی۔ اتنے میں اُن کی طرف آگ کے شُعلے لپکیں گے جنہیں دیکھ کر وہ سمجھیں گے کہ ان شعلوں نے سب مخلوقِ خدا کو ہلاک کیا ہے۔ وہ تیزی سے واپس آجائیں گے اور کہیں گے: اے رب! تیری عزّت کی قسم! ہم دوزخ میں داخل ہونے گئے مگر وہاں سے ایسے شعلے ہماری طرف لپکے جنہیں دیکھ کر ہم نے گمان کیا کہ ان شعلوں نے ساری مخلوق کو ہلاک کیا ہے۔ **اللہ** پاک انہیں پھر حکم دے گا وہ پھر واپس آکر ویسا ہی جواب دیں گے۔ **اللہ** پاک فرمائے گا: تمہاری تخلیق سے پہلے بھی میں جانتا تھا جو تم کرو گے، میں نے اپنے علم پر تمہیں پیدا کیا اور میرے علم پر ہی تمہارا انجام ہو گا۔ پھر انہیں آگ پکڑ لے گی[1]۔[2]

جنت میں داخل کرنے والا عمل:

(14000)... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں ایک شخص حاضر ہوا

1... عُلَمائے اہلِ سنّت ماتریدیہ کی اکثریت کے نزدیک اہلِ فترت کے مشرک جہنمی جبکہ توحید باری تعالٰی کے قائل جنّتی ہیں اور اہلِ فترت کے غافل لوگوں میں سے جس نے غور و فکر کی مہلت نہ پائی وہ بھی جنّتی اور اگر پائی تو جہنمی لیکن اہلِ فترت کے جہنمی ہونے کا فیصلہ بروزِ قیامت بعدِ امتحان ہو گا۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۲۸/ ۲۵۰، ۳۴۹) کافروں کے گھر پیدا ہونے والا بچہ ناسمجھی کی عُمْر میں مر گیا تو وہ اُخروی اَحکام میں مسلمان شمار ہو گا اور جنت میں جائے گا ہاں اگر سمجھ دار ہو کر کفر اختیار کرے گا تو کافر ہو جائے گا اور جہنم کا حقدار ہو گا، اگرچہ نابالغ ہو۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۹/ ۲۲۳، مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۱۰) رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: (۱) سویا ہوا شخص جب تک جاگ نہ جائے (۲) بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور (۳) پاگل جب تک ٹھیک نہ ہو جائے۔" (ابوداود، کتاب الحدود، باب فی المجنون یسرق او یصیب حدا، ۴/ ۱۸۸، حدیث: ۴۴۰۳) حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نابالغ بچے، سوتا ہوا آدمی اور دیوانہ مرفوعُ القلم ہیں ان پر شرعی اَحکام جاری نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۱۱۷)

2... نوادر الاصول، الاصل الرابع والستون، الجزء الاول، ص۲۵۹، حدیث: ۳۸۱

اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے وہ عمل سکھایئے جسے بجالاؤں تو جنّت میں داخل ہو جاؤں۔ نبیِّ مکرَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی کو اللہ پاک کا شریک نہ ٹھہرانا، چاہے تم پر سختی کی جائے اور تمہیں جلادیا جائے، اپنے ماں باپ کی فرماں برداری کرنا چاہے وہ تمہیں تمہارے مال سے اور تمہاری ہر چیز سے بے دخل کر دیں، جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑنا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اللہ پاک کا ذِمّۂ کرم اس سے بے تعلّق ہوگیا، شراب نہ پینا کہ یہ ہر بُرائی کی چابی ہے، صاحبِ حُکم کے کسی حکم میں چون وچرا نہ کرنا اگرچہ تمہیں پتا ہو کہ یہ تمہارا حق ہے، اپنے مال میں سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا، اُن سے اپنی لاٹھی نہ اٹھانا اور اُنہیں اللہ پاک سے ڈرانا۔[1]

اللہ پاک سے اچھا گمان رکھا جائے:

﴿14001﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا یزید بن اَسوَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس مزاج پُرسی کے لیے حاضر ہوئے، اتنے میں حضرت سیِّدُنا واثلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تشریف لائے، آپ کو دیکھ کر حضرت ابن اَسوَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے اور سینے پر پھیرا کیونکہ حضرت سیِّدُنا واثلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیعت کی تھی۔ پھر انہوں نے پوچھا: اے یزید! تمہیں اپنے رب سے کیسا گمان ہے؟ کہا: اچھا۔ فرمایا: خوش ہو جاؤ کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے مُوافِق مُعاملہ فرماتا ہوں، اگر اچھا گمان ہے تو اچھا معاملہ فرماتا ہوں اور بُرا گمان ہے تو ویسا ہی معاملہ فرماتا ہوں۔[2]

﴿14002﴾... حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے منبر پر بیان کیا کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سُنا کہ اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔ اور ایک دن رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم یہ کہتے ہو کہ میں

1... کتاب تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی، باب ذکر اکفار تارک الصلاۃ، الجزء الثانی، ص۸۹۰، حدیث:۹۲۱
مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/۲۳۹، حدیث:۲۲۱۳۶

2... معجم اوسط، ۶/۳۷۲، حدیث:۶۹۵۱

تم سب کے بعد دُنیا سے پردہ فرماؤں گا؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ میں تم سے پہلے انتقال فرماؤں گا پھر تم ایک دوسرے کے پیچھے آؤ گے۔ نیز بیان کیا کہ رب کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے گا، انہیں پروا نہیں ہوگی کہ کون ان کی مخالفت کرتا ہے اور کون اُن کا ساتھ نہیں دیتا یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آجائے جبکہ وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔[1]

ایک جنگ جائے گی، دوسری آجائے گی:

﴾14003﴿... حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا انہیں کوئی مخالفت کرنے والا نقصان نہ پہنچا سکے گا،[2] وہ اپنے دشمن سے لڑتا رہے گا، جب بھی ایک جنگ جائے گی دوسری قوم کی جنگ اپنے پنجے گاڑ دے گی، اللہ پاک کچھ قوموں کو اٹھائے گا اور میری امت کے گروہ کو اُن سے نفع پہنچائے گا حتّٰی کہ قیامت آجائے۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ اہلِ شام ہیں۔[3]

ایک پسند ہے یا بارہ؟

﴾14004﴿... حضرت سَیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں بارہ سُواروں کے ساتھ نکلا، حتّٰی کہ ہم بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لیے پہنچ گئے، میرے ساتھیوں نے کہا: ہمارے اونٹوں کی دیکھ بھال کون کرے گا تاکہ ہم رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری دیں اور برکتیں لوٹیں؟ میں نے کہا: میں دیکھ بھال کروں گا۔ پھر میں دل میں سوچنے لگا: شاید میں تو خسارے میں رہا، میرے ساتھی بارگاہِ رسالت سے جو ارشادات سُنیں گے میں نہیں سُن پاؤں گا۔ ایک دن میں آیا، میں نے ایک شخص کو کہتے سُنا کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو کامل وضو کرے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس دن کہ جب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔" حضرت سَیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں خوش

---

1 ...معجم اوسط، ۱/۵۰، حدیث: ۷۹۵۷

2 ...ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب اتباع سنۃ رسول اللہ، ۱/۱۳، حدیث: ۷

3 ...معجم اوسط، ۶/۷۳، حدیث: ۷۹۳۸

ہوا تو حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: تم دوسرا ارشاد سنتے تو اس سے زیادہ خوش ہوتے۔ میں نے عرض کی: آپ پر قربان جاؤں! مجھے وہ ارشاد سنا دیجیے۔ حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس حال میں فوت ہوا کہ **اللہ** پاک کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا اُس کے لیے جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور جنّت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اتنے میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لے آئے، میں آپ کے سامنے آبیٹھا مگر آپ نے مجھ سے رُخِ انور پھیر لیا، میں اٹھ کر دوسری طرف سے چہرہ انور کے سامنے آگیا لیکن آپ نے پھر رُخِ انور پھیر لیا، جب چوتھی بار ایسا ہوا تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! حضور مجھ سے رُخِ انور کیوں پھیرتے ہیں؟ تو آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تمہارا ایک کا میرے پاس آنا تمہیں زیادہ پسند ہے یا اُن بارہ کا؟ حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے یہ دیکھا تو اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔[1]

﴿14005﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ **اللہ** کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلّی کے لیے برتن جُھکاتے، وہ پانی پی لیتی پھر باقی پانی سے آپ وضو فرمالیتے۔[2]

مومن خیانت نہیں کرتا:

﴿14006﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: **اللہ** پاک اُس بندے کو تر و تازہ رکھے جو میرا یہ کلام سُنے اور اس میں اضافہ نہ کرے کہ کئی ایسے ہوتے ہیں جو اپنے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے تک بات پہنچاتے ہیں، تین باتوں میں مومن خیانت نہیں کرتا ہے: (۱)... خالص **اللہ** پاک کے لیے عمل کرنا، (۲)... حاکموں کا بھلا چاہنا اور (۳)... مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ جُڑے رہنا کہ اُن کی دعا سب کو گھیرے رہتی ہے۔[3]

---

1 ... معجم اوسط، ۲/ ۳۶، حدیث: ۴۳۷ے

2 ... معجم اوسط، ۲/ ۳۷، حدیث: ۹۴۹ے

3 ... معجم اوسط، ۲/ ۳۸، حدیث: ۹۵۳ے

﴿14007﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ آخری کھانا جو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تناول فرمایا اس کھانے میں (پکی ہوئی) پیاز تھی۔ (1)

﴿14008﴾...حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: مجھے اس بات کی کیا پڑی ہے کہ ضرورت پڑنے پر میں تریاق پی لوں یا کوئی تعویذ لٹکا لوں، یا اپنے ذہن سے کوئی شعر کہوں (2)۔ (3)

تین مسجدوں کی طرف سفر:

﴿14009﴾...حضرت سیِّدُنا مقدام بن مَعْدِی کَرِب اور حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: مسجدوں میں سے تین مسجدوں کی طرف ہی کجاوے باندھے

---

1 ...ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب فی اکل الثوم، ۳/۵۰۲، حدیث: ۳۸۲۹

2 ...مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 238** پر **"تریاق پی لوں"** کے تحت فرماتے ہیں: تریاق یا دریاق ایک مرکب معجون ہے جسے یونانی حکیم ماغنیس نے ایجاد کیا اور اندرو ماغس نے اس کی تکمیل کی یہ دوا زہر خصوصاً سانپ کے زہر کے لیے بہت مفید ہے۔ تریاق بہت قسم کی ہوتی ہے: بعض قسموں میں سانپ کا گوشت اور شراب شامل کی جاتی ہے یہ قسم حرام بھی ہے نجس بھی اسی ہی کا استعمال حرام ہے وہ ہی یہاں مراد ہے جس تریاق میں ایسی چیزیں نہ ہوں وہ حلال ہے۔ بعض نے فرمایا کہ ہر تریاق سے بچے کہ تریاق کا استعمال کرنے والا **اللہ** پر توکل نہیں رکھتا تریاق کو ہی مؤثر مانتا ہے۔ (مرقات) **"تعویذ لٹکا لوں"** کے تحت فرماتے ہیں: تعویذ سے مراد زمانہ جاہلیت کے تعویذ ہیں جن میں شرکیہ الفاظ ہوتے تھے ان کا بنانا استعمال کرنا سب حرام ہے۔ **"اپنے ذہن سے کوئی شعر کہوں"** شعر سے مراد زمانہ جاہلیت کے اشعار ہیں جن کے مضامین فحش و بے حیائی کے ہوتے تھے۔ اپنی طرف سے فرمانے کی قید اس لیے لگائی گئی کہ کسی اور کے بنائے ہوئے اشعار پڑھنا یا سیکھنا برا نہیں اگرچہ اشعار برے ہوں کیونکہ ان سے علوم میں بڑی مدد ملتی ہے آج دیوان متنبی دیوان حماسہ وغیرہ درس میں داخل ہیں اگرچہ ان کے مضامین گندے ہیں غرضکہ ان تینوں فرمانوں میں تفصیل ہے۔ خیال رہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عمداً شعر کبھی نہ کہا ہاں کبھی بغیر قصد شعر آپ سے صادر ہوئے جیسے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب (یعنی میں جھوٹا نبی نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من قاد دابۃ...الخ، ۲/۲۷۴، حدیث: ۲۸۶۴) ہاں لبید وغیرہ کے اشعار سنے ہیں ان کی تعریف بھی فرمائی ہے حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے شعر گا کر ترنم سے کبھی نہ پڑھا۔

3 ...ابو داود، کتاب الطب، باب فی التریاق، ۴/۹، حدیث: ۳۸۶۹

جائیں: (۱)... مسجدِ حرام، (۲)... مسجدِ اقصیٰ اور (۳)... میری یہ مسجد (یعنی مسجدِ نبوی)[1] اور کوئی عورت دو دن کی مسافت کا سفر اپنے شوہر یا مَحْرَم کے ساتھ ہی کرے۔[2][1]

《14010》... حضرت سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رب کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک

❶... بعض لوگ کہتے ہیں کہ مزارات وغیرہ کی زیارت کے لئے سفر کرنا ناجائز و حرام ہے اور بطور دلیل بخاری شریف کی یہ حدیث پاک پیش کرتے ہیں: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَ مَسْجِدِیْ هٰذَا یعنی تین مسجدوں کے سوا کسی طرف کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے)، میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی)، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔ (صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم النحر، ۱/ ۶۵۵، الحدیث: ۱۹۹۵) اس کا کیا جواب ہے؟ مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 431** پر اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی سوائے ان مسجدوں کے کسی اور مسجد کی طرف اس لئے سفر کرکے جانا کہ وہاں نماز کا ثواب زیادہ ہے ممنوع ہے جیسے بعض لوگ جمعہ پڑھنے بدایوں سے دہلی جاتے تھے تاکہ وہاں کی جامع مسجد میں ثواب زیادہ ملے یہ غلط ہے ہر جگہ کی مسجدیں ثواب میں برابر ہیں۔ اس توجیہ پر حدیث بالکل واضح ہے۔ وہابی حضرات نے اس کے معنی یہ سمجھے کہ سوائے ان تین مسجدوں کے کسی اور مسجد کی طرف سفر ہی حرام ہے، لہٰذا عرس زیارتِ قبور وغیرہ کے لئے سفر حرام اگر یہ مطلب ہو تو پھر تجارت، علاج، دوستوں کی ملاقات، علم دین سیکھنے وغیرہ تمام کاموں کے لئے سفر حرام ہوں گے اور ریلوے کا محکمہ (ادارہ) معطّل ہو کر رہ جائے گا اور یہ حدیث قرآن کے خلاف بھی ہو گی اور دیگر احادیث کے بھی۔ رب (کریم) فرماتا ہے: قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ۝ (پ۷، الانعام: ۱۱، ترجمۂ کنزالایمان: تم فرمادو زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا)۔ (صاحب) مرقاۃ نے اسی جگہ اور (علامہ) شامی (رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمَا) نے زیارتِ قبور میں فرمایا کہ چونکہ ان تین مساجد کے سوا تمام مسجدیں برابر ہیں اس لئے اور مسجدوں کی طرف سفر ممنوع ہے اور اولیاءُ اللہ (رَحِمَہُمُ اللہ) کی قبریں فُیُوض وبرکات میں مختلف ہیں، لہٰذا زیارتِ قُبور کے لئے سفر جائز کیا یہ جُہلا انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے قبور کی طرف سفر بھی منع کریں گے؟

اس حدیث کا سیدھا سادہ مطلب جس کو تمام شُراحِ حدیث نے سمجھا ہے یہی ہے کہ تمام دنیا میں تین ہی مسجدیں یعنی مسجدِ حرام، مسجدِ رسول، مسجدِ اقصیٰ ایسی مساجد ہیں جن کو تمام دنیا کی مسجدوں پر اجر و ثواب کے معاملہ میں ایک خاص فضیلت حاصل ہے۔ لہٰذا ان تین مسجدوں کی طرف کجاوے باندھ کر دور دور سے سفر کرکے جانا چاہیے لیکن ان تین مسجدوں کے سوا چونکہ دنیا بھر کی تمام مسجدیں اجر و ثواب کے معاملہ میں برابر ہیں۔ اس لئے ان تین مسجدوں کے سوا کسی دوسری مسجد کی طرف کجاوے باندھ کر دور دور سے سفر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (سیرت مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ص ۸۵۶)

❷... **بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ 752** پر ہے: "عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔" (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ۱/ ۱۴۲)

❸... بخاری، کتاب الصوم، باب الصوم یوم النحر، ۱/ ۶۵۵، حدیث: ۱۹۹۵، تقدم و تأخر، عن ابی سعید الخدری

جنازے میں تھے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو سُواری پر دیکھا تو ارشاد فرمایا: کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ اللہ پاک کے فرشتے اپنے پاؤں پر چل رہے ہیں اور تم سُواریوں پر بیٹھے ہو؟[1]

روزے میں بیوی کے ساتھ تعلق:

﴿14011﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزے میں تمہارا اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کے علاوہ ہر مُعاملہ حلال ہے[2]۔[3]

﴿14012﴾... حضرت سیِّدُنا عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرمایا، جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اُس نے واپس جاتے ہوئے یوں کہا: حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل یعنی اللہ ہم کو کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔[4]

بیوی بچوں کو کھلانا صدقہ ہے:

﴿14013﴾... حضرت سیِّدُنا مقدام بن معدی کرب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تم نے اپنی زوجہ کو کھلایا وہ تمہارے لیے صَدَقہ ہے، جو تم نے اپنی اولاد کو کھلایا وہ تمہارے لیے صدقہ ہے اور جو تم نے خود کھایا وہ بھی تمہارے لیے صدقہ ہے۔[5]

1... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی شھود الجنائز، ۲/۲۱۰، حدیث:۱۴۸۰
ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراھیۃ الرکوب خلف الجنازۃ، ۲/۳۰۹، حدیث:۱۰۱۴

2... **بہارِ شریعت، جلد1، ص988** پر ہے: عورت کا بوسہ لیا یا چُھوا یا مُباشَرت کی یا گلے لگایا اور انزال ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اور عورت نے مرد کو چُھوا اور مرد کو انزال ہو گیا تو روزہ نہ گیا۔ عورت کو کپڑے کے اوپر سے چُھوا اور کپڑا اتنا دبیز ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو فاسد نہ ہوا اگرچہ انزال ہو گیا۔ (فتاوی ھندیہ، ۱/۲۰۴) یوں صفحہ 982 پر ہے: بوسہ لیا مگر انزال نہ ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ یوہیں عورت کی طرف بلکہ اس کی شرم گاہ کی طرف نظر کی مگر ہاتھ نہ لگایا اور انزال ہو گیا، اگرچہ بار بار نظر کرنے یا جماع وغیرہ کے خیال کرنے سے انزال ہوا، اگرچہ دیر تک خیال جمانے سے ایسا ہوا ہو ان سب صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹا۔ (جوھرۃ نیرۃ، ص۱۷۹۔ درمختار، ۳/۴۲۱)

3... مسند الشامیین للطبرانی، ما اسند ابو بکر بن ابی مریم، ۲/۳۶۰، حدیث:۱۴۹۷

4... ابو داود، کتاب الاقضیۃ، باب الرجل یحلف علی حقہ، ۳/۴۳۸، حدیث:۳۶۲۷

5... السنن الکبری للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، ۵/۳۷۶، حدیث:۹۱۸۵، تقدم تاخر

﴿14014﴾... حضرت سیِّدُنا کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: لوگ اس بات سے باز آجائیں کہ جمعہ کے دن اذان سُنتے ہیں اور جمعہ پڑھنے نہیں آتے ورنہ **اللہ** پاک اُن کے دلوں پر مُہر لگادے گا پھر غفلت والوں میں سے ہوجائیں گے۔[1]

بیماری میں بھی تندرستی والا ثواب:

﴿14015﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اَشْعَث صَنْعانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے، میں مسجدِ دِمَشْق گیا، شام کو وہاں سے واپس ہوا، راستے میں حضرت سیِّدُنا شَدّاد بن اوس اور حضرت سیِّدُنا صُنابِحی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے ملاقات ہوئی، میں نے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رَحمت فرمائے! آپ کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟ فرمایا: یہاں ہمارا ایک دوست رہتا ہے جس کی طبیعت ناساز ہے، ہم اس کی عیادت کرنے جارہے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابو اشعث صنعانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں بھی ان کے ساتھ ہولیا، ہم لوگ بیمار دوست کے پاس پہنچے۔ حضرت سیِّدُنا شداد اور حضرت سیِّدُنا صنابحی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اُن سے پوچھا: آپ کی صُبْح کیسی رہی؟ جواب دیا: **اللہ** پاک کی نعمتوں اور فَضْل و کرم میں رہی۔ حضرت سیِّدُنا شداد رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: خوش ہوجاؤ! میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے کسی بندۂ مومن کو آزمائش میں ڈالوں پھر وہ میری حمد کرے اور میری بھیجی ہوئی آزمائش پر صبر کرے تو وہ یوں گناہوں سے پاک ہوکر اپنے بستر سے اٹھتا ہے جیسا اُس دن تھا جب اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ ربِّ کریم اَعمال لکھنے والے فرشتوں سے فرماتا ہے: میں نے ہی اپنے بندے کو روکا اور آزمائش میں ڈالا ہے تو اس کے لیے وہی ثواب لکھو جو اس کی تَنْدُرُستی میں لکھتے تھے۔[2]

---

[1] ...معجم کبیر، ١٩/ ٩٩، حدیث: ١٩٧

[2] ...مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث شداد بن اوس، ٦/ ٧٧، حدیث: ١٧١١٨

حضرت سَیِّدُنا سعید بن یزید رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه

انہی بزرگوں میں سے ایک حضرت سَیِّدُنا ابو عبد اللہ سعید بن یزید ساجی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بھی ہیں جو رب کریم سے اونچی آواز میں دعا کیا کرتے اور اُس کی ملاقات کے شوق میں روتے گڑگڑاتے اور آہ وزاری کرتے رہتے تھے۔ منقول ہے کہ حُدود اور حُقوق کو پہچاننے اور دل کے سکون اور یقین کامل کو پانے کا نام **تصوُّف** ہے۔

پانچ خوبیوں کی پہچان ضروری ہے:

﴿14016﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عبد اللہ سعید بن یزید ساجی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ پانچ خوبیاں ایسی ہیں جن کی بندۂ مومن کو پہچان ہونی چاہیے: (۱) **اللہ** پاک کی معرفت (۲) حق کی معرفت (۳) عمل میں اِخلاص (۴) سنت پر عمل اور (۵) حلال کھانا۔ لہٰذا اگر اُس نے **اللہ** پاک کی معرفت حاصل کرلی اور حق نہ پہچانا تو یہ معرفت اُسے فائدہ نہ دے گی اور اگر اس نے حق کو بھی پہچان لیا لیکن خالص **اللہ** پاک کے لیے عمل نہ کیا تب بھی معرفت الٰہی سے فائدہ نہ اٹھاسکے گا، پھر اگر وہ عمل کو خالص کرلے مگر سنت پر عمل نہ کرے تو اب بھی فائدہ نہیں ہوگا، پھر اگر سنت پر بھی عمل کرے مگر حلال نہ کھائے تو بھی ان چیزوں سے فائدہ نہیں اٹھا پائے گا اور اگر بندۂ مومن کا کھانا حلال ہوگا تو اس کا دل صاف ہوجائے گا جس سے وہ دنیا و آخرت کے معاملے کی بصیرت حاصل کرلے گا اور اگر اس کا کھانا شبہے والا ہو تو جتنا شبہے والا کھائے گا اتنا ہی اس کے معاملات میں شبہ آجائے گا اور اگر اس کا کھانا حرام ہوگا تو دنیا و آخرت کا معاملہ اس پر تاریک ہوجائے گا اگرچہ لوگ اسے آنکھوں والا کہیں مگر وہ اندھا ہے جب تک کہ توبہ نہ کرلے۔

﴿14017﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جس نے **اللہ** پاک پر بھروسا کیا اُس نے اپنی خوراک ذخیرہ کرلی اور جس کا دل زندہ رہا وہ **اللہ** پاک سے اس حال میں ملے گا کہ بغیر کسی شک وشبہ کے اس کا دیدار کرے گا۔

﴿14018﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید بن یزید ساجی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابو علی فُضَیل بن عیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے عرض کی گئی: ابو علی! **اللہ** پاک کی محبت میں بندہ انتہا کو کب پہنچتا ہے؟ فرمایا: جب **اللہ** پاک کا عطا کرنا اور اپنی عطا کو روک دینا بندے کے نزدیک برابر ہو۔

ملاقاتِ الٰہی کا شوق:

﴿14019﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن حواری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ ساجی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو اپنے آپ سے یہ کہتے سنا: کیا تم جانتے ہو کہ تم نے کل اور پرسوں کی شب کیا کہا تھا؟ تم نے کہا تھا: مجھ جیسا برا اور حقیر بندہ جانتا ہے کہ اے اللہ! تو عظیم ہے اور مولیٰ! تو یہ بھی جانتا ہے کہ اگر مجھے ایک طرف یہ اختیار دیا جائے کہ دنیا جب سے پیدا ہوئی ہے تب سے میں اس میں حلال طریقے سے عیش کروں اور اس کا قیامت کے دن مجھ سے پوچھا بھی نہ جائے اور دوسری طرف یہ اختیار ہو کہ میں ابھی موت کو اپنالوں تو یقیناً میں موت کو اِختیار کرلوں گا۔ پھر خود سے کہنے لگے: کیا تجھے پسند نہیں کہ جس کی اطاعت کرتا ہے اس سے ملاقات کرے۔

﴿14020﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن یزید رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو خُزَیْمہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: نماز روزہ وغیرہ اَعمال کے مقابلے میں دِلوں سے اللہ پاک کی طرف سفر زیادہ پہنچانے والا ہے۔

دنیا کس کو دی جاتی ہے؟

﴿14021﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ ساجی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عالم صاحب نے فرمایا: اس بات سے ڈرو کہ اللہ پاک تم سے ناراض ہو جائے اور تمہیں دنیا عطا کردے کیونکہ وہ ابلیس سے ناراض ہوا تو اُسے دنیا دے کر دنیا میں ہی اس کا حصہ رکھا۔

﴿14022﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ ساجی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب! میں تجھے کہاں پا سکتا ہوں؟ اللہ کریم نے وحی فرمائی کہ "جب تم مکمل طور پر میرے ہو جاؤ گے تو مجھے پالو گے۔" وَاللهُ اَعْلَم

خود پسندی شیطان کو پسند ہے:

﴿14023﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا اسحاق بن خالد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: شیطان کی کمر توڑنے والی آدمی کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ "کاش! مجھے پتا چل جائے میرا خاتمہ کیسا ہو گا؟" شیطان اس وقت مایوس ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ بندہ خود پسندی میں کب مبتلا ہو

گا؟ حضرت سیِّدُنا احمد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کہتے ہیں: یہ بات میں نے حضرت سیِّدُنا مَضاء بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: خاتمہ کے وقت کئی لوگوں کا معاملہ بھیانک ہو گیا۔ یہی بات جب میں نے حضرت ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا: ہائے خطرہ۔

وہ چاہو جو اللہ پاک چاہتا ہے:

﴿14024﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اگر تم اَبدال بننا چاہتے ہو تو اُس سے محبت رکھو جو **اللہ** پاک چاہتا ہے کیونکہ اُس کی چاہت کو محبوب رکھنے والا تقدیرِ الٰہی اور اَحکامِ الٰہی سے ہر بات پر راضی رہتا ہے۔

﴿14025﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اگر تم اَبدال بننا چاہتے ہو تو اُس سے محبت رکھو جو **اللہ** پاک چاہتا ہے کیونکہ اُس کی چاہت کو محبوب رکھنے والا تقدیرِ الٰہی اور اَحکامِ الٰہی سے ہر بات پر راضی رہتا ہے اور **اللہ** پاک نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ! اپنے بندے کی حاجت پوری کرنے پر جس چیز نے میری رحمت کو جوش دیا وہ بندے کی یہ بات ہے کہ ”جو **اللہ** پاک چاہے، رہی میری پسند تو بے شک تو جانتا ہے میری پسند وہی ہے جو تیری چاہت ہے۔“

﴿14026﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: ہمیں اپنے اَعمال سے زیادہ اپنے مسلمان بھائیوں کی دعاؤں پر یقین رکھنا چاہیے، ہمیں اپنے اَعمال میں کوتاہی کا خوف ہے اور بھائیوں کی دعاؤں میں ہمارے لیے اِخلاص کی اُمید ہے کیونکہ جس کا عمل خالص ہو تمہیں اس سے نفع ہو گا۔

صبر میں نہ شرمائیں:

﴿14027﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کے کچھ بندے صبر کرنے سے شرماتے ہیں اگر وہ صبر کی اعلیٰ قدروں کو جان لیں تو آگے بڑھ کر اپنا لیں۔

﴿14028﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: کیا تم جانتے ہو غلام اپنے دنیاوی آقا سے کیا چاہتے ہیں؟ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے آقا ان سے راضی رہیں اور کیا تم جانتے ہو کہ **اللہ** کریم اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے؟ وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس سے راضی ہو جائیں اور بندے تب راضی ہوں گے جب

ربِّ کریم ان سے راضی ہو گا۔

دیہاتی کی زبردست نصیحت:

﴿14029﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی اپنے شہری دوست کے پاس کھڑا ہوا تو شہری نے پوچھا: ابو کثیر کیسے ہو؟ دیہاتی نے کہا: اللہ کا شکر ہے۔ میرے بھائی سنو! جو عُمر باقی ہے اسے وقت ختم کر رہا ہے، بدن کی سلامتی کو آفات کا سامنا ہے، مجھے تو بندۂ مومن پر حیرت ہے کہ وہ موت کو کیوں ناپسند کرتا ہے حالانکہ یہی جنت کا راستہ ہے، ہمیں عنقریب موت اُچک لے گی جبکہ ہم بھاگ رہے ہیں۔

﴿14030﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا یوسف اور حضرت سیِّدُنا بنیامین عَلَیْہِمَا السَّلَام کی جدائی پر اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو بہت غمگین دیکھا تو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ یہ کلمات پڑھیں: "یَا کَثِیْرَ الْخَیْرِ یَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّلَا یُحْصِیْہِ غَیْرُہٗ رُدَّ عَلَیَّ ابْنَیَّ یعنی اے خیر کثیر والے! اے ہمیشہ نہ ختم ہونے والی بھلائی کرنے والے! ایسی بھلائی جسے تیرے سوا کوئی شمار نہ کر سکے! میرے بیٹے مجھے لوٹا دے۔" تو اللہ کریم نے ان کو وحی فرمائی: میری عزّت و جلال کی قسم! اور مجھے عرش پر اپنی بلندی کی قسم! اگر وہ دونوں اِنتقال بھی کر جاتے تو میں آپ کے لیے ان کو زندہ فرما دیتا۔

دنیا بارگاہِ الٰہی سے رُکاوٹ ہے:

﴿14031﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُکْمِ خداوندی کو قائم کرنے کے علاوہ جس کے دل میں دنیا کھٹکتی ہے وہ بارگاہِ الٰہی سے روک دیا جائے گا۔

﴿14032﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اَفضل عبادت تین چیزوں میں ہے: (۱)...رَبِّ کریم کے اَحکامات میں سے کسی کو چھوڑا نہ جائے (۲)...کوئی شے اُس کی راہ میں خَرچ کرنے سے روکی نہ جائے (۳)...اور اُس کے علاوہ کسی سے کوئی حاجت طلب نہ کی جائے۔

﴿14033﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر اللہ پاک تجھے عطا فرماتا ہے تو تیری پردہ پوشی کرتا ہے اور اگر تجھ سے روکتا ہے تو تجھے راضی کرتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: جب میں اُس کے وَہّاب (یعنی بہت عطا کرنے والا) ہونے کو یاد کرتا ہوں تو خوش ہو جاتا ہوں۔

مومن کا پردہ رکھا جائے گا:

﴿14034﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ ساجی تمیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک بندے کو لایا جائے گا تو وہ نور میں ڈوب جائے گا، اسے ایک کتاب دی جائے گی جس میں وہ اپنے صغیرہ گناہوں کو پڑھے گا مگر اس میں اپنے کبیرہ گناہ نہ پائے گا جن کو وہ جانتا ہوگا، پھر ایک فرشتے کو بلایا جائے گا اور اسے ایک مُہر لگی کتاب دے کر کہا جائے گا: میرے بندے کو جنّت کی طرف لے جاؤ، جب جہنم کا آخری پل آجائے تو یہ کتاب اسے دے کر کہنا کہ تمہارے رب نے فرمایا ہے: "پیارے بندے! تجھ سے حیا اور تیری عزت کی خاطر میں نے تجھے اس میں لکھے پر مطّلع نہیں کیا۔" پس جب جہنم کا آخری پل آئے گا تو وہ فرشتہ مہر لگی کتاب بندے کو دے گا، بندہ مہر کھول کر اسے پڑھے گا تو اس میں اس کے وہ کبیرہ گناہ ہوں گے جنہیں وہ جانتا تھا، بندہ فرشتے سے کہے گا: میں تو انہیں جانتا تھا۔ فرشتہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم اس میں کیا ہے کیونکہ مجھے یہ کتاب مہر لگی دی گئی تھی اور آپ کے رب کریم نے فرمایا تھا کہ پیارے بندے! تجھ سے حیا اور تیری عزت کی خاطر میں نے تجھے اس میں لکھے پر مطّلع نہیں کیا۔

روکنا اور دینا اللہ کے لیے ہو:

﴿14035﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چند خصلتیں ہیں جو اللہ پاک کی بندگی کے لیے بے مثال ہیں: تم اللہ پاک کے سوا کسی سے نہ مانگو، اللہ پاک پر کسی چیز کو واپس نہ کرو اور اللہ پاک سے بُخل نہ کرو یعنی اللہ کریم کے لیے روکو اور اللہ کریم کے لیے دو کیونکہ جس نے اللہ پاک کو پہچان لیا وہ اللہ پاک تک پہنچ گیا۔ مزید کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہدایت کی علامات میں سب سے واضح اللہ کریم سے ملاقات کو پسند کرنا ہے، جب بندہ اللہ کریم سے ملنے کو پسند رکھتا ہو تو وہ بھلائی کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

﴿14036﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی خوشنودی حاصل کرنے میں طویل غور و فکر کرو اور آپس میں اسی کے متعلق پوچھو، کیونکہ اگر تم رضائے الٰہی کی کسی ایک چیز کو پانے میں بھی کامیاب ہوگئے تو اس کے ذریعے اپنے سارے اَعمال بلند کر لوگے۔ اللہ کریم فرماتا ہے:

وَتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو۔

(پ۲۹، الحاقۃ: ۱۲)

یعنی اللہ کریم کی باتوں کو سمجھتے ہیں۔ یوں ہی ارشاد فرمایا:

تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ﴿۲۴﴾ (پ۳۰، المطففین: ۲۴)

ترجمۂ کنز الایمان: تو اُن کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے۔

یعنی اللہ کریم کی معرفت اور اس معرفت میں نعمتیں ہیں۔ انہیں خالص وپاک شراب پلائی جائے گی بلکہ انہیں دنیاوی زندگی میں عبادتِ الٰہی کی لذت و مٹھاس سے نوازا جاتا ہے اور اسی مٹھاس کے ساتھ وہ قیامت تک پہنچیں گے اور جنت میں بھی سب سے پہلے اسی کی طرف جائیں گے کیونکہ یہ دنیا میں ملنے والا پہلا تحفہ تھا۔

محبت کی بنیاد پر اِطاعت کرو:

﴿14037﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ ساجی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جس کو ربِّ کریم اپنی معرفت دیتا ہے تو وہ ہر حال میں اپنے رب سے خوش رہتا ہے۔ مزید فرمایا: اگر اللہ پاک کے ہاں وہ ثواب نہ ہوتا جس کی امید کی جاتی ہے اور وہ عذاب بھی نہ ہوتا جس سے ڈرا جاتا ہے تب بھی وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے، ثواب کی رغبت اور عذاب کے ڈر سے قطع نظر صرف اس کی محبت میں اسے یاد رکھا جائے بھلایا نہ جائے کیونکہ یہ محبت ہی بلند درجہ ہے، کیا تم نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کا قول نہ سنا کہ

وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۸۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔

ثواب وعذاب دونوں رکھے گئے ہیں مگر جو اللہ پاک کی محبت میں عمل کرے گا وہ ڈر و خوف سے عمل کرنے والے سے بڑھ کر اللہ کے ہاں عزت والا ہو گا، دنیا میں اس کی مثال یہ ہے کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو تمہارے ڈر سے تمہاری بات مانتے ہیں؟

عظیم اَعمال کا عظیم ثواب:

﴿14038﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ ساجی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اللہ کریم نے خوف والوں کا درجہ بیان فرمایا جبکہ اہلِ محبت کا درجہ ذکر نہ فرمایا کیونکہ دل اسے برداشت نہیں کر سکتے جیسا کہ اس نے حضرات انبیائے

کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا درجہ بیان نہ فرمایا مگر متقین کے ثواب کو ظاہر فرمایا، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے متعلق بس اتنا فرمایا کہ ہمارے فلاں بندے یا فلاں بندوں کو یاد کرو، نیز ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ(۱۲۱) (پ۱۴، النحل:۱۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اسے چن لیا اور اسے سیدھی راہ دکھائی۔

اور فرمایا:

اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِۚ(۴۶) وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِؕ(۴۷) (پ۲۳، ص:۴۶، ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے اور بے شک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے پسندیدہ ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا:

هٰذَا ذِكْرٌؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍۙ(۴۹) جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُۚ(۵۰) (پ۲۳، ص:۴۹، ۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ نصیحت ہے اور بے شک پرہیزگاروں کا ٹھکانا بھلا بسنے کے باغ ان کے لئے سب دروازے کھلے ہوئے۔

یعنی میرا ان کو یاد کر لینا اور ان کی تعریف کرنا متقین کے ثواب سے زیادہ عزت افزا ہے، پھر یہ دیکھو کہ اس نے چھوٹے کاموں کا ذِکر فرمایا عظیم کاموں کے ثواب کو ذکر نہ فرمایا کیونکہ دل اس کے متحمل نہیں ہو سکتے، کیا اس نے زکوٰۃ اور روزے کا ثواب بیان فرمایا؟ وہ تو اپنی عزت والی کتاب میں فرماتا ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍۚ (پ۲۱، السجدۃ:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپار کھی ہے۔

مگر یہ نہیں بتایا کہ کیا چھپار کھا ہے۔ مزید فرمایا:

وَ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ(۳۵) (پ۲۶، ق:۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا: اگر میرے لیے ایک مقبول دُعا ہوتی تو میں جنت الفردوس نہ مانگتا بلکہ اللہ پاک کی رضا کا سوال کرتا کیونکہ رضائے الٰہی جنت پر سبقت

رکھتی ہے اور دنیا میں ہی مل جاتی ہے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

(پ۷، المآئدۃ: ۱۱۹)

اور ان کے لئے آخرت میں حصہ تیار کر رکھا ہے اور رضا ایسی بادشاہی ہے جو دوسری بادشاہی تک پہنچا دیتی ہے اور وہی لوگ مخلوق کے نزدیک قدر و مَنْزِلَت والے ہیں، ان کے اعمال میں شُکْر سب سے مُقَدَّم ہوتا ہے، اُس کے پاس بندوں کا کوئی کام نہیں مگر اِبتِدا اُسی کی جانب سے ہے اور وہ بندوں کے تمام ارادے پہلے ہی لکھ چکا ہے۔ اس کی معرفت حاصل کرنے والا سعادت مند ہے اور سزائیں سختیوں کی بقدر ہوتی ہیں اور جب کچھ نہیں ہوتا تو سزائیں تقدیر کے مطابق آتی ہیں۔

دنیا و آخرت کی بھلائی لکھ کر دے دی:

﴿14039﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں چار بندوں کا گروہ دیکھا جو میرے پاس آیا اور ان کے ساتھ ایک آدمی اور بھی تھا، انہوں نے کہا: یہ شخص ہمیں آپ کے پاس لایا ہے تاکہ آپ اس کے لئے دعا لکھ دیں۔ میں نے کہا: لکھو "اللہ پاک کے نام سے، اے اللہ! میں تجھے تیرا ہی واسطہ دیتا ہوں! اے پالن ہار! میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں، اے عزت و جلال والے! میں تجھ ہی سے سُوال کرتا ہوں کہ تو مجھے کسی ایسی چیز کا راستہ ہی نہ دے جو ظاہر یا پوشیدہ طور پر تیرے حکم کے خلاف ہو، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے دنیا کی طلب میں ایک قدم بھی ایسا نہ چلا جو تیرے نزدیک میرے لیے نقصان کا باعث ہو، جب تک میں زندہ رہوں مخلوق میں کسی سے بھی لالچ رکھنے سے مجھے بچا۔" وہ چاروں اس بندے سے کہنے لگے: انہوں نے تجھے دنیا و آخرت کی بھلائی لکھ کر دے دی ہے۔

اِرادہ کِیا تو پہنچ گئے:

﴿14040﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے مجھے کہا: اللہ پاک کی مَحبّت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ تو دنیا کے مقابلے میں اپنی آخرت کے نَفْع پر زیادہ خوش

ہو۔ مزید فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنے ربِّ کریم سے باتیں کرنا سن رہا ہوں، رب کریم نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! تم پہنچ گئے؟ انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! جب میں نے تیرا ارادہ کیا میں تجھ تک پہنچ گیا۔ **اللہ** پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! تم نے سچ کہا۔

حضرت سَیِّدُنا احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا سعید بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: دن اور رات اس وقت تک خَتْم نہ ہوں گے جب تک **اللہ** پاک کو چھوڑ کر درہم و دینار کی پوجا نہ کی جانے لگے۔ میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: وہ ایسے کہ درہم و دینار ایک چیز کی طرف بلائیں گے جبکہ **اللہ** پاک دوسری چیز کی طرف بلاتا ہوگا بالآخر درہم و دینار کی بات کو مان لیا جائے گا۔

زُہد کیا ہے؟

حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: زُہد کیا ہے؟ فرمایا: ہر حلال کا شُکْر ادا کرنا اور ہر حرام سے بچنا زہد ہے۔

﴿14041﴾... حضرت سَیِّدُنا سعید بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا بکر بن خُنَیْس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ وہ شخص کیسے مُتَّقِی ہوگا جو یہ نہیں جانتا کہ مُتَّقِی کون ہوتا ہے۔

محبوب ترین صابر بندہ:

﴿14042﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلَام نے ربِّ کریم سے عرض کی: اے میرے ربّ! مجھے اپنا محبوب ترین بندہ دِکھا۔ چنانچہ آپ کو ایک شخص کی طرف بھیجا گیا جس کے چہرے کی ساری خوبصورتی خَتْم ہو چکی تھی صرف آنکھیں باقی تھیں، حضرت سَیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سَیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی تھی کہ وہ مجھے اپنا محبوب ترین بندہ دکھائے تو مجھے ایسے شخص کی طرف بھیجا گیا جس کے چہرے پر صرف آنکھیں بچی ہیں۔ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: جی ہاں اور اب مجھے حکم ملا ہے کہ اس کی آنکھیں بھی لے لوں۔ اس بندے نے کہا: تمام تعریفیں **اللہ** پاک کے لیے ہیں، اے **اللہ**! تو نے مجھے میری آنکھوں کے ذریعے فائدہ دیا پھر ان کو اپنی طرف لوٹا لیا اور تیری بارگاہ سے مجھے جو امید ہے اسے مجھ میں باقی رکھا، سلب نہ فرمایا۔

﴿14043﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: بندہ محبّت کی انتہا کو کب پہنچتا ہے؟ فرمایا: جب اللہ پاک کا دینا اور نہ دینا بندے کے نزدیک برابر ہو تو وہ محبت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

ایک نظر لگانے والے کا انجام:

﴿14044﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی تمیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مُسْتَجَابُ الدَّعوات تھے، آپ سے کئی نِشانیوں اور کرامات کا ظہور ہو چکا تھا، ایک مرتبہ آپ حج یا جہاد کے سفر میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور مسافروں میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو جس چیز پر بھی نظر ڈالتا وہ یا تو بیمار ہو جاتی یا بالکل ختم ہو جاتی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اونٹنی خوبصورت، تیز اور چُست تھی، کسی نے کہا: اس نظر لگانے والے سے اپنی اونٹنی کو بچائیے۔ آپ نے فرمایا: یہ میری اونٹنی کو نظر نہیں لگا سکتا، آپ کی یہ بات نظر لگانے والے کو پتا چلی تو وہ اونٹنی کے پاس آیا اور اس نے اونٹنی کو غور سے دیکھا تو وہ مچلی اور گر کر تڑپنے لگی، لوگوں نے آپ کو خبر دی کہ اس شخص نے آپ کی اونٹنی کو نظر لگا دی ہے اس کے دیکھنے کے بعد سے تڑپ رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے نظر لگانے والے کے پاس لے چلو، آپ اس کے پاس گئے اور یہ کلمات پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ حَبْسٌ حَابِسٌ، وَحَجَرٌ یَابِسٌ، وَشِہَابٌ قَابِسٌ، رَدَدْتُ عَیْنَ الْعَائِنِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْہِ فِیْ کُلُوْتَیْہِ رَشِیْقٌ وَّفِیْ مَالِہٖ یَلِیْقُ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ ھُوَ حَسِیْرٌ ترجمہ: اللہ کے نام سے۔ یہ مضبوط آڑ، سخت پتھر اور روشن انگارا ہے، میں نظر لگانے والے کی نظر کو اسی پر اور اس پر لوٹاتا ہوں جو اسے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو نگاہ اٹھا کر دیکھ تجھے کوئی عیب نظر آتا ہے پھر دوبارہ نگاہ اٹھا نظر تیری طرف ناکام وتھکی ماندی پلٹ آئے گی۔ چنانچہ نظر لگانے والے کی آنکھوں کی سیاہی بہہ گئی اور اونٹنی صحیح سلامت اٹھ کھڑی ہوئی۔

نماز میں یکسوئی کا عالَم:

﴿14045﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دن اہلِ طرسوس کو نماز پڑھا رہے تھے کہ طَبلِ جنگ بجا مگر آپ نے نماز مختصر نہ کی، نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کہا: آپ جاسوس تو نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں؟ بولے: آپ نماز میں تھے تو طبلِ جنگ بجا مگر آپ نے نماز مختصر نہ کی۔ آپ نے فرمایا: نماز کو

نماز اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں بندہ اللہ پاک سے ملتا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ کوئی حالتِ نماز میں ہو اور اللہ کریم کے علاوہ کسی اور پکارنے والے کی آواز اس کے کانوں میں آ جائے۔

حکمت بھرے اَقوال:

﴿14046﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ ساجی تمیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس کو اس بات کا علم نہ ہو کہ بارگاہ الٰہی سے اسے کیا ملتا ہے اور اللہ پاک اس سے کیا چاہتا ہے تو اس کے اور رب کے درمیان حجاب ہے۔ نیز فرمایا: جس نے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے میں جلدی کی وہ علاماتِ توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔ مزید فرمایا: جو اپنی خواہشوں اور اُمنگوں کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے اس پر مصیبتیں نازل کی جاتی ہیں۔ یہ بھی فرمایا: اللہ پاک سے غافل ہونا آگ میں داخل ہونے سے زیادہ سخت ہے۔ آپ ہی کا فرمان ہے: جو ذکر اللہ پاک تک نہ پہنچاتا ہو اس کا بدلہ دل کی سختی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ شیطان کہتا ہے: جس نے یہ سمجھا کہ وہ اپنے کسی حیلے بہانے سے مجھ سے بچ جائے گا تو اسی خود پسندی کے سبب وہ میرے جال میں پھنس گیا۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب غصہ عقل پر سوار ہو جائے تو تقویٰ رخصت ہو جاتا ہے اور جس کے پاس نہ عقل ہو اور نہ تقویٰ اس میں غصہ کیسے داخل نہ ہو۔

حضرت سیِّدُنا علی بن بَکّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا علی بن بکار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی عبادت گزاری و پرہیز گاری میں مشہور تبع تابعین میں سے ہیں۔ آپ عبادت پر کمر بستہ رہنے والے، انتہائی صبر وہمت والے اور پلٹ کر حملہ کرنے والے بہادر مجاہد تھے۔ آپ نے عبادت و ریاضت کے لئے مِصِّیْصَہ شہر میں رہائش اختیار کی۔ آپ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم، حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری اور حضرت سیِّدُنا مخلد بن حسین رَحِمَہُمُ اللہ کے صحبت یافتہ تھے۔

﴿14047﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن خُبَیْق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ 206 ہجری میں حضرت سیِّدُنا علی بن بکار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: انطاکیہ میں۔ فرمایا: اپنے گھر کو لازم پکڑو سخت ضرورت و حاجت کے وقت ہی گھر سے نکلنا کیونکہ جب تک گھر سے نہیں نکلو گے ایسے کسی شخص سے

نہیں ملوگے جو تمہاری آنکھوں میں کھٹکے، یوں تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔

عشا کے وضو سے نمازِ فجر:

﴿14048﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن خُبَیْق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن طرفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا علی بن بکار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کنیز ان کے لئے بستر بچھاتی تو آپ بستر پر ہاتھ پھیر کر فرماتے: "بخدا! تو بہت عمدہ اور فرحت بخش ہے لیکن خدا کی قسم! میں رات تجھ پر بسر نہیں کروں گا۔" پھر (ساری رات عبادت میں گزار دیتے اور) عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرماتے۔

بوقت موت اللہ کریم سے حسن ظن کا معنیٰ:

﴿14049﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن تمیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علی بن بکار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان: "تم میں سے ہر کوئی اس حال میں مرے کہ وہ **اللہ** پاک سے اچھا گمان رکھتا ہو۔"[1] کا معنیٰ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ تو **اللہ** کریم سے گمان رکھے کہ وہ تجھے اور کُفّار کو ایک گھر میں جمع نہیں کرے گا۔

گھوڑے کی شکایت:

﴿14050﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر مقابری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا علی بن بکار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کر رہے تھے، میں نے عرض کی: اے ابو الحسن! بغیر صاف کئے ہی ڈال دیتے تو بھی کافی تھا؟ آپ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں کسی جنگ میں شریک تھا کہ دشمن نے ہم پر حملہ کر دیا، لوگ بھاگ کھڑے ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، میرا گھوڑا مجھے لے کر بھاگنے میں سستی کرنے لگا تو میں نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن" پڑھا۔ گھوڑے نے کہا: "اب اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن پڑھ رہے ہو حالانکہ میرا چارا تو مجھے صاف کر کے دیا نہیں جاتا۔" پس اس وقت سے میں نے خود پر لازم کر لیا کہ میرے علاوہ کوئی بھی اسے چارا نہیں ڈالے گا۔

---

[1] ...مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واھلھا، باب الامر بحسن الظن باللہ عند الموت، ص ١١٧٧، حدیث: ٧٢٢٩

ریاکاری کا خوف:

﴿14051﴾... حضرت سیِّدُنا ابو الحسن بن ابوورد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بتایا کہ ہم حضرت سیِّدُنا علی بن بکار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کی: حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کو سلام کہا ہے۔ آپ نے جواب میں عَلَیْکُمْ وَعَلَیْہِ السَّلَام کہا اور فرمایا: ”میں جانتا ہوں کہ حضرت حذیفہ مرعشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 30 سال سے صرف حلال غذا ہی کھائی ہے اس کے باوجود شیطان سے عَلَانِیَہ ملاقات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ان سے ملوں اور وہ مجھ سے ملیں۔“ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ ان سے ملنے کی خاطر میں اُن کے لیے دِکھاوا کروں تو یوں میں غَیْرُاللہ کے لئے زینت کرنے والا ہوں گا اور اللہ پاک کی نظرِ عنایت سے گر جاؤں گا۔

سیِّدُنا علی بن بَکّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴿14052﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دنیا میں بھلائی والے آخرت میں بھی بھلائی والے ہوں گے اور دنیا میں بُرائی والے آخرت میں بھی بُرائی والے ہی ہوں گے۔“[1]

باوُضو سونے کی فضیلت:

﴿14053﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عُتبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو مسلمان باوضو ذِکر کرتے کرتے سو جائے پھر رات میں کسی وقت بیدار ہو اور اٹھ کر اللہ کریم سے دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرے تو ربِّ کریم اس کا سوال پورا فرما دیتا ہے۔“[2]

ہر مسلمان کے لئے مقبول دعا:

﴿14054﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...معجم اوسط، ٣/ ٣٩٧، حدیث: ٤٩٣١

2 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی النوم علی طھارۃ، ٤/ ٤٠٣، حدیث: ٥٠٤٢، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

ارشاد فرمایا: ”ہر دن اور رات میں اللہ پاک کے کچھ آزاد کردہ بندے اور بندیاں ہوتی ہیں جنہیں وہ جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور ہر مسلمان کے لئے ایک مقبول دعا ہے جسے وہ کرے گا تو قبول کی جائے گی۔“[1]

﴿14055﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: قرآنِ پاک کو پانچ پانچ آیات کرکے سیکھو۔[2]

باجماعت نماز کی اہمیت:

﴿14056﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں نے اِرادہ کیا کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، جب نماز کھڑی ہو جائے تو انصار کے کچھ نوجوانوں کو حکم دوں کہ جو لوگ (بلاعذر) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں آتے ان کے گھروں کو ان پر جلادیں[3]۔“[4]

قراءت اِمام کا حق ہے:

﴿14057﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہری نماز میں قراءت کی، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر ارشاد فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قراءت کی؟“ لوگوں نے عرض کی: ”جی ہاں! یارَسُوْلَ

1... الف: مسند امام احمد، مسند ابی هریرة، ۳/۹۱، حدیث: ۷۴۵۳
موسوعة ابن الدنیا، کتاب حسن الظن بالله، ۱/۱۲۳، حدیث: ۱۵۱
مصنف عبد الرزاق، کتاب الصیام، باب سلسلة الشیطان وفضل رمضان، ۳/۱۳۹، حدیث: ۷۴۱۵، عن ابن عمر
ب: کتاب الدعاء للطبرانی، باب ما جاء فی فضل... الخ، ص۳۳، حدیث: ۳۰، عن ابی سعید الخدری

2... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۳۱، حدیث: ۱۹۵۹

3... یہاں روئے سُخَن مُنافقین کی طرف ہے کیونکہ کوئی صحابی بلاوجہ جماعت اور مسجد کی حاضری نہیں چھوڑتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر جماعت کی نماز بھی واجب ہے اور مسجد کی حاضری بھی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۶۸ ملتقطا)

4... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة... الخ، ص۲۵۶، حدیث: ۱۴۸۲
مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاة، باب شهود الجماعة، ۱/۳۸۳، حدیث: ۱۹۸۹

اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ ”آپ نے ارشاد فرمایا: ”تبھی کہوں مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیوں کیا جارہا ہے؟“[1]

کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے:

﴿14058﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو سونے کے بعد فجر کے لیے نہیں جاگا یہاں تک کہ صبح ہو گئی تو رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس شخص کے کان میں“ یا فرمایا: ”دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا۔“[2]

حساب کے خوف سے محفوظ لوگ:

﴿14059﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تین قسم کے لوگوں کو بڑی گھبراہٹ اور حساب کتاب خوف زدہ نہیں کریں گے حتّٰی کہ انہیں جنت میں سیاہ مشک کے ٹیلوں پر جمع کیا جائے گا: (1)...وہ شخص جس نے رضائے الٰہی کے لئے قرآن پڑھا پھر لوگوں کی امامت کی اور لوگ اس سے راضی ہوں۔ (2)...وہ شخص جس نے رضائے الٰہی کے لئے دن رات میں پانچ نمازوں کے لئے اَذان دی۔ (3)...وہ غلام جس کی غلامی **اللہ** کریم کے پاس موجود نعمتوں کے حُصُول کے لئے رکاوٹ نہ بنی۔“[3]

قبولیت دعا کے تین اَوقات:

﴿14060﴾... حضرت سَیِّدَتُنا عَمْرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا سے مروی ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے بیان کیا کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان کے لئے تین ساعتیں ایسی ہیں کہ ان میں وہ جو بھی دعا کرے گا قبول ہو گی جب کہ رشتہ داری توڑنے اور گناہ کی دعا نہ ہو۔“ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی گھڑیاں ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”(1)...جب مؤذن نماز کے لئے اذان دیتا ہے یہاں تک کہ خاموش ہو جائے، (2)...جب مسلمان اور کُفّار صف آراستہ ہوں

---

1 ... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب من کرہ القراءۃ، ۱/۳۱۵، حدیث: ۸۲۶

2 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب ما روی فیمن نام... الخ، ص۳۰۵، حدیث: ۱۸۱۷، بتقدم وتاخر

3 ... معجم اوسط، ۲/۲۲۵، حدیث: ۹۲۸۰ - معجم ابن الاعرابی، الجزء الثالث، ص۱۰۹۱، حدیث: ۲۳۵۲

حتّٰی کہ **اللہ** کریم ان کے درمیان فیصلہ فرمادے، (3)..بارش برستے وقت یہاں تک کہ تھم جائے۔" عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب میں مؤذن کی آواز سنوں تو اس وقت کیا کہوں؟ **اللہ** پاک نے جو آپ کو سکھایا ہے آپ مجھے سکھا دیجئے تاکہ میں بھی اس میں کوشش کروں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم اسی طرح کہو جیسے مؤذن **اللہ** کریم کی بڑائی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: اَللّٰہُ اَکْبَر، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ، جسے مسجد کی حاضری مُعاف ہے اس کے لئے اتنا کافی ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو اور سلام بھیجو، اس کے بعد اپنی حاجت ذِکْر کرو۔" اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا: "اے عَمْرَہ! مومن کی دعا تین حال سے خالی نہیں ہوتی جب تک رشتہ داری توڑنے یا گناہ کی دعا نہ کرے، یا تو اُس نے جو مانگا وہی اُسے دے دیا جاتا ہے یا اس کا کوئی گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یا وہ دعا اس کے لئے ذخیرہ کرلی جاتی ہے۔"[1]

نماز کے لیے اُٹھنے والے ہر قدم پر نیکی:

﴿14061﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نضرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے گھر کے قریب ٹھہرا، آپ نے ہم سے بیان کیا کہ ہمارا گھر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھر سے دور تھا، مسجد نبوی کے قریب زمین کا ایک ٹکڑا تھا ہم نے چاہا کہ وہاں منتقل ہو جاتے ہیں اور وہاں گھر بنالیتے ہیں کیونکہ ہمارا گھر ایک میل کے فاصلے پر تھا، یہ بات رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچی تو آپ نے تشریف لاکر ارشاد فرمایا: "اپنے گھروں میں ہی رہو کہ تمہارے قدموں کو لکھا جاتا ہے۔"[2]

﴿14062﴾... حضرت سیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے وِتْر میں پڑھنے کے لئے یہ کلمات سکھائے: "اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَلَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یعنی اے **اللہ**! مجھے اس کے ساتھ ہدایت دے جسے تُو نے ہدایت دی، اس کے ساتھ عافیت میں رکھ جسے تُو نے عافیت میں رکھا، اس کے ساتھ دوست رکھ جسے تُو نے دوست رکھا، جو تُو نے مجھے عطا فرمایا اس میں

---

[1] ...تاریخ ابن عساکر، ۱۵/۱۵، رقم: ۱۶۹۳: الحکم بن عبد اللہ بن سعد

[2] ...مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل کثرۃ الخطا الی المساجد، ص ۲۶۳، حدیث: ۱۵۱۹

برکت دے، مجھے بُری تقدیر سے بچا (یعنی میرے متعلق برے فیصلے نہ فرما اچھے فیصلے کر)، بے شک تو فیصلہ کرتا ہے تجھ پر کسی کا فیصلہ نافذ نہیں ہوتا اور جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل ورسوا نہیں ہوتا، بڑی برکت اور بلند شان والا ہے ہمارا رب۔“[1]

فجر و عشا کی حاضری مُنافق پر بھاری:

﴿14063﴾... حضرت سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: ”کیا فلاں یہیں ہے؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: جی ہاں! یہ تو یہیں مگر نماز میں نہیں آیا۔ ارشاد فرمایا: ”بے شک دو نمازیں فجر اور عِشاء مُنافقین پر بھاری ہیں، اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کتنا ثواب ہے تو ضرور سُرین کے بل گھسٹتے ہوئے بھی آتے۔ بے شک پہلی صف فرشتوں کی صفوں کی مثل ہے، اگر تم جان لو کہ پہلی صف کی کیا فضیلت ہے تو ضرور اس کے لئے جلدی کرو، بے شک تمہارا اکیلے نماز پڑھنے سے ایک شخص کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور دو کے ساتھ نماز پڑھنا ایک کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور نماز میں جتنے لوگ زیادہ ہوں گے تو یہ **اللہ** کریم کو زیادہ پسند ہے۔“[2]

﴿14064﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہر نماز میں تلاوت کرتے ہیں، جس میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں سنائی (یعنی بلند آواز سے قراءت کی) اس میں ہم بھی تمہیں سناتے ہیں اور جس میں ہم سے پوشیدہ رکھی (یعنی آہستہ قراءت کی) اس میں ہم بھی تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔[3]

﴿14065﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم جب میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو تلاوت کرتے ہو؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”جی ہاں! یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ ارشاد فرمایا: ”سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو۔“[4][5]

1... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی القنوت فی الوتر، ۲/۱۱، حدیث: ۴۶۳

2... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ فی جماعۃ، ۱/۳۸۷، حدیث: ۲۰۰۸

3... بخاری، کتاب الاذان، باب القراءۃ فی الفجر، ۱/۲۷۱، حدیث: ۷۷۲

4... ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی القراءۃ خلف الامام، ۱/۳۳۴، حدیث: ۳۱۱

5... **اَحناف کے نزدیک** امام کے پیچھے قراءت کرنا مکروہ تحریمی ہے، چاہے نماز جہری ہو یا سِرّی (نہ سورۂ فاتحہ اور نہ ہی کوئی اور

تشہد کے الفاظ:

﴿14066﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں ہم نے قعدہ کیا تو عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْن سے پہلے یہ کہا: اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَّ فُلَانٍ یعنی **اللہ** پاک پر سلام ہو، جبریل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام اور فلاں فلاں بندے پر سلام ہو۔ تو (نماز کے بعد) رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رخِ انور ہماری طرف کر کے ارشاد فرمایا: بے شک **اللہ** پاک تو خود سلام ہے (یعنی سلامتی دینے والا وہی ہے)، جب تم قعدہ کرو تو یوں کہو: "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْن یعنی تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں **اللہ** کریم ہی کے لئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو، **اللہ** پاک کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور **اللہ** پاک کے نیک بندوں پر بھی۔ "جب تم یہ کہو گے تو زمین و آسمان میں موجود ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا۔ (پھر کہے:) "اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ "پھر اختیار ہے جو چاہے دعا مانگے۔[1]

سورت کی) قرآنِ مجید میں ہے: وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پ۹، الاعراف: ۲۰۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ اگر امام کی قراءت کو مُقْتَدِی نہ سنے بلکہ خود اپنی قراءت شروع کر دے تو یہ عمل قرآنی حکم کے خلاف ہے۔ علامہ ابو بکر مسعود کاسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 587ھ) اس آیت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "اس آیتِ کریمہ میں غور سے سننے اور چپ رہنے کا حکم ہے اور قراءت سری (آہستہ) ہونے کی صورت میں اگر غور سے سننا ممکن نہ ہو تو خاموشی تو ممکن ہے لہٰذا ظاہر نص کی بنا پر خاموشی واجب ہو گی۔" (نیز) نسائی شریف میں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "امام صرف اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔" (نسائی، کتاب الافتتاح، باب تاویل قولہ: وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ...الخ، ص۱۹۰، حدیث: ۹۱۸) مُسْنَدِ امامِ اعظم میں حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اس کا پڑھنا ہے۔" (مسند امام اعظم، کتاب الصلاۃ، القراءۃ للماموم، ص۲۲۸) لہٰذا مقتدی مطلقاً قراءت نہیں کرے گا۔ (ماخوذ از شرح جامع ترمذی، ۳/۱۳۲ تا ۱۳۴)

[1]... بخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام اسم من اسماء اللہ، ۴/۱۶۶، حدیث: ۶۲۳۰

﴿14067﴾...حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "(مُحَرَّم کا) نوواں دن عاشورا ہے۔"[1] [2]

حضرت سیِّدُنا قاسِم بن عُثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا قاسم بن عثمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی عبادت وپرہیزگاری میں مشہور تبع تابِعِین میں سے ہیں۔ آپ اپنے نفس کی پوری نگہبانی کرنے والے تھے اسی لئے پوری قوّت سے آپ کی مدد کی گئی۔

سب سے اَعلیٰ لذت:

﴿14068﴾...حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا قاسم بن عثمان جوعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "اَوْلِیَاءُ اللہ نے محبت کے جام پی کر اپنی بھوک مٹالی، پس وہ کھانے، پینے، خواہشات اور دنیاوی لذتوں سے دور ہوگئے کیونکہ وہ ایسی لذّت سے لُطف اندوز ہوگئے جس سے اعلیٰ کوئی لذت نہیں، اس نے ہر لذت سے ان کا ناطہ توڑ دیا۔ جانتے ہو مجھے قاسم جوعی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس لئے کہ جب تک بھی مجھے بھوکا رکھا جائے اور کھانے کو نہ دیا جائے تو مجھے کوئی پروا نہیں، میرا نفس بھی اس پر مجھ سے راضی ہے کہ اگر ایک مہینہ یا اس سے زائد بھی اسے چھوڑ دیا جائے تو یہ بھی کچھ نہ کھائے، نہ پیئے اور اسے بھی کوئی پروا نہیں، میں بھی اس پر اپنے نفس سے راضی ہوں جیسے چاہتا ہوں اسے چلاتا ہوں اور جیسے چاہتا ہوں روکتا ہوں۔ اے اللہ! یہ نعمت تو نے ہی مجھے عطا فرمائی ہے لہٰذا اسے مجھ پر مکمل فرما۔"

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اَنمول اَقوال:

ﷺ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: "محبت کی اَصل مَعْرِفت، طاعت کی اَصل تصدیق، خوف کی اَصل

---

[1]...اس سے مقصود عبادات وغیرہ کے معاملے میں اہلِ کتاب کی مخالفت کرنا ہے اور یہ مقصد دو میں سے ایک کام کے ذریعے پورا ہو جائے گا کہ یا تو عاشورا کو نو کی طرف منتقل کر دیا جائے (یعنی دسویں دن کی عبادات کو نویں دن کر لیا جائے) یا نو اور دس محرم دونوں دن روزہ رکھ لیا جائے (یوں اہلِ کتاب کی مخالفت بھی ہو جائے گی اور عبادت بھی، اس حدیث شریف کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ نواں دن دسواں ہے)۔ (فیض القدیر، ۴/ ۳۹۵، تحت الحدیث: ۵۳۰۷ ملخصاً)

[2]...شعب الایمان، ۳/ ۳۶۳، حدیث: ۳۷۸۷

مُراقبہ، نافرمانی کی اَصل لمبی اُمید اور ہلاکت میں ڈالنے والی ہر چیز کی اَصل جاہ و مرتبے کی محبت ہے۔ ❀ معرفت کے بغیر زیادہ عمل سے معرفت کے ساتھ تھوڑا عمل بہتر ہے۔ ❀ اے اللہ کے بندے! اپنی اصل کو پہچان، کیا معرفت سے افضل بھی کوئی چیز ہے؟ ❀ اَعمال کی بنیاد رضائے الٰہی، دین کا سُتون تقویٰ و پرہیزگاری، عبادت کا مَغز بھوک اور زبان کی حفاظت مضبوط قلعہ ہے، جس نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا وہ (نعمتوں میں) اضافے کے میدان میں بیٹھ گیا، جس نے اللہ کریم کی حمد کی اس نے مصیبتوں کو بھی انعام شمار کر لیا اور اس پر اللہ پاک کا شُکر ادا کیا اگرچہ دنیا کو اس سے روک لیا گیا ہو۔

حضرت سیِّدُنا قاسم بن عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا سَلْم خواص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مہمان بنا تو آپ نے تربوز اور آدھی روٹی سے میری مہمان نوازی کی اور فرمایا: اے قاسم! کھائیے کہ ایک مرتبہ میں اپنے ایک بھائی کے یہاں مہمان ہوا تو انہوں نے ککڑی اور آدھی روٹی سے میری مہمان نوازی کی اور کہا: کھائیے! بے شک حلال اسراف کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور جو اپنی کمائی کا ذریعہ جانتا ہے وہ اسے خرچ کرنے کا طریقہ بھی جانتا ہے۔

سب سے خوبصورت اُنگلیاں:

﴿14069﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن عثمان جوعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو سائب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت سیِّدُنا ابو سائب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: "میں نے زمین والوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بنایا ہے۔" تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے ربِّ کریم! مجھے بتا وہ کون ہے تاکہ میں ساری زندگی اس کا غلام بن کر رہوں؟" میں نے اپنے والد کو یہ بھی فرماتے سنا کہ میں خواب میں زیارتِ مصطفےٰ سے مشرف ہوا تو عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس پر آپ کی بیعت کرتا ہوں کہ جنت میں داخل ہوں گا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ پُر انوار بڑھا دیا۔ چنانچہ میں نے آپ کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک انگلیوں کے پوروں سے زیادہ خوبصورت پورے کبھی نہیں دیکھے۔

خوبصورت لڑکے کا فتنہ:

﴿14070﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ العزیز بن ابو سائب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت

سیِّدُنا ابو سائب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک مجھے عبادت گُزار پر 70 کنواری عورتوں سے زیادہ اَمْرَد (کے فتنے) کا خوف ہے۔

سیِّدُنا قاسِم بن عُثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَرویات

﴿14071﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری قبرِ انور اور مِنْبَر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔“[1]

﴿14072﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک چادر میں نماز پڑھائی جو پُشْتِ انور کی جانب گرہ دے کر باندھ رکھی تھی۔[2]

﴿14073﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: ”بسا اوقات رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس حال میں نماز کے لئے تشریف لے جاتے کہ سَرِ انور سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے۔“ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا جنابت کے غُسل سے۔ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا: تو اور کس چیز سے غُسل ہوتا۔[3]

حضرت سیِّدُنا مَضاء بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا مَضاء بن عیسیٰ شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی عبادت و پرہیز گاری میں مشہور تبعِ تابعین میں سے ہیں۔ آپ ان عمل کرنے والوں میں سے تھے جنہیں عمل کی مَحبَّت نے اپنی طرف کھینچ لیا اور خوفِ آخرت نے خواہشات کو ان سے چھین لیا۔

---

1 ... بخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، ۱/ ۴۰۳، حدیث: ۱۱۹۶، عن ابی ھریرہ
معجم کبیر، ۱۲/ ۲۲۷، حدیث: ۱۳۱۵۶

2 ... ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب لباس رسول اللہ، ۴/ ۱۴۰، حدیث: ۳۵۵۳
مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب ما یکفی الرجل من الثیاب، ۱/ ۲۷۵، حدیث: ۱۳۹۵

3 ... السنن الکبری للنسائی، کتاب الصیام، ذکر الاختلاف علی حماد بن ابی سلیمان، ۲/ ۱۹۴، حدیث: ۳۰۲۳

﴿14074﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا مَضاء بن عیسیٰ شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: **اللہ** پاک سے ڈرو وہ تجھے بھلائی کی توفیق دے گا اور اسی کے لئے عمل کرو وہ تجھے کسی اور کے سپرد نہیں کرے گا۔

﴿14075﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا مضاء بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: دن کے عمل کو رات ظاہر کرتی اور رات کے عمل کو دن ظاہر کرتا ہے۔

محبت میں جھوٹا:

﴿14076﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا مضاء بن عیسیٰ اور حضرت سَیِّدُنا ابو صفوان بن عَوانہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما کو فرماتے سنا: جس نے کسی شخص سے **اللہ** پاک کے لئے محبت کی پھر اس کے حق میں کوئی کمی کی تو وہ اس کی محبت میں جھوٹا ہے اور جب **اللہ** پاک کسی نوجوان سے بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو اسے کسی نیک بندے کی صحبت سے نواز دیتا ہے۔

دل دو طرح کے ہیں:

﴿14077﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا مَضاء بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرت سَیِّدُنا حذیفہ مَرعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ دل دو طرح کے ہیں: (1)... سوال پہ اصرار کرنے والا دل اور (2)... توقع رکھنے والا دل کہ کچھ آجائے۔

پوری رات کے قیام سے بہتر:

﴿14078﴾... حضرت سَیِّدُنا قاسم بن عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سلیمان، حضرت سَیِّدُنا مضاء بن عیسیٰ، حضرت سَیِّدُنا عبد الجبار اور حضرت سَیِّدُنا مسلم بن زیاد واسطی رَحِمَہُمُ اللہُ نے اس بات پر اِتفاق کیا کہ ایک لقمہ چھوڑ دینا پوری رات کے قیام سے بہتر ہے۔

﴿14079﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا مَضاء بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زِیارت کے لئے آئے تو آپ ہمارے لئے انڈہ لے کر

آئے حالانکہ آپ خود اور حضرت سیِّدُنا سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزے سے تھے، میں نے کہا: میرا ابھی روزہ رکھنے کا ارادہ ہے۔ لیکن حضرت سیِّدُنا مضاء بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: کھاؤ۔ تو میں کھانے لگا۔

سیِّدُنا مَضاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مَروی حدیث پاک

﴿14080﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے اپنی زبان اور پیٹ کو قابو میں رکھا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔“[1]

حضرت سیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی عبادت و پرہیز گاری میں مشہور تبع تابعین میں سے ہیں۔ آپ **اللہ** پاک کی نعمتوں کی تعریف و توصیف کرنے والے، اس کی بارگاہ میں حاضر رہنے والے، لوگوں کو جمع کرکے بارگاہِ الٰہی کی طرف لے جانے والے اور **اللہ** کریم سے مانگنے میں اِصرار کرنے والے تھے۔

اجتماعِ ذکر و نعت کی فضیلت:

﴿14081﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اِنتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: اے مَنْصُور! آپ کے ربِّ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ کہا: میری بخشش فرمادی اور مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اے منصور! میں نے تمہاری کثیر خطائیں بخش دی ہیں اس لئے کہ تم لوگوں کو جمع کرکے میرے ذِکر کی طرف لے جاتے تھے۔“

خط کا حکمت بھرا جواب:

﴿14082﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن عبدُ اللہ حرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بِشْر مَرِیسی نے مجھے خط لکھ کر پوچھا کہ قرآنِ پاک کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو میں نے اسے یہ جواب دیا: **اللہ** کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا، **اللہ** پاک

[1] ...بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/ ۲۴۰، حدیث: ۶۴۷۴، عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

ہمیں اور تمہیں ہر فتنے سے محفوظ رکھے، اگر ایسا ہو گیا (کہ ہمیں فتنوں سے بچالیا گیا) تو یہ سب سے بڑی نعمت ہو گی اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر یہ ہلاکت ہے۔ تم نے مجھ سے قرآنِ کریم کے مخلوق یا غیرِ مخلوق ہونے کے بارے میں میری رائے پوچھی تو جان لو کہ قرآنِ مجید کے متعلق اس قسم کی کوئی بات کرنا بدعت ہے جس میں سُوال کرنے اور جواب دینے والا دونوں برابر کے شریک ہیں کیونکہ سوال کرنے والے نے اس چیز کے بارے میں پوچھا جس کا وہ مکلَّف نہیں اور جواب دینے والے پر اس کا جواب دینا لازم نہیں۔ **اللہ** کریم خالق ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز مخلوق جبکہ قرآنِ مجید **اللہ** پاک کا کلام ہے جو مخلوق نہیں، پس تمہیں اور قرآنِ کریم میں اختلاف رکھنے والوں کو چاہئے کہ اسے انہی ناموں سے پکارو جو ربِّ کریم نے اس کے نام رکھیں ہیں تم ہدایت والوں میں رہو گے، قرآنِ مجید کا اپنی طرف سے کوئی نام نہ گھڑ لینا ورنہ گمراہوں میں سے ہو جاؤ گے اور جو لوگ قرآن کریم کے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہیں انہیں چھوڑ دو عنقریب وہ اپنے کئے کی سزا پالیں گے، **اللہ** کریم ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں سے بنادے جو بے دیکھے اس سے ڈرتے ہیں اور انہیں قیامت کا اندیشہ لگا ہوا ہے۔

سب سے زیادہ طاقتور:

﴿14083﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلَیْہِمَا السَّلَام نے فرمایا: "اپنی خواہش پر قابو پانے والا اس شخص سے زیادہ طاقتور ہے جو اکیلا شہر فتح کرلے۔"

﴿14084﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا ابو منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ دَرْس میں بیٹھا تھا کہ مجلس میں ایک رُقعہ گرا جس میں لکھا تھا: **اللہ** کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا، اے ابو سری! میں آپ سے محبت کرنے والوں میں سے ہوں، میں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور ربِّ کریم سے بطور حق مَہر 30 خَتْمِ قرآن[1] پر ایک حور خریدی (اسے نکاح کا پیغام دیا)، 29 پورے کرنے

[1]... یاد رہے یہ اُخروی مُعاملہ ہے جبکہ دنیا کے اَحکام اس سے مختلف ہیں، لہٰذا دنیا میں اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرتا ہے تو احناف کے نزدیک: "قرآن مجید کی کوئی سورت سکھانا یا کوئی پارہ زبانی یاد کر کے عورت کو سنا دینا اس کا شرعی مہر نہیں ہو سکتا اگرچہ عورت اس کا تقاضا کرے اور اگر عورت کے مطالبے پر شوہر نے ایسا کر دیا تو وہ مہر کی ادائیگی سے بری الذِّمّہ نہ ہو گا، اگر عقد میں اس چیز کا تعین نہیں ہوا جو مہر بن سکتی ہے تو شوہر پر مہر مثل دینا لازم ہو گا، ہاں اگر عورت اپنی مرضی سے یوں کہے: اگر تم مجھے فلاں پارہ یا سورت یاد کر کے سنا دو تو میرا مہر تجھے مُعاف ہے، تو یہ جائز ہے۔" (اسرار البنان، ۸/ ۳۷)

کے بعد30واں پارہ ختم کر رہا تھا کہ مجھے نیند آگئی، میں نے خواب دیکھا گویا محراب سے ایک حور میرے پاس آئی، اس نے مجھے اپنی طرف مُتَوَجِّہ دیکھ کر نرم آواز میں یہ شعر کہے:

أَتَخْطُبُ مِثْلِيْ وَعَنِّيْ تَنَامُ وَنَوْمُ الْمُحِبِّيْنَ عَنِّيْ حَرَامُ

لِاَنَّا خُلِقْنَا لِكُلِّ امْرِئٍ كَثِيْرِ الصَّلَاةِ بَرَاهُ الصِّيَامُ

ترجمہ: تو مجھ جیسی کو نکاح کا پیغام دیتا ہے اور سوتا بھی ہے، مجھ سے محبت کرنے والوں پر نیند حرام ہے، اس لئے کہ ہمیں نماز، روزے کی کثرت کرنے والوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

چُنانچہ میں بیدار ہو گیا اس حال میں کہ گھبرایا اور سہما ہوا تھا۔

کچرے کے ڈھیر میں موتی:

﴿14085﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو علی بن دُہَیْم زقاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عبادت گزار غلام کو کہتے سنا: حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا گیا: آپ گفتگو تو شاندار کرتے ہیں جبکہ ہم آپ سے کچھ ناپسندیدہ اُمور بھی دیکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم مجھے کچرے کے ڈھیر میں پڑے موتی کی مثل سمجھو (کہ موتی سے فائدہ اٹھاؤ اور کچرے کو چھوڑ دو)۔“

﴿14086﴾... حضرت سَیِّدُنا سلیم بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے حدیث سنائی اور میں نے انہیں وعظ و نصیحت کی۔ جب غم آنسوؤں کی صورت میں جوش مارنے لگا تو وہ (آنسوؤں کو چھپانے کی غرض سے) آسمان کی طرف سر اٹھا کر میری طرف دیکھنے لگے، میں نے یہ شعر پڑھا:

رَحِمَكَ اللهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ هَلَّا اَسْبَلْتَهَا اِسْبَالًا وَتَرَكْتَهَا تَجْرِيْ عَلٰى خَدَّيْكَ سِجَالًا

ترجمہ: اے ابو محمد! **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے آپ نے آنسوؤں کو بہنے کیوں نہ دیا، انہیں چھوڑ دیتے کہ آپ کے رخساروں پر مُسَلْسَل گرتے رہتے۔

انہوں نے مجھ سے فرمایا: ”اے منصور! اگر آنسو پلکوں میں باقی رہیں تو سینے میں غم کو باقی رکھتے ہیں۔“ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا گیا کہ انہوں نے اپنے دل کو غموں سے آباد کر رکھا تھا اور زندگی

غمگین بنا رکھی ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو ضرور وہ آنسو بہا کر اور بھوک دور کر کے سکون وراحت پاتے۔

سُنہری اَقوال:

﴿14087﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حسین بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ٭بندوں کے دل روحانیت سے بھرپور ہوتے ہیں، جب شک اور گندگی ان میں داخل ہوتی ہے تو روحانیت دلوں سے چلی جاتی ہے۔ ٭بے شک حکمت معرفتِ الٰہی رکھنے والوں کے دلوں میں تصدیق کی، دنیا سے کنارہ کش لوگوں کے دلوں میں فضیلت دینے کی، بندوں کے دلوں میں توفیق کی، راہِ آخرت کے مسافروں کے دلوں میں غور و فکر کی اور عُلَما کے دلوں میں وعظ و نصیحت کی ترجمانی کرتی ہے۔ جو دنیاوی مصائب پر چیختا چلاتا ہے تو وہ اس کے دین کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ ٭پاک ہے وہ ذات جس نے عارفین کے دلوں کو ذکر کے، اہلِ دنیا کے دلوں کو حرص و لالچ کے، زاہدین کے دلوں کو توکل کے، فُقَرا کے دلوں کو قناعت کے اور مُتوکلین کے دلوں کو رضا کے برتن بنا دیا۔ ٭بندے کا بہترین لباس عاجزی و انکساری اور عارفین کا بہترین لباس تقویٰ و پرہیزگاری ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَلِبَاسُ التَّقْوٰىۙ ذٰلِكَ خَیْرٌؕ (پ۸، الاعراف: ۲۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا۔ ٭نفس کی سلامتی اس کی مخالفت میں اور نفس کی آزمائش و مصیبت اس کی پیروی کرنے میں ہے۔

تلاوت سن کر انتقال ہو گیا:

﴿14088﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن موسیٰ انصاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں حج کے لئے گیا تو کوفہ کے ایک محلے میں قیام کیا، ایک مرتبہ میں انتہائی اندھیری رات میں باہر نکلا تو رات کے آخری پہر میں ایک چیخنے والے کی چیخ سنی جو یوں بارگاہِ الٰہی میں عرض معروض کر رہا تھا: "اے اللہ! تیری عزت و جلال کی قسم! تیری نافرمانی سے میرا ارادہ تیری مخالفت کا نہ تھا، میں نے فقط تیری نافرمانی ہی کی، میں تیری سزا اور پکڑ سے غافل نہیں ہوں، مجھ سے ایک خطا سرزد ہوئی، میری بدبختی نے اس پر میری مدد کی اور تیری پردہ پوشیوں سے میں دھوکے میں رہا، میں نے جان بوجھ کر تیری نافرمانی کی، اپنی جہالت سے تیری مخالفت کی، اب مجھے تیرے عذاب سے کون بچائے گا؟ اگر تو نے مجھ سے اپنا تعلّق توڑ لیا تو تیرے

ساتھ میرا تعلق کون بحال کروائے گا؟ہائے جوانی!ہائے جوانی۔''حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:جب وہ عرض معروض کرکے فارغ ہوا تو میں نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝۶ (پ۲۸،التحریم:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انھیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

اس کے بعد میں نے ایک تیز حرکت سنی پھر کوئی حَرَکت محسوس نہ ہوئی۔میں وہاں سے چلا گیا، دوسرے دن جب اسی راستے سے لوٹا تو میں نے ایک جنازہ دیکھا اور ایک کمزور سی بُڑھیا کو دیکھا،وہ مجھے پہچانتی نہ تھی، میں نے اس سے مَیِّت کے بارے میں پوچھا تو وہ بولی:گزشتہ رات میرا بیٹا نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص اس کے پاس سے گزرا اسے وہی جزا ملے جس کا وہ مستحق ہے،اس نے قرآنِ پاک کی ایک آیت طیبہ تلاوت کی جسے سن کر میرے بیٹے کا پِتّا پھٹ گیا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔

خوفِ خدا رکھنے والا جوان:

﴿14089﴾...حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:ایک رات میں باہر نکلا، مجھے گُمان ہوا کہ دن نکل آیا ہے جبکہ ابھی صبح تھی،میں ایک بلند چبوترے پر بیٹھ گیا،اچانک میں نے ایک نوجوان کی آواز سنی جو روتے ہوئے دعا کر رہا تھا کہ ''اے اللہ!تیرے جلال کی قسم!تیری نافرمانی سے میرا ارادہ تیری مخالفت کا نہ تھا، میں نے اپنی جہالت سے تیری نافرمانی کی اور میں تیری سزا و پکڑ سے غافل نہیں ہوں،نہ تیرے عذاب کو ٹال سکتا ہوں اور نہ ہی تیرے دیکھنے کو ہلکا سمجھتا ہوں،میرے نفس نے مجھے خطا و نافرمانی پر اکسایا اور میری بد بختی نے اس پر میری مدد کی،تیری پردہ پوشیوں سے میں دھوکے میں رہا،پس اپنی جہالت سے میں نے تیری نافرمانی و مخالفت کی،اب تیرے عذاب سے مجھے کون بچائے گا؟دوزخیوں کو آگ میں دھکیلنے والے فرشتوں سے مجھے کون چھڑائے گا؟اگر تو نے مجھ سے تعلق توڑ لیا تو تیرے ساتھ میرا تعلق کون بحال کروائے گا؟ہائے خرابی میرے لئے!جب ہلکے بوجھ والوں سے کہا جائے گا کہ پل صراط سے گزر جاؤ اور بھاری بوجھ والوں کو کہا جائے گا

کہ جہنّم میں گر جاؤ، کاش! مجھے معلوم ہو جاتا کہ میں بھاری بوجھ والوں کے ساتھ گر جاؤں گا یا ہلکے بوجھ والوں کے ساتھ پل صراط آسانی سے پار کر جاؤں گا، میرے لئے خرابی ہو میری عُمر لمبی ہو رہی اور گناہ بڑھ رہے ہیں، میرے لئے خرابی ہو بڑھاپے کی طرف بڑھنے کے باوجود خطائیں زیادہ ہو رہی ہیں، میرے لئے ہلاکت ہو میں کب توبہ کروں گا، کب بارگاہِ الٰہی کی طرف رجوع کروں گا، مجھے اپنے رب سے حیا بھی نہیں آتی۔"

حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے نوجوان کا کلام سنا تو اپنا منہ اس کے دروازے پر رکھ کر یہ پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم: نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝[1] پھر سخت مضطرب آواز سنی اور خاموشی چھاگئی، میں نے کہا: یہاں ضرور کوئی آزمائش ہے۔ چنانچہ میں دروازے پر نشانی لگا کر اپنے کام سے چلا گیا، جب دوسرے دن لوٹا تو ایک جنازہ دیکھا اور ایک بُڑھیا کو دیکھا جو روتی ہوئی کبھی اندر جاتی اور کبھی باہر آتی، میں نے اس سے کہا: "اے **اللہ** کی بندی! اس میت سے تیرا کیا رشتہ ہے؟" اس نے کہا: "مجھے چھوڑ دو، مجھ پر غم کو تازہ نہ کرو۔" میں نے کہا: "میں مسافر ہوں مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔" اس نے کہا: "بخدا! اگر تم مسافر نہ ہوتے تو میں تمہیں کبھی بھی نہ بتاتی، یہ میرا بیٹا ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلاموں میں سے ہے، جب اس پر رات چھاجاتی تو محراب میں کھڑا ہو کر اپنے گناہوں پر روتا تھا، یہ کھجور کے پتوں کی چیزیں بنا کر بیچا کرتا تھا، اپنی کمائی کو تین حصوں میں تقسیم کرتا، ایک تہائی مجھے کھلاتا، ایک تہائی مساکین پر صدقہ کر دیتا اور ایک تہائی سے اپنی افطاری کا اہتمام کرتا، گزشتہ رات ایک شخص اس کے پاس سے گزرا **اللہ** پاک اسے بہترین جزا دے اس نے میرے بیٹے کے پاس ان آیات مبارکہ کی تلاوت کی جن میں آگ کا تذکرہ تھا پس یہ مسلسل تڑپتا اور روتا رہا حتّٰی کہ انتقال کر گیا، **اللہ** کریم کی اس پر رحمت ہو۔" حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ خوفِ خدا رکھنے والوں کی صفت ہے کہ ہر وقت ان پر خوف کا غلبہ رہتا ہے۔

---

[1]... میں **اللہ** کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے، **اللہ** کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا: بے شک **اللہ** سنتا جانتا ہے: "(اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو) اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں جو **اللہ** کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں (پ۲۸، التحریم: ۶)۔"

سیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَرویات

مومن کی شان:

﴿14090-91﴾... حضرت سیِّدُنا یعلیٰ بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جہنم مومن سے کہے گا: اے مومن! گزر جا کہ تیرے نور نے میرے شُعلوں کو بجھا دیا ہے۔“[1]

﴿14092﴾... حضرت سیِّدُنا واثلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اسلام قبول کر کے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”بیری کے پتوں کے جوش دیئے ہوئے پانی سے غُسل کرو اور کفر کے بال مُنڈا دو۔“[2]

ثَعْلَبَہ بن عبدُ الرحمٰن کا زبردست واقعہ:

﴿14093﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ثعلبہ بن عبد الرحمٰن نامی ایک انصاری نوجوان نے اسلام قبول کیا اور حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادموں میں شامل ہو گئے، ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں کسی کام سے بھیجا، وہ ایک انصاری کے دروازے کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ انصاری کی عورت غُسل کر رہی ہے، بار بار اسے دیکھنے لگے اچانک ان کے دل میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اس معاملے میں وحی نازل ہونے کا خوف لاحق ہوا تو جس طرف منہ تھا اسی سَمت بھاگ کھڑے ہوئے اور مکہ و مدینہ کے درمیان ایک پہاڑ کی غار میں رہائش اختیار کر لی، 40 روز تک حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں نہ پایا اور یہ وہ دن تھے جن کے بارے میں لوگ کہتے تھے کہ آپ کے ربّ نے آپ کو چھوڑ دیا اور مکروہ جانا (یعنی اتنے دن وحی کا نزول نہ ہوا)، پھر حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام وحی لے کر نازل ہوئے اور عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے ربّ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ”آپ کا ایک امتی بھاگ کر فلاں پہاڑ میں پناہ گُزین ہو گیا ہے اور جہنم کے عذاب سے میری پناہ مانگ رہا ہے۔“

اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر فاروق اور حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے ارشاد فرمایا: ”تم دونوں جاؤ اور ثعلبہ بن عبد الرحمٰن کو میرے پاس لے کر آؤ۔“ چنانچہ یہ دونوں ان کی تلاش میں مدینہ

---

1 ...نوادر الاصول، الاصل السادس عشر، الجزء الاول، ص ٧٥، حدیث: ١٠٠

2 ...معجم کبیر، ٢٢/ ٨٢، حدیث: ١٩٩

منورہ کے راستوں میں نکل پڑے، ان کو رفاقہ نامی ایک چرواہا ملا، حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس سے پوچھا: اے رفاقہ! ان پہاڑوں میں رہنے والے کسی نوجوان کے بارے میں تمہیں کچھ پتا ہے؟ رفاقہ نے کہا: شاید آپ جہنم سے بھاگنے والے نوجوان کو تلاش کر رہے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: تمہیں کیسے پتا کہ وہ جہنم سے بھاگنے والا ہے؟ وہ بولا: رات کے آخری پہر وہ شخص اس پہاڑ سے نکلتا ہے اور ہاتھ سر پر رکھے ہوئے کہہ رہا ہوتا ہے: ”اے کاش! تو میری روح کو روحوں میں اور جسم کو جسموں میں روک لیتا اور مجھے فیصلے کے لئے نہ اٹھاتا۔“ آپ نے فرمایا: ہم اسی کی تلاش میں ہیں۔ چنانچہ رفاقہ انہیں لے کر چل دیا، جب رات کا آخری پہر ہوا تو وہ اپنے ہاتھ سر پر رکھے یہ کہتے ہوئے پہاڑ سے نکلے: ”اے کاش! تو میری روح کو روحوں میں اور جسم کو جسموں میں روک لیتا اور مجھے فیصلے کے لئے نہ اٹھاتا؟“ حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دوڑ کر انہیں دونوں ہاتھوں میں جکڑ لیا۔ انہوں نے کہا: امان، جہنم سے چھٹکارا۔ آپ نے فرمایا: میں عمر بن خطاب ہوں۔ وہ بولے: ”اے عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ! کیا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میرے گناہ کے بارے میں معلوم ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس کے سوا کچھ معلوم نہیں کہ گزشتہ روز تمہارا ذکر ہوا تو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ نے مجھے اور سلمان کو تمہاری تلاش میں بھیجا۔“ حضرت سیِّدُنا ثعلبہ بن عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: ”اے عمر! مجھے اس وقت بارگاہِ رسالت میں پیش کرنا جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کی تیاری میں ہوں اور حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہہ رہے ہوں۔“ فرمایا: ”میں ایسا ہی کروں گا۔“

یہ دونوں انہیں لے کر مدینہ منورہ پہنچے تو حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبح کی نماز میں پایا، لہٰذا دونوں حضرات جلدی سے صف میں کھڑے ہو گئے، حضرت سیِّدُنا ثعلبہ بن عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قراءت سنی تو غش کھا کر بے ہوش ہو گئے، جب آپ نے سلام پھیرا تو حضرت عمر و حضرت سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے فرمایا: ”ثعلبہ بن عبد الرحمٰن کا کیا ہوا؟“ انہوں نے عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ رہے۔“ آپ نے کھڑے ہو کر ثعلبہ کو پکارا تو انہوں نے عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حاضر ہوں۔“ آپ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: ”تجھے مجھ سے کس چیز نے غائب رکھا؟“ عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے گناہ نے۔“ ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی آیت مقدسہ نہ بتاؤں جو گناہوں اور

خطاؤں کو مٹا دیتی ہے؟" عرض کی: "کیوں نہیں، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!" ارشاد فرمایا: "کہو:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (پ۲، البقرۃ: ۲۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔

اس نے عرض کی: "یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا گناہ بڑا ہے۔" آپ نے ارشاد فرمایا: "(نہیں) بلکہ کَلَامُ اللہ بڑا ہے۔" پھر آپ نے انہیں اپنے گھر لوٹ جانے کا حکم دیا۔

حضرت سَیِّدُنا ثعلبہ بن عبد الرحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہ آٹھ دن تک بیمار رہے۔ حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ثعلبہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ہم ان کے پاس جائیں وہ بیمار ہیں؟" ارشاد فرمایا: "اٹھو ہمیں اس کے پاس لے چلو۔" جب آپ ان کے پاس پہنچے تو ان کے سر کو آپ نے اپنی مبارک گود میں رکھ لیا، انہوں نے سر آپ کی گود سے ہٹا لیا، آپ نے استفسار فرمایا: "تم نے سر میری گود سے کیوں ہٹایا؟" عرض کی: "اس لئے کہ یہ گناہوں سے بھرا ہوا ہے۔" ارشاد فرمایا: "تم کیا محسوس کر رہے ہو؟" عرض کی: "اپنی کھال اور ہڈیوں کے درمیان چیونٹیوں کا چلنا۔" ارشاد فرمایا: "کوئی خواہش ہے؟" عرض کی: "اپنے ربِ کریم کی بخشش و مغفرت کی خواہش ہے۔" اس وقت حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام وحی لے کر حاضر ہوئے اور عرض کی: **اللہ** پاک نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ "اگر میرا یہ بندہ زمین بھر خطائیں لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہو تو بھی میں اس کی بخشش فرما دوں گا۔" آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: کیا میں اسے یہ بتا دوں۔ "فرمایا: کیوں نہیں۔" چنانچہ آپ نے انہیں یہ خوشخبری سنائی تو انہوں نے ایک چیخ ماری اور انتقال کر گئے۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے غسل و کفن کا حکم دیا اور ان پر نماز پڑھی۔ ان کے جنازے میں آپ اپنے پنجوں کے بل چل رہے تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ کو پنجوں کے بل چلتے دیکھا؟" ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا! اس کے جنازے میں شریک ہونے والے ملائکہ کے پروں کی کثرت کی وجہ سے مجھے زمین پر پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی۔"[1]

---

[1] ... اعتلال القلوب للخرائطی، باب غض البصر عن المحارم، الجزء الاول، ص۱۳۸، حدیث: ۲۷۹

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزار تبع تابعین میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ابو الفیض ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں، آپ روشن چراغ، پسندیدہ بزرگ، حقائق بیان کرنے والے، معرفت کی منازل عُبُور کرنے والے، پختہ گُفتار اور باریک اشاروں والے، نظر وفکر سے عبرت حاصل کرنے اور نصیحت کو قبول کرنے والے تھے۔

مقبولانِ بارگاہ میں شامل ہونے کی دعا:

﴿14094﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ہَیْثَم مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے بہت بڑے عبادت گزار حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض کرتے سنا: اے **اللّٰہ**! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو ظالموں کی آبادی چھوڑ گئے، جاہلوں کی قربت سے دور ہوئے، اخلاص کے نور سے عمل کے پھل کو خوب پکایا، حکمت کے چشمے سے سیراب ہوئے، عقل و دانش کی کشتی میں سوار ہوئے، یقین کی ہوا سے شکوک کی جڑیں اکھاڑ دیں، نجات کے سمندر میں غوطہ زن ہوئے اور اخلاص کی شاخ کے ساتھ مضبوطی سے چمٹ گئے۔

اے **اللّٰہ**! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جن کی روحوں نے بلندی کی جانب پرواز کی، ان کے قلبی ارادے تقویٰ کی گہرائیوں میں پہنچ گئے حتّٰی کہ وہ نعمتوں کے باغات میں قیام پذیر ہوئے اور انہوں نے جنتی نَہر تسنیم کی پھلدار کیاریوں سے پھل چُنے، وہ فرحت و سرور کی گہرائیوں میں اُتر گئے، انہوں نے عیش وعشرت کے جام پئے اور عرش کے نیچے عزت وشَرَف والی جگہ سایہ نشین ہوئے۔

اے میرے **اللّٰہ**! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جنہوں نے صَبْر کا دروازہ کھولا، جزع وفزع کے گڑھوں کو بند کر دیا، انہوں نے انتہائی سخت ودشوار راستے طے کیے اور خواہش کے پُل کو عبور کر لیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ(۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۴۱)

(پ۳۰، النّٰزعٰت: ۴۰، ۴۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانا ہے۔

اے میرے **اللّٰہ**! ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جن کی طرف ہدایت کی نشانیوں نے اشارہ کیا، نجات کی راہیں ان پر واضح ہوئیں اور وہ خالص یقین کی راہ پر گامزن ہو گئے۔

بارگاہِ الٰہی میں شکر ادا کرنے کا انداز:

﴿14095﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ القدوس بن عَبْدُ الرحمٰن شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو الفیض ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ دعا کرتے سنا: الٰہی! تیری عطا کردہ نعمتیں تیری طرف میرا وسیلہ ہیں، مجھ پر تیرا احسان تیری بارگاہ میں میرا سفارشی ہے۔ الٰہی! میں تجھے لوگوں کے درمیان ایسے پکارتا ہوں جیسے آقاؤں کو پکارا جاتا ہے اور تجھے خلوت میں ایسے پکارتا ہوں جیسے محبوبوں کو پکارا جاتا ہے، لوگوں کے درمیان ''یا الٰہی'' کہتا ہوں اور خلوت میں ''یَاحَبِیْبِی یعنی اے میرے محبوب'' کہتا ہوں۔ میں تیری رغبت کرتا ہوں اور تیری ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں کہ تو میرا رب ہے اور میرے لوٹنے کی جگہ تیری ہی بارگاہ ہے۔ تو نے اپنی رحمت سے میری تخلیق کی حالانکہ میرا نام ونشان بھی نہ تھا، مٹی سے میری تخلیق فرمائی پھر مجھے پشتوں میں رکھا اور مختلف رحموں میں منتقل کیا، اپنی مہربانی سے مجھے بغیر شوہر والی کے قبضے میں نہ دیا، پھر جوہرِ حیات سے میرا مادہ تخلیق بنایا پھر مجھے خون اور گوشت کے اِختلاط کی درمیانی حالت میں تین اندھیروں میں رکھا اور مردانی صورت بنائی پھر مجھے مکمل اور صحت مند حالت میں دنیا میں بھیجا اور بچپن میں جھولے میں میری حفاظت فرمائی، رگ سے جاری ہونے والا دودھ میری غذا بنایا، ماؤں کی گودوں میں میری کفالت فرمائی، ان کے دلوں میں میرے لئے نرمی اور شفقت رکھی، مجھے اچھی طرح پروان چڑھایا، میرے معاملے میں اچھی تدبیر فرمائی، جنات کی شرارتوں سے میری حفاظت فرمائی، انسانی شیطانوں سے سلامتی عطا کی، میرے بدن کو بے ڈھنگا بنانے والی زیادتی اور عیب دار بنانے والے نقص سے میری حفاظت فرمائی۔ اے میرے رب! تو برکت والا ہے۔ اے رحیم! تیری شان بہت بلند ہے۔

جب میں نے بولنا شروع کیا تو نے مجھ پر اپنی نعمت تمام کی اور ہر سال میری قوت ونشو نما میں اضافہ فرمایا، اے عزت وجلال والے! تیری شان بہت بلند ہے، حتّٰی کہ جب تو نے مجھے قدموں پر کھڑا کیا، میرے اعضاء کو مضبوطی دی تو میری عقل کو مکمل فرمادیا، میرے دل سے غفلت کے پردے ہٹادیئے اور میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ تیری بنائی ہوئی تعجب خیز چیزوں اور ایجاد کردہ عجائبات میں غور وفکر کروں، میرے لئے اپنی حُجَّت واضح فرماکر اپنی طرف راہ نمائی کی، مجھے اپنے رسولوں کی لائی ہوئی باتوں کی معرفت عطا فرمائی، اپنے عظیم کرم اور

قدیم احسان کی بدولت مجھے طرح طرح کا سامانِ زندگی اور انواع واقسام کا مال عطا کیا، مجھے ٹھیک رکھا پھر میرے لئے ایک نعمت پر راضی نہ ہوا بلکہ تو نے مجھ پر اپنی تمام نعمتوں کو مکمل کیا، ہر آزمائش کو مجھ سے پھیر دیا، مجھے گناہ والی باتوں کا علم عطا فرمایا تاکہ ان سے بچوں اور تقویٰ والی باتوں کا علم دیا تاکہ انہیں اپناؤں، ان چیزوں کی طرف میری راہ نمائی کی جو مجھے تجھ سے خوب قریب کر دیں، جب میں نے تجھے پکارا تو تو نے جواب دیا، تجھ سے مانگا تو تو نے مجھے عطا کیا، تیری حمد کی تو تُو نے اس کے بدلے مجھ پر انعام کیا، میں نے تیرا شکر ادا کیا تو تُو نے مجھے اور زیادہ دیا۔

الٰہی! میں تیری کس کس نعمت کو شمار کروں اور کس کس عطا پر تیرا شکر ادا کروں، تیری نعمتوں کے مکمل ہونے کا یا تکلیفوں کے دور ہونے کا؟ الٰہی! میں تیرے لئے اس بات کی گواہی دیتا ہوں جو میرے ظاہر و باطن اور میرے اعضاء نے دی۔ الٰہی! میں تیری نعمتوں کو شمار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو ان پر تیرا شکر کیسے ادا کر سکتا ہوں، جبکہ تیرا فرمانِ حق نشان ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (پ۱۴، النحل: ۱۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر **اللہ** کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔

میرا شکر تیری نعمتوں کا اِحاطہ کیسے کر سکتا ہے حالانکہ شکر کی توفیق دینا بھی میرے لیے تیری بہت عظیم نعمت ہے اور شکر کرنے کی یہ نعمت بھی تو تیری ہی عطا ہے جیسا کہ میرے مولیٰ تیرا فرمان ہے:

وَ مَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (پ۱۴، النحل: ۵۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب **اللہ** کی طرف سے ہے۔

تیرا فرمان حق ہے، اے میرے خدا، اے میرے مالک! تو نے اپنے رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جو کچھ وحی فرمایا انہوں نے پہنچا دیا۔ میں اپنی جد وجہد، علمی انتہا اور پوری وسعت و طاقت کے ساتھ کہتا ہوں: **اللہ** کریم کے تمام احسانات پر اس کی ایسی حمد و ثنا جو مُقرّب فرشتوں اور انبیاء و مرسلین کی حمد کے برابر ہو۔

عاجزی بھری مناجات:

﴿14096﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الملک بن ہاشم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو اپنی دعا میں یہ کہتے سنا: اے میرے **اللہ**! میں عاجزی کے ساتھ تیری بارگاہ میں

حاضر ہوتا، اپنی حاجت کا تجھ ہی سے سوال کرتا اور تجھ ہی سے اپنی مراد پانے کی آس لگاتا ہوں، میری التجاؤں کی کُنجیاں تیرے ہی قبضے میں ہیں، تجھ ہی سے خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں، تیرے سوا کسی اور سے اس کی امید نہیں لگاتا اور تیرے فضل کو جاننے کے بعد تیری رحمت سے مایوس نہیں۔

اے وہ ذات جس کی حکمت نے تمام اشیاء کو گھیر لیا! اے وہ ذات جس نے ہر شے میں اپنا حکم نافذ کیا! اور اے وہ ذات جس کا نام کریم ہے! تیرے سوا میرا کوئی نہیں جس سے میں مانگ سکوں، نہ تیرے سوا کوئی ایسا ہے جس سے میں امید لگاؤں، تیرے سوا میں کسی کا ارادہ نہیں کرتا جس کی پناہ لوں اور اس پر بھروسا کروں۔ تو پھر میں تجھ سے ناواقف ہو کر کس سے سوال کروں اور تجھے جاننے کے بعد کس پر اعتماد کروں۔

اے میرے اللہ! بے شک میرا بھروسا تجھ ہی پر ہے اگرچہ غافل کرنے والی چیزیں مجھے تجھ سے غافل کریں اور لغزشیں فریب دے کر مجھے تجھ سے دور کریں۔ اے لغزشوں کو ختم کرنے والے! اگر لغزشوں سے پاک فرما کر تو نے میری تلافی نہ فرمائی تو مجھ میں اپنے نفس کے پختہ ارادے سے مقابلے کی طاقت نہ ہوگی۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جگہ کوئی اور لے، میں تیری ایک نعمت ہوں اور تیری نعمتوں میں غوطہ زن ہوں، تیری تقدیر کا حصہ ہوں اور تیری تقدیر سے باہر نہیں اور میں نہ تو تیرے عِلْمِ اَزَلی میں اضافہ ہوں اور نہ ہی تیرے غیر مُتَزَلْزَل حکم سے کمی ہوں۔

اے دعاؤں کی آخری حد! میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں۔ اے حاجتیں پورا ہونے کے مقام و مرکز! میں تیرا ہی شوق رکھتا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے تیرے سوا ہر امید کو جھٹلا دیا اور جو تیرے سوا ہر بھروسا مند سے بے پروا ہو گیا۔ تو مجھے ایسا ایمان عطا فرما جس کے سبب میں تیری جانب بڑھتا رہوں اور اس کے سبب مجھے تیری جانب بڑا وسیلہ حاصل ہو جائے، مجھے ایسا یقین عطا فرما جسے جھوٹ کا شائبہ یا شک کا گُمان کمزور نہ کر سکے، جس کے سبب میرا سینہ کشادہ ہو جائے، میرا کام آسان ہو، میرا دل تیری محبت کی پناہ لے یہاں تک کہ میں تیرے شکر سے غافل نہ رہوں اور فقط تیرے ہی ذکر سے لُطف اندوز ہوتا رہوں۔

اے وہ ذات جس کے ذکر کی مٹھاس خوف رکھنے والوں کی زبانوں کو اکتاہٹ میں نہیں ڈالتی، نہ ہی اس کے شوق سے خُشُوع و خُضُوع رکھنے والوں کے آنسو رُکتے ہیں، پوشیدگی کے پردوں میں میرے دل کے رازوں کی

انتہا تُو ہے، ظلم کے حد سے بڑھ جانے پر تُو ہی میری جائے امید ہے۔ جس نے تیری بارگاہ میں مناجات کی مٹھاس چکھ لی اُسے تیری فرمانبرداری اور تیری رضا سے خوشی ملتی ہے۔

اے میرے ربِ کریم! میں نے تجھ سے غافل رہ کر اپنی زندگی تباہ کر دی، تجھ سے دوری کے نشے میں اپنی جوانی خاک کر دی، میں دھوکے میں مبتلا رہا اور تیری ناراضی والی راہ پر چلتا رہا، اس وقت بھی تو نے میری حفاظت وعزت میں کمی نہ فرمائی۔ اے میرے رب! جہالت کے سبب غفلت نے مجھے تیری ناراضی کے قریب کر دیا، میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیرے حضور کھڑا تجھے تیرے کرم کا واسطہ دیتا ہوں، تیرے سوا کوئی بھی مجھے اس مقام سے گرا نہیں سکتا جس پر تو نے مجھے کھڑا کیا، تو ہی مجھے اپنی نعمتوں والی سلامتی کی جگہ سے منتقل کر سکتا ہے۔ کیونکہ میں تیرے دیکھنے سے حیا بھی کم کرتا ہوں اس لئے میں بَری ہوتا ہوں تیری بارگاہ میں فقط اسی چیز کے ساتھ جو میرے پاس ہے اور اسی کیساتھ تیری بارگاہ میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں اور اے میرے رب تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں کیونکہ معاف کرنا تیرے کرم کی ایک نعمت ہے۔ اے وہ ذات جس کی نافرمانی کر کے اس کی طرف رجوع کر لیا جائے تو وہ ایسا راضی ہو جاتا ہے گویا نافرمانی کی ہی نہیں گئی، اس لیے کہ وہ ایسے کرم والا ہے جس کا وصف بیان نہیں کیا جا سکتا اور ایسی مہربانی والا ہے جس کی خوبی بیان سے باہر ہے۔ اے اپنی مہربانی کے ساتھ بے حد رحم فرمانے والے! اپنی عظمت کے طُفَیل دَرگُزر فرمانے والے! تیری نافرمانی سے باز آنے کی طاقت مجھ میں نہیں، ہاں مگر اس وقت ایسا ممکن ہے جب تو مجھے اس معاملے میں اپنی محبت کا شوق دلائے، میں ویسا بن جاؤں جیسا تجھے پسند ہو، وہی بات کہوں جس سے تو راضی ہو اور دل وجان سے تیرے آگے جھکنے والا بن جاؤں۔

الٰہی! اپنا مُطیع و فرمانبردار بنا کر مجھے عزت عطا فرما اور مجھ پر ایسی نظرِ کرم فرما جیسی تو نے اس بندے پر فرمائی کہ تو نے اسے بلایا تو وہ حاضر ہوا اور تو نے مدد فرما کر اس سے کام لیا تو اس نے تیری فرمانبرداری کی۔ اے قریب! تو عزت والوں سے اپنی رحمت دور نہیں کرتا۔ اے محبت فرمانے والے! تو گناہ گاروں کی پکڑ میں جلدی نہیں کرتا، تُو میرے گناہ معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے!

سمندرِ عشق میں غوطہ لگانے والے:

﴿14097﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبدُ الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون

مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں مباح چیزوں کی تلاش میں نکلا تھا کہ ایک آواز میرے کانوں سے ٹکرائی، میں اس طرف گیا تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو بحرِ عشق میں غوطہ لگا کر غم کے ساحل پر آیا تھا اور اپنی دعا میں کہہ رہا تھا: اے **اللہ** پاک! تو علم والا ہے، میں بے علم ہوں۔ بے شک استغفار کے ساتھ گناہ کرتے رہنا بہت برا ہے اور تیرے وسیع عفو وکرم کو جانتے ہوئے میرا استغفار کو چھوڑ دینا یقیناً کوتاہی ہے۔

الٰہی! تو نے ہی اپنے خاص بندوں کو خالص اخلاص سے نوازا اور تو نے ہی عارفین کے دلوں کو شیطان کے وَسوَسے سے سلامتی عطا کی اور تجھ سے اُنسیت رکھنے والے والوں کو انسیت تو نے ہی عطا فرمائی اور تجھ پر توکل کرنے والوں کی رعایت سے انہیں حصہ عطا فرمایا، وہ اپنے بستروں میں تجھ پر توکل کرتے ہیں، ان کے رازوں کو تو جانتا ہے، میری پوشیدہ باتیں تجھ پر ظاہر ہیں اور میں تیری حسرت میں ڈوبا ہوا ہوں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پھر اُس شخص کی اونچی آواز بند ہو گئی، میں نے اس کی مزید آواز نہیں سنی۔

مُقَرَّب بندوں میں شامل ہونے کی دعا:

﴿14098﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عثمان سعید بن عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو الفیض حضرت سیِّدُنا ذُو النُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یوں دعا کرتے سنا: اے میرے **اللہ**! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنہوں نے غور وفکر کیا تو عبرت پکڑی، مَظاہِرِ قدرت دیکھ کر نصیحت حاصل کی اور حق کو سنا تو ان کے دل طلب آخرت کے لیے دنیا سے جھگڑنے لگے حتّٰی کہ وہ جم کر بیٹھ گئے اور دنیا ومافیہا سے اپنی نگاہوں کو یکسر پھیر دیا، غفلت کے اندھیروں سے جڑے پردوں کو حکمت کے نور سے چاک کر دیا، بے نوری کے بند دروازوں کو روشنی کی نورانی چابیوں سے کھول دیا، ذکر والوں کی محفلوں کو اِستِقامت کے ساتھ ثنائے باری تعالیٰ کر کے آباد رکھا۔

اے **اللہ** پاک! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جن پر اولیائے کرام کی پاکدامنی کے پردے لٹک رہے ہیں، جن کے دلوں کو طہارت اخلاص کے ساتھ پاکیزگی بخشی گئی، عقل وحیا سے انہیں زینت عطا کی، جن کے ارادے پردوں میں آسمانی بادشاہتوں کی سیر کرتے ہوئے تجھ تک پہنچ گئے پھر تو نے انہیں عُمدہ فوائد کے ساتھ واپس کیا۔

اے **اللہ** کریم! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جن پر اطاعت وفرمانبرداری کا راستہ آسان ہوا اور انہوں نے تقویٰ کی لگاموں کو مضبوطی سے تھام لیا اور تیری دی ہوئی توفیق کے سبب انہیں نیک لوگوں کی منزلیں ملیں

تو وہ تیری بندگی کے سبب مُزَیَّن، مُقرَّب اور مُکرَّم ہوگئے۔

انعاماتِ الٰہیہ کے اقرار کے ساتھ دعائیں:

﴿14099﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عثمان سعید بن عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض کرتے سنا: اے احسان فرمانے والے، بڑے انعام والے، نعمتوں اور وُسعتوں والے! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، ہم نے اپنا رُخ تیری ہی جانب کیا، تیرے ہی آنگنِ رحمت میں پیشانی ٹیکی، تیری معرفت کے لئے کوشاں ہوئے اور تیرے قرب میں قیام کیا۔

اے توبہ کرنے والوں کے حبیب! اے عبادت گزاروں کی جائے مسرت! اے لوگوں سے دوری اختیار کرنے والوں کے مُونس! اے پناہ مانگنے والوں کی جائے پناہ! اے دنیا سے علیحدگی اختیار کرنے والوں کے سہارے! اے وہ ذات جسے عارفین کے دل محبوب رکھتے، صادِقین کے دل اس سے مانوس ہوتے اور خوف رکھنے والوں کا خوف اسی سے وابستہ ہے! اے وہ ذات جس نے عبادت گزاروں کے دلوں کو حمد کی لذت بخشی اور ہمیشہ اپنی بارگاہ میں رہنے کی مٹھاس کا مزہ عطا فرمایا! اے توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے اور رُجوع لانے والوں کو مُعاف فرمانے والے! رُخ پھیرنے والوں کو اپنے کرم کی طرف بُلانے والے اور مُتوجِّہ رہنے والوں کو فضیلت وبلند مرتبہ عطا کرنے والے! اے خطاکاروں کو مہلت دینے اور جاہلوں سے حِلْم کا برتاؤ کرنے والے! اپنے ولیوں کے دلوں سے رَغْبَت کی گرہ کھولنے والے! اہلِ محبت اور خواص کے دلوں کے خیالات سے دنیا کی طلب مٹاکر قرب وولایت کے مرتبے بخشنے والے! اے وہ جو کسی فرمانبردار کے اَجْر کو ضائع نہیں فرماتا اور کسی بچے سے بھی غافل نہیں ہوتا! اے وہ ذات جس نے رُخ موڑنے والوں کو بھی دیا، اپنی بارگاہ سے جُڑے رہنے والوں پر جود وکرم فرمایا! اے وہ ذات جس نے توبہ قبول فرماکر ہمارے گناہوں کی تلافی کی، اپنی رحمت سے ہمارے غموں کو دور کیا اور ان جرائم کو بھی معاف فرمادیا جنہیں ہم نے بھلا دیا تھا، ہماری بُرائی کے باوجود ہمارے ساتھ بھلائی فرمائی! اے ہماری وَحْشَت کو دور فرمانے والے! اے ہمیں بیماریوں سے شفا دینے والے! گناہوں کی رسی تھام کر خود کو گرالینے اور اپنے چہرے سے حیا کی چادر ہٹادینے والوں کی بھی مدد فرمانے والے! ہمارے رُخساروں کو اپنی بارگاہ میں جھک کر گَرْد آلود ہونے کی توفیق دے۔ اے وہ جو قادر ہونے کے باوجود

معاف فرماتا اور سب سے بڑھ کر رحم اور مہربانی کرنے والا ہے۔

جمالِ الٰہی کے مشتاق بندے:

﴿14100﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ کہتے سنا: میں تجھ سے تیرے اس نام کے وسیلے سے سُوال کرتا ہوں جس سے تو نے علم کی گہرائیوں میں مخلوق کی حیرت انگیزیوں کو وجود بخشا، تیرے جمالِ ذات کی شان نے مخلوق کی مختلف بولیوں کو عظیم وحیران کُن بناوٹ عطا فرمائی ہے پس فرشتے تیری ہیبت کے سبب تجھ سے ڈرتے ہوئے سجدہ ریز ہوگئے، تُو ہمیں ان لوگوں میں سے بنا جن کی روحیں بلندی میں پرواز کر گئیں، خواہشات کے غلبوں سے ان کے قلبی خیالات صاف شفاف ہوگئے حتّٰی کہ وہ نعمتوں کے باغات میں جا بسے، تسنیم کے پھلوں سے خوشہ چینی کی، جامِ عشق سے سیراب ہوئے، سُرور کے سمندر میں غوطہ زنی کی اور بزرگی کے صحن میں سائے تلے قیام پذیر ہوئے۔

اے **اللہ**! ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جنہوں نے اخلاص کے جام پئے تو طویل بلاؤں پر بھی ان کو صَبْر نصیب ہوا بلکہ تو نے ان کے دلوں کو ملکوت کی ولایت عطا فرمائی اور عظمتِ الٰہی کے پردوں کے رازوں میں روشن ہوئے اور ایسوں کی روحیں جمالِ الٰہی کے مشتاق ان بندوں کی ٹھنڈی ہواؤں میں وَجد کرنے لگیں جنہوں نے راحت کے باغات، عزت کے خزانے اور ہمیشہ قائم رہنے والے میدانوں میں قیام کیا۔

﴿14101﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میرا ایک دینی بھائی بیمار ہوا تو اس نے مجھے خط لکھ کر دعا کی درخواست کی، تو میں نے اسے جواب میں لکھا: تم نے مجھ سے کہا کہ میں **اللہ** پاک سے تمہارا غم دور ہونے کی دعا کروں تو اے میرے بھائی! جان لیجئے کہ بیماری وہ غنیمت ہے جس سے ظاہر و باطن میں پاکیزہ، باہمت اور روشن کردار والے اپنی دنیاوی زندگی میں مانوس ہوتے ہیں۔ تمہارا شفا کے لیے درخواست کرنا اور اور مصیبت کو نعمت شمار نہ کرنا اہلِ حکمت کا طریقہ نہیں ہے اور جو اپنے نفس پر ترس کھانے سے بے خوف نہیں ہوتا وہ اپنے معاملے پر اہلِ تہمت سے محفوظ ہو جاتا ہے تو اے میرے بھائی! تمہارے پاس ایسی حیا ہونی چاہیے جو تمہیں شکوہ شکایت سے باز رکھے۔ والسلام

اولیاءُ اللہ کی زبردست شانیں:

﴿14102﴾... حضرت سیّدُنا ابراہیم بن یحییٰ زُبَیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب حضرت سیّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خلیفہ جعفر مُتوکّل کے پاس لے جایا گیا تو اس نے آپ کو ایک کوٹھری میں ڈلوادیا اور زرافہ نامی دربان کو آپ کی نگرانی پر مامور کیا اور کہا: کل جب میں سفر سے واپس آجاؤں تو انہیں میرے پاس لے کر آنا۔ دربان نے آپ سے کہا: امیر المؤمنین نے مجھے آپ کی نگرانی پر لگایا ہے۔ دوسرے دن خلیفہ سواری پر سفر سے واپس آیا تو دربان نے آپ سے کہا: خیال رہے کہ امیر المؤمنین کا سلام سے استقبال کرنا ہوگا۔ پھر وہ آپ کو لے کر خلیفہ کے پاس آیا اور آپ سے بولا: امیر المؤمنین کو سلام کرو۔ حضرت سیّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہم تک جو حدیث پاک پہنچی ہے اس میں ایسا نہیں ہے بلکہ اس میں تو یہ ہے کہ "سوار پیدل کو سلام کرے۔" راوی کا بیان ہے کہ اس پر خلیفہ مسکرا دیا اور اُس نے خود ہی سلام سے ابتدا کی پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قریب ہو کر پوچھا: کیا آپ اہلِ مصر کے زاہد ہیں؟ آپ نے فرمایا: لوگ یوں ہی کہتے ہیں۔ دربان نے وضاحت کی: امیر المؤمنین نے یہ اس لئے پوچھا کیونکہ یہ زاہدوں کا کلام سننا پسند فرماتے ہیں۔

یہ سن آپ نے کچھ دیر اپنا سر جھکائے رکھا پھر فرمایا: امیر المؤمنین! بلاشبہ عقل والوں میں جہالت کے اثرات ہیں۔ امیر المؤمنین! **اللہ** پاک کے کچھ بندے انتہائی چھپ کر اس کی عبادت کرتے ہیں جس کی بدولت **اللہ** پاک انہیں خصوصی انعامات سے عزت عطا فرماتا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ فرشتوں کے ساتھ ان کے اعمال نامے (ظاہری اعمال سے) خالی جاتے ہیں حتّٰی کہ جب وہ **اللہ** پاک کی بارگاہ میں پہنچتے ہیں تو وہ اعمال ناموں کو راز و نیاز کی ان باتوں سے بھر دیتا ہے جو بندوں نے اس سے کی ہوتی ہیں، ان کے جسم دنیاوی جبکہ دل سماوی ہوتے ہیں، ان کے دل معرفتِ الٰہی سے ایسے لبریز ہوتے ہیں گویا وہ زمین و آسمان کے مابین اور مختلف آسمانی طبقات میں فرشتوں کے ساتھ **اللہ** پاک کی عبادت کرتے ہیں، نہ باطل کی بہار میں قیام کرتے ہیں اور نہ ہی گناہوں کی ٹھنڈی چراگاہ سے چرتے ہیں۔ ان کی کوشش رہتی ہے کہ **اللہ** پاک انہیں اپنی خفیہ تدبیر کے پھندوں پر کودتا ہوا نہ دیکھے، اُس کی ہیبت و عظمت کے سبب چاہتے ہیں کہ وہ انہیں اپنے اخلاق کسی عارضی شے اور دنیا کی ناپائیدار لذت کے بدلے فروخت کرتے ہوئے ملاحظہ نہ فرمائے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں **اللہ** پاک نے امراض

سے آگاہی دے کر اہلِ معرفت کے درجات پر فائز کیا اور انہیں دواؤں کے سرچشمے دکھا دیئے پس ان کے شاگردوں کو بھی متقی و پرہیزگار اور اہلِ بصیرت بنایا اور اُس نے ان سے فرمایا: اگر تمہارے پاس میری تلاش میں کوئی بیمار آئے اس کا بھرپور علاج کرو، مجھے یاد کرنے والا کوئی مریض آئے تو اسے میرے قریب کر دو، میری نعمتوں کو بُھلانے والا کوئی آئے تو اسے میری یاد دلاؤ، گناہوں کے ذریعے میرا مقابلہ کرنے والا کوئی آئے تو اس سے اعلانِ جنگ کرو اور کوئی میرا مُحِب بن کر آئے تو اسے میرے پاس پہنچا دو۔

اے میرے اولیا! تمہارے ہی لیے میں کسی پر عتاب کرتا ہوں، تم سے مخاطب ہوتا ہوں اور تم سے وفا واخلاص چاہتا ہوں، میں سرکشوں سے کام لینے، متکبروں کو دوست بنانے اور دنیاوی آسائشوں میں رہنے والوں کو پسند نہیں کرتا، تم پر میری عطائیں بہت خاص اور تمہارے اوپر میرا فضل عظیم ہے، تمہارے ساتھ میرا بھرپور معاملہ ہے اور تم سے میرا مطالبہ بہت شدید ہے، میں ہی دلوں کو پاک کرنے والا، غیبوں پر خبردار، فکر کے میدانوں اور دلی وسوسوں کو جاننے والا ہوں، تم سے برائی کا ارادہ کرنے والے کو توڑ دوں گا اور تم سے دشمنی رکھنے والے کو ہلاک کر دوں گا۔

حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: محبت الٰہی کی قسم! اولیا کے قلوب محبت الٰہی کے ساحل پر اترے تو وہاں سے خوب سیراب ہوئے، دلوں کے خطروں کو بھی اسی سمندر سے نوش کیا، پس محبوب سے ملاقات کے درمیان جو بھی رکاوٹ و پریشانی آتی ہے وہ ان پر آسان ہو گئی، یہاں تک کہ اعضاء آگے بڑھے اور اس راحت کو پالیا۔ اب وہ اعمال کی مشغولیت میں گروی رکھے ہوئے ہیں، جس کام کے وہ مُکَلَّف تھے راحت نے اس کی مشقتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا، آسائشوں کا چھوڑنا اب ان کے لیے کچھ تکلیف دہ نہیں رہا، ان کے نفس مطمئن ہو گئے اور وہ فقر و فاقہ پر راضی ہو گئے، ان کے دل عبادتِ خداوندی میں ہر طرح کی جفاکشی پر مطمئن ہو گئے، ان کے نفوس ہر طرح کی لذات وخواہشات سے دور ہو گئے، انہوں نے فکر کا لبادہ اوڑھا، صبر کا یقین رکھا، رضا کا دامن تھام لیا اور دنیا سے منہ موڑ لیا، جزا دینے والے مالک کی بندگی کا اقرار کیا اور ہر رفیق و دوست کو چھوڑ کر اسی پر راضی ہو گئے، اس کے جلال کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا اور اپنے کمزور ہونے کا اقرار کر کے اس کی اطاعت کا یقین کر لیا۔ جب انہیں تھوڑی سی گریہ زاری نصیب ہو گئی تو پھر انہیں اعمال کے تھوڑے

ہونے کی پروا نہ رہی، جب ان سے کوئی معاملہ کیا جائے تو حیادار ہوتے ہیں، جب ان سے کلام کیا جائے تو یہ انتہائی دانشور ہوتے ہیں، جب ان سے کچھ پوچھا جائے تو علما ہوتے ہیں، جب ان کے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کیا جائے تو یہ حلم وبُردباری والے ہوتے ہیں۔

اگر تو ان کو دیکھ لے تو بے ساختہ کہہ اٹھے گا کہ پردوں میں چھپی دوشیزائیں ہیں، ان چہروں پر نور کی کرنیں پھوٹتی دیکھ کر دل ان کی محبت میں مچلنے لگتے ہیں، جب تو دلوں سے پردے ہٹا کر دیکھے گا تو وہ انتہائی نرم اور ٹوٹے ہوں گے، یادِ محبوب میں سلگتے اور محبوب سے ہم کلام ہونے سے آباد ہوں گے، ان کے دلوں کو اس کے سوا کوئی کام نہیں اور نہ وہ اپنے محبوب کے سوا کسی کی طرف مائل ہوتے ہیں، محبت الٰہی سے ان کے دل لبریز ہو چکے ہیں، مخلوق میں سے کسی کا کلام انہیں پسند نہیں آتا اور نہ ہی **اللہ** پاک کے سوا کسی کو دوست بنانے اور کلام کرنے میں انہیں لذت ملتی ہے۔ یہ لوگ سچے، باحیا، باوفا، پرہیزگار، ایمان والے، معرفتِ الٰہی والے اور دین دار ہیں۔ وہ ہلاکت گاہوں سے بچ کر وادیوں کو طے کر گئے، صبر کے ذریعے حق پر جمے رہے اور حق کی مدد سے باطل کے خلاف ڈٹے رہے تو **اللہ** پاک نے ان کے لیے حُجّت واضح فرمادی اور سیدھے راستے پر راہ نمائی فرمائی، چنانچہ وہ ہلاکت کے راستوں کو چھوڑ کر بھلائی کے راستوں پر چل پڑے، یہی لوگ اوتاد ہیں جن کی برکت سے انعامات ہوتے ہیں، انہی کے طفیل بند دروازے کھلتے ہیں، بادل بھی ان کے سبب چلتے ہیں، انہی کے طفیل عذاب دور ہوتا ہے، جنگلوں، بیابانوں اور مخلوقِ خدا پر انہی کی برکت سے بارش برستی ہے۔ ان پر اور ہم پر **اللہ** پاک کی رحمت ہو۔

تین باتیں مَعْرِفَتِ الٰہی کا ذریعہ ہیں:

﴿14103﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تین باتوں سے معرفت نصیب ہوتی ہے: (۱)...اُمُورِ کائنات میں غور و فکر کر کے کہ **اللہ** پاک نے ان کی کیسی تدبیر فرمائی (۲)...تقدیروں میں غور کر کے کہ **اللہ** کریم نے ان کو کیسے زبردست اندازے پر رکھا اور (۳)... مخلوق میں غور کر کے کہ خالق ومالک نے ان کو کیسا شاندار تخلیق فرمایا۔

﴿14104﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے مصر کے دروازے پر سریانی زبان میں ایک تحریر دیکھی، غور سے پڑھا تو لکھا تھا: اندازے لگانے والے اندازے لگا رہے ہوتے ہیں جبکہ تقدیر ہنس

رہی ہوتی ہے۔

تکلیفیں برداشت کرنا آسان ہو گیا:

﴿14105﴾... حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کے دل خالص اللہ کریم ہی کی محبت سے لبریز ہیں اور ان کی روحیں دیدارِ الٰہی کے شوق میں مچل رہی ہیں۔ پاک ہے وہ ذات کہ اولیاء کی روحیں جس کی مشتاق ہیں، ان کا مقصود و مطلوب وہی ہے اور اولیاء کے دل جس کی تعریف و توصیف میں مشغول ہیں۔ پاکی ہے اس کے لیے جو ان کی بیماریوں کا طبیب، تنہائی کا ساتھی اور ان کا دوست ہے۔ الٰہی! ان کے بدن تیرے لیے انتہائی عاجزی میں جھک گئے، ان کے ہاتھ اس چیز کی طرف بڑھ گئے جس سے تو نے ان کی زندگیوں کو خوشگوار کر دیا، ان کی نعمتوں کو دوام بخشا، انہیں اپنی شانوں کی سمجھ بوجھ کی مٹھاس چکھا دی، ان کے لیے اپنے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے اور ان کے لیے اپنی بادشاہتوں میں سیر کے راستے مُسَخَّر فرما دیئے۔ محبت والوں کی محبت تجھ ہی سے ہے اور شوق والوں کے شوق کا مقصود تو ہی ہے، عارفین کے دل تیرے ہی مشتاق ہیں، صادقین کے دلوں کی امید تو ہی ہے، خائفین کا خوف تیری ہی طرف متوجہ ہے، کوتاہی کرنے والوں کے دل تیری ہی پناہ کے طلبگار ہیں۔ ان کا خُمار دور کر کے راحت کو واضح کر دیا گیا، اب ان میں غفلت کم ہو گئی، فضولیات میں غور و فکر سے دور ہو گئے، اب رات جاگنے اور مشقت کرنے میں سستی نہیں کرتے، اپنی زبانوں سے اپنے کریم رب سے مناجات کرتے اور اپنی بیچارگی کے ساتھ اس کے سامنے عاجزی کرتے ہیں، اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں پر اپنے رب تعالیٰ سے عفو و درگزر کا سوال کرتے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل غموں کی فکر سے پگھل گئے اور ان نیکوکاروں کی طرح انہوں نے عبادت کی جن کے دل نیکی کی خاطر چکنا چور ہو گئے اور انہوں نے اللہ پاک کے ساتھ رازدارانہ طریقے سے خالص معاملہ کیا حتّٰی کہ ان کے اعمال محافظ فرشتوں سے بھی اوجھل ہو گئے، پس اسی وجہ سے وہ اللہ کریم کے اس عفو و درگزر اور محبت تک پہنچ گئے جس کی انہیں امید تھی۔ خدا کی قسم! یہی لوگ دنیا سے کنارہ کشی کرنے والے ہیں اور اُن بندوں میں سے سردار ہیں جنہوں نے زمانے کے بوجھ اٹھا رکھے ہیں اور یہ بوجھ اٹھانے سے اکتاتے نہیں، وہ امتحان کی جگہ کھڑے رہے مگر ان کے پاؤں مُتزَلزل نہیں ہوئے یہاں تک کہ زمانہ ان کی طرف جھک گیا،

مصائب و آلام ان پر آسان ہو گئے اور وہ صدق و اخلاص کے ساتھ دنیا سے کنارہ کش ہو گئے۔

میرے مولیٰ! انہوں نے اپنی امید کو تیری بارگاہ میں پا لیا، میرے آقا! تو ان کی مدد فرمانے اور ان کی کمیوں کا پورا فرمانے والا ہے، یہاں تک کہ تو نے اپنی عبادت میں انہیں صادقین اور معرفت میں مخلصین کے مقام تک پہنچا دیا۔ وہ اپنے مالک و مولا کے پاس موجود انعامات کو دیکھ رہے ہیں اور اس کی وعیدوں پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں، جب انہوں نے اپنے مولیٰ سے مناجات کی لذت کو چکھا اور اس کے پاس عمدہ ترین فوائد کو جانا لہٰذا انہیں اپنے بدنوں پر تکالیف برداشت کرنا آسان ہو گیا۔ واہ ان کی خوش نصیبی! رات اپنی تاریکی کے ساتھ چھا گئی اور ان **اللہ** والوں سے مخلوقِ خدا کی آواز رک گئی تو یہ اپنے مولائے کریم کی طرف بڑھ گئے جس کی یہ امید لگائے ہوئے تھے۔ اے خود کو ضائع کرنے والے بیکار آدمی! جب ان میں سے تو کسی کو اپنی عبادت گاہ میں نماز پڑھتا اور تلاوت کرتا دیکھے گا تو ان کی حالت یہ ہو گی کہ اپنے مولیٰ سے کلام شروع کرتے ہیں تو ان کے دل میں خیال آتا ہے "تو وہاں کھڑا ہے جہاں لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کے حضور کھڑے ہوتے ہیں" یہ خیال آتے ہی ان کے دل ریزہ ریزہ ہو جاتے اور عقلیں پرواز کر جاتی ہیں، پھر ان کے دل آسمانی بادشاہتوں میں محوِ سفر ہو جاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے فقط ان کا جسم ہوتا ہے، وہ ہمیشہ غور و فکر میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اب بتا تیرا ان چنے ہوئے نیکوکاروں کے بارے میں کیا خیال ہے جو غفلت کی غلامی سے آزاد ہو گئے، دوری کے معاہدوں سے انہیں راحت و نجات مل گئی، وہ معرفت کے یقین کے ساتھ مانوس ہو گئے اور جہاد و مراقبہ کی بادِ نسیم سے لطف اندوز ہونے لگے۔ **اللہ** پاک ہمیں اور تمہیں اس درجہ تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

دین کی سخاوت کیا ہے؟

﴿14106﴾... حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں انطاکیہ کے ایک پہاڑ پر تھا کہ اچانک ایک لڑکی نظر آئی وہ پاگل لگ رہی تھی، اس نے اون کا جُبّہ پہنا ہوا تھا، میں نے اسے سلام کیا تو اس نے جواب دے کر پوچھا: کیا تم ذوالنون مصری نہیں ہو؟ میں نے کہا: **اللہ** پاک تجھے عافیت دے تو نے مجھے کیسے پہچانا؟ کہنے لگی: میرے اور تمہارے دل کے درمیان پردوں کو محبوبِ حقیقی نے پھاڑ دیا، محبوب کی محبت کی پہچان میں ہم دونوں کے مُتَّصِل ہونے کے سبب میں نے آپ کو پہچان لیا۔ پھر کہا: کیا آپ سے ایک مسئلہ پوچھ سکتی ہوں؟

میں نے کہا: پوچھو۔ کہنے لگی: سخاوت کیا ہے؟ میں نے کہا: خرچ کرنا اور عطا کرنا۔ وہ بولی: یہ تو دنیا کی سخاوت ہے، دین کی سخاوت کیا ہے؟ میں نے کہا: مولیٰ کی عبادت میں تیزی سے آگے بڑھنا۔ اس نے کہا: جب تم مولیٰ کی عبادت میں جلدی کرتے ہو تو بدلے میں اس سے خیر و بھلائی بھی چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، ایک کے بدلے دس۔ اس نے کہا: بیکار آدمی! چلے جاؤ، ایسی خیرات تو دین میں بہت بُری ہے، حقیقت میں طاعتِ مولیٰ میں جلدی یہ ہے کہ وہ تمہارے دل میں کسی عبادت کے بدلے کوئی چاہت نہ دیکھے۔ اے ذوالنون! تم پر افسوس ہے، میں نے اپنی ایک خواہش پوری نہ کرنے کی 20 سال سے قسم کھا رکھی ہے، مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے اس خوف سے کہ میں اس بُرے مزدور کی طرح ہو جاؤں جو کام کرے تو اجرت طلب کرے، میں تو اپنے رب کریم کے جلال، عظمت اور عزت کا ادب کرنے کی خاطر اس کی عبادت کرتی ہوں۔ حضرت ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔

آنسو دل کی راحت اور پناہ گاہ ہیں:

﴿14107﴾... حضرت سیّدنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک سفر میں تھا کہ ایک خاتون سے ملاقات ہوئی، اس نے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا: ایک مسافر ہوں۔ اس نے کہا: افسوس ہے! **اللہ** پاک کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی مسافری کا غم ہے؟ وہ تو مسافروں کی تنہائی کا ساتھی اور کمزوروں کا مددگار ہے۔ یہ سن کر میں رو پڑا۔ خاتون نے پوچھا: روتے کیوں ہو؟ میں نے کہا: گہرے زخم پر مرہم آگیا جس سے زخم جلدی بھرنے لگا۔ اس نے کہا: اگر تم سچے ہو تو پھر روئے کیوں؟ میں نے کہا: کیا سچا روتا نہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ اس نے کہا: کیونکہ آنسو بہانا دل کی راحت اور ایسی پناہ گاہ ہے جس کی طرف بندہ جاتا ہے، گریہ زاری اور آہ و بکا سب سے زیادہ اس بات کے حقدار ہیں کہ دل ان کو چھپائے مگر جب آنسو بہتے ہیں تو دل پر سکون ہو جاتا ہے، زخم کو درست کرنے کا یہ سب سے کمزور علاج ہے۔ اس کی گفتگو نے مجھے حیران کر دیا۔ کہنے لگی: کیا ہوا؟ میں نے کہا: تمہاری اس گفتگو نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے۔ اس نے کہا: تم اس زخم کو بھول گئے جس کے متعلق تم نے پوچھا تھا؟ میں نے کہا: نہیں، مجھے مزید بھی کچھ بتائیے۔ اس نے کہا: **اللہ** پاک سے محبت کرو اور اس کی طرف بڑھو کیونکہ ایک دن وہ اپنے اولیا و محبین کے لیے عزت کی کرسی پر تجلی فرمائے گا پھر

انہیں اپنی محبت کے ایسے جام پلائے گا جس کے بعد وہ کبھی پیاسے نہ ہوں گے۔ پھر وہ سسکیاں اور ہچکیاں لے کر روتے ہوئے کہنے لگی: الٰہی! تو مجھے اس گھر میں کب تک رکھے گا جہاں میرے رونے پر پوری زندگی مجھے کوئی ہمدرد نظر نہیں آتا۔ یہ کہہ کر وہ رخصت ہو گئی۔

حکمت پر مشتمل تین تین باتیں:

﴿14108﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: بہت سے فرمانبردار مانوس ہوتے، بہت سے گناہ گار خوفزدہ ہوتے، بہت سے محبت کرنے والے ذلیل اور بہت سے امیدوار طلبگار ہوتے ہیں۔ سنو! عقلمند اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا اور دوسرے کے گناہ کو محسوس کرتا ہے، اپنے مال سے سخاوت کرتا اور غیر کے مال سے بچتا ہے، تکلیف دینے سے بچتا اور کوئی اسے تکلیف دے تو برداشت کرتا ہے، کریم تو مانگنے سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہے پھر سوچو کہ مانگنے کے بعد بھلا کیسے بخل کر سکتا ہے؟ مَعذِرَت سے پہلے ہی مُعاف کر دیتا ہے تو پھر معذرت کرنے کے بعد کیسے عداوت رکھ سکتا ہے؟ وہ گناہوں سے روکنے سے پہلے ہی رک جاتا ہے پھر بھلا وہ بُرے کاموں کی طَمع کیسے کر سکتا ہے؟ آپ نے مزید فرمایا:

تین چیزیں محبت کی علامت ہیں: (۱)...ناپسندیدہ مُعاملے میں راضی رہنا (۲)...غیر واضح معاملے میں اچھا گمان رکھنا اور (۳)... قابل احتیاط معاملے میں اچھی راہ اختیار کرنا۔

تین چیزیں دُرُستی کی علامت ہیں: (۱)...ہر حال میں **اللہ** پاک سے اُنْسِیَّت رکھنا (۲)...تمام اعمال میں اسی سے راحت لینا اور (۳)...ہر مصروفیت میں ملاقاتِ الٰہی کے شوق میں موت کو پسند کرنا۔

تین چیزیں یقینی اعمال کی علامت ہیں: (۱)...ہر کام میں **اللہ** پاک کی طرف نظر رکھنا (۲)...ہر معاملے میں اسی کی طرف رجوع کرنا اور (۳)...ہر حال میں اس سے مدد طلب کرنا۔

تین کام اللہ پاک پر یقین رکھنے کے اعمال ہیں: (۱)... موجود شے کو خیرات کرنا (۲)... غیر موجود کو طلب نہ کرنا اور (۳)...اور موجود میں بھی جو اضافی ہو اس کا کسی کو نائب بنا لینا۔

تین باتیں شکر کے اعمال ہیں: (۱)... نعمت کے معاملے میں بھائی چارہ رکھنا (۲)...کچھ لینے سے پہلے حاجتوں کے پورا ہونے کو غنیمت سمجھنا اور (۳)...احسان دیکھتے ہی شکریہ بجالانا۔

تین باتیں رضامندی کی علامات ہیں: (۱)...فیصلہ ہونے سے پہلے ہی اپنا اختیار چھوڑ دینا (۲)...فیصلہ ہو جانے کے بعد تلخ نہ ہونا اور (۳)...بلاؤں کی یلغار میں بھی محبت کا جوش ہونا۔

تین باتیں اللہ پاک سے اُنسیت کی علامت ہیں: (۱)...خلوت کو لذیذ جاننا (۲)...انسانوں کی صحبت سے وحشت محسوس کرنا اور (۳)...تنہائی سے مٹھاس پانا۔

تین باتیں اللہ کریم سے حُسنِ ظن کی علامت ہیں: (۱)...دل کا مضبوط ہونا (۲)...بے سر و سامانی میں بھی کوئی کونا آباد رکھنا اور (۳)...اچھی توبہ سے مایوس نہ ہونا۔

تین باتیں شوق کی نشانی ہیں: (۱)...راحت کے باوجود موت کو پسند کرنا (۲)...خوشحالی کے باوجود زندگی کو ناپسند کرنا اور (۳)...بے نیازی کے باوجود ہمیشہ غمگین رہنا۔

﴿14109﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ القدوس بن عبد الرحمٰن شامی کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک بار یوں دعا کی: الٰہی! میں جب بھی کسی جاندار کی آواز، درختوں کی سرسراہٹ، بہتے پانی کی آواز، پرندے کی گنگناہٹ، بادلوں کی گرج، ہوا کی شائیں شائیں اور بجلی کی کڑک پر دھیان دیتا ہوں تو اسے تیری وحدانیت اور تیرے بے مثل و بے مثال ہونے پر شاہد و گواہ پاتا ہوں۔ بے شک تو غالب ہے مغلوب نہیں، باخبر ہے بے خبر نہیں، حلیم ہے نادانی وحماقت سے پاک، عادل ہے ظلم نہیں کرتا اور سچا ہے جھوٹا نہیں، الٰہی! میں تیرے لیے ہر اس چیز کا اعتراف کرتا ہوں جس پر تیری کاریگری دلیل اور تیرا فعل گواہ ہے، اے **اللہ!** مجھے اپنی رضا میں راضی رہنے کی توفیق دے، ایسی اولاد سے نواز جو تیرے حضور میری تجھ سے محبت کو بیان کرے، اطمینانِ قلبی عطا فرما اور تیری طرف راہِ عزیمت اختیار کرنے کی سعادت سے بہرہ مند فرما کیونکہ تیرے نام کی شدید محبت جسے سیر نہ کرے، جس کی پیاس کو تیرے ذکر کی نہر سیراب نہ کرے، تیری رضا جسے تمام غموں سے بے پروانہ کر دے، تیری نعمتوں کی کثرت جسے کھیل کود سے باز نہ رکھے اور تیری بارگاہ میں قدر و منزلت ہونا جسے تیرے غیر کی محبت و دوستی سے دور نہ کرے یقیناً اس کی زندگانی مردار ہے، اس کی موت حسرت ہے، اس کی خوشی رنج و غم ہے اور اس کی اُنسیت وحشت ہے۔

مولیٰ! مجھے میرے عیبوں کی پہچان کرا دے اور ان کی برائیاں مجھ پر ظاہر فرما دے، پھر میں تیری توفیق

کے لیے گڑگڑاؤں تاکہ تو مجھے ان سے پاک کر دے اور تیرے سامنے انتہائی کمزور ذلیل ہو کر گریہ وزاری کروں تاکہ تو ان عیبوں کو دھوڈالے، مجھے ان بندوں میں سے کر دے جن کے بدن تو ظاہر ہوتے ہیں مگر دل دنیا سے غائب ہوتے ہیں، تیری بادشاہی میں سیر وسیاحت کرتے، تیری تخلیقات کے عجائب میں غور وفکر کرتے اور تیرے احسانات اور معرفت کے فوائد کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں۔ تو نے انہیں اپنی محبت کی پوشاکوں سے نواز کر غیر کے دکھاوے والے لباس اتار دیئے۔ مولیٰ! میرے اور تیری انتہائی رضا کے مابین جتنے حجاب ہیں سب ہٹا دے اور جتنی رکاوٹیں ہیں سب ختم فرمادے، مشکلات کو آسان کر دے اور بند دروازے کھول دے حتّٰی کہ میرا دل تیری معرفت کی روشنی میں بس جائے، مجھے تیری محبت کی چاشنی نصیب ہو اور میرا دل ہر حال میں تیری رضا سے ٹھنڈک پائے حتّٰی کہ تیری پسند کے سوا میں کبھی کسی چیز کو اختیار نہ کروں۔ تو مجھے اپنے ولیوں کے مقامات میں سے کوئی مقام عطا فرمادے اور مجھے اپنی طاعت وعبادت میں بے چین کر دے۔ الٰہی! میں کسی سے رزق کیوں مانگوں جبکہ تیرے فضل کے بغیر مجھے کچھ رزق نہیں مل سکتا، جب تیری اجازت کے بغیر کوئی مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا تو میں اسے خوش کرنے کے لیے تجھے ناراض کیسے کر سکتا ہوں۔ اے وہ ذات جس سے میں انسیت ومحبت اور مخلوق سے دوری مانگتا ہوں! اے وہ ذات جو میری تکلیف میں میری التجا اور امید گاہ ہے! میری تنہائی پر رحم فرما، مجھے ایسی معرفت عطا فرما جس سے میرا یقین بڑھ جائے اور پلک جھپکنے کی دیر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ فرما۔

کہیں رحمتِ الٰہی پھر تو نہیں گئی؟

﴿14110﴾... حضرت سیِّدُنا ابو فیض ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک اللہ پاک کی مخلوق میں اس کے کچھ خالص اور چنے ہوئے بندے ہیں۔ عرض کی گئی: ابو فیض! ان بندوں کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: علامت یہ ہے کہ بندہ راحت کی چادر پھینک دے، عبادتِ الٰہی میں اپنی ساری کوشش صرف کر دے اور اپنے لیے بے وقعت وکمتر ہونا پسند کر لے۔ عرض کی گئی: اس کی پہچان کیا ہے کہ اللہ پاک کی رحمت بندے کی طرف متوجہ ہے؟ فرمایا: جب تم بندے کو صابر، شاکر اور ذکر کرنے والا دیکھو تو سمجھو اس پر رحمتِ خداوندی ہے۔ پوچھا گیا: اس کی علامت کیا ہے کہ رحمتِ الٰہی بندے سے پھر گئی ہے؟ فرمایا: جب تم اسے بھولتا، عبادت سے

بھاگتا اور ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرتا دیکھو تو سمجھو اس کی طرف رحمتِ الٰہی متوجہ نہیں۔ پھر فرمایا: افسوس! اللہ پاک سے روگردانی کرنے والے کو نصیحت کے لیے اتنا معلوم ہونا کافی ہے کہ اللہ پاک اُسے دیکھ رہا ہے مگر پھر بھی وہ اس کے ذکر سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ عرض کی گئی: ابوفیض! اللہ پاک سے اُنسیت ولگاؤ کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تم دیکھو کہ وہ تمہیں اپنی مخلوق سے مانوس کرتا ہے تو وہ تمہیں خود سے دور فرمارہا ہے اور جب یہ دیکھو کہ وہ تمہیں اپنی مخلوق سے دور کرتا ہے تو بے شک وہ تمہیں خود سے مانوس فرمارہا ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا اور تمام مخلوق اللہ پاک کی تابع ہے، اس نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا اور ان کے رزق کا ذمہ لیا، اپنی نافرمانی سے روکا اور خوب ڈرایا مگر جس سے اللہ پاک نے روکا مخلوق اس پر ٹوٹ پڑی اور رزق کی تلاش میں ماری ماری پھرنے لگی حالانکہ اس رزق کا ذمہ اللہ پاک نے لیا ہے، مخلوق ساری کوشش کر کے بھی اپنے اس رزق میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتی۔ پھر فرمایا: حیرت ہے تمہارے دلوں پر کہ پھٹتے نہیں اور تمہارے جسموں پر کہ لاغر نہیں ہوتے حالانکہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ تم سن بھی رہے ہو اور سمجھ بھی رہے ہو۔

اپنے جیسوں کو بیماری کیوں بتاتے ہو؟

﴿14111﴾... حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ مصر میں دریائے نیل کے کنارے جارہا تھا کہ ایک لڑکی کو دعا کرتے سنا، وہ یوں دعا کررہی تھی: اے وہ ذات جو بولنے والوں کی زبان کے پاس ہے! اے وہ ذات جو ذکر کرنے والوں کے دلوں کے پاس ہے! اے وہ ذات جو حمد کرنے والوں کی فکر کے پاس ہے! اے وہ ذات جو ظالموں اور متکبروں کی پکڑ فرماتی ہے! اے امید والوں کی امید گاہ! جو کچھ میں کرچکی وہ تو جانتا ہے۔ اتنا کہہ کر اس نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں دریائے نیل کے پاس درختوں کے جُھنڈ میں داخل ہوا، وہیں رات ہو گئی، میں وہاں کھیتی کے پاس کھڑا تھا کہ مجھے کالے رنگ کی ایک خاتون نظر آئیں جو ایک بالی کی طرف بڑھی، اسے کُھرچا اور وہیں رک گئی اور روتے ہوئے کہنے لگی: اے وہ ذات جس نے اس دانے کو خشک زمین سے نکالا حالانکہ یہ کچھ بھی نہ تھا، تو ہی ہے جس نے اسے سرسبز کیا، پھر اپنی قدرت کاملہ سے اسے سیدھا کھڑا کیا، اس میں ترتیب سے دانے رکھے، انہیں گولائی بخشی اور خوب سیدھا رکھا، بے شک تو ہر چیز پر

قادر ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ ایسی شان وقدرت والے کی اطاعت کیوں نہیں کی جاتی اور مجھے تعجب ہے کہ ایسی کمال کاریگری والے سے شکوے کیوں کئے جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے اس خاتون کے قریب جاکر پوچھا: وہ ذات جو امیدواروں کی امید ہے اس سے بھلا کون شکوے کرتا ہے؟ وہ بولیں: اے ذُوالنُّون! تم کرتے ہو، جب تم بیمار ہو تو اپنی بیماری کو اپنی جیسی مخلوق کے سامنے بیان مت کرو، اپنی دوا اسی سے مانگو جس نے تمہیں مبتلا کیا ہے۔ وَعَلَیْكَ السَّلَام۔ مجھے فضول لوگوں سے بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر خاتون نے یہ شعر کہا:

وَكَيْفَ تَنَامُ الْعَيْنُ وَهِيَ قَرِيْرَةٌ ۔۔۔ وَلَمْ تَدْرِ فِيْ أَيِّ الْمَحَلَّيْنِ تَنْزِلُ

ترجمہ: جب آنکھیں ٹھنڈی ہوں تو کیسے سو سکتی ہیں اور جانتی نہیں کہ دو میں سے کون سا مقام ٹھکانا ہے؟

سب سے بڑھ کر شان والا:

﴿14112﴾... حضرت سیِّدُنا استاد محمد بن خُلَف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ساحلِ سمندر پر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے منسوب چٹان کے پاس دیکھا، جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو آپ باہر نکلے، آسمان اور پانی کو دیکھ کر فرمایا: "سُبْحٰنَ اللہ! تم دونوں کی شان کتنی زبردست ہے بلکہ تمہارے بنانے والے کی شان تم سے اور تمہاری شان سے بے انتہا بڑھ کر ہے۔" جب رات ڈھلنے لگی تو آپ یہ اشعار بار بار پڑھنے لگے یہاں تک کہ صبح کی روشنی پھوٹ گئی:

أُطْلُبُوْا لِأَنْسِكُمْ مِثْلَ مَا وَجَدْتُ أَنَا
قَدْ وَجَدْتُ لِيْ سَكَنًا لَيْسَ هُوَ فِيْ هَوَاهُ عَنَا
إِنْ بَعُدْتُ قَرَّبَنِيْ أَوْ قَرُبْتُ مِنْهُ دَنَا

ترجمہ: اپنی اُنسیت کے لیے ویسا تلاش کرو جیسا مجھے ملا ہے، مجھے سکون عطا کرنے والی ایسی ذات ملی ہے جو اپنی توجہ مجھ سے نہیں ہٹاتا، اگر دور بھی ہو جاؤں تو وہ مجھے قریب کر لیتا ہے یا میں اُس کے قریب ہوتا ہوں تو اُس کی رحمت اور قریب آجاتی ہے۔

صحنِ رحمت کے مکین:

﴿14113﴾... حضرت سیِّدُنا عباد بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے یہ اشعار سنائے:

اِذَا ارْتَحَلَ الْكِرَامُ اِلَيْكَ يَوْمًا لِيَلْتَمِسُوْكَ حَالًا بَعْدَ حَالِ
فَاِنَّ رِحَالَنَا حُطَّتْ لِتَرْضٰى بِحِلْمِكَ عَنْ حُلُوْلٍ وَّارْتِحَالِ
اَنِخْنَا فِيْ فِنَائِكَ يَا اِلٰهِيْ اِلَيْكَ مُعَرِّضِيْنَ بِلَا اعْتِلَالِ
فَسُسْنَا كَيْفَ شِئْتَ وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى تَدْبِيْرِنَا يَا ذَا الْمَعَالِيْ

ترجمہ: جب عزت والے منزل بہ منزل سفر کرتے ہوئے ایک دن تیری تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ بے شک ہماری سواریاں کہیں رُکے اور قیام کیے بغیر تیری جانب بڑھتی رہیں۔ الٰہی! ہم تیرے صحنِ رحمت میں آبیٹھے، یہاں سے ہلے بغیر تیری ہی طرف متوجہ ہیں۔ تُو نے جیسے چاہا ہم یہاں ٹھہرے رہے اور اے شان و مرتبہ والے! اب ہمیں ہمارے حال پر مت چھوڑنا۔

گناہ کی جڑ نظر ہے:

﴿14114﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد حضرت سَیِّدُنا ابو عُثمان سعید بن حَکَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: گناہ کا سبب کیا ہے؟ آپ نے پوچھنے والے سے فرمایا: اب جو تو نے پوچھا ہے اسے اچھی طرح سمجھ جا کیونکہ یہ صدِّیقین کے مسائل میں سے ہے، گناہ کا سَبَب نظر ہے، نظر سے خیال پیدا ہوتا ہے، اگر تم **اللہ** پاک کی طرف رُجوع کرکے اس خیال کا تدارُک کرلو تو وہ ختم ہو جائے گا، اگر تم اِس کا علاج نہیں کرو گے تو یہ خیال وسوسوں سے مل جائے گا پھر اس سے شہوت پیدا ہو گی، یہ سارا معاملہ ابھی تک پوشیدہ ہے اعضاء پر ظاہر نہیں ہوا، اگر تم نے شہوت کو روک لیا تو ٹھیک ورنہ اس سے طلب پیدا ہو گی اگر تم نے طلب کا تدارُک کرلیا تو ٹھیک ورنہ عقل پر پردہ آجائے گا۔

محبت کرنے والا شکوے نہیں کرتا:

﴿14115﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عُثمان سعید بن حَکَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون بن ابراہیم مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں ایک خوب اندھیری رات میں بیتُ المقدس کے پہاڑوں پر چل رہا تھا کہ اچانک میں نے ایک اِنتہائی غمگین اور شدید رونے کی آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا: ہائے! اُنسیت کے بعد ہماری تنہائی، ہائے! ہمارے وطن سے ہماری دُوری، ہائے! امیری کے بعد غریبی، ہائے! عزت کے بعد ہماری ذِلّت۔ میں آواز کی سَمت آگے بڑھتے ہوئے اس کے قریب ہوا اور اس کے رونے سے میں بھی روتا جارہا تھا،

حتّٰی کہ صُبح ہوگئی، اب جو دیکھا تو وہ ایک انتہائی کمزور شخص تھا گویا جلا ہوا پرانا مشکیزہ ہو، میں نے اس سے کہا: اللہ پاک تم پر رحم فرمائے! تم ایسی گفتگو کرتے ہو۔ اس نے کہا: مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، میرا ایک دل تھا جو کہیں کھو گیا ہے، پھر اس نے یہ شعر پڑھا:

قَدْ كَانَ لِيْ قَلْبٌ اَعِيْشُ بِهٖ　　بَيْنَ الْهَوٰى فَرَمَاهُ الْحُبُّ فَاحْتَرَقَا

ترجمہ: میرے پاس ایک دل تھا جس کے ساتھ میں خواہشات کے بیچ جی رہا تھا، پھر اُس پر محبت نے وار کر کے اُسے جلا ڈالا۔

میں نے اُسے شاعری میں جواب دیا:

لِمَ تَشْتَكِيْ اَلَمَ الْبَلَا وَاَنْتَ تَنْتَحِلُ الْمَحَبَّة

اِنَّ الْمُحِبُّ هُوَ الصَّبُوْ رُ عَلَى الْبَلَاءِ لِمَنْ اَحَبَّه

حُبُّ الْاِلٰهِ هُوَ السُّرُوْ رُ مَعَ الشِّفَاءِ لِكُلِّ كُرْبَة

ترجمہ: تم مصیبت کے درد کی شکایت کیوں کرتے ہو حالانکہ تم محبت کے دعویدار ہو، بے شک محبت کرنے والا اپنے محبوب سے پہنچنے والی مصیبت پر بہت صبر کرتا ہے، محبتِ الٰہی تو ایسی خوشی ہے جو ہر تکلیف کے لیے شفا ہے۔

﴿14116﴾... حضرت سیّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تم چپ رہو گے تو جو تم چاہتے ہو وہ تمہیں معلوم ہو جائے گا اور اگر بول پڑے تو بولنے سے اپنی مراد کو نہیں پاؤ گے، تمہارے مخاطب کا تمہاری مراد کو جاننا تمہیں سوال سے مُسْتَغْنِی کر دے گا یا پھر تمہیں مانگنے سے بچالے گا۔

شب بیداری کی چُھریاں اور تھکاوٹ کے خنجر:

﴿14117﴾... حضرت سیّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک خَلْوَت نشین عبادت گزار کو مُلکِ شام کے ساحلِ سمندر پر یہ کہتے سنا: یقیناً اللہ پاک کے کچھ بندے ہیں جنہوں نے اس کی یقینی معرفت حاصل کی تو دل و جان سے اس کا قصد کر لیا، اس راہ میں انہوں نے بہت سی مشقتوں کو برداشت کیا کیونکہ انہیں اپنے ربِّ کریم کے پاس بہت سے اِنعامات کی امید تھی، بقدرِ ضرورت ہی دنیا کے ساتھ تعلق رکھا، وہ طویل غموں کے ساتھ دنیا میں رہے، چاہت کی ایک نگاہ بھی دنیا پر نہ ڈالی اور دنیا سے اِتنا ہی سامان لیا جتنا ایک مسافر زادِ

راہ رکھتا ہے، انہیں دنیا کے اچانک حملے کا خوف ہوا تو وہ اُس سے بھاگ کھڑے ہوئے، انہیں نجات کی امید ہوئی تو اسے حاصل کرنے میں تیزی سے آگے بڑھے، اپنے مالک و مولا کی خوشنودی کے لیے ان کی زبانیں اسی کے ذکر میں لگ گئیں، انہوں نے آخرت کو ہی اپنا نصب العین بنایا، دل کے کان اسی کی طرف لگا دیئے، اگر تم انہیں دیکھو گے تو ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے ہونٹ مرجھائے ہوئے، پیٹ کمر سے لگے ہوئے، دل غمگین، جسم کمزور اور آنکھیں آنسو بہاتی ہوں گی۔ انہوں نے ٹال مٹول اور اکتاہٹ کو اپنا ساتھی نہیں بنایا، دنیا میں بہت تھوڑی غذا پر قناعت اختیار کی، بقدرِ ضرورت پرانے لباس پہنے، خالی اور ویران شہروں کو اپنا مسکن بنایا، آبادیوں سے نکل گئے، محافل کو چھوڑ کر تنہائی اختیار کی، تم انہیں دیکھو تو تمہیں ایسے لوگ نظر آئیں گے جنہیں رات نے شب بیداری کی چھریوں سے کاٹ ڈالا، تھکاوٹ کے خنجروں نے ان کے اعضاء ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، راتوں کے سفر نے انہیں بھوکے پیٹ رکھا، شب بیداری نے ان کا حال خستہ کر دیا، وہ اپنی تنہائی سے یکتا و واحد تک پہنچ گئے اور سفر و کوچ کے لیے تیار ہو گئے۔

ظالم کے ہاتھ سے آیا کھانا نہ کھایا:

﴿14118﴾... حضرت سَیِّدُنا اسرافیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قید میں تھے، میں اُن کے پاس حاضر ہوا، اس دوران ایک سپاہی آپ کے لئے کھانا لے کر حاضر ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور اشارے سے منع کر دیا۔ عرض کی گئی: یہ کھانا آپ کے بھتیجے لے کر آئے ہیں تو آپ نے فرمایا: یہ ظالم کے ہاتھوں سے ہو کر آیا ہے۔

راوی نے یہ بھی بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! یہ فرمائیے کہ کون سی چیزیں بندوں کو کمزور اور لاغر کر دیتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: بارگاہِ الٰہی میں پیشی کو یاد کرنا اور سامانِ دنیا میں کمی اور حساب کا خوف رکھنا۔ اس کے بعد فرمایا: عبادت گزاروں کے بدن کیوں نہیں گھلتے اور ان کی عقلیں زائل کیوں نہیں ہوتیں جبکہ **اللہ** پاک کی بارگاہ میں حاضر ہونا ان کے پیشِ نظر، نامۂ اعمال کے پڑھے جانے کا منظر بھی سامنے ہو اور یہ کہ فرشتے عظمت والے رب کے حضور اچھوں اور بُروں کے بارے میں اس کے حکم کے منتظر ہوں گے۔ پھر فرمایا: تم اس منظر کو اپنے دلوں اور

نگاہوں میں بسا کر رکھو۔

نیز آپ کا فرمان ہے: میں تم پر دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا خوف نہیں کرتا بلکہ مجھے تم پر دعا سے رُک جانے کا خوف ہوتا ہے۔

پاکیزہ طبیعت کسے کہتے ہیں:

﴿14119﴾... حضرت سَیِّدُنا سعید بن عُثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ذُو النُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: پاکیزہ طبیعت وہ ہوتی ہے کہ عظمت کے لحاظ سے اس کی خوشبو کافی ہوتی اور حکمت کے اعتبار سے اُس کی جانب اشارہ کرنا ہی کافی ہوتا ہے۔

﴿14120﴾... حضرت سَیِّدُنا اسرافیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہمارے سامنے یہ اَشعار پڑھے:

تَوَجَّعْ بِاَمْرَاضٍ وَّخَوْفِ مَطَالِبٍ ... وَاِشْفَاقِ مَحْزُوْنٍ وَّحُزْنِ كَئِيْبٍ

وَلَوْعَةِ مُشْتَاقٍ وَّزَفْرَةِ وَالِهٍ ... وَسَقْطَةِ مِسْقَامٍ بِغَيْرِ طَبِيْبٍ

وَفِطْنَةِ جَوَّالٍ وَّبَطْأَةِ غَائِصٍ ... لِيَأْخُذَ مِنْ طَيِّبِ الصَّفَا بِنَصِيْبٍ

اَلَمَّتْ بِقَلْبٍ حَيَّرَتْهُ طَوَارِقُ ... مِنَ الشَّوْقِ حَتّٰى ذَلَّ ذُلَّ غَرِيْبٍ

يُكَاتِمُ لِيْ وَجْدًا وَّيَحْفَظُ حَيْبَةً ... ثَوَتْ فَاسْتَكَنَّتْ فِيْ قَرَارِ لَبِيْبٍ

خَلَا فَهْمُهُ عَنْ فَهْمِهٖ لِحُضُوْرِهٖ ... فَمِنْ فَهْمِهٖ فَهْمٌ عَلَيْهِ رَقِيْبٌ

يَقُوْلُ اِذَا مَا شَفَّهُ الشَّوْقُ وَاَجْدٰى ... بِكَ الْعَيْشُ يَا اُنْسَ الْمُحِبِّ يَطِيْبُ

فَهٰذَا لَعَمْرِيْ عَبْدُ صِدْقٍ مُّهَذَّبٌ ... صَفٰى فَاصْطَفٰى فَالرَّبُّ مِنْهُ قَرِيْبٌ

ترجمہ: اے بندے! تو طبیب کے پاس جائے بغیر امراض، حصولِ مقاصد کے خوف، غمگین پر شفقت، افسردہ کے غم، مشتاق کی قلبی سوزش، انتہائی غمزدہ کے غم اور بیمار کی سخت چوٹ کا درد برداشت کر اور تجربہ کار کی ہوشیاری ومہارت اور گہرائی تک پہنچنے والے کی کاوش کو اپنا تاکہ صفائے قلب و پاکیزگی کا بڑا حصہ لیا جاسکے۔ مجھے ایسے دل نے رنج والَم میں مبتلا کر رکھا ہے جسے شوق کی راہوں نے حیرت میں ڈال دیا یہاں تک کہ ایک مسافر کا راستہ ہموار ہوگیا۔ اس دل نے میرے لیے وجد کو چھپا رکھا

ہے اور ایسا جوش وولولہ منتخب کیا جو کسی دانشمند کے دل کی زمین پر بسیرا کرتا ہے۔ محبوب کی بارگاہ میں حاضری کے باعث وہ اپنی سوچ سمجھ سے خالی ہو گیا، کیونکہ اس کی سوچ پر ایک نگہبان ہے۔ جب شوق دل کو صاف شفاف کر دے اور زندگی تجھے نفع دے تو یہ پاکیزہ دل کہتا ہے: اے محبوب سے انسیت رکھنے والے! میری زندگی کی قسم! یہ ہے میرا اچھا اور پاکیزہ اخلاق بندہ جو ستھرا ہوا تو چن لیا گیا پس ربِّ کریم کی رحمت اس کے قریب ہے۔

علم تھوڑا ہو مگر نفع بخش ہو:

﴿14121﴾... حضرت سیِّدُنا اسرافیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک شخص نے کسی عالمِ دین کو خط لکھا: آپ کے علم نے آپ کے ربِّ کریم سے آپ کو کیا دِلایا اور آپ کی ذات کو کیا فائدہ پہنچایا؟ تو عالمِ دین نے اسے جواب میں لکھا: علم نے حُجّت کو واضح کیا، شک وشبہ کی جڑ کاٹ دی، میری عمر کے کئی دن اسے طلب کرنے میں گزر گئے اور اس میں ایسی کوئی بات نہیں جس نے مجھے ضائع وبے کار کر دیا ہو۔ تو اس شخص نے پھر خط لکھا کہ علم اپنے طلب کرنے والے کے لئے نور، اس کے خوش قسمت ہونے کی دلیل اور سعادت مندوں کے درجات تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔ عالمِ دین نے اسے جوابی خط میں بتایا کہ میں نے اسے حاصل کرنے میں اپنی بھرپور جوانی لگا دی اور جب میں نے اپنے علم پر اپنے عمل کو کمزور پایا تو مجھے احساس ہوا کہ اگر میں تھوڑے علم پر اکتفا کرتا (یعنی اتنا علم جس پر عامل بھی ہوتا) تو یہ میرا راہ نما ہوتا۔

﴿14122﴾... حضرت سیِّدُنا اسرافیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک سوال پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: تمہارے لئے میرے دل پر تالا لگا ہوا ہے، اگر وہ کھل گیا تو جواب دوں گا اور اگر نہ کھلا تو مجھے معذور سمجھنا اور خود کو ملامت کرنا۔

محبتِ الٰہی میں جان دے دی:

﴿14123﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عُثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے، میں حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا۔ ہم میدانِ تیہ[1] میں چل رہے تھے۔ راستے میں کوئی آتا ہوا دِکھائی دیا۔ میں نے کہا: اُستادِ

---

[1] ... یہ بیتُ المقدس کے پاس ایک میدان ہے جہاں نافرمانی کی وجہ سے بنی اسرائیل کو چالیس سال قید کر دیا گیا تھا۔ مختصر واقعہ یہ ہے کہ "جب فرعون دریائے نیل میں غرق ہو گیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون کے خطرات سے اطمینان ہو گیا تو اللہ

محترم! کوئی آرہا ہے۔ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دیکھو کون ہے؟ کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں صدِّیق ہی قدم رکھتے ہیں۔ میں نے دیکھا تو کوئی خاتون تھیں۔ میں نے آپ سے عرض کی: کوئی خاتون ہیں۔ فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! صدِّیقہ ہوں گی۔ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس خاتون کی طرف بڑھے، پاس جاکر سلام کیا، خاتون نے سلام کا جواب دیا اور کہا: مَرد کو (اجنبی) عورت سے بات کرنے کی کیا سوجھی؟ آپ نے فرمایا: میں آپ کا بھائی ذُوالنُّون ہوں، میں کوئی تُہمت زدہ اور بدنام شخص نہیں ہوں۔ خاتون نے کہا: خوش آمدید! ربِّ کریم آپ کو سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: کون سی بات آپ کو یہاں لائی ہے؟ وہ بولیں: قرآنِ پاک کی یہ آیت مبارکہ مجھے یہاں لائی ہے:

اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ (پ۵، النسآء: ۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا **اللہ** کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

پس میں جب بھی ایسی جگہ جاتی جہاں **اللہ** پاک کی نافرمانی ہو رہی ہوتی تو میرے اس دل کو ایک پَل چین نہیں آتا تھا جو محبّتِ الٰہی میں حیراں اور دیدارِ الٰہی کے اشتیاق میں سرگرداں ہے۔ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: میرے لیے کچھ وضاحت کیجئے۔ خاتون نے کہا: کمال ہے! آپ خود عارف ہیں، مَعْرِفَت کی باتیں کرتے ہیں اور یہ مجھ سے پوچھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: سوال کرنے والے کو جواب تو ملنا چاہیے۔ خاتون نے کہا: ٹھیک ہے! میرے نزدیک محبّت کی اِبتدا بھی ہے اِنتہا بھی۔ محبّت کی اِبتدا یہ ہے کہ محبوب کے تذکرے پر دِل مچل جائے، غم کے بادل چھائے رہیں، شوق کی آگ سُلگتی رہے، پھر جب محبّت کے اونچے مرتبے تک رسائی ہوتی ہے تو خَلْوَتوں کا ادراک ہر شے سے غافل کر دیتا ہے۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ صدِّیقہ خاتون ٹھنڈی سانسیں لینے لگیں اور یہ اَشعار کہے:

اُحِبُّكَ حُبَّيْنِ حُبَّ الْهَوٰى　وَحُبًّا لِاَنَّكَ اَهْلٌ لِذَاكَا

پاک نے حکم دیا کہ قومِ عمالقہ سے جہاد کر کے ملکِ شام کو اُن کے قبضہ وتسلُّط سے آزاد کرائیں۔ چنانچہ آپ چھ لاکھ بنی اسرائیل کی فوج لے کر جہاد کے لیے روانہ ہو گئے مگر ملکِ شام کی حدود میں پہنچ کر بنی اسرائیل پر قومِ عمالقہ کا ایسا خوف سوار ہو گیا کہ بنی اسرائیل ہمت ہار گئے اور جہاد سے منہ پھیر لیا۔ اس نافرمانی پر **اللہ** پاک نے بنی اسرائیل کو یہ سزا دی کہ یہ لوگ چالیس برس تک **"میدانِ تیہ"** میں بھٹکتے اور گھومتے پھرے اور اس میدان سے باہر نہ نکل سکے۔" (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۴۲-۴۵)

فَاَمَّا الَّذِیْ ھُوَ حُبُّ الْھَوٰی فَذِکْرٌ شَغَلْتُ بِہٖ عَنْ سِوَاکَا

وَاَمَّا الَّذِیْ اَنْتَ اَھْلٌ لَّہٗ فَکَشْفُکَ لِلْحُجُبِ حَتّٰی اَرَاکَا

فَمَا الْحَمْدُ فِیْ ذَا وَلَا ذَاکَ لِیْ وَلٰکِنْ لَّکَ الْحَمْدُ فِیْ ذَا وَذَاکَا

ترجمہ: مجھے تجھ سے دو محبّتیں ہیں۔ ایک تو چاہت کی محبّت اور دوسری وہ محبّت جس کا تو ہی اہل ہے، چاہت والی محبّت یہ ہے کہ تیری یاد میں دل لگا کر تیرے سوا ہر کسی سے غافل ہوں اور جس محبت کا اہل تو ہے وہ یہ ہے کہ تُو پردے ہٹادے تاکہ میں تیرا دیدار کرلوں، نہ اِس محبّت میں میری کوئی خوبی ہے نہ اُس محبّت میں، بلکہ دونوں میں تیری ہی حمد ہے۔

یہ کہہ کر اُس صدّیقہ خاتون نے ایک ہچکی لی اور اُن کا انتقال ہوگیا۔

چالیس دن تک دروازے پر:

﴿14124﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں، مجھے مقامِ شاہرت کے ایک بزرگ کا پتا چلا۔ میں اُن کے وہاں حاضر ہوا۔ چالیس دن تک اُن کے دروازے پر ہی پڑا رہا۔ چالیس دن کے بعد وہ مجھے دِکھائی دِیے، مجھے دیکھا تو تیزی سے دُور جانے لگے، میں نے کہا: آپ کو اپنے ربّ کی قسم ہے! ذرا ٹھہریئے۔ پھر میں نے کہا: میں **اللہ** پاک کے نام پر پوچھتا ہوں، بتایئے! آپ کو خُدا کی معرفت کیسے ملی؟ معرفتِ الٰہی آپ پر کیسے آشکار ہوئی؟ فرمایا: سُنو! میں نے دیکھا میرا ایک محبوب ہے، اس کا قُرب چاہتا ہوں تو مجھے قرب عطا فرماتا ہے، دُور ہوتا ہوں تو مجھے آواز دیتا اور بُلاتا ہے، سُست پڑنے لگتا ہوں تو میری رغبت بڑھاتا اور مجھے امیدیں دِلاتا ہے، فرماں برداری کے کام کرتا ہوں تو مجھے مزید توفیق دیتا اور نوازتا ہے، نافرمانی کرتا ہوں تو شانِ حلیمی دِکھاتا اور مُہلت دیتا ہے۔ پھر وہ بزرگ فرمانے لگے: بھلا تم نے ایسا کوئی اور محبوب دیکھا ہے؟ جاؤ! میرا دھیان مت بٹاؤ۔ پھر وہ بزرگ یہ اَشعار کہتے ہوئے چلے گئے:

حَسْبُ الْمُحِبِّیْنَ فِی الدُّنْیَا بِاَنَّ لَھُمْ مِنْ رَّبِّھِمْ سَبَبًا یُدْنِیْ اِلٰی سَبَبٖ

قَوْمٌ جُسُوْمُھُمْ فِی الْاَرْضِ سَارِیَۃٌ نَعَمْ وَاَرْوَاحُھُمْ تَخْتَالُ فِی الْحُجُبِ

نَھْفُوْ عَلٰی خَلْوَۃٍ مِّنْہُ تُسَدِّدُنِیْ اِذَا تَضَرَّعْتُ بِالْاِشْفَاقِ وَالرَّغَبِ

یَا رَبِّ یَا رَبِّ اَنْتَ اللہُ مُعْتَمَدِیْ مَتٰی اَرَاکَ جِھَارًا غَیْرَ مُحْتَجِبٖ

ترجمہ: (1) محبت والوں کے لیے دُنیا میں یہی کافی ہے کہ اُنہیں بارگاہِ الٰہی سے وہ وسیلے عطا ہوتے ہیں جو دوسرے وسیلے سے قریب کر دیتے ہیں۔ (2) یہ وہ لوگ ہیں کہ اُن کے بدن زمین پر سُتُون کی مانند جمے ہوئے ہیں، یہ اور بات ہے کہ اُن کی روحیں پردوں میں جھوم رہی ہیں۔ (3) آہ! بارگاہِ الٰہی کی وہ خلوت کہ جب خوف و امید کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑاتا ہوں تو وہ خلوت مجھے سیدھی راہ پر لے جاتی ہے۔ (4) اے میرے ربّ! اے میرے ربّ! تُو **اللہ** ہے، مجھے تیرا ہی سہارا ہے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ میں بے حجابانہ تیرا دیدار کروں گا؟

﴾14125﴿... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک نے اپنے نور کے شوق کی تعریف فرمائی وہ نور جو آسمانوں کا نور ہے۔ اُس کے وجہِ کریم تک اندھیروں کی رسائی کہاں! **اللہ** پاک نے اُسے اپنی عظمت و جلالت کے ذریعے لوگوں کی نگاہوں سے چھپا دیا اور اُس عظمت و جلالت کو عقلوں کی معرفتوں تک پہنچایا پھر دِلوں کی آنکھوں کو اپنے نور تک رسائی بخشی اور دِلوں کی زبانوں نے اُس نُور سے عرش پر راز و نیاز کی باتیں کیں۔ خُدایا! ہر درخت تیری ہی تسبیح کرتا ہے، مٹی کے سب ڈھیلے پوشیدہ آوازوں اور پاکیزہ لہجوں میں تیری پاکی بولتے ہیں۔ خُدایا! میں نے تیرے حضور اپنے قدم ٹھہرائے، تیری بارگاہ کی طرف نظریں جمائیں، تیری اُلفت کے لیے ہاتھ پھیلائے، تیرے دربار میں صدا لگائی، تُو وہ ہے جسے کوئی پکار تنگ نہیں کرتی اور تُو دُعا کرنے والے کو نامراد نہیں لوٹاتا۔ خُدایا! مجھے وہ آنکھ عطا کر جس کی سچائی اُسے تیری بارگاہ کی طرف لگائے رکھے، جو تیری معرفت کی روشنی میں آئے وہ بیگانہ نہیں رہتا، جو تیری پناہ میں آئے وہ بے یار و مددگار نہیں رہتا، جو تجھ سے خوشی منائے وہ ہمیشہ خوش رہتا ہے اور جو تیرا سہارا لے وہ کامیاب رہتا ہے۔

اللہ پاک کے خاص اور خالص بندے:

﴾14126﴿... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کے کچھ چُنے ہوئے خاص اور خالص بندے ہیں، وہ جسموں کے ساتھ تو دُنیا میں رہتے ہیں لیکن اُن کی روحیں عالَمِ بالا سے وابستہ ہوتی ہیں، یہ **اللہ** کے چُنے ہوئے بندے ہیں، مُلکِ الٰہی میں خدا کے امین ہیں، مَعْرِفَتِ الٰہی کی طرف بُلاتے ہیں، دینِ خُدا تک رَسائی کا وسیلہ ہیں۔ ہائے افسوس! ہائے افسوس! یہ لوگ دُور چلے گئے اور اِنتقال فرماگئے، زمین کے سینے میں جا چُھپے۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ زمین کبھی ایسے بندے سے خالی نہ ہوگی جو **اللہ** پاک کی مخلوق پر اُس کی حجت قائم

رکھتا ہے تاکہ **اللہ** کی حجتیں باطل نہ ہوں۔ پھر فرمایا: یہ حضرات کہاں چلے گئے؟ **اللہ** پاک نے انہیں مخلوق کی آنکھوں سے چُھپالیا، دُنیا کی آفتوں اور فتنوں سے انہیں محفوظ فرمالیا، ہاں ہاں! یہ لوگ ہیں جو یقین کی سواریوں پر شکوک وشبہات کی گھاٹیاں پار کر گئے، فرائض کے عمل پر علم سے مدد لی، معرفت کے ذریعے اپنے اعمال کا بگاڑ سمجھ گئے، غفلت کی وحشتوں سے دُور ہوگئے، جہالت سے بچاؤ کے لیے علم کا لباس پہن لیا، عذاب کی دھمکیوں کے خوف کے سبب غفلت سے بچ گئے، ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے پُرخلوص اعمال میں لگ گئے، جھوٹی لالچوں اور خواہشوں سے اپنا دامن چھڑالیا، جذبۂ یقین کے سہارے شک کے میدان پار کر گئے، سنّتوں کی پیروی کرتے ہوئے اندھیروں کو پیچھے چھوڑ گئے اور بدمذہبوں کی دلیلیں توڑ دیں، موقع ضائع ہونے سے پہلے ہی ناپسندیدہ باتوں سے دُور ہوگئے، بُرائی سے دُوری کی طرف بڑھتے ہوئے بھلائیوں میں جلدی کرنے لگے، انہوں نے مزید نعمتیں پانے کے لیے عطا ہونے والی نعمتوں کا شکر کے ساتھ استقبال کیا، جب دِلوں کے خیالات اور جسم کی حرکات دُنیا کے دھوکے اور آرائش میں پڑنے لگے تو انہوں نے رضائے الٰہی کو اَصلی مقصد سمجھا۔ چنانچہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے دُنیا سے بے رغبت ہوگئے، دُنیا سے ضرورت بھر کھایا، جو اضافی تھا وہ (راہِ خدا میں خرچ کرکے) آگے بھیج دیا، سرمائے کو محفوظ رکھا، پرہیزگاری کا سامانِ سفر دُنیا سے ساتھ لیا، تیز رفتاری سے چلتے ہوئے اور ستھرے اعمال کرتے ہوئے نعمتوں کی طلب میں آگے بڑھتے رہے، ساتھ ہی ساتھ انہیں یہ گمان بلکہ یقین تھا کہ ہم کوتاہی کررہے ہیں اور یہ اس لیے کہ انہوں نے غور کیا تو پہچان ومَعْرِفت حاصل کرکے متقی بن گئے اور غور وفکر کے ذریعے عبرت پکڑی حتّٰی کہ بصیرت والے بن گئے اور جب ایسا ہوا تو ان پر آخرت کے غم چھاگئے، ان کی زبانیں تو عاجز نہ ہوئیں لیکن غموں نے ان کی زبانوں کو ملنے سے روک دیا کہ کہیں وہ دِکھاوے کی خوب صورتی میں نہ پڑجائیں اور یوں خُدائے پاک کی بارگاہ سے دُور نہ ہوجائیں۔ چنانچہ

انہوں نے خود کو روکے رکھا اور دُنیا میں وہ صبح وشام غموں اور تکلیفوں میں رہے لیکن ان کی عقلیں سلامت رہیں، یقین مضبوط رہا، دل شکر گزار رہے، زبانیں ذِکْرِ الٰہی کرتی رہیں، جسم صبر کرتے رہے اور اعضا فرماں برداری کرتے رہے۔ یہ سچائی، خیر خواہی، سلامتی، صبر، توکّل، رضا اور ایمان والے بندے ہیں۔ وہ **اللہ** پاک کے حکم کو سمجھ گئے اور انہوں نے اعضا کو اس حکم کی تعمیل، یادِ الٰہی اور حیا میں لگادیا، حق پر ثابت قدمی کی مشقتیں

سہتے ہوئے دُنیا کا راستہ طے کیا، عقلوں کی راہ نُمائیوں پر چلتے ہوئے خواہشات کو چھوڑ دیا، قرآن وسنت کے اَحکامات کو تھاما، انہیں شوق کی ہر لہر میں ایک نیا آنسو، ایک نئی لذّت، ایک نیا دھیان اور ایک نئی نصیحت عطا ہوتی ہے اور ان کا اونچے سے اونچا مقام ہے۔ ہم پر، ان پر، سب ایمان والوں اور نیکوکاروں پر ربِّ کریم کی رحمت ہو۔

خود کو نیک سمجھنے سے بچنا:

﴿14127﴾... حضرت سیِّدُنا ذُو النُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اس بات سے بچنا کہ مَعْرِفَت کا تمہیں دعویٰ ہو، زُہد تمہارا پیشہ ہو اور تم عبادت سے چمٹے ہوئے ہو۔ عرض کی گئی: **اللہ** پاک آپ پر رحمت فرمائے! ہمیں یہ بات واضح کرکے بتائیے! فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جب تم اپنی ذات کی طرف ایسی معرفتوں کی نسبت کرتے ہو جن کی حقیقتوں سے تم محروم ہو تو تم نِرے دعوے دار ہو! اور جب تمہارے زہد کی کوئی کیفیت بیان کی جاتی ہو حالانکہ تم ان کیفیتوں سے خالی ہو تو تم توپیشہ وَر ہوئے اور جب تُم نے عبادت میں اپنا دِل اٹکالیا اور یہ سوچنے لگے کہ محض خُدا کے فضل سے نہیں بلکہ عبادت کے بل بوتے پر خُدا کی ناراضی سے بچ جاؤگے تو تم عبادت کے مستحق اور احسان فرمانے والے ربِّ کریم کو چھوڑ کر صرف عبادت سے چمٹے ہوئے ہو۔

﴿14128﴾... حضرت سیِّدُنا ذُو النُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: مَعْرِفَتِ الٰہی رکھنے والے کا ساتھ گویا بارگاہِ الٰہی کی حاضری ہے، وہ **اللہ** پاک کے پیارے اَخلاق و اَعلیٰ عادات سے متصف ہونے کے سبب تمہاری نادانیاں برداشت کرتا ہے اور تم سے درگزر کرتا ہے۔

﴿14129﴾... حضرت سیِّدُنا ذُو النُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ٹیکس دے کر مسلمانوں کے ملک میں رہنے والے کافر بھی اچھا برتاؤ رکھنے اور ٹھیک کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، (اگر مسلمان بھی مجبوری میں اچھا برتاؤ اور ٹھیک کام کرے تو) ان کافروں میں اور مسلمانوں میں کیا فرق رہا؟ مسلمانوں کو تو زیادہ زیب دیتا ہے کہ عفو ودرگزر اور تَحَمُّل مزاجی سے کام لیں۔

آپ کی صُبح کیسی ہوئی؟

﴿14130﴾... حضرت سیِّدُنا ذُو النُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کسی نے پوچھا: آپ کی صبح کیسی ہوئی؟ فرمایا: مَشَقَّت میں صبح ہوئی اگر مشقت میرے کام آئے اور یوں صبح ہوئی کہ موت میرے پیچھے لگی ہوئی تھی۔ ایک

مرتبہ اسی سوال کے جواب میں فرمایا: گناہوں اور نعمتوں کے ساتھ صبح ہوئی ہے، سمجھ نہیں آتا کہ گناہوں پر توبہ واستغفار کروں کہ نعمتوں پر شکر ادا کروں۔ جبکہ ایک مرتبہ اس سوال کے جواب میں فرمایا: میری صبح یوں ہوئی کہ عبادت سے غافل ہوں اور گناہوں میں لتھڑا ہوا ہوں، نیکوں کے محلات چاہتا ہوں لیکن بُروں کے سے کام کرتا ہوں۔ ایک بار آپ نے بارگاہِ الٰہی میں یوں دُعا کی: الٰہی! اگر میں نے مشکلوں میں تیری بارگاہ کے سوا کسی جائے پناہ کا رُخ کیا اور تیرے سوا کسی اور کے ہاں پناہ لی ہو تو یقیناً میرے لیے رَوا (یعنی جائز) نہیں تھا کہ تیری بارگاہ سے منہ پھیر کر کسی اور کی طرف رُخ کروں اور تجھے چھوڑ کر کسی اور کو اختیار کروں، کیوں کہ مجھ پر شروع سے تیرا ہی فضل وکرم ہے اور تیرے واضح احسانات ہیں۔ میرے لیے کسی اور کی پناہ لینا روا نہیں تھا چاہے میں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر شہروں میں بکھر جاتا اور مجھ پر مشکلیں برس پڑتیں۔ مجھے فریاد کے لیے تیری بارگاہ کے سوا کوئی بارگاہ نہیں ملتی اور میری تکلیفوں کو دُور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ملتا۔ اے زمین اور زمین پر بسنے والوں کے مالک! اے سب زمین والوں کو (قیامت میں) اٹھانے والے! مجھے تجھ سے جو امید ہے اسے میری منزل بنادے اور میری تجھ سے قائم چاہت کی انتہا اور میری طلب تک مجھے پہنچادے۔

توحید کا نچوڑ:

﴿14131﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن احمد بن سلمہ نیشاپوری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: خُراسانی! اس بات کا دھیان رکھنا کہ کہیں ربِّ کریم سے تمہارا ناتا نہ ٹوٹ جائے اور تم دھوکے میں پڑے ہوئے نہ رہو۔ میں نے عرض کی: ایسا کیسے ہوتا ہے؟ فرمایا: وہ شخص دھوکے میں پڑا ہے جو **اللہ** پاک کی عطائیں دیکھتا ہے اور بارگاہِ الٰہی کی طرف نظر رکھنے کے بجائے اُن عطاؤں پر ہی نظر رکھتا ہے۔ پھر فرمایا: لوگ اسباب سے چمٹے رہتے ہیں جبکہ صِدِّیقین خالقِ اسباب سے تعلق رکھتے ہیں۔ دلوں کی عطاؤں پر نظر رہنے کی علامت ان کی طلب کرتے رہنا ہے اور صِدِّیق کے دل کے عطاؤں سے نوازنے والے ربِّ کریم سے وابستہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اس پر بارگاہِ الٰہی سے عطائیں برستی رہتی ہیں لیکن وہ ان عطاؤں میں منہمک ہونے کے بجائے **اللہ** پاک کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ پھر فرمایا: اَحوال میں تمہارا بھروسا ربِّ کریم پر ہونا چاہیے یہ نہ ہو کہ بارگاہِ الٰہی سے جو اَحوال عطا ہوئے انہیں پر تکیہ کرلو۔ پھر فرمایا: ان باتوں کو اچھی طرح سمجھ لو

کہ یہی توحید کا نچوڑ ہیں۔

﴿14132﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جسے آخرت کا راستہ نصیب ہو جائے اسے اہلِ حکمت سے زیادہ سے زیادہ معلومات لینا چاہیے اور ان سے مشورے کرتے رہنا چاہیے۔ سب سے پہلے عقل کے بارے میں پوچھنا چاہیے کیونکہ سب چیزیں عقل سے ہی سمجھ آتی ہیں اور جب تم ربِّ کریم کی بندگی کرنا چاہو تو پہلے یہ سمجھ لو کہ تم بندگی کیوں کرنے لگے ہو اور پھر بندگی بجالاؤ۔

دنیا سے بے رغبتی کی حقیقت:

﴿14133﴾... حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ بصرہ کا ایک رہائشی حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میرے لیے لوگوں سے الگ تھلگ رہنا کب درست ہوگا؟ فرمایا: جب تم اپنی ذات سے بھی الگ تھلگ رہ سکو۔ پوچھا: میرے لیے دنیا سے بے رغبتی کی طرف بڑھنا کب ٹھیک ہوگا؟ فرمایا: جب تم اپنی ذات میں بھی ہر اُس چیز سے منہ پھیر لو جو تمہیں ربِّ کریم سے غافل کرتی ہو کیونکہ تمہیں ربِّ کریم سے غافل کرنے والی ہر شے دنیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا یوسف بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت سیِّدُنا طاہر مَقْدِسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بیان کردہ باتوں کی برکات و عنایات ہیں۔

بارگاہِ الٰہی تک پہنچنے میں رُکاوٹ:

﴿14134﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کون سا پردہ راہِ خُدا کے مسافر کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور اسے خُدا تک پہنچنے نہیں دیتا؟ ارشاد فرمایا: تمہارا بھلا ہو! وہ پردہ نفس و خواہش کو سامنے رکھنا اور نفسانی خواہشوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنا ہے۔

ایک زاہد کی دل نشین گفتگو:

﴿14135﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کا یقین ہے کہ ہمارے ہر حال میں ربِّ کریم ہمیں دیکھ رہا ہے تو وہ خُدا کے سوا ہر کسی کو چھوڑ کر اُسی کی

طرف متوجہ رہتے ہیں۔ حضرت سیّدنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اہلِ مجلس میں ایک زاہد حضرت سیّدنا طاہر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے، اس وقت بھی وہ موجود تھے، انہوں نے حضرت سیّدنا ذُو النُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: جناب ابو الفیض! ربِّ کریم آپ پر رحمت فرمائے! بات یہ ہے کہ انہوں نے یقین کی آنکھوں سے دِلوں کے پیارے کی طرف دیکھا تو انہیں نظر آیا کہ وہ اُن کے ہر حال میں موجود ہے، ہر لمحے میں قریب ہے، ہر خشک و تر کو جانتا ہے، ہر کُھلے اور چُھپے کا گواہ ہے، ہر اچھے اور بُرے کو پالتا ہے، دُور والے کو قریب اور قریب والے کو دُور کر سکتا ہے، اُن کے ہر حال اور ہر عمل میں اس کی تدبیر کار فرما ہے اور وہ جس طرف بڑھتے ہیں اس کی انہیں توفیق دیتا ہے۔ پس اس یقین کے بعد انہوں نے اپنی تدبیروں اور حکمتِ عملیوں پر بھروسا کرنا چھوڑ دیا اور ربِّ کریم کی تدبیر پر بھروسا کر لیا، اُس کی نگاہِ عنایت پر نظر رکھ کر مطمئن ہوگئے، سمندروں میں کود پڑے اور صحراؤں، بیابانوں کو پار کر لیا، مشاہدۂ ربّانی کے نور سے اندھیروں کا سینہ چاک کر دیا، وُجودِ ربّانی کی مٹھاس کے سہارے کڑوے گھونٹ بھی بھر لیے، خدا کے قرب اور نظرِ کرم کی چھاؤں میں مصیبتوں کا سامنا کرتے اور تکلیفوں کو برداشت کرتے رہے، بارگاہِ الٰہی کے اِنعام کو جان کر اور اُس پر بھروسا رکھ کر اپنی جانوں کو داؤ پر لگاتے رہے، ارادۂ ربّانی کو پسند کرتے اور خُدا کی رضا پر سر جھکاتے ہوئے ہر اس حال پر راضی رہے جس میں ربِّ کریم نے انہیں رکھا، **اللہ** پاک کے عظیم حق کو سمجھتے ہوئے اور اُس کے انصاف کی صورت میں پکڑ ہونے کا اندیشہ رکھتے ہوئے اپنے آپ سے ناراض ہی رہے، پھر بارگاہِ الٰہی سے ان پر آزمائشیں رہیں مگر ان کی عقلوں، دِلوں اور جسمانی جوڑوں میں خُدا کے سوا کسی کی محبّت کی گنجائش نہ رہی، ان کی ذاتوں میں رائی کے دانے برابر جگہ محبّتِ الٰہی سے خالی نہ رہی اور ان کے دلوں میں یادِ خُدا کے سوا کچھ باقی نہ بچا، وہ پورے پورے خُدا کے ہوگئے اور وہ ہی دُنیا وآخرت میں ان کا حصہ ہے، **اللہ** پاک اُن سے راضی ہے اور وہ **اللہ** پاک سے راضی ہیں، ربِّ کریم اُن سے محبّت فرماتا ہے اور وہ اُس سے محبّت کرتے ہیں، وہ اُن کا ہو گیا اور وہ اُس کے ہوگئے، اُنہوں نے اُسے اختیار کیا اور اُس نے انہیں اختیار فرمایا اور انہوں نے **اللہ** پاک کا ذکر کیا اور اُس نے اُن کا چرچا کر دیا اور انہیں کے متعلق فرمایا:

اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ (۲۲) (پ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ **اللہ** کی جماعت ہے سنتا ہے **اللہ** ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

یہ کلام سن کر حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک چیخ ماری اور بولے: یہ لوگ کہاں ہیں؟ ان تک رسائی کا راستہ کون سا ہے؟ حضرت سیِّدُنا طاہر زاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بلند آواز میں جواب دیا: اے ابو الفیض! راستہ وہی سیدھا راستہ ہے اور راہ نُمائی واضح ہے۔ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بھائی! تم نے ٹھیک کہا، اسی کی طرف دوڑو کسی اور کی طرف نہ بھٹکو۔

﴿14136﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ فرمایا: تمہارا بھلا ہو! جو صحیح معنوں میں خُدا کو یاد کرے وہ خدا کی محبّت میں ہر چیز بھول جاتا ہے اور جو **اللہ** پاک کی محبّت میں سب کچھ بھول جائے تو **اللہ** پاک اس کی ہر شے کی حفاظت فرماتا ہے اور ہر چیز میں اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

سچائی اور مَعْرِفَتِ الٰہی کا راستہ:

﴿14137﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: ابو الفیض! مجھے سچائی اور مَعْرِفَتِ الٰہی کا راستہ بتا دیجیے۔ فرمایا: بھائی! قرآن وحدیث کے احکامات پر چلتے ہوئے اپنی وہی سچی کیفیت بارگاہِ الٰہی میں پیش کرو جس کیفیت میں تم ہو اور وہ سیڑھیاں خود مت چڑھو جہاں تمہیں چڑھایا نہ جا رہا ہو کیونکہ اگر ویسے تمہارا پاؤں پھسلا تو تم گرو گے نہیں لیکن جب خود ہی بلندیوں کی طرف پاؤں بڑھاؤ گے تو گر پڑو گے اور یاد رکھو! جس چیز کی تمہیں شک کے ساتھ امید ہو اُس کے باعث وہ چیز کبھی نہ چھوڑنا جسے تم یقینی سمجھتے ہو۔

﴿14138﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آدمی کب کہہ سکتا ہے کہ **اللہ** پاک نے مجھے ایسے ایسے نظارے کروائے ہیں؟ فرمایا: جب وہ ان کو برداشت نہ کر سکے۔ پھر فرمانے لگے: جو لوگ بظاہر **اللہ** کی طرف بہت زیادہ بُلانے والے ہوتے ہیں وہ (بعض اوقات) بارگاہِ الٰہی سے اتنے ہی دُور ہوتے ہیں اور جن لوگوں کا دُنیا میں دِل لگا ہوتا ہے اور دُنیا کی چاہت کو چھپائے رکھتے ہیں وہ دُنیا کے طلب گاروں کے سامنے سب سے بڑھ چڑھ کر دُنیا کی بُرائیاں کرتے ہیں۔

﴿14139﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: حقیقت شناسوں کی زبانیں تیرے حضور دعوے نہ کر سکیں جبکہ دعوے داروں کی زبانیں بڑے بڑے دعوے کر رہی ہیں۔

فقر و فخر کے درمیان:

آپ ہی کا قول ہے کہ خُدا کی معرفت رکھنے والا جب تک دُنیا میں رہتا ہے فقر و فخر کے درمیان ہی رہتا ہے، خُدا کو یاد کرتا ہے تو فخر محسوس ہوتا ہے اور جب اپنی طرف نگاہ جاتی ہے تو فقر و محتاجی محسوس کرتا ہے۔

﴿14140﴾... حضرت ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: مَعْرِفَتِ الٰہی والوں نے اپنے ربِّ کریم کی معرفت کیسے پائی؟ آپ نے فرمایا: اگر انہوں نے کسی چیز سے معرفت پائی ہے تو وہ یہ ہے کہ **اللہ** پاک نے انہیں جن احوال پر رکھا ہے ان پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے انہوں نے لالچ کو ختم کر دیا اور ناامیدی کے قریب ہو گئے لیکن اپنی طرف سے پوری کوشش جاری رکھی پھر وہ مددِ الٰہی سے بارگاہِ الٰہی تک پہنچ گئے۔

﴿14141﴾... ایک دن حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بلند مرتبوں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ کے قُربِ الٰہی، خُدا کے دوستوں کی مفید باتوں اور محبّت والوں کی الفتوں کے تذکرے پر یہ اَشعار کہے:

وَمُحِبُّ الْاِلٰهِ فِيْ غَيْبِ اُنْسٍ　　مَلِكُ الْقَدْرِ خَادِمُ الَّذِيْ عَبْدٌ

هُوَ عَبْدٌ وَّرَبُّهٗ خَيْرُ رَبٍّ　　مَا لِقَلْبِ الْفَتٰى عَنِ اللهِ ضِدٌّ

ترجمہ: اللہ پاک سے محبّت کرنے والا لباسِ بندگی میں مالکِ تقدیر کی انسیت میں چھپا رہتا ہے، یہ بندہ ہے اور اس کا آقا سب سے اچھا آقا ہے کہ بندے کا دل اُس ربِّ کریم سے ناخوش نہیں ہوتا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا یُوسُف بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: **اللہ** پاک کے لیے آخرت سے تعلق کیا ہے؟ فرمایا: تین چیزیں: (۱) بے لوثی، (۲) تعاون اور (۳) وفاشعاری۔ بے لوثی دین میں، باہمی تعاون غم خواری میں اور وفاشعاری آزمائش میں۔

اچھی تقریر اور پاکیزہ نغمے:

﴿14142﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے اچھی تقریر اور پاکیزہ نغمے سُننے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: قُدس کے خَلوت کدوں میں، بزرگی کے باغوں میں، توحید کے ثمروں میں اور اُنسیت کی شہنائیوں کے ساتھ اچھی آواز والوں سے ایسی چیزیں سنو جو سُننے والوں کو سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ہمیشہ کی نعمتوں میں لے جائیں۔ پھر فرمایا: یہ تو اُن کی دنیا میں خوراک ہے تو پھر دیدار کا مزہ کیسا ہو گا؟

﴿14143﴾... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی: مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا: کیا نصیحت کروں؟ اگر تمہارا شمار اُن خوش بختوں میں ہے جنہیں علمِ غیبِ الٰہی میں سچی توحید سے نوازا گیا ہے تو تمہاری پیدائش سے لے کر آج تک پہلے ہی تمہارے حق میں نبیوں، رسولوں اور صدیقوں کی دُعائیں آتی رہی ہیں اور یہ سب دُعائیں تمہارے حق میں میری نصیحت سے کہیں بہتر ہیں اور اگر تمہارا شمار خوش بختوں میں نہیں ہے تو تمہیں کسی پکار و دعا سے فائدہ نہ ہو گا۔

﴿14144﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مصر میں دریائے نیل کے کنارے چل رہا تھا، وہاں ایک تھکی ماندی لڑکی کو دیکھا جبکہ اس کا دل ربِّ کریم کی محبت میں ڈوبا ہوا تھا، وہ دریائے نیل کے کنارے الگ تھلگ بیٹھی ہوئی تھی۔ دریا میں موجیں اٹھ رہی تھیں۔ اتنے میں لڑکی نے ایک مچھلی کو پانی کی لہروں کے درمیان سے نکلتے دیکھا۔ یہ دیکھ کر لڑکی نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور روتے ہوئے کہنے لگی: گوشہ نشین ہونے والے تیرے ہی لیے سب سے الگ تھلگ ہوئے، تیری بارگاہ کی عطاؤں سے بڑی آس رکھتے ہوئے ٹھاٹھیں مارتے سمندروں میں مچھلیاں تیری پاکی بولتی ہیں، بپھرے دریاؤں میں موجیں تیری عظیم ہیبت سے پچھاڑیں کھاتی ہیں، ویرانوں صحراؤں میں تیرے اُنس سے ہی وحشی جانور مانوس ہوئے اور تیرے جود و کرم کے باعث ہر کسی نے تیری بارگاہ کا رُخ کیا اے فضل واحسان والے ربّ! پھر وہ لڑکی یہ اَشعار کہتے ہوئے چلی گئی:

يَا مُؤْنِسَ الْاَبْرَارِ فِيْ خَلَوَاتِهِمْ   يَا خَيْرَ مَنْ حَطَّتْ بِهِ النُّزَّالِ

مَنْ نَالَ حُبَّكَ لَا يَنَالُ تَفَجُّعًا   اَلْقَلْبُ يَعْلَمُ اَنَّ مَا يَفْنٰى مُحَالِ

ترجمہ: اے نیکوں کو ان کی تنہائی میں اُنسیت عطا فرمانے والے! اے سب سے بہتر مہمانی فرمانے والے! جسے تیری محبت مل جائے اسے کوئی دُکھ نہ پہنچے گا۔ دل جانتا ہے کہ فانی کی محبت ٹھیک نہیں ہے۔

پھر وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی اور میں غمگین دل اور بوجھل ذہن سے واپس آ گیا۔

﴿14145﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں ملک شام کے پہاڑوں میں چل رہا تھا، پہاڑ کے ایک اونچے حصے پر ایک بزرگ کو دیکھا، عمر زیادہ ہونے کے سبب ان کی بھویں آنکھوں پر ڈھلک چکی تھیں، میں آگے بڑھا، انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر انتہائی کمزور آواز میں بارگاہِ الٰہی میں عرض

کرنے لگے: اے وہ ذات جسے گنہگاروں نے پکارا تو اُسے قریب پایا، زاہدوں نے جس کی بارگاہ کا رُخ کیا تو اُسے محبّت والا پایا اور محنت والوں نے جس سے اُنسیت چاہی تو اُسے جلد عطا کرنے والا پایا۔ پھر وہ بزرگ یہ اشعار کہنے لگے:

وَلَهٗ خَصَائِصُ مُصْطَفَيْنَ لِحُبِّهٖ   اِخْتَارَهُمْ فِيْ سَالِفِ الْاَزْمَانِ

اِخْتَارَهُمْ مِنْ قَبْلِ فِطْرَةِ خَلْقِهٖ   فَهُمْ وَدَائِعُ حِكْمَةٍ وَّبَيَانٍ

ترجمہ: **اللہ** پاک کے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں ربِّ کریم نے پہلے ہی سے اپنی محبت کے لیے چُن لیا ہے۔ خُدائے پاک نے انہیں پیدا فرمانے سے پہلے ہی منتخب فرمالیا، پس ربِّ کریم کے وہ خاص بندے حکمت و معرفت کا خزینہ ہیں۔

پھر اُن کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی، دیکھا تو اُن کی رُوح پرواز کر چکی تھی۔

اللہ پاک کے خاص بندے:

﴿14146﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بلاشبہ **اللہ** پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے حجابات چاک کردیئے اور بلند مرتبوں پر پہنچ گئے یہاں تک کہ ان کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے گئے اور انہوں نے ربِّ کریم کا کلام سُنا۔

﴿14147﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک **اللہ** پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جب ربِّ کریم محبّت والوں سے مشاہدے کے بلند مقام پر کلام فرماتا ہے تو یہ بندے عالی شان تختوں پر **اللہ** پاک کا کلام سُنتے ہیں کیونکہ انہوں نے ربِّ کریم کی پوشیدہ عبادت کی تو ربِّ کریم نے ان کے دِلوں کی طرف بھلائیوں کے لشکر روانہ فرمائے، انہوں نے اپنے کچھ علم پر عمل کیا، پھر جب تاریکی میں بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگئے تو ربِّ کریم نے ان کے دِلوں کو ان کے علم کی راہ دِکھائی تو بارگاہِ الٰہی میں حاضری کی معرفت کے لیے اُن کی عقلیں کُھل گئیں۔

معرفت والے کی سزا:

﴿14148﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب لوگوں کے حق میں کوئی نہ کوئی چیز سزا ہوتی ہے، معرفت والے کی سزا یہ ہے کہ وہ ذِکرِ الٰہی سے رُک جائے۔

بد اخلاقی کی نشانی اور کمینہ پن:

﴿14149﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: لوگوں میں کون زیادہ تر مشقت میں رہتا ہے؟ فرمایا: بد اخلاق شخص۔ پوچھا گیا: بد اخلاقی کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: زیادہ اختلاف کرنا۔

آپ ہی نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کمینہ کون ہوتا ہے؟ فرمایا: جسے نہ اپنی کہی باتوں کی فکر ہو نہ اپنے بارے میں کہی جانے والی باتوں کی پرواہو۔

﴿14150﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں ایک عبادت گزار خاتون کے یہاں حاضر ہوا، میں نے کہا: آپ کی صبح کیسی ہوئی؟ فرمایا: میری صبح یوں ہوئی کہ میں دُنیا سے ایک کنارے پر تھی، زادِ راہ کی تیاری میں جلدی کر رہی تھی، پُل صراط پار کرنے کے دن کی ہولناکیوں کے لیے خود کو تیار کر رہی تھی، **اللہ** پاک نے مجھے جن نعمتوں سے نوازا اُن کے ادائے شکر میں کوتاہی کا بارگاہِ الٰہی میں اعتراف کرتی تھی، ان نعمتوں کو شمار کرنے یا اُن کا شکر ادا کرنے کا اقرار کرتی تھی۔ پاک ہے وہ پروردگار! وہ مخلوق کو کتنی ڈھیل دیتا ہے اور مسلسل نعمتیں اور عطائیں فرماتا ہے۔

﴿14151﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مُلکِ شام میں میرا گزر ایک غار کے پاس سے ہوا، غار میں سے ایک عبادت گزار باہر آئے، مجھ پر نظر پڑی تو درختوں کے پیچھے چھپ گئے، پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرنے لگے: میرے مولیٰ! جو مجھے تجھ سے غافل کرے میں اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے مَعرِفت والوں کی پناہ گاہ! اے بہت توبہ کرنے والوں کے محبوب! اے سچوں کے مددگار اور اے محبّت والوں کی آخری امید!۔ پھر یوں پکارنے لگے: ہائے بہت آنسوؤں سے لبریز غم! آہ دُنیا میں لمبے قیام کی تکلیف۔ پھر کہنے لگے: پاک ہے وہ ذات جس نے عارفوں کے دِلوں کو اپنی بارگاہ کی گوشہ نشینی کی مٹھاس چکھائی تو اب یادِ خدا اور بارگاہِ الٰہی کی مناجات کے گوشۂ تنہائی سے زیادہ کوئی مزہ انہیں کسی چیز میں نہیں آتا۔ پھر وہ بزرگ "قُدُّوس، قُدُّوس، قُدُّوس" کا وِرد کرتے ہوئے جانے لگے۔ میں نے انہیں پکارا: اے عبادت گزار! ذرا میری خاطر رُک جائیے۔ وہ بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض کرتے ہوئے ٹھہر گئے: اے **اللہ** پاک! میرے دل سے ہر تعلق ختم فرمادے اور اپنی ساری مخلوق سے میرے دل کا تعلق منقطع فرماکر اپنی بارگاہ میں میرا دِل لگادے۔ فرماتے ہیں کہ میں

نے سلام کے بعد ان سے عرض کی: میرے لیے دُعا کیجیے۔ انہوں نے مجھے یوں دُعا دی: ربِّ کریم اپنی بارگاہ کی طرف تمہاری مشقت تم پر آسان فرمائے اور تمہیں اپنی رضا کے راستے پر چلائے یہاں تک کہ تمہارے اور ربِّ کریم کے درمیان کوئی اور واسطہ نہ رہے۔ یہ کہہ کر وہ میرے سامنے سے یوں تیزی کے ساتھ چلے گئے جیسے کوئی درندے سے ڈر کے بھاگتا ہے۔

بندگی والا نفس:

﴿14152﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک عبادت گزار نوجوان سے فرمایا: جوان! اپنے نفس کے لیے ملامت کا ہتھیار لے لو، اس کا چھینا ہوا حق واپس کر کے اس کا منہ بند کر دو، کل سلامتی کا جامہ پہننا نصیب ہو گا، نفس کو اَمان کے باغ میں محدود کر دو، اسے ایمانی فرائض کی تکلیف و سختی چکھاؤ، جنّتوں کی نعمتیں پانے میں کامیاب رہو گے، اسے صبر کا جام پلاؤ اور غربت پر آمادہ کرو تاکہ تمہارا معاملہ کامل ہو جائے۔ نوجوان نے عرض کی: بھلا! کون سا نفس یہ سب کر سکتا ہے؟ فرمایا: وہ نفس جو بھوک پر صبر کرے اور آزمائشوں میں بھی جھومتا رہے، وہ نفس جو دُنیا کے بدلے آخرت کو بغیر کسی شرط و استثنا کے خرید لے، وہ نفس جو رنج بھری رہبانیت کو اوڑھ لے اور ساری رات عبادت میں گزارے۔ تم اُس نفس کے بارے میں کیا کہتے ہو جو تاریک وادی میں چلا اور لذّتوں کو چھوڑ دیا تو بادشاہ ہو گیا، آخرت پر نظر رکھی، بڑی آنکھوں والی حور پر نگاہ رکھی، گناہوں سے باز رہا، بقدرِ کفایت روزی پر اکتفا کیا، خواہشات کے لشکروں کو شکست دی اور تاریک اندھیروں میں شب بیداری کی، چنانچہ یہ اب شوق کی چادر اوڑھے ہوئے ہے، تاریکی میں اپنے پیارے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے، عیش و عشرت کو دور ہٹا دیا ہے، گھاس پتے کھائے اور یہ وہ بندگی والا نفس ہے جس نے پیشی کے دن کے لیے عمل کیا ہے اور یہ سب اس ربّ کی توفیق سے ہے جو خود زندہ ہے اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے۔

عبادت گزار نوجوان کی کرامت:

﴿14153﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: آپ نے جن بہترین لوگوں کی زیارت کی ہے اُن میں سے کسی کے متعلق ہمیں بتائیے۔ یہ سُن کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ فرمایا: ہم ایک مرتبہ جدّہ کے ارادے سے سمندری

سفر پر تھے، ہمارے ساتھ ایک 23 سال کا نوجوان بھی تھا، وہ رعب وہیبت والا تھا، میں اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن کر نہیں پا رہا تھا۔ ہم اسے تلاوت کرتے، روزہ دار اور تسبیح پڑھتے ہوئے ہی دیکھتے تھے۔ ایک دن وہ آرام کرنے لگا جبکہ کشتی میں چوری کی خبر پھیل گئی۔ لوگ ایک دوسرے کی تلاشی لینے لگے۔ یہاں تک کہ سوئے ہوئے اس نوجوان تک پہنچ گئے۔ جس شخص کی پیسوں کی تھیلی گم ہوئی تھی وہ بولا: میرے سب سے زیادہ قریب یہی نوجوان تھا۔ میں نے یہ سنا تو اٹھ کر نوجوان کے پاس گیا اور اُسے جگایا، نوجوان نے وضو کیا، چار رکعت نماز ادا کی پھر مجھ سے کہا: جوان! کیا بات ہے؟ میں نے کہا: کشتی میں چوری کی واردات ہوئی ہے، لوگوں نے ایک دوسرے کی تلاشی لے لی ہے اور اب لوگ آپ کی طرف آئے ہیں۔ اس پر نوجوان نے گم شدہ نقدی والے سے کہا: کیا یہی بات ہے؟ کہا: ہاں! یہی بات ہے، میرے سب سے نزدیک تم ہی تھے۔ نوجوان نے دونوں ہاتھ دُعا کے لیے اٹھا دیئے اور اتنی آہستہ آواز میں دُعا کی جسے کوئی سُن نہ سکا۔ بس پھر کیا دکھائی دیتا ہے کہ گویا سمندر کی ساری مچھلیاں اپنے مونہوں میں ایک ایک موتی لیے نکل رہی ہیں۔ نوجوان نے ایک مچھلی کے منہ سے موتی لیا اور تھیلی کے مالک کی طرف بڑھا کر کہا: جو تمہاری نقدی گم ہوئی اُس کے بدلے یہ لے لو اور میری طرف سے تم پر کوئی مُواخذہ نہیں ہے۔

خدایا! کون ہوگا۔۔۔!

﴿14154﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کی: خدایا! کون ہوگا جو تیری مناجات کا مزہ چکھ لے اور پھر کوئی چیز اُسے تیری فرماں برداری اور تیری رضا سے غافل کر دے، کون ہوگا جسے تُو دُنیا و آخرت میں مدد کی ضمانت عطا فرمائے پھر وہ کسی ایسے سے مدد مانگنے لگے جو بے بسی و محتاجی میں اسی کے جیسا ہے، کون ہوگا جسے تُو اس کی تندرستی و بیماری میں روزی دینا اپنے ذمۂ کرم پر لے لے پھر وہ تیری نافرمانی کرتے ہوئے کسی اور کی فرماں برداری کر کے اُس سے روزی مانگے، کون ہوگا جسے تُو اس کے گناہوں کی پہچان کرا دے پھر بھی وہ تیرے خوف سے گناہوں کو چھوڑنے کی تکلیف گوارا نہ کرے، کون ہوگا جسے تُو اپنے یہاں کی نعمتوں سے آگاہی دے تو اُسے اپنی عزت چھوڑ کر تجھ سے لو لگانی چاہیے مگر وہ آرام طلبی کی راہوں میں ہمیشہ دھکے کھانے کے لیے تجھ سے منہ پھیر لے، کون ہوگا جو اپنی دنیا کو بھی سمجھتا ہو اور آخرت کو

بھی اور پھر اپنی بے وقوفی وجہالت کی وجہ سے فنا ہونے والی دُنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح دے، کون ہو گا جو تیری محبّت کا خالص جام پیے اور پھر بھی تیری آزمائشوں کا خوش دلی سے استقبال نہ کرے، کون ہو گا جو تیری مخلوق کے بارے میں تیرے فیصلے کے اچھا ہونے کو سمجھے پھر بھی تیرے فیصلے پر مطمئن نہ ہو، کون ہو گا جو اپنی ظاہر و پوشیدہ باتیں تجھے معلوم ہونے اور اپنے نفع نقصان پر تیرے قادر ہونے کو جانتا ہو مگر دوسروں کے اسے جاننے سے بے نیاز ہو کر تیرے علم پر اِکتفا نہ کرے اور اپنے جیسے کسی عاجز کی قدرت کی پروانہ کر کے تجھ پر بھروسانہ کرے۔

سوئے ہوئے دلوں کو جگا دیا:

﴿14155﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں یوں دُعا کی: اے **اللہ**! ہماری نگاہوں کو اپنی بزرگی کے میدانوں کی سیر کرنے کی توفیق دے، غافلوں کی آنکھیں جن نظاروں سے محروم ہو کر سو گئی ہیں ان کے لیے ہمیں جاگنے کی توفیق دے، ہمارے دِلوں کو نور کی زنجیروں سے بندھا ہوا بنا دے، ہمارے دِلوں کو غور و فکر کی رسیوں سے جکڑا ہوا بنا دے، ہماری آنکھوں کو حیران ہونے والوں کی حیرانی سے پاک رکھ، ہمیں قید سے آزادی عطا فرما تاکہ ہم بھی تیری بندگی میں سرگرم رہنے والوں کے ساتھ سرگرم رہیں۔ اے **اللہ**! ہمیں اُن لوگوں میں سے بنا دے جنہوں نے لذّتوں کے خاتمے کو یاد رکھا اور معرفت کی روشنیوں کے طفیل دھوکے کے سامان سے دُور رہے۔ اے **اللہ**! ہمیں اُن لوگوں میں سے کر دے جو روئے زمین پر تیری بندگی کرنے والوں کے ارادت مند ہیں، تیرے خاص دوستوں کے ساتھ ہیں اور تیرے در پر جمے بیٹھے تجھ سے لو لگانے والوں سے محبّت کرتے ہیں۔ اے **اللہ**! ہمیں اُن لوگوں میں سے بنا دے جنہوں نے نعمتوں کے راستوں میں جہالت کے برتنوں کو شفّاف آبِ حیات سے دھو لیا یہاں تک کہ وہ ذِکر والوں کی تر زبانوں کے ساتھ ذِکر کی مجلسوں میں پھرنے لگے۔ اے **اللہ**! ہمیں اُن لوگوں میں سے کر دے جنہوں نے سمجھ داری کی بہار کے باغات میں سے کھایا یہاں تک کہ فکر کے نیزے بلندیوں سے بھی اونچے ہو گئے اور آخر دِلوں کی راحتوں کے ساتھ وہ بلندی والوں کی بلندیوں اور ڈر والوں کی پاکیزہ تنہائی کی محرابوں میں بکثرت توبہ و استغفار کے طفیل غیبی نظاروں تک پہنچ گئے حتّٰی کہ دل کی آنکھیں آسمانی جوہروں کی پناہ لینے لگیں اور وہ مقرّبین بارگاہ فرشتوں کی صفوں اور روحانیوں (جنّتی قاریوں / بے جسم پاکیزہ روحوں) کی مجلسوں سے ہوتے ہوئے بہت آہ و زاری

کرنے والوں کے میدان عبور کر گئے، پھر تیری بارگاہ میں مقاماتِ غم کے متعلق سوچ کر انہیں گمان ہوا کہ سوزش دلوں کے قریب آچکی ہے تو خوف کی آگ نے ان کے دلوں سے خواہشات کی تعریفوں کو جلا دیا، ان کے سینوں سے غفلتوں کی تنگیوں کے چھپے ہوئے پہلو زائل ہو گئے اور رحمتوں کے تذکرے نے ان کے سوئے ہوئے دلوں کو جگا دیا۔

نیکوں کی صحبت میں زندگی مہکتی ہے:

﴿14156﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: عقلوں کے ذریعے دِلوں کے پھل توڑے جاتے ہیں، اچھی آواز سے نگاہوں کی زبانیں موڑی جاتی ہیں، توفیق سے حصہ ملتا ہے، نیکوں کی صحبت سے زندگی مہکتی ہے، بھلائی اچھے دوست میں رکھ دی گئی ہے، اگر تم (نماز و عبادات وغیرہ) بھول جاؤ تو وہ تمہیں یاد دلاتا ہے اور اگر تمہیں یاد رہے تو وہ تمہاری مدد کرتا ہے۔

ربِّ کریم کے ساتھ بُرا معاملہ رکھنے والا:

﴿14157﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: ربِّ کریم نے دین میں اپنی طرف سے کچھ بڑھا دینے کو حرام قرار دیا ہے۔ دل میں الہام اور مخلوق میں فراست تین طرح کی ہوتی ہے: (۱)... کوئی اپنی دُنیا کے معاملے میں کنجوسی دکھاتا ہے، (۲)... کوئی اپنے دین کے معاملے میں فیاضی برتتا ہے اور (۳)... کوئی ربِّ کریم کے ساتھ بُرا معاملہ رکھتا ہے۔ ایک شخص نے کہا: دُنیا کا کنجوس اور دین کا سخی تو ہم سمجھ گئے لیکن یہ بتائیے کہ ربِّ کریم کے ساتھ بُرا معاملہ رکھنے والا کون ہوتا ہے؟ فرمایا: ربِّ کریم کوئی فیصلہ فرماتا ہے، کوئی تقدیر لکھتا ہے، اپنے علم اَزلی کا حکم نافذ فرماتا ہے اور اپنی مخلوق کے لیے کوئی معاملہ اختیار فرماتا ہے ایسے میں تم ربِّ کریم سے بُرا معاملہ رکھنے والے کو دیکھو گے کہ ان سب معاملات میں وہ بے چین رہتا ہے، راضی نہیں رہتا بلکہ لوگوں کے سامنے خُدا سے شکوے کرتا ہے، اب تم ہی بتاؤ ایسا شخص کون ہوا۔

ظاہر صاف اور باطن آلودہ:

﴿14158﴾... حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن حُسَیْن رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون

مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے وہ راستہ بتائیے جو مجھے ذکرِ الٰہی سے قُربِ الٰہی میں پہنچادے۔ فرمایا: جس نے گوشہ نشینی سے دل لگالیا اُس نے فراغت پر قابو پالیا، جس نے اپنے نفس کی رعایت کرنا چھوڑ دی وہ اخلاص کے مرتبوں پر فائز ہوگیا، جسے صرف اپنی خواہش کا ہی خیال ہو وہ پروا نہیں کرتا کہ خواہش کے حصول میں کیا کچھ اُس کے ہاتھ سے چلا گیا ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دِکھاوا کرنے والا خود کو وہ بتلاتا ہے جو وہ ہوتا نہیں ہے جبکہ سچا آدمی پروا نہیں کرتا کہ کس پہلو پر گرتا ہے۔ آپ ہی فرماتے ہیں: معرفتِ الٰہی والے بندے کا ظاہر آلودہ ہوسکتا ہے لیکن اس کا باطن صاف ہوتا ہے جبکہ دنیا سے بے رغبتی (ظاہر کرنے) والے کا ظاہر صاف ہوتا ہے لیکن باطن آلودہ ہوتا ہے۔

ہر حال میں نعمت و آسودگی میں:

﴿14159﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مؤمن **اللہ** پر ایمان رکھے اور اپنا ایمان مضبوط رکھے تو وہ ربِّ کریم کا خوف رکھتا ہے، جب وہ خدا کا خوف رکھتا ہے تو خوف سے ربِّ کریم کی ہیبت کا احساس پیدا ہوتا ہے، ہیبت کا احساس پختہ ہونے پر بندہ ہمیشہ ربِّ کریم کی فرماں برداری میں رہتا ہے اور پھر اس فرماں برداری سے امید کی کونپلیں پھوٹتی ہیں، امید جب پاؤں جمالیتی ہے تو امید سے محبّت کا پودا سر اٹھاتا ہے، محبّت کے احساسات جڑ پکڑ لیتے ہیں تو محبّت کے پیچھے اشتیاق بھی آٹھہرتا ہے، جب بندے کو اشتیاق ہوتا ہے تو یہ اشتیاق بندے کو بارگاہِ الٰہی کی اُنسیت کی طرف لے جاتا ہے، جب بندہ بارگاہِ الٰہی سے مانوس ہوتا ہے تو ربِّ کریم کے قرب سے سکون واطمینان پاتا ہے اور جب اُسے یہ سکون نصیب ہوتا ہے تو دن ہو یا رات، خلوت ہو یا جلوت، وہ ہر حال میں نعمت و آسودگی میں ہوتا ہے۔

﴿14160﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** کے کچھ بندے ہیں جنہیں **اللہ** پاک نے سلامتی کے گھر میں ٹھہرایا، انہوں نے حرام کھانوں سے اپنے پیٹ بچائے رکھے، گناہوں بھرے مناظر سے اپنی آنکھیں جھکائے رکھیں، اعضا کو فضول باتوں سے روکتے ہوئے جکڑے رکھا، بستروں کو لپیٹے رکھا اور رات گئے تاریکی میں نمازیں پڑھیں، کبھی نہ سونے والے ربِّ کریم سے حسین حوریں مانگیں، دن بھر روزہ دار رہے اور رات بھر نمازیں پڑھتے رہے اور موت کے فرشتے کے آنے تک اُن کا یہی معمول رہا۔

پاک ہے وہ ربّ۔۔۔!

﴾14161﴿... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں ایک بار سفر کرتا ہوا کہیں جارہا تھا کہ اچانک دل پر اثر کرنے والی ایک درد بھری غمگین آواز سنائی دی، کہنے والا نظر نہیں آرہا تھا، وہ درد بھری آواز میں یہ کہہ رہا تھا: پاک ہے وہ ربّ جو زمانوں کو فنا کردے گا، پاک ہے وہ ربّ جو دُنیا کو ویران کردے گا، پاک ہے وہ ربّ جو دِلوں کو مَوت دے گا، پاک ہے وہ ربّ جو قبر والوں کو اٹھائے گا۔ میں اس آواز کی طرف بڑھا، دیکھا ایک سرنگ ہے جہاں سے یہ آواز آرہی ہے۔ اب وہ کہہ رہا تھا: پاک ہے وہ ذات جس کا راز سب مخلوق کو گھیرے ہوئے ہے، تجھے پاکی ہے، تو اپنی نافرمانی کرنے والوں پر بھی کتنا مہربان ہے، تو اپنے وعدے کا کتنا پاس دار ہے، تجھے پاکی ہے تو اپنی نافرمانی کرنے والوں اور حکم نہ ماننے والوں پر بھی کس قدر نرمی فرماتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا: میرے مولیٰ! میں نے تیری نرمی کے باعث ہی بات کی، تیرے فضل کے سہارے ہی گفتگو کی۔ میں بارگاہِ الٰہی میں وہ باتیں کیسے کرسکتا ہوں جو مجھے زیب نہیں دیتیں۔ اے مجھ سے پہلے والوں کے ربّ! اے میرے بعد والوں کے ربّ! مجھے نیکوں سے ملادے اور مجھے اُن نیکوکاروں جیسے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما۔ پھر کہنے لگا: دنیا سے بے رغبتی رکھنے والے کہاں ہیں؟ عبادت گزار کہاں ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے معرفت کی منزلوں اور قابلِ تعریف کاموں کی طرف رختِ سفر باندھا؟ انہیں گردشِ زمانہ نے آلیا اور انہیں آزمائش میں ڈال دیا، ان پر مصیبتیں آئیں اور انہیں فنا کرگئیں، میں بھی کسی ایسی ہی مصیبت کی راہ دیکھ رہا ہوں۔ پھر وہ اپنی حالت پر لوٹ گیا، میں نے دل میں کہا: یہ آدمی لوگوں کی باتوں سے بے نیاز ہے۔ پھر میں اُسے روتا ہوا چھوڑ کر واپس آگیا۔

﴾14162﴿... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: راہِ طریقت پر چلنے والوں میں سب سے زیادہ دو رخی کرنے والا وہ شخص ہے جو بغیر کسی دلیل کے اپنے ربِّ کریم کی جانب سے کچھ دیکھ لے یا کوئی بات کہہ دے پھر اُس سے دلیل طلب کی جائے تو وہ اپنی ذات کو دلیل سے تعبیر کرے حالانکہ وہ عمل کے وقت غافل تھا۔

عارِف باللہ کی مثال:

﴾14163﴿... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کون سی حالت معرفت والے بندے

کے دل پر زیادہ چھائی رہتی ہے؟ مسرّت وخوشی یا فکر وغم؟ آپ نے جواب میں کہا: اللہ پاک ہمیں اور تمہیں اس اچھے مقام پر پہنچائے جس کی ہمیں بارگاہِ الٰہی سے امید ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن تمہارے سوال کے بارے میں مجھے جو علم ہے وہ یہ ہے کہ ایسا کوئی حال نہیں ہے کہ دوسرا حال چھوڑ کر اس حال کی طرف بڑھنے کی ہدایت کی جائے، نہ ایسا کوئی راستہ ہے کہ دوسرا راستہ چھوڑ کر اس کی طرف بڑھنے کا مشورہ دیا جائے۔ میں تمہارے سامنے مثال بیان کرتا ہوں۔ ربِّ کریم تم پر رحمت فرمائے، یاد رکھو! دنیا میں معرفت والے بندے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی کو عزّت کا شاہی تاج پہنا دیا گیا، اسے عالی شان گھر میں تخت پر بٹھا دیا گیا پھر اس کے سر پر ایک تلوار اسی کے بالوں کے ساتھ لٹکا دی گئی، گھر کے دروازے پر دو بھوکے شیر چھوڑ دیئے گئے، اب یہ بادشاہ ہر پل ہلاکت کے دہانے پر کھڑا ہے بھلا اسے کیا خوشی محسوس ہو سکتی ہے؟! اور توفیق تو اللہ پاک ہی کی بارگاہ سے ملتی ہے۔

راہِ طریقت کا مسافر کہاں دھوکا کھاتا ہے؟

﴿14164﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے عرض کی: راہِ طریقت کا مسافر کس آزمائش میں پھنس کر بارگاہِ الٰہی سے غفلت اور دھوکے میں رہ جاتا ہے؟ فرمایا: وہ آزمائش یہ ہے کہ ربِّ کریم اس بندے کو اپنا لطف وکرم، بزرگیاں اور نشانیاں دِکھاتا ہے۔ عرض کی گئی: جناب ابو الفیض! اس مقام پر پہنچنے سے پہلے وہ کہاں دھوکا کھاتا ہے؟ فرمایا: پیروکاروں کے پیروی کرنے، لوگوں کے اس کی تعظیم کرنے، مجلسوں میں اسے جگہ دینے اور پیچھے چلنے والوں کی کثرت کے باعث وہ دھوکا کھاتا ہے، ہم خُدا پاک کی خفیہ تدبیر سے اور ذاتِ الٰہی سے متعلق دھوکے میں پڑنے سے اللہ پاک کی پناہ میں آتے ہیں۔

دونوں نے ہی درست فرمایا:

﴿14165﴾... حضرت سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: راہِ طریقت پر چلنے والے کے لیے دل کی سختی کا بنیادی سبب کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: اپنے نفس کو راضی کرنے والے علوم کی تلاش میں پڑنا اور علم کا استعمال کیے بنا اور حقیقت تک پہنچے بغیر محض علم حاصل کرنا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی نے فرمایا: اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ معرفتِ الٰہی رکھنے والے بندے خود کو اپنی نگاہوں میں کتنا کم تر سمجھتے ہیں تو لوگ ان کے سروں اور چہروں پر مٹی ڈالنے لگیں۔ مجلس میں موجود ایک شخص

نے کہا: اس ہستی کو بارگاہِ الٰہی سے مدد عطا ہوتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں، میں نے یہ بات حضرت سیِّدُنا طاہر مَقْدِسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا: **اللہ** پاک حضرت ابو الفیض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سیر اب فرمائے! انہوں نے بالکل سچ کہا مگر میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر **اللہ** پاک زاہدوں، عبادت گزاروں اور مختلف احوال میں بارگاہِ الٰہی سے پردے میں رہنے والوں کے سامنے معرفت کا نور ظاہر فرمادے تو وہ یوں جل جائیں، بجھ جائیں اور معدوم ہوجائیں گویا اُن کا کبھی کوئی وجود ہی نہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دونوں بزرگوں کے ارشادات حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے بیان کیے تو انہوں نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابو الفیض ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ربِّ کریم عافیت میں رکھے انہوں نے جو بات کی اپنے نفس پر نگاہ رکھتے ہوئے کی اور حضرت سیِّدُنا طاہر مَقْدِسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو بات کی بارگاہِ الٰہی کی طرف نگاہ رکھتے ہوئے کی۔ دونوں نے ہی درست فرمایا۔ وَاللہُ اَعْلَم یعنی **اللہ** پاک بہتر جانتا ہے۔

سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے سنہری اقوال:

﴿14166﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

- **خوفِ خُدا کی تین نشانیاں ہیں:** (۱)...وعید (یعنی سزائے آخرت کی دھمکی) پر نظر رکھتے ہوئے شبہ والی چیزوں سے پرہیز کرنا، (۲)...عظمتِ خُداوندی کو سامنے رکھتے ہوئے زبان کی حفاظت کرنا اور (۳)...حِلْم والے ربّ کے غضب سے ڈرتے ہوئے اپنے غم کا علاج کرنا۔

- **تین چیزیں اِخلاص والے اَعمال ہیں:** (۱)...عام لوگوں کی کہی تعریف و مذمت کو برابر سمجھنا، (۲)...بارگاہِ الٰہی کی طرف نظر رکھتے ہوئے اپنے اعمال میں لوگوں کے دیکھنے کو بھلا دینا اور (۳)...اچھی تعریف کے بجائے دُنیا میں ربِّ کریم کی بہترین معافی کے ساتھ آخرت میں ملنے والے ثواب کی جستجو رکھنا۔

- **تین اَعمال کمال سے تعلق رکھتے ہیں:** (۱)...شہروں میں فضول گھومنے پھرنے کو چھوڑ دینا، (۲)...آزمائش کے وقت راحت پر زیادہ نظر نہ رکھنا اور (۳)...ظاہر و باطن میں نفس کو صاف ستھرا رکھنا۔

- **تین چیزیں یقین والے اَعمال سے ہیں:** (۱)...باہمی معاملات میں لوگوں کی زیادہ مخالفت نہ کرنا، (۲)...عطیہ وانعام میں ان کی تعریفوں کے پُل نہ باندھنا اور (۳)...مصیبت یا نہ دینے میں اُن سے اپنا ہاتھ روکے رکھنا۔

- **تین چیزیں خُدا پر بھروسے کی نشانیاں ہیں:** (۱)... تعلقات کم رکھنا، (۲)... طور طریقوں میں خوشامد سے گریز کرنا اور (۳)... لوگوں سے سچ کے ساتھ برتاؤ رکھنا۔

- **تین چیزیں صَبْر کی علامات ہیں:** (۱)... مصیبت آنے پر ساتھ والوں سے دُوری اختیار کرنا، (۲)... آزمائش کے گھونٹ بھرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی سے سکون حاصل کرنا اور (۳)... زندگی کی زمین پر غربت کے ڈیرے ڈال دینے کے باوجود بے پروائی ظاہر کرنا۔

- **تین چیزیں حکمت کی نشانیاں ہیں:** (۱)... خود کو لوگوں کے لیے ویسا ہی رکھنا جیسا وہ اپنے دِلوں میں اُسے سمجھتے ہیں، (۲)... لوگوں کو اپنے نزدیک اُن کے مقام ومرتبہ کے مطابق رکھنا اور (۳)... لوگوں کو ان کی عقل کے مطابق نصیحت کرنا تاکہ وہ خوش دلی سے عمل کریں۔

- **تین چیزیں دنیا سے بے رغبتی کی علامتیں ہیں:** (۱)... امیدیں چھوٹی رکھنا، (۲)... غریبی کو پسند کرنا اور (۳)... صبر کے ساتھ بے پروا رہنا۔

- **تین چیزیں عبادت کی نشانیاں ہیں:** (۱)... مُناجات اور تہجد کے لیے رات کو پسند کرنا، (۲)... لوگوں کو دیکھنے اور غفلت میں پڑنے کے اندیشے سے صبح ہونے کو پسند نہ کرنا اور (۳)... آزمائش وفتنہ کے خوف سے نیکیوں میں جلدی کرنا۔

- **تین چیزیں عاجزی کی علامات ہیں:** (۱)... عیب کو جان کر نفس کو کم تر سمجھنا، (۲)... توحید کا پاس رکھتے ہوئے لوگوں کی عزّت کرنا اور (۳)... ہر کسی سے حق اور نصیحت کو قبول کرلینا۔

- **تین چیزیں سخاوت والے کام ہیں:** (۱)... خود کو ضرورت ہوتے ہوئے بھی چیز آگے دے دینا، (۲)... اپنے تحفے کو اس اندیشے سے چھوٹا سمجھنا کہ کہیں یہ بدلہ نہ ہو جائے اور (۳)... لوگوں کو خوش کرنے کے لیے بے نیازی ظاہر کرتے ہوئے اپنے نفس کے متعلق اندیشہ رکھنا۔

- **تین چیزیں اچھے اخلاق کی نشانیاں ہیں:** (۱)... ساتھ رہنے والوں سے زیادہ اختلاف نہ کرنا، (۲)... ان کا تم سے جو برتاؤ سامنے آئے اسے اچھا ہی قرار دینا اور (۳)... لوگوں کے اختلافی معاملے میں ان کے عیبوں کی پہچان سے خود کو بچاتے ہوئے اپنے نفس کو پابند کرنا۔

-**تین چیزیں مخلوق پر شفقت کی علامتیں ہیں:**(۱)...مظلوموں کی طرف دل کھنچنا،(۲)...یتیم ومسکین کے لیے دل بھر آنا اور (۳)...مسلمانوں کی مصیبتوں پر خوش نہ ہونا، اُن کی بدگمانیوں کا کڑوا گھونٹ برداشت کرتے ہوئے ان کا بھلا چاہنا اور انہیں پتا نہ ہو یا پسند نہ ہو پھر بھی انہیں ان کی فائدہ مند چیزوں کی طرف راہ نمائی دینا۔

-**تین باتیں اللہ پاک کو کافی سمجھنے کی بڑی نشانیاں ہیں:**(۱)...بے وقعت غریبوں کے ساتھ عاجزی سے پیش آنا،(۲)...متکبر امیروں کے سامنے نہ جھکنا اور (۳)...خود سر دنیاداروں کے ساتھ نہ رہنا۔

تین چیزیں حیا کی علامتیں ہیں:(۱)...وحشت کے نہ ہونے پر انسیت محسوس کرنا،(۲)...مسلسل غور وفکر کے ساتھ گوشہ نشینی کو تھامے رکھنا اور (۳)...خالص مراقبے کے ذریعے ہیبت کو محسوس کرنا۔

-**تین چیزیں معرفت کی نشانیاں ہیں:**(۱)...اللہ پاک کی طرف متوجہ ہونا،(۲)...اللہ پاک کا ہو کر رہ جانا اور (۳)...اللہ پاک کا بندہ ہونے پر فخر وناز کرنا۔

-**تین چیزیں تسلیم ورضا کی علامات ہیں:**(۱)...خُدائی فیصلے کا استقبال رضامندی سے کرنا،(۲)...آزمائش ومصیبت پر صبر کرنا اور (۳)...خوش حالی میں شُکر ادا کرنا۔

ربِّ کریم سے محبت کی ایک علامت:

﴿14167﴾...حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سہل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: مجھے اپنے ربِّ کریم کی معرفت کب ہو گی؟ فرمایا: جب تم اسی کی بارگاہ میں حاضر رہو اور اپنے لیے اس کے سوا کہیں اور انسیت نہ دیکھو۔ میں نے عرض کی: مجھے اپنے ربِّ کریم سے محبت کب ہو گی؟ فرمایا: جب اُسے ناراض کرنے والی بات تمہیں ایلوے سے بھی زیادہ کڑوی لگتی ہو گی۔ میں نے کہا: مجھے اپنے ربِّ کریم کا اشتیاق کب ہو گا؟ فرمایا: جب تم آخرت کو اپنا ٹھکانا سمجھو گے اور دنیا کو اپنا گھر نہیں کہو گے۔

﴿14168﴾...حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے: اُس پر لعنت ہے جسے اپنے جیسے انسان پر ہی بھروسا ہو۔

﴿14169﴾...حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس مُحَدِّثِین دل کے خیالوں اور وسوسوں کے متعلق پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں ان چیزوں کے بارے میں بات کروں گا

تو آپ حضرات کو وہ نئی بات لگے گی لہٰذا آپ مجھ سے نماز اور حدیث کی کوئی بات پوچھیں۔

حضرت سیِّدُنا محمد بن ریان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا، میں نے لال موزے پہنے ہوئے تھے۔ فرمایا: برخوردار! اسے اُتار دو، یہ تو بس دل کی خواہش ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں پہنے بلکہ آپ نے تو دو سادہ سیاہ موزے پہنے۔

﴿14170﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن حاتم عُثمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مصر کے ایک شہر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: کچھ عرصے بعد تم اس شہر کو آباد دیکھو گے، یہاں سے عجمی قوم اور ہلکے گھوڑے نکلیں گے اور پھر تھوڑے ہی عرصے بعد تم اس شہر کو دوبارہ ویران دیکھو گے۔ حضرت سیِّدُنا علی بن حاتم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: واقعی پھر ہم نے اس شہر کو آباد ہوتے اور پھر دوبارہ ویران ہوتے دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: قرآن **اللہ** پاک کا کلام ہے (مخلوق نہیں)۔

﴿14171﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد حضرت سیِّدُنا ابو الحسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جنازے میں موجود تھا، میں نے دیکھا چمگادڑ بھی آپ کے جنازے کی چارپائی پر اور آپ کے جسدِ مبارک پر والہانہ آرہے ہیں اور اُڑ رہے ہیں۔

﴿14172﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو میں نے ان کے جنازے پر سبز پرندے اڑتے دیکھے، میں نہیں جانتا وہ کیا تھے۔ آپ کا انتقال ہمارے یہاں مصر میں ہوا تھا، آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی قبرِ مُبارک زمین کے ساتھ برابر رکھی جائے (زیادہ اونچی نہ بنائی جائے)۔

محبت کرنے والے کا دل ٹوٹا ہوتا ہے:

﴿14173﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگل میں ایک آدمی کو ننگے پاؤں چلتے اور یہ کہتے سُنا: محبّت کرنے والے کا دل ٹوٹا ہوا ہوتا ہے، اسے ایک پل چین نہیں آتا، زخم نے مرہم کو ٹھکرا دیا، دوا نے بیماری کی بے آرامی بڑھا دی ہے۔ دوا اور بیماری ایک جگہ اکٹھی ہو گئی ہیں اور دل دونوں کے درمیان لُڑھک رہا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے اسے سلام کیا۔ اس نے میرا نام لے کر جواب دیا۔ میں نے

کہا: کیا تم مجھے پہلے سے جانتے تھے؟ کہا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر تمہیں یہ فراست کیسے ملی؟ کہا: فراست کے مالک ربّ کی طرف سے ملی ہے، خود میری طرف سے نہیں ہے، اسی نے میرے دل کو فراست کی روشنی دی اور آپ کو پہلے سے نہ جانتے ہوئے بھی مجھے آپ کی پہچان کروائی۔ ذُوالنُّون! میرا دل بیمار اور بدن غافل ہے، میں 20 سال سے جنگل میں رہ رہا ہوں، یہاں چل رہا ہوں، گھر نام کی کوئی چیز مجھے پتا نہیں ہے، میرے سر پر کوئی چھت نہیں ہوتی جو مجھے تپتی دھوپ سے یا چلتی ہوا سے بچائے، سردی و گرمی سے میری حفاظت کرے، اگر آپ کوئی طبیب ہیں تو میرے معاملے میں کچھ کہیے۔ پھر وہ بیٹھ گیا، میں بھی بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: دل خود بیمار ہو جائے تو غم اور بیماریاں اس دل کے اندر گھومنے پھرنے لگتی ہیں، اصل بیماری جب دل میں ٹہل رہی ہو تو ایسے میں دل کا علاج کچھ نہیں ہوتا، جب بیماریاں بھیجنے والا مالک ہی غموں کو بھیجے تو دل کی بیماری طول پکڑ لیتی ہے تا کہ بندہ اس کی بارگاہ کی طرف آئے اور اس سے فریاد کرے۔

یہ سُن کر اس آدمی کے منہ سے ایک چیخ نکلی۔ پھر وہ کہنے لگا: میں کیا شکوہ و شکایت کروں! سنو! اگر آزمائشیں اتنی بڑھ جائیں کہ میں گلی ہوئی ہڈیوں میں بدل جاؤں تو بھی میرے جسم کا کوئی حصہ شکوہ کرنے کو نہ ملے گا۔ یہ سُن کر میں نے کہا: رضا والوں کے دلوں میں غور و فکر نے ڈیرا ڈال دیا اور انہیں یوں ہلایا کہ عشق کی آگ کو سلگا دیا اور ضمیر کو جھنجھوڑ دیا تو یہ دونوں آپس میں ٹکرا کر جھک گئے، یوں ہمیں ربِّ کریم نے اپنی رضا کا راستہ اپنی اُلفت کے ذریعے بتا دیا، ربِّ کریم نے انہیں تحفہ عطا فرمایا پھر رضا کے انعامات دیئے۔ چنانچہ ان کے دلوں کے سمندروں میں ایک لہر اُٹھی اور اس لہر میں دِلوں نے لذّت کو ابھارا بلکہ لذّتوں کے جوش کو بھی اٹھان دی اور اس مٹھاس تک جا پہنچے جو پہنچنے والے کو تحفے میں دی گئی، پھر وہ دل آتشِ عشق کی وادی سے اُڑتے ہوئے گزرے، کون سی اُڑان اُن دلوں سے زیادہ پیاری ہو سکتی ہے جو دل اپنے آقا و مولیٰ کی بارگاہ کی طرف اُڑ رہے ہیں، یہ دِل پروں کے بغیر بارگاہِ مولیٰ کی طرف اُڑتے ہوئے بڑھے، یہ عالَمِ بالا میں ہواؤں سے بھی زیادہ تیزی سے گزرے اور انہیں روک ہی کون سکتا تھا جبکہ ربِّ کریم نے خود انہیں بُلایا ہے، جب انہوں نے اُڑان بھری اس نے دروازہ کھول دیا اور دروازہ پوری طرح کھلنے سے پہلے یہ اندر آ چکے تھے، ربِّ کریم نے ان کے لیے بچھونے بچھائے۔ چنانچہ وہ ربِّ کریم کی پاکی کے خوش گوار باغوں میں سیر کرنے لگے اب یہ دل خُدا والے اور خُدا کے

قرب والے ہیں۔ وہ شخص کہنے لگا: ذُوالنُّون! آپ نے زخم میں ایک اور چیرا لگا دیا، آپ نے مار ڈالا، آپ نے درد بڑھا دیا، سُنو! جب سے مجھے ربِّ کریم کا ساتھ عطا ہوا ہے میں کسی اور کے ساتھ نہیں رہا، آج آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ میں نے کہا: چلو۔ ہم کوئی سامانِ سفر لیے بغیر نکل پڑے۔ ہم تین منزلیں طے کر چکے تھے اور ایک جنگل میں اندر تک جا چکے تھے، اس نے کہا: آپ کو یقیناً بھوک لگی ہوگی؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا خدا پر قسم اٹھالوں کہ وہ آپ کو کھانا کھلائے؟ میں نے کہا: نہیں اُس ربّ کی قسم جس نے چیر کر دانے کو نکالا اور جان کو پیدا کیا تم اُس سے کچھ نہ مانگو، وہ چاہے تو تمہیں کھلائے چاہے تو نہ کھلائے۔ اس پر وہ مسکرانے لگا اور کہا: اب چلیے۔ پھر یوں ہوا کہ ہمارے پاس بہترین کھانوں اور مزے دار مشروبوں کا ڈھیر لگ گیا یہاں تک کہ ہم صحیح سلامت مکّہ شریف میں آگئے۔ پھر ہم جدا ہو گئے۔

حضرت سیِّدُنا یوسف بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں دیکھتا تھا حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب بھی اس آدمی کو یاد کرتے تو رونے لگتے اور اس کا ساتھ چھوٹ جانے پر بہت افسوس کرتے تھے۔

یمنی شیخ کی عارفانہ گفتگو:

﴿14174﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یمن کے ایک شیخ کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ مخالفوں پر چھا گئے ہیں، عبادت گزاروں پر بازی لے گئے ہیں، مجھے ان کی عقل مندی و دانش وری اور عاجزی و نرم دلی کا بھی بتایا گیا۔ میں سَفَرِ حج پر روانہ ہوا، حج کے فرائض ادا کرلینے کے بعد میں یمنی شیخ سے ملنے روانہ ہوا تاکہ ان کی کچھ باتیں سُن لوں اور ان کے وعظ و نصیحت سے میں اور میرے وہ ساتھی فائدہ اٹھالیں جو اسی بات کے آرزومند تھے۔ ہمارے ساتھ ایک نوجوان تھا، اس کے چہرے پر نیکوکاروں کا سا نُور، خوفِ خُدا والوں کے آثار تھے، اس کا چہرہ بغیر کسی بیماری کے پیلا پڑ چکا تھا، آنکھیں چندھیائی نہ ہونے کے باوجود بجھی بجھی رہتی تھیں، جسم کسی بیماری کے بنا کمزور تھا، اسے تنہائی پسند تھی، اکیلے پن میں سکون پاتا تھا، جب دیکھو یوں معلوم ہوتا کہ ابھی ابھی کسی مصیبت سے دوچار ہوا ہے یا سر پر کوئی آفت ٹوٹ پڑی ہے۔ الغرض ہم وہاں حاضر ہوئے، یمنی شیخ ہمارے پاس تشریف لائے تو اسی نوجوان نے انہیں سلام کرنے میں پہل کی اور مصافحہ کیا، شیخ صاحب نے اُسے مرحبا اور خوش آمدید کہا اور ہم سب کو سلام کیا۔ پھر نوجوان نے ہی یوں گفتگو شروع

کی: اللہ پاک نے اپنے فضل واحسان سے آپ کو دلوں کی بیماریوں کا طبیب اور گناہوں کی تکلیفوں کا معالج بنایا ہے، مجھے ایک کاری زخم اور جان لیوا بیماری ہے، زحمت نہ ہو تو اپنی کچھ شفقتوں سے مجھ پر بھی مہربانی فرمایئے اور اپنی نرمی سے میرا علاج فرمایئے۔ شیخ صاحب نے فرمایا: نوجوان! جو پوچھنا چاہو پوچھ لو۔ نوجوان نے کہا: اللہ پاک آپ پر رحمت فرمائے! یہ ارشاد فرمایئے کہ خوفِ خدا کی نشانی کیا ہے؟ شیخ صاحب نے کہا: وہ یہ ہے کہ خوفِ خدا تمہیں دوسرے تمام خوفوں سے بے خوف کر دے گا۔ نوجوان نے کہا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! بندے پر خوفِ خدا کب آشکار ہوتا ہے؟ فرمایا: جب وہ بارگاہِ الٰہی میں خود کو یوں سمجھتا ہے جیسے کوئی بیمار ہو، بیماری بڑھ جانے کے ڈر سے وہ ہر کھانے سے پرہیز کرتا اور مشقتوں کی مدت طویل ہو جانے کے خوف سے ہر کڑوی دوا صبر کے ساتھ پی لیتا ہے۔ اس پر نوجوان کے منہ سے ایک چیخ نکلی۔ کہنے لگا: آپ نے سکون دیا اور بہت سکون دیا، آپ نے علاج کیا اور آرام دیا۔ پھر کچھ دیر وہ ایسا بے حس وحرکت اور گم سم ہوا کہ ہمیں لگا اس کے بدن سے رُوح نکل چکی ہے۔

پھر نوجوان کہنے لگا: اللہ پاک آپ پر رحمت فرمائے! یہ بتایئے محبتِ الٰہی کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: پیارے بھائی! محبّت کا درجہ بہت اونچا ہے۔ نوجوان نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں۔ فرمایا: اللہ پاک سے محبّت کرنے والوں کے دل ربِّ کریم نے چیر دیئے اور انہوں نے دلوں کے نور سے ربِّ کریم کا دیدار کیا۔ چنانچہ ان کے جسم تو دنیا میں ہیں لیکن روحیں عالَم بالا کے دروازوں پر ہیں، عقلیں آسمانوں میں ہیں، فرشتوں کی صفوں میں گویا کھلی آنکھوں سے سیر کر رہی اور معاملات کا یقین کے ساتھ مشاہدہ کر رہی ہیں، پس ان محبّت والوں نے جنّت کی خواہش یا دوزخ کے ڈر سے اپنے ربِّ کریم کی عبادت نہیں کی بلکہ محبّتِ الٰہی کے باعث جس قدر ہو سکی اُس کی عبادت بجالائے۔ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس نوجوان نے ایک ہچکی لی اور ایسی چیخ منہ سے نکلی جس کے ساتھ رُوح بھی پرواز کر گئی۔ وہ یمنی شیخ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس نوجوان پر جھک گئے اسے بوسہ دیتے ہوئے کہنے لگے: یہ مقام ہے جہاں ڈر والے گر پڑتے ہیں، یہ عبادت گزاروں کا مرتبہ ہے، یہ تقویٰ والوں کے لیے امان ہے۔

﴿14175﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بارگاہِ الٰہی کی طرف سفر کی سواری تین

چیزوں سے چلتی ہے: (۱)... وعدۂ الٰہی پر بھروسا، (۲)... رضا اور (۳)... خُدا کا دروازہ مسلسل کھٹکھٹاتے رہنا۔

آفرین ہے اس پر جو۔۔۔!

﴿14176﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ فرمایا: اس پر آفرین ہے جو اپنے ربِّ کریم کے معاملے میں انصاف سے کام لیتا ہے۔ پوچھا گیا: کوئی اپنے ربِّ کریم کے معاملے میں بھلا کیا انصاف کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس کی فرماں برداریوں میں بھی ناروا باتوں میں پڑ جانے کا اعتراف کرے، اس کی نافرمانی کے معاملے میں اپنی جہالت کا اعتراف کرے، اگر وہ پکڑ کرے تو اس کا عدل وانصاف سمجھے اور اگر بخش دے تو اس کا فضل واحسان جانے، اگر نیکیاں قبول نہ کرے تو اسے ظالم نہ سمجھے کیوں کہ ساتھ ہی سو برائیاں بھی وابستہ تھیں اور اگر وہ قبول فرمالے تو اس کا احسان مانے کہ اس نے یہ عزّتیں عطا فرمائیں۔

سیِّدُنا ذُوالنُّون عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی کرامت:

﴿14177﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ بن جلّاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مصر میں دریائے نیل کے ساحل پر آیا، دیکھا ایک عورت بلند آواز سے رو رہی ہے۔ اتنے میں حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تشریف لے آئے، آپ نے اس سے پوچھا: کیا بات ہے؟ کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگی: میرا بیٹا، میری آنکھوں کی ٹھنڈک میری گود میں تھا اچانک ایک مگرمچھ نکلا اور میرے بیٹے کو دبوچ کر لے گیا۔ حضرت سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ بن جلاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دو رکعت نماز ادا کی اور کچھ دُعائیں مانگیں۔ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ دریائے نیل سے مگرمچھ اس عورت کے بچے کو لیے نکلا اور عورت کی طرف بڑھا دیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اس عورت کو اپنا بچہ لے جاتے دیکھا۔

﴿14178﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی صاحبِ حکمت کا قول بیان کرتے ہیں کہ اخلاص کے ساتھ اپنے رب کی بندگی بجالانے والا بندہ چاہتا ہے کہ ایسی محبت میں رہے جسے وہ خود بھی نہ جانتا ہو۔

﴿14179﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ یوں کہا: نبطی قوم والا عربی بننے لگے تو ہم اس سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔

﴿14180﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

نے بتایا: مجھے ایک بیابان کے کھنڈرات میں ایک جگہ یہ تحریر ملی: "آزاد کیے گئے غلاموں، (شاہی) قرب پانے والے نوجوان لڑکوں، غلام بنائے گئے فوجیوں اور عربی بننے والے نبطیوں سے بچ کر رہنا۔"

راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جسمانی طور پر نحیف (یعنی دُبلے پتلے) تھے، آپ کی رنگت میں سرخی تھی، داڑھی سفید نہیں ہوئی تھی۔

ہمیں اپنی چاہت تک پہنچادے:

﴿14181﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کی: اے **اللہ**! تیری معرفت والوں نے جب عافیت کو دیکھا اور اپنی آنکھوں سے انجام پر نظر کی تو تیرے جود و کرم کا اور تیری طرف سے شروع سے ہی نعمتیں آنے کا انہیں کامل یقین ہو گیا، تُو نے انہیں وہ راستے بتائے جن میں اُن کا فائدہ ہے تیرا نہیں کیوں کہ تیری شان تو نفع نقصان سے بالاتر ہے تو انہوں نے تیری جو بہت فرماں برداریاں کی تھیں انہیں بھی کم جانا، تیری جو عبادتیں بجالائے انہیں معمولی سمجھا اور جن مشقتوں کو دوسروں نے بھاری سمجھا انہوں نے وہ ہلکی جانیں، انہوں نے تیری رضا کی طلب میں اپنی سب کوششیں لگادیں، تیرے شکر کی ادائیگی میں ذرا سی کوتاہی کو بھی بڑا سمجھا اگرچہ تیری مقدور بھر اطاعت کرنے میں ان سے چھوٹی سی کوتاہی بھی سرزد نہ ہوتی ہو۔ پس ان کے بدن کمزور ہو گئے، رنگت پھیکی پڑگئی، تیرے سوا ہر شے سے اُن کے دِل خالی ہو گئے، ان کی زبانیں اور عقلیں تیری یاد میں لگ گئیں، تیری مخلوق سے بے توجہ ہو کر ان کی ساری توجہ تیری بارگاہ سے وابستہ ہو گئی، ان کے دل تیری بارگاہ کے گوشۂ تنہائی سے سکون اور خوشی پانے لگے، وہ بندوں کے بیچ آہستگی سے چلتے اور تیری فرماں برداری کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں۔ خدایا! تُو نے جیسے اُنہیں ان مرتبوں کی عزت عطا فرمائی، ان فضیلتوں کی بلندی انہیں مرحمت فرمائی، ہمارے دلوں پر بھی اپنی محبت کی گرہ لگادے پھر ہمیں اپنے آسمانوں اور زمین کے روحانی جہان میں منتقل فرمادے، تیری جو چاہت ہے ہمیں اس تک درجہ بدرجہ پہنچادے، ہمیں منزل بمنزل اپنے چنے ہوئے بندوں کے راستے پر گامزن فرمادے، اپنے خاص علم کا ایک ایک پردہ ہماری آنکھوں کے سامنے سے ہٹادے یہاں تک کہ ہمارے دِل اُنسیت کی کیاریوں تک پہنچ جائیں، تیری بارگاہ کے اشتیاق کے پھل چُنیں، تیری معرفت کے حوضوں سے پیئیں، تیری نعمتوں کے

باغات میں لطف اٹھائیں، تیری یادگار نعمتوں کی سرسبز زمینوں سے نفع پائیں پھر ان دلوں کو انوکھی نعمتوں کے ساتھ ہماری طرف لوٹادے، زائد انعامات کے تحفے ان کے ساتھ کردے، ہماری آنکھوں کو آنسو بہانے والا بنا دے، ہمارے سینوں کو سوز شوں سے بھر دے، ہمارے دِلوں کو اُن دِلوں میں سے بنادے جنہوں نے بھوک اور پیاس کے ساتھ تیری بارگاہ کا سفر کیا، ہماری جانوں کو اُن جانوں سے بنادے جنہیں تیری ہیبت سے اپنے اوپر کوئی اختیار نہیں رہا۔ ہمیں تُو جب تک زندہ رکھے اپنی فرماں برداری پر زندہ رکھنا اور جب وفات دے تو اپنے دین پر یوں موت دینا کہ تُو ہم سے راضی ہو اور ہم تجھ سے راضی ہوں ہم ہدایت دینے والے، ہدایت دیئے گئے اور ہدایت پانے والے ہوں، نہ ہم پر غضب ہو اور نہ ہم بھٹکے ہوئے ہوں۔ (آمین)

﴿14182﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ایک مرتبہ یہ شعر پڑھا:

اَمُوْتُ وَمَا مَاتَتْ اِلَيْكَ صَبَابَتِيْ وَلَا رَوِيْتُ مِنْ صَرْفِ حُبِّكَ اَوْطَارِي

ترجمہ: میں مر جاؤں گا مگر تجھ سے جڑی میری الفت کبھی نہ مرے گی اور نہ ہی میں تیری محبت سے سیر اب ہوں گا۔

﴿14183﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کسی نے پوچھا: لوگوں سے الگ تھلگ رہنا کب درست ہو گا؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے بھی الگ تھلگ ہو سکو۔

﴿14184﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے میدان تیہ میں ایک شخص کو دیکھا جس کی رنگت سیاہ تھی لیکن جونہی وہ **اللہ** پاک کا ذکر کرتا اُس کی رنگت سفید ہو جاتی، میں نے اُس سے کہا: تم پر یہ کیفیت دکھائی دیتی ہے جو تمہیں تبدیل کر دیتی ہے۔ وہ بولا: ذُوالنُّون! مجھ سے دور ہو جائیے، اگر آپ پر بھی وہ اَسرار آشکار ہو جائیں جو مجھ پر آشکار ہوئے ہیں تو آپ بھی میری طرح سرگرداں پھریں۔ پھر اس نے یہ اَشعار کہے:

ذَكَرْنَا وَمَا كُنَّا نَسِيْنَا فَنَتَذَكَّرَ وَلٰكِنْ نَسِيْمَ الْقُرْبِ يَبْدُوْ فَيَبْهَرُ

فَاُحِيْهُ طَوْرًا وَاَغْدَاى بِهٖ لَهٗ اِذِ الْحَقُّ عَنْهُ مُخْبِرٌ وَمُغْبِرٌ

ترجمہ: ہم اُسے یاد رکھتے ہیں اور بھولتے نہیں کہ یاد کرنا پڑے، ہاں! قرب کی ہوا چلتی ہے تو حیران کر دیتی ہے۔ پس میں اُس کی محبت میں ارد گرد گھومتا ہوں اور اُس کی خاطر اس محبت سے غذا حاصل کرتا ہوں کیونکہ حق وسچ اُس کی خبر دیتا اور

اُس کے بارے میں بتاتا ہے۔

﴿14185﴾... حضرت سَیِّدُنا اِسرافیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بتایا کہ میں نے بیتُ المقدس میں ایک آدمی کو دیکھا، اُس پر محبت کی دیوانگی چھائی ہوئی تھی، میں نے اُس سے پوچھا: تمہارے جذبات کس چیز نے ابھارے ہیں؟ کہنے لگا: دنیا سے بے رغبتی والے اور عبادت گزار بندے خالص اخلاص پانے میں کامیاب ہوگئے ہیں اور میں یہاں ٹوٹے دل کے ساتھ رہ گیا ہوں، کیا کوئی راستہ بتانے والا رہنما ہے یا جگانے والا کوئی دانش ور ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ بیٹھا تھا، آپ کے پاس سے جانوروں پر سوار کچھ لوگ گزرے، آپ نے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو کہ گندگی پر گندگی سوار ہے۔

عاجزی کی اعلیٰ کیفیت:

﴿14186﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کوئی عاجزی اختیار کرنا چاہے تو اس کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: میں جو کہتا ہوں اُسے سمجھ لو، جو خداوند کریم کی بادشاہی کا رُخ کرتا ہے تو اُس کے نفس کا اختیار چلا جاتا ہے کیوں کہ ہیبتِ خداوندی کے آگے سب نفس بہت کم تر ہیں، عاجزی کی بہت اعلیٰ کیفیت یہ ہے کہ بندہ بارگاہِ الٰہی سے نظر ہٹا کے اپنی طرف نظر ہی نہ کرے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو فرمان ہے کہ ”جو **اللہ** پاک کے لیے عاجزی اختیار کرے **اللہ** پاک اُسے بلندی عطا فرمائے گا“[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ جو **اللہ** پاک کی بارگاہ میں اپنی محتاجی اور بے وقعتی ظاہر کر کے سر جھکائے گا **اللہ** پاک اُسے اپنی بارگاہ سے وابستگی عطا فرما کر بلند فرمائے گا۔

﴿14187﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ یہ اشعار پڑھے:

مَنَعَ الْقُرْاٰنُ بِوَعْدِہٖ وَوَعِیْدِہٖ ... مُقَلَ الْعُیُوْنِ بِلَیْلِھَا اَنْ تَہْجَعَ

فَھِمُوْا عَنِ الْمَلِكِ الْكَرِیْمِ كَلَامَهٗ ... فَھِمَا تَذِلُّ لَهُ الرِّقَابُ وَتَخْضَعُ

ترجمہ: قرآنِ پاک نے اپنے وعدوں اور وعیدوں کے ساتھ خاص بندوں کو رات میں سونے نہ دیا، انہوں نے کرم

[1] ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب البراءۃ من الکبر والتواضع، ۴/۴۵۸، حدیث: ۴۱۷۶

والے بادشاہ سے اس کا کلام یوں سمجھا کہ گردنیں اس کی بارگاہ میں جھک گئیں۔

﴿14188﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں یوں دُعا کی: اے میرے رب! تیری ذات وہ ہے جس کی رحمت میں ہر چیز سما گئی ہے، تیری رحمت کے دامن سے وہی باہر رہے گا جسے بے یقینی تیرے انکار کی طرف لے جائے۔

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور کوئی بات پوچھی تو آپ نے فرمایا: تمہاری روزی کے کفیل (ذمہ دار) پر کوئی شک نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت سیِّدُنا اِسرافیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا: میں ایک کشتی میں حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا، مجھے اپنے منہ میں کچھ تری محسوس ہوئی تو میں نے اُسے پانی میں تھوک دیا، آپ نے مجھے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: تم **اللہ** پاک کی نعمت پر تھوکتے ہو۔

راوی مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے یہ اشعار سُنائے:

مَجَالُ قُلُوْبِ الْعَارِفِيْنَ بِرَوْضَةٍ ... سَمَاوِيَّةٍ مِنْ دُوْنِهَا حُجُبُ الرَّبِّ

تَكَنَّفَهَا مِنْ عَالَمِ السِّرِّ قُرْبُهُ ... فَلَوْ قَدَّرَ الْاٰجَالَ ذَابَتْ مِنَ الْحُبِّ

وَاَرْوٰى صَدَاهَا كَاْسُ صِرْفٍ بِحُبِّهِ ... وَبَرْدُ نَسِيْمٍ جَلَّ عَنْ مُنْتَهَى الْخَطْبِ

فَيَا لِقُلُوْبٍ قُرِّبَتْ فَتَقَرَّبَتْ ... لِذِى الْعَرْشِ مِمَّا زَيَّنَ الْمُلْكَ بِالْقُرْبِ

رَضِيْهَا فَاَرْضَاهَا فَحَازَتْ مَدَى الرِّضٰى ... وَحَلَّتْ مِنَ الْمَحْبُوْبِ بِالْمَنْزِلِ الرَّحْبِ

لَهَا مِنْ لَطِيْفِ الْعَزْمِ عَزْمٌ سَرَتْ بِهٖ ... وَتَهْتِكُ بِالْاَفْكَارِ مَا دَاخِلُ الْحُجُبِ

سَرَاىِٔ سِرِّهَا بَيْنَ الْحَبِيْبِ وَبَيْنَهَا ... فَاَضْحٰى مَصُوْنًا عَنْ سِوَى الْقُرْبِ فِى الْقُلُوْبِ

ترجمہ: (۱)... معرفت والوں کے دل اس آسمانی باغ میں چلتے پھرتے ہیں جن سے آگے ربانی حجابات ہیں۔ (۲)... غیبی جہان سے قربِ الٰہی نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا، اگر وہ ان مدتوں کو لازم کر دے تو دل محبت سے پگھل جائیں۔ (۳)... اور محبتِ الٰہی کا خالص جام اور مصیبتوں کے اختتام کی خبر دینے والی بادِ صبا کی ٹھنڈک ان کی پیاس کو بجھا دے۔ (۴)... خوشا وہ دل! جنہیں قریب کیا گیا تو انہیں عرش کے مالک کا وہ قرب مل گیا جس سے اس نے اپنی بادشاہت کو آراستہ فرمایا ہے۔ (۵)... ربّ

کریم نے انہیں پسند کیا تو انہیں خوش کر دیا، پھر وہ رضا کی انتہا کو پہنچ گئے اور قربِ محبوب میں وسیع و عریض مقام پر پڑاؤ کیا۔(۶)...وہ اپنے کسی نازک ارادے کے ساتھ سفر کرتے ہیں اور حجابات کے اندرونی خیالات میں سرگرداں ہو جاتے ہیں (۷)...اُن کا راز محبوب اور اُن کے درمیان سیر کرتا رہتا ہے، پھر وہ دلوں میں قرب کے علاوہ ہر شے سے محفوظ رہتے ہیں۔

کس کی صحبت میں بیٹھا جائے؟

﴿14189﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس کے ساتھ بیٹھا کرو جس کا حال تم سے بات کرے اُس کے ساتھ مت بیٹھنا جس کی صرف زبان تم سے بات کرتی ہو۔

﴿14190﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک **اللہ** پاک کے کچھ بندے ہیں جو ربِّ کریم کے ساتھ تصدیق کا معاملہ رکھتے ہیں تو پیچیدہ راستے سے محفوظ رہتے ہیں اور تنگ رکاوٹ اُن کے لیے ہٹادی جاتی ہے اور شفقت و نرمی فرمانے والا ان سے درگزر فرماتا ہے۔ انہوں نے جب یہ فرمانِ الٰہی:

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۲) ترجمۂ کنزالایمان: ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا۔

سُنا تو روزے کو ہی اپنی غذا بنالیا، کل وہ اونچے بالا خانوں میں حوروں کے ساتھ ہوں گے، بسنے کے باغات میں نیچی آنکھوں والی حوروں کے ساتھ جو چاہیں گے کھائیں گے، حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ان کے پاس آسمانوں کے مالک ربِّ کریم کی طرف سے مزید انعام لائیں گے۔ ان لوگوں جیسا بھلا کون ہو سکتا ہے کہ ربِّ کریم نے غیب اور پوشیدگی کے جہان کے پردے ان کے سامنے سے ہٹادیئے اور کرم و احسان والے ربِّ کریم نے ان پر نظرِ کرم فرمائی۔

اللہ والوں کی شان:

﴿14191﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کے کچھ بندے ہیں جنہوں نے بارگاہِ الٰہی تک رسائی کا راستہ جان لیا اور کل قیامت میں بارگاہِ الٰہی کی پیشی کا معاملہ سمجھ گئے تو ان کے دل آنکھوں سے اوجھل ذات کی طرف لپکے، انہوں نے خوف کی کڑواہٹ چکھی اور رات کے اندھیرے کو آسمانوں کے مالک ربّ کی رضا میں لگا دیا۔ چنانچہ اس نے انہیں علم و انعامات کے جام پلائے، سلامتیوں کے سمندر میں غوطہ دیا پس وہ کل بروز قیامت زلزلوں اور دہشتوں سے محفوظ ہوں گے اور اونچے محلات میں رہیں گے۔

مقاماتِ حج کی حکمتیں:

﴾14192﴿... ایک عابد بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ شریف میں حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا، میں نے ان سے کہا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! یہ بتائیے کہ وقوف کعبہ میں کیوں نہیں ہوتا پہاڑ پر کیوں ہوتا ہے؟ فرمایا: کیونکہ کعبہ اللہ پاک کا گھر ہے اور یہ پہاڑ خدا کا در ہے، جب لوگ اس کی بارگاہ کا قصد کرکے حاضر ہوتے ہیں تو وہ انہیں گریہ وزاری کرنے کے لیے اپنے دروازے پر ٹھہراتا ہے۔ کسی نے عرض کی: اللہ کریم آپ پر رحم فرمائے! یہ بتائیے کہ پھر مَشْعَرِ حرام کا وقوف حرم میں کیوں ہوا؟ فرمایا: جب اللہ پاک نے انہیں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائی تو دوسرے پردے پر انہیں ٹھہرادیا اور یہ مزدلفہ ہے، پھر جب ان کی گڑگڑاہٹ بڑھ گئی تو انہیں قربانیاں پیش کرنے کا حکم دیا جس کے ذریعے وہ ان گناہوں سے پاک صاف ہوگئے جو ان کے لیے بارگاہِ الٰہی سے پردہ بن رہے تھے۔ عرض کی گئی: ایامِ تشریق میں روزہ کیوں منع ہے؟ فرمایا: کیونکہ یہ لوگ خُدائے کریم سے ملنے آتے ہیں، اُس کے مہمان ہیں اور میزبان کے پاس روزہ رکھ کر جانا مہمانوں کو زیب نہیں دیتا۔ عرض کی گئی: اللہ پاک آپ پر رحمت فرمائے! یہ بتائیے کہ بندے کا کعبے کے پردوں سے لپٹنے کا کیا مقصد ہے؟ فرمایا: اسے یوں سمجھو کہ ایک آدمی نے دوسرے کا حق ضائع کردیا تو اب وہ اس کے دامن سے لپٹتا، اُس سے معافی چاہتا اور گڑگڑاتا ہے تاکہ وہ اِس کا جرم معاف کردے۔

سیِّدُنا سَعْدون دانا عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحت:

﴾14193﴿... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے گرمی کے موسم میں ایک دن بصرہ کے قبرستان میں حضرت سیِّدُنا سعدون دانا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بارگاہِ الٰہی میں مناجات کرتے دیکھا، وہ بلند آواز سے اَحد اَحد (یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے) کا وِرْد کررہے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، میں نے کہا: آپ جس کی بارگاہ میں مناجات کررہے ہیں اس کا واسطہ ذرا رُک جائیے! وہ رُک گئے، پھر مجھ سے کہا: کہیے اور مختصر کہیے گا۔ میں نے کہا: مجھے کچھ نصیحتیں فرمادیجئے، میں انہیں یاد کرلوں اور میرے لیے دُعا بھی فرمادیجئے۔ حضرت سیِّدُنا سعدون دانا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ اشعار کہے:

يَا طَالِبَ الْعِلْمِ هٰهُنَا وَهُنَا　　وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ مِنْ جَنْبَيْكَا

اِنْ كُنْتَ تَبْغِي الْجِنَانَ تَسْكُنُهَا فَاذْرِفِ الدَّمْعَ فَوْقَ خَدَّيْكَا

وَقُمْ اِذَا قَامَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ تَدْعُوْهُ كَيْ يَقُوْلَ لَبَّيْكَ

ترجمه: (۱)اے علم کی تلاش میں یہاں وہاں پھرنے والے! علم کی کان تو تیرے پہلوؤں کے بیچ (یعنی دل میں) موجود ہے۔(۲) اگر تم جنتوں میں رہنا چاہتے ہو تو اپنے رخساروں پر آنسوؤں کو بہنے دو(۳) اور جب کوشش والے عبادتِ الٰہی میں کوشش کریں تو تم بھی کمر باندھ کر عبادت میں لگ جاؤ، اسے پکارو تا کہ وہ پکار کا جواب عطا فرمائے۔

پھر سعدون دانا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه یہ کہتے ہوئے جانے لگے: يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ یعنی اے فریاد کرنے والوں کی فریاد رسی کرنے والے! میری فریاد سُن لے۔ میں نے کہا: خود پر نرمی کیجیے، بہت امید ہے کہ ربِّ کریم آپ پر نظرِ کرم فرمائے اور آپ کو بخش دے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے کھینچ لیا اور یہ اشعار کہتے ہوئے دوڑنے لگے:

اَنِسْتُ بِهٖ فَلَا اَبْغِيْ سِوَاهُ مَخَافَةَ اَنْ اَضِلَّ فَلَا اَرَاهُ

فَحَسْبُكَ حَسْرَةً وَضَنًا وَسُقْمًا بِطَرْدِكَ مِنْ مَجَالِسِ اَوْلِيَاهُ

ترجمه: میں نے بارگاہِ الٰہی سے دل لگایا اب میں اس کے سوا کسی کو نہیں چاہتا کہ کہیں بھٹک نہ جاؤں اور اس کے دیدار سے محروم نہ ہو جاؤں۔ تمہاری حسرت اور رنج والم کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ تمہیں اپنے دوستوں کی مجلس سے دور فرمادے۔

دل قیدی ہونے کے بعد بادشاہ کب بنے گا؟

﴿14194﴾... حضرت سیِّدُنا فتح بن شُخرف رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعدون دانا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه محبّتِ الٰہی والے تھے، بہت پُر اثر باتیں کرتے تھے، آپ نے 60 سال تک روزے رکھے یہاں تک کہ آپ کے دماغ میں کچھ خلل آگیا، پس محبت الٰہی کی باتوں میں لگے رہنے کے باعث لوگ انہیں دیوانہ کہنے لگے۔ آپ ایک عرصے تک ہم سے روپوش رہے، میں نے آپ کی دانش مندانہ باتوں کا بہت تذکرہ سنا تھا۔ چنانچہ مجھے آپ سے ملاقات کا بہت شوق تھا، ایک مرتبہ میں مصر کے شہر فسطاط میں حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی محفل میں موجود تھا، وہاں مجھے حضرت سیِّدُنا سعدون دانا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نظر آگئے، انہوں نے ایک اونی جبّہ پہنا ہوا تھا جس کی پشت پر لکھا تھا: نہ برائے فروخت، نہ برائے تحفہ۔ اس وقت حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ الله

عَلَیْہ علوم باطنی پر کلام کر رہے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا سعدون دانا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آواز دے کر کہا: دل قیدی ہونے کے بعد بادشاہ کب بنے گا؟ آپ نے فرمایا: اُس وقت جب دلوں کے احوال سے باخبر ربِّ کریم دل پر نظر فرمائے تو دل میں عزت وبزرگی والے بادشاہ کی محبت کے سوا کچھ نہ دیکھے۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنا سعدون دانا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور وہ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ پھر یہ کہتے ہوئے ہوش میں آئے:

وَلَا خَیْرَ فِیْ شَکْوٰی اِلٰی غَیْرِ مُشْتَکٰی   وَلَا بُدَّ مِنْ شَکْوٰی اِذَا لَمْ یَکُنْ صَبْرٌ

ترجمہ: جہاں شکایت نہ سُنی جائے وہاں شکایت کرنے میں کوئی بھلائی نہیں اور جہاں صبر نہ آئے تو وہاں شکایت ضروری ہو جاتی ہے۔

پھر بولے: میں اللہ پاک سے بخشش چاہتا ہوں، مجھ پر میرے محبوب کی محبت غالب ہے وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم (اور بلندی وعظمت والے رب تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت)۔ پھر انہوں نے پوچھا: ابو الفیض! کیا کچھ دل ایسے بھی ہوتے ہیں جو گناہ کے بغیر ہی استغفار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور یہ وہ دل ہوتے ہیں جنہیں نیکی کرنے سے پہلے ہی ثواب عطا ہوتا ہے۔ کہا: ابو الفیض! میرے لیے اس کی وضاحت کیجئے! فرمایا: سعدون! یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل پختہ یقین کی روشنی سے جگمگا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفس کو خواہشوں کے چنگل سے چھڑا لیا، اب وہ ڈر والوں میں سے ہیں، بندوں میں بادشاہ، دنیا سے بے رغبتی والوں میں سردار اور وہ بارگاہِ الٰہی میں حضوری کے لیے تڑپنے والے دلوں پر برسنے والی بارش کے مشتاق ہیں۔ پس ان میں کوئی بھی مخلوق سے دل نہیں بہلاتا اور نہ ہی رزق پانے والوں سے رزق طلب کرتا ہے، وہ لوگوں میں کم مرتبہ ہوتا ہے مگر اللہ پاک کے نزدیک بڑی عظمت وشان والا ہوتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا سعدون دانا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: ذُوالنُّون! کیا ہم ان تک پہنچ سکیں گے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: سعدون! اذیتوں کو جھٹک کر ارادہ درست کر لو اور اس ذات کریم سے مانگو جس کی تدبیر تمہیں سنبھالے ہوئے ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت سَیِّدُنا سعدون دانا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مجلس کے بیچ میں آگے بڑھ گئے، اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔

﴿14195﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ اشعار کہے:

یَجُوْلُ الْغِنٰی وَالْعِزُّ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ لِیَسْتَوْطِنَا قَلْبَ امْرِیٍٔ اِنْ تَوَکَّلَا

وَمَنْ یَتَوَکَّلْ کَانَ مَوْلَاهُ حَسْبَهٗ وَکَانَ لَهٗ فِیْمَا یُحَاوِلُ مَعْقِلَا

ترجمہ: (۱) تونگری وعزت ہر جگہ گھومتے پھرتے ہیں تاکہ کوئی آدمی توکل کرے تو یہ اس کے دل کو وہ اپنا گھر بنالیں۔ (۲) اور جو اپنے مولیٰ پر بھروسا کرتا ہے تو وہ اُسے کافی ہو جاتا ہے اور وہ بندہ جس کی کوشش کرتا ہے اسے اس کی راہ مل جاتی ہے۔

آپ ہی نے یہ اشعار بھی پڑھے:

لَبِسْتُ بِالْعِفَّةِ ثَوْبَ الْغِنٰی فَصِرْتُ اَمْشِیْ شَامِخَ الرَّأْسِ

اَنْطَقَ لِیَ الصَّبْرُ لِسَانِیْ فَمَا اَخْضَعُ بِالْقَوْلِ لِجُلَّاسِیْ

اِذَا رَاَیْتُ التِّیْهَ مِنْ ذِی الْغِنٰی تُهْتُ عَلَی التَّائِهِ بِالْیَأْسِ

ترجمہ: (۱) میں نے پاک دامنی کے ساتھ بے پروائی کا لباس پہن لیا تو اب میں سر اٹھا کر چلتا ہوں۔ (۲) صبر نے میری زبان کو بولنے کی طاقت دے دی، اب میں اپنے ہم نشینوں سے بات کرنے میں جھکتا نہیں۔ (۳) جب میں مال دار سے تکبر دیکھتا ہوں تو میں متکبر کے خلاف مایوسی کو پکڑ لیتا ہوں۔

دنیا یادِ الٰہی سے ہی خوش گوار ہوتی ہے:

﴿14196﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا یادِ الٰہی سے ہی خوش گوار ہوتی ہے، آخرت ربِّ کریم کے عفو و درگزر سے ہی اچھی ہوتی ہے اور جنّتیں دیدارِ الٰہی سے ہی مزے دار ہیں۔

﴿14197﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک نے بخل کی وجہ سے اپنے دشمنوں کو جنت میں جانے سے نہیں روکا بلکہ **اللہ** پاک نے اپنے فرماں بردار دوستوں کو اس بات سے محفوظ رکھا کہ ان کے ساتھ اپنے نافرمان دشمنوں کو اکٹھا کرے۔

﴿14198﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کمینہ کون ہے؟ فرمایا: جسے بارگاہِ الٰہی کا راستہ معلوم نہ ہو اور نہ ہی وہ اُسے پہچاننے کی کوشش کرے۔

نفلی عبادات نہ کر سکنے کی وجہ:

﴿14199﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: ہم نفلی عبادتیں کیوں نہیں کرپاتے؟

فرمایا: کیونکہ تم فرض عبادتیں ٹھیک سے نہیں کرتے۔ پوچھا گیا: لوگوں میں کون سا بندہ گناہ پر زیادہ ڈٹا رہتا ہے؟ فرمایا: جو اس فنا ہو جانے والی دنیا سے پیار کرتا ہے۔

محبت الٰہی والے کی ایک نشانی:

﴿14200﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو محبتِ الٰہی ہونے کا مظاہرہ کرتا ہے اس سے کہو کہ ہوشیار رہنا کہ کہیں تم غیرِ خدا کے لیے نہ جُھک جاؤ۔ محبّتِ الٰہی والے کی ایک نشانی یہ ہے کہ اسے خدا کے سوا کسی سے کچھ کام نہیں ہوتا۔

کمال عقل اور کمال مَعْرِفت:

﴿14201﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کمالِ عقل کیا ہے؟ اور کمالِ معرفت کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے جب تو اس پر ثابت قدم رہے اور بقدرِ کفایت کے لیے مَشَقَّت و تکلیف اٹھانا چھوڑ دے تو تُو کامل عقل والا ہے۔ جب تو اپنے اَعمال کے بجائے اپنے اَحوال میں **اللہ** پاک سے محبت کرے یوں کہ اس کے سوا ہر ایک سے نظر پھیر لے تو تُو کامل معرفت والا ہے۔

﴿14202﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لیے جس کے دل کی پہچان خوفِ خدا ہو اور دل کی آنکھ کو لالچ نے اندھا نہ کیا ہو اور وہ اپنے ہر کام میں اپنا مُحاسَبہ کرنے والا ہو۔

دوستوں کا اِمتحان کب ہوتا ہے؟

﴿14203﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: محتاج آدمی کا اِمتحان ملاقات کے وقت، اَمانتدار کا لیتے اور دیتے وقت، بال بچوں والے کا فاقے اور مصیبت کے وقت اور دوستوں کا اَلمناک حادثوں کے وقت ہوتا ہے۔

﴿14204﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اہلِ حقائق کا اس بات پر اِتّفاق ہے کہ **اللہ** پاک مفقود نہیں جسے تلاش کیا جائے اور نہ اس کی کوئی اِنتہا ہے جس کا اِدراک کیا جائے، لہٰذا جس نے کسی موجود

کو پایا وہ اس موجود کے سبب دھوکے میں ہے۔ ہمارے نزدیک تو موجود معرفت کا نام ہے اور کشفِ علم اَعمال کے ذریعے ہوتا ہے۔

﴿14205﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آزمائش مومن کے لیے نمک کی طرح ہے آزمائش نہ ہو تو بندے کا حال خراب ہو جائے۔

لُطف واحسان کی آنکھ:

﴿14206﴾... حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن حُسَین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جو **اللہ** پاک کو دیکھے اور مر جائے جیسے کوئی ایسی چیز نہیں جو **اللہ** پاک کو نہ دیکھے اور زندہ رہے۔ کیونکہ **اللہ** پاک کی حیات باقی رہنے والی ہے تو جو اُسے دیکھتا ہے وہ باقی رہے گا۔ نیز آپ نے فرمایا: لوگوں نے اَعمال کی آنکھ سے بات کی ہے جبکہ میں نے لُطف واحسان کی آنکھ سے کلام کیا ہے۔

﴿14207﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یقیناً **اللہ** پاک کے کچھ بندے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں تو غور کرتے ہیں، جب غور کرتے ہیں تو سمجھتے ہیں، جب سمجھ جاتے ہیں تو اچھی طرح جان لیتے ہیں، جب جان لیتے ہیں تو عمل کرتے ہیں اور جب عمل کرتے ہیں تو نَفْع اٹھاتے ہیں، ان کے اور **اللہ** پاک کے درمیان سے پردے اُٹھا لیے جاتے ہیں، وہ اپنے دل کی آنکھوں سے ان اِنعامات کو دیکھتے ہیں جو ان کے لیے خوب چھپا کر رکھے گئے ہیں، پس انہوں نے تمام پردے کاٹ ڈالے اور یہی مطلوب و مقصود تھا۔

عارف کے دَرَجات:

﴿14208﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: عارِف کو سب سے پہلا دَرَجہ کون سا عطا ہوتا ہے؟ فرمایا: عارف پہلے حیران و پریشان ہوتا، پھر محتاج و تنگدست، پھر اسے وصال نصیب ہوتا اور اس کے بعد عقلمندوں کی عقل حیرت کی اِنتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ پوچھا گیا: عارِف پر کس حال کا سب سے زیادہ غَلَبہ ہوتا ہے؟ فرمایا: **اللہ** پاک کی محبت اور عارف میں محبت کا ہونا اور نعمتوں کا پھیلنا ایسے احوال ہیں جو اُس سے جدا نہیں ہوتے۔

﴿14209﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک جس بندے کو کچھ عزت دے تو اُس کے لیے زیادہ عزت یہ ہے کہ وہ اُسے اُس کے نفس کی کمزوری و بے وَقعتی سے آگاہ فرمادے اور **اللہ** پاک

جس بندے کو کچھ ذِلّت سے دوچار کرے تو اس کے لیے زیادہ ذلت یہ ہے کہ وہ اُس سے اُس کے نفس کا بے وقعت وحقیر ہونا چھپا دے۔

وہ رازوں سے خبردار ہے:

﴿14210﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جائز خوراک کی تلاش میں نکلا تو مجھے ایک آواز سنائی دی، میں اس سمت بڑھا تو دیکھا، عشق ومستی کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر رنج وغم کے ساحل پر پڑا ایک شخص یہ دعا کر رہا تھا: مولا! تو جانتا ہے، مجھے خبر ہے کہ تو جانتا ہے۔ بے شک توبہ واِستغفار کے باوجود گناہوں پر ڈٹے رہنا گھٹیا پن ہے اور تیرے عفو ودرگزر کی وسعت جاننے کے باوجود میرا اِستغفار کو چھوڑ دینا ناامیدی ہے۔ اِلٰہی! تو نے اپنے خاص بندوں کو خالص اِخلاص کی دولت سے نوازا، تو نے اپنے خاصُ الخاص بندوں کو عیب کے شُبہات سے بھی محفوظ رکھا، عارفین کے دلوں کو شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے تو نے ہی سلامتی عطا کی اور تجھ سے اُنسیت رکھنے والے ولیوں کو انسیت تو نے ہی عطا فرمائی اور مُتوکِّلین کی رعایت سے انہیں حصہ عطا فرمایا، تو ان کی ان کے بستروں میں حفاظت فرماتا ہے اور ان کے رازوں سے خبردار ہے اور میرا راز بھی تیرے سامنے کھلا ہوا ہے، میں تیری بارگاہ میں شِکَسْتَہ دل حاضر ہوں اور تو احسان ومہربانی میں مشہور ہے۔ فرماتے ہیں: اِتنا کہہ کر وہ شخص خاموش ہو گیا، پھر میں نے اس کی کوئی آواز نہ سُنی۔

وصال کی خوشبو اور حسرتوں کا نشہ:

﴿14211﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حج کے لیے بَیْتُ اللہ شریف گیا، طواف کے دوران میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کَعْبۂ مُعَظَّمَہ کے پردوں سے لپٹا ہوا تھا اور روتے ہوئے کہہ رہا ہے: میں نے اپنی مصیبتوں کو تیرے سوا ہر ایک سے چھپایا، اپنا راز صرف تیری ہی بارگاہ میں پیش کیا، تیرے غیر کو چھوڑ کر صرف تیری طرف مُتَوَجِّہ رہا، مجھے اس پر تعجب ہے جو تجھے جانتا ہے وہ تجھے کیسے بھول جاتا ہے اور جو تیری محبت کا مزہ پالیتا ہے وہ تجھ سے کیسے صَبْر کر سکتا ہے۔ پھر اُس نے یہ شعر پڑھا:

ذَوَّقْتَنِیْ طِیْبَ الْوِصَالِ فَزِدْتَنِیْ شَوْقًا اِلَیْكَ مُخَامِرَ الْحَسَرَاتِ

ترجمہ: تو نے مجھے وصال کی خوشبو کا ذائقہ چکھا کر اپنی جانب میرا شوق بڑھا دیا ہے جیسے حسرتوں کا نشہ۔

پھر وہ اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا: اللہ پاک نے تجھے چھوٹ دی مگر تو پھر بھی سیر نہیں ہوا، اس نے تیرا پردہ رکھا مگر تجھے حیا نہیں آئی، تجھ سے اپنی عبادت کی حلاوت چھین لی مگر تجھے پروانہ ہوئی۔ پھر کہنے لگا: اے میرے مالک و محبوب! میرا کیسا نصیب ہے کہ جب تیری بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہوں تو تو مجھ پر اونگھ ڈال دیتا ہے اور مجھے اس کام سے روک دیتا ہے جس میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا:

رَوَّعْتَ قَلْبِیْ بِالْفِرَاقِ فَلَمْ اَجِدْ شَیْئًا اَمَرَّ مِنَ الْفِرَاقِ وَاَوْجَعَا

حَسْبُ الْفِرَاقِ بِاَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَنَا وَاَطَالَ مَا قَدْ کُنْتُ مِنْهُ مُوَدَّعَا

ترجمہ: تو نے جدائی کے ذریعے میرے دل کو خوف میں ڈالا تو میں نے اس جدائی سے زیادہ کڑوی اور تکلیف دہ چیز کوئی نہیں پائی۔ جدائی کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہمارے مابین تفریق کر دی جائے اور یہ میری دُوری کا معاملہ اور طویل ہو جائے۔

اللہ پاک تک کیسے پہنچا جائے؟

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ سے رہا نہ گیا اور میں آہستہ سے خانہ کعبہ کے قریب ہو گیا، اس نے محسوس کیا تو اپنے اوپر سے چادر ہٹا کر کہا: اے ذُوالنُّون! اپنی نظریں جھکا لو کیونکہ مجھے دیکھنا حرام ہے۔ میں سمجھ گیا وہ ایک عورت ہے۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کی بندی! محبت کرنے والے کے دل کو غم کیسے گھیر لیتے ہیں؟ اس نے کہا: جب محبوب کی یاد میں گفتگو ہو اور شوق کے لیے حاضری ہو۔ اے ذُوالنُّون! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ شوق بیمار کر دیتا ہے؟ اور بار بار یاد کرنا غموں کو تازہ کر دیتا ہے؟ پھر اس نے یہ شعر کہا:

لَمْ اَذُقْ طَعْمَ وَصْلِكَ حَتّٰی زَالَ عَنِّیْ مَحَبَّتِیْ لِلْاَنَامِ

ترجمہ: میں نے ابھی تیرے وصال کا مزہ نہیں چکھا کہ مخلوق سے میری محبت ختم ہو جائے۔

پھر یہ شعر پڑھا:

نِعْمَ الْمُحِبُّ اِذَا تَزَایَدَ وَصْلُهٗ وَعَلَتْ مَحَبَّتُهٗ بِعُقْبِ وِصَالِ

ترجمہ: وہ محبت کرنے والا کتنا اچھا ہے کہ محبوب سے ملاقات کے بعد اس کی محبت اور وصال کی چاہت میں اضافہ ہو جائے۔

پھر اس نے کہا: تم نے مجھے درد میں مبتلا کر دیا، کیا تم نہیں جانتے کہ اس پاک ذات تک اسی صورت میں

پہنچا جاسکتا ہے جب اُس کے سوا ہر ایک سے ناطہ توڑ لیا جائے۔

اپنی چاہت حور عین سے وابستہ کرلے:

﴿14212﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عصمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا، آپ کے پاس ایک خوبصورت نوجوان بھی بیٹھا تھا جسے آپ کچھ لکھوا رہے تھے، اتنے میں سامنے سے ایک حسین و جمیل عورت گزری تو نوجوان کی نگاہیں اس کا پیچھا کرنے لگیں، حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھانپ لیا تو اس کی گردن میں ایک چپت لگائی اور یہ شعر پڑھا:

دَعِ الْمَصُوْغَاتِ مِنْ مَّاءٍ وَّطِيْنٍ وَاشْغَلْ هَوَاكَ بِحُوْرٍ عِيْنٍ

ترجمہ: پانی اور گارے سے بنی ہوئی کو چھوڑ اور اپنی چاہت کو حور عین سے وابستہ کرلے۔

﴿14213﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو عاجزی کرتا ہے وہ آسودگی پاتا ہے اور جو بڑائی کرتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے۔

ہم نشینوں کو خوش رکھو:

﴿14214﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نشین کی عزت یہ ہے کہ تو اسے خوش کرے اگر خوش نہیں کر سکتا تو ناخوش بھی نہ کر، اس زمانے میں لوگوں کی محبت وہی شخص پا سکتا ہے جو لوگوں کے لیے بوجھ نہ ہو، ان سے اچھی گفتگو کرنے والا ہو اور ان کے ساتھ اچھا میل جول رکھتا ہو۔

﴿14215﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: عارِف کا معاملہ **اللہ** پاک کے معاملے جیسا ہوتا ہے وہ تجھے برداشت کرتا اور تجھ سے درگزر کرتا ہے وہ **اللہ** پاک کے اَخلاق جمیلہ سے مُتَّصِف ہوجاتا ہے۔

محبت کرنے والا کمزور ہوتا ہے:

﴿14216﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو تیرے گناہوں سے پاک ہونے پر ہی تجھ سے محبت کرے اس کی محبت پہ یقین مت کر اور اُس سے محبت رکھ جو تیری صحبت اختیار کرے اور جو تجھے پسند ہو اُس میں تیری موافقت کرے مگر جو تجھے پسند نہ ہو اس میں تیری مخالفت کرے کیونکہ وہ بس اپنی خواہش کا

ہم نشین بنتا ہے۔ آپ ہی فرماتے ہیں: ہر فرمانبردار انسیت رکھتا ہے اور ہر نافرمان وحشت رکھتا ہے، ہر محبت کرنے والا کمزور ہوتا ہے اور ہر ڈرنے والا دور بھاگتا ہے جبکہ ہر امید لگانے والا طلب میں رہتا ہے۔

﴿14217﴾... ولید بن عُتْبَہ دِمَشْقی نے خط لکھ کر حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا حال اَحوال دریافت کیا تو آپ نے جواباً لکھا: تم نے مجھے لکھا کہ میں اپنا حال سناؤں، مجھے نہیں لگتا میں اپنا حال تمہیں ٹھیک سے بتا سکوں گا کیونکہ میں کافی دردوں میں گھرا ہوا ہوں، چار چیزوں نے تو مجھے رلا دیا ہے آنکھ دیکھنے کو پسند کر رہی ہے، زبان فضولیات کی گرویدہ ہے، دل شہرت چاہتا ہے اور نفس ابلیس ملعون کی پیروی میں وہ کام کر رہا ہے جن کو **اللہ** پاک ناپسند فرماتا ہے۔ کچھ باتوں نے پریشان بھی کر رکھا ہے: آنکھ ہے کہ بدبودار گناہوں کے باوجود روتی نہیں، دل کو نصیحت کرو تو ڈرتا نہیں اور عقل کا یہ حال ہے کہ دنیا کی محبت میں سمجھ بوجھ سے عاری ہو چکی ہے، معرفتِ الٰہی کو جب بھی پلٹ کر دیکھتا ہوں تو خود کو **اللہ** پاک سے جاہل پاتا ہوں۔ میں ایمان کی بہترین خصلت "حیاء" کو بھی ضائع کر چکا ہوں اور سامانِ آخرت کا بہترین توشہ "تقویٰ" بھی کہیں نظر نہیں آ رہا، میرے شب و روز دنیا کی محبت میں تباہ ہو گئے اور میں نے ایسا دل ضائع کر دیا کہ اُس جیسا کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔

سچائی کا بڑا اُصول:

﴿14218﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اِخلاص کو بیدار کرنے کے لیے تنہائی سے بڑھ کوئی چیز نہیں دیکھی، جب بندہ تنہا ہوتا ہے تو وہ غیرِ خدا کو نہیں دیکھتا اور جب غیرِ خدا کو نہیں دیکھتا تو پھر خوفِ خدا ہی اسے عبادت پر ابھارتا ہے، جس نے تنہائی کو پسند کیا یقیناً وہ اِخلاص کی انتہا کو پہنچ گیا اور اس نے سچائی کے اصولوں میں سے ایک بڑے اصول کو مضبوطی سے تھام لیا۔

﴿14219﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک کے لیے محبت عام ہے مگر محبت کُبریٰ خاص ہے، کیونکہ ہر مومن اس کی محبت کا ذائقہ چکھتا ہے اور اسے پا سکتا ہے مگر ہر مومن **اللہ** پاک کی محبت کبریٰ کو نہیں پہنچ سکتا۔ پھر آپ نے یہ اشعار کہے:

مَنْ ذَاقَ طَعْمَ الْوِدَادِ حَمٰی جَمِیْعَ الْعِبَادِ
مَنْ ذَاقَ طَعْمَ الْوِدَادِ قَلٰی جَمِیْعَ الْعِبَادِ

مَنْ ذَاقَ طَعْمَ الْوِدَادِ سَلَى طَرِيْقَ الْعِبَادِ

مَنْ ذَاقَ طَعْمَ الْوِدَادِ اَنِسَ بِرَبِّ الْعِبَادِ

ترجمہ: جس نے محبت کا ذائقہ چکھا وہ تمام بندوں سے بچ گیا، جس نے محبت کا ذائقہ چکھا وہ تمام لوگوں سے کنارہ کش ہو گیا، جس نے محبت کا ذائقہ چکھا وہ لوگوں کے راستے سے الگ ہو گیا، جس نے محبت کا ذائقہ چکھا وہ مخلوق کے رب سے مانوس ہو گیا۔

﴿14220﴾... حضرت سیّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک سے مانوس ہونا بلند ہوتا نور ہے اور لوگوں سے مانوس ہونا گھیرنے والا غم ہے۔ پوچھا گیا: **اللہ** پاک سے مانوس ہونا کیا ہے؟ فرمایا: علم اور تلاوتِ قرآن۔

﴿14221﴾... حضرت سیّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: **اللہ** پاک سے انسیت کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب وہ تجھے مخلوق سے بیزار کرے تو سمجھ جاؤ وہ تمہیں خود سے مانوس کر رہا ہے اور جب تم دیکھو کہ وہ تمہیں مخلوق سے مانوس کر رہا ہے تو جان لو وہ تمہیں خود سے دور کر رہا ہے۔ پھر فرمایا: دنیا **اللہ** پاک کی باندی اور تمام مخلوق اس کی غلام ہے، **اللہ** پاک نے انہیں اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا اور ان کے رزق کا ذمہ لیا، مگر لوگ اس کی باندی یعنی دنیا کے لالچی ہو گئے حالانکہ **اللہ** پاک نے انہیں اس سے روکا تھا، مخلوق رزق کی تلاش میں لگ گئی حالانکہ اسی پاک ذات نے اس کا ذمہ لیا تھا، سنو! نہ لوگ اس کی باندی (دنیا) پر قابو پا سکیں گے اور نہ اپنے مقررہ رزق میں اضافہ کر سکیں گے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ اَشعار کہے:

عَجَبًا لِقَلْبِكَ كَيْفَ لَا يَتَصَدَّعُ وَلِرُكْنِ جِسْمِكَ كَيْفَ لَا يَتَضَعْضَعُ

فَاكْحَلْ بِمَلْمُوْلِ السُّهَادِ لَدَى الدُّجَى اِنْ كُنْتَ تَفْهَمُ مَا اَقُوْلُ وَتَسْمَعُ

مَنَعَ الْقُرْاٰنُ بِوَعْدِهٖ وَوَعِيْدِهٖ فِعْلَ الْعُيُوْنِ بِلَيْلِهَا اَنْ تَهْجَعَ

فَهِمُوْا عَنِ الْمَلِكِ الْكَرِيْمِ كَلَامَهٗ فَهْمًا تَذِلُّ لَهُ الرِّقَابُ وَتَخْضَعُ

ترجمہ: تعجب ہے تیرے دل پر یہ پھٹتا کیوں نہیں؟ تیرے اعضا پر حیرت ہے یہ کپکپاتے کیوں نہیں؟ اگر تو میری بات سن اور سمجھ رہا ہے تو رات کے اندھیرے میں بیداری کی سلائی سے سرمہ لگا لے، قرآن نے اپنے وعدے اور وعید سے آنکھوں کو رات کی نیند سے روکا ہے، انہوں نے کریم بادشاہ کے کلام کو خوب سمجھا اور اس کے لیے ان کی گردنیں جھک گئیں۔

﴿14222﴾... حضرت سیّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: باکمال مردوں کے دل رازوں کی قبریں

ہوتی ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا: لوگ دنیا سے اس قدر محبت کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: کیونکہ اللہ پاک نے دنیا کو ان کے رزق جمع کرنے کی جگہ بنایا تو لوگوں نے اسی کی طرف نظریں لگالیں۔ پوچھا گیا: حکمت کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا: اس کا پایا جانا۔ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: بندہ نجات کس چیز میں پاتا ہے؟ فرمایا: نجات اخلاص میں ہے، جب بندہ مخلص ہو تو نجات پا جاتا ہے۔ پوچھا گیا: اخلاص کی کیا نشانی ہے؟ فرمایا: جب تیرے عمل میں مخلوق کا عمل دخل نہ ہو اور نہ ان کی مذمت کا خوف ہو، اس صورت میں اللہ پاک نے چاہا تو تم مخلص ہو گے۔

﴿14223﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: محبت وہ ہے جسے کوئی فائدہ زیادہ کرے نہ کوئی نقصان کم کرے، پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے:

شَوَاهِدُ اَهْلِ الْحُبِّ بَادٍ دَلِيْلُهَا ... بِاَعْلَامِ صِدْقٍ مَا يَضِلُّ سَبِيْلُهَا

جُسُوْمُ اُولِيْ صِدْقِ الْمَحَبَّةِ وَالرِّضٰى ... تَبِيْنُ عَنْ صِدْقِ الْوِدَادِ نُحُوْلُهَا

اِذَا نَاجَتِ الْاَفْهَامُ اُنْسَ نُفُوْسِهِمْ ... بِاَلْسِنَةٍ تَخْفٰى عَلَى النَّاسِ قِيْلُهَا

وَضَجَّتْ نُفُوْسُ الْمُسْتَهَامِيْنَ وَاشْتَكَتْ ... جَوٰى كَانَ عَنْ اَجْسَامِهَا شَرِيْلُهَا

يَحِنُّوْنَ حُزْنًا ضَاعَفَ الْخَوْفَ شَجْوُهُ ... وَنِيْرَانُ شَوْقٍ كَالسَّعِيْرِ غَلِيْلُهَا

وَسَارُوْا عَلٰى حُبِّ الرَّشَادِ اِلَى الْعُلٰى ... قَوْمٌ بِهِمْ تَقْوَاهُ وَهُوَ دَلِيْلُهَا

فَحَطُّوْا بِدَارِ الْقُدْسِ فِيْ خَيْرِ مَنْزِلٍ ... وَفَازَ بِزُلْفٰى ذِي الْجَلَالِ حُلُوْلُهَا

ترجمہ: (۱) اہلِ محبت کی علامتوں کی دلیل واضح ہے، سچائی کے جھنڈے ان کے راستے گم نہیں ہونے دیتے۔ (۲) وہ سچی محبت ورضا والے بدن ہیں جن کی سچی محبت کے سبب اُن کی لاغری نمایاں ہے۔ (۳) جب سوچیں اُن کے دلوں کی انسیت کو پکارتی ہیں ایسی زبانوں سے جن کی گفتگو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ (۴) اور بیمار دل چیختے چلاتے ہیں اور سوزشِ عشق کی شکایت جیسے جوتوں سے جسموں کو ہوتی ہے۔ (۵) تو وہ غمگین ہو جاتے ہیں، خوف بڑھ جاتا ہے اور بیمار دل میں آگ کی لپٹ کی طرح شوق کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ (۶) اور وہ ہدایت پر گامزن ہو کر بلندی کی طرف چلے جاتے ہیں، وہ ایسے لوگ ہیں جن کی نشانی تقویٰ ہے۔ (۷) پس وہ پاکیزہ گھر کے بہترین مقام پر اترتے ہیں اور عزت والی بارگاہ میں حاضر ہو کر قرب پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ذہانت کے دروازے اور اُن کی چابیاں:

﴿14224﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن عبدُ الملک بن ہاشم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے پوچھا: ذہانت کے کتنے دروازے ہیں؟ فرمایا: چار دروازے ہیں: (۱)... خوف خدا (۲)... امیدِ رحمت (۳)... محبتِ الٰہی اور (۴)... شوقِ دیدار۔ ان چاروں کی چار چابیاں بھی ہیں: فرائض خوف کے دروازے کی چابی ہے، نوافل امید کے دروازے کی چابی ہے، عبادت کی محبت اور شوق محبت الٰہی کے دروازے کی چابی ہے اور دل وزبان سے ہمیشہ اللہ پاک کا ذکر کرتے رہنا شوقِ دیدار کے دروازے کی چابی ہے۔ یہی ولایت کا درجہ ہے، جب تم اس درجہ پر فائز ہونا چاہو تو خوف کے دروازے کی چابی تھام لو، جب اسے کھولو گے تو تم ذہانت کے دروازے پر پہنچو گے جو تمہیں کھلا ہوا ملے گا، جب اس میں داخل ہو گے تو میرا نہیں خیال کہ تم اسے دیکھنے کی تاب لا سکو گے کیونکہ اس وقت تمہاری عزت اور بادشاہت بادشاہوں سے بھی بڑھ جائے گی۔ میرے بھائی! اچھی طرح سمجھ جاؤ کہ تم خوف کے ذریعے فرائض کو نہیں پہنچ سکتے بلکہ فرائض کے ذریعے خوف کو پہنچو گے، امید کے ذریعے نوافل کو نہیں پا سکتے بلکہ نوافل کے ذریعے امید تک پہنچو گے، دروازوں کے ذریعے چابیوں تک نہیں پہنچا جاتا بلکہ چابیوں کے ذریعے دروازوں تک پہنچا جاتا ہے، سنو! جس کے فرائض پورے ہوئے سمجھو وہ خوف میں بھی کامل ہوا، جس نے نفلی کام کئے وہ امید کو پہنچ گیا اور جس نے عبادت سے محبت کی وہ اللہ پاک تک پہنچ گیا اور جو اپنے دل وزبان کو ذکرِ خدا میں مشغول رکھے اللہ پاک اس کے دل میں اپنی بارگاہ کا شوق ڈال دیتا ہے، یہ ملکوت کا راز ہے اسے سمجھو اور یاد کر لو۔ اللہ پاک اپنے بندوں سے جسے چاہتا ہے یہ مقام عطا فرماتا ہے۔

﴿14225﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: اِذَا اطَّلَعَ الْخَبِيْرُ عَلَى الضَّمِيْرِ فَلَمْ يَجِدْ فِي الضَّمِيْرِ غَيْرَ الْخَبِيْرِ جَعَلَ فِيْهِ سِرَاجًا مُّنِيْرًا جب دلوں کا حال جاننے والا دل میں اپنے سوا کسی کو نہیں پاتا تو اس دل کو روشن چراغ بنا دیتا ہے۔

موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کو وحی الٰہی:

﴿14226﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کو وحی فرمائی: اے موسیٰ! اکیلے پرندے کی طرح ہو جاؤ جو درختوں کی چوٹیوں سے کھاتا ہے اور کنوئیں سے پانی پیتا

ہے، جب رات چھاجاتی ہے تو مجھ سے مانوس ہوتے اور میرے نافرمانوں سے دور بھاگتے ہوئے کسی پہاڑ کی کھوہ میں ٹھکانا بنالیتا ہے۔ اے موسیٰ! میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ جو نیکی میرے علاوہ کے لیے ہو گی میں اُسے مکمل نہیں کروں گا۔ اے موسیٰ! میں ضرور ہر اس امید والے کی امید ختم کردوں گا جو میرے غیر کی امید رکھے گا، میں ضرور اس پر آفت نازل کروں گا جو میرے سوا کسی اور کا سہارا لے گا، اس کی وحشت کو طویل کردوں گا جو میرے سوا کسی سے مانوس ہو گا، میں ضرور اُس سے اپنی توجہ پھیر لوں گا جو میرے علاوہ کسی کو اپنا محبوب بنائے گا۔ اے موسیٰ! میرے کچھ خاص بندے ہیں اگر وہ مجھ سے سرگوشی کرتے ہیں تو میں ان کی طرف خاص نظر کرتا ہوں، اگر وہ مجھے پکارتے ہیں تو میں اُن کی طرف خاص توجہ کرتا ہوں، وہ میری طرف بڑھتے ہیں تو میں ان کو قریب کرلیتا ہوں، اگر وہ مجھ سے قریب ہوتے ہیں تو میں انہیں مُقرَّب بنالیتا ہوں، اگر وہ تقرُّب چاہتے ہیں تو انہیں اپنے سایۂ رحمت میں چھپالیتا ہوں، وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں تو میں اُن سے محبت کرتا ہوں، وہ میرا دفاع کرتے ہیں تو میں اُن کا دفاع کرتا ہوں، وہ میرے لیے عمل کرتے ہیں تو میں انہیں پورا بدلہ دیتا ہوں، وہ میری حفاظت وپناہ میں ہیں، وہ میرے سبب فخر کرتے ہیں اور میں ان کے کاموں کی تدبیر فرماتا ہوں، ان کے دلوں کی نگہبانی کرتا ہوں، ان کے احوال کا والی ہوں، میں نے اپنے ذکر کے سوا کسی بھی چیز میں ان کے لیے سکون نہیں رکھا، میرا ذکر ان کی بیماریوں کے لیے شفا ہے، ان کے دلوں کی روشنی ہے، وہ مجھ ہی سے مانوس ہوتے ہیں، ان کے دلوں کی سواریاں میری ہی بارگاہ میں اُترتی ہیں اور ان کو میری پناہ گاہ میں ہی قرار ملتا ہے۔

عارفین کا محبوب اور مشروب:

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے بھائی! یہ وہ لوگ ہیں جن کے کلیجے غموں نے پگھلا کر رکھ دیئے، خوف نے ان کے جسم کمزور کردیئے، شب بیداریوں نے رنگ بدل دیئے، قیامت کے خوف نے دِلوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے، ان کے راز بارگاہِ الٰہی میں رہتے ہیں اور ان کے دل وہیں جھکے ہوئے ہیں، ان کی روحیں عبادتِ الٰہی کے بغیر چین نہیں پاتیں، ان کے دل یادِ خدا سے خالی نہیں ہوتے اور ان کے راز آسانی بادشاہت میں بلند ہوتے ہیں، جب وہ خاموش ہوتے ہیں تو اُن کے دل جھک جاتے ہیں، اگر وہ اپنے غم کو چھپانا چاہیں تو آنسو سوزشِ دل کی خبر دیتے ہیں، وہ مُناجات کی حلاوت سے شہوات کو ختم کردیتے ہیں، غفلت

وکوتاہی کا ان پر کوئی زور نہیں چلتا اور انہیں کھیل کود کی کوئی خواہش نہیں، ان کے اور آفات کے درمیان توفیقِ الٰہی کی رکاوٹ ہوتی ہے، ان کے اور لذات کے درمیان حفاظتِ خداوندی حائل رہتی ہے، وہ بارگاہِ الٰہی کے دروازے پر اسی کی طرف سے اور اسی کے لیے روتے رہتے ہیں۔ تو دنیا سے بے پروا ان عارفین کی زندگی کتنی حسین ہے، ان کا مشروب (محبتِ الٰہی کا جام) کتنا لذیذ ہے اور ان کا محبوب سب سے بڑھ کر عظمت والا ہے۔

﴿14227﴾... حضرت سیّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو لالچ و طَمع کے خنجر کو نااُمیدی کی تلوار سے کاٹ دیتا اور حرص کی خندق کو بند کر دیتا ہے وہ انتہائی مفید دُور اندیشی کو پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، جو مستقل مزاجی کے ڈول پر زُہد کی رسی باندھ کر سیراب ہوتا ہے وہ حکمت کے کنویں سے سیراب ہوتا ہے، جو غم وافسردگی کی وادیوں میں چلتا ہے وہ ہمیشہ والی زندگی حاصل کر لیتا ہے، جو گناہوں کی گھاس تقویٰ کی درانتی سے کاٹ لیتا ہے اس کے لیے اِستقامت کا باغ واضح ہو جاتا ہے، جو صداقت کی ذرع پہنتا ہے وہ باطل کے لشکر سے جہاد کرنے پر طاقتور و مضبوط ہو جاتا ہے، اُس کا خوف وامید برابر ہو جاتے ہیں اور آخرت میں اُس کا ٹھکانا اچھا ہو جاتا ہے اور جو اپنی تعریف پر خوش ہو وہ جاہل ہے جسے شیطان نے حماقت و بیوقوفی کا لباس پہنا دیا۔

توکل کی ایک تعریف:

﴿14228﴾... ایک شخص نے حضرت سیّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: ابو الفیض! تَوَکُّل کیا ہے؟ فرمایا: نگہبانوں سے لاتعلُّق ہو جانا اور اسباب (پر بھروسے) کو چھوڑ دینا۔ اس نے عرض کی: مجھے اس کی دوسری حالت بھی بتائیے۔ فرمایا: نفس کو حکمرانی سے نکال کر غلامی میں ڈال دینا۔

﴿14229﴾... حضرت سیّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لیے جو ظاہر ہوا مگر بارگاہِ الٰہی کا دروازہ تھام لیا، خوشخبری ہے اس کے لیے جس نے آگے رہنے کے لیے خود کو پوشیدہ رکھا اور خوشخبری ہے اس کے لیے جس نے اپنی زندگی کے دن اللہ پاک کی فرمانبرداری میں گزارے۔

تقدیر پر اعتماد رکھنے کی بَرَکت:

﴿14230﴾... حضرت سیّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو تقدیر پر اعتماد رکھے وہ راحت میں رہتا ہے، جو غَلَطی دُور کرے وہ سکون میں ہوتا، جو قُرب چاہے اسے قریب کیا جاتا ہے، جو سُتھرا ہونا چاہے اُسے

سُتھرا کر دیا جاتا ہے، جو توکل کرے اسے توفیق نصیب ہوتی ہے اور جو غیر ضروری کام میں پڑتا ہے وہ ضروری کام کو بھی ضائع کر دیتا ہے۔

﴿14231﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عرب کے ایک شہر میں کہیں جا رہا تھا کہ میں نے ایک شخص کو شاہ بَلُوط نامی درخت کے جُھنڈ میں دیکھا، جہاں ایک چشمہ جاری تھا، میں ایک دن اور ایک رات اس کے پاس ٹھہرا، میں اس کی گفتگو سننا چاہتا تھا، اس نے رخ میری طرف کیا، وہ کہہ رہا تھا: میرا دل گواہ ہے کہ تمام مصائب اللہ پاک کی طرف سے ہیں اور میرا دل گواہی کیسے نہ دے جبکہ بندوں کے تمام کام تیرے ہی سپرد ہیں، تجھ سے دھوکے میں رہنے والے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کا دل تیرے غیر کی طرف مائل ہوتا ہے۔ ہائے افسوس! ہائے افسوس! کوتاہی کرنے والے تیرے یہاں نقصان میں ہیں۔ میرے مولیٰ! تیرا ذکر کتنا ہی میٹھا ہے، کیا ایسا نہیں ہے کہ تیری امید کرنے والوں نے تیرا قَصْد کیا اور انہوں نے تجھ سے لگائی گئی امید کو پالیا، میں تو تیری بارگاہ میں ان کے لیے ان کی طلب سے بھی زیادہ دیکھ رہا ہوں۔

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا: میرے پیارے! میں تمہارا کلام سننے کی خاطر ایک دن اور رات سے تمہارے پاس ٹھہرا ہوا ہوں۔ اس نے کہا: جب آپ آئے تھے میں نے آپ کو بہادر سمجھا تھا مگر ابھی تک میرے دل سے آپ کا خوف نہیں گیا۔ میں نے کہا: ایسا کیوں ہے اور کس بات نے آپ کو مجھ سے خوف زدہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا: عمل کے دن آپ کی بیکاری، فراغت کے دن آپ کی مشغولیت، روزِ محشر کے لیے آپ کا زادِ راہ کو ترک کرنا اور گمان پر ٹھہرے رہنا۔ میں نے کہا: بے شک اللہ پاک کریم ہے، اُس کے ساتھ بندہ جو بھی گمان رکھتا ہے وہ اُسے عطا فرماتا ہے۔ اس نے کہا: جب عملِ صالح اور توفیق گمان کے مطابق ہو جائے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ میں نے کہا: میرے پیارے! اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے! یہاں تو انسان نظر ہی نہیں آ رہے جن کی موجودگی آپ کو راحت دے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں! یہاں مردانِ خدا موجود ہیں جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ اس جگہ کھاتے کیا ہیں؟ اس نے کہا: شاہ بلوط درخت کا پھل اُن کی خوراک ہے، پھٹے ہوئے کپڑے اُن کا لباس ہے، وہ دنیا سے مایوس ہو گئے اور دنیا ان سے مایوس ہو گئی، وہ زمین کے ساتھ مل گئے اور انہوں نے پھٹے ہوئے کپڑے لپیٹ لیے، جب رات چھا جائے تو

انہیں دیکھ کر تم کہو گے ان لوگوں کو شب بیداری کی چھریوں نے کاٹ ڈالا ہے۔ میں نے کہا: میرے پیارے! ان کے پاس کوئی دوا بھی ہے جس سے وہ اپنے درد و اَلَم کا علاج کرتے ہوں؟ اس نے کہا: ہاں کیوں نہیں۔ میں نے پوچھا: کیا دوا ہے؟ کہا: جب وہ کھاتے ہیں تو تنہائی میں واحد و یکتا رب تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور سفر کی تیاری کرتے ہیں تو رگوں کو قرار آجاتا ہے اور درد و اَلَم مٹ جاتا ہے۔ میں نے کہا: یا سَیِّدِی! کیا وہ بہت زیادہ سیر نہیں کر رہے؟ اس نے کہا: نکمے آدمی! یہ ان پر الزام ہے، یہ اپنے نفسوں سے جہاد کرتے ہیں، جب رکوع کے سبب ان کے جوڑ ٹوٹنے لگتے ہیں، سجدوں میں پیشانیاں زخمی ہو جاتی ہیں اور راتیں جاگنے کی وجہ سے رنگ بدل جاتے ہیں تو یہ **اللہ** پاک سے آہ وزاری کرتے ہوئے مدد طلب کرتے ہیں، وہ کوشش میں سرگرداں رہتے ہیں، آبادیاں ان کے قریب نہیں ہوتیں اور انہیں قربِ الٰہی کے علاوہ کہیں قرار نہیں ملتا۔ میں نے کہا: پیارے! مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ اس نے کہا: جب تمہارا نفس تمہیں ہلاکت کی طرف بلائے تو نفس کی پکڑ کرو، جب سستی کی طرف بلائے تو اس سے لڑو کیونکہ نفس کے پاس بہت حیلے بہانے اور مکر و فریب ہوتے ہیں، جب تم ایسا کرلو گے تو **اللہ** پاک تمہیں مخلوق سے بے پروا اور فاسقوں کی مجلس سے دور کر دے گا۔

دنیا کو گزر گاہ اور آخرت کو منزل بنالو:

﴿14232﴾... حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تاریک و اندھیرے مقامات ظاہر ہو گئے، مخلوق پر **اللہ** پاک کی حجتیں پوری ہو گئیں، کوئی اپنا حصہ لے رہا ہے اور کوئی ضائع کر رہا ہے، اس کی پہچان، اس کی حکمت اور اس کی حُجَّت اس کی کتاب ہے، دنیا اپنے سنگار کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی، اس نے طالب آخرت کو بٹھا دیا اور غافل کو کھیل میں ڈال دیا، نہ طالبِ آخرت مرض کا علاج چاہتا ہے اور نہ غافل اپنے مرض کو پہچان رہا ہے، پھر **اللہ** پاک نے اپنی مخلوق میں کچھ لوگوں کو بہت خاص کیا، انہیں اپنی حکمت سکھائی تو انہوں نے دل کی آنکھوں سے چُھپی چیزوں کو دیکھ لیا، ان کی روحوں نے آسمانی بادشاہت میں سیر کی اور انتہائی پاکیزہ پھل چُن کر واپس ان کے پاس لوٹ آئیں، پس اس وقت انہوں نے دنیا کو گزر گاہ اور آخرت کو منزل بنالیا اور ان کے دل و ارادے ان کے رب کے پاس ہیں۔ **اللہ** پاک نے اپنی مخلوق میں جن بندوں کو خاص کیا ان پر اس کی نعمت کی ابتدا عقل کی پسندیدہ صورتوں پر نفسوں کو سلگانے سے ہوتی ہے تو اس وقت ان کے لیے معرفت کی نشانیاں قائم

ہو جاتی ہیں جن پر وہ بے بسی اور کوتاہی کے وقت سہارا لیتے ہیں، یہ دو حالتیں ہیں جو غم پیدا کرتی اور طَلَب پر اُبھارتی ہیں اور نفس مَعْرِفَتِ اِلٰہی سے ہی بے پرواہوتا ہے۔

حالِ اَحوال:

﴿14233﴾...ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خط لکھ کر حال احوال پوچھا تو آپ نے جواباً لکھا: میرا کوئی حال ایسا نہیں جس سے میں راضی وخوش ہوں اور نہ کوئی حال ایسا ہے جس سے ناراض ہوں، میں اپنی حالت پر کیسے راضی رہوں کیونکہ میرا وہی حال ہوتا ہے جیسا وہ (**اللہ** پاک) چاہتا ہے، اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کے مجھ پر احسانات کے اعتبار سے میرا کون سا حال زیادہ اچھا ہے؟ یا پھر میری بدحالی میرا اچھا حال ہے؟ جبکہ میرے لیے یہی پسند کیا گیا ہو۔ باقی میں اس عافیت میں ہوں جسے میں عافیت سمجھتا ہوں۔ البتہ میرا حال ایسا ہے کہ پیش قدمی کرنے والے کو ذات قدیم کی طرف سے جو سختی آتی ہے میں اُس کا مزہ پاتا ہوں اور وہ کیا ہے؟ مجھے یہ جاننے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ جو کچھ ہونے والا ہے وہ رب کریم سب جانتا ہے اور وہی چیزوں کو وجود عطا فرماتا ہے اور اُسی نے میرے لیے یہ حال چنا ہے۔

پانچ باتیں:

﴿14234﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس بندے میں پانچ باتیں ہوں مجھے اس کی خوش بختی کی امید ہے چاہے وہ پانچ باتیں اس کی موت سے ایک لمحہ پہلے ہی کیوں نہ پائی جائیں۔ پوچھا گیا: کونسی پانچ؟ فرمایا: بداخلاقی کا ختم ہو جانا، خوش مزاج ہونا، عقل کا وسیع ہونا، توحید کا خالص ہونا اور پیدائش کے اعتبار سے پاکیزہ ہونا۔

کبھی بھی کسی کو حقیر مت سمجھنا:

﴿14235﴾... حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں جب میں حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے رُخصت ہونے لگا تو اُن سے عرض کی: **اللہ** پاک آپ سے راضی ہو! مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جسے میں آپ سے یاد کرلوں۔ فرمایا: اپنے رب کریم کے مُقابل اپنے نفس کا ساتھی ہرگز مت بننا کہ وہ تیرے رزق

وعزت کو زیادہ کرے۔ بلکہ اپنے نفس کے خلاف اللہ پاک کے ساتھ ہو جانا، کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ تیرے ساتھ بھی ہو اور تیرے خلاف بھی۔ کبھی بھی کسی کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھنا چاہے وہ انتہائی بُرا ہی کیوں نہ ہو، اپنے اور اس کے انجام کے ڈر سے کیونکہ ہو سکتا ہے تم سے معرفت چھین کر اسے عطا کر دی جائے۔

﴿14236﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: غیرِ خدا کے لیے دل اسی وقت فکر مند ہوتا ہے جب وہ کسی سزا میں گرفتار ہو۔

ملاقاتی اور مکین:

﴿14237﴾... ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یوں دعا کی: اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنہوں نے غم کے پتوں کا سایہ لیا، گناہوں کے اوراق کو پڑھا، خطاؤں کے رجسٹر پھیلائے، پھر ان کے دلوں کو سچی فکر عطا کر دی گئی۔ اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں کر دے جنہوں نے بھوک کی لذت سے اپنے نفسوں کو سدھارا، علم کے زیور سے خود کو سجایا، ورع و تقویٰ کی چار دیواری میں رہائش اختیار کی، خواہشات کے دروازے بند کر دیئے، انہوں نے معرفت کے یقین سے دنیا کا سفر پہچان لیا حتّٰی کہ زہد کی بلندیوں کو پہنچ گئے اور نفسوں کی لَغزِش و خطا سے پناہ مانگی۔ یوں وہ عظمت والے گھر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور سلامتی کے ساتھ ایک دوسرے کی غم خواری کرنے والے بن گئے۔ اے مولائے کریم! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جن کے دلوں کی بند آنکھیں تو نے کھول دیں تو انہوں نے تیری حکمت والی تدبیر کو دیکھا اور تیرے ظہور کی دلیلوں کا نظارہ کیا تو وہ دل کو پہنچنے والی نشانیوں سے تجھے پہچان گئے، ان کی روحیں ملائکہ کے پروں سے آگے پرواز کرتی ہیں، آسمان والوں نے ان کا نام "ملاقاتی" رکھ دیا اور اہلِ جبروت انہیں "مکین" کہنے لگے، وہ تسبیح والوں کے مکانوں میں اترے اور انہوں نے پاکی بیان کرنے والوں کے صحنوں میں پناہ پکڑی۔ یوں وہ عزت کے پردوں سے لپٹ گئے اور جب بھی کسی خواہش نے انگڑائی لی تو انہوں نے اپنے پاک رب سے مناجات کیں، یہاں تک کہ انہوں نے دل کی آنکھوں سے ربِّ ذُوالجلال کی بادشاہی کا نظارہ کیا۔ بالآخر ان کے دل تیری توحید کی معرفت کے ساتھ اطمینان سے سینوں کی طرف لوٹ گئے، پس تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

﴿14238﴾... حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں جس جگہ حضرت

سیِّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز پڑھتے تھے، ایک مرتبہ میں اُس جگہ کے پاس سو رہا تھا کہ اتنے میں آپ کو یہ اشعار کہتے سنا:

حُبُّكَ قَدْ أَرَّقَنِيْ وَزَادَ قَلْبِيْ سَقَمَا

كَتَمْتُهُ فِي الْقَلْبِ وَالْأَحْشَا حَتَّى انْكَتَمَا

لَا تَهْتِكَنْ سِتْرِيَ الَّذِيْ أَلْبَسْتَنِيْ تَكَرُّمَا

ضَيَّعْتُ نَفْسِيْ سَيِّدِيْ فَرُدَّهَا مُسَلِّمَا

ترجمہ: (۱) تیری محبت نے مجھ پر غلبہ کیا اور میرا دل مزید بیمار ہو گیا۔ (۲) میں نے اسے دل اور آنتوں میں چھپایا حتیٰ کہ وہ چھپ گئی۔ (۳) تو نے عزت دے کر جو مجھ پر پردہ ڈال رکھا ہے اِسے مت ہٹانا۔ (۴) مولا! میں نے اپنے نفس کو ضائع کیا تو اسے فرمانبردار بنا کر لوٹا دے۔

پھر انہوں نے فرمایا: **اللہ** پاک نے کچھ روحوں کو سیراب کیا اور اُن لوگوں کے لیے یہ مُقدَّر کر دیا کہ وہ **اللہ** پاک کا ذکر کرتے ہوئے خود کو بھی بھول جاتے ہیں، وہ یادِ الٰہی کے ساتھ کسی کی یاد نہیں رکھتے۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم! یہی پسندیدہ بندے ہیں جنہیں خاص کیا گیا، چُنا گیا اور پاک کیا گیا پس وہ عظیم مقام و مرتبے میں رحمتِ الٰہی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔

﴿14239﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ اشعار پڑھے:

لَذَّ قَوْمٌ فَأَسْرَفُوْا وَرِجَالٌ تَقَشَّفُوْا

جَعَلُوْا إِلٰهَهُمْ وَاحِدًا وَمَضَوْا مَا تَخَلَّفُوْا

طَالِبِيْنَ جَنَّةً آثَرُوْهَا فَأُسْعِفُوْا

ترجمہ: لوگوں نے زندگی کو خوشگوار پایا تو حد سے گزر گئے اور کچھ مردانِ خدا نے راحت والی زندگی ترک کر دی، انہوں نے اپنا ایک ہی خدا مانا اور جو پیچھے تھا سب چھوڑ کر جنت کی طلب میں آگے بڑھ گئے، انہوں نے جنت کو ترجیح دی تو اس کے قریب کر دیئے گئے۔

﴿14240﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: الٰہی! شیطان تیرا دشمن ہے

اور ہمارا بھی دشمن ہے اور تیرا ہمیں مُعاف کرنا اُسے تکلیف دے کر غضب میں ڈالے گا تو تُو ہمیں معاف فرمادے۔

جو بھی ہلاک ہوا وہ۔۔۔!

﴿14241﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو بھی ہلاک ہوا وہ پوشیدہ رکھی گئی چیزوں کو ظاہر کرنے کی جستجو اور ظاہر کی گئی چیزوں کا انکار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوا۔

ایک عابد اور عابدہ کا حال:

﴿14242﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک عربی عبادت گزار کے پاس گیا تو اس سے پوچھا: کیا حال ہے؟ وہ بولا: ”میں اللہ پاک کی وسیع و عریض نعمتوں میں گھومتا ہوں، اس کے فضل واحسان کی زبان سے بولتا ہوں، اس کی مجھ پر ظاہری وباطنی ہر طرح کی نعمتیں ہیں اور اس کی عطاؤں کے باغات کی خوش نما ٹہنیاں میری طرف جھکی ہوئی ہیں۔“ آپ فرماتے ہیں: یوں ہی میں ایک عابدہ کے پاس گیا اور اُس سے حال پوچھا تو وہ بولی: میں دنیا میں عزت ووقار کے ساتھ ہوں، سامانِ آخرت جمع کرنے میں جلدی کر رہی ہوں، فیصلہ سنائے جانے کے ہولناک دن (یعنی روزِ محشر) کی تیاری کر رہی ہوں، اللہ پاک کی مجھ پر بے شمار نعمتیں ہیں، میں اِن کے شُکر میں کوتاہی کا اعتراف کرتی ہوں اور انہیں شمار کرنے اور بیان کرنے سے عاجز وبے بس ہوں۔ آہ! دل اس پاک ذات سے غافل ہو گئے حالانکہ اسی نے انہیں پیدا کیا اور لوگوں نے اس سے منہ موڑ لیے حالانکہ وہ انہیں پکارتا و بلاتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اتنی مہلت دی، پس اس کی عطاؤں اور نعمتوں کی مسلسل بارش ہو رہی ہو تو اونگھ بھی نہیں لینی چاہیے۔

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک بار یوں عرض کی: الٰہی! تو قدرت والا بادشاہ اور میں محتاج بندہ ہوں، میں بڑی بے بسی کے ساتھ تجھ سے مُعافی کا سوال کرتا ہوں تُو فضل کرتے ہوئے مجھے معاف فرمادے۔

آپ ہی نے فرمایا: ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اللہ پاک سے حسن ظن رکھو اور وہ احسان نہ فرمائے۔

ایک بار کہنے لگے: میں اپنے عمل پر کیسے خوش ہو جاؤں حالانکہ میرے گناہوں کا انبار لگا ہوا ہے اور میں اپنی امید پر کیسے خوش ہو سکتا ہوں حالانکہ میرا انجام پوشیدہ ہے۔

آپ فرماتے ہیں: عقلمند وہ ہے جو عمل میں جلدی کرے، امید کو ٹالتا رہے اور موت کی تیاری کرے۔

بارگاہِ الٰہی میں عرض:

﴾14243﴿... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: الٰہی! اگرچہ تیری عبادت کے لحاظ سے میرا عمل چھوٹا ہے مگر تجھ سے امید کے معاملے میں میری آرزو بڑی ہے۔ الٰہی! میں تیری بارگاہ سے نامُراد کیسے لوٹ سکتا ہوں جبکہ میرا حُسنِ ظن تجھ سے وابستہ ہے۔ مولائے کریم! تجھ سے لگی میری سچی امید کو لوگوں کے سامنے رد نہ فرمانا۔ میرے پروردگار! عبادت گزاروں نے تیرا ذکر سنا تو اپنے سر جھکا دیئے، گناہ گاروں نے تیرا عفو و کرم سنا تو اس کے خواہش مند ہو گئے۔ الٰہی! اگرچہ گناہوں نے مجھے تیرے لطف و کرم کے عظیم مقام سے گرا دیا مگر تیری عظیم مہربانی کے یقین نے میری ڈھارس بندھا دی ہے۔ میرے مولیٰ! تجھ سے ملاقات کی تیاری سے غفلت نے مجھے نڈر بنا دیا تھا مگر تیری عزت و کرم والی نعمتوں کی معرفت نے مجھے بیدار کر دیا ہے۔ میرے خدا! اگرچہ تیرا دردناک عذاب مجھے دوزخ کی طرف بلا رہا ہے مگر تیرا عظیم اجر و ثواب مجھے جنت کی طرف بلا رہا ہے۔

غمزدوں کی پہچان:

﴾14244﴿... حضرت سیِّدُنا سعید بن عُثمان خیاط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: غمزدوں کی پہچان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر تم انہیں دیکھو گے تو وہ تمہیں اُن لوگوں کی طرح نظر آئیں گے جن کے غم چھپے ہوئے ہوں، وہ خالص معرفت سے تخلیق کئے گئے ہیں، جب معرفت ان کے دلوں تک پہنچی تو اللہ پاک نے انہیں اپنی انتہائی پوشیدہ محبت کے جام سے سیراب فرمایا، پس وہ رب کریم کے عشق میں دیوانے ہو گئے، اس مقام پر وہ اپنے غم کی سواریاں صحنِ محبوب ہی میں بٹھاتے ہیں، اگر تم انہیں دیکھو تو تمہیں وہ لوگ نظر آئیں گے جنہیں شوق و محبت نے ان کی سکون گاہوں سے بے سکون کر دیا ہے، ان کے ارادے اللہ پاک کی طرف رواں دواں ہیں، ان کے دل اس بارگاہ کی طرف پرواز کر رہے ہیں، خوف نے انہیں بیماریوں کے بستر پر لگا دیا، امید نے انہیں بدلے کی تلوار سے ذبح کر ڈالا، گریہ زاری کی کثرت نے ان کے دلوں کی شریانیں کاٹ کر رکھ دیں، عشقِ الٰہی میں ان کی روحیں

نکلی جا رہی ہیں، رب کی ناراضی کے خوف نے ان کے جسموں کو لاغر کر دیا، لگاتار شب بیداریوں نے ان کے رنگ بدل دیئے، شہر، آبادیاں اور گھر چھوڑ کر وہ جنگلوں، پہاڑوں اور غاروں میں چلے گئے، ان کا کھانا گھاس اور مشروب خالص پانی ہے، وہ مہربان رب سے کلام کر کے لذت پاتے ہیں اور وہ اس کے ذریعے اپنی جانوں پر کبوتروں کے بولنے کی طرح روتے ہیں۔ وہ اپنی تنہائیوں میں خوش ہیں، جہاں کوئی زخم انہیں سست نہیں کرتا اور نہ ہی رات کے اندھیروں میں کسی قدم کی آہٹ انہیں راحت فراہم کرتی ہے، خوش نصیبی ان روحوں کی جو اپنے رب کریم سے محبت کی جلدی میں اپنے ارادوں کے ساتھ اس کی طرف پرواز کر گئیں، کیونکہ انہیں مسلسل دیدارِ باری تعالیٰ کی امید تھی، پس انہوں نے دیکھا تو قرار پا گئیں اور وہ پہنچیں تو انہیں قریب کیا گیا، انہوں نے اپنے ارادے کو پہچانا، اعلیٰ صفات کے حامل ہوئے اور رکاوٹوں کو کاٹ ڈالا یہاں تک کہ ان کے رنج و غم دور ہو گئے اور انہوں نے اپنی پختہ اور پر عزم محبت کے طفیل **اللہ** واحد و قہار جَلَّ جَلَالُہٗ کے وجہِ کریم کا (باطنی آنکھوں سے یا خواب میں) دیدار کیا۔ پھر حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ اَشعار پڑھے:

رِجَالٌ اَطَاعُوا اللّٰهَ فِي السِّرِّ وَالْجَهْرِ ... فَمَا بَاشَرُوا اللَّذَّاتِ حِيْنًا مِّنَ الدَّهْرِ

اَتَاسٌ عَلَيْهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ اُنْزِلَتْ ... فَظَلُّوْا سُكُوْنًا فِي الْكُهُوْفِ وَفِي الْقَفْرِ

يُرَاعُوْنَ نَجْمَ اللَّيْلِ مَا يَرْقُدُوْنَهٗ ... فَبَاتُوْا بِاِدْمَانِ التَّهَجُّدِ وَالصَّبْرِ

فَدَاخَلَ هُمُوْمَ الْقَوْمِ لِلْخَلْقِ وَحْشَةٌ ... فَصَاحَ بِهِمْ اُنْسُ الْجَلِيْلِ اِلَى الذِّكْرِ

فَاَجْسَادُهُمْ فِي الْاَرْضِ هَوْنًا مُقِيْمَةٌ ... وَاَرْوَاحُهُمْ تَسْرِيْ اِلٰى مَعْدِنِ الْفَخْرِ

فَهٰذَا نَعِيْمُ الْقَوْمِ اِنْ كُنْتَ تَبْتَغِيْ ... وَتَعْقِلُ عَنْ مَوْلَاكَ اٰدَابَ ذَوِي الْقَدْرِ

ترجمہ: (۱) وہ ایسے لوگ ہیں جو خلوت و جلوت میں **اللہ** پاک کی فرمانبرداری کرتے ہیں، زندگی میں کبھی لذتوں میں مگن نہیں ہوتے۔ (۲) ان لوگوں پر **اللہ** پاک کی رحمت نازل ہوتی ہے تو ویرانوں اور غاروں میں بھی سکون کا سایہ پاتے ہیں۔ (۳) وہ رات کے ستاروں کی رعایت کرتے ہیں، سوتے نہیں، پس راتیں ہمیشہ صبر و تہجد کے ساتھ گزارتے ہیں۔ (۴) ان کے ارادوں میں مخلوق سے وحشت و گھبراہٹ داخل ہو جاتی ہے تو عظمت والی ہستی کی انسیت انہیں ذکرِ الٰہی کی طرف بلاتی ہے۔ (۵) ان کے جسم تو زمین پر نرمی و وقار کے ساتھ ٹھہرے ہوتے ہیں جبکہ ان کی روحیں عزت کے سرچشمے کی طرف رواں دواں ہیں۔ (۶) اگر تم اپنے

مالک و مولا سے قدر والوں کے آداب سمجھو اور حاصل کرو تو یہی لوگ تمہیں عیش و آرام والے لگیں گے۔

محبوب کے در سے دوری کا سبب:

﴿14245﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: بندہ اپنے ربِّ کریم سے کب مانوس ہوتا ہے؟ فرمایا: جب وہ اس سے ڈرتا ہے تو اس سے مانوس ہو جاتا ہے، تم جانتے ہو کہ جو گناہوں سے جڑا رہے وہ محبوب کے دروازے سے دور کر دیا جاتا ہے۔

اِسمِ اَعظم سیکھنے والے کا اِمتحان:

﴿14246﴾... حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن حُسَین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے پتا چلا کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اسمِ اعظم جانتے ہیں تو میں ان کی ملاقات کے ارادے سے مکہ شریف سے روانہ ہوا، حتّٰی کہ مصر کی ایک بستی میں وہ مجھے مل گئے، انہوں نے مجھے اس حال میں دیکھا کہ میری داڑھی کافی لمبی تھی، کندھے پر لٹکے مشکیزے کے ساتھ ایک لمبا سا چمڑے کا پیالہ جھول رہا تھا، میرے پاؤں میں تسمے والا جوتا تھا، انہیں میری حالت خراب محسوس ہوئی، میں نے انہیں سلام کیا تو ایسا لگا جیسے وہ مجھے واپس لوٹانا چاہتے ہیں، میں نے کوئی اپنائیت نہ دیکھی، میں نے سوچا: ہو سکتا ہے کسی کے ساتھ کوئی بات ہو گئی ہو، بہر حال میں وہیں بیٹھ گیا اور ان کے پاس سے الگ نہ ہوا، دو یا تین دن بعد ان کے پاس ایک فلسفی آیا اور علمِ کلام کے ایک مسئلے میں بحث کرنے لگا، کبھی وہ غالب آتا کبھی حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ غالب آتے، میں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور بیچ میں کود پڑا، میں نے فلسفی کو اپنی جانب متوجہ کر لیا اور اس سے مناظرہ کرنے لگا حتّٰی کہ اسے لاجواب کر دیا، پھر میں نے ایک اور چیز کے بارے میں اس سے مناظرہ کیا تو وہ میرا کلام تک نہ سمجھ سکا، حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بڑا تعجب ہوا، اُس وقت آپ بوڑھے تھے جبکہ میں جوان تھا، وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے سامنے آبیٹھے اور فرمایا: مجھے معاف کرنا مجھے تمہارا علمی مقام معلوم نہیں تھا، تم تو میرے نزدیک تمام لوگوں سے عزیز ہو، بس اس کے بعد ہمیشہ وہ مجھے عزت، احترام اور اپنے تمام ساتھیوں سے بلند مرتبہ دیتے رہے، یہاں تک کہ ایک سال تک میں اسی عزت کے ساتھ وہاں رہا، ایک سال کے بعد میں نے عرض کی: استاد محترم! میں ایک پردیسی آدمی ہوں، اپنے گھر والوں کی یاد آرہی ہے، میں نے ایک سال آپ کی خدمت کی ہے، آپ پر میرا

حق لازم ہوتا ہے، مجھے پتا چلا تھا کہ آپ **اللہ** پاک کا اسم اعظم جانتے ہیں، آپ نے مجھے آزما لیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میں اسم اعظم لینے کے لائق ہوں تو مجھے اسم اعظم سکھا دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، میں سمجھا شاید ابھی کچھ فرمائیں گے اور مجھے سکھا دیں گے مگر آپ نے چھ مہینے تک مجھ سے بات نہ کی، چھ مہینے کے بعد ایک دن مجھ سے فرمانے لگے: ابو یعقوب! فُسطاط سے ہمارا فلاں دوست آیا کرتا ہے کیا تم اسے جانتے ہو؟ آپ نے اس کا نام بھی لیا۔ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ چنانچہ آپ گھر سے ایک تھال لائے جس پر رومال ڈھک کر مضبوطی سے باندھا ہوا تھا، مجھے دیتے ہوئے فرمانے لگے: میں نے جس شخص کا نام بتایا ہے یہ تھال فسطاط میں اس تک پہنچا دو۔ میں نے تعمیلِ حکم کے لیے تھال پکڑا تو وہ کافی ہلکا تھا جس سے اندازہ ہوا کہ اس کے اندر کچھ نہیں ہے، جب میں فسطاط اور جیزہ کے درمیان پل پر پہنچا تو سوچا: حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شخص کو تحفہ بھیجا ہے جبکہ یہ تھال مجھے ہلکا بھی لگ رہا ہے دیکھتا ہوں اس میں ہے کیا۔ چنانچہ میں نے رومال کھولا، اوپر سے ڈھکن ہٹایا تو اس میں ایک چوہیا تھی اس نے چھلانگ لگائی اور بھاگ گئی، مجھے غصہ آگیا اور میں نے کہا: حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے، میرے ذہن سے یہ خیال جاہی نہیں رہا تھا میں غصے کی حالت میں واپس آپ کے پاس پہنچا تو مجھے دیکھ کر مسکرانے لگے اور ساری بات سمجھ گئے، پھر فرمایا: نادان! میں نے تجھے ایک چوہیا امانت کے طور پر دی تو تو نے اس میں بھی مجھ سے خیانت کی کیا میں تجھے **اللہ** پاک کے اسم اعظم کا امانت دار بناؤں؟ اٹھ اور نکل جا، آئندہ میں تجھے کبھی نہ دیکھوں۔

عقل مند کی پہچان:

﴿14247﴾... خلیفہ متوکل کے ساتھی زرافہ کا بیان ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خلیفہ کے پاس سے واپس ہو کر میرے پاس الوداعی ملاقات کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کی: میرے لیے کوئی دعا لکھ دیجئے۔ انہوں نے لکھ دی۔ میں نے انہیں لوزینہ (یعنی روغنِ بادام سے تیار کردہ مٹھائی) کا پیالہ پیش کرتے ہوئے کہا: یہ کھائیے یہ دماغ کو تازہ کرتا اور عقل کو نفع دیتا ہے۔ فرمایا: عقل کو نفع دینے والی چیز اس کے علاوہ کچھ اور ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: **اللہ** پاک کے حکم کو ماننا اور اس کے منع کردہ کام سے رکنا، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عقلمند وہ ہے جو **اللہ** پاک کے حکم اور

اس کی مُمانعت کو سمجھے۔ میں نے عرض کی: میری عزت افزائی کے لیے اس میں سے کچھ کھالیجئے۔ فرمایا: میں کچھ اور چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کی: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: یہ اس کے لیے ہے جو نہ میٹھے کا ذائقہ جانتا ہو نہ اسے کھانا جانتا ہو، جو لوگ اللہ پاک کی معرفت رکھتے ہیں وہ اس لوزینہ کے بجائے کوئی اور لوزینہ بناتے ہیں۔ میں نے عرض کی: میرا نہیں خیال کہ دنیا میں کوئی شخص اس سے اچھا لوزینہ بنا سکتا ہو کیونکہ یہ خلیفہ مُتَوَکِّل عَلَی اللہ کے باورچی خانے میں بنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مُتَوَکِّل عَلَی اللہ (یعنی اللہ پاک پر بھروسا رکھنے والے) کا لوزینہ کیا ہوتا ہے وہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ میں نے عرض کی: جی جی ضرور بتائیے۔ فرمایا: معرفت کے کھانے کا بالکل خالص حصہ لو، خوب کوشش کے پانی سے اسے گوندھو، اب رنج و غم کا چولہا بناؤ، خالص محبت کا برتن چڑھاؤ، پھر زاہدین کی سانسوں کی آگ کی گرمی پر عبادت گزاروں کے لوزینہ کی روٹی بناؤ، رنج و غم کی لکڑیوں سے اس آگ کو بھڑکاؤ حتّٰی کہ رنج و غم کی لکڑیاں کمزور جسم کی چنگاریوں سے اپنے قاصدوں کی آگ بھڑکا دے، پھر اُسے رضا کی قید میں ڈال دو اور پسندیدہ شجاعت کے بادام وفاداری کے ہاون دستے سے کوٹ کر اُسے عشقِ الٰہی کے خمیر سے خوشبودار کرو، پھر اُسے ایک زمانہ کھلے میدان میں تھیلے کو تہ کرنے کی طرح لپیٹ دو اور اندھیری رات میں شب بیداری کی چھریوں سے کاٹو، کبوتر کے ہم شکل کروان پرندے والی لذت ترک کر دو، اسے بے قرار و بیداری کے پیالوں میں تہ در تہ رکھو اور اس پر جلے ہوئے لمبے سانسوں کے شہد سے مٹھاس ڈالو اور پھر قلبی خیالات کے شعور کے ساتھ مناجات کی دعوتوں میں اِسے سپُردِ الٰہی کی انگلیوں سے کھاؤ، پس اس وقت دلوں کی سختیاں دور ہو جائیں گی اور یہی اپنے پیارے مالک و مولیٰ کے ساتھ بندے کی خوشی کا مقام ہے۔ پھر وہ مجھے الوداع کہہ کر روانہ ہو گئے۔

رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی عظمت و شان پر اَشعار:

﴿14248﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبدُ المالک بن ہاشم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون بن ابراہیم مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے یہ اَشعار سنائے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا لَا نَفَادَ لَهٗ　　حَمْدًا يَفُوْتُ مَدَى الْاِحْصَاءِ وَالْعَدَدِ

وَيُعْجِزُ اللَّفْظَ وَالْاَوْهَامَ مَبْلَغُهٗ　　حَمْدًا كَثِيْرًا كَاِحْصَاءِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ

مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ مُذْ خُلِقَتْ	وَوَزْنَهُنَّ وَضِعْفُ الضِّعْفِ فِي الْعَدَدِ
وَضِعْفُ مَا كَانَ وَمَا قَدْ يَكُوْنُ اِلٰى	بَعْدَ الْقِيَامَةِ اَوْ يَفْنٰى مَدَى الْاَبَدِ
وَضِعْفُ مَا دَارَتِ الشَّمْسُ الشُّرُوْقُ بِهٖ	وَمَا اخْتَفٰى فِيْ سَمَاءٍ اَوْ ثَرًى جُرُدِ
وَضِعْفُ اَنْعُمِهٖ فِيْ كُلِّ جَارِحَةٍ	وَكُلِّ نَفْسَةِ نَفْسٍ وَّاكْتِسَابِ يَدِ
شُكْرًا لِّمَا خَصَّنَا مِنْ فَضْلِ نِعْمَتِهٖ	مِنَ الْهُدٰى وَلَطِيْفِ الصُّنْعِ وَالرَّفَدِ
رَبٌّ تَعَالٰى فَلَا شَيْءٌ يُحِيْطُ بِهٖ	وَهُوَ الْمُحِيْطُ بِنَا فِيْ كُلِّ مُرْتَصَدِ
لَا الْاَيْنُ وَالْحَيْثُ وَالْكَيْفُ يُدْرِكُهٗ	وَلَا يُحَدُّ بِمِقْدَارٍ وَّلَا اَمَدِ
وَكَيْفَ يُدْرِكُهٗ حَدٌّ وَلَمْ تَرَهٗ عَيْنٌ	وَلَيْسَ لَهٗ فِي الْمِثْلِ مِنْ اَحَدِ
اَمْ كَيْفَ يَبْلُغُهٗ وَهْمٌ بِلَا شَبَهٍ	وَقَدْ تَعَالٰى عَنِ الْاَشْبَاهِ وَالْوَلَدِ
مَنْ اَنْشَاَ قَبْلَ الْكَوْنِ مُبْتَدِعًا	مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ قَدِيْمٍ كَانَ فِي الْاَبَدِ
وَدَهَرَ الدَّهْرَ وَالْاَوْقَاتَ وَاخْتَلَفَتْ	بِمَا يَشَاءُ فَلَمْ يَنْقُصْ وَلَمْ يَزِدِ
اِذْ لَا سَمَاءٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا شَبَحٌ	فِي الْكَوْنِ سُبْحَانَهٗ مِنْ قَاهِرٍ صَمَدِ
مَا ازْدَادَ بِالْخَلْقِ مُلْكًا حِيْنَ اَنْشَاَهُمْ	وَلَا يُرِيْدُ بِهِمْ دَفْعًا لِّمُضْطَهِدِ
وَكَيْفَ وَهُوَ غَنِيٌّ لَّا افْتِقَارَ بِهٖ	وَالْخَلْقُ تُضْطَرُّ بِالتَّصْرِيْفِ وَالْاَوَدِ
وَلَمْ يَدَعْ خَلْقَ مَا لَمْ يُبْدِ خِلْقَتَهٗ	عَجْزًا عَلٰى سُرْعَةٍ مِّنْهُ وَلَا تُؤَدِ
اِحَاطَةً بِجَمِيْعِ الْغَيْبِ عَنْ قَدَرٍ	اَحْصٰى بِهَا كُلَّ مَوْجُوْدٍ وَّمُفْتَقَدِ
وَكُلُّهُمْ بِافْتِقَارِ الْفَقْرِ مُعْتَرِفٌ	اِلٰى فَوَاضِلِهٖ فِيْ كُلِّ مُعْتَمَدِ
اَلْعَالِمُ الشَّيْءَ فِيْ تَصْرِيْفِ حَالَتِهٖ	وَمَا عَادَ مِنْهُ وَمَا يَمْضِيْ فَلَمْ يَعُدِ
وَيَعْلَمُ السِّرَّ مِنْ نَجْوَى الْقُلُوْبِ	وَمَا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَفِيٌّ جَالَ فِيْ خَلَدِ
وَيَسْمَعُ الْحِسَّ مِنْ كُلِّ الْوَرٰى وَيَرٰى	مَدَارِجَ الذَّرِّ فِيْ صَفْوَانِهِ الْجَلَدِ
وَمَا تَوَارٰى مِنَ الْاَبْصَارِ فِيْ ظُلَمٍ	تَحْتَ الثَّرٰى وَقَرَارِ الْغَمِّ وَالثَّمَدِ

اَلْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الْفَرْدُ الْمُهَيْمِنُ لَمْ ... يَعْزُبْ وَلَمْ يَدْكُرْ قُرْبٌ وَّلَا بُعُدِ

عَالٍ عَلِيٌّ عَلِيْمٌ لَّا زَوَالَ لَهُ ... وَلَمْ يَزَلْ اَزَلِيًّا غَيْرَ ذِيْ فَقَدِ

وَجَلَّ فِي الْوَصْفِ عَنْ كُنْهِ الصِّفَاتِ ... وَعَنْ مُّقَالِ ذِي الشَّكِّ وَالْاِلْحَادِ وَالْعَنَدِ

مَنْ لَّا يُجَازٰى بِنُعْمٰى مِّنْ فَوَاضِلِهِ ... وَلَمْ يَنَلْهُ بِمَدْحٍ وَّصْفُ مُجْتَهِدِ

وَكُلُّ فِكْرَةِ مَخْلُوْقٍ اِذَا اجْتَهَدَتْ ... بِمَدْحِهِ لَمْ تَنَلْ اِلَّا اِلَى الْاَبَدِ

مُسَبَّحٌ بِلُغَاتِ الْعَارِفَاتِ بِهِ ... لَمْ تَدْرِ مَا غَيْرُهُ رَبًّا وَّلَمْ تَجِدِ

اَلْفَالِقُ النُّوْرَ وَالظَّلْمَاءَ وَهِيَ عَلٰى ... مَا تَقَاذَفَ بِالْاَمْوَاجِ وَالزَّبَدِ

اِذَا مَدَّهَا فَوْقَ الرِّيْحِ مُنْشِئُهَا ... فَسَبَّحَتْ وَهِيَ فَوْقَ الْمَاءِ فِيْ مَيَدِ

وَشَدَّهَا بِالْجِبَالِ الصُّمِّ فَاطْمَاَنَّتْ ... اَرْكَانُهَا بِشِدَادِ الصَّخْرِ وَالْجَلَدِ

بَرَا السَّمٰوٰتِ سَقْفًا ثُمَّ اَنْشَاَهَا ... سَبْعًا طِبَاقًا بِلَا عَوْنٍ وَّلَا عُمُدِ

تُقِلُّهُنَّ مَعَ الْاَرَضِيْنَ قُدْرَتُهُ ... وَكُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَثْقُلْ وَلَمْ يَؤُدِ

وَبَثَّ فِيْهَا صُنُوْفًا مِّنْ بَدَائِعِهِ ... مِنَ الْخَلَائِقِ مِنْ مَّثْنٰى وَّمِنْ وَحَدِ

مِنْ كُلِّ جِنْسٍ بَرَا اَصْنَافَهُ وَذَرَا ... اَشْبَاحَهُ بَيْنَ مَكْسُوْرٍ وَّمُنْجَرِدِ

فِيْهَا الْمَلَائِكُ بِالتَّسْبِيْحِ خَاضِعَةٌ ... لَّا يَسْاَمُوْنَ لِطُوْلِ الدَّهْرِ وَالْاَمَدِ

فَمِنْهُمْ تَحْتَ سُوْقِ الْعَرْشِ اَرْبَعَةٌ ... كَالثَّوْرِ وَالنَّسْرِ وَالْاِنْسَانِ وَالْاَسَدِ

فَكُلُّ ذِيْ خِلْقَةٍ يَّدْعُوْ لِمُشْبِهِهِ ... فِي الْخَلْقِ بِالْعِيْشَةِ الْمَرْضِيَّةِ الرَّغَدِ

بَرَا السَّمَاءَ بُرُوْجًا مِّنْ كَوَاكِبِهَا ... تَجْرِيْنَ مِنْ فَلَكِ الْاَفْلَاكِ فِيْ كَبَدِ

مِنْهَا جَوَارٍ وَّمِنْهَا رَاكِدٌ اَبَدًا ... وَالْقُطْبُ فِيْ مَرْكَزٍ مِّنْهُنَّ كَالْوَتَدِ

وَالشُّهْبُ تُحْرِقُ فِيْهَا يَبْنِيْنَ اِلٰى ... قَذْفِ الشَّيَاطِيْنِ مِنْ جِنَّاتِهَا الْمُرُدِ

وَكُلُّ مُسْتَرِقٍ لِّلسَّمْعِ يَتْبَعُهُ ... مِنْهَا شِهَابٌ نُّجُوْمٍ دَائِمُ الرَّصَدِ

وَيَرْفَعُ الْغَيْمَ اِعْصَارُهَا فَتَرٰى ... فِيْهَا الصَّوَاعِقَ بَيْنَ الْمَاءِ وَالْبَرَدِ

عَلٰی هَوَاءٍ رَقِيْقٍ فِيْ لَطَافَتِهٖ يُحْيِيْ بِهٖ كُلَّ ذِيْ رُوْحٍ وَّذِيْ جَسَدِ

وَصَيَّرَ الْمَوْتَ فَوْقَ الْخَلْقِ لَا لَجَاً مِنْهُ وَلَا هَرَبٌ اِلٰى سَنَدِ

فَالْمَوْتُ مَيِّتٌ وَّكُلُّ هَالِكُوْنَ خَلَا وَجْهَ الْاِلٰهِ الْكَرِيْمِ الدَّائِمِ الصَّمَدِ

اَفْنَى الْقُرُوْنَ وَاَفْنٰى كُلَّ ذِيْ عُمُرٍ كَعُمُرِ نُوْحٍ وَّلُقْمَانَ اَخِيْ لُبَدِ

يَا رَبِّ اِنَّكَ ذُوْ عَفْوٍ وَّمَغْفِرَةٍ فَنَجِّنَا مِنْ عَذَابِ الْمَوْقِفِ النَّكِدِ

وَاجْعَلْ اِلٰى جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَوْئِلَنَا مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالْاَبْرَارِ فِي الْخُلْدِ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزِّ مِنْ مَلِكٍ مَنِ اهْتَدٰى بِهُدٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هُدِی

ترجمہ: (1) تمام حمد **اللہ** پاک کے لیے ہے ایسی حمد جو کبھی ختم نہ ہو، ایسی حمد جو اعداد و شمار کو ختم کر دے۔ (2) اور اُس کی انتہا، لفظوں اور سوچوں کو بے بس کر دے، ایسی کثیر حمد جیسے واحد و بے نیاز ہستی کا شمار کرنا۔ (3) جو حمد آسمانوں اور زمینوں کو بھر دے جب سے وہ پیدا ہوئے اور اُن کے وزن کے برابر اور جو شمار میں دوگنے سے دوگنی ہو۔ (4) اور جو حمد ہو چکی یا قیامت کے بعد تک ہو گی یا جو ہمیشگی کی انتہا کو پیچھے چھوڑ دے اس سے بھی دوگنی حمد۔ (5) اور سورج کے طلوع ہونے کی مقدار اور جو آسمان میں مخفی ہے یا جو تر زمین میں ہے اس سے دوگنی حمد ہو۔ (6) ہر عضو بدن میں موجود نعمتوں سے دوگنی اور ہر سانس سے دوگنی اور تمام کمائی سے دوگنی حمد ہو۔ (7) اس شکرانے میں کہ اُس نے فضل کرتے ہوئے ہدایت، بہترین پرورش اور عطا و بخشش کی نعمتوں سے ہمیں خاص کیا۔ (8) بلند و برتر رب کہ کوئی شے اُسے گھیر نہیں سکتی جبکہ وہ ہر راستے میں ہمیں گھیرے ہوئے ہے۔ (9) کوئی بھی جگہ اور کیفیت اُس کا ادراک نہیں کر سکتی اور کسی حد و مقدار کے ساتھ اُس کی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ (10) اور کوئی انتہا کیسے اُس کا ادراک کر سکتی ہے جبکہ کوئی آنکھ اُسے دیکھ نہیں سکتی اور نہ ہی اُس جیسا کوئی ہے۔ (11) جب اُس کی کوئی مشابہت ہی نہیں تو وہم اُس تک کیسے رسائی حاصل کر سکتا ہے اور وہ یقیناً مشابہتوں اور اولاد سے پاک ہے۔ (12) وہ عالَم وجود سے پہلے ہی ایجاد فرمانے والا ہے، جب کوئی شے نہ تھی وہ تھا۔ (13) جس نے زمانے اور وقتوں کو بنایا، وہ جیسا چاہتا ہے یہ تبدیل ہوتے ہیں، نہ کم ہوں نہ زیادہ۔ (14) اُس وقت نہ آسمان تھا نہ زمین اور نہ ہی کوئی وجود، بس وہی پاک ذات تھی غالب و بے نیاز۔ (15) مخلوق کو پیدا کرنے سے اُس کی بادشاہت میں اضافہ نہیں ہوا اور نہ وہ ان سے کسی مظلوم کا دفاع چاہتا ہے۔ (16) اور یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ غنی و بے پرواہ ہے اُسے کوئی محتاجی نہیں اور مخلوق ہی تدبیر و بوجھ کے لیے

پریشان ہوتی ہے۔(17)وہ جلدی کر کے تخلیق ظاہر کرنے سے قبل مخلوق کو بے بس یا ہلاک کرنے کے لیے چھوڑ نہیں دیتا۔ (18)وہ اپنی قدرت سے سارے غیب کو جانتا ہے اور اُس نے ہر موجود وغائب کو گھیر رکھا ہے۔(19)ساری مخلوق اپنی محتاجی ومفلسی کے ساتھ اعتماد کے ہر معاملے میں اُس کے فضل وکرم کا اعتراف کرتی ہے۔(20)وہ شے کی بدلتی حالت کو جانتا ہے اور اُس کی ہر تبدیلی اور اس پر گزرنے والی بے شمار چیزوں سے واقف ہے۔(21)وہ دلوں کی پوشیدہ سرگوشیاں جانتا ہے اور دل میں گھومنے والی کوئی بات اُس سے مخفی نہیں۔(22)وہ تمام مخلوق کی آہٹ سنتا ہے اور وہ مضبوط چٹان میں چیونٹیوں کے راستے بھی دیکھتا ہے۔(23) اور وہ اندھیرے، زمین کی تہہ، ٹھہرے ہوئے بادلوں اور رُکے ہوئے پانی میں آنکھوں سے اوجھل چیزوں کو دیکھتا ہے۔(24)وہ اول وآخر، یکتاو محافظ ہے جس سے قریب ودور کوئی شے مخفی نہیں ہے اور نہ وہ کچھ بھولتا ہے۔ (25)وہ اونچا، بلند علم والا ہے جسے کوئی زوال نہیں اور وہ ہمیشہ سے ہے اور نہ ہونے سے پاک ہے۔(26)وہ خوبی وکمال میں صفات کی حقیقت سے بلند تر ہے اور وہ شک کرنے والے، بے دین اور ہٹ دھرم کی فضول باتوں سے پاک ہے۔(27)وہ جس کے فضل واحسان کا بدلہ نہیں چکایا جاسکتا اور وہ جس تک تعریف وتوصیف سے کوشش کرنے والے کی خوبی رسائی حاصل نہیں کرسکتی۔(28)اور مخلوق کی سوچ اُس کی تعریف وثنا کے لیے چاہے جتنی کوشش کرلے وہ زمانے تک ہی محدود رہے گی۔(29)اس کی معرفت رکھنے والی خواتین اپنی زبانوں سے اُس کی پاکی بیان کرتی ہیں وہ اُس کے سوا کسی رب کو جانتی ہیں نہ پاتی ہیں۔(30)وہ سمندر کی موجوں اور تلاطم خیزیوں میں اندھیرے دور کرتا اور نور کو ظاہر فرماتا ہے۔(31)جب موجوں کا خالق انہیں ہوا پر پھیلاتا ہے تو وہ تسبیح کرتی ہیں اور اُس وقت وہ کھلی جگہ میں پانی کے اوپر ہوتی ہیں۔(32)اور جب وہ انہیں بہرے پہاڑوں سے باندھتا ہے تو اُس کی جڑیں سخت چٹانوں اور سخت زمین کو شکار کرلیتی ہیں۔(33)اُس نے بغیر کسی کی مدد اور کسی ستون کے بغیر آسمانوں کو چھت بنایا پھر اُن کو سات طبقات کردیا۔(34)اُس کی قدرت نے آسمانوں اور زمینوں کو اٹھا رکھا ہے اور یہ سب اُس کے لیے بوجھ نہیں اور نہ ہی اُسے تھکا سکتے ہیں۔(35)اور اُس نے زمین وآسمان میں اپنی انوکھی مخلوق کے جوڑے اور یکتا مخلوق کو پھیلادیا۔(36)اُس نے کمزور اور بے وقعت چیزوں کے درمیان ہر جنس سے مختلف اقسام اور اُن کے سائے تخلیق فرمائے۔(37)آسمانوں میں فرشتے عاجزی کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ زمانے کی طوالت و وُسعت کے سبب اکتاتے نہیں۔(38)ان میں سے چار عرش کے پایوں کے نیچے ہیں وہ بیل، گدھ، انسان اور شیر کے ہم شکل ہیں۔(39)ہر فطرت والا اپنی جیسی مخلوق کے لیے پسندیدہ اور خوشگوار زندگی طلب کرتا ہے۔(40)اس نے آسمان کے ستاروں میں سے بُرج پیدا فرمائے

جو سب اَعلیٰ آسمان سے وسطِ آسمان کی طرف چلتے ہیں۔(41)ان میں سے کوئی آفتاب ہے، کوئی ہمیشہ سے ٹھہرا ہوا ہے اور ان میں سے قُطب ستارہ میخ کی مانند درمیان میں ہے۔(42)اور اس میں جلا کر بھسم کرنے والی آگ کی چنگاریاں یا شعلہ بار ستارے ہیں جو سرکش شیطانوں کو مارے جاتے ہیں۔(43)اور کچھ شعلہ بار ستارے آسمانی باتیں چوری کرنے والوں کی تاک میں ہمیشہ رہتے ہیں۔(44)اور آسمانی ہوا کا تیز چکر بادل کو اٹھاتا ہے تو تم اس میں پانی اور ٹھنڈک کے بیچ کڑک دار بجلی دیکھتے ہو۔(45)وہ ربِّ کریم نازک ولطیف ہوا پر بادل کو بلند کرکے اُس کے ذریعے ہر ذی روح اور جسم والے کو زندگی بخشتا ہے۔(46)اُس نے مخلوق پر موت کو لازم کردیا ہے کہ نہ اس سے بچانے والی کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ کسی سہارے کی طرف بھاگا جاسکتا ہے۔(47) پس موت کو بھی موت آجائے گی اور ہمیشہ رہنے والے کریم وبے نیاز معبود کی ذاتِ عالی کے علاوہ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے۔(48)اُس نے زمانوں کو فنا کردیا اور ہر طویل عمر والے کو موت دی جیسا کہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور لُبَد نامی گِدھ پالنے والے حضرت لقمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو وفات دی[1]۔(49)اے پروردگار! بے شک تو معاف کرنے اور بخشنے والا ہے تُو ہمیں حشر کے سخت عذاب سے نجات عطا فرما۔(50) اور ہمارا ٹھکانا ہمیشہ کے لیے حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور نیکوکاروں کے ساتھ جنّتُ الفردوس میں بنادے۔(51)پاکی ہے تمہارے رب کو جو ہر بادشاہ سے زیادہ عزت والا ہے۔ جس نے ربُّ العالمین کی ہدایت سے رہنمائی پائی وہ صحیح راہ پر گامزن ہوا۔

سب کچھ تو ہی تو ہے:

﴿14249﴾... حضرت سَیِّدُنا اِسرافیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ اَشعار کہتے سنا:

اَمُوْتُ وَمَا مَاتَتْ اِلَيْكَ صَبَابَتِيْ ... وَلَا رَوَيْتُ مِنْ صِدْقِ حُبِّكَ اَوْطَارِيْ

مُنَادِيْ الْمُنَا كُلَّ الْمُنَا اَنْتَ لِيْ مُنًى ... وَاَنْتَ الْغِنِيُّ كُلُّ الْغِنَى عِنْدَ اِقْتِصَارِيْ

---

[1]... حضرت سَیِّدُنا لقمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گِدھوں میں سے آخری گِدھ کا نام لُبَد تھا۔ مُؤرِّخین (تاریخ لکھنے والوں) کے نزدیک حضرت سَیِّدُنا لقمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سب سے لمبی عُمْر والے تھے اور آپ کو سات گِدھوں کی عمر کے برابر عُمْر عطا کی گئی تھی۔ آپ گِدھ کا بچہ لے کر ایک غار میں رکھ دیتے اور وہ اپنی پوری زندگی وہاں گزار دیتا، پھر جب وہ مر جاتا تو آپ دوسرا بچہ لے کر اُسے پالتے حتّٰی کہ آخری گِدھ لُبَد نامی پالا جوان سب سے لمبی عُمْر والا تھا۔ (وفیات الاعیان، ۴/۴۳۹) گِدھ ایک ہزار سال تک زندہ رہ جاتا ہے۔ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ، ۲/۳۷۴)

وَاَنْتَ مَدَی سُؤْلِیْ وَغَایَۃُ رَغْبَتِیْ ۔۔۔ وَمَوْضِعُ شَکْوَایَ وَمَکْنُوْنُ اِضْمَارِی

تَحَمَّلَ قَلْبِیْ فِیْکَ مَا لَا اَبُثُّہٗ ۔۔۔ وَاِنْ طَالَ سُقْمِیْ فِیْکَ اَوْ طَالَ اِضْرَارِی

وَبَیْنَ ضُلُوْعِیْ مِنْکَ مَا لَوْلَاکَ قَدْ بَدَا ۔۔۔ وَلَمْ یَبْدُ بَادِیَۃٌ لِاَھْلِیْ وَلَا جَارِی

وَبِیْ مِنْکَ فِی الْاَحْشَاءِ دَاءٌ مُخَامِرٌ ۔۔۔ فَقَدْ ھَدَّ مِنِّی الرُّکْنَ وَانْبَثَّ اَسْرَارِی

اَلَسْتَ دَلِیْلَ الرَّکْبِ اِنْ ھُمْ تَحَیَّرُوْا ۔۔۔ وَمُنْقِذَ مَنْ اَشْفٰی عَلٰی جُرُفٍ ھَارِی

اَنَرْتَ الْھُدٰی لِلْمُھْتَدِیْنَ وَلَمْ یَکُنْ ۔۔۔ مِنَ النُّوْرِ فِیْ اَیْدِیْھِمْ عُشْرُ مِعْشَارِی

فَنَلْنِیْ بِعَفْوٍ مِّنْکَ اَحْیٰی بِقُرْبِہٖ ۔۔۔ وَاَغْشَ بِیُسْرٍ مِّنْکَ فَقْرِیْ وَاِعْسَارِی

ترجمہ: (1) میں مرجاؤں گا مگر میرا تجھ سے دلی تعلق ختم نہیں ہوگا اور تیری سچی محبت کی خواہش کبھی سیراب نہیں ہوگی۔ (2) تمام تر خواہشات نے مجھے پکارا مگر میری خواہش تو ہے اور میرے کچھ نہ کرنے کے وقت تو کامل بے نیاز ہے۔ (3) اور میرے سوال کی انتہا اور میرے شوق و رغبت کی غایت تو ہے اور میری تکلیفوں کی پناہ گاہ اور میرے راز کو چھپانے والا بھی تو ہے۔ (4) میرے دل نے تیرے جس راز کو اٹھا رکھا ہے میں اُسے عام نہیں کروں گا اگرچہ تیرے ساتھ قائم میرا مرض اور میری تکلیف طویل ہوجائے۔ (5) میری پسلیوں کے درمیان (دل میں) تیری محبت ظاہر ہوچکی اور میرے گھر والوں اور پڑوس کے لیے کوئی کھلا جنگل ظاہر نہیں ہوا۔ (6) میری آنتوں میں تیری جانب سے جڑا ہوا درد ہے تو اُس نے میرے سہارے کو گرادیا اور میرے رازوں کو پختہ کردیا۔ (7) جب مسافر حیرت میں سرگرداں ہوتے ہیں تو تُو ہی اُن کی رہنمائی فرماتا ہے اور گرے ہوئے گڑھے میں گرنے والے کو تُو ہی بچاتا ہے۔ (8) ہدایت چاہنے والوں کے لیے تو نے ہی ہدایت کو روشن فرمایا جبکہ اُن کے پاس تو ہدایت کے دسویں حصے کا دسواں حصہ بھی روشنی نہیں تھی۔ (9) پس تو مجھے اپنے عفو و کرم سے نواز دے جس کے سہارے جی سکوں اور میری محتاجی و تنگی کو اپنی آسانی سے ڈھانپ لے۔

عارفین کے دِلوں کا باغ:

﴿14250﴾... حضرت سیِّدُنا اسرافیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے یہ اَشعار سنائے:

مَجَالُ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ بِرَوْضَۃٍ ۔۔۔ سَمَاوِیَّۃٍ مِّنْ دُوْنِھَا حُجُبُ الرَّبِّ

مُعَسْكَرُهَا فِيْهَا مَجْنَى ثِمَارِهَا ... تَنَسَّمُ رَوْحُ الْاُنْسِ لِلّٰهِ مِنْ قُرْبِ

يَكْنُفُهَا مِنْ عَالِمِ السِّرِّ قُرْبُهٗ ... فَلَوْ قَدَّرَ الْاٰجَالَ ذَابَتْ مِنَ الْحُبِّ

وَاَرْوٰى صَدَاهَا صَرْفُ كَاسَاتِ حُبِّهٖ ... وَبَرْدُ نَسِيْمٍ جَلَّ عَنْ مُنْتَهَى الْخَطْبِ

فَيَا لِقُلُوْبٍ قُرِّبَتْ فَتَقَرَّبَتْ ... لِذِى الْعَرْشِ مِمَّنْ زَيَّنَ الْمُلْكَ بِالْقُرْبِ

رَضَاهَا فَاَرْضَاهَا فَحَازَتْ مَدَى الرِّضٰى ... وَحَلَّتْ مِنَ الْمَحْبُوْبِ بِالْمَنْزِلِ الرَّحْبِ

لَهَا مِنْ لَطِيْفِ الْحُبِّ عَزْمٌ سَرَتْ بِهٖ ... وَيَهْتِكُ بِالْاَفْكَارِ مَا دَاخِلَ الْحُجُبِ

فَاِنْ فَقَدَتْ خَوْفَ الْفِرَاقِ لِاٰلِفِهَا ... اَدَامَتْ حَنِيْنًا تَطْلُبُ الْاُنْسَ بِالْقُرْبِ

سَرٰى سِرُّهَا بَيْنَ الْحَبِيْبِ وَبَيْنَهَا ... فَاَضْحَى مَصُوْنًا مِّنْ سِوَى الرَّبِّ فِى الْقَلْبِ

ترجمہ: (1) عارفین کے دلوں کا میدان آسمانی باغ ہے جس سے آگے رب کریم کے پردے ہیں۔ (2) اس کی چھاؤنی میں پھل توڑنے کی جگہ قریب سے انسیت باری تعالیٰ کی بادِ نسیم (دھیمی ہوا) چلتی ہے۔ (3) مخفی جہان سے اُس کا قرب اس باغ کی حفاظت کرتا ہے تو اگر وہ بہت ساری مدتیں مقرر کر دے تو محبت کے سبب ساری پگھل جائیں۔ (4) یہاں کی پیاس کو جامِ محبت کا دور بجھا دیتا ہے اور بادِ نسیم کی ٹھنڈک انتہائی پریشانی سے نجات دیتی ہے۔ (5) تو کیا خوب ہیں وہ دل جنہیں قریب کیا گیا تو وہ عرش والے کے قریب ہو گئے، وہ جس نے بادشاہت کو قرب سے مزین و آراستہ کیا۔ (6) اس نے ان دلوں کو خوش کرنا چاہا تو خوش کر دیا تو وہ خوشی کی انتہا کو پہنچ گئے اور وہ محبوبِ حقیقی کے قرب میں کُشادہ منزل میں اُتر گئے۔ (7) ان دلوں میں خوشگوار محبت کا ایسا پختہ ارادہ ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ محوِ سفر رہتے ہیں اور پردوں کے اندر کی باتیں افکار سے منکشف ہوتی ہیں۔ (8) پس اگر وہ اپنی انسیت کے سبب فراق کا خوف نہیں پاتے تو اُن کی تڑپ قائم رہتی ہے، وہ قرب کے ذریعے انسیت کے طلب گار رہتے۔ (9) عارفین کے دِلوں کا راز محبوبِ حقیقی اور ان کے بیچ گھومتا رہتا ہے تو بندے کا دل رب کریم کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿14251﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: سخاوت کی حقیقت یہ رہ گئی ہے کہ تم بخیل کو اس لیے ملامت کرو کہ اس نے خاص تمہیں دینے سے منع کر دیا ہے کیونکہ تم نے اسے ملامت اسی وجہ سے کی ہے اور اس کے پیچھے اس لیے پڑ گئے کہ اس نے تمہاری دلی خواہش پوری کرنے سے انکار کر دیا، اگر اس کا انکار تمہارے لیے بہت ہلکی اور معمولی بات ہوتی تو تم اسے ملامت کبھی نہ کرتے۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا:

كَرِيْمٌ كَصَفْوِ الْمَاءِ لَيْسَ بِبَاخِلٍ بِشَيْءٍ وَلَا مُهْدٍ مَلَامًا لِبَاخِلِ

ترجمہ: سخی صاف ستھرے پانی کی طرح ہوتا ہے کسی چیز میں کنجوسی نہیں کرتا اور نہ ہی بخیل کو ملامت کرتا ہے۔

ذِکر کرتے وقت رنگ سفید ہوجاتا:

﴿14252﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں وادی تیہ میں ایک زنجی (کالی رنگت والے) کے ساتھ تھا، اس کے بال بھی گھنگریالے تھے، جب وہ اللہ پاک کا ذکر کرتا تو اس کا رنگ سفید ہو جاتا، میرے لیے یہ بہت بڑی بات تھی، میں نے کہا: بھائی! کیا وجہ ہے کہ جب تم اللہ پاک کا ذکر کرتے ہو تو تمہارا رنگ بدل جاتا ہے آنکھیں بھی متغیر ہو جاتی ہیں؟ وہ میدان تیہ میں جھومنے لگا اور یہ اشعار پڑھے:

ذَكَرْنَا وَمَا كُنَّا لِنَنْسٰى فَنَذْكُرُ وَلٰكِنْ نَسِيْمُ الْقُلُوْبِ يَبْدُوْ فَيَظْهَرُ

فَاُحْيِيْ بِهٖ عَنِّيْ وَاُحْيِيْ بِهٖ لَهٗ اِذِ الْحَقُّ عَنْهُ مُخْبِرٌ وَمُعَبِّرٌ

ترجمہ: (1) ہم اسے یاد رکھتے ہیں اور ہم بھولے نہیں کہ یاد کرنا پڑے مگر بات یہ ہے کہ جب دلوں کی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے تو محبت ظاہر ہو جاتی ہے۔ (2) اسی کے ذریعے مجھے اس کی جانب سے زندگی عطا کی جاتی ہے اور اسی کے ذریعے میں اس کی خاطر جیتا ہوں کیونکہ اس کی جانب سے حق خبریں بھی دیتا ہے اور رُلاتا بھی ہے۔

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے کانوں نے اس زنجی کی جیسی حکمت بھری بات کبھی نہیں سنی تھی، میں سمجھ گیا کہ اللہ پاک کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن کے دل ذِکرِ الٰہی کے سبب ایسے بلند ہوتے ہیں جیسے پرندے گھونسلے سے بلند ہوتے ہیں، اگر تم ان کے دلوں کو کھنگالو گے تو ان میں محبوب کی محبت کے سوا کچھ نہ پاؤ گے، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روتے ہوئے یہ اشعار پڑھنے لگے:

وَاَذْكُرُ اَصْنَافًا مِنَ الذِّكْرِ حَشْوُهَا وِدَادٌ وَشَوْقٌ يَبْعَثَانِ عَلَى الذِّكْرِ

فَذِكْرُ اَلِيْفِ الْحُبِّ مُمْتَزِجٌ بِهَا يَحِلُّ مَحَلَّ الرُّوْحِ فِيْ طَرَفِهَا يَسْرِيْ

وَذِكْرٌ يُعِزُّ النَّفْسَ مِنْهَا لِاَنَّهٗ لَهَا مُتْلِفٌ مِنْ حَيْثُ يَدْرِيْ وَلَا تَدْرِيْ

وَذِكْرٌ عَلَا مِنِّي الْمَفَاوِزَ وَالذُّرٰى يَجِلُّ عَنِ الْاَوْصَافِ بِالْوَهْمِ وَالْفِكْرِ

ترجمہ: (1) میں کئی طرح کا ذکر کرتا ہوں جس میں محبت و شوق بھرا ہوا ہے جو مجھے ذکر پر ابھارتے ہیں۔ (2) ذِکر کی

اقسام سے بڑا محبت سے مانوس ایک ذکر وہ ہے جو مقام روح پر وارد ہوتا ہے اور اس کی آخری حد تک سرایت کرتا ہے۔(3)ذکر کی ایک قسم وہ ہے جو دل کو مضبوط کرتی ہے کیونکہ اُس کی بے خبری میں اسے کوئی جاننے والا ضائع کر سکتا ہے۔(4)ایک ذکر وہ ہے جو مجھ سے بڑھ کر کامیابیوں اور بلندیوں کو پہنچ جاتا ہے، جو فکر و خیال کے ذریعے اوصاف سے پاک و بری ہو جاتا ہے۔

کون سی چیز کب کامل و خالص ہو گی؟

﴿14253﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد عبد اللہ بن سہل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذُو النُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: میری نماز اللہ پاک کے لیے خالص کب ہو گی؟ فرمایا: جب انوار و تجلیات کو اپنے دل میں بسالو گے اور اپنے ارادے کی سلطنت میں انہیں نافذ کر دو گے۔ میں نے عرض کی: میری پرہیز گاری کے بعد میری دنیا سے بے رغبتی کب مکمل ہو گی؟ فرمایا: جب تم فرض کو اپنا مُعَلِّم (استاد) اور عبادت کو اپنا سمجھانے والا بنالو۔ میں نے پوچھا: یہ کب اور کیسے ہو گا؟ فرمایا: جب تمہارا معاملہ فرض پر مشتمل ہو اور عبادت تمہارے نفس کی حاکم بن جائے۔ میں نے پوچھا: میں توکُّل والا کب بنوں گا؟ فرمایا: جب یقین کامل ہو جائے تو اسے توکل کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: میرے رب سے میری محبت کب مکمل ہو گی؟ فرمایا: جب تمہاری نگاہوں میں دنیا بدنُما ہو جائے اور اس کی سب سے قیمتی چیز کو بھی تم اپنے سامنے پھینک دو۔ میں نے کہا: مجھے خوفِ خدا کب نصیب ہو گا؟ فرمایا: جب تم خدائے پاک کی عظمت و کبریائی میں اپنی نظر دوڑاؤ گے اور خود پر اس کی سزا کی مثالیں پیش کرو گے۔ میں نے پوچھا: میرا روزہ کب کامل ہو گا؟ فرمایا: جب تم اپنے دل کو دشمنی و نفرت سے بھوکا رکھو گے اور زبان کو بری بات سے روکو گے۔ میں نے عرض کی: میں اپنے رب کو کب پہچانوں گا؟ فرمایا: جب وہ تمہارے ساتھ ہو جائے اور اس کے سوا تمہارا کوئی اُنسیت رکھنے والا نہ ہو۔ میں نے کہا: مجھے اپنے رب سے محبت کب ہو گی؟ فرمایا: جب رب کریم کو ناراض کرنے والی بات تمہارے نزدیک ایلوے (گھیکوار کے گودے کے خشک کیے گئے رَس) سے بھی کڑوی ہو جائے۔ میں نے پوچھا: مجھے اپنے رب کا شوق کب ہو گا؟ فرمایا: جب تم آخرت کو اپنا ٹھکانا بنالو اور دنیا میں تمہارے گھر اور مکان کا نشان بھی نہ ہو۔ میں نے پوچھا: مجھے دنیا سے شدید نفرت کیسے ہو گی؟ فرمایا: جب تم دنیا کو ایک خوفناک راستہ بنالو کہ جس سے گزر چکے اسے مُڑ کر دیکھنا بھی گوارا نہ کرو اور آخرت کو اپنا بے خوف کشادہ ٹھکانا بنالو جس تک پہنچے بنا تمہیں سکون نہ ملے۔ میں نے کہا: میں اپنے رب سے ملنے

کو کب پسند کروں گا؟ فرمایا: جب تم محبوب کی طرف بڑھو اور اس کام کو پورا کرنے میں لگ جاؤ۔ میں نے پوچھا: میں موت کو کب پسند کروں گا؟ فرمایا: جب تم دنیا کو پیٹھ پیچھے پھینک دو اور آخرت کو نگاہوں کا مرکز بنالو۔ میں نے کہا: میں زمینی لذتوں کی خواہشات سے کب بچوں گا؟ فرمایا: جب تمہارے دل میں **اللہ** پاک کی عزت وعظمت اور طاقت وقدرت گھر کر جائے۔ میں نے کہا: میری معرفت خوشنما کب ہو گی؟ فرمایا: جب تمہیں دنیا سے بیزاری ہو جائے اور پریشانی کے وقت تمہاری خوشی بہت بڑھ جائے۔ میں نے عرض کی: دنیا مجھے کب بُری لگے گی؟ فرمایا: جب تمہیں پتا چل جائے کہ اس کی زینت بہر صورت بِگاڑ ہے اور اس کا حسن ہی ہر حسرت کی طرف لے کر جاتا ہے۔ میں نے کہا: سب سے ہلکی غذا میرے لیے کب کافی ہو جائے گی؟ فرمایا: جب تم خواہشات کی ہلاکتوں کو اور لذات کی مٹھاس کے جلد ختم ہونے کو پہچان جاؤ گے۔ میں نے پوچھا: مکمل قناعت کب نصیب ہو گی؟ فرمایا: جب دنیا کی زیب وزینت تمہارے نزدیک حقیر ہو گی اور آخرت کا خوف تمہارے لیے نصیحت ہو گا۔ میں نے پوچھا: میں مال جمع کرنے سے کیسے بچوں گا؟ فرمایا: جب تم جان لو گے کہ تم نے محشر کی طرف جانا ہے اور لوگوں کے معاملے میں پکڑ ہونی ہے۔ میں نے پوچھا: میں نیکی کا حکم دینے والا کب بنوں گا؟ فرمایا: جب تم اپنے علاوہ کسی اور پر مہربانی کرو اور اپنے رب کی محبت میں لوگوں کی مخالفت کرو۔ میں نے کہا: ایسے کیسے ہو گا کہ میری سب سے پہلی ترجیح **اللہ** پاک کی ذات ہو اس کے سوا کوئی نہ ہو؟ فرمایا: جب تم **اللہ** پاک کی محبت میں اپنے محبوب کو بھی ناپسند کرنے لگو اور اس کی خاطر اپنے قریبی کو بھی دور کر دو۔ میں نے کہا: میں اس کی یاد کو سہارا کب بناؤں گا اور اس کے شکر سے اُنسیت کب پاؤں گا؟ فرمایا: جب تم اس کی جانب سے آزمائشوں پر اور اس کے فیصلوں پر خوش وخرم رہو گے۔

تین تین باتوں کا خوبصورت گلدستہ:

﴿14254﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک سے انسیت پانے والا اپنی انسیت کے وقت **اللہ** پاک کی بادشاہت میں جو کچھ دیکھتا، سنتا اور محسوس کرتا ہے سب سے انسیت پاتا ہے، **اللہ** پاک سے خوف رکھنے والا اپنے رب کی بادشاہت میں جو کچھ دیکھتا، سنتا اور محسوس کرتا ہے سب سے خوف کھاتا ہے، انسیت والا ایک ذرے سے کم سے انسیت پالیتا اور یہی حال خوف رکھنے والے کا بھی ہے۔

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا:

﴿1﴾... **تین باتیں اسلام کی نشانیاں ہیں:** (۱) مسلمانوں کی مدد کرنا، (۲) اُن سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا اور (۳) باوجود قدرت ان کی برائیوں سے در گزر کرنا۔

﴿2﴾... **تین باتیں ایمان کی علامتیں ہیں:** (۱) دشواری کے وقت طہارت حاصل کرنا، (۲) فرائض کے وقت دل کا بے چین ہونا یہاں تک کہ فرض ادا کر لیا جائے اور (۳) گناہ ہوتے ہی اس خوف سے توبہ کر لینا کہ اس پر اصرار نہ ہو جائے۔

﴿3﴾... **تین باتیں توفیق کی نشانیاں ہیں:** (۱) بغیر کوشش کے نیک عمل کر لینا، (۲) گناہ کی طلب ہوتے ہوئے اور گناہ سے دور بھاگے بغیر ہی گناہ سے بچ جانا اور (۳) **اللہ** پاک کی بارگاہ میں دعا کرنا اور گڑگڑانا۔

﴿4﴾... **تین باتیں گُمنامی کی علامتیں ہیں:** (۱) جس سے بات کرنا کافی ہو اس سے بات کرنا ترک کر دینا، (۲) دوستوں کے سامنے اپنے علم کو ظاہر کرنے کی حرص نہ ہونا اور (۳) کلام کی ناپسندیدگی کے سبب بات چیت اور نصیحت کے وقت تکلیف محسوس کرنا۔

﴿5﴾... **تین باتیں بردباری کی نشانیاں ہیں:** (۱) تمہاری رائے کی مخالفت ہو تو تمہیں غصہ نہ آئے، (۲) اپنے رب کے لیے عاجزی و انکساری کرتے ہوئے مخلوق سے در گزر کرنا اور (۳) بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کر کے اسے معاف کر دینا اور اس کی بُرائی کو بھول جانا۔

﴿6﴾... **تین باتیں تقویٰ کی علامتیں ہیں:** (۱) بُری خواہش کو پورا کرنے پر قادر ہونے کے باوجود اسے چھوڑ دینا، (۲) نیک کاموں سے نفس کے جی چرانے کے باوجود اُن میں لگے رہنا اور (۳) ضرورت کے باوجود مالکوں کو ان کی امانتیں لوٹا دینا۔

﴿7﴾... **تین باتیں اللہ پاک کی نصیحت قبول کرنے کی علامات ہیں:** (۱) ہر چیز سے منہ موڑ کر اسی کی طرف دوڑنا، (۲) ہر چیز اسی سے مانگنا اور (۳) ہر وقت (بندوں کی) اسی کی طرف راہ نمائی کرنا۔

﴿8﴾... **تین باتیں امید کی نشانیاں ہیں:** (۱) قلبی مٹھاس کے ساتھ عبادت کرنا، (۲) ثواب پر نظر رکھتے ہوئے راہِ خدا میں خرچ کرنا اور (۳) افضل اعمال کی طرف آگے بڑھنے میں اخلاص کے ساتھ ڈٹے رہنا۔

﴿9﴾... تین باتیں اللہ پاک کے لیے محبت کرنے کی علامتیں ہیں: (۱) خالص محبت میں کچھ خرچ کرنا، (۲) اللہ پاک کی چاہت کے لیے اپنا ارادہ چھوڑ دینا اور جان پیش کر دینا اور (۳) اللہ پاک کی پسند اور ناپسند میں خود سے عہد کرکے دل کو اسی میں مشغول رکھنا۔

﴿10﴾... تین باتیں حیا کی نشانیاں ہیں: (۱) بولنے سے پہلے تولنا، (۲) جس بات سے معذرت کرنا پڑے اس سے بچنا اور (۳) بُردباری اپناتے ہوئے بے وقوف کو جواب نہ دینا۔ اور اللہ پاک سے حیا وہ ہے جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "قبروں اور جسموں کے بوسیدہ ہونے کو نہ بھولو، سر اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرو، اور تم دنیاوی زندگی کی زینت ترک کردو۔"[1]

﴿11﴾... تین باتیں فضیلت کی علامات ہیں: (۱) رشتہ کاٹنے والے سے رشتہ جوڑنا، (۲) محروم کرنے والے کو بھی عطا کرنا اور (۳) ظالم سے درگزر کرنا۔

﴿12﴾... تین باتیں سچائی کی علامتیں ہیں: (۱) سچوں کا دامن تھامے رہنا، (۲) نعمت والوں کو دیکھ کر دل کا بے چین نہ ہونا اور (۳) اللہ پاک کی خاطر علانیہ و پوشیدہ حق پر قائم رہتے ہوئے مخفی باتوں پر لوگوں کے اطلاع پانے کو ناپسند جاننا۔

﴿13﴾... تین باتیں اللہ پاک کا ہو رہنے کی نشانیاں ہیں: (۱) علم پھیلانا، (۲) حکمت کی تلقین کرنا اور (۳) فہم و فراست کا تیز ہونا۔

﴿14﴾... تین باتیں مُروَّت کی علامات ہیں: (۱) کھانا کھلانا، (۲) سلام کو عام کرنا اور (۳) اچھائی کو پھیلانا۔

﴿15﴾... تین باتیں اظہارِ محبت کی علامتیں ہیں: (۱) مصائب میں صبر و برداشت سے کام لینا، (۲) لغزشوں میں باوقار رہنا اور (۳) گفتگو میں نرمی رکھنا۔

﴿16﴾... تین باتیں بھلائی کی نشانیاں ہیں: (۱) اچھا پڑوسی بننا، (۲) مشاورت کے وقت بہترین نصیحتیں کرنا اور (۳) ہمسائے سے نیک سلوک رکھنا۔

﴿17﴾... تین باتیں خوش بختی کی نشانیاں ہیں: (۱) دین کی سمجھ بوجھ ہونا، (۲) عمل میں آسانی ہونا اور (۳) کوشش

[1] ...شعب الایمان، باب الحیاء، ۶/ ۱۴۲، حدیث: ۷۷۳۱

میں اخلاص ہونا۔

﴿14255﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے محبت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: تمہیں وہ پسند ہو جو **اللہ** پاک کو پسند ہے اور تمہیں وہ ناپسند ہو جو اسے ناپسند ہے، تم ہر بھلائی کا کام کرو اور ہر ایسے کام سے منہ موڑ لو جو **اللہ** پاک سے غافل کر دے، **اللہ** پاک کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرو البتہ مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور کافروں کے لیے سختی رکھو اور یہ کہ دین میں رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اتباع کرو۔

اپنے ولی کی خاطر دنیا ختم کر دوں:

﴿14256﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے: جو میری فرمانبرداری کرتا ہے میں اس کا دوست بن جاتا ہوں پس وہ مجھ پر بھروسا کرے اور حکم جاری کرے، مجھے اپنی عزت کی قسم! اگر وہ مجھ سے دنیا کے ختم ہونے کا سوال کرے گا تو میں اس کی خاطر دنیا ختم کر دوں گا۔

﴿14257﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک سے انسیت و محبت **اللہ** کریم کے ساتھ دل کو صاف ستھرا رکھنے سے حاصل ہوتی ہے اور **اللہ** پاک کے ساتھ بندے کی تنہائی اسی وقت ہوتی ہے جب وہ اس کے سوا ہر شے سے جدا ہو جائے۔

﴿14258﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کی: اگر میں تیری بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھاؤں حالانکہ ایک عرصے تک جب میں تجھے بھولا ہوا تھا تب بھی تُو مجھے کافی تھا تو میں اپنے اعمال کو دیکھتے ہوئے تجھ سے اپنی امید نہیں توڑوں گا، تیرا میرے حال سے واقف ہونا میرے سوال کے لیے کافی ہے۔

ظالموں کی زمین پر قیام:

﴿14259﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے مخلوق سے میل جول رکھا وہ ظالموں کی زمین پر قیام پذیر ہو گیا، جس نے محاسبۂ نفس سے غفلت برتی وہ اخلاص سے دور ہو گیا اور جسے اپنی خواہش حاصل ہو جائے وہ اس کے علاوہ کسی بھی شے سے محروم ہونے کی پروا نہیں کرتا۔

﴿14260﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو اپنے عمل سے خود کو سجاتا (یعنی نیک و پارسا ظاہر کرتا) ہے اُس کی اچھائیاں بُرائیاں بن جاتی ہیں۔

﴿14261﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "صدق" **اللہ** پاک کی زمین پر اس کی تلوار ہے، وہ اسے جس شے پر رکھتا ہے اسے کاٹ دیتا ہے۔

﴿14262﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک سے اُنسیت کا سب سے ادنیٰ مقام یہ ہے کہ بندے کو آگ میں ڈال دیا جائے تب بھی اس کا خیال اپنے مطلوب سے نہ ہٹے۔

نِرالا محافظ اور انوکھا وکیل:

﴿14263﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خوف عمل کا محافظ اور امید مصیبت ومشقت کی وکیل ہوتی ہے۔

عبادت کی چابی:

﴿14264﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: عبادت کی چابی غور و فکر کرنا، دنیا کی طرف میلان کی علامت خواہشات کی پیروی اور توکل کی علامت حرص وخواہش کو چھوڑ دینا ہے۔

﴿14265﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: عارف کسی ایک حالت پر نہیں رہتا اور وہ تمام حالتوں میں اپنے رب کو یاد کرتا ہے۔

﴿14266﴾... حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے گروہِ مریدین! تم میں سے جو راہِ طریقت پر چلنا چاہتا ہے وہ عُلَمائے کِرام کے سامنے بے علم ہو کر، زاہدوں سے محبت و شوق کے ساتھ اور اہل معرفت سے خاموشی کے ساتھ ملاقات کرے۔

﴿14267﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یوں مناجات کرتے تھے: اے بڑے جواد و کریم اور بڑی عطاؤں سے نوازنے والے! میں قرب کے بعد جدائی سے، پاکیزگی کے بعد گندگی سے اور تیری اُنسیت کے بعد دنیا کی طرف میلان سے، رُکاوٹ آنے پر حسرت کے پھیرے سے، رِضا کے بدل جانے سے، بے خبری میں بھی توحید یا ایمان سے لمحہ بھر ہٹ جانے سے

اور عقل کو کاہل کرنے والے ڈر میں پڑنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہاں تک کہ میرے پاس نعمتوں کی تکمیل ہو جائے اور عزت بلند ہونے پر دل نرم پڑ جائے۔ اے میرے اللہ! اپنی بارگاہ میں میری خوشی کو کمال تازگی عطا فرما، مجھ سے گھٹیا پن دور فرما اور دل سے میرے علم کو چھپا دے (یعنی خود کو علم والا نہ سمجھوں)۔ اے صوفیائے کرام کو حق کی منزلیں اور آخری حدیں عطا کرنے والے! میری ہدایت کو رکاوٹ کی آلودگی سے بچا، میرے دشمن کو مجھ پر نگاہ رکھنے سے دور کر دے، مجھے تیرے شوق و رغبت میں کمال اخلاص والا بنا دے اور جہاں میری طلب کی پہنچ نہ ہو مجھے اُس سے دُور کر دے، بے شک تو رحم کرنے اور بہت محبت فرمانے والا ہے۔

سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَروِیات

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑے بڑے اماموں سے کئی احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس، حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد، حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ، حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن لُہَیْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن شامل ہیں، آپ کی روایت کردہ چند احادیثِ مُبارَکہ درج ذیل ہیں:

﴿14268﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی مخلوق میں کچھ لوگ اس کے محبوب ہیں۔ کسی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ باعمل حافظِ قرآن ہیں جو اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔[1]

﴿14269-70﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میت کے پیچھے تین چیزیں آتی ہیں، ان میں سے دو واپس چلی جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے۔ گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل میت کے پیچھے آتے ہیں، گھر والے اور مال واپس چلے جاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے پاس رہ جاتا ہے۔[2]

﴿14271-72﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری

---

[1] ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القران و علمہ، ۱/۱۴۰، حدیث: ۲۱۵
السنن الکبری للنسائی، کتاب فضائل القران، اھل القران، ۵/۱۷، حدیث: ۸۰۳۱

[2] ... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۲۹۶۰

رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سختی کی غلطی سے درگزر کرو کیونکہ وہ جب بھی ٹھوکر کھاتا ہے **اللہ** پاک اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔[1]

﴿14273﴾...عبد اللہ بن اِدریس نامی شخص کا بیان ہے کہ میرے آقا بَجّہ کے بادشاہ **نَجّا** کے پاس ملک شام سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کسی غرض سے قاصد بن کر آئے، ان کا نام حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ہُرمُز اعرج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تھا، انہیں دستر خوان پر کھانا پیش کیا گیا، دستر خوان پر پیالہ ہلنے لگا تو بادشاہ نے ایک روٹی سے اُسے ٹیک لگا دی۔ اس پر حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن ہُرمُز اعرج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بادشاہ کو حدیث پاک بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ حدیث بیان کی کہ **اللہ** پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم حج یا عمرہ کے لیے نکلو تو حرم میں ہی رہو تاکہ سست نہ پڑو[2] اور روٹی کی عزت کرو کیونکہ **اللہ** پاک نے آسمان و زمین کی برکتوں کو اس میں رکھ دیا ہے[3] اور پیالے کو روٹی سے ٹیک نہ دو کیونکہ جس قوم نے بھی روٹی کی توہین کی **اللہ** پاک نے اسے بھوک میں مبتلا کر دیا۔[4]

تین خصلتیں اور عرش کا سایہ

حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی **اللہ** پاک اُسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا: (1)...دشواری کے وقت وضو کرنا، (2)...اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چلنا اور (3)...بھوکے کو کھانا کھلانا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، ۱/ ۳۲۸، حدیث: ۱۴۱۷)

---

1 ...معجم اوسط، ۴/ ۲۰۰، حدیث: ۵۷۱۰

2 ...الف: لم نجدہ

3 ...مسند الشامیین للطبرانی، مسند ابراھیم بن ابی عبلۃ، ۱/ ۳۲، حدیث: ۱۵

4 ...لم نجدہ

مَتْرُوکہ عَرَبی عِبارات

﴿12869﴾...حدثنا عبد الله بن محمد ثنا محمد بن احمد بن عمرو ثنا عبد الرحمن بن عمر قال شهدت عبد الرحمن بن مهدی وأراد أن يشتری وصيفة له من رجل من أهل بغداد فلما قام عنه أخبر أنه وضع كتبا من الرأی وابتدع ذلك فجعل يقول نعوذ بالله من شره وكان إذا أتاه قربه وأدناه فلما جاءه رأيته دخل وعبد الرحمن مريض فسلم فلم يرد عليه فقعد فقال له يا هذا ما شیء يبلغنی عنك إنك ابتدعت كتبا أو وضعت كتبا فی من الرأی فأراد أن يتقرب إليه بسوء رأيه فی أبی حنيفة فقال يا أبا سعيد إنما وضعت كتبا ردا على أبی حنيفة فقال له ترد على أبی حنيفة بآثار رسول الله صلى الله عليه و سلم وآثار الصالحين فقال لا فقال إنما ترد على أبی حنيفة بآثار رسول الله ص وآثار الصالحين بالباطل اخرج من داری فما كنت أضع أو أتبع حرمة عندك ولو يكذا وكذا فذهب يتكلم فقال له محرم عليك أن تتكلم أو تتمكن فی داری فقام وخرج.

﴿12870﴾...حدثنا احمد بن إسحاق ثنا عبد الرحمن بن محمد ثنا عبد الرحمن بن عمر قال سألت عبد الرحمن بن مهدی قلت نأخذ عن أبی حنيفة ما يأثره وما وافق الحق قال لا ولا كرامة جاء الی الاسلام ينقضه عروة عروة لا يقبل منه شیء.

﴿12874﴾...

قال وسمعت عبد الرحمن ابن مهدی وذكر أبو حنيفة فقال ليحملوا أوزارهم كاملة يوم القيامة ومن أوزار الذين يضلونهم بغير علم ألا ساء ما يزرون قال وسمعت عبد الرحمن يقول ما كان يدری أبو حنيفة ما العلم.

﴿13185﴾...

قال فوجدت مثلهم ومثل كتبهم مثل رجل كان عندنا يقال له فروخ وكان يحمل الدهن فی زق له فكان إذا قيل له عندك فرشتان قال نعم فإن قيل له عندك زنبق قال نعم فإن قيل عندك حبر قال نعم فإذا قيل له أرنی وللزق رؤس كثيرة فيخرج له من تلك الرؤس وإنما هی دهن واحد وكذلك وجدت كتاب أبی حنيفة إنما يقول كتاب الله وسنة نبيه عليه السلام وإنما هم مخالفون له.

﴿13205﴾...حدثنا محمد بن إبراهيم بن احمد ثنا أبو عمرو عثمان بن أحمد بن عبد الله الدقاق والمعروف بابن السماك البغدادی ثنا محمد بن عبيد الله المديني حدثنی أحمد بن موسى النجار قال قال أبو عبد الله محمد بن إسماعيل الأموی ثنا عبد الله بن محمد البلوی قال لما جیء بأبی عبد الله الشافعی الی العراق أدخل إليها ليلا على بغل قتب وعليه طيلسان مطبق وفی رجليه حديد وذاك أنه كان من أصحاب عبد الله بن الحسن وأصبح الناس فی يوم الاثنين لعشر خلون من شعبان سنة أربع وثمانين ومائة وكان قد اعتور على هارون الرشيد أبو يوسف القاضی وكان قاضی القضاة محمد بن الحسن على المظالم فكان الرشيد يصدر عن رأيهما ويتفقه بقولهما فسبقا فی ذلك اليوم إلى الرشيد فأخبراه بمكان الشافعی وانبسطا جميعا فی الكلام فقال محمد بن الحسن الحمد لله الذی مكن لك فی البلاد وملكك رقاب العباد من كل باغ ومعاند الی يوم المعاد لا زلت مسموعا لك ومطاعا فقد علت الدعوة وظهر أمر الله وهم كارهون وإن جماعة من

أصحاب عبدالله بن الحسن اجتمعت وهم متفرقون قد أتاك من ينوب عن الجميع وهو على الباب يقال له محمد بن إدريس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبيد بن عبد يزيد بن هاشم بن عبد المطلب بن عبد مناف يزعم أنه أحق بهذا الأمر منك وحاش لله ثم إنه يدعى من العلم مالم يبلغه سنه ولا يشهد له بذلك قدره وله لسان ومنطق ورواء وسيحليك بلسانه وأنا خائف كفاك الله مهماتك وأقالك عثراتك ثم أمسك فأقبل الرشيد على أبي يوسف فقال يا يعقوب قال لبيك يا أمير المؤمنين قال أنكرت من مقالة محمد شيئا فقال له أبو يوسف محمد صادق فيما قاله والرجل كما خلق فقال الرشيد لا خبر بعد شاهدين ولا إقرار أبلغ من المحنة وكفى بالمرء إنما أن يشهد بشهادة يخفيها عن خصمه على رسلكما لا تبرحا ثم أمر بالشافعي فأدخل فوضع بين يديه بالحديد الذي كان في رجليه فلما استقر به المجلس ورمى القوم إليه بأبصارهم رمى الشافعي بطرفه نحو أمير المؤمنين وأشار بكفة كتابه مسلما فقال السلام عليك يا أمير المؤمنين ورحمة الله وبركاته فقال له الرشيد وعليك السلام ورحمة الله وبركاته بدأت بسنة لم تؤمر بإقامتها وزدنا فريضة قامت بذاتها ومن أعجب العجب أنك تكلمت في مجلسي بغير أمري فقال له الشافعي يا أمير المؤمنين إن الله عز وجل وعد الذين آمنوا وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الأرض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم أمنا وهو الذي إذا وعد وفى فقد مكنني في أرضه وأمنني بعد خوفي يا أمير المؤمنين فقال له الرشيد أجل قد أمنك الله إن أمنتك فقال الشافعي فقد حدثت أنك لا تقتل قومك صبرا ولا تزدريهم بهجرتك غدرا ولا تكذبهم إذا أقاموا لديك عذرا فقال الرشيد هو كذلك فما عذرك مع ما أرى من حالك وتسييرك من حجازك الى عراقنا التي فتحها الله علينا بعد أن بغى صاحبك ثم ابتعه الأرذلون وأنت رئيسهم فما ينفع لك القول مع إقامة الحجة ولن تضر الشهادة مع إظهار التوبة فقال له الشافعي يا أمير المؤمنين أما إذا استطلقني الكلام فلسنا نكلم إلا على العدل والنصفة فقال له الرشيد ذلك لك فقال الشافعي والله يا أمير المؤمنين لو اتسع لي الكلام على ما بي لما شكوت لكن الكلام مع ثقل الحديد يعور فإن جدت على بفكه تركت كسره إياي وفصحت عن نفسي وإن كانت الأخرى فيدك العليا ويدي السفلى والله غني حميد فقال الرشيد لغلامه يا سراج حل عنه فأخذ ما في قدميه من الحديد فجثى على ركبته اليسرى ونصب اليمنى وابتدر الكلام فقال والله يا أمير المؤمنين لأن يحشرني الله تحت راية عبدالله بن الحسن وهو ممن قد علمت لا ينكر عنه اختلاف الأهواء وتفرق الآراء أحب إلي وإلى كل مؤمن من أن يحشرني تحت راية قطري بن الفجاءة المازني وكان الرشيد متكئا فاستوى جالسا وقال صدقت وبررت لأن تكون تحت راية رجل من أهل بيت رسول الله وأقاربه إذا اختلفت الأهواء خير من أن يحشرك الله تحت راية خارجي يأخذه الله بغتة فأخبرني يا شافعي ما حجتك على أن قريشا كلها أئمة وأنت منهم قال الشافعي قد افتريت على الله كذبا يا أمير المؤمنين أن تطب نفسي لها وهذه كلمة ما سبقت بها والذين حكوها لأمير المؤمنين أبطلوا معانيه فإن الشهادة لا تجوز إلا كذلك فنظر أمير المؤمنين إليهما فلما رآهما لا يتكلمان علم ما في ذلك وأمسك عنهما ثم قال له الرشيد قد صدقت يا ابن إدريس فكيف بصرك بكتاب الله تعالى فقال له الشافعي عن أي كتاب الله تسألني فإن الله سبحانه وتعالى أنزل ثلاثا وسبعين كتابا

على خمسة أنبياء وأنزل كتابا موعظة لنبي وحده وكان سادسا أولهم آدم عليه السلام وعليه أنزل ثلاثين صحيفة كلها أمثال وأنزل على أخنوخ وهو ادريس عليه السلام ست عشرة صحيفة كلها حكم وعلم الملكوت الأعلى وأنزل على إبراهيم عليه السلام ثمانية صحف كلها حكم مفصلة فيها فرائض ونذر وأنزل على موسى عليه السلام التوراة كلها تخويف وموعظة وأنزل على عيسى عليه السلام الانجيل ليبين لبني إسرائيل ما اختلفوا فيه من التوراة وأنزل على داود عليه السلام كتابا كله دعاء وموعظة لنفسه حتى يخلصه به من خطيئته وحكم فيه لنا واتعاظ لداود وأقاربه من بعده وأنزل على محمد صلى الله عليه و سلم الفرقان وجمع فه سائر الكتب فقال تبيانا لكل شيء وهدى وموعظة أحكمت آياته ثم فصلت فقال له الرشيد قد أحسنت في تفصيلك أفكل هذا علمته فقال له إي والله يا أمير المؤمنين فقال له الرشيد قصدي كتاب الله الذي أنزله الله على ابن عمي رسول الله صلى الله عليه و سلم الذي دعانا إلى قبوله وأمرنا بالعمل بمحكمه والايمان بمتشابهه فقال عن أي آية تسألني عن محكمه أم عن متشابهه أم عن تقديمه أم عن تأخيره أم عن ناسخه أم عن منسوخه أم عن ما ثبت حكمه وارتفعت تلاوته أم عن ما ثبتت تلاوته وارتفع حكمه أم عن ما ضربه الله مثلا أم عن ما ضربه الله اعتبارا أم عن ما أحصى فيه فعال الأمم السالفة أم عن ما قصدنا الله به من فعله تحذيرا قال بم ذاك حتى عد له الشافعي ثلاثا وسبعين حكما في القرآن فقال له الرشيد ويحك يا شافعي أفكل هذا يحيط به علمك فقال له يا أمير المؤمنين المحنة على القائل كالنار على الفضة تخرج جودتها من رداءتها فهأنذا فامتحن فقال له الرشيد ما أحسن أعد ما قلت فسأسألك عنه بعد هذا المجلس إن شاء الله قال له وكيف بصرك بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له الشافعي إني لأعرف منها ما يخرج على وجه الايجاب ولا يجوز تركه كما لا يجوز ترك ما أوجبه الله تعالى في القرآن وما خرج على وجه التأديب وما خرج على وجه الخاص لا يشرك فيه العام وما خرج على وجه العموم يدخل فيه الخصوص وما خرج جوابا عن سؤال سائل ليس لغيره استعماله وما خرج منه ابتداء لازدحام العلوم في صدره وما فعله في خاصة نفسه واقتدى به الخاصة والعامة وما خص به نفسه دون الناس كلهم مع ما لا ينبغي ذكره لأنه أسقط عليه السلام عن الناس وسنه ذكرا فقال له الرشيد أحذت الترتيب يا شافعي لسنة رسول الله صلى الله عليه و سلم فأحسنت موضعها لوصفها فما حاجتنا الى التكرار عليك ونحن نعلم ومن حضرنا أنك حامل نصابها مقلا بها فقال له الشافعي ذلك من فضل الله علينا وعلى الناس وإنما شرفنا برسول الله صلى الله عليه و سلم فيك فقال كيف بصرك بالعربية قال هي مبدأنا وطباعنا بها قومت وألسنتنا بها جرت فصارت كالحياة لا تتم إلا بالسلامة وكذلك العربية لا تسلم إلا لأهلها ولقد ولدت وما أعرف اللحن فكنت كمن سلم من الداء ما سلم له الدواء وعاش بكامل الهناء وبذلك شهد لي القرآن وما أرسلنا من رسول إلا بلسان قومه يعني قريشا وأنت وأنا منهم يا أمير المؤمنين والعنصر نظيف والجرثومة منيعة شامخة أنت أصل ونحن فرع وهو صلى الله عليه و سلم مفسر ومبين به اجتمعت أحسابنا فنحن بنو الاسلام وبذلك ندعى وننسب فقال له الرشيد صدقت بارك الله فيك ثم قال له كيف معرفتك بالشعر فقال إني لأعرف طويله وكامله وسريعه ومجتثه ومسرحه وخفيفه وهزجه ورجزه وحكمه وغزله وما قيل فيه على الأمثال تبيانا للأخبار

وما قصد به العشاق رجاء للتلاق وما رثى به الأوائل ليتأدب به الأواخر وما امتدح به المكثرون بابتلاء أمرائهم وعامتها كذب وزور وما نطق به الشاعر ليعرف تنبيها وحال لشيخه فوجل شاعره وما خرج على طرب من قائله لا أرب له وما تكلم به الشاعر فصار حكمة لمستمعه فقال له الرشيد اكفف يا شافعي فقد أنفقت في الشعر ما ظننت أن أحدا يعرف هذا ويزيد على الخليل حرفا ولقد زدت وأفضلت فكيف معرفتك بالعرب قال أما أنا فمن أضبط الناس لآبائها وجوامع أحسابها وشوابك أنسابها ومعرفة وقائعها وحمل مغازيها في أزمنتها وكمية ملوكها وكيفية ملكها وماهية مراتبها وتكميل منازلها وأندية عراضها ومنازلها منهم تبع وحمير وجفنة والأسطح وعيص وعويص 1 والاسكندر واسفاد واسطاويس وسوط وبقراط وارسطاليس من أمثالهم من الروم إلى كسرى وقيصر ونوبة واحمر وعمرو بن هند وسيف بن ذى يزن والنعمان بن المنذر وقطر بن أسعد وصعد بن سعفان وهو جد سطيح الغسانى لأبيه في أمثالهم من ملوك قضاعة وهمدان والحيان ربيعة ومضر فقال له الرشيد يا شافعي لولا أنك من قريش لقلت إنك ممن لين له الحديد فهل من موعظة فقال الشافعي إنك تخلع رداء الكبر عن عاتقك وتضع تاج الهيبة عن رأسك وتنزع قميص التجبر عن جسدك وتفتش نفسك وتنشر سرك وتلقى جلباب الحياء عن وجهك مستكينا بين يدى ربك وأكون واعظا لك عن الحق وتكون مستمعا بحسن القبول فينفعنى الله بما أقول وينفعك بما تسمع فقال له الرشيد أما إنى قد فعلت وسمعت لله والرسول وللواعظين بعدهما فعظ وأوجز فحل الشافعي عنه إزاره وحسر عن ذراعيه وقال ياأمير المؤمنين اعلم أن الله جل ثناؤه امتحنك بالنعم وابتلاك بالشكر ففضل النعمة أحسن لتستغرق بقليلها كثيرا من شكرك فكن لله تعالى شاكرا ولآلائه ذاكرا تستحق منه المزيد واتق الله في السر والعلانية تستكمل الطاعة واسمع لقائل الحق وإن كان دونك تشرف عند الله وتزد في عين رعيتك واعلم أن الله سبحانه وتعالى يفتش سرك فإن وجده بخلاف علانيتك شغلك بهم الدنيا وفتق لك ما يرتق عليك واستغنى الله والله غنى حميد وإن وجده موافقا لعلانيتك أحبك وصرف هم الدنيا عن قلبك وكفاك مؤونة نظرك لغيرك وترك لك نظرك لنفسك وكان المقوى لسياستك ولن تطاع إلا بطاعتك لله تعالى فكن له طائعا تكتسب بذلك السلامة في العاجل وحسن المنقلب في الآجل فإن الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون واحذر الله حذر عبد علم مكان عدوه وغاب عنه وليه فتيقظ خوف السرى لا تأمن من مكر الله لتواتر نعمه عليك فإن ذلك مفسدة لك وذهاب لدينك وأسقط المهابة في الأولين والآخرين وعليك بكتاب الله الذى لا يضل المسترشد به ولن تهلك ما تمسكت به فاعتصم بالله تجده تجاهك وعليك بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم تكن على طريقة الذين هداهم الله فبهداهم اقتده وما نصب الخلفاء المهديون في الخراج والأرضين والسواد والمساكن والديارات فكن لهم تبعا وبه عاملا راضيا مسلما واحذر التلبيس فيه فإنك مسئول عن رعيتك وعليك بالمهاجرين والأنصار الذين تبوؤا الدار والايمان فاقبل من محسنهم وتجاوز عن مسيئهم وآتهم من مال الله الذى آتاك ولا تكرههم على إمساك عن حق ولا على خوض في باطل فإنهم الذين مكنوا لك البلاد واستخلصوا لك العباد ونوروا لك الظلمة وكشفوا عنك الغمة ومكنوا لك في الأرض وعرفوك السياسة وقلدوك الرياسة فنهضت بثقلها بعد ضعف وقويت عليها بعد فشل كل ذلك يرجوك من كان من

أمثالهم لعقتهم طمع الزيادة لهم فلا تطمع الخاصة تقربا إليهم بظلم العامة ولا تطمع العامة تقربا إليهم بظلم الخاصة لتستديم السلامة وكن لله كما تحب أن يكون لك أولياؤك من العامة من السمع والطاعة فإنه ما ولي أحد على عشرة من المسلمين فلم يحطهم بنصيحة إلا جاء يوم القيامة ويده مغلولة إلى عنقه لا يفكها إلا عدله وأنت أعرف بنفسك قال فبكى الرشيد وقد كان في خلال هذه الموعظة يبكي لا يسمع له صوت فلما بلغ إلى هذا الفصل بكى الرشيد وعلا نحيبه وبكى جلساؤه وبكى محمد وأبو يوسف فقال الوالي يا هذا الرجل احبس لسانك عن أمير المؤمنين فقد قطعت قلبه حزنا وقال محمد بن الحسن وهو قائم على قدمه اغمد لسانك يا شافعي عن أمير المؤمنين فإنه أمضى من سيفك والرشيد يبكي لا يفيق فأقبل الشافعي على محمد والجماعة فقال اسكتوا أخرسكم الله لا تذهبوا بنور الحكمة يا معشر عبيد الرعاع وعبيد السوط والعصا أخذ الله لأمير المؤمنين منكم لتلبيسكم الحق عليه وهو يريكم الملك لديه أما والله ما زالت الخلافة بخير ما صدف عنها أمثالكم ولن تزال بشر ما اعتصمت بكم فرفع الرشيد رأسه وأشار إليهم أن كفوا وأقبل على بسيف فقال خذ هذا الكهل إليك ولا تحلني منه ثم أقبل على الشافعي فقال قد أمرت لك بصلة فرأيك في قبولها موقف فقال له الشافعي كلا والله لا يراني الله تعالى قد سودت وجه موعظتي بقبول الجزاء عليها ولقد عاهدت الله عهدا أني لا أخلط بملك من الملوك تكبر في نفسه وتصغر عند ربه إلا ذكرت الله تعالى لعله أن يحدث له ذكرا ثم نهض فلما خرج أقبل الرشيد على محمد ويعقوب فقال لهما ما رأيت كاليوم قط أفرأيتما أنتما كيومكما فلم نجد بدا من أن نقول لا فقال الرشيد لهما أبهذا تغرياني لقد بؤتما اليوم بإثم عظيم لولا أن من الله علي بالتأييد في أمره كيفما أوقعتماني فيما لا خلاص لي منه عند ربي ثم وثب الرشيد وانصرف الناس فلقد رأيت محمدا وهو بعد ذلك يكثر التردد إلى الشافعي وربما حجب ثم إن الشافعي بعد ذلك دخل على الرشيد فأمر له بألف دينار فقبلها فضحك الرشيد وقال لله درك ما أفطنك قاتل الله عدوك فقد أصبح لك وليا وأمر الرشيد خادمه سراجا باتباعه فما زال يفرقها قبضة قبضة حتى انتهى إلى خارج الدار وما معه إلا قبضة واحدة فدفعها إلى غلامه وقال له انتفع بها فأخبر سراج الرشيد بذلك فقال لهذا ذرع همه وقوى متنه فاستمر الرشيد عليهما.

﴿13226﴾...حدثنا الحسن بن سعيد ثنا زكريا الساجي ثنا الحسن بن علي الرازي قال سألت محمد بن عبد الله بن نمير فقلت أكتب رأي أبي حنيفة قال لا ولا كتابه قال فقلت رأي من أكتب قال رأي مالك والأوزاعي والثوري ورأي الشافعي.

﴿13248﴾...حدثنا عبد الله بن محمد بن نصر الترمذي قال كتبت الحديث تسعا وعشرين سنة وسمعت مسائل مالك وقوله ولم يكن لي حسن رأي في الشافعي فبينا أنا قاعد في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة إذ غفوت غفوة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فقلت يا رسول الله أكتب رأي أبي حنيفة قال لا قلت أكتب رأي مالك قال اكتب ما وافق سنتي قلت له أكتب رأي الشافعي فطأطأ رأسه شبه الغضبان يتول وقال ليس بالرأي هذا رد على من خالف سنتي قال فخرجت في أثر هذه الرؤيا إلى مصر فكتبت كتب الشافعي.

﴿13263﴾...حدثنا عبد الله بن محمد ثنا عبد الله بن داود ثنا أبو زكريا النيسابوري قال سمعت ابن عبد الحكم قال سمعت الشافعي يقول نظرت في كتاب لأبي حنيفة فيه عشرون ومائة أو ثلاثون ومائة ورقة فوجدت فيه ثمانين ورقة في الوضوء

والصلاة ووجدت فيه إما خلافا لكتاب أولسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم أو اختلاف قول أو تناقض أو خلاف قياس.

﴿13333﴾... حدثنا محمد بن إبراهيم قال سمعت علي بن بشر الواسطي يقول سمعت أحمد بن سنان يقول سمعت الشافعي يقول ما شبهت رأي أبي حنيفة إلا بخيط سحاب إذا مددته كذا خرج أصفر وإذا مددته كذا خرج أحمر.

﴿13529﴾...

فقال له مروان بن الحكم ما يبكيك يا أمير المؤمنين قال وقفت والله عما كنت عليه عروقا وكثر الدمع في عيني وابتليت في أحبتي وما يدومني ولولا هواي في يزيد ابني لانصرف قصدي فلما اشتد وجعه.

تصوُّف کی تعریفات

حضرت سَیِّدُنا حافِظ اِمام اَبُو نُعَیْم اَحمد بن عبدُ الله اَصْفَہانی شافِعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے **تصوُّف** کی ایک تعریف بیان کرتے ہیں **نویں جلد** میں بیان کردہ تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	احادیث کریمہ سے روشن ہونے اور تحفوں سے آراستہ ہونے کا نام تصوُّف ہے۔	225
02	حُدود اور حُقُوق کو پہچاننے اور دل کے سکون اور یقینِ کامل کو پانے کا نام تصوُّف ہے۔	457

جماعت فجر چھوٹنے کی وجہ۔۔۔!

حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے عرض کی کہ "گزشتہ رات میں وتر نہیں پڑھ سکا، فجر کی سنتیں بھی رہ گئیں اور فرض بھی جماعت کے ساتھ ادا نہ کر سکا۔" آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: "یہ تمہارے کسی کرتوت اور کسی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کی وجہ سے ہوا اور **اللہ** کریم کسی بندے پر ظلم نہیں کرتا۔"

(حلیۃ الاولیاء، ۴۳۲۔ ابو سلیمان الدارانی، ۹/۲۷۱، رقم: ۱۳۸۶۵)

مُبَلِّغِین کے لئے فہرست

﴿13﴾۔ متفرقات

تفصیلی فہرست

ماخذ ومراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	
نام کتاب	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
تفسیر طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
صراط الجنان	ابو الصالح مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
سنن کبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فضائل الصحابۃ	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	جامعۃ ام القری ۱۴۰۳ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
المسند	امام ابو یعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابو بکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
المسند	امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
المصنف	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
موطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی حمیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
کتاب الجامع	امام حافظ معمر بن راشد ازدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۵۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ

المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
الموسوعۃ	ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
الزھد	امام ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزھد	امام ھناد بن سری کوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۳ھ	دار الخلفاء للکتاب الاسلامی
الزھد الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ ۱۴۱۷ھ
ابن حبان	امام حافظ ابو حاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
شمائل ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی
السنۃ	عبد اللہ بن احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۹۰ھ	دار ابن قیم دمام ۱۴۰۶ھ
السنۃ	امام احمد بن ابوبکر بن عمرو بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۳ھ
الآحاد والمثانی	امام احمد بن ابوبکر بن عمرو بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۸۷ھ	دار الرایۃ ۱۴۱۱ھ
اخبار مکہ	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق الفاکہی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۲ھ	دار خضر بیروت ۱۴۱۹ھ
العقد الفرید	احمد بن محمد عبد ربہ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۲۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ	امام ھبۃ اللہ بن الحسن الطبری اللالکائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۱۸ھ	دار البصیرۃ الاسکندریۃ مصر
کتاب الاموال	حمید بن زنجویہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۵۱ھ	مرکز الملک فیصل...۱۴۰۶ھ
اتحاف الخیرۃ المہرۃ	امام احمد بن ابوبکر بن اسماعیل بوصیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۴۰ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۱۹ھ
تعظیم قدر الصلاۃ	امام محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۹۴ھ	مکتبۃ الدار ۱۴۰۶ھ
احیاء علوم الدین	ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
کتاب القدر	امام ابوبکر جعفر بن محمد بن الحسن فریابی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۱ھ	اضواء السلف ریاض ۱۴۱۸ھ
الامالی	عبد الملک بن محمد بن عبد اللہ بن بشران رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۳۰ھ	دار الوطن ریاض ۱۴۱۸ھ
الناسخ والمنسوخ	ابو عبید قاسم بن سلام بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۲۴ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۱۸ھ
نوادر الاصول	ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۲۰ھ	مکتبۃ امام بخاری قاہرہ ۱۴۲۹ھ
المواہب اللدنیۃ	شیخ احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت

فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
شرح صحیح مسلم	محیی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ
ابن عساکر	حافظ ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
سنن الدار قطنی	امام ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان
اعتلال القلوب	محمد بن جعفر خرائطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۲۷ھ	نزار مصطفی الباز ۱۴۲۰ھ
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۰ھ
شرح معانی الآثار	ابو جعفر احمد بن محمد مصری طحاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
مناقب الشافعی	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۰ھ
تہذیب الاسماء واللغات	محیی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۷۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۹۹۶ء
روضۃ الطالبین	محیی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۷۶ھ	المکتبۃ الاسلامی بیروت ۱۴۰۵ھ
الہدایۃ	برہان الدین ابو الحسن علی بن ابو بکر مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
نصب الرایۃ	علامہ ابو محمد عبد اللہ بن یوسف زیلعی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۶۲ھ	پشاور پاکستان
فتح القدیر	امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۶۱ھ	پشاور پاکستان
الدر المختار	علامہ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	علامہ سید محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الہندیۃ	علامہ شیخ نظام رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فیوض الباری	علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۴۲۰ھ	مکتبہ رضوان لاہور پاکستان
غنیۃ المتملی	شیخ ابراہیم حلبی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۵۶ھ	لاہور پاکستان
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۴۲۰ھ	برکاتی پبلشرز کھارادر کراچی
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
فتاوی فیض الرسول	فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
قانون شریعت	خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ قاضی شمس الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۴۰۱ھ	مکتبۃ المدینہ
کفریہ کلمات کے بارے میں۔۔۔	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ اور دیگر مجالس کی طرف سے پیش کردہ 583 کُتُب و رسائل

﴿شعبہ فیضانِ قرآن﴾

01۔ تفسیر صراط الجنان جلد:1 (کل صفحات:524)
02۔ تفسیر صراط الجنان جلد:2 (کل صفحات:495)
03۔ تفسیر صراط الجنان جلد:3 (کل صفحات:573)
04۔ تفسیر صراط الجنان جلد:4 (کل صفحات:592)
05۔ تفسیر صراط الجنان جلد:5 (کل صفحات:617)
06۔ تفسیر صراط الجنان جلد:6 (کل صفحات:717)
07۔ تفسیر صراط الجنان جلد:7 (کل صفحات:619)
08۔ تفسیر صراط الجنان جلد:8 (کل صفحات:674)
09۔ تفسیر صراط الجنان جلد:9 (کل صفحات:619)
10۔ تفسیر صراط الجنان جلد:10 (کل صفحات:899)
11۔ معرفۃ القرآن جلد:1 (پارہ1تا5، کل صفحات:404)
12۔ معرفۃ القرآن جلد:2 (پارہ6تا10، کل صفحات:376)
13۔ معرفۃ القرآن جلد:3 (پارہ11تا15، کل صفحات:407)
14۔ معرفۃ القرآن جلد:4 (پارہ16تا20، کل صفحات:404)
15۔ معرفۃ القرآن جلد:5 (پارہ21تا25) (کل صفحات:405)
16۔ معرفۃ القرآن جلد:6 (پارہ26تا30) (کل صفحات:428)
17۔ آیئے قرآن سمجھتے ہیں۔ (حصہ1) (کل صفحات:147)
18۔ آیئے قرآن سمجھتے ہیں۔ (حصہ2) (کل صفحات:184)
19۔ آیئے قرآن سمجھتے ہیں۔ (حصہ3) (کل صفحات:251)
20۔ آیئے قرآن سمجھتے ہیں۔ (حصہ4) (کل صفحات:309)
21۔ ہدایت برائے اساتذۂ کرام (حصہ1) (کل صفحات:103)
22۔ قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔ (کل صفحات:120)
23۔ سورۂ یٰسٓ شریف (کل صفحات:16)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

01۔ فیضان ریاض الصالحین جلد:1 (کل صفحات:656)
02۔ فیضان ریاض الصالحین جلد:2 (کل صفحات:688)
03۔ فیضان ریاض الصالحین جلد:3 (کل صفحات:743)
04۔ فیضان ریاض الصالحین جلد:4 (کل صفحات:760)
05۔ فیضان ریاض الصالحین جلد:5 (کل صفحات:749)
06۔ فیضان ریاض الصالحین جلد:6 (کل صفحات:779)
07۔ فیضان ریاض الصالحین جلد:7 (کل صفحات:761)

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اردو کُتُب:

01۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)
02۔ کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)
03۔ فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:326)
04۔ عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ) (کل صفحات:55)
05۔ والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)
06۔ حدائقِ بخشش (کل صفحات:446)
07۔ معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات:41)
08۔ اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة (کل صفحات:46)
09۔ الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)
10۔ فیضانِ خطباتِ رضویہ (کل صفحات:24)

11...شریعت وطریقت (مَقَالُ عُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء) (کل صفحات:57)

12...بیاض پاک حُجَّۃُ الْاِسْلَام (کل صفحات:37)

13...اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِی) (کل صفحات:100)

14...اعتقاد الاحباب (دس عقیدے) (کل صفحات:200)

15...ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (کل صفحات:60)

16...کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)

17...حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

18...ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

19...ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

20...اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات:31)

21...ذوقِ نعت (کل صفحات:319)

22...شفاعت کے متعلق 40 حدیثیں (کل صفحات:27)

عربی کُتُب:

23...جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں) (کل صفحات:4000)

24...اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِيْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات:458)

25...اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة (کل صفحات:93)

26...اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِی (کل صفحات:46)

27...اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

28...اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)

29...اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60)

30...كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم (کل صفحات:74)

31...تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان (کل صفحات:77)

32...اَنْوَارُ الْمَنَّان (کل صفحات:93)

33...الفتاوی المختارہ (کل صفحات:135)

﴿شعبہ تراجم کُتُب﴾

01...سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات:88)

02...مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرُ فِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر) (کل صفحات:112)

03...نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:142)

04...نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة) (کل صفحات:54)

05...جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحِ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)

06...جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد:1) (اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر) (کل صفحات:853)

07...جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد:2) (اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر) (کل صفحات:1012)

08...امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی وصیتیں (وَصَايَا اِمَامِ اَعْظَم عَلَيْهِ الرَّحْمَه) (کل صفحات:46)

09...دین و دنیا کی انوکھی باتیں (اَلْمُسْتَطْرَف فِیْ کُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف، جلد:1) (کل صفحات:552)

10...اصلاحِ اعمال (جلد:1) (اَلْحَدِيْقَةُ النَّدِيَّة شَرْحُ طَرِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّة) (کل صفحات:866)

11...مختصر منہاج العابدین (تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْن مُخْتَصَرُ مِنْهَاجِ الْعَابِدِيْن) (کل صفحات:281)

12...نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَر) (کل صفحات:98)

13...اللہ والوں کی باتیں (جلد:1) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:896)

14...اللہ والوں کی باتیں (جلد:2) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:625)

15...اللہ والوں کی باتیں (جلد:3) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:580)

16...اللہ والوں کی باتیں (جلد:4) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:510)

17...اللہ والوں کی باتیں (جلد:5)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:571)

18...اللہ والوں کی باتیں (جلد:6)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:586)

19...اللہ والوں کی باتیں (جلد:7)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:531)

20...اللہ والوں کی باتیں (جلد:8)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:580)

21...اللہ والوں کی باتیں (جلد:9)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:633)

22...مختصر منہاج العابدین (تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن مُخْتَصَر مِنْہَاجِ الْعَابِدِیْن)(کل صفحات:281)

23...فیضانِ مزاراتِ اولیاء (کَشْفُ النُّوْر عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر)(کل صفحات:144)

24...دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّھْد وَقَصْرُ الْاَمَل)(کل صفحات:85)

25...عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرِّحْلَۃ فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْث)(کل صفحات:105)

26...آخرت کے حالات (اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَۃ فِیْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَۃ)(کل صفحات:816)

27...شرحُ الصُّدور (مترجم)(کل صفحات:586)

28...احیاء العلوم (جلد:1)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:1124)

29...76 کبیرہ گناہ (الکبائر)(کل صفحات:264)

30...احیاء العلوم (جلد:2)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:1393)

31...بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَا الْوَلَد)(کل صفحات:64)

32...احیاء العلوم (جلد:3)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:1290)

33...152 رحمت بھری حکایات (کل صفحات:326)

34...احیاء العلوم (جلد:4)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:911)

35...آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن)(کل صفحات:63)

36...احیاء العلوم (جلد:5)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:814)

37...بہارِ نیت (کِتَابُ النِّیَّات)(کل صفحات:159)

38...ایک چپ سو سکھ (حُسْنُ السَّمْت فِی الصَّمْت)(کل صفحات:37)

39...قوتُ القلوب (مترجم جلد:2)(کل صفحات:784)

40...راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم)(کل صفحات:102)

41...قوتُ القلوب (مترجم جلد:1)(کل صفحات:826)

42...حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق)(کل صفحات:649)

43...آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع)(کل صفحات:300)

44...فیضانِ علم و علما (فَضْلُ الْعِلْمِ وَ الْعُلَمَاء)(کل صفحات:38)

45...حُسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق)(کل صفحات:102)

46...احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْیَاء)(کل صفحات:641)

47...شاہراہِ اولیاء (مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْن)(کل صفحات:36)

48...اچھے برے عمل (رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ)(کل صفحات:122)

49...عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ دوم)(کل صفحات:413)

50...شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلّ)(کل صفحات:122)

51...عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ اول)(کل صفحات:412)

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

01...دیوان المتنبی مع الحاشیۃ المفیدۃ اتقان المتلقی (کل صفحات:104)

02...کتاب العقائد (کل صفحات:64)

03...الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین المجلد الاول (کل صفحات:400)

04...تفسیر سورۂ نور (کل صفحات:136)

05...الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین المجلد الثانی (کل صفحات:374)

06...نصاب النحو (کل صفحات:285)

07...الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین المجلد الثالث (کل صفحات:513)

08...فیضانِ تجوید (کل صفحات:161)

09...ریاض الصالحین مع حاشیۃ منہاج العارفین (کل صفحات:124)

10...نصاب المنطق (کل صفحات:161)

11... تفسیر البیضاوی مع حاشیۃ مقصود الناوی (کل صفحات:392)
12... نصاب الادب (کل صفحات:200)
13... دیوان الحماسۃ مع حاشیۃ زبدۃ الفصاحۃ (کل صفحات:208)
14... انوار الحدیث (کل صفحات:466)
15... المقامات الحریریۃ مع المقالات العبیریۃ (کل صفحات:128)
16... تعریفاتِ نحویۃ (کل صفحات:53)
17... مختصر المعانی مع حاشیۃ تنقیح البیانی (کل صفحات:472)
18... شرح مائۃ عامل (کل صفحات:38)
19... التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات:458)
20... نصاب الصرف (کل صفحات:352)
21... شرح مئۃ عامل مع حاشیۃ الفرح الکامل (کل صفحات:147)
22... خلفائے راشدین (کل صفحات:352)
23... تلخیص المفتاح مع شرحہ الجدید تنویر المصباح (کل صفحات:229)
24... المحادثۃ العربیۃ (کل صفحات:104)
25... منتخب الابواب من احیاء علوم الدین (عربی) (کل صفحات:178)
26... نصاب اصولِ حدیث (کل صفحات:95)
27... دیوان الحماسۃ مع شرح اتقان القراءۃ (کل صفحات:325)
28... جامع ابواب الصرف (کل صفحات:235)
29... قصیدۃ البردۃ مع شرح عصیدۃ الشہدۃ (کل صفحات:317)
30... تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات:144)
31... ھدایۃ الحکمۃ مع حاشیۃ درایۃ الحکمۃ (کل صفحات:117)
32... الکافیہ مع شرح ناجیہ (کل صفحات:259)
33... شرح التہذیب مع حاشیۃ فرح التقریب (کل صفحات:306)
34... خاصیات ابواب الصرف (کل صفحات:141)
35... مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات:182)
36... تیسیر مصطلح الحدیث (کل صفحات:194)
37... شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات:385)
38... خلاصۃ النحو (حصہ اول ودوم) (کل صفحات:214)
39... نور الایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء (کل صفحات:392)
40... قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات:22)
41... الاربعین النوویۃ فی الاحادیث النبویۃ (کل صفحات:155)
42... انشاء العربیہ (الجزء الاول) (کل صفحات:84)
43... شرح الجامی مع حاشیۃ الفرح النامی (کل صفحات:429)
44... شرح الفقہ الاکبر (للقاری) (کل صفحات:231)
45... ھدایۃ النحو مع حاشیۃ عنایۃ النحو (کل صفحات:288)
46... السراجیۃ مع شرحہ القمریۃ (کل صفحات:114)
47... الفوز الکبیر مع حاشیۃ الکنز الوفیر (کل صفحات:165)
48... المطول مع حاشیۃ المؤول (کل صفحات:398)
49... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:306)
50... المرقاۃ مع حاشیۃ المشکاۃ (کل صفحات:106)
51... مئۃ عامل منظوم (فارسی مع ترجمہ وتشریح) (کل صفحات:28)
52... نحو میر مع حاشیۃ نحو منیر (کل صفحات:205)
53... مقدمۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ (کل صفحات:117)
54... القطبی مع الحاشیۃ القدسی (کل صفحات:223)
55... دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ (کل صفحات:242)
56... صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:64)
57... فیض الادب (مکمل حصہ اول، دوم) (کل صفحات:228)
58... الرشیدیۃ مع حاشیۃ الفریدیۃ (کل صفحات:127)
59... نخبۃ الفکر مع شرح نزھۃ النظر (کل صفحات:175)
60... طریقۃ جدیدۃ فی تعلیم العربیۃ (کل صفحات:210)

﴿شعبہ کتب فقہ شافعی﴾

01... اَحْکَامُ الْوُضُوْءِ عَلٰی مَذْھَبِ الشَّافِعِیْ (کل صفحات:68)

شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ

شعبہ تخریج

01... صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عشقِ رسول (کل صفحات:274)
02... تحقیقات (کل صفحات:142)
03... فیضانِ یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات:20)
04... فیضانِ نماز (کل صفحات:49)
05... بہارِ شریعت جلد سوم (حصہ 14 تا 20) (کل صفحات:1332)
06... جنّتی زیور (کل صفحات:679)
07... جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات:470)
08... کتاب العقائد (کل صفحات:64)
09... بہارِ شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات:1304)
10... آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
11... نماز کا مختصر طریقہ مع 40 مسنون دعائیں (کل صفحات:58)
12... علم القرآن (کل صفحات:244)
13... بہارِ شریعت جلد اول (حصہ 1 تا 6) (کل صفحات:1360)
14... آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)
15... اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنّ (کل صفحات:59)
16... اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
17... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)
18... سوانح کربلا (کل صفحات:192)
19... بہارِ شریعت (سولہواں حصہ) (کل صفحات:312)
20... منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)
21... گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:244)
22... کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
23... سیرتِ رسول عربی (کل صفحات:758)
24... قبالۂ بخشش (کل صفحات:384)
25... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
26... اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
27... جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
28... کلمہ نماز کورس (کل صفحات:37)
29... بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
30... سامانِ بخشش (کل صفحات:231)
31... حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
32... 19 دُرود و سلام (کل صفحات:16)
33... مکاشفۃ القلوب (کل صفحات:692)
34... اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
35... قانونِ شریعت (کل صفحات:274)
36... سیرتِ مصطفٰی (کل صفحات:875)
37... دلائل الخیرات (کل صفحات:319)
38... سرمایۂ آخرت (کل صفحات:200)

شعبہ فیضانِ صحابہ

01... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد اول) (کل صفحات:864)
02... فیضانِ امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)
03... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد دوم) (کل صفحات:856)
04... فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:32)
05... حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:132)
06... حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:60)
07... حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:89)
08... فیضانِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:720)
09... حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)
10... حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:72)

شعبہ فیضانِ صحابیات

شعبہ اصلاحی کتب

﴿شعبہ امیرِ اہلسنت﴾

13... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
14... بیٹے کی رہائی (کل صفحات:32)
15... تذکرۂ امیرِ اہلسنّت (قسط3) (سنّتِ نکاح) (کل صفحات:86)
16... قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
17... شادی خانہ بربادی کے اسباب اور ان کا حل (کل صفحات:16)
18... نورِ ہدایت (کل صفحات:32)
19... پانچ روپے کی برکت سے سات شادیاں (کل صفحات:32)
20... پُر اسرار کتا (کل صفحات:27)
21... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
22... اجنبی کا تحفہ (کل صفحات:32)
23... اوباش دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟ (کل صفحات:32)
24... چمکدار کفن (کل صفحات:32)
25... میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات:32)
26... کینسر کا علاج (کل صفحات:32)
27... غریب فائدے میں ہے (بیان1) (کل صفحات:30)
28... روحانی منظر (کل صفحات:32)
29... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات:220)
30... نادان عاشق (کل صفحات:32)
31... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)
32... غافل درزی (کل صفحات:36)
33... جوانی کیسے گزاریں؟ (بیان2) (کل صفحات:32)
34... جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
35... اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا؟ (کل صفحات:32)
36... خوشبودار قبر (کل صفحات:32)
37... مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)
38... شرابی کی توبہ (کل صفحات:33)
39... چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات:32)
40... بھیانک حادثہ (کل صفحات:30)
41... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)
42... بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
43... تذکرۂ امیرِ اہلسنّت (قسط2) (کل صفحات:48)
44... دلوں کا چین (کل صفحات:32)
45... تذکرۂ امیرِ اہلسنّت (قسط4) (کل صفحات:49)
46... بابرکت روٹی (کل صفحات:32)
47... نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32)
48... مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
49... والدہ کا نافرمان امام کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
50... آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)
51... نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
52... مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)
53... بداطوار شخص عالم کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
54... کفن کی سلامتی (کل صفحات:32)
55... والدین کے نافرمان کی توبہ (کل صفحات:32)
56... اسلحے کا سوداگر (کل صفحات:32)
57... تذکرۂ امیرِ اہلسنّت (قسط1) (کل صفحات:49)
58... باکردار عطاری (کل صفحات:32)
59... بریک ڈانسر کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
60... ہیروئنچی کی توبہ (کل صفحات:32)
61... معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
62... بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)
63... عطاری جن کا غسلِ میت (کل صفحات:24)
64... سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات:32)
65... قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات:32)
66... ڈاکوؤں کی واپسی (کل صفحات:32)
67... ڈانسر بن گیا سنتوں کا پیکر (کل صفحات:32)
68... حیرت انگیز گلوکار (کل صفحات:32)

شعبہ اولیا و علما

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

﴿شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات﴾

مجلس المدینۃ العلمیہ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کُتُب

مجلسِ افتاء

مرکزی مجلسِ شوریٰ

انوار المتقین شرح ریاض الصالحین
المعروف
فیضانِ ریاض الصالحین

56 اصلاحی بیانات کا مدنی گلدستہ
اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظ وَالرَّقَائِق
ترجمہ بنام
حکایتیں اور نصیحتیں
مُصنّف: الشیخ شُعَیب حَرِیفِیش
مترجمین: مدنی علماء شعبہ تراجم کتب

دنیا کے عجائبات، نادر و نایاب واقعات اور وعظ و نصیحت کی انوکھی باتوں کا بیان
اَلْمُسْتَطْرَف فِیْ کُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف
ترجمہ بنام
دین و دنیا
کی انوکھی باتیں
جلد اوّل